

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ



آداب مبارکہ کاظیم ترین مجموعہ

# سُنَنُكَ اِمِّي (اُردو) ۶

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن القیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بہت شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حامد

تخریج و فوائد: ابوالحسن عبدالمنان راسخ

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

\*\*\* توجہ فرمائیں! \*\*\*

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ

لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔

متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی

نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

\*\*\*

تنبیہ

\*\*\*

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر

تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

[webmaster@kitabosunnat.com](mailto:webmaster@kitabosunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



سنة مباركة (1435 هـ) - 2014 م



احاديث مباركة كا عظيم ترين مجموعہ

# سُنَنُكَ اِمِّي

أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن القيمى البزارى المتوفى ٢٥٥ هـ

ترجمہ: بہت شیخ الحدیث حافظ عبد التارحماد

تخریج و فوائد: ابوالحسن عبد المنان راسخ

نظر ثانی: شیخ الحدیث قاری سعید احمد کلوی حافظ مطبوع اللہ

جلد اول

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی - ۱- الفضل مارکیٹ امر ڈوب انار لاہور

042-37357587

جملہ حقوق بحق

# انصار السنۃ پبلیکیشنز

محفوظ ہیں

نام کتاب: سیرت نبویؐ (اردو)

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن القیمی الدارمیؒ (الترغیب  
۳۲۵ھ)

ترجمہ: بہت شیخ الحدیث حافظ عبد التارخاؤ محمد نجیب رفواندہ ابو الحسن عبد المنان راسخ

نظر ثانی: شیخ الحدیث قاری سعید احمد کلوی حافظ مطبع اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو موسیٰ منصور احمد

اسلامی اکادمی، ۱- الفضل مارکیٹ اُردو بک انار لاهور 042-7357587

## Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL:(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com



## فہرست مضامین

عرض ناشر ..... 39  
 امام دارمی رحمہ اللہ کے مختصر حالات زندگی ..... 53

مقدمہ	المقدمہ
باب: اس جہالت اور گمراہی کا بیان جس پر لوگ نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے تھے	[1].....بَاب مَا كَانَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَهْلِ وَالضَّلَالَةِ
57 باب: نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے قبل، سابقہ کتب میں آپ کے حالات	[2].....بَاب صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُتُبِ قَبْلَ مَبْعَثِهِ
60 باب: نبی ﷺ کی پہلی حالت کیسی تھی	[3].....بَاب كَيْفَ كَانَ أَوَّلَ شَأْنِ النَّبِيِّ ﷺ
67 باب: درختوں، جنوں اور چوپایوں کا نبی ﷺ پر ایمان لانا جس کے ذریعے نبی ﷺ کو بزرگی دی گئی	[4].....بَاب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ مِنْ إِيْمَانِ الشَّجَرِ بِهِ وَالْبَهَائِمِ وَالْحَيِّ
71 باب: نبی ﷺ کی انگلیوں سے پانی جاری ہونے کی کرامت کا بیان	[5].....بَاب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ تَفْجِيرِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ
78 باب: منبر کے رونے کی وجہ سے اللہ نے نبی ﷺ کو بزرگی دی	[6].....بَاب مَا أَكْرَمَ النَّبِيَّ ﷺ بِسُحْنِ الْمُنْبَرِ
83 باب: کھانے میں برکت ہونے سے نبی ﷺ کی بزرگی کا بیان	[7].....بَاب مَا أَكْرَمَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فِي بَرَكَةِ طَعَامِهِ
90 باب: نبی ﷺ کو دی گئی فضیلتوں کا بیان	[8].....بَاب مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْفَضْلِ
90 باب: آسمان سے کھانے کے نزول کی وجہ سے نبی ﷺ کی بزرگی کا بیان	[9].....بَاب مَا أَكْرَمَ النَّبِيَّ ﷺ بِنُزُولِ الطَّعَامِ مِنَ السَّمَاءِ
107 باب: نبی ﷺ کے حسن کا بیان	[10].....بَاب فِي حُسْنِ النَّبِيِّ ﷺ
108 باب: مردوں کا نبی ﷺ سے کلام کرنا جس سے نبی ﷺ کو فضیلت دی گئی	[11].....بَاب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ كَلَامِ الْمَوْتِيِّ

- 116 باب: نبی ﷺ کی سخاوت کا بیان
- 118 باب: رسول اللہ ﷺ کی تواضع کی توضح کا بیان
- 118 باب: نبی ﷺ کی وفات کا بیان
- باب: نبی ﷺ کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ نے
- 133 ان کی عزت دی
- 135 باب: اتباع سنت کا بیان
- باب: جس مسئلہ میں آیت یا حدیث نہ ہو اس کا
- 138 جواب دینے سے پرہیز کرنا
- باب: (فرضی واقعات کے بارہ) فتویٰ دینے کو برا
- 147 سمجھنا
- باب: اس شخص کا بیان جو فتویٰ دینے سے ڈرے اور
- 151 مبالغہ اور من گھڑت بات کو برا سمجھے
- 161 باب: فتویٰ اور اس کے متعلق سختی کا بیان
- باب: لوگوں کو ہر قسم کے مسائل میں فتویٰ دینے کا
- 170 بیان
- باب: حالات کے بدلنے اور نئی باتیں پیدا ہونے
- 175 کا بیان
- 182 باب: رائے کو اختیار کرنے کی برائی کا بیان
- 191 باب: علماء کی بیروی کرنے کا بیان
- باب: نبی ﷺ سے حدیث نقل کرنے میں احتیاط
- 199 اور اس کی تحقیق کرنے کا بیان
- 202 باب: علم کے جاتے رہنے کا بیان
- 207 باب: علم پر عمل اور اچھی نیت کا بیان
- 212 باب: غلطی کے خوف سے فتویٰ دینے سے ڈرنا
- باب: اس شخص کا بیان جو کہے: ”علم اللہ کا ڈر اور
- [12]..... بَابُ فِي سَخَاءِ النَّبِيِّ ﷺ
- [13]..... بَابُ فِي تَوَاضُعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- [14]..... بَابُ فِي وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ
- [15]..... بَابُ مَا أَكْرَمَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ
- [16]..... بَابُ اتِّبَاعِ السُّنَّةِ
- [17]..... بَابُ التَّوَرُّعِ عَنِ الْجَوَابِ فِي مَا لَيْسَ فِيهِ كِتَابٌ وَلَا سُنَّةٌ
- [18]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْفُتْيَا
- [19]..... بَابُ مَنْ هَابَ الْفُتْيَا وَكَرِهَ التَّنَطُّعَ وَالتَّبَدُّعَ
- [20]..... بَابُ الْفُتْيَا وَمَا فِيهِ مِنَ الشَّدَّةِ.....
- [21]..... بَابُ يُغْنِي النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يَسْتَفْتَى
- [22]..... بَابُ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ وَمَا يَحْدُثُ فِيهِ
- [23]..... بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ أَخْذِ الرَّأْيِ
- [24]..... بَابُ الْإِفْتِدَاءِ بِالْعُلَمَاءِ
- [25]..... بَابُ اتِّقَاءِ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّبِيِّ فِيهِ
- [26]..... بَابُ فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ
- [27]..... بَابُ الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ وَحُسْنِ النِّيَّةِ فِيهِ
- [28]..... بَابُ مَنْ هَابَ الْفُتْيَا مَخَافَةَ السَّقْطِ
- [29]..... بَابُ مَنْ قَالَ الْعِلْمُ الْحَشِيَّةُ وَتَقْوَى

- 221 خوف ہے!“ اللہ
- 230 باب: خواہشات سے بچنا [30].....بَابُ فِي اجْتِنَابِ الْأَهْوَاءِ
- باب: جب حدیث نقل کرنے والا اس کے درست معنی
- 233 کو پالے تو حدیث نقل کرنے کی اجازت ہے [31].....بَابُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحَدِيثِ إِذَا
- 235 باب: علم اور عالم کی فضیلت [32].....بَابُ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعَالِمِ
- باب: اس شخص کا بیان جو بغیر نیت کے علم حاصل
- 249 کرے اور علم اسے نیت کی طرف لوٹا دے [33].....بَابُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ بِغَيْرِ نِيَّةٍ فَرَدَّهُ
- باب: جو شخص اللہ کی رضا مندی کے علاوہ کسی اور
- غرض سے علم حاصل کرے اس کو ڈرانے کا
- 250 بیان [34].....بَابُ التَّوْبِيخِ لِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِعَيْرِ
- اللہ
- باب: اہل خواہشات و بدعت اور جھگڑا کرنے
- 265 والوں سے پرہیز کرنا [35].....بَابُ اجْتِنَابِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَالِدَعِ
- 269 باب: علم میں مرتبے کا برابر ہونا وَالْخُصُومَةِ
- 270 باب: علماء کی عزت کرنا [36].....بَابُ التَّسْوِيَةِ فِي الْعِلْمِ
- 272 باب: ثقہ لوگوں سے حدیث نقل کرنے کا بیان [37].....بَابُ فِي تَوْفِيرِ الْعُلَمَاءِ
- باب: نبی ﷺ کی حدیث کی تفسیر کرنے سے اور
- آپ ﷺ کے قول کے وقت کسی دوسرے
- 277 کے قول سے پرہیز کرنا [38].....بَابُ فِي الْحَدِيثِ عَنِ الثَّقَاتِ
- باب: اس شخص پر جلدی عذاب نازل ہونا جس کے
- پاس نبی ﷺ کی حدیث پہنچے اور وہ اس کی
- تعلیم اور توقیر نہ کرے [39].....بَابُ مَا يَتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ حَدِيثِ النَّبِيِّ
- وَقَوْلِ غَيْرِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ ﷺ
- 281 باب: جو شخص اس بات کو برا جانتا ہو کہ اس کی باتوں
- 287 کی وجہ سے لوگ پریشان ہو جائیں [40].....بَابُ تَعْجِيلِ عُقُوبَةٍ مَنْ بَلَغَهُ عَنِ
- النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثٌ فَلَمْ يُعْظِمَهُ وَلَمْ يُوقِرْهُ .
- باب: کتابت حدیث کا ناچائز سمجھنے والے شخص کا
- 288 بیان [41].....بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُمَلَّ النَّاسَ
- [42].....بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ كِتَابَةَ الْحَدِيثِ

- باب: جس شخص کے نزدیک علمی باتیں لکھنا جائز ہے  
300
- باب: جو شخص برایا اچھا طریقہ جاری کرے  
309
- باب: شہرت اور تعریف کو برا سمجھنے والے شخص کا بیان  
312
- باب: رسول اللہ ﷺ سے سن کر لوگوں تک پہنچانے اور حدیث پڑھانے کا بیان  
320
- باب: علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا اور اس پر مشقتیں اٹھانا  
328
- باب: حفاظت علم کا بیان  
333
- باب: حدیث کا قرآن کے حق میں فیصل ہونے کا بیان  
337
- باب: رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تاویل کرنا  
340
- باب: علمی باتوں پر گفتگو کرنے کا بیان  
342
- باب: علماء کا اختلاف ہونا  
350
- باب: (حدیث) پیش کرنا  
352
- باب: جو شخص کسی بات کا فتویٰ دیتا ہے پھر اس کے متعلق نبی ﷺ کا قول معلوم ہو تو اس کی طرف لوٹ آتا ہے  
355
- باب: جو شخص کسی چیز کا فتویٰ دے پھر اسے بدل دے  
358
- باب: علم کی تعظیم کرنے کا بیان  
359
- باب: عباد بن عباد خواص شامی کا خط  
368
- [43]..... بَابُ مَنْ رَخَّصَ فِي كِتَابَةِ الْعِلْمِ
- [44]..... بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً
- [45]..... بَابُ مَنْ كَرِهَ الشُّهُرَةَ وَالْمَعْرِفَةَ
- [46]..... بَابُ الْبَلَاغِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَعْلِيمِ السُّنَنِ
- [47]..... بَابُ الرَّحَلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَاحْتِمَالِ الْعَنَاءِ فِيهِ
- [48]..... بَابُ صِيَانَةِ الْعِلْمِ
- [49]..... بَابُ السُّنَّةِ قَاضِيَةً عَلَى كِتَابِ اللَّهِ
- [50]..... بَابُ تَأْوِيلِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- [51]..... بَابُ مُذَاكِرَةِ الْعِلْمِ
- [52]..... بَابُ اخْتِلَافِ الْفُقَهَاءِ
- [53]..... بَابُ فِي الْعَرَضِ
- [54]..... بَابُ الرَّجُلِ يُفْتَى بِشَيْءٍ ثُمَّ يَبْلُغُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَرْجِعُ إِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ
- [55]..... بَابُ الرَّجُلِ يُفْتَى بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَرَى غَيْرَهُ
- [56]..... بَابُ فِي إِعْظَامِ الْعِلْمِ
- [57]..... بَابُ رِسَالَةِ عَبَادِ بْنِ عَبَّادِ الْخَوَّاصِ الشَّامِيِّ



طہارت کے مسائل	۱..... کتاب الطہارۃ
375 باب: وضو اور نماز کی فرضیت کا بیان	[1].....بَابُ فَرَضِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ
381 باب: طہارت و پاکیزگی کا بیان	[2].....بَابُ مَا جَاءَ فِي الطُّهُورِ
باب: اللہ کے فرمان ”اور جب تم نماز کے کیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو دھولو“ کی تفسیر	[3].....بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾.....الآيَةُ
384	
386 باب: قضائے حاجت کے لئے جانے کا بیان	[4].....بَابُ فِي الدَّهَابِ إِلَى الْحَاجَةِ
386 باب: قضائے حاجت کے وقت چھینا	[5].....بَابُ التَّسْتُرِ عِنْدَ الْحَاجَةِ
باب: قضائے حاجت یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی ممانعت	[6].....بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِعَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ
388 باب: عمرو بن عون کی حدیث (زمین کے قریب ہو کر کپڑا ہٹانا)	[7].....بَابُ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ (لَا يَرْفَعُ تَوْبَةً حَتَّى يَدْتُو مِنْ الْأَرْضِ)
389	
389 باب: قبلہ کی طرف منہ کرنے کی رخصت	[8].....بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ
390 باب: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا	[9].....بَابُ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا
390 باب: بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا	[10].....بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَخْرَجَ
391 باب: استنجاء کرنے کا بیان	[11].....بَابُ (الاسْتِجَابَةِ
392 باب: ہڈی یا گوبر سے استنجاء کرنا	[12].....بَابُ النَّهْيِ عَنِ الاسْتِجَاءِ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ
392 باب: دائیں ہاتھ سے استنجاء کی ممانعت	[13].....بَابُ النَّهْيِ عَنِ الاسْتِجَاءِ بِالْيَمِينِ
393 باب: پتھروں سے استنجاء کرنا	[14].....بَابُ الاسْتِجَاءِ بِالْأَحْجَارِ
393 باب: پانی سے استنجاء کرنا	[15].....بَابُ الاسْتِجَاءِ بِالمَاءِ
394 باب: استنجاء کرنے کے بعد مٹی سے ہاتھ ملنا	[16].....بَابُ فِيمَنْ يَمْسَحُ يَدَهُ بِالتُّرَابِ بَعْدَ الاسْتِجَاءِ
395 باب: بیت الخلاء سے نکلنے وقت کیا کہنا چاہئے	[17].....بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

- 396 باب: مسواک کرنا [18]..... بَابُ فِي السَّوَاكِ
- 396 باب: مسواک منہ کی صفائی ہے [19]..... بَابُ السَّوَاكِ مَطْهُرَةً لِلْفَمِ
- 397 باب: تہجد کے وقت مسواک کرنا [20]..... بَابُ السَّوَاكِ عِنْدَ التَّهَجُّدِ
- 397 باب: وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی [21]..... بَابُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ
- 397 باب: وضو نماز کی چابی ہے [22]..... بَابُ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ
- باب: وضو کے لئے کفایت کرنے والے پانی کا [23]..... بَابُ كَمْ يَكْفِي فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ
- 398 بیان
- 399 باب: لوٹے سے وضو کرنا [24]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْبَيْضَاءِ
- 399 باب: وضو میں بسم اللہ کہنا [25]..... بَابُ التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوءِ
- باب: اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے برتن میں [26]..... بَابُ فِيمَنْ يَدْخُلُ يَدِيهِ فِي الْإِنَاءِ
- 400 داخل کرنا قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُمَا
- 400 باب: وضو کے اعضاء کو تین تین بار دھونا [27]..... بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا
- 401 باب: وضو کے اعضاء کو دو، دو بار دھونا [28]..... بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ
- 402 باب: وضو کے اعضاء کو ایک ایک بار دھونا [29]..... بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً
- 403 باب: مکمل وضو کرنا [30]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ
- 404 باب: کلی کرنے کا بیان [31]..... بَابُ فِي الْمَضْمُضَةِ
- 405 باب: ناک میں پانی ڈالنا اور ڈھیلے استعمال کرنا [32]..... بَابُ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ وَالْإِسْتِجْمَارِ
- 405 باب: واڑھی میں خلال کرنے کا بیان [33]..... بَابُ فِي تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ
- 406 باب: انگلیوں کا خلال کرنا [34]..... بَابُ فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ
- 406 باب: ابرویوں کے لئے آگ کی وعید [35]..... بَابُ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ
- 407 باب: سر اور کانوں کا مسح کرنا [36]..... بَابُ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ وَالْأُذُنَيْنِ
- باب: رسول اللہ ﷺ اپنے سر (کے مسح) کے لئے نیا پانی لیتے تھے [37]..... بَابُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا
- 407 باب: گچڑی پر مسح کرنے کا بیان [38]..... بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ
- 409 باب: وضو کے بعد شرمگاہ پر چھینٹے مارنا [39]..... بَابُ فِي نَضْحِ الْفَرْجِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

- 409 باب: وضو کے بعد رومال استعمال کرنا ..... بَابُ الْغُنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ [40]
- 410 باب: موزوں پر مسح کرنے کا بیان ..... بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ [41]
- 411 باب: مسح کی مقررہ مدت کا بیان ..... بَابُ التَّوْقِيفِ فِي الْمَسْحِ [42]
- 411 باب: جوتے پر مسح کرنا ..... بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ [43]
- 412 باب: وضو کے بعد کی دعا ..... بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ [44]
- 413 باب: وضو کی فضیلت کا بیان ..... بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ [45]
- 415 باب: ہر نماز کے لئے وضو کرنا ..... بَابُ الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ [46]
- باب: جب تک وضو نہ ٹوٹے، وضو کے عدم (دجوب) ..... بَابُ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ [47]
- 415 کا بیان
- 415 باب: نیند سے وضو کرنا ..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ [48]
- 416 باب: نڈی کا بیان ..... بَابُ فِي الْمَذْيِ [49]
- 417 باب: شرمگاہ کو چھونے سے وضو کرنا ..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ [50]
- 417 باب: آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا ..... بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [51]
- باب: آگ سے پکی چیز سے وضو چھوڑ دینے کی ..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ [52]
- 418 رخصت
- 419 باب: دریا کے پانی سے وضو کرنا ..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ [53]
- 420 باب: کھڑے پانی سے وضو کرنا ..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ الرَّائِدِ [54]
- 420 باب: ناپاک نہ ہونے والے پانی کی مقدار کا بیان ..... بَابُ قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِي لَا يَتَجَسُّ [55]
- 421 باب: استعمال شدہ پانی سے وضو کرنے کا بیان ..... بَابُ الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ [56]
- باب: عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو ..... بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ [57]
- 422 کرنا
- 422 باب: برتن میں ہلکی مینڈالنا ..... بَابُ الْهَرَّةِ إِذَا وَلَعَتْ فِي الْإِنَاءِ [58]
- 423 باب: کتے کا (برتن میں) مینڈالنا ..... بَابُ فِي وُلُوغِ الْكَلْبِ [59]
- 424 باب: چوبیا کا گھی میں گرنا ..... بَابُ انْفِاقَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ [60]
- 424 باب: پیشاب سے پرہیز کرنا ..... بَابُ الْإِتْقَاءِ مِنَ الْبَوْلِ [61]

- 425 باب: مسجد میں پیشاب کرنا  
باب: کھانا نہ کھانے والے بچے کے پیشاب کا
- 426 بیان
- 426 باب: ایک زمین دوسری زمین سے پاک ہوتی ہے
- 427 باب: تیمم کرنا
- 428 باب: ایک ضرب سے تیمم کرنا
- 429 باب: جنابت سے غسل کرنا
- 431 باب: مرد اور عورت کا ایک ہی برتن میں غسل کرنا
- باب: جنابت کی حالت میں ایک بال برابر جگہ
- 431 (خشک) چھوڑ دینا
- 432 باب: زخمی جنبی کا بیان
- 433 باب: ایک غسل میں چند عورتوں سے صحبت کرنا
- باب: اس چیز کا بیان جس کا پردہ بہتر ہے
- 434 باب: جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرنا
- 435 باب: پانی، پانی سے ہے
- 436 باب: شرمگاہ کا شرمگاہ کو چھونا
- باب: عورت کا نیند میں وہ چیز دیکھنا جو آدمی دیکھتا ہے
- 436 باب: اس شخص کے متعلق جو تڑپ دیکھتا ہے گمراہ
- 438 احتلام یا نیند سے
- باب: کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے
- 439 باب: آدمی کا بیت الخلاء سے نکل کر کھانا کھانا
- [62]..... بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ
- [63]..... بَابُ بَوْلِ الْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَطْعَمْ
- [64]..... بَابُ الْأَرْضِ يُطَهَّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا
- [65]..... بَابُ التَّيْمُمِ
- [66]..... بَابُ التَّيْمُمِ مَرَّةً
- [67]..... بَابُ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ
- [68]..... بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ
- إِنَاءٍ وَاحِدٍ
- [69]..... بَابُ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنَ
- الْجَنَابَةِ
- [70]..... بَابُ الْمَجْرُوحِ تُصَيِّبُهُ الْجَنَابَةُ
- [71]..... بَابُ فِي الَّذِي يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي
- غُسْلٍ وَاحِدٍ
- [72]..... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَسْتَرَّ بِهِ
- [73]..... بَابُ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ
- [74]..... بَابُ انْمَاءٍ مِنَ الْمَاءِ
- [75]..... بَابُ فِي مَسِّ الْخِتَانِ الْخِتَانِ
- [76]..... بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا
- يَرَى الرَّجُلُ
- [77]..... بَابُ مَنْ يَرَى بَلَاً وَلَمْ يَذْكُرْ
- اِحْتِلَامًا
- [78]..... بَابُ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ
- [79]..... بَابُ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ



فَيَأْكُلُ

- 440 باب: مستحاضہ کا بیان ..... [80] بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ
- باب: روزہ دار کے لئے مباشرت کرنا (یعنی بیوی کو ..... [81] بَابُ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ
- 441 ساتھ لپٹانا)
- 441 باب: حیض والی عورت کا مصلیٰ بچھانا ..... [82] بَابُ الْحَائِضِ تَبَسُّطُ الخُمْرَةِ
- 442 باب: حیض کا خون کپڑے پر لگ جانا ..... [83] بَابُ فِي دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ
- 443 باب: استحاضہ والی عورت کا غسل کرنا ..... [84] بَابُ فِي غَسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ
- باب: جو کہتا ہے کہ مستحاضہ ایک ظہر سے لے کر ..... [85] بَابُ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى
- دوسری ظہر تک ایک غسل کرے اور اس سے ..... الظُّهْرِ وَتَجَامِعُ وَتَصُومُ
- 457 صحبت کی جائے اور وہ روزہ بھی رکھے
- باب: جو کہتا ہے استحاضہ والی عورت سے اس کا ..... [86] بَابُ مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ يُجَامِعُهَا
- 459 شوہر صحبت کر سکتا ہے
- باب: جو یہ کہتا ہے کہ مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر ..... [87] بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُجَامِعُ الْمُسْتَحَاضَةَ
- 462 صحبت نہ کرے
- ..... [88] بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْثَرِ الْحَيْضِ
- 463 بیان
- 466 باب: حیض کی کم سے کم مدت ..... [89] بَابُ فِي أَقَلِّ الْحَيْضِ
- باب: کنواری عورت کے متعلق جسے خون ہمیشہ ..... [90] بَابُ فِي الْبِكْرِ يَسْتَمِرُّ بِهَا الدَّمُ
- 467 جاری رہتا ہے
- ..... [91] بَابُ فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ
- 468 باب: بوڑھی عورت کے متعلق جو خون دیکھے
- ..... [92] بَابُ فِي أَقَلِّ الظُّهْرِ
- 469 باب: پاکی کی کم از کم مدت
- ..... [93] بَابُ الظُّهْرِ كَيْفَ هُوَ
- 471 باب: پاکی کیسے حاصل ہوتی ہے؟
- ..... [94] بَابُ الْكُدْرَةِ إِذَا كَانَتْ بَعْدَ الْحَيْضِ
- 474 ظاہر ہو
- ..... [95] بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْهَرُ عِنْدَ الصَّلَاةِ أَوْ تَحِيضُ
- باب: اس عورت کے متعلق جو نماز کے وقت پاک

- 479 ہوتی ہے یا حیض آتا ہے  
باب: جب عورت کے حیض اور استحاضہ کے دن
- 484 متشابہہ ہو جائیں  
باب: اس حاملہ عورت کا بیان کہ جسے خون نظر آئے
- 493 نفاس والی عورت کی مدت اور ان اقوال کے  
متعلق جو اس کے بارے میں منقول ہیں
- 500 باب: حائضہ عورت کے متعلق کہ جب وہ پاک ہو  
جائے تو اپنے کپڑے میں نماز پڑھے
- 502 باب: اس عورت کا بیان جو پہلے جنبی ہو اور پھر اسے  
حیض آجائے
- 505 باب: حیض والی عورت کا نماز کے وقت غسل کرنا
- 506 باب: حیض والی عورت روزے کی قضا کرے اور  
نماز کی قضا نہ کرے
- 508 باب: حائضہ عورت کا اللہ عزوجل کا ذکر کر کرنے  
اور قرآن نہ پڑھنے کا بیان
- 512 باب: حائضہ سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے
- 515 باب: حائضہ عورت کا اپنے کپڑوں میں نماز پڑھنا  
جب وہ پاک ہو جائے
- 518 باب: حائضہ اور جنبی کے پسینہ کے متعلق
- 522 باب: حائضہ سے بوس و کنار یا مباشرت کرنا
- 525 باب: حائضہ کا اپنے شوہر کو کنگھی کرنا
- 533 باب: حائضہ سے پاکی کے وقت غسل کرنے سے  
پہلے صحبت کرنا
- 539
- [96]..... بَابُ إِذَا اخْتَلَطَتْ عَلَى الْمَرْأَةِ أَيَّامُ  
حَيْضِهَا فِي أَيَّامِ اسْتِحَاضَتِهَا
- [97]..... بَابُ فِي الْحَبْلِ إِذَا رَأَتْ الدَّمَ
- [98]..... بَابُ وَقْتِ النَّسَاءِ وَمَا قِيلَ فِيهِ
- [99]..... بَابُ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تُصَلِّي فِي  
ثَوْبِهَا إِذَا طَهَّرَتْ
- [100]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تُجْنِبُ ثُمَّ تَحِيضُ
- [101]..... بَابُ الْحَائِضِ تَوَضَّأَ عِنْدَ وَقْتِ  
الصَّلَاةِ
- [102]..... بَابُ فِي الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ  
وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ
- [103]..... بَابُ الْحَائِضِ تَذَكَّرُ اللَّهَ وَلَا تَقْرَأُ  
الْقُرْآنَ
- [104]..... بَابُ الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ فَلَا  
تَسْجُدُ
- [105]..... بَابُ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تُصَلِّي فِي  
ثَوْبِهَا إِذَا طَهَّرَتْ
- [106]..... بَابُ فِي عَرَقِ الْجُنْبِ وَالْحَائِضِ
- [107]..... بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ
- [108]..... بَابُ الْحَائِضِ تَمَسُّطُ زَوْجِهَا
- [109]..... بَابُ مُجَامَعَةِ الْحَائِضِ إِذَا طَهَّرَتْ  
قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ

- باب: حائضہ عورت کے متعلق جو خضاب لگائے اور  
543 عورت کا خضاب لگا کر نماز پڑھنے کے متعلق
- باب: حیض کی حالت میں مرد کا اپنی عورت کے  
545 پاس جانے کا بیان
- باب: اس شخص کے متعلق جو کہتا ہے کہ حیض کی  
547 حالت میں صحبت کرنے والے پر کفارہ ہے
- باب: عورتوں سے در میں صحبت کرنا  
552
- باب: جو شخص اپنی بیوی سے در میں صحبت کرتا ہے  
557
- باب: حائضہ عورت کا غسل کرنا جب حیض سے پہلے  
562 اس پر غسل واجب ہو
- باب: حائضہ کا مسجد میں داخل ہونا  
567
- باب: جنبی کا مسجد سے گزرنے کا بیان  
569
- باب: حائضہ کے تعویذ کے متعلق  
570
- باب: حائضہ جب پاک ہو جائے اور پانی نہ پائے  
571
- باب: لونڈی سے استبراء کرنا  
572
- [110]..... بَابُ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَحْتَضِبُ  
وَالْمَرْأَةُ تُصَلِّي فِي الْخُضَابِ
- [111]..... بَابُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ  
حَائِضٌ
- [112]..... بَابُ مَنْ قَالَ عَلَيْهِ الْكُفَّارَةُ
- [113]..... بَابُ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَذْبَارِهِنَّ
- [114]..... بَابُ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبْرِهَا
- [115]..... بَابُ اغْتِسَالِ الْحَائِضِ إِذَا وَجَبَ  
الْغُسْلُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ
- [116]..... بَابُ دُخُولِ الْحَائِضِ الْمَسْجِدَ
- [117]..... بَابُ مُرُورِ الْجُنْبِ فِي الْمَسْجِدِ
- [118]..... بَابُ التَّعْوِذِ لِلْحَائِضِ
- [119]..... بَابُ الْحَائِضِ إِذَا طَهَّرَتْ وَلَمْ تَجِدِ  
الْمَاءَ
- [120]..... بَابُ اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ

## نماز کے مسائل

## ۲..... کتاب الصلاة

- 574 باب: نمازوں کی فضیلت
- 575 باب: نماز کے اوقات کے متعلق
- 577 باب: اذان کی ابتدا کے متعلق
- 579 باب: فجر کی اذان کے متعلق
- 580 باب: فجر کی اذان میں تنویب کہنا
- 581 باب: اذان دو دفعہ اور اقامت ایک دفعہ کہنا
- 582 باب: اذان میں لونڈا
- [1]..... بَابُ فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ
- [2]..... بَابُ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ
- [3]..... بَابُ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ
- [4]..... بَابُ فِي وَقْتِ أَذَانِ الْفَجْرِ
- [5]..... بَابُ التَّنْوِيبِ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ
- [6]..... بَابُ الْأَذَانِ مَثْنِيًّا وَالْإِقَامَةَ مَرَّةً
- [7]..... بَابُ التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ

- 583 باب: اذان میں دائیں اور بائیں منہ کرنا ..... بَابُ الْإِسْتِدَارَةِ فِي الْأَذَانِ [8]
- 584 باب: اذان کے وقت دعا کرنا ..... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ [9]
- 584 باب: اذان کے وقت کیا کہنا چاہئے ..... بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْأَذَانِ [10]
- 586 باب: شیطان جب اذان سنے تو بھاگ جاتا ہے ..... بَابُ الشَّيْطَانِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ فَرَّ [11]
- 587 باب: اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی ممانعت ..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ [12]
- 587 باب: ظہر کے وقت کے متعلق ..... بَابُ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ [13]
- 588 باب: ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا ..... بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ [14]
- 588 باب: عصر کا وقت ..... بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ [15]
- 589 باب: مغرب کا وقت ..... بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ [16]
- 589 باب: مغرب میں تاخیر کی ممانعت ..... بَابُ كَرَاهِيَةِ تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ [17]
- 589 باب: عشاء کا وقت ..... بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ [18]
- 590 باب: عشاء کی نماز کی تاخیر کو پسند کرنا ..... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ [19]
- 592 باب: فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا ..... بَابُ التَّغْلِيصِ فِي الْفَجْرِ [20]
- 593 باب: فجر کو روشنی میں پڑھنا ..... بَابُ الْإِسْقَارِ بِالْفَجْرِ [21]
- باب: جس شخص نے ایک رکعت پالی اس نے نماز کو ..... بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةٍ فَقَدْ ..... [22]
- 594 پالیا ..... أَدْرَكَ [22]
- 595 باب: نمازوں کی حفاظت کرنا ..... بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ [23]
- 596 باب: اول وقت نماز پڑھنے کو پسند کرنا ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِ ..... [24]
- باب: اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جو نماز کے وقت ..... بَابُ الصَّلَاةِ خَلْفَ مَنْ يُؤَخَّرُ ..... [25]
- 597 میں تاخیر کرتا ہے ..... الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا [25]
- 598 باب: جو شخص نماز سے سو جائے یا اسے بھول جائے ..... بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ نَسِيَهَا [26]
- باب: اس شخص کے متعلق جس کی عصر کی نماز فوت ..... بَابُ فِي الَّذِي تَفَوُّتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ ..... [27]
- 599 ہو جائے



- 600 باب: نماز وسطیٰ کے متعلق [28]..... بَاب فِي الصَّلَاةِ الْوُسْطَى
- 600 باب: نماز ترک کرنے والے کے متعلق [29]..... بَاب فِي تَارِكِ الصَّلَاةِ
- باب: بیت المقدس سے کعبہ کی طرف قبلہ بدلنے کے متعلق [30]..... بَاب فِي تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَى الْكُعْبَةِ
- 601 باب: نماز شروع کرنے کے متعلق [31]..... بَاب فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
- 602 باب: نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا [32]..... بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
- 603 باب: نماز شروع کرنے کے بعد کیا کہنا چاہئے [33]..... بَاب مَا يُقَالُ بَعْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
- 603 باب: نماز میں اونچی آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کی ممانعت [34]..... بَاب كَرَاهِيَةِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
- 605 باب: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا [35]..... بَاب قَبْضِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ
- 606 باب: سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی [36]..... بَاب لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
- 607 باب: دو سکتوں کے متعلق [37]..... بَاب فِي السَّكْتَيْنِ
- 608 باب: آمین کہنے کی فضیلت کے متعلق [38]..... بَاب فِي فَضْلِ التَّأْمِينِ
- 609 باب: اونچی آواز سے آمین کہنا [39]..... بَاب الْجَهْرِ بِالتَّأْمِينِ
- 610 باب: ہر بار سر جھکانے اور اٹھانے کے وقت اللہ اکبر کہنا [40]..... بَاب التَّكْبِيرِ عِنْدَ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ
- 611 باب: رکوع اور سجود میں رفع الیدین کرنا [41]..... بَاب فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الرَّكُوعِ وَالسُّجُودِ
- 612 باب: امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟ [42]..... بَاب مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ
- باب: اس شخص کے کھڑا ہونے کے متعلق جو امام کے ساتھ اکیلا نماز پڑھے [43]..... بَاب مَقَامِ مَنْ يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ
- 616 باب: اس شخص کے متعلق جو بیٹھے ہوئے امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے [44]..... بَاب فِي مَنْ يُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ وَالْإِمَامُ جَالِسٌ
- 616 باب: امام اپنے مقتدیوں سے اونچی جگہ پر نماز [45]..... بَاب الْإِمَامِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ أَعْلَى

- 619 پڑھائے
- 620 باب: نماز میں امام کو تخفیف کرنے کا حکم
- باب: جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو لوگ
- 621 کب کھڑے ہوں
- 621 باب: صف سیدھی کرنے کے متعلق
- 622 باب: اس شخص کی فضیلت جو نماز میں صف ملاتا ہے
- 623 باب: پہلی صف کی فضیلت
- 623 باب: لوگوں میں سے امام کے قریب کون شخص ہو
- 625 باب: عورتوں کی کونسی صف افضل ہے
- 625 باب: منافقوں پر کونسی نماز مشکل ہے
- 627 باب: اس شخص کے متعلق جو نماز سے پیچھے رہ جائے
- باب: جب سفر میں بارش ہو تو جماعت کے ساتھ
- 627 نماز ترک کرنے کی رخصت
- 628 باب: باجماعت نماز کی فضیلت
- باب: عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع نہیں کرنا
- 629 چاہیے اور جب وہ جائیں تو کس طرح جائیں؟
- 630 باب: جب کھانا حاضر ہو اور نماز کھڑی ہو جائے
- 631 باب: نماز کی طرف کیسے جانا چاہئے
- 631 باب: مسجد کی طرف پیدل جانے کی فضیلت
- 632 باب: صف کے پیچھے اکیلے آدمی کا نماز پڑھنا
- 634 باب: ظہر کی نماز میں قرأت کی مقدار
- مِنْ أَصْحَابِهِ
- [46]..... بَابُ مَا أَمَرَ الْإِمَامُ مِنَ التَّخْفِيفِ فِي الصَّلَاةِ
- [47]..... بَابُ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ
- [48]..... بَابُ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ
- [49]..... بَابُ فَضْلِ مَنْ يَصِلُ الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ
- [50]..... بَابُ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ
- [51]..... بَابُ مَنْ يَلِي الْإِمَامَ مِنَ النَّاسِ
- [52]..... بَابُ أَيُّ صُفُوفِ النِّسَاءِ أَفْضَلُ
- [53]..... بَابُ أَيُّ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ أَنْفَلُ
- [54]..... بَابُ فِي مَن تَخَلَّفَ عَنِ الصَّلَاةِ
- [55]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانَ مَطَرٌ فِي السَّفَرِ
- [56]..... بَابُ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ
- [57]..... بَابُ السَّنْهِ عَنِ مَنَعِ النِّسَاءِ عَنِ الْمَسَاجِدِ وَكَيْفَ يَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ
- [58]..... بَابُ إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ
- [59]..... بَابُ كَيْفَ يُمَشَى إِلَى الصَّلَاةِ
- [60]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْحُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ
- [61]..... بَابُ فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ
- [62]..... بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

635 باب: ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کیسے کی جائے

636 باب: نماز مغرب میں قرأت کی مقدار کا بیان

637 باب: عشاء میں قرأت کی مقدار

638 باب: فجر میں قراءت کی مقدار کا بیان

باب: نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی

639 ممانعت کا بیان

640 باب: اس عمل کے متعلق جو رکوع میں کرنا چاہئے

642 باب: رکوع میں کیا پڑھنا چاہئے؟

643 باب: رکوع میں پہلوؤں کو علیحدہ رکھنے کے متعلق

643 باب: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کی دعا کا بیان

باب: رکوع و سجد میں امام سے جلدی کرنے کی

648 ممانعت

باب: سات اعضاء پر سجدہ کرنا اور سجدہ میں کیا کرنا

669 چاہئے

باب: انسان جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرے تو

650 زمین پر پہلے کون سے اعضاء رکھے؟

باب: ہاتھ بچھانے اور کٹوے کی طرح ٹھونکنے

651 مارنے کی ممانعت

652 باب: دو سجدوں کے درمیان کی دعا

653 باب: رکوع اور سجد میں قراءت سے ممانعت کا بیان

باب: اس شخص کے متعلق جو رکوع اور سجد پوری

654 طرح نہیں کرتا

[63]..... بَابُ كَيْفِ الْعَمَلِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

[64]..... بَابُ فِي قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

[65]..... بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

[66]..... بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ

[67]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

[68]..... بَابُ الْعَمَلِ فِي الرَّكْعِ

[69]..... بَابُ مَا يُقَالُ فِي الرَّكْعِ

[70]..... بَابُ التَّجَافِي فِي الرَّكْعِ

[71]..... بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرَّكْعِ

الرُّكْعِ

[72]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ مُبَادَرَةِ الْأَيْمَةِ

بِالرُّكْعِ وَالسُّجُودِ

[73]..... بَابُ السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمِ

وَكَيْفَ الْعَمَلِ فِي السُّجُودِ

[74]..... بَابُ أَوَّلِ مَا يَقَعُ مِنَ الْإِنْسَانِ

الْأَرْضَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ

[75]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِفْتِرَاشِ وَنَقْرَةِ

الْعُرَابِ

[76]..... بَابُ الْقَوْلِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

[77]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعِ

وَالسُّجُودِ

[78]..... بَابُ فَمَى الَّذِي لَا يُتِمُّ الرَّكْعَ

وَالسُّجُودَ

- 657 باب: سجدہ میں بازو علیحدہ رکھنے کے متعلق
- 658 باب: نبی ﷺ اپنے سر اٹھانے کے بعد کتنی دیر ٹھہرتے
- 658 باب: اس شخص کے طریقہ کے متعلق جس کی نماز کا کچھ حصہ فوت ہو گیا ہو
- 660 باب: گرمی اور سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت کے متعلق
- 661 باب: تشہد میں اشارہ کے متعلق
- 661 باب: تشہد کے متعلق
- 663 باب: نبی ﷺ پر درود پڑھنا
- 665 باب: تشہد کے بعد کی دعا
- 666 باب: نماز میں سلام پھیرنا
- 666 باب: سلام کے بعد کی دعا
- 668 باب: نماز سے فارغ ہو کر کس طرف پھرنا چاہئے؟
- 669 باب: نماز کے بعد سبحان اللہ کہنا
- 670 باب: اس چیز کے متعلق جس کا بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے حساب لیا جائے گا
- 671 باب: رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ
- 676 باب: نماز میں کام کرنے کے متعلق
- 677 باب: نماز کی حالت میں سلام کا جواب کیسے دیا جائے
- 678 باب: کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور عورتوں کو تالی بجانا چاہئے
- 679 باب: نفل نماز کس جگہ پڑھنا افضل ہے؟
- [79]..... بَابُ التَّجَافِي فِي السُّجُودِ
- [80]..... بَابُ قَدْرِكُمْ كَمَا كَانَ يَمْكُثُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ
- [81]..... بَابُ السُّنَّةِ فِي مَنْ سَبَقَ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ
- [82]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ
- [83]..... بَابُ الْإِشَارَةِ فِي التَّشْهِيدِ
- [84]..... بَابُ فِي التَّشْهِيدِ
- [85]..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ
- [86]..... بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشْهِيدِ
- [87]..... بَابُ التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ
- [88]..... بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ السَّلَامِ
- [89]..... بَابُ عَمَلِي أَيِّ شِقْيِهِ يَنْصَرِفُ مِنَ الصَّلَاةِ
- [90]..... بَابُ التَّنْسِيحِ فِي دُبْرِ الصَّلَوَاتِ
- [91]..... بَابُ مَا أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
- [92]..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- [93]..... بَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ
- [94]..... بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ
- [95]..... بَابُ التَّنْسِيحِ لِرِجَالٍ وَالتَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ
- [96]..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ



## أَفْضَلُ

- 679 باب: اپنے گھر میں نماز پڑھنے کے بعد جماعت کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنا
- 680 باب: اس مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جس میں ایک بار پہلے جماعت ہو چکی ہو
- 681 باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا
- 682 باب: ”صماء“ کی ممانعت
- 683 باب: چٹائی پر نماز پڑھنا
- 683 باب: عورتوں کے کپڑے میں نماز پڑھنا
- 684 باب: جوتی میں نماز پڑھنا
- 685 باب: نماز میں سدل کی ممانعت
- 686 باب: بالوں کی چوٹی کے متعلق
- 687 باب: نماز میں جمائی لینا
- 687 باب: نیند کی حالت میں نماز کی ممانعت
- 688 باب: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا اجر کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف ہے
- 688 باب: نقلی نماز بیٹھ کر پڑھنا
- 689 باب: نماز میں کنکری ہٹانے کی ممانعت
- 690 باب: حمام اور قبرستان کے علاوہ تمام زمین پاک ہے
- 691 باب: اونٹوں اور بکریوں کے پاؤں میں نماز
- 692 باب: اس شخص کے متعلق جو اللہ کے لئے مسجد بنائے
- 692 باب: مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھنا
- 693 باب: مسجد میں داخل ہونے کی دعا
- [97]..... بَابُ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ فِي الْجَمَاعَةِ بَعْدَ مَا صَلَّى فِي بَيْتِهِ
- [98]..... بَابُ فِي صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّى فِيهِ مَرَّةً
- [99]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
- [100]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ
- [101]..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ
- [102]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي ثِيَابِ النِّسَاءِ
- [103]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ
- [104]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ السِّدْلِ فِي الصَّلَاةِ
- [105]..... بَابُ فِي عَقْصِ الشَّعْرِ
- [106]..... بَابُ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلَاةِ
- [107]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ لِلنَّاعِسِ
- [108]..... بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَلَى التَّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ
- [109]..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَاعِدًا
- [110]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ مَسْحِ الْحَصَا
- [111]..... بَابُ الْأَرْضِ كُلِّهَا طَاهِرَةٌ مَا خَلَا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَامَ
- [112]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ النِّعَمِ وَمَعَاظِنِ الْإِبِلِ
- [113]..... بَابُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا
- [114]..... بَابُ الرُّكْعَتَيْنِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
- [115]..... بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

- 694 باب: مسجد میں تھوکنے کی ممانعت ..... [116] بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبُرَاقِ فِي الْمَسْجِدِ
- 695 باب: مسجد میں سونے کے متعلق ..... [117] بَابُ التَّوَمِّ فِي الْمَسْجِدِ
- باب: مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے اور خرید و ..... [118] بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِنْسَادِ الصَّلَاةِ فِي
- 697 فروخت کی ممانعت ..... [119] الْمَسْجِدِ وَالشِّرَى وَالْبَيْعِ
- 697 باب: مسجد میں ہتھیار لے کر جانے کی ممانعت ..... [120] بَابُ النَّهْيِ عَنِ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي
- 698 باب: قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت ..... [121] الْمَسْجِدِ
- 698 باب: مسجد کی طرف جاتے ہوئے تشبیک کی ممانعت ..... [122] بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِبَاكِ إِذَا خَرَجَ
- باب: اس آدمی کی فضیلت جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا ..... [123] إِلَى الْمَسْجِدِ
- 699 انتظار کرے ..... [124] بَابُ فَضْلِ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ
- 700 باب: مسجدوں کو مزین کرنے کا بیان ..... [125] يَتَنَظَّرُ الصَّلَاةَ
- 700 باب: سترے کی طرف نماز پڑھنا ..... [126] بَابُ فِي تَرْوِيقِ الْمَسَاجِدِ
- 701 باب: نمازی کا سترے کے قریب ہونا ..... [127] بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى سِتْرَةٍ
- 702 باب: سواری کے جانور کی طرف نماز پڑھنا ..... [128] بَابُ فِي دُنُوِّ الْمُصَلِّيِ إِلَى السُّتْرَةِ
- 702 باب: عورت کا نماز کے سامنے ہونا ..... [129] بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ
- باب: نماز کو کون سی چیز توڑتی ہے اور کونسی چیز نہیں ..... [130] بَابُ الْمَرْأَةِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ
- 702 توڑتی ..... [131] الْمُصَلِّيِ
- 703 باب: نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی ..... [132] بَابُ مَا يَفْطَعُ الصَّلَاةَ وَمَا لَا
- 704 باب: نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت ..... [133] يَفْطَعُهَا
- 705 باب: نبی ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت ..... [134] بَابُ لَا يَفْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ
- باب: نبی ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت ..... [135] بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ
- باب: نبی ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت ..... [136] الْمُصَلِّيِ
- باب: نبی ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت ..... [137] بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ
- باب: نبی ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت ..... [138] النَّبِيِّ ﷺ

- [132]..... بَاب لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ
- باب: تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مقام کی طرف سفر نہیں کرنا چاہے
- 706
- [133]..... بَاب فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ
- باب: اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے کی فضیلت
- 706
- [134]..... بَاب كَرَاهِيَةِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ
- باب: نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کی ممانعت
- 707
- [135]..... بَاب أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ
- باب: کون سی نماز افضل ہے؟
- 707
- [136]..... بَاب فَضْلِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ
- باب: فجر اور عصر کی نماز کی فضیلت
- 708
- [137]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْأَخْبَثِينَ فِي الصَّلَاةِ
- باب: پاخانہ اور پیشاب روک کر نماز پڑھنے کی ممانعت
- 709
- [138]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ
- باب: نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت
- 710
- [139]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا
- باب: عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کی ممانعت
- 710
- [140]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ دُخُولِ الْمُشْرِكِ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
- باب: مشرک کے لئے مسجد الحرام میں داخل ہونے کی ممانعت
- 711
- [141]..... بَاب مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ
- باب: بچے کو نماز کا حکم دیا جائے
- 711
- [142]..... بَاب أَيُّ سَاعَةٍ تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ
- باب: کس وقت میں نماز پڑھنی ممنوع ہے
- 712
- [143]..... بَاب فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ
- باب: عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا بیان
- 713
- [144]..... بَاب فِي صَلَاةِ السُّنَّةِ
- باب: سنت نماز کے متعلق
- 716
- [145]..... بَاب الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ
- باب: مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کا بیان
- 717
- [146]..... بَاب الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ
- باب: فجر کی دو رکعتوں میں قرأت کرنا
- 718
- [147]..... بَاب الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ
- باب: فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا
- 720
- [148]..... بَاب فِي إِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ
- باب: فجر کی دو رکعتوں کے بعد لیٹنا
- 720

- [149]..... بَاب إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ
- باب: جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھنی چاہئے
- 721
- [150]..... بَاب فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ
- باب: دن کے شروع میں چار رکعتوں کے متعلق
- 722
- [151]..... بَاب صَلَاةِ الضُّحَى
- باب: چاشت کی نماز
- 723
- [152]..... بَاب مَا جَاءَ فِي الْكِرَاهِيَةِ فِيهِ
- باب: چاشت کی نماز کی ممانعت
- 725
- [153]..... بَاب فِي صَلَاةِ الْأَوَائِينَ
- باب: چاشت کی نماز کا بیان
- 725
- [154]..... بَاب صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى
- باب: رات اور دن کی نماز میں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنا چاہئے
- 726
- [155]..... بَاب فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ
- باب: تہجد کی نماز کے متعلق
- 726
- [156]..... بَاب فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ
- باب: تہجد کی نماز کی فضیلت
- 726
- [157]..... بَاب فَضْلِ مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ سَجْدَةً
- باب: اس شخص کی فضیلت جو اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرے
- 727
- [158]..... بَاب فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ
- باب: سجدہ شکر کے متعلق
- 728
- [159]..... بَاب النَّهْيُ أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ
- باب: غیر کے لئے سجدہ کرنے کی ممانعت
- 729
- [160]..... بَاب السُّجُودِ فِي النَّجْمِ
- باب: سورہ نجم میں سجدہ کرنا
- 729
- [161]..... بَاب السُّجُودِ فِي ص
- باب: سورہ ص میں سجدہ کرنا
- 730
- [162]..... بَاب السُّجُودِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ
- باب: سورہ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرنا
- 731
- [163]..... بَاب السُّجُودِ فِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ
- باب: سورہ اقراء باسم ربک میں سجدہ کرنا
- 732
- [164]..... بَاب فِي الَّذِي يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَا يَسْجُدُ
- باب: اس شخص کے متعلق جو سجدہ سن کر سجدہ نہیں کرتا
- 732
- [165]..... بَاب صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- باب: رسول اللہ ﷺ کی (تہجد کی) نماز کا طریقہ
- 733
- [166]..... بَاب أَيُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ
- باب: کون سے وقت میں رات کی نماز افضل ہے؟
- 737
- [167]..... بَاب إِذَا نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ
- باب: جب کوئی رات والے عمل سے سو جائے
- 738

- 741 باب: تہجد کے وقت دعا کرنا [168]..... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ التَّهَجُّدِ
- باب: اس شخص کے متعلق جو سورہ بقرہ کی آخری دو [169]..... بَابُ مَنْ قَرَأَ الْآيَاتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ
- 742 آیات پڑھے البَقَرَةِ
- 742 باب: اچھی آواز سے قرآن پڑھنا [170]..... بَابُ التَّعْنَى بِالْقُرْآنِ
- 744 باب: سورہ فاتحہ ہی سبع مثانی ہے [171]..... بَابُ أُمِّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي
- 744 باب: کتنے عرصہ میں قرآن ختم کرنا چاہئے؟ [172]..... بَابُ فِي كَمْ يُخْتَمُ الْقُرْآنُ
- باب: جس شخص کو یاد نہیں کہ اس نے تین رکعتیں [173]..... بَابُ الرَّجُلِ لَا يَذْرَى أَثْلَاثًا صَلَّى
- 745 پڑھی ہیں یا چار؟ أُمَّ أَرْبَعًا
- 746 باب: زیادتی کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا [174]..... بَابُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ مِنْ
- الزِّيَادَةِ
- 749 باب: جب نماز میں کمی ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے [175]..... بَابُ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ نُقْصَانٌ
- 750 باب: نماز میں بات چیت کرنے کی ممانعت [176]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ
- 751 باب: نماز میں سانپ اور کچھو کو مارنا [177]..... بَابُ قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي
- الصَّلَاةِ
- 752 باب: سفر میں نماز قصر کرنا [178]..... بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ
- باب: اس شخص کے متعلق جو کسی شہر میں ٹھہرنا چاہے [179]..... بَابُ فِيمَنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِبَلَدَةٍ كَمْ
- 754 کتنی دیر ٹھہرے تو نماز میں قصر کرے يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ الصَّلَاةَ
- 755 باب: سواری پر نماز پڑھنا [180]..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ
- 756 باب: دو نمازوں کو جمع کرنا [181]..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ
- 757 باب: مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنا [182]..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ
- بِالْمُزْدَلِفَةِ
- باب: اس نماز کے متعلق جب آدمی اپنے سفر سے [183]..... بَابُ فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ إِذَا قَدِمَ مِنْ
- 758 واپس آئے سَفَرِهِ
- 759 باب: نماز خوف کا بیان [184]..... بَابُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ
- 760 باب: نماز سے روکنا [185]..... بَابُ الْجَبْسِ عَنِ الصَّلَاةِ

- 761 باب: سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا [186]..... بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ
- 764 باب: نماز استسقاء [187]..... بَابُ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ
- 765 باب: استسقاء میں ہاتھ اٹھانا [188]..... بَابُ رَفْعِ الْاَيْدِي فِي الْاِسْتِسْقَاءِ
- 766 باب: جمعہ کے دن غسل کرنا [189]..... بَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
- باب: جمعہ، جمعہ کے دن غسل کرنے اور خوشبو لانے [190]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ وَالْغُسْلِ وَالطَّيْبِ فِيهَا
- 768 کی فضیلت [191]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
- 768 باب: جمعہ کے دن فجر کی نماز میں قراءت کے متعلق [192]..... بَابُ فَضْلِ التَّهَجِيرِ اِلَى الْجُمُعَةِ
- 769 باب: جمعہ کے دن صبح سویرے جانے کی فضیلت [193]..... بَابُ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ
- 770 باب: جمعہ کے وقت کے متعلق [194]..... بَابُ فِي الْاِسْتِمَاعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
- باب: جمعہ کے دن خطبہ کے وقت خطبہ سننا اور [195]..... بَابُ فِي الْاِسْتِمَاعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ وَالْاِنْصَاتِ
- 771 خاموش رہنا [196]..... بَابُ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ
- باب: اس شخص کے متعلق جو جمعہ کے دن مسجد میں [197]..... بَابُ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ
- 772 داخل ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو [198]..... بَابُ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ
- باب: جمعہ کے دن خطبہ میں قرآن پڑھنے کے [199]..... بَابُ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ
- 773 متعلق [200]..... بَابُ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ
- 774 باب: خطبہ میں بات چیت کرنا [201]..... بَابُ مَقَامِ الْاِمَامِ اِذَا خَطَبَ
- 774 باب: خطبہ مختصر کرنے کا بیان [202]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ
- 775 باب: دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا [203]..... بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي تُذَكَّرُ فِي الْجُمُعَةِ
- 776 باب: خطبہ میں امام اشارہ کیسے کرے؟ [204]..... بَابُ فِيْمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ
- 777 باب: خطبہ کے وقت امام کی جگہ کے متعلق [204]..... بَابُ فِيْمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ
- 778 باب: جمعہ کی نماز میں قراءت کرنا [204]..... بَابُ فِيْمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ
- 779 باب: اس شخص کے متعلق جو بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ جاتا ہے [204]..... بَابُ فِيْمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ

780	دے	عُدْرٍ
781	باب: جمعہ کی فضیلت کے متعلق	[205]..... بَابُ فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
	باب: جمعہ کے بعد نماز کے بارے میں رکعتوں کا	[206]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ
782	بیان	الْجُمُعَةِ
783	باب: وتر کا بیان	[207]..... بَابُ فِي الْوَتْرِ
785	باب: وتروں کی ترغیب کا بیان	[208]..... بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوَتْرِ
785	باب: وتر کی رکعات کا بیان	[209]..... بَابُ كَمْ الْوَتْرُ
787	باب: اوقات وتر کا بیان	[210]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْوَتْرِ
788	باب: وتر میں قراءت کا بیان	[211]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْوَتْرِ
789	باب: سواری پر وتر پڑھنے کا بیان	[212]..... بَابُ الْوَتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ
789	باب: دعائے قنوت کا بیان	[213]..... بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْقُنُوتِ
791	باب: وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا	[214]..... بَابُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْوَتْرِ
792	باب: رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا	[215]..... بَابُ فِي الْقُنُوتِ بَعْدَ الرَّكُوعِ

## عیدین کے متعلق ابواب

## ابواب العیدین

	باب: عید کے دن عید گاہ جانے سے پہلے کھانے کا	[216]..... بَابُ فِي الْأَكْلِ قَبْلَ الْخُرُوجِ يَوْمَ
795	بیان	الْعِيدِ
	باب: عید کی نماز اذان اقامت کے بغیر پڑھنے کا	[217]..... بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِلاَ أَذَانٍ وَلاَ
796	بیان	إِقَامَةٍ وَالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ
	باب: عید سے پہلے اور بعد نماز کے ممنوع ہونے کا	[218]..... بَابُ لاَ صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ وَلاَ بَعْدَهَا
797	بیان	
797	باب: عیدین میں تکبیر کہنا	[219]..... بَابُ التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ
798	باب: عیدین کی قراءت کا بیان	[220]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ
798	باب: سواری پر خطبہ دینا	[221]..... بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ
799	باب: عورتوں کا عیدین کے لئے جانا	[222]..... بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ



- 800 باب: عید کے دن صدقہ کی رغبت [223]..... بَابِ الْحَتِّ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْعِيدِ
- باب: جب عید اور جمعہ ایک دن میں اکٹھی ہو [224]..... بَابِ إِذَا اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ
- 801 جائیں
- باب: جس راستہ سے عید گاہ جائیں اس کے علاوہ [225]..... بَابِ الرَّجُوعِ مِنَ الْمُصَلَّى مِنْ غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ
- 801 اور راستہ سے واپس آنا

## زکوٰۃ کے مسائل

## ۲..... کتاب الزکاة

- 802 باب: زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان [1]..... بَابِ فِي فَرَضِ الزَّكَاةِ
- باب: اس مسکین کے متعلق جس کو صدقہ دینا چاہئے [2]..... بَابِ عَنِ الْمَسْكِينِ الَّذِي يَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ
- 803 باب: اس شخص کے متعلق جو اونٹ گائے اور بکری کی زکوٰۃ نہیں دیتا [3]..... بَابِ مَنْ لَمْ يُؤَدِّ زَكَاةَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالغَنَمِ
- 804 باب: بکریوں کی زکوٰۃ کے متعلق [4]..... بَابِ فِي زَكَاةِ الْغَنَمِ
- 806 باب: گائے کی زکوٰۃ [5]..... بَابِ زَكَاةِ الْبَقَرِ
- 808 باب: اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان [6]..... بَابِ زَكَاةِ الْإِبِلِ
- 809 باب: چاندی کی زکوٰۃ کے متعلق [7]..... بَابِ فِي زَكَاةِ الْوَرِقِ
- 810 باب: الگ الگ جانوروں کو اکٹھا اور اکٹھے جانوروں کو الگ الگ کرنے کی ممانعت [8]..... بَابِ السَّهْيِ عَنِ الْفَرَقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ وَالْمَجْمَعِ بَيْنَ الْمُتَمَرِّقِ
- 811 باب: زکوٰۃ میں لوگوں کے اچھے مال لینے کی ممانعت [9]..... بَابِ السَّهْيِ عَنِ اخْتِذِ الصَّدَقَةَ مِنْ كَرَائِمِ أَمْوَالِ النَّاسِ
- 812 باب: ان حیوانوں کا بیان جن پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے [10]..... بَابِ مَا لَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحَيَوَانَاتِ
- باب: ان غلوں سونے اور چاندی کا بیان جن پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے [11]..... بَابِ مَا لَا يَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْجُوبِ وَالْوَرِقِ وَالذَّهَبِ
- 813 زکوٰۃ فرض نہیں ہے

- 814 باب: زکوٰۃ ادا کرنے میں جلدی کرنا
- 815 باب: اس مال کے متعلق جو زکوٰۃ کے علاوہ واجب ہوتا ہے
- 815 باب: اس شخص کے متعلق جو امیر کو صدقہ دے
- 816 باب: اس شخص کا بیان جس پر صدقہ حلال نہیں
- 817 باب: نبی ﷺ اور اہل بیت کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے
- 818 باب: اس شخص کے متعلق وعید جو دولت مند ہونے کے باوجود سوال کرے
- 819 باب: سوال سے بچنے کے متعلق
- 819 باب: ہدیہ واپس کرنے کی ممانعت
- 820 باب: سوال کرنے کی ممانعت
- 821 باب: آدمی کے لئے کب صدقہ مستحب ہے؟
- 822 باب: دینے والے ہاتھ کی فضیلت
- 822 باب: کون سا صدقہ افضل ہے؟
- 824 باب: صدقہ کی رغبت دینا
- 825 باب: سارا مال صدقہ کر دینے کی ممانعت
- 827 باب: اس شخص کے متعلق جو اپنا سارا مال صدقہ کر دے
- 827 باب: صدقہ فطر کے متعلق
- 830 باب: آدمی کا ٹیکس وصول کرنے کی ممانعت
- باب: ان درختوں اور پھلوں کی زکوٰۃ کے متعلق جنہیں بارش کا پانی پہنچتا ہے اور کنویں سے سیراب کیا جاتا ہے
- 830
- [12]..... بَابُ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ
- [13]..... بَابُ مَا يَجِبُ فِي مَالٍ سِوَى الزَّكَاةِ
- [14]..... بَابُ فِي مَن يَتَصَدَّقُ عَلَى غَنِيٍّ
- [15]..... بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ
- [16]..... بَابُ الصَّدَقَةِ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِهِ
- [17]..... بَابُ التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ سَأَلَ وَهُوَ غَنِيٌّ
- [18]..... بَابُ فِي إِسْتِعْفَافٍ عَنِ الْمَسْأَلَةِ
- [19]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ رَدِّ الْهَدِيَّةِ
- [20]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ
- [21]..... بَابُ مَتَى يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ الصَّدَقَةُ
- [22]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْيَدِ الْعُلْيَا
- [23]..... بَابُ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ
- [24]..... بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ
- [25]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّدَقَةِ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَ الرَّجُلِ
- [26]..... بَابُ الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَهُ
- [27]..... بَابُ فِي زَكَاةِ الْفُطْرِ
- [28]..... بَابُ كَرَاهِيَّةِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ عَشَارًا
- [29]..... بَابُ الْعُشْرِ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ

- 831 باب: ذہینہ کے متعلق
- باب: زکوٰۃ کے ملازموں کو جو تحفہ دیا جاتا ہے وہ
- 831 کس کا ہے
- باب: زکوٰۃ وصول کرنے والا لوگوں کے پاس سے
- 833 خوش ہو کر آئے
- 833 باب: سائل کو خالی ہاتھ لوٹانے کی ممانعت
- باب: مسلمان آدمی کے متعلق جس کے پاس کوئی
- 834 چیز ہو
- 835 باب: صدقہ کی فضیلت کا بیان
- 836 باب: کاروبار کے اونٹ میں زکوٰۃ نہیں
- 837 باب: کس کے لئے صدقہ جائز ہے
- 838 باب: رشتہ دار کو صدقہ دینا

- [30]..... بَابُ فِي الرِّكَازِ
- [31]..... بَابُ مَا يَهْدَى لِعَمَالِ الصَّدَقَةِ لِمَنْ هُوَ
- [32]..... بَابُ لِيَرْجِعَ الْمُصَدِّقُ عَنْكُمْ وَهُوَ رَاضٍ
- [33]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّائِلِ بِغَيْرِ شَيْءٍ
- [34]..... بَابُ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى شَيْءٍ
- [35]..... بَابُ فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ
- [36]..... بَابُ لَيْسَ فِي عَوَامِلِ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ
- [37]..... بَابُ مَنْ تَجَلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ
- [38]..... بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْقَرَابَةِ

## روزوں کے مسائل

## ٤..... کتاب الصوم

- 840 باب: شک کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت
- 841 باب: چاند کو دیکھ کر روزہ رکھنا
- 842 باب: چاند کو دیکھنے کی دعا
- 843 باب: چاند دیکھنے سے پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت
- 844 باب: اثنیس دن کا مہینہ
- 844 باب: رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی کا بیان
- 846 باب: سحری کھانے والا کھانا پینا کب چھوڑے
- 847 باب: سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے

- [1]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ صِيَامِ يَوْمِ الشُّكِّ
- [2]..... بَابُ الصَّوْمِ لِرُؤْيِيَةِ الْهِلَالِ
- [3]..... بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيِيَةِ الْهِلَالِ
- [4]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّقَدُّمِ فِي الصِّيَامِ قَبْلَ الرُّؤْيِيَةِ
- [5]..... بَابُ الشَّهْرِ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ
- [6]..... بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيِيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ
- [7]..... بَابُ مَتَى يُمَسِّكُ الْمُتَسَجِّرُ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ
- [8]..... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ السُّحُورِ

- 848 باب: سحری کی فضیلت کے متعلق [9]..... بَاب فِي فَضْلِ السَّحُورِ
- 849 باب: جو شخص رات کو روزے کی نیت نہ کرے [10]..... بَاب مَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ
- 849 باب: افطاری میں جلدی کرنا [11]..... بَاب فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ
- 850 باب: کس چیز سے افطاری کرنا بہتر ہے [12]..... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ الْإِفْطَارُ عَلَيْهِ
- 851 باب: اس کی فضیلت جو روزہ دار کی افطاری کروائے [13]..... بَاب الْفَضْلِ لِمَنْ فَطَّرَ صَائِمًا
- 851 باب: روزہ میں وصال کی ممانعت [14]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ
- 854 باب: سفر میں روزہ رکھنا [15]..... بَاب الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ
- 854 باب: مسافر کے لیے سفر میں روزہ افطار کرنے کی اجازت [16]..... بَاب الرُّخْصَةِ لِمُسَافِرٍ فِي الْإِفْطَارِ
- 856 باب: جب آدمی سفر کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلے تو روزہ کب موقوف کرے؟ [17]..... بَاب مَتَى يُفْطِرُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يَرِيدُ السَّفَرَ
- 856 باب: اس شخص کے متعلق جو جان بوجھ کر رمضان کا روزہ نہیں رکھتا [18]..... بَاب مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا
- 857 باب: اس شخص کے متعلق جو ماہ رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے [19]..... بَاب فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَهَارًا
- 858 باب: شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کو نقلی روزہ کی ممانعت [20]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا
- 860 باب: روزہ دار کے لئے بوسہ کی اجازت [21]..... بَاب الرُّخْصَةِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ
- 861 باب: اس شخص کے متعلق جو جنابت کی حالت میں صبح کرے اور روزہ رکھنا چاہے [22]..... بَاب فِيمَنْ يَصْبِحُ جُنُبًا وَهُوَ يَرِيدُ الصَّوْمَ
- 863 باب: اس شخص کے متعلق جو بھول کر کھالے [23]..... بَاب فِيمَنْ أَكَلَ نَاسِيًا
- 864 باب: روزہ دار کے لئے قے کرنا [24]..... بَاب الْقَيْءِ لِلصَّائِمِ
- 865 باب: قے کے متعلق رخصت [25]..... بَاب الرُّخْصَةِ فِيهِ
- 866 باب: سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے [26]..... بَاب الْحِجَامَةِ تُفْطِرُ الصَّائِمَ

- باب: روزہ دار جب غیبت کرے تو اس کا روزہ  
867 ٹوٹ جاتا ہے
- باب: روزہ دار کا سرمہ لگانا  
868
- باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ”فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ“ کی تفسیر  
869 اس شخص کے متعلق جو نفلی روزہ رکھے اور پھر توڑ دے
- باب: جس شخص کو روزے کی حالت میں کھانے کی دعوت دی جائے وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں  
870
- باب: روزہ دار کے متعلق جس کے پاس کھانا کھایا جائے  
871
- باب: رمضان کے ساتھ شعبان کو ملا دینے کا بیان  
872
- باب: نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی ممانعت  
873
- باب: مہینہ کے آخر میں روزہ رکھنے کے متعلق  
874
- باب: نبی ﷺ کے روزوں کا بیان  
874
- باب: ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت  
875
- باب: ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کا بیان  
875
- باب: جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت  
876
- باب: ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان  
876
- باب: پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنے کا بیان  
876
- [27]..... بَابُ الصَّائِمِ يَغْتَابُ فَيَخْرِقُ صَوْمَهُ
- [28]..... بَابُ الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ
- [29]..... بَابُ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ
- [30]..... بَابُ فِي مَنْ يُصْبِحُ صَائِمًا تَطَوُّعًا ثُمَّ يُفْطِرُ
- [31]..... بَابُ مَنْ دُعِيَ إِلَى الطَّعَامِ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ
- [32]..... بَابُ فِي الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ
- [33]..... بَابُ فِي وَصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ
- [34]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّوْمِ بَعْدَ انْتِصَافِ شَعْبَانَ
- [35]..... بَابُ الصَّوْمِ مِنْ سَرْرِ الشَّهْرِ
- [36]..... بَابُ فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ
- [37]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ صِيَامِ الذَّهْرِ
- [38]..... بَابُ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
- [39]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
- [40]..... بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ
- [41]..... بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

- 877 باب: داؤد عَلَيْهِ السَّلَام کے روزوں کا بیان
- باب: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت
- 878 باب: شوال کے چھ روزوں کا بیان
- 879 باب: محرم کے روزوں کا بیان
- 880 باب: عاشوراء کے روزوں کا بیان
- 882 باب: عرفہ کے روزوں کا بیان
- 883 باب: ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت
- باب: جو آدمی مر جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں
- 884 باب: روزوں کی فضیلت
- باب: روزہ دار کی دعا اس شخص کے لیے جس کے پاس وہ افطار کرے
- 885 باب: عشرہ (ذی الحجہ) کی فضیلت کا بیان
- 887 باب: ماہ رمضان کی فضیلت
- 887 باب: ماہ رمضان میں قیام کی فضیلت
- 889 باب: نبی ﷺ کے اعتکاف کا بیان
- 891 باب: شب قدر کا بیان

- [42]..... بَاب فِي صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام
- [43]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى
- [44]..... بَاب فِي صِيَامِ السَّنَةِ مِنْ سُؤَالٍ
- [45]..... بَاب فِي صِيَامِ الْمُحْرَمِ
- [46]..... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ
- [47]..... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ
- [48]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ
- [49]..... بَاب الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ
- [50]..... بَاب فِي فَضْلِ الصِّيَامِ
- [51]..... بَاب دُعَاءِ الصَّائِمِ لِمَنْ يَفْطُرُ عِنْدَهُ
- [52]..... بَاب فِي فَضْلِ الْعَمَلِ فِي الْمَشْرِقِ
- [53]..... بَاب فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ
- [54]..... بَاب فِي قِيَامِ رَمَضَانَ
- [55]..... بَابِ اعْتِكَافِ النَّبِيِّ ﷺ
- [56]..... بَاب فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

## حج کے متعلقہ مسائل

## ۵..... کتاب المناسک

- 893 باب: جو حج کرنا چاہتا ہو وہ جلدی کرے
- 893 باب: جو شخص حج کئے بغیر مر گیا
- 894 باب: نبی ﷺ نے ایک ہی حج کیا تھا
- 895 باب: حج کیسے فرض ہے؟
- 896 باب: حج کے مواقیف کا بیان

- [1]..... بَاب مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ
- [2]..... بَاب مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ
- [3]..... بَاب فِي حَجِّ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةً وَاحِدَةً
- [4]..... بَاب كَيْفَ وَجُوبُ الْحَجِّ
- [5]..... بَاب الْمَوَاقِفِ فِي الْحَجِّ

- 898 باب: احرام میں غسل کرنے کا بیان
- 899 باب: حج اور عمرہ کی فضیلت
- 900 باب: کون سا حج افضل ہے؟
- 900 باب: محرم کیسے کپڑے پہنے؟
- 902 باب: احرام کے وقت خوشبو لگانا
- باب: حیض اور نفاس والی عورتوں کے متعلق جب ان کا حج کا ارادہ ہو اور وہ میقات تک پہنچ جائیں
- 903 باب: کس وقت احرام باندھنا مستحب ہے؟
- 905 باب: تلبیہ کے متعلق
- 905 باب: تلبیہ کے وقت آواز کو بلند کرنا
- 906 باب: حج میں شرط لگانا
- 907 باب: حج افراد کا بیان
- 908 باب: قرآن کا بیان
- 909 باب: تمتع کا بیان
- باب: محرم کے لئے احرام کی حالت میں کون سا جانور مارنا جائز ہے؟
- 911 باب: محرم کا سینگلی لگوانا
- 912 باب: احرام کی حالت میں نکاح کروانا
- 913 باب: محرم کا شکار کا گوشت کھانا جبکہ اس نے خود شکار نہ کیا ہو
- 915 باب: زندہ کی طرف سے حج کرنا
- 919 باب: مردہ کی طرف سے حج کرنا
- 921 باب: حجر اسود کو چھونا
- 922 باب: حجر اسود کو چھونے کی فضیلت
- [6]..... بَابُ فِي الْاِغْتِسَالِ فِي الْاِحْرَامِ
- [7]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
- [8]..... بَابُ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ
- [9]..... بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ
- [10]..... بَابُ الطَّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ
- [11]..... بَابُ النُّفْسَاءِ وَالْحَائِضِ اِذَا ارَادَتَا الْحَجَّ وَبَلَّغَتَا الْمِيَقَاتَ
- [12]..... بَابُ فِي اَيِّ وَقْتٍ يُسْتَحَبُّ الْاِحْرَامُ
- [13]..... بَابُ فِي التَّلْبِيَةِ
- [14]..... بَابُ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ
- [15]..... بَابُ لِاشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ
- [16]..... بَابُ فِي اِفْرَادِ الْحَجِّ
- [17]..... بَابُ فِي الْقُرْآنِ
- [18]..... بَابُ فِي التَّمَتُّعِ
- [19]..... بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ فِي اِحْرَامِهِ
- [20]..... بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ
- [21]..... بَابُ فِي تَرْوِيجِ الْمُحْرِمِ
- [22]..... بَابُ فِي اَكْلِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَصِدْ هُوَ
- [23]..... بَابُ فِي الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ
- [24]..... بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ
- [25]..... بَابُ فِي اسْتِثْلَامِ الْحَجَرِ
- [26]..... بَابُ الْفَضْلِ فِي اسْتِثْلَامِ الْحَجَرِ

- باب: اس شخص کے متعلق جو تین بار رمل کرتا ہے اور
- 922 چار بار چلتا ہے
- 924 باب: رمل میں اضطباع کرنا
- 924 باب: قارن کا طواف
- 925 باب: سواری پر طواف کرنا
- باب: حج کرتے ہوئے عورت کو حیض آجائے تو کیا
- 925 کرے؟
- 926 باب: طواف میں بات چیت کرنا
- 926 باب: مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنا
- 927 باب: حج کا طریقہ
- باب: جب محرم مر جائے تو اس کے ساتھ کیا کرنا
- 935 چاہئے
- 937 باب: حج توڑنے کے متعلق
- باب: اس شخص کے متعلق جو حج کے مہینہ میں عمرہ
- 937 کرے
- 938 باب: نبی ﷺ نے کتنے عمرے کئے؟
- 939 باب: رمضان میں عمرہ کی فضیلت
- 939 باب: عمرہ کے لئے میقات
- 941 باب: حجر اسود کو بوسہ دینا
- 942 باب: کعبہ میں نماز پڑھنا
- 943 باب: حجر بیت اللہ میں داخل ہے
- 944 باب: مہذب میں اترنا
- باب: منیٰ سے عرفات جانے تک کتنی نمازیں
- 944 پڑھی جائیں؟
- 946 باب: منیٰ میں نماز قصر کرنا

- [27]..... بَابُ مَنْ رَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا
- [28]..... بَابُ الاضطباعِ فِي الرَّمْلِ
- [29]..... بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ
- [30]..... بَابُ الطَّوَافِ عَلَى الرَّاحِلَةِ
- [31]..... بَابُ مَا تَصْنَعُ الْحَاجَّةُ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا
- [32]..... بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ
- [33]..... بَابُ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْمَقَامِ
- [34]..... بَابُ فِي سُنَّةِ الْحَجِّ
- [35]..... بَابُ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ مَا يُصْنَعُ بِهِ
- [37]..... بَابُ فِي فُسْخِ الْحَجِّ
- [38]..... بَابُ مَنْ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ
- [39]..... بَابُ كَمْ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ
- [40]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ
- [41]..... بَابُ الْحِمَقَاتِ فِي الْعُمْرَةِ
- [42]..... بَابُ فِي تَقْيِيلِ الْحَجَرِ
- [43]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ
- [44]..... بَابُ الْحُجْرِ مِنَ الْبَيْتِ
- [45]..... بَابُ فِي التَّحْصِيْبِ
- [46]..... بَابُ كَمْ صَلَاةٌ يُصَلِّي بِمَنَى حَتَّى يُعْدَى إِلَى عَرَفَاتٍ
- [47]..... بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ بِمَنَى



- 947 باب: منی سے عرفہ جاتے ہوئے کیا کرنا چاہئے؟ [48]..... بَابُ كَيْفِ الْعَمَلِ فِي الْقُدُومِ مِنْ  
مِنَى إِلَى عَرَفَةَ
- 947 باب: عرفہ میں ٹھہرنا [49]..... بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ
- 948 باب: تمام عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے [50]..... بَابُ عَرَفَةَ كُلُّهَا مَوْفِقٌ
- 949 باب: عرفہ سے واپس ہوتے وقت کیسے چلنا چاہئے؟ [51]..... بَابُ كَيْفِ السَّيْرِ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ  
عَرَفَةَ
- 949 باب: مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا [52]..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ
- 949 باب: مزدلفہ سے رات کے وقت واپس چلنے کی [53]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النَّفْرِ مِنْ جَمْعٍ
- 951 رخصت [54]..... بَابُ بِمَا يَتِمُّ الْحَجُّ
- 952 باب: کن چیزوں سے حج پورا ہوتا ہے؟ [55]..... بَابُ وَقْتِ الدَّفْعِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ
- 953 باب: مزدلفہ سے لوٹنے کا وقت [56]..... بَابُ الْوَضْعِ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ
- 954 باب: وادی محسر میں تیر چلنا [57]..... بَابُ فِي الْمُحْصَرِ بَعْدَ وَاوٍ
- 954 باب: اس شخص کے متعلق جسے دشمن کی وجہ سے روکا گیا ہو
- 955 باب: جمرہ عقبی پر کنکری کب ماری جائے؟ [58]..... بَابُ فِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ أَيَّ سَاعَةٍ تُرْمَى
- 957 باب: کنکری ایسے ماری جائے جیسے انگلی سے [59]..... بَابُ فِي الرَّمِيِّ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ
- 958 کنکری ماری جاتی ہے [60]..... بَابُ فِي رَمِي الْجِمَارِ يَوْمَئِذٍ رَأْيًا
- 959 باب: سوار ہو کر کنکری مارنے کے متعلق [61]..... بَابُ الرَّمِيِّ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي
- 960 باب: بطن وادی سے کنکری مارنا اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا [62]..... بَابُ التَّكْبِيرِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ
- 960 باب: قربانی کے لئے اونٹ کی بجائے گائے کافی ہے [63]..... بَابُ الْبَقْرَةِ تُجْزَى عَنِ الْبُدْنَةِ
- 961 باب: اس شخص کے متعلق جو کہے: عورتوں کو سر نہیں منڈوانا چاہئے [64]..... بَابُ مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَيَّ النَّسَاءُ حَلَقٌ
- 961 باب: بال کتروانے پر سر منڈوانے کی فضیلت [64]..... بَابُ فَضْلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ
- 962 باب: بال کتروانے پر سر منڈوانے کی فضیلت

- باب: اس شخص کے متعلق جو اپنے حج میں کسی چیز کو  
962 کسی چیز سے پہلے کر لے
- باب: قربانی کے اونٹ کا شرعی طریقہ جب وہ تھک  
964 جائے
- باب: اس شخص کے متعلق جو کہتا ہے: قربانی کے  
965 لئے بکری کافی ہے
- باب: اشعار کیسے کیا جائے؟  
965
- باب: قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق  
966
- باب: قربانی کے جانوروں کو کھڑا کر کے ذبح کرنا  
967
- باب: موسم حج کے خطبہ کے متعلق  
967
- باب: قربانی کے دن خطبہ کے متعلق  
969
- باب: اس عورت کے متعلق جسے طواف زیارت کے  
970 بعد حیض آئے
- باب: برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرنا چاہئے  
971
- باب: جب کوئی بیت اللہ سے رخصت ہو تو اپنے  
972 ہاتھ نہ اٹھائے
- باب: مسلمان کی حرمت کے متعلق  
973
- باب: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے متعلق  
973
- باب: قرآن کے متعلق  
974
- باب: نماز کے وقت کے علاوہ اور وقت میں طواف  
975 کرنا
- باب: دن کے وقت بیت اللہ میں داخل ہونا  
976
- باب: کس راستہ سے مکہ میں داخل ہونا چاہئے؟  
976
- باب: آدمی کب تلبیہ کہے؟  
977
- باب: جب محرم کی آنکھیں دکھ جائیں تو وہ کیا  
977
- [65]..... بَابُ فِيمَنْ قَدَّمَ نُسُكَهُ شَيْئًا قَبْلَ  
شَيْءٍ
- [66]..... بَابُ سُنَّةِ الْبَدَنَةِ إِذَا عَطِبَتْ
- [67]..... بَابُ مَنْ قَالَ الشَّاةُ تُجْزَأُ فِي الْهَدْيِ
- [68]..... بَابُ فِي الْأَشْعَارِ كَيْفَ يُشْعَرُ
- [69]..... بَابُ فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ
- [70]..... بَابُ فِي نَحْرِ الْبُذْنِ قِيَامًا
- [71]..... بَابُ فِي خُطْبَةِ الْمَوْسِمِ
- [72]..... بَابُ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ
- [73]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الزِّيَارَةِ
- [74]..... بَابُ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ
- [75]..... بَابُ إِذَا وَدَعَ الْبَيْتَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ
- [76]..... بَابُ فِي حُرْمَةِ الْمُسْلِمِ
- [77]..... بَابُ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
- [78]..... بَابُ فِي الْقُرْآنِ
- [79]..... بَابُ الطَّوَافِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ
- [80]..... بَابُ فِي دُخُولِ الْبَيْتِ نَهَارًا
- [81]..... بَابُ فِي أَيِّ طَرِيقٍ يَدْخُلُ مَكَّةَ
- [82]..... بَابُ مَتَى يَهْلُ الرَّجُلُ
- [83]..... بَابُ مَا يَصْنَعُ الْمُحْرِمُ إِذَا اشْتَكَى

- 977 کرے؟
- 978 باب: آدمی طواف کے بعد کہاں نماز پڑھے؟
- 978 باب: الوداعی طواف کے متعلق
- باب: اس شخص کے متعلق جو قربانی کا جانور بھیج دے اور خود اپنے شہر میں مقیم رہے
- 980 باب: منی میں عمارت بنانے کی کراہت
- 981 باب: حج اور عمرہ کے علاوہ بغیر احرام باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہونا
- 981 باب: قربانی کے دن جانوروں میں سے قصاب کو کچھ نہ دینا چاہئے
- 983 باب: گوہ کے بدلے کے متعلق
- 983 باب: اس شخص کے متعلق جو کسی وجہ سے منی کی راتیں مکہ میں گزارے
- 984

- عَيْنِهِ
- [84]..... بَابُ آيِنٍ يُصَلِّي الرَّجُلُ بَعْدَ الطَّوَافِ
- [85]..... بَابُ فِي طَوَافِ الْوَدَاعِ
- [86]..... بَابُ فِي الَّذِي يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ وَهُوَ مُقِيمٌ فِي بَلَدِهِ
- [87]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبُنْيَانِ بِمَنَى
- [88]..... بَابُ فِي دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ احْرَامٍ
- بِغَيْرِ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ
- [89]..... بَابُ لَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنَ الْبُدْنِ شَيْئًا
- [90]..... بَابُ فِي جَزَاءِ الضَّيْعِ
- [91]..... بَابُ فِي مَنْ يَبِيتُ بِمَكَّةَ لَيْلًا مَنَى مِنْ
- عَلَّةٍ

## قربانیوں کا بیان

## 1..... کتاب الاضاحی

- 986 باب: قربانی کا شرعی طریقہ
- باب: نبی ﷺ کی ان حدیثوں کے متعلق جن سے اس بات کا استدلال کیا جاتا ہے کہ قربانی فرض نہیں ہے
- 987 باب: ان جانوروں کے متعلق جن کی قربانی کرنا جائز نہیں
- 990 باب: قربانی کے لئے کون سے جانور کفایت کر جاتے ہیں
- 992 باب: اونٹ اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے
- 993

- [1] بَابُ السُّنَّةِ فِي الْأَضْحِيَّةِ
- [2]..... بَابُ مَا يُسْتَدَلُّ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْأَضْحِيَّةَ لَيْسَ بِوَاجِبٍ
- [3]..... بَابُ مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضْحِيَّةِ
- [4]..... بَابُ مَا يُجْزِئُ مِنَ الضَّحَايَا
- [5]..... بَابُ الْبَدَنَةِ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ

- 994 باب: قربانی کے گوشت کے متعلق
- 996 باب: امام سے پہلے قربانی کرنا
- 997 باب: فرع اور عتیرہ کا بیان
- 999 باب: عقیقہ کا شرعی طریقہ
- 1001 باب: ذبیحہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا
- 1002 باب: جانور کو کس چیز سے ذبح کیا جائے؟
- 1002 باب: کنویں کے گرے ہوئے جانور کو ذبح کرنا
- باب: جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے کی ممانعت کا بیان
- 1003 باب: اس گوشت کے متعلق جس پر بسم اللہ پڑھے جانے کا علم نہ ہو
- 1004 باب: اس جانور کے متعلق جو بھاگ جائے
- باب: اس شخص کے متعلق جو کسی جانور کو بے فائدہ مار دے
- 1005 باب: پیٹ کے بچے کا ذبح وہی ہے جو اس کی ماں کا ہے
- 1005 باب: ان درندوں کے متعلق جن کا کھانا جائز نہیں
- 1007 باب: درندوں کی کھال پینے کی ممانعت
- 1007 باب: مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانا
- 1009 باب: گھریلو گدھے کے گوشت کا بیان
- 1010 باب: گھوڑے کا گوشت کھانا
- 1011 باب: لوٹ کی ممانعت
- 1012 باب: بے بس کا مردار کھانا
- باب: دودھ دوہنے والے کا بیان جو سارا دودھ دوہ لے
- 1012
- [6]..... بَابُ فِي لُحُومِ الْأَصَاغِي
- [7]..... بَابُ فِي الذَّبْحِ قَبْلَ الْإِمَامِ
- [8]..... بَابُ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ
- [9]..... بَابُ السُّنَّةِ فِي الْعَقِيقَةِ
- [10]..... بَابُ فِي حُسْنِ الذَّبِيحَةِ
- [11]..... بَابُ مَا يَجُوزُ بِهِ الذَّبْحُ
- [12]..... بَابُ فِي ذَبِيحَةِ الْمُرْتَدِي فِي الْبَيْتِ
- [13]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ مُثَلَّةِ الْحَيَوَانِ
- [14]..... بَابُ اللَّحْمِ يُوجَدُ فَلَا يُدْرَى أَذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا
- [15]..... بَابُ فِي الْبَيْمَةِ إِذَا نَدَّتْ
- [16]..... بَابُ مَنْ قَتَلَ شَيْئًا مِنَ الدَّوَابِّ عَبَثًا
- [17]..... بَابُ فِي ذَكَاةِ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ
- [18]..... بَابُ مَا لَا يُؤْكَلُ مِنَ السَّبَاعِ
- [19]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ لُبْسِ جُلُودِ السَّبَاعِ
- [20]..... بَابُ إِلا سْتَمْتَاعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ
- [21]..... بَابُ فِي لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ
- [22]..... بَابُ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ
- [23]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّهْيَةِ
- [24]..... بَابُ فِي أَكْلِ الْمَيْتَةِ لِلْمُضْطَرِّ
- [25]..... بَابُ فِي الْحَالِبِ يَجْهَدُ الْحَلَبَ

- |      |  |  |
|------|--|--|
| 1012 | باب: مینڈک اور شہد کی کھی مارنے کی ممانعت    | [26]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ قَتْلِ الضَّفَدَعِ<br>وَالنَّحْلَةِ   |
| 1013 | باب: چھپکلی مارنا                            | [27]..... بَابُ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ                                 |
| 1014 | باب: گندگی کھانے والے جانور اور اس کی ممانعت | [28]..... بَابُ فِي الْجَلَالَةِ وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنَ<br>النَّهْيِ |



## عرض ناشر

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ!

اسلام دین فطرت ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ  
لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَ لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الروم: ۳۰)

اسلام کی جملہ جزئیات اور تفصیلات قرآن مجید اور احادیث رسول میں موجود ہیں۔ اسلام کے معنی ہیں پورے طور پر اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا اور اسلام نام ہے اللہ تعالیٰ کے فرامین اور پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کا۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾

(محمد: ۳۳)

”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔“  
قرآن مجید وحی مقلو ہے اور حدیث رسول وحی غیر مقلو ہے۔ حدیث قرآن مجید کی تشریح و تفسیر ہے۔  
آنحضرت ﷺ کو اللہ نے شارع قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تشریحی اختیارات عطا فرمائے ہیں۔  
اللہ کی طرف سے امر و نہی اور تحلیل و تحریم صرف یہی نہیں جو صرف قرآن میں بیان ہوئی ہیں۔ بلکہ وہ سب  
ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے حرام یا حلال قرار دیا۔ آپ ﷺ نے جو بھی حکم دیا، یا جس سے بھی منع فرمایا  
وہ سب کی سب اللہ کے دیے ہوئے اختیارات ہی سے ہے۔ لہذا وہ قانون الہی اور شریعت اسلامیہ کا ایک  
حصہ ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الدَّيْتَةَ وَالْمُنْكَرَ وَالْأَعْلَى الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهُمْ﴾ (الاعراف: ۱۵۷)  
”وہ (رسول) لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ اور اُن کے لیے پاکیزہ

چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور خبیث اور گندی چیزوں کو حرام کرتے ہیں، اور ان بارہائے گرام اور بندشوں کو ان سے ہٹاتے ہیں جن میں وہ پہلے سے جکڑے ہوئے تھے۔“  
اس آیت کریمہ میں کسی کی یہ تاویل نہیں کی جاسکتی کہ ان میں اللہ کے امر اور اس کی تحریم و تحلیل کا ذکر ہے۔ یہ تاویل نہیں بلکہ کلام اللہ میں تحریف معنوی ہوگی۔

﴿يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَ نَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى خَآئِنَةٍ مِنْهُمْ﴾ (المائدہ: ۱۳)

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو یہاں امر و نہی اور تحلیل و تحریم کو فعل رسول قرار دیا ہے نہ کہ فعل قرآن۔ قرآن پاک نے منزل من اللہ کی اصطلاح صرف قرآن کے لیے نہیں استعمال کی، بلکہ کچھ اور چیزیں بھی ہیں۔ اس طرح وہ تمام اقدامات جو قرآن کی تفسیر یا قرآن سے زائد تشریح کے لیے کیے گئے ہیں ان کی حیثیت منزل من اللہ کی ہے۔

﴿وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾

(النساء: ۱۱۳)

”اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت اتاری ہے، اور جو آپ نہیں جانتے تھے وہ آپ کو سکھایا ہے۔“

جس محفوظ طریق پر قرآن مجید نازل ہوا، بعینہ اس کے اصولوں اور احکامات کی تشریح و تفسیر بھی پوری حفاظت اور ذمہ داری کے ساتھ انہی ہاتھوں محفوظ ہوئی۔

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر: ۹)

”بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“

قرآن و حدیث کے خلاف کسی کی کوئی سازش کارگر نہ ہوگی، کیونکہ وہ اللہ کا کلام ہے، اسی نے اسے اپنے رسول ﷺ پر اتارا ہے اور وہی اس کی حفاظت کرتا رہے گا۔ اگر کوئی سر پھرا یہ اعتراض کر دے کہ یہاں ”الذکر“ میں حدیث کو کیسے داخل کر دیا گیا ہے۔ اس سے مراد تو صرف قرآن مجید ہے۔ تو ہم اس کی خیر خواہی کرتے ہوئے اسے بتلائیں گے، جو اب عرض کریں گے کہ حدیث اس لحاظ سے اس میں داخل ہے۔ جیسے قرآن مجید کی آیات بینات کی قطعیت میں شک و شبہ نہیں۔ بعینہ احادیث رسول کی قطعیت میں بھی ریب و شبہ نہیں۔ کیوں؟ اس لیے کہ:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۗ﴾ (النجم: ۳-۴)

”اور آپ اپنی خواہش سے بات نہیں فرماتے، بلکہ وہ تو وحی ہے جو آپ پر نازل کی جاتی ہے۔“  
 علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر دو قسم کی وحی نازل کی اور دونوں پر ایمان لانا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اس پر عمل کرنا واجب قرار دیا ہے، اور وہ دونوں قرآن و حکمت ہیں..... کتاب تو قرآن ہے اور حکمت سے باجماع سلف سنت مراد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے حاصل کر کے جو خبر دی اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے جو خبر دی دونوں واجب التصدیق ہونے میں یکساں ہیں۔ یہ اہل اسلام کا بنیادی اور اتفاقی مسئلہ ہے۔ اس کا انکار وہی کرے گا جو ان میں سے نہیں ہے۔ خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اسی کے مثل ایک اور چیز بھی دی گئی ہے یعنی سنت۔“ (کتاب الروح، ص: ۹۲)

نبی کریم ﷺ کی پوری زندگی کتاب اللہ کی مقتضیات کی عملی تشریح و تعبیر تھی۔

﴿وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ الَّذِي كُنَّا تُبَيِّنُ لِلنَّاسِ مِمَّا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ۴۴)

”اے نبی! اور ہم نے یہ ذکر تمہاری طرف اس لیے نازل کیا کہ تم لوگوں کے لیے واضح کر دو اس تعلیم کو جو ان کی طرف اتاری گئی۔“

ڈیڑھ لاکھ انبیاء و رسل علیہم السلام میں سے صرف ۳۱۵ کو کتب و صحائف سے نوازا گیا۔ بھلا سوچئے تو سبھی باقی انبیاء کے ساتھ کلام الہی کی نوعیت کو حدیث کے علاوہ آپ کیا نام دے سکتے ہیں۔ خود حضور ﷺ پر وحی کی ابتدا حدیث کی تزیل سے ہوئی اور آپ کی حیات مبارکہ میں جبریل علیہ السلام سے آخری مکالمہ بھی حدیث کی صورت میں وقوع پذیر ہوا۔ اس ضمن میں قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ پر توجہ مطلوب ہے:

﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۗ وَالْأَسْبَاطَ ۗ وَعِيسَىٰ ۗ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ ۗ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۗ وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا﴾ (النساء: ۱۶۳)

”بے شک ہم نے آپ پر وحی اتاری ہے، جیسے نوح اور ان کے بعد کے دوسرے انبیاء پر اتاری تھی، اور جیسے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر وحی اتاری تھی، اور ہم نے داؤد کو زبور دی تھی۔“

تمام انبیاء علیہم السلام کو جس ذریعے سے ہدایت کا پیغام اور احکامات عطا کیے گئے، وہ سب وحی کے علاوہ



کچھ اور نہ تھے، اگر یہ وحی متعین الفاظ میں تھی تو تملو، اور اگر تشریحی اور توضیحی نوعیت کی تھی تو غیر تملو۔ مگر اس کی ہر صورت وحی کے قالب میں ڈھلی ہوئی ہے۔ قرآن مجید کی مثل صحف سہمی کا ثبوت تو ملتا ہے مگر اُمت مسلمہ کا یہ منفرد افتخار ہے کہ اس نے رسول مکرم ﷺ کے ساتھ ایمانی اور تشریحی تعلق کے سبب آپ کے اقوال، افعال، احوال، اعمال اور آثار حتیٰ کہ آپ کے شمائل و خصائل اور عادات و اطوار کو بھی کمال عقیدت اور حزم و احتیاط کے ساتھ محفوظ کیا ہے۔ یہ جملہ مشہور رہا ہے: ((أَلْعَلِمُ فِي الصُّدُورِ لَا فِي الْكُتُبِ)) ”درحقیقت علم وہی ہے جو انسان کو متحضر ہو۔“

اس استحضار کے لیے حافظے کے سوا اور کوئی شے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث رسول پوری انسانی تاریخ کا سب سے ممتاز اور اعلیٰ علم ہے، جس کے حفظ و انصرام میں انہوں نے اپنے دل و دماغ کی اعلیٰ ترین صلاحیتیں صرف کی ہیں کہ جس کی وجہ سے یہ مسلمانوں کے تخلیقی شعور کے اظہار کا سبب سے مؤثر وسیلہ بن گیا ہے۔ حدیث کی حفاظت اللہ رب العالمین کے ذمے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس اسوۂ حسنہ کو محفوظ رکھنے کا شدید احساس تھا۔ وہ استثنائی روایات کہ جس میں ایک خاص موقع پر مصلحت کے تحت آپ نے قرآن کے علاوہ کچھ اور نہ لکھنے کی تاکید فرمائی:

((لَا تَكْتُبُوا عَنِّي إِلَّا الْقُرْآنَ)) ❶

”مجھ سے قرآن کے سوا کچھ نہ لکھو۔“

یاد رہے کہ یہ روایت ان بیسیوں روایات کی تفسیر نہیں ہو سکتی جس میں ان روایات کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے:

((تَسْمَعُونَ مِنِّي وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) ❷

”تم لوگ مجھ سے سنتے ہو، دوسرے لوگ تم سے سنا کریں گے۔ اور پھر ان سے اور لوگ سنیں گے اور پھر ان سے اور لوگ سنیں گے۔“

((نَصَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ، ثُمَّ آدَاهَا إِلَى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا .)) ❸

”اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو رونق اور روشنی عطا فرمائے، جس نے میری بات سنی، اور پھر یاد

❶ جامع بیان العلم: ۶۳/۱ - تقييد العلم، ص: ۲۵.

❷ سنن ابوداؤد، كتاب العلم، رقم: ۳۶۵۹ - سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ۱۷۸۴.

❸ شرف أصحاب الحديث للخطيب، رقم: ۲۰ - موافقة الخبر الخبر للحافظ ابن حجر: ۳۷۱/۱ - وقال هذا الحديث صحيح التسن.

رکھی، اور پھر وہ بات اس شخص تک پہنچادی، جس نے اسے نہیں سنا۔“

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دعا فرمائی گئی جو آپ ﷺ کی حدیث کی حفاظت کرتے اور ضبط میں رکھتے اور پوری صحت اور اتقان کے ساتھ دوسروں تک پہنچا دیتے۔ حفاظت حدیث اور مبلغین حدیث کے لیے رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ حفظ حدیث اور تبلیغ حدیث و نشر حدیث آپ ﷺ کی رضا اور دلی چاہت ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ رضائے الہی کے بعد حضور ﷺ کی رضا حیات صحابہ کا عظیم سرمایہ اور بڑی متاع تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات سے بخوبی آگاہ تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی رضا تلاش کرنا اہل ایمان کے حفظ ایمان کے لیے زبردست ضروری ہے۔

﴿وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضَوْا عَنْكُمْ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۝﴾ (التوبہ: ۶۲)

”اللہ اور اس کے رسول زیادہ حق دار ہیں کہ انہیں راضی رکھا جائے۔“

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.)) ❶

”جس شخص نے دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔“

انسانی تاریخ میں بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ اور عمل نفاذ کے حوالے سے خطبہ حجۃ الوداع کو کلیدی حیثیت حاصل ہے اور بنیادی حقوق کی سب سے اولین اور اہم ترین دستاویز اور آئینی چارٹر ہے، اسے بیان کرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَلْيَبْلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبِ)) ❷

”جو موجود ہیں، وہ غیر موجود تک اسے پہنچادیں۔“

حدیث و سنت کی اہمیت کے پیش نظر محدثین کرام نے تدوین حدیث کا کام بے حد محنت و لگن سے سر انجام دیا۔ اخذ و روایت حدیث میں ایسی احتیاط و اہتمام کا ثبوت دیا کہ امت مسلمہ سے قبل اس قسم کی منظم و مربوط علمی کاوش اہل عرض نے نہ دیکھی تھی۔ چنانچہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((نقل الثقة عن الثقة مع الإتصال حتى يبلغ النبي ﷺ خصَّ الله به المسلمین

دون سائر الملل كلها.)) ❸

”ثقہ راوی کا ثقہ راوی سے اتصال سند کے ساتھ نقل کرنا حتیٰ کہ نبی ﷺ تک سند کا پہنچانا، اس

❶ صحیح مسلم، کتاب الزہد، باب الثبت فی الحدیث، رقم: ۳۰۰۴.

❷ مسند احمد: ۴۱۱/۵، رقم: ۲۳۴۸۹۔ مجمع الزوائد، رقم: ۵۶۲۲۔ علامہ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اس حدیث کے

راوی صحیح کے راوی ہیں۔“ ❸ بحوالہ تہذیب الراوی، للسیوطی: ۱۵۹/۲.

کام میں اللہ تعالیٰ نے اُمت مسلمہ کو تمام اُمتوں میں نمایاں مقام دیا ہے۔“

علوم اسلامیہ میں یہ سلسلہ اسناد و معیارِ رواۃ کا اہتمام تدوینِ حدیث کی ضرورت و اہمیت کی عکاسی کرتا ہے۔ ڈاکٹر اسپرنگر نے بھی اُمت مسلمہ کے اس اختصاص کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے: ”نہ کوئی قوم دنیا میں ایسی گزری، نہ آج موجود ہے، جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجالِ ساعظیم الشان فن ایجاد کیا ہے، جس کی بدولت آج پانچ لاکھ شخصوں کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔“<sup>①</sup>

جب ہم محدثین کی سیرتوں پر نظر ڈالتے ہیں تو انتہائی باادب نظر آتے ہیں۔ امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(( ان حقا علی من طلب الحدیث ان یکون له وقار و سکینة و خشية و ان یکون متبعاً لا آثار من مضی قلبه . ))<sup>②</sup>

”جو حدیث طلب کرے اس کے لیے وقار، سکون اور خشیت کا ہونا ضروری ہے، اور پہلے کے لوگوں کے آثار کی اتباع کرے۔“

محدثین اخلاص نیت کا خاص خیال کرتے۔ کیونکہ حدیثِ رسول ہی وہ ذریعہ ہے جس سے قرآن مجید کی تشریح و تفسیر ہوتی ہے۔ اور یہ تمام اعمال سے افضل عمل ہے۔ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(( ما أعلم عملاً هو افضل من طلب الحدیث لمن اراد اللہ تعالیٰ . ))<sup>③</sup>

”میں اللہ کی رضا کے لیے حاصل کیے ہوئے علمِ حدیث سے بڑھ کر کوئی عمل بہتر نہیں سمجھتا۔“

محدثین نے مستند علماء و مشائخ سے احادیث اخذ کیں۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے قاسم بن محمد جو اپنے دور کے سب سے بڑے عالم تھے، بجا فرماتے ہیں:

(( اقبح من الجمل ان أقول بغير علم او احدث من غير ثقة . ))<sup>④</sup>

”میں اونٹ سے بدتر ہوں گا اگر بغير علم کے کوئی بات کہوں، یا غیر معتمد سے حدیث بیان کروں۔“

عقبہ بن نافع نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی تھی:

(( یا بنی لا تقبلوا الحدیث عن رسول اللہ ﷺ الا من ثقة . ))<sup>⑤</sup>

① بحوالہ سیرت النبی از شبلی نعمانی: ۲۸/۱۔ طبع حذیفہ اکیڈمی، لاہور: ۲۰۰۰۔

② جامع بیان العلم و فضله لابن عبدالبر: ۱۵۱/۱۔ طبع دار الکفر، بیروت۔

③ آداب الطالب و العالم و المحدث، ص: ۲۱۔ طبع مکتبہ محمود سلام، کراچی۔

④ التمهید لابن عبدالبر: ۴۵/۱۔ طبع مکة المکرمہ۔

⑤ التمهید لابن عبدالبر: ۴۵/۱۔ الکفاية للخطیب، ص: ۳۱۔ طبع المکتبہ العلمیة، بیروت۔

”اے میرے بیٹو! رسول اللہ ﷺ کی حدیث کسی معتمد آدمی سے ہی لیا کرو۔“

ان طالبین حدیث نے اپنے اساتذہ کے احترام کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا۔ امام زہری جو فن حدیث کے مدون اوّل ہیں۔ اپنے استاد کا بے انتہا احترام کرتے تھے۔ درس حدیث سے پہلے اپنے استاد کا ایک باغ سینچتے اور کنویں سے ڈول بھر بھر کر پانی نکالتے اور یہ عمل روز کرتے۔<sup>①</sup>

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے استاذ امام شافعی رحمہ اللہ کے لیے ہمیشہ دعائیں فرماتے تھے۔<sup>②</sup> علم و مطالعہ کے انتہائی شوقین۔ اسی وجہ سے ان لوگوں کے حافظے بھی مضبوط تھے۔ امام رازی کو کھانے کے وقت علمی شغل و کتب بینی کا موقع فوت ہونے پر افسوس ہوتا تھا، فرماتے ہیں:

(( واللہ انی لا تأسف فی الفوات عن الإشتغال بالعلم و وقت الأکل فان الوقت

والزمان عزیزان . ))<sup>③</sup>

”اللہ کی قسم! میں علم چھوڑ کر کھانے کے لیے وقت لگانے پر بھی افسوس کرتا ہوں، وقت اور زمانہ دونوں قیمتی ہیں۔“

احادیث کو یاد کرنے کے لیے یہ لوگ مختلف تدابیر استعمال کیا کرتے۔ ان تدابیر میں سے ایک تدبیر تکرار و مذاکرہ ہے۔ جعفر بن محمد فرماتے ہیں:

(( القلوب تربہ والعلم غراسها ، المذاكرة ماؤھا ، فاذا انقطع عن الترب ماؤھا ،

جف غراسها . ))<sup>④</sup>

”دل زمین ہے، علم پودا ہے، مذاکرہ پانی ہے جب زمین سے پانی کا انقطاع ہو جائے تو اس کا پودا سوکھ جائے گا۔“

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

(( تحدثوا و تذاکرو ، فان الحدیث یذکر بعضہ بعضا . ))<sup>⑤</sup>

”تم حدیث بیان کرو اور مذاکرہ کرو، بے شک حدیث بعض، بعض کو یاد دلاتی ہے۔“

① تذکرۃ الحفاظ، ذکر شیخ عبید اللہ بن عبد اللہ: ۷۹/۱۔ طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت.

② تہذیب الاسماء واللغات: ۸۰/۱.

③ عبون الأنبیاء: ۳۲/۲.

④ الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع، ص: ۲۷۸.

⑤ الجامع لأخلاق الراوی: ۲۳۶/۱.

علم حدیث حاصل کرنے کے لیے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ حدیث کو یاد رکھنے کے لیے اس پر عمل کرنا محدثین کے طرز عمل سے واضح ہے۔ عظیم المرتبت محدث ابراہیم بن اسماعیل فرماتے ہیں:

((کننا نستعين بالحديث على حفظه بالعمل .))<sup>①</sup>

”ہم حدیث یاد کرنے کے لیے اس پر عمل کرنے سے مدد لیتے ہیں۔“

امام بخاری نے لاکھوں حدیثیں یاد کر رکھی تھیں، خود فرماتے ہیں:

((احفظ مائة الف حديث صحيح و احفظ مائتي الف حديث غير صحيح .))<sup>②</sup>

”مجھے ایک لاکھ صحیح روایات یاد ہیں، اور دو لاکھ غیر صحیح روایات یاد ہیں۔“

تحصیل حدیث کی خاطر انہوں نے سفر کیے، نامور علماء سے ملاقاتیں کیں، مصائب اور تکالیف کا سامنا کیا، کیونکہ علم میں وسعت حاصل کرنے کے لیے سفر لازمی ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ کا مشہور قول ہے:

((لايستطاع العلم براحة الجسم .))<sup>③</sup>

”تحصیل علم جسمانی راحت اور آرام طلبی کے ساتھ ناممکن ہے۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھیں: عبداللہ بن عمر مدینہ میں، عبداللہ بن عباس مکہ میں، معاذ بن جبل یمن میں، ابو موسیٰ اشعری بصرہ میں، عبداللہ بن مسعود کوفہ میں، عبادہ بن الصامت اور ابوالدرداء شام میں اور عبداللہ بن عمرو بن العاص نے مصر میں مسند درس و ارشاد قائم کر رکھی تھی۔ رضی اللہ عنہم!

اکثر احادیث کا علم براہ راست چند صحابہ ہی کو تھا، دوسرے صحابہ اسے حاصل کرنے کے لیے مہینوں سفر کرتے تھے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ کا تذکرہ صحیح بخاری میں موجود ہے کہ ایک حدیث کی خاطر مدینہ سے شام تک کا سفر کیا جو ایک مہینہ کا تھا۔ صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں:

((رَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ .))<sup>④</sup>

”جابر بن عبداللہ نے، عبداللہ بن انیس کی طرف صرف ایک حدیث کے لیے ایک مہینہ کا سفر

اختیار کیا۔“

ایک اور روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

① الجامع لاحلاق الراوی: ۲۷۸/۲.

② ہدی الساری، لابن حجر، ص: ۴۸۶۔ طبع ادارة البحوث العلمية، الرياض.

③ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب اوقات الصلوات الخمس، رقم: ۶۱۲/۱۷۵.

④ صحیح بخاری، باب الخروج فی طلب العلم، تعلیقاً:

(( فَخَشَيْتُ أَنْ أَمُوتَ أَوْ تَمُوتَ قَبْلَ أَنْ أَسْمَعَهُ. )) ❶

”مجھے یہ خوف دامن گیر ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ سے اس حدیث کے سننے سے پہلے میں یا آپ فوت ہو جائیں۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح محدثین بھی علم حدیث کی تلاش میں سفر کرتے تھے۔

امام ابن حبان امام دارمی ”صاحب ہذا الكتاب“ کے بارے میں فرماتے ہیں: ”آپ نے کثرت سے

سفر کیا، اور اکثر بلاد اسلام کا سفر کیا نیز دور دراز شہروں میں گشت کر کے علم حدیث کو جمع کیا۔“ ❷

محدثین عظام طلب حدیث کے لیے کثیر روپیہ خرچ کرتے تھے۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آتا ہے:

(( وَالْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ قَدْ بَدَلَ لَطَلْبِ الْحَدِيثِ عَشْرِينَ الْفِ دِينَارًا. )) ❸

”خطیب بغدادی نے طلب حدیث میں دو کروڑ روپیہ خرچ کیا۔“

یحییٰ بن معین نے طلب حدیث میں اپنا سامان، گھر کا اثاثہ بیچ بیچ کر ایک کروڑ پچاس لاکھ درہم کر دیا حتیٰ

کہ گھر میں کچھ باقی نہ رہا۔ ❹

محدثین کو علم پھیلانے کا اتنا شوق تھا، جب انہیں حدیث سنانے کو کوئی نہ ملتا تو مسافروں اور بچوں کو

سناتے تھے۔ محدث عطاء خراسانی کے بارے میں آتا ہے:

(( إِذَا لَمْ يَجِدْ أَحَدًا يَحْدِثُهُ اتَى الْمَسَاكِينَ فَحَدَّثَهُمْ. )) ❺

”جب حدیث سنانے کو کوئی نہ ملتا تو مساکین کے پاس آتے انہیں حدیث بیان کرتے تھے۔“

اور اسماعیل بن رجاہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

(( كَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ يَجْمَعُ الصَّبِيَّانَ فَيَحْدِثُهُمْ. )) ❻

”اسماعیل بن رجاہ بچوں کو جمع کرتے تھے، پھر انہیں حدیث بیان کرتے تھے۔“

حسن بصری فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

(( مَا تَصَدَّقَ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ أَفْضَلَ مِنْ عِلْمٍ يُشْرُهُ. )) ❼

❶ الرحلة في طلب الحديث، للخطيب، ص: ۱۰۰.

❷ الثقات، لابن حبان: ۳۶۴/۸. ❸ معجم الأدياء: ۲۵۵/۱.

❹ تهذيب الأسماء: ۲۰۲/۲. ❺ الجامع الأخلاق الراوي: ۲۰۳/۱.

❻ حوالہ ایضاً.

❼ جامع بيان العلم: ۱۱۶/۱.

”آدمی کا علم پھیلانے سے بہتر کوئی صدقہ نہیں۔“

احادیث کو بڑی ذمہ داری کے ساتھ۔ با وضو اور قبلہ رخ ہو کر بیان کرتے۔ قنادرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے:

((لقد كان يستحب ان لا تقرا الأحاديث التي عن النبي الا على وضوء.))<sup>①</sup>

”کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو حالت وضو میں بیان کرنا پسند کرتے تھے۔“

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:

((كان سفیان اذا حدث استقبل القبلة.))<sup>②</sup>

”سفیان جب حدیث بیان کرتے تھے قبلہ رخ ہو جاتے۔“

امام مالک اور لیث دونوں با وضو ہو کر حدیث لکھا کرتے تھے۔<sup>③</sup>

اور امام بخاری کے متعلق بھی آتا ہے کہ ”اپنی صحیح میں ہر حدیث کی کتابت سے پہلے آپ غسل فرماتے تھے پھر دو رکعت نماز نفل ادا کرتے تھے۔ بعض نے کہا کہ آپ زم زم سے غسل فرمایا کرتے تھے اور مقام ابراہیم پر دو نفل ادا کرتے تھے۔“<sup>④</sup>

اسی زمرہ محدثین میں سے الامام، الحافظ ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن ابن الفضل بن بہرام الدارمی بھی ہیں۔ جو امام دارمی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ ۱۸۱ھ کو پیدا ہوئے۔ یاد رہے کہ عظیم محدث عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کی وفات اسی ۱۸۱ھ میں ہوئی۔ آپ نے کثرت سے سفر کیا اور اکثر بلاد اسلام کا سفر کیا، نیز دور دراز شہروں میں گشت کر کے علم حدیث کو جمع کیا۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے آدم بن ابی ایاس، عمرو بن زرارہ، محمد بن قدامہ، یحییٰ بن حماد، یزید بن ہارون اور یونس بن محمد المؤدب ہیں۔

مشہور تلامذہ میں سے امام مسلم، ابو داؤد، ترمذی، یحییٰ بن مخلد الاندلسی اور ابو زرہ الرازی ہیں۔

آپ کی مصنفات میں سے ”سنن یا مسند الدارمی“، ”التفسیر“ اور ”الجامع“ ہے۔ آپ کی وفات یوم الترویہ بعد العصر ۲۵۵ھ میں ہوئی۔ اور یوم عرفہ کو جمعہ کے دن آپ کی تدفین ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۵ برس تھی۔

آپ بہت بڑے محدث تھے۔ آپ کی سنن اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ سنن کے شروع میں بہت عظیم مقدمہ تحریر کر دیا کہ جس میں علم، اہل علم کی فضیلت، منہج اہل الحدیث کے فضائل اور پھر بدعات، خرافات

② مصنف عبدالرزاق: ۳۶۴/۸.

① التاريخ ليحيى بن معين: ۲/۲۱۳.

④ حوالہ ایضاً.

③ مدارج النبوة: ۱/۴۶۳.

اور راوی اور اہل الرائے کی مذمت ٹھیک ٹھاک بیان کر دی۔ جو کہ سنن ابن ماجہ اور سنن داری کا خاص امتیاز ہے، کہ ان ائمہ نے اپنی اپنی تالیف و تصنیف کے شروع میں مقدمے تحریر کر دیے۔ ذخیرہ حدیث کو جمع و تدوین کرتے ہوئے ابواب فقہ کے مطابق مرتب کیا۔ ایسی کتب جو اس طرز پر مرتب کی گئی ہوں انہیں ”سنن“ کہا جاتا ہے۔ مشہور کتب سنن، سنن اربعہ یعنی سنن ابوداؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور السنن الکبریٰ امام نسائی، سنن مجتبیٰ امام نسائی، السنن الکبریٰ امام بیہقی اور السنن سعید بن منصور وغیرہ ہیں۔<sup>①</sup>

اصحاب السنن کا منہج تو یہ ہے کہ صرف احادیث مرفوعہ کو ذکر کیا جائے۔ وہ اپنی کتب میں موقوف یا مقطوع روایات سے اجتناب کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن بعض کتب سنن میں ان میں سے سنن داری بھی ہے، غیر مرفوع احادیث پائی جاتی ہیں اور یہ صرف استشہاد کے طور پر ہے۔

سنن داری کے اندر کچھ ثلاثیات بھی موجود ہیں، ثلاثیات سے مراد ایسی احادیث ہیں جس کے راوی اول اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان تین واسطے ہوں۔ یہ چیز امام داری کی علو اسناد پر دلالت کرتی ہے۔ سنن داری کی کتب کی تعداد ۲۳ ہے۔ اول ”کتاب الطہارۃ“ ہے۔ اور آخری کتاب ”فضائل القرآن“ ہے۔ سنن داری کو کتب سنن میں ایک مقام حاصل ہے۔ امام داری نادر روایات بھی لاتے ہیں۔ جو دوسری کتب حدیث میں کم ہوتی ہیں۔ اور یہ بات امام داری کی وسعت اطلاع علی الحدیث پر دال ہے۔ چنانچہ امام ابو حاتم الرازی فرماتے ہیں۔ وہ ثقہ اور صدوق تھے۔<sup>②</sup>

امام محمد بن عبداللہ بن عمیر فرماتے ہیں: زہد و ورع اور حفظ حدیث میں داری ہم پر بھاری تھے۔<sup>③</sup> محمد بن بشار فرماتے ہیں: دنیا میں چار حفاظ حدیث گزرے ہیں۔ ان میں ابو زرعہ، نیسا پور میں امام مسلم، سمرقند میں امام داری اور بخاری میں محمد بن اسماعیل۔<sup>④</sup>

اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ فضل کیا کہ آج ہم امام داری کی سنن کو ترجمہ، تخریج اور فوائد کے ساتھ شائع کر کے مسرور اور اس کو اللہ کے شکر یہ کا ذریعہ سمجھ رہے ہیں۔ ترجمہ کا کام مولانا عبدالستار حماد حفظہ اللہ کی نگرانی میں ان کی بیٹی نے بطریق احسن سرانجام دیا۔ ترجمہ میں حتی المقدور یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ نہایت سلیس اور عام

① معجم اصطلاحات حدیث از ڈاکٹر سہیل حسن، ص: ۱۵۵۔ طبع ادارہ تحقیقات اسلامیہ، اسلام آباد۔

② الحرج والتعدیل: ۴۵۸۔

③ شذرات الذهب: ۱۳۰/۲۔

④ سیر اعلام النبلاء: ۲۲۶/۱۲۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: الأنساب: ۲۸۰/۱۶۔ تہذیب الکمال: ۲۱۰/۱۵۔ لب اللباب:

۳۰۸/۱، ۲۶/۲۔ الرسالة المستطرفة، ص: ۲۲۔ الکامل فی التاریخ: ۲۱۷/۷۔ اللغات لابن حبان: ۳۶۴/۸۔



ہم ہو نیز مقصود پر حاوی ہو۔ جب کہ شرح اور تخریج کا کام مولانا عبدالمنان راسخ حفظہ اللہ نے کیا۔ ضعیف حدیث اور ضعیف رواۃ کی نشان دہی کرتے ہوئے اسماء الرجال کی مستند اور مشہور کتب کے حوالہ جات ذکر کر لیے ہیں۔ اور اگر کسی حدیث میں کہیں کوئی ابہام، اشکال یا تعارض ظاہری ہے نہایت اختصار اور محققانہ طرز پر بہام کی وضاحت اور تعارض کا توافق پیش کیا ہے۔ مشہور شروحات حدیث اور دیگر متعلقہ کتب سے حوالہ جات بھی نقل کر دیے۔ مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر اختلافی مسائل کا حل کتاب و سنت اور فہم و عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ جزاء اللہ خیراً فی الدنيا والآخرة۔

اس کام کو یعنی سلسلہ نشر الحدیث کو شروع کیے تقریباً گیارہ سال سے زائد عرصہ بیت چکا ہے۔ اس راہ میں کافی مصائب، پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن وہ پریشانیاں ایسے ختم ہوئیں کہ سوچ سے بالاتر بات ہے۔

مشکلیں اتنی بڑیں کہ آساں ہو گئیں

خدمت حدیث رسول ﷺ کا کام شروع کرنے کے چند ایک مقاصد تھے:

۱۔ مارکیٹ میں ترجمہ شدہ کتب کے بعض مقامات کے ترجمے دقیق تھے۔ بعض مقامات قاری سمجھ نہیں سکتا تھا اور بعض کے تراجم موجود نہیں تھے۔

۲۔ دیارِ غیر میں تبلیغ کے دوران ضرورت پڑے تو بندہ ترجمہ شدہ کتاب پیش کر سکے۔

۳۔ صحیحین کے علاوہ دوسری کتب میں ضعیف روایات موجود تھیں، تو ترجمہ کے ساتھ تحقیق و تخریج پیش کر کے لوگوں کو ضعیف پر عمل کرنے سے بچانا مقصود تھا۔

۴۔ بیرون ممالک میں لوگوں کا مزاج دیکھ کر ترجمہ، تخریج اور فوائد کے ساتھ کتب حدیث کو شائع کرنے کو مناسب سمجھا ہے۔ ممکن ہے ملک پاکستان کا مزاج اسے ثقیل جانے۔

یہ ایک جملہ معترضہ تھا، مناسب تھا کہ اسے بیان کر دیا جائے۔ بہر حال خدمت حدیث کے راستے میں سب رکاوٹیں اور پریشانیاں ختم ہوتی گئیں۔ ان کٹھن حالات میں شیخ عبداللہ ناصر رحمائی حفظہ اللہ سے مشاورت جاری رہتی۔ جب کبھی ان سے مشورہ کیا یا ساتھیوں کے بعض خدشات کا ذکر کیا تو وہ قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت فرما کر تسلی دیا کرتے اور کام کو جاری رکھنے کی تلقین کرتے:

﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ (الحديد: ۲۱)

کٹھن اور مشکل اور پریشان کن حالات میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے مایوس نہ ہوئے۔

فان مع العسر يسرا .

بالآخر ابومومن منصور احمد حفظہ اللہ ”مالک اسلامی اکادمی، لاہور“ سے اس کام کے متعلق بات چیت ہوئی، تو طے پایا کہ وہ ہمارے ساتھ اس معاملہ میں حتی الوسع تعاون کریں گے۔ انہی کے توسط سے بھائی محمد رمضان محمدی حفظہ اللہ سے ملاقات ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اس کام کو بڑی ترتیب، ذمہ داری اور اخلاص کے ساتھ شروع کروادیا۔ اور اس حساب سے کام کی مینجمنٹ کی کہ ثمرات ملنا شروع ہو گئے۔ ذخیرہ حدیث میں سے صحیح ابن حبان، سنن دارمی، شمائل ترمذی، السنۃ للمروزی، السنۃ لابن ابی عاصم اور مسند ابی عوانہ، سلسلۃ صحیحہ اور صحیفہ ہمام بن منبہ یہ وہ کتب حدیث ہیں جن کی تخریج، ترجمہ اور فوائد کا کام بالکل مکمل ہونے کے بعد کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کے آخری مراحل طے کر رہی ہیں۔ اور اس کے علاوہ دوسری کتب حدیث بھی ترجمہ، تخریج اور کمپوزنگ کے مراحل طے کر چکی ہیں۔ جبکہ فوائد کا کچھ کام باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے۔ ان کا تعاون اور خدمت قابل قدر ہے۔ اس موقع پر ابومومن منصور حفظہ اللہ بھی شکریہ کے لائق ہیں کہ جنہوں نے ہمارے ادارے ”انصار السنۃ پہلی کیشنز“ کی جمیع کتب کی اشاعت کا ذمہ اٹھا رکھا ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی کہ ہم اس کام میں دن بدن آگے بڑھ رہے ہیں۔ وکان اللہ شاکراً علیماً۔

فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ منج سلف صالحین کی حامل شخصیت کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں کہ ان کے اشراف اور ہر قدم پر رہنمائی کی وجہ سے یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچ رہا ہے۔ حافظ حامد محمود الخضریٰ کے لیے بھی دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت مندر رکھے اور زیادہ محنت کرنے کی توفیق بخشے کہ وہ اخلاص کے ساتھ قلمی جہاد میں ہمارے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ اور اس پر مستزاد حدیث کی بعض کتب کے ترجمہ، تخریج اور فوائد لکھنے اور لکھوانے کی ذمہ داری بھی انہوں نے قبول کر رکھی ہے۔ ان کا تعاون ہمارے لیے حوصلہ افزا ہے۔

نظر ثانی کا کام فضیلۃ الشیخ محمد سعید کلیروی حفظہ اللہ اور حافظ مطیع اللہ حفظہ اللہ نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ سرانجام دیا۔ بعض مقامات پر اضافہ جات اور بعض چیزوں کو حذف کیا۔ اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ہمارے جن احباب اور معاونین نے کرم فرمائی کی ہے، جناب عبدالرؤف (کمپوزر)، ممبران ادارہ جناب ابو یحییٰ محمد طارق، منصور سلیم، محمد ناظر سدھو، محمد ساجد، محمد منصور خیر، مرزا ذاکر احمد، عبدالرحمن گجر اور محمد نواز حفظہ اللہ، ہم ان سب کے بھی تہہ دل سے ممنون ہیں اور ان کے لیے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہتر جزا عطا فرمائے۔

حدیث کی اس عظیم کتاب کی اشاعت کا اصل مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی برکت سے قوم میں وہی اخلاقی، مذہبی اور علمی روح پیدا کر دے جو ہمارے سلف صالحین کے اندر موجود تھی۔ اللہ رب العزت کے حضور سر بسجود ہو کر التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس عمل کو قبول فرماتے ہوئے، اسے ہمارے والدین، اہل خانہ، اساتذہ کرام اور جملہ احباب کے لیے صدقہ جاریہ بنا دے۔ نیز علم کے ساتھ عمل کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

بقول سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ”ویل لمن لا یعلم ولا یعمل مرۃ، وویل لمن یعلم ولا یعمل سبع مرّات“..... ”اس شخص کو ہلاکت، ایک مرتبہ ہے جو جانتا بھی نہیں، عمل بھی نہیں کرتا، اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ ہلاکت ہے جو جانتا ہے اور عمل نہیں کرتا ہے۔“

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ أجمعین .

### مجلس شوریٰ ادارہ

محمد اکرم سلفی      ابو طلحہ صدیقی  
محمد شاہد انصاری      ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی  
انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور۔



## امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی

نام و نسب اور نسبت:

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن بن فضل بن بہرام بن عبدالصمد التیمی الداری السمرقندی۔

آپ امام دارمی کے نام سے مشہور ہیں یہ بنودارم بن مالک بن حنظلہ بن زید بن مناة بن تمیم کی طرف نسبت ہے۔ (لب اللباب ۳۰۸/۱) آپ کی نسبت میں تیمی بھی ملتا ہے۔ یہ تیمم بن مرثدہ کی طرف نسبت ہے جو بنودارم کے آباؤ و اجداد میں سے تھے۔ (الانساب: ۲۷۸/۱)

آپ کو سمرقندی بھی کہا جاتا ہے یہ سمرقند کی طرف نسبت ہے جو ماوراء النہر کا ایک عظیم شہر ہے اور یہاں بے شمار علماء و افاضل پیدا ہوئے۔ امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی شہر میں پیدا ہوئے۔

ولادت:

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔ جیسا کہ خود ان سے صراحت ہے کہ ”میں اسی سال پیدا ہوا جس سال عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے اور عبداللہ بن مبارک نے ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔ (تہذیب الکمال: ۲۱۶/۱۵) نشاۃ علمی:

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ نویسوں نے یہ تفصیل نہیں لکھی کہ آپ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی۔ اسی طرح آپ کے رحلاتِ علمیہ کے بارے میں بھی تفصیلات قلم بند نہیں کیں بلکہ یہی ذکر کیا ہے کہ آپ حدیث رسول ﷺ کی تحصیل کے لیے بہت زیادہ سفر کرنے والوں میں سے ایک تھے۔ اسی طرح حدیث نبوی کو جمع کرنے والوں اور حفظ کرنے والوں میں سے ایک تھے اور ثقاہت و صداقت، زہد و ورع اور حفظ و اتقان جیسی عظیم صفات سے متصف تھے۔

اساتذہ کرام:

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث، فقہ اور دیگر علوم کے بڑے بڑے ماہرین سے کسب فیض کیا، ان تمام شیوخ و اساتذہ کا تذکرہ ایک ہی جگہ کرنا بڑے طویل وقت کا متقاضی ہے چند کے نام یہ ہیں:

ابراہیم بن المنذر الحزامی، احمد بن اسحاق الحضرمی، احمد بن الحجاج المرزوقی، احمد بن حمید الکوئی، احمد بن

ابن اشعيف الحارثي، احمد بن عبد الرحمن بن بكار البصري، آدم بن ابى ياس، اسحاق بن عيسى بن الطباع، اسماعيل بن ابى اويس، الاسود بن عامر شاذان، بشر بن ثابت البزار، جعفر بن عون، حبان بن هلال، حجاج بن منهال، الحسن بن احمد بن ابى شعيب الحارثي، الحسن بن الربيع الجبلي، الحكم بن المبارك، ابو اليمان الحكم بن نافع، حيوة بن شريح الحمصي، خالد بن مخلد، خليفه بن خياط، روح بن اسلم، زكريا بن عدى، زيد بن يحيى بن عبيد دمشقى، سعد بن حفص الطحفي، سعيد بن منصور، سليمان بن حرب، صدقه بن الفضل المروزي، ابو عاصم الضحاك بن مخلد، عاصم بن على بن عاصم، عاصم بن يوسف، عبدالله بن جعفر الرقي، عبدالله بن عمران الاصهاني، عبدالله بن يحيى الثقفي، عبد الرحمن بن ابراهيم حليم، عبد الصمد بن عبد الوارث، عبد الوهاب بن سعد دمشقى، عبدان بن عثمان المروزي، عبيد الله بن موسى، عثمان بن عمر بن فارس، عصمة بن الفضل النيسابورى، عفان بن مسلم، على بن عبد الحميد المعتنى، عمر بن حفص بن غياث، عمرو بن زرارة النيسابورى، عمرو بن عاصم الكلابي، عمرو بن عون الواسطي، العلاء بن عصيم، فزوة بن ابى المغراء، ابو نعيم الفضل بن دكين، ابو عبيد القاسم بن سلام، القاسم بن كثير، قبيصة بن عقبه، محمد بن سلام اليكندى، محمد بن عبدالله الرقاشي، محمد بن يوسف الفريابي، مخلد بن مالك الرازي الجمال، مروان بن محمد الطاطرى، مكي بن ابراهيم، نعيم بن حماد، هارون بن معاوية الحمصي، يحيى بن يحيى النيسابورى، يزيد بن هارون، يعلى بن عبيد الطنافسي، يوسف بن يعقوب الصفار، يونس بن محمد المؤدب۔

امام دارمی کے تلامیذ:

امام مسلم بن الحجاج قشیری، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث، امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، ابراہیم بن ابی طالب النیسابوری، احمد بن محمد بن الفضل البستانی، اسحاق بن ابراہیم ابو یعقوب الوراق، جعی بن مخلد الاندلسی، داؤد بن سلیمان القطان، عبدالله بن احمد بن حنبل، عبدالله بن محمد بن صالح السمرقندی، ابو زرعة عبيد الله بن عبد الكرم الرازي، عبيد الله بن واصل البخاري الحافظ، عمر بن محمد بن بحير الجبيري، ابو سعيد عمرو بن الحسن الجبيري، عيسى بن عمر بن العباس السمرقندی، ابو حاتم محمد بن ادريس الرازي، محمد بن اسماعيل البخاري، محمد بن بشار بن دار، محمد بن عبدالله بن سليمان الحضرمي، محمد بن عبدوس بن كامل السراج، محمد بن موسى بن الهذيل النفي، محمد بن النضر الجارودي، محمد بن نعيم بن عبدالله النيسابوري، محمد بن يحيى الذهلي، مكي بن محمد بن احمد بن ماهان اللخمي الحافظ۔

امام دارمی رحمہ اللہ محدثین و مؤرخین کی نظر میں:

☆ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”عبدالله بن عبد الرحمن دارمی پردنیا (اپنی تمام تریب و زینت کے ساتھ) پیش کی گئی لیکن انہوں نے اسے قبول نہ کیا۔“ (سیر اعلام النبلاء: ۱۲/۲۳۹)

☆ محمد بن عبد اللہ مخزومی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”اے اہل خراسان! جب تک عبد اللہ بن عبد الرحمن داری تمہارے درمیان موجود ہیں اس وقت تک کسی اور کے پاس اپنا وقت برباد نہ کرو۔“ (تاریخ بغداد: ۳۱۱۰-۳۰، سیر اعلام النبلاء: ۲۲۶/۱۲)

☆ ابو حامد بن الشرقي کہتے ہیں: ”خراسان کی سر زمین نے پانچ ائمہ حدیث پیدا کیے ہیں:

۱- محمد بن یحییٰ ۲- محمد بن اسماعیل ۳- عبد اللہ بن عبد الرحمن

۴- مسلم بن الحجاج ۵- ابراہیم بن ابی طالب۔“ (سیر اعلام النبلاء: ۲۲۷/۱۲)

☆ رجاء بن جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”میں نے احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، علی بن المدینی اور امام

شاذ کوفی کو دیکھا لیکن عبد اللہ بن عبد الرحمن داری جیسا حافظ کسی کو نہ پایا۔“

بلکہ فرماتے ہیں: ”میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن داری سے بڑھ کر حدیث رسول ﷺ کا عالم کوئی نہیں دیکھا۔“ (تاریخ بغداد: ۳۱۱۰)

☆ امام ذہبی رضی اللہ عنہ نے ”سیر اعلام النبلاء“ کی بارہویں جلد میں امام داری رضی اللہ عنہ کا تفصیلی تعارف لکھا ہے۔

آغازِ کلام میں آپ رقم طراز ہیں کہ ”امام داری رضی اللہ عنہ چند بڑے محدثین میں سے ایک تھے۔ آپ درجہ امامت پر فائز تھے اور حفظ و ضبط آپ کا خصوصی وصف تھا۔“ (سیر اعلام النبلاء: ۲۲۳/۱۲)

☆ امام ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب ”الثقات“ میں لکھا ہے کہ ”آپ بڑے مضبوط حفظ و ضبط کے مالک تھے اور ان اہل اللہ میں سے تھے جنہوں نے دس طریقوں سے حدیث کی خدمت کی:

(۱) احادیث کو حفظ کیا۔ (۲) احادیث کو جمع کیا۔ (۳) احادیث میں سمجھ داری حاصل کی۔ (۴) مجلس

حدیث قائم کی۔ (۵) حدیث کے فن میں کتابیں لکھیں۔ (۶) اپنے شہر میں حدیث کا چرچا کیا۔ (۷) عمل

بالحدیث کی طرف بلاتے رہے۔ (۸) مخالفین حدیث کا قلع قمع کیا۔ (۹) محدثین عظام کا دفاع کیا۔

(۱۰) خود عامل بالحدیث کا اعلیٰ منصب پایا۔“ (کتاب الثقات: ۳۶۲/۸)

☆ امام ابو حاتم بن ابی شیبہ فرماتے ہیں: ”حفظ و ضبط میں امام داری رضی اللہ عنہ کا معاملہ لوگوں کی تعریف و مدح کا محتاج نہیں ہے، وہ بلا ریب حفظ و ضبط کے بلند مقام پر فائز تھے۔“ (تاریخ بغداد: ۳۲۱۰)

☆ محمد بن بشار کہتے ہیں: ”دنیا میں چار لوگوں کو علی الاطلاق حافظ کہا جا سکتا ہے: (۱) ابو زرعہ الرازی۔

(۲) مسلم بن الحجاج القشیری۔ (۳) عبد اللہ بن عبد الرحمن الداری۔ (۴) محمد بن اسماعیل البخاری۔

(سیر اعلام النبلاء: ۲۲۶/۱۲)

☆ خطیب بغدادی اپنی ”تاریخ“ میں لکھتے ہیں کہ ”امام دارمی رضی اللہ عنہ عقل کی غایت اور فضل کی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے اور دیانت و حلم، زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت اور اجتہاد میں ضرب المثل تھے۔“ تاریخ بغداد: ۲۹/۱۰

تصانیف:

امام دارمی رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت جس کے بے شمار اساتذہ ہوں اور جو علم دین کے لیے بے شمار سفر کر چکا ہو اور جس کے بارے میں محدثین و مؤرخین کے (جیسا کہ اوپر گذرا) انتہائی عمدہ اقوال ہوں، طبعی طور پر وہ ضرور اپنے پیچھے ایسی چیزیں چھوڑتا ہے جو اس کے لیے صدقہ جاریہ ہوں۔ تلامذہ کے علاوہ آپ نے حدیث و تفسیر میں کتابیں بھی لکھیں۔ جن میں سے چند (جن کو محفوظ کیا گیا) یہ ہیں:

۱۔ السنن:..... سنن کے ساتھ ساتھ ”مسند“ کے نام سے بھی معروف ہے۔ بے شمار دفعہ شائع ہو چکی ہے اس کے اصل مخطوط لندن، قاہرہ، کولمبوس، حیدرآباد، دمشق اور مدینہ منورہ کے مکتبات میں موجود ہیں۔

اردو زبان میں پہلی مرتبہ تحقیق و تخریج اور فوائد کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

۲۔ التفسیر:..... امام ذہبی نے ”سیر اعلام النبلاء“ (۲۲۸/۱۲) اس کا تذکرہ کیا ہے، نامعلوم اس کا اصل مخطوط کس جگہ پر ہے۔

۳۔ الجامع:..... خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ (تاریخ بغداد: ۲۹/۱۰)

وفات:

امام دارمی ۲۵۵ھ یوم الترویہ کو نماز عصر کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انہیں یوم عرفہ کو جمعہ المبارک کے دن سپرد خاک کیا گیا۔

تفصیلی تذکرہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں: الانساب از امام سمعانی (۲۸۰/۶)، تاریخ بغداد (۲۹/۱۰)، تذکرۃ الحفاظ (۵۳۴/۲)، تہذیب الکمال (۲۱۰/۱۵)، تہذیب التہذیب (۲۹۴/۵)، الجرح والتعديل (۹۹/۵)، خلاصۃ تہذیب الکمال (۲۰۴)، الرسالة المستطرفة (۳۲)، طبقات الحفاظ (۲۳۵)، شذرات الذہب (۱۳۰/۲)، تقریب التہذیب (۴۲۹/۱)، الکامل فی التاريخ (۲۱۷/۷)، الثقات (۳۶۴/۸)۔

راقم الحروف

منیر احمد وقار

۲۷۔ جولائی ۲۰۰۹ء

استاذ الحدیث جامعہ أم حبیبہ للبنات

لاہور۔ پاکستان

## الْمُقَدِّمَةُ

[1].....بَاب مَا كَانَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَهْلِ وَالضَّلَالَةِ  
اس جہالت اور گمراہی کا بیان جس پر لوگ نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے تھے

1- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ أَحَدُ الرَّجُلِ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ ((مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤْأَخَذْ بِمَا كَانَ عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ))<sup>❶</sup>

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آدمی اپنے ان اعمال کی وجہ سے پکڑا جائے گا جو اس نے جاہلیت میں کیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام میں اچھے کام کیے اسے جاہلیت کے کاموں کے بدلہ میں نہیں پکڑا جائے گا۔ اور جس نے حالت اسلام میں برے کام کیے اسے اگلے اور پچھلے کاموں کے بدلہ میں پکڑا جائے گا۔“

**فوائد:**..... قبولیت اسلام انسان کے سبھی گناہوں کے کفارہ بن جاتا ہے گویا کہ انسان آج ہی لباسِ خاکی میں نمودار ہوا ہے، جیسا کہ بخاری کے الفاظ ہیں: (يَكْفُرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ) اللہ تعالیٰ قبول اسلام کی برکت سے چھپی ہر برائی مٹا دیتے ہیں۔ اور کلمہ گو کے قتل پر اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے ڈانٹا تو ان کا کہنا کہ ”کاش میں آج مسلمان ہوا ہوتا“ سے واضح ہے۔ البتہ ”اساء فی الاسلام“ سے جمہور محدثین نے کفر ہی مراد لیا ہے۔ یعنی مرتد ہو کر آدمی فوت ہوا تو اس سے اسلام سے قبل اور بعد والے سبھی گناہوں کی باز پرس ہوگی۔

❶ صحیح بخاری۔ کتاب استتابة المرتدين، باب اثم من اشرك بالله حديث: 6921. صحيح مسلم۔ كتاب الايمان،

باب هل يؤخذ باعمال الجاهلية، حديث: 319-318.



2- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ النَّضْرِ الرَّمْلِيُّ عَنْ مَسْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ بْنِ بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ أَبِي الْحَرَامِ مِنْ لَحْمٍ.....

وضین سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! ہم جہالت والے اور بتوں کے پجاری تھے، ہم اولاد کو قتل کرتے تھے۔ اور میری ایک بیٹی تھی جب وہ باتیں کرنے لگی اور جب میں اسے بلاتا تو وہ میرے بلانے سے بہت خوش ہوتی۔ میں نے اسے ایک دن بلایا تو وہ میرے پیچھے چلی آئی۔ میں چلنے لگا حتیٰ کہ ایک کنویں کے پاس آیا، جو میرے گھر سے دور نہ تھا، میں نے اس کے ہاتھ کو پکڑا اور اسے کنویں میں گرا دیا۔ آخر وقت تک وہ کہتی رہی: ”اے میرے ابا جان! اے میرے ابا جان!“ رسول اللہ ﷺ رونے لگے حتیٰ کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اس آدمی سے نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں سے ایک نے اس آدمی سے کہا: ”تو نے رسول اللہ ﷺ کو ٹمگین کر دیا ہے۔“ آپ نے اس شخص سے فرمایا: ”ٹھہرو! یہ آدمی اس چیز کے متعلق سوال کرتا ہے جس کے بارہ میں بہت فکر مند ہے۔“ پھر آپ نے اس سے فرمایا: ”میرے پاس اپنی بات کو دھراؤ۔“ اس نے بات دھرائی تو آپ ﷺ (پھر) رونے لگے حتیٰ کہ آپ کے آنسو داڑھی پر گرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تحقیق اللہ نے جہالت کے تمام کاموں کو معاف کر دیا ہے۔ اس لیے اب تو نئے سرے سے عمل شروع کر۔“

عَنِ الْوَضِيِّ: أَنَّ رَجُلًا اتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَعِبَادَةَ أَوْثَانٍ فَكُنَّا نَقْتُلُ الْأَوْلَادَ وَكَانَتْ عِنْدِي بِنْتُ لِي فَلَمَّا أَجَابَتْ وَكَانَتْ مَسْرُورَةً بَدَعَانِي إِذَا دَعَوْتُهَا فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاتَّبَعَنِي فَمَرَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتًا مِنْ أَهْلِي غَيْرَ بَعِيدٍ فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَرَدَّيْتُ بِهَا فِي الْبَيْتِ وَكَانَ آخِرَ عَهْدِي بِهَا أَنْ تَقُولَ يَا أَبَتَاهُ يَا أَبَتَاهُ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَكَفَ دَمْعُ عَيْنَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْزَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ كُفِّ فَإِنَّهُ يَسْأَلُ عَمَّا أَهَمَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ حَدِيثَكَ فَأَعَادَهُ فَبَكَى حَتَّى وَكَفَ الدَّمْعُ مِنْ عَيْنَيْهِ عَلَى لِحْيَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ وَضَعَ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ مَا عَمِلُوا فَاسْتَأْنِفْ عَمَلَكَ. ❶

**فوائد:** ..... یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام سے قبل کی ہر کمی کوتاہی معاف ہے نیز اس

حدیث میں عورت پر اسلام کے احسانات کی ایک عظیم جھلک ہے۔ لیکن اس کے باوجود آج کفار کی نقالی میں کچھ

❶ اس حدیث کی سند کے تمام راوی اللہ ہیں اور یہ روایت مرسل ہے۔ نیز اس کو نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

روشن خیال مسلمان عورتیں اسلامی تعلیمات سے نالاں نظر آتی ہیں حالانکہ اسلام نے عورت پر جو پابندی بھی عائد کی ہے اسی میں اس کی خیر کا سامان ہے۔

3- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدَّبِ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوَالَى أَنْ أَهْلَهُ بَعُثُوا مَعَهُ بِقَدَحٍ فِيهِ زُبْدٌ وَلَبَنٌ إِلَى آلِهِمْ قَالَ فَمَنْعَنِي أَنْ أَكُلَ الزُّبْدَ لِمَخَافَتِهَا قَالَ فَجَاءَ كَلْبٌ فَأَكَلَ الزُّبْدَ وَشَرِبَ اللَّبْنَ ثُمَّ بَالَ عَلَى الصَّنَمِ وَهُوَ إِسَافٌ وَنَائِلَةٌ قَالَ هَارُونُ كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا سَافَرَ حَمَلَ مَعَهُ أَرْبَعَةَ أَحْجَارٍ ثَلَاثَةً لِقُدْرِهِ وَالرَّابِعَ يَعْجُدُهُ وَيُرَبِّي كَلْبَهُ وَيَقْتُلُ وَلَدَهُ. ❶

مجاہد اپنے غلام سے بیان کرتے ہیں کہ اس کے گھر والوں نے اسے اپنے معبودوں کے پاس ایک پیالہ دے کر بھیجا جس میں دودھ اور مکھن تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے بتوں کے خوف نے مکھن کھانے سے روک دیا۔ اس نے کہا: ”پس ایک کتا آیا اس نے مکھن کھایا اور دودھ پی لیا۔ پھر اس نے بتوں پر پیشاب کر دیا اور وہ بت اساف اور نائلہ تھے۔“ ہارون نے کہا: ”جاہلیت میں جب آدمی سفر کرتا تو اپنے ساتھ چار پتھر لے جاتا تین پتھروں کا وہ چولہا بناتا اور چوتھے کی پوجا کرتا تھا۔ اور وہ اپنے کتوں کی پرورش کرتے اور اپنی اولاد کو قتل کر دیتے۔“

**فوائد:** ..... شرک اور عقل کا ایک دوسرے کی ضد ہونا واضح ہوتا ہے کیونکہ مشرک اپنے معبود کی بے بسی کو دیکھتے ہوئے بھی سمجھنے سے عاری رہتا ہے نیز کتوں کا پالنا اور اپنی اولاد مراد بیٹیوں کو زندہ درگور کر دینا وغیرہ یہ عقل کے دیوالیہ پن کی علامات ہیں۔

4- حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا رِيحَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيدِ السَّامِيِّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ.....

عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا أَصَبْنَا حَجْرًا حَسَنًا عَبْدَانَاهُ وَإِنْ لَمْ نُصِبْ حَجْرًا جَمَعْنَا كُتْبَةً مِنْ رَمَلٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالنَّاقَةِ الصَّفِيِّ فَنَفَّجَ عَلَيْهَا

ابو رجاء بیان کرتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں جب کوئی خوبصورت سا پتھر دیکھتے، ہم اس کی پوجا کر لیتے اور جب ہمیں کوئی پتھر نہ ملتا تو ریت کی ڈھیری بنا کر اس پر ایک دودھ والی اونٹنی کو کھڑا کر کے دودھ دوھتے۔ حتیٰ کہ ہم

❶ ”اسنادہ حسن“ اس کو روایت کرنے میں امام دارمی متفق ہیں۔ البتہ اس جیسی روایت مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۴۲۵ پر صحیح سند سے موجود ہے۔

دیکھتے کہ ڈھیری تر ہو گئی ہے پھر جب تک ہم اس جگہ قیام کرتے اس ڈھیری کی پوجا کرتے رہتے۔

فَنَحَلُّيْهَا عَلَى الْكُفْبَةِ حَتَّى تَرُوِيَهَا ثُمَّ نَعْبُدُ تِلْكَ الْكُفْبَةَ مَا أَقْمَنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الصَّفِيُّ الْكَثِيرَةُ الْأَلْبَانِ ((فَتَفَاجَّ يَعْنِي: النَّاقَةُ إِذَا فَرَجَتْ بَيْنَ رِجْلَيْهَا لِلْحَلْبِ وَالْفَجُّ: الطَّرِيقُ الْوَاسِعُ وَجَمْعُهُ: فِجَاجٌ)).<sup>①</sup>

**فوائد:** ..... ریت کا چونکہ ہوا سے بکھرنے کا اندیشہ ہوتا ہے لہذا اس کو جمانے کے لیے تری کا اہتمام کرتے اور چونکہ سب سے عمدہ ترین دودھ ہی موقع پر موجود ہوتا چنانچہ اس کی تری کا استعمال کر لیتے۔

[2]..... باب صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُتُبِ قَبْلَ مَبْعَثِهِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ کے مبعوث ہونے سے قبل، سابقہ کتب میں آپ کے حالات

5- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ قَالَ كَعْبُ نَجْدَةَ مَكْتُوبًا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَظٌ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا صَحَابٌ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْرِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةِ وَلَكِنْ يَغْفُرُ وَيَغْفِرُ وَأُمَّتُهُ الْحَمَادُونَ يُكْبِرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ نَجْدٍ وَيَحْمَدُونَهُ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ يَتَأَرَّوْنَ عَلَى أَنْصَابِهِمْ وَيَتَوَضَّئُونَ عَلَى أَطْرَافِهِمْ مُنَادِيهِمْ ينادي في جَوْ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي

ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ کعب نے کہا ہم آپ کے ( حالات ) کو (تورات و انجیل میں) اس طرح لکھا ہوا پاتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں نہ وہ سخت مزاج ہوں گے اور نہ سخت دل ہوں گے۔ اور نہ بازاروں میں چیخنے والے ہوں گے۔ اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے۔ بلکہ وہ درگزر کریں گے اور بخش دیں گے۔ اور آپ کی امت کے لوگ اللہ کی بہت تعریف کرنے والے ہوں گے اور اللہ عزوجل کی بڑائی بیان کریں گے۔ اور ہر اونچی جگہ پر اس کی تعریف کریں گے۔ اور اپنی شلواریں نصف پنڈلیوں پر رکھیں گے۔ اور اپنے اعضاء کو دھوئیں گے۔ ان کا موذن

① "استنادہ ضعیف" عباد بن منصور ضعیف و مدلس ہے۔ تہذیب التہذیب: 2/282 اس کو روایت کرنے میں بھی امام دارمی متفرد ہیں، نیز اس جیسی حسن روایت حلیۃ الاولیاء جلد: 2، صفحہ 306 پر موجود ہے۔

الصَّلَاةَ سَوَاءَ لَهُمْ بِاللَّيْلِ ذَوِي كَدَوِي  
النَّحْلِ وَمَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجِرُهُ بِطَبِيبَةَ  
وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ. ❶

آسمان کی فضا میں اذان دے گا۔ لڑائی اور نماز میں ان کی  
صفیں برابر ہوں گی۔ رات کے وقت ان کی (تہجد میں روہنے  
کی) آواز شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی ہوگی۔ اور اس  
(نبی ﷺ) کی پیدائش کی جگہ مکہ ہوگی اور ہجرت کی جگہ  
مدینہ طیبہ اور اس کی بادشاہت شام میں ہوگی۔“

**فوائد:** ..... یہ صفات سابقہ کتب سادی میں موجود تھیں۔ قرآن میں ہے: ﴿يَجِدُونَهُ مَكْنُوبًا عِنْدَنَا  
فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ﴾ یہود و نصاریٰ کا خیال تھا کہ پیغمبر ہونے کے لیے اس کا ذکر سابقہ کتب میں موجود  
ہونا چاہیے اور مدعی نبوت میں ان مذکورہ صفات کا پایا جانا چاہیے۔ لیکن وہ باوجود علم کے کمال ڈھٹائی سے ان  
واضح علامات کو نظر انداز کر دیتے۔ نیز غزوہ تبوک کے بعد اسلامی سلطنت شام تک وسعت اختیار کر گئی تھی۔

6- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ بَزِيدٍ عَنْ سَعِيدِ هُوَ ابْنُ أَبِي  
هَلَالٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (پہلی کتابوں  
میں) رسول اللہ ﷺ کی صفت اس طرح پاتے ہیں  
کہ: ”بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری  
دینے والا، ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور ان پڑھوں کو  
(عذاب سے) بچانے والا، تو میرا بندہ اور رسول ہے۔  
میں نے اس کا نام ”بھروسہ کرنے والا“ رکھا۔ وہ نہ سخت  
مزاج ہوگا اور نہ سخت دل ہوگا۔ اور نہ ہی بازاروں میں  
چیننے والا ہوگا۔ اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دے گا۔ مگر  
معاف کرنے والا اور درگزر کرنے والا ہوگا۔ میں اسے  
فوت نہیں کروں حتیٰ کہ وہ میڑھے طریقے کو سیدھا کر دے  
یوں کہ گواہی دی جائے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔  
اس کے ساتھ اللہ اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور

عَنِ ابْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّا  
لَنَجِدُ صِفَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا  
وَنَذِيرًا، وَحَرِّزًا، لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي  
وَرَسُولِي سَمِيئَةَ الْمُتَوَكِّلِ لَيْسَ بِفَطٍ  
وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَخَابٍ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا  
يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا وَلَكِنْ يَغْفُورُ  
وَيَتَجَاوَزُ وَلَنْ أَقْبِضَهُ حَتَّى نَقِيمَ الْمِلَّةَ  
الْمُتَوَجَّحَةَ بِأَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
يَفْتَحُ بِهِ أَعْيُنًا عَمِيًّا وَأَذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا  
غُلْفًا. قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو  
وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ كَعْبًا يَقُولُ

❶ یہ روایت مرسل صحیح ہے۔ شرح السنة امام بغوی حدیث: 3628۔ حلیۃ الاولیاء: 387/5۔

مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ❶  
غافل دلوں کو کھول دے گا۔“ عطاء بن یسار نے کہا کہ مجھے  
ابو واقدی نے خبر دی ہے کہ اس نے کعب سے اسی طرح  
سنا، جس طرح ابن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

7- أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ.....

عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ كَعْبٍ فِي  
السُّطْرِ الْأَوَّلِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
عَبْدِي الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا  
صَحَابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي  
بِالسِّيْفَةِ السِّيْفَةَ وَلَكِنْ يَغْفُرُ وَيَغْفِرُ  
مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَهَجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ  
بِالشَّامِ . وَفِي السُّطْرِ الثَّانِي مُحَمَّدٌ  
رَسُولُ اللَّهِ أُمَّتُهُ الْحَمَادُونَ يَحْمَدُونَ  
اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُونَ  
اللَّهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيُكَبِّرُونَ عَلَى كُلِّ  
شَرَفٍ رُغَاةَ الشَّمْسِ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ  
إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا وَلَوْ كَانُوا عَلَى رَأْسِ  
كُنَاسَةٍ وَيَأْتِزُرُونَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ  
وَيُؤَضُّونَ أَطْرَافَهُمْ وَأَصْوَاتُهُمْ بِاللَّيْلِ  
فِي جَوِّ السَّمَاءِ كَأَصْوَاتِ النَّحْلِ ❷

ذکوان بن ابوصالح نے کعب سے نقل کیا ہے: (تورات  
کی) پہلی سطر (اسطورہ) میں یوں ہے: ”محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کے رسول اور میرے پسندیدہ بندے ہیں۔ نہ سخت مزاج  
ہوں گے اور نہ سخت دل ہوں گے۔ نہ بازاروں میں  
چلانے والے ہوں گے، نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں  
گے۔ البتہ معاف کرنے والے اور بخشنے والے ہوں گے۔  
اس کی پیدائش کی جگہ مکہ ہوگی اور ہجرت کی جگہ (مدینہ)  
طیبہ، اور اس کا ملک شام ہوگا۔“ اور دوسری سطر میں اس  
طرح ہے کہ: ”اس کی امت بہت تعریف کرنے والی ہوگی۔  
وہ خوشحالی اور تنگی میں اللہ کی تعریف کریں گے۔ وہ ہر منزل  
پر اللہ کی تعریف کریں گے اور ہر بلندی پر اس کی بڑائی بیان  
کریں گے۔ وہ (اوقاتِ نماز کے لیے) آفتاب کا خیال  
رکھیں گے جب نماز کا وقت ہوگا وہ نماز پڑھیں گے اگرچہ وہ  
گھوڑے پر ہوں۔ اور اور وہ اپنی چادریں، شلواریں اپنی  
نصف پنڈلیوں تک رکھیں گے۔ اور اپنے اعظما کو وضو کرتے  
وقت دھوئیں گے۔ اور رات کو ان کی آوازیں فضا میں شہد کی  
مکھیوں کی آوازوں کی طرح ہوں گی۔“

❶ ”روایت صحیح ہے۔“ صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب کراہیة السخب فی الاسواق حدیث: 2125، کتاب التفسیر۔

سورة الفتح حدیث: 4838۔ دلائل النبوة امام البيهقي: 374/1۔ 376، کتاب المعرفة والتاریخ: 274/3۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ زید بن عوف ضعیف بلکہ متروک راوی ہے۔ میزان الاعتدال: 105/2۔ رقم الترجمة۔ 3022۔ حلیة

الاولیاء: 378/5۔

8- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي قُرَّةٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے کعب احبار سے پوچھا کہ تم تورات میں رسول اللہ ﷺ کی صفات کو کیسے پاتے ہو؟ تو کعب نے کہا ہم ان کے حالات کو اس طرح پاتے ہیں کہ: ”محمد بن عبد اللہ مکہ میں پیدا ہوں گے اور (مدینہ) طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے اور ان کی بادشاہت شام میں ہوگی۔ نہ وہ بد زبان ہوں گے اور نہ بازاروں میں چلانے والے ہوں گے۔ اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے، بلکہ وہ معاف کرنے والے اور بخشنے والے ہوں گے۔ اس کی امت کے لوگ بہت حمد کرنے والے ہوں گے ہر خوشی اور غمی میں اللہ کی تعریف کریں گے۔ اور وہ ہر بلندی پر اللہ کی بڑائی بیان کریں گے۔ وہ اپنے اعضاء کو وضو کرتے وقت دھوئیں گے۔ اور ان کی شلواریں نصف پنڈلی تک ہوں گی۔ وہ اپنی نماز میں اس طرح صفیں باندھیں گے جیسے وہ جنگ میں صفیں باندھتے ہیں۔ ان کی (گرگڑاہٹ کی) آواز ان کی مسجدوں میں ایسے ہوگی جیسے شہد کی کھیاں جھنبھاتی ہیں۔ ان کے منادی (مؤذن) کو آسمان کی فضا میں سنا جائے گا۔

**فوائد:**..... ان واضح صفات کے پائے جانے اور یہود کے ان کو پہچان لینے کے بعد یہود کا ضد وہٹ دھری کا مظاہرہ کرنا انتہائی درجے کی کمینگی تھی۔ قرآن میں ہے: ﴿يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ﴾ ”وہ (یہود و نصاریٰ) اس (نبی) کو یوں پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچان لیتے ہیں۔“ کیونکہ ایسی واضح نشانیوں کو پہچان لینا ذرا بھی مشکل نہیں۔

9- أَخْبَرَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ

بْنِ مَعْدَانَ .....

جیر بن نفیر حضرت نبی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تمہارے پاس ایسا رسول آیا جو نہ کمزور ہے اور نہ کاہل ہے، تاکہ وہ بندوں کے پردے ہٹا دے اور وہ اندھی آنکھوں کو کھول دے اور بہرے کانوں کو سنا دے اور غلط راستے کو درست کر دے حتیٰ کہ کہا جائے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔“

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ إِلَيْكُمْ لَيْسَ بِوَهْنٍ وَلَا كَسِيلٍ يُحْيِي قُلُوبًا غُلْفًا وَيَفْتَحُ أَعْيُنًا عُمِيًّا وَيُسْمِعُ آذَانًا صُمًّا وَيُقِيمُ السُّنَّةَ الْعُرُوجَاءَ حَتَّى يُقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ.)) ①

10- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ.....

عامر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی تھا۔ جسے آپ سے کوئی کام تھا۔ وہ آپ کے ساتھ چلا حتیٰ کہ آپ گھر میں داخل ہو گئے۔ اس نے کہا پس آپ کا ایک پاؤں گھر میں تھا اور دوسرا باہر، گویا کہ آپ ﷺ (کسی سے) سرگوشی کر رہے ہیں، پھر آپ متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے میں کس سے باتیں کر رہا تھا؟ یہ ایک فرشتہ تھا جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے اپنے رب سے مجھ پر سلام کہنے کی اجازت مانگی۔ اس نے کہا: ”ہم نے تجھے قرآن دیا، یا قرآن کو فیصلہ کرنے کے لئے نازل کیا اور صابر بنانے کے لئے سکینت نازل کی اور وصل کے لئے فرقان نازل کیا۔“

عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَمَشَى مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ قَالَ فَبَاحِدَى رَجُلِيهِ فِي الْبَيْتِ وَالْأُخْرَى خَارِجَةً كَأَنَّهُ يُنَاجِي فَالْتَفَتَ فَقَالَ: ((أَتَدْرِي مَنْ كُنْتُ أَكَلِمَةٍ؟ إِنَّ هَذَا مَلَكَ لَمْ أَرَهُ قَطُّ قَبْلَ يَوْمِي هَذَا، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ قَالَ إِنَّا آتَيْنَاكَ أَوْ أَنْزَلْنَا الْقُرْآنَ فَصَلًّا وَالسَّكِينَةَ صَبْرًا وَالْفُرْقَانَ وَصَلًّا.)) ②

① ”مرسل ضعیف“ یقید بن ولید مدلس ہے۔ ابوسہر عثمانی کا قول ہے: ”بقیة لیست احادیثہ نفیة فکن منها علی تقیة“ تہذیب التہذیب: 240/1۔ آئمہ فرماتے ہیں: ”فاذا قال عن فلیس بحجة“ جب ”عن“ سے روایت کرے تو حجت نہیں، نیز اقسام تدلیس کی بدترین قسم تدلیس تسویہ کرتا تھا۔ میزان الاعتدال: 331/1۔ ② اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں باقی عمرو بن ابی قیس کے بارہ میں کچھ کلام ہے اور روایت مرسل ہے نیز اس کو روایت کرنے میں امام دارمی متفق ہیں۔

**فوائد:**..... اگر کوئی بات دوسرے کی پریشانی کا سبب بن سکتی ہو تو اسے واضح کر دینا چاہیے، جیسا کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابی کوفوز اسرگوشی کی وضاحت کر دی۔ لیکن یہ جذبہ انہیں میں ہوتا ہے جن کو اپنے مسلمان بھائی کی عزت نفس اور خوشی کا احساس ہو۔ وگرنہ عموماً لوگ عمداً تکلیف دہ باتیں کرتے ہیں۔

نیز قرآن حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن کلام ہے اور مصائب میں نزول سکینت باعث صبر ہے۔ اور فرقان (معجزات) حق و باطل کے درمیان امتیاز اور رب تعالیٰ سے قربت کا باعث ہوتے ہیں۔

11- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا رِيحَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبَادٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ.....

عطیہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ربیعہ جرشى رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ”نبی ﷺ کے پاس فرشتہ آیا، آپ سے کہا گیا: آپ کی آنکھیں سو جائیں اور آپ کے کان سننے لگیں اور دل غور و فکر کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پس میری آنکھیں سو گئیں، میرے کان سننے لگے اور میرا دل سمجھنے لگا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے کہا گیا کہ ایک سردار نے ایک مکان بنایا، پھر دسترخوان لگایا اور ایک دعوت دینے والا بھیجا، جس شخص نے دعوت کو قبول کیا وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کھایا، اس سے سردار خوش ہو گیا۔ اور جس نے دعوت کو قبول نہ کیا، وہ گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان سے کچھ کھایا اور اس پر سردار ناراض ہو گیا۔ فرمایا: پس وہ سردار اللہ ہے، اور محمد ﷺ دعوت دینے والے ہیں، گھر اسلام ہے اور دسترخوان جنت ہے۔“

عَنْ عَطِيَّةٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقِيلَ لَهُ لَتَنَمَّ عَيْنُكَ وَلَتَسْمَعُ، أذُنُكَ وَلَيُعْقِلَ قَلْبُكَ . قَالَ ((فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ وَعَقَلَ قَلْبِي)) قَالَ: فَقِيلَ لِي: سَيِّدُ بَنِي دَارًا فَصَنَعَ مَأْدُبَةً وَأُرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَطْعَمْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخَطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ . قَالَ: (( فَالِلَّهِ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِيَ وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ )) ❶

**فوائد:**..... نبی کریم ﷺ کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ نیند کی حالت میں بھی آپ ﷺ کا دل بیدار رہتا اور آپ ﷺ دوران نیند اپنی حالت سے باخبر رہتے، جیسا کہ آپ ﷺ وضو کر کے لیٹتے

❶ ”اسنادہ ضعیف“ عباده بن منصور ضعیف راوی ہے۔ المعجم الكبير طبرانی جلد: 5، ص: 65، حدیث: 4597۔ کتاب

السننة امام محمد بن نصر حدیث: 109۔



پھر خرائے لینے لگے پھر اٹھ کر ویسے ہی نماز ادا فرمالتے۔ اسی حالت کا اس حدیث میں بیان ہے۔

12- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونِ التَّمِيمِيِّ.....

ابو عثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ”بطحا“ کی طرف تشریف لے گئے۔ اور آپ کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اس کو بٹھایا اور اس پر خط کھینچا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، تیرے پاس کچھ لوگ آئیں گے، ان سے بات نہ کرنا، وہ بھی تجھ سے بات نہیں کریں گے۔ پھر جہاں رسول ﷺ جانا چاہتے تھے چلے گئے۔ پھر وہ (آنے والے) اس خط کے پاس رُک جاتے تھے اور اس سے کے آگے نہیں گزرتے تھے۔ پھر نبی ﷺ کی طرف چلے جاتے، حتیٰ کہ جب رات کا آخری پہر ہوا تو آپؐ واپس تشریف لائے۔ آپ نے میرے زانو پر ٹیک لگائی، جب آپ ﷺ سوتے تو نیند میں خرائے لیتے تھے۔ جس وقت رسول اللہ ﷺ میری رانوں پر ٹکیہ لگائے سو رہے تھے اچانک میرے پاس چند آدمی آئے گویا کہ وہ اونٹ ہیں۔ ان پر سفید کپڑے تھے۔ اللہ ہی ان کی خوبصورتی کو جانتا ہے، حتیٰ کہ ایک جماعت ان میں سے آپ ﷺ کے سر کے پاس بیٹھ گئی اور ایک جماعت آپ ﷺ کے پاؤں میں بیٹھ گئی۔ انہوں نے آپس میں کہا: ”ہم نے کسی بندے کو نہیں دیکھا جس کو اس نبی کی طرح بزرگی دی گئی ہو، اس کی آنکھیں سوئی ہوئی ہیں اور اس کا دل بیدار ہے، اس کے لئے مثال بیان کرو: ایک سردار جس نے محل بنایا پھر اس نے دستر خوان لگایا، پھر اس نے لوگوں کو کھانے اور پینے کی دعوت

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبُطْحَاءِ وَمَعَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَأَقْعَدَهُ وَخَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ فَإِنَّهُ سَيَسْتَهِيءُ إِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمُهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوكَ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَرَادَ ثُمَّ جَعَلُوا يَنْتَهَوْنَ إِلَى الْخَطِّ لَا يُجَاوِزُونَهُ ثُمَّ يَصُدُّوْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ جَاءَ إِلَيَّ فَتَوَسَّدَ فَخِذِي وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فِي النَّوْمِ نَفْخًا فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدًا فَخِذِي رَاقِدًا إِذْ أَتَانِي رِجَالٌ كَانَتْهُمْ الْجِمَالُ عَلَيْهِمْ نِيَابٌ بِيضُ اللَّهُ أَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ حَتَّى قَعَدَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِهِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ فَقَالُوا بَيْنَهُمْ مَا رَأَيْنَا عَبْدًا أَوْتِيَتْهُ مِثْلُ مَا أَوْتِيَتْهُ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَنَامَانِ وَإِنَّ قَلْبَهُ لَيَقْظَانُ اضْرِبُوا لَهُ مِثْلًا سَيِّدُ بَنِي قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَا ذُبَّةً فَدَعَا النَّاسَ إِلَيَّ

دی۔ پھر وہ لوگ اٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ اس وقت بیدار ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو جانتے ہو کہ یہ کون لوگ تھے؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ فرشتے تھے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ انہوں نے کس کی مثال بیان کی تھی؟“ میں نے کہا: ”اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ رحمن نے جنت بنائی، پھر اپنے بندوں کو جنت کی طرف بلایا، جس نے اسے قبول کر لیا جنت میں داخل ہو گیا، جس نے اسے قبول نہ کیا اسے سزا دے گا اور عذاب دے گا۔“

**فوائد:** ..... یہ حدیث سابقہ حدیث سے مطول ہے، اس میں گذشتہ حدیث کی تمثیل کا مزید وضاحت

سے بیان ہے۔ جس میں دعوتِ اسلام اور مقصدِ بعثتِ نبوی کو احسن طریقے سے سمجھایا گیا ہے۔

[3].....باب كَيْفَ كَانَ أَوَّلُ شَأْنِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی پہلی حالت کیسی تھی

13- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَجْرِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ.....

عبدالرحمن بن عمرو سلمی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابی عتبہ بن عبدسلمی نے لوگوں سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے پوچھا: ”اے اللہ کے رسول! آپ کی پہلی حالت کیسی تھی؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری گود کھیلانے والی دایہ بنو سعد بن بکر سے تھی، میں اور اس کا بیٹا ان کے جانوروں کو لیکر چلے اور ہم نے اپنے ساتھ کھانا نہ لیا۔ میں نے کہا: اے میرے بھائی! جاؤ اور ماں کے پاس سے ہمارے لئے کچھ لے کر آؤ۔“ میرا بھائی چلا

طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ ثُمَّ ارْتَفَعُوا وَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لِيُ اتَدْرِي مَنْ هَؤُلَاءِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: (( هُمُ الْمَلَائِكَةُ )) قَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوهُ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: (( الرَّحْمَنُ بَنَى الْجَنَّةَ فَدَعَا إِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ جَنَّتَهُ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ وَعَذَّبَهُ )) ❶

❶ "اسنادہ حسن" جامع الترمذی۔ کتاب الامثال باب: . (اجاء فو: مثل الله لعباده، حدیث: 2861۔

گیا اور میں جانوروں کے پاس ٹھہر گیا۔ پس دو سفید پرندے آئے، گویا کہ وہ چیلیں ہیں۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”کیا یہ وہی ہے؟“ دوسرے نے کہا: ”جی ہاں۔“ پس وہ دونوں میری طرف تیزی سے لپکے۔ پس انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے گدی کے بل لٹا دیا۔ انہوں نے میرے پیٹ کو چاک کیا پھر میرے دل کو نکالا، پس اسے چاک کیا۔ پھر انہوں نے اس میں سے دو سیاہ (خون کے) توٹھڑے نکالے، پھر ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”میرے پاس برف والا پانی لاؤ۔“ پھر اس نے اس سے میرے سینے کو دھویا۔ پھر اس نے کہا: ”میرے پاس اولوں کا پانی لاؤ۔“ پھر اس کے ساتھ اس نے میرے دل کو دھویا۔ پھر اس نے کہا: ”میرے پاس تسکین لاؤ۔“ پس اس نے اسے میرے دل میں چھڑک دیا۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”انہیں سی دو۔“ پس اس نے سی دیا، اور اس پر مہر نبوت لگا دی۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”اس کو ایک پلڑے میں رکھو اور اس کی امت کے ہزار آدمیوں کو دوسرے پلڑے میں رکھو۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس وقت ہزار آدمیوں کو اپنے اوپر دیکھ رہا تھا، میں خوفزدہ تھا کہ ان میں سے کوئی میرے اوپر نہ گر پڑے۔“ پھر اس نے کہا: ”اگر اس کی پوری امت کا وزن اس کے ساتھ کیا جائے تو یہ ان سب سے دزنی ہو۔“ پھر وہ چلے گئے اور مجھے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں بہت خوفزدہ ہوا، پھر میں اپنی ماں کے پاس چلا گیا۔ میں نے اسے تمام ماجرا سنایا، وہ ڈر گئیں

لَنَا وَلَمْ نَأْخُذْ مَعَنَا زَادًا، فَقُلْتُ يَا أُخِي أَذْهَبَ فَاتِنَا بَزَادٍ مِّنْ عِنْدِ أُمَّنَا فَانْطَلَقَ أُخِي وَمَكَّثْتُ عِنْدَ الْبُهِمِّ فَأَقْبَلَ طَائِرَانِ أَبْيَضَانِ كَأَنَّهُمَا نُسْرَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَهْوَى هُوَ قَالَ الْآخَرُ نَعَمْ فَأَقْبَلَا يَتْتَدِرَانِي فَأَخَذَانِي فَبَطَحَانِي لِلْقَفَا فَشَقَّ بَطْنِي ثُمَّ اسْتَخْرَجَا قَلْبِي فَشَقَّاهُ فَأَخْرَجَا مِنْهُ عِلْقَتَيْنِ سَوْدَاوَيْنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ ائْتِنِي بِمَاءٍ تَلْحُ فَعَسَلَ بِهِ جَوْفِي ثُمَّ قَالَ ائْتِنِي بِمَاءٍ بَرِدٍ فَعَسَلَ بِهِ قَلْبِي ثُمَّ قَالَ ائْتِنِي بِالسَّكِينَةِ فَذَرَّاهُ فِي قَلْبِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ حُصَّه فَحَاصَهُ وَخَنَمَ عَلَيْهِ بِخَاتِمِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اجْعَلْهُ فِي كَفَّةٍ وَاجْعَلْ الْفَا مِنْ أُمَّتِهِ فِي كَفَّةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْأَلْفِ فَوْقِي أُشْفِقُ أَنْ يَحْرَأَ عَلَيَّ بَعْضُهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّ أُمَّتَهُ وَرَدَّتْ بِهِ لَمَالَ بِهِمْ ثُمَّ انْطَلَقَا وَتَرَكَانِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَقَرَفْتُ فَرَقًا شَدِيدًا ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي نَقِيتُ فَأَشْفَقْتُ أَنْ يَكُونَ قَدَّ النَّبَسِ بِي فَقَالَتْ: أَعْيْذُكَ

کہ کہیں مجھے کوئی چیز نہ چمٹ گئی ہو۔ اور کہا: ”اللہ تجھے پناہ میں رکھے، اس نے ایک اونٹ تیار کیا اور مجھے پالان پر بٹھایا اور خود میرے پیچھے سوار ہو گئی۔ حتیٰ کہ ہم میری ماں کے پاس پہنچ گئے۔ پھر اس نے کہا: ”میں نے اپنی امانت حوالے کر دی اور اپنا فرض پورا کیا۔“ اور جو واقعہ میرے ساتھ ہوا تھا اسے بیان کر دیا وہ اس سے خوفزدہ نہ ہوئی۔ اس نے کہا: ”جس وقت یہ مجھ سے پیدا ہوا تھا میں نے ایسا نور دیکھا تھا جس سے ملک شام کے تمام گھر (محلات) روشن ہو گئے تھے۔“

بِاللَّهِ فَرَحَلْتُ بَعِيرًا لَهَا فَجَعَلْتَنِي عَلَى الرَّحْلِ وَرَكِبْتُ حَلْفِي حَتَّى بَلَّغْنَا إِلَى أُمِّي فَقَالَتْ أَدْبَيْتُ أَمَانَتِي وَذَمْتَنِي وَحَدَّثْتَهَا بِالَّذِي لَقَيْتُ فَلَمْ يَرُوعَهَا ذَلِكَ وَقَالَتْ إِنِّي رَأَيْتُ جِنَّ حَرَجَ مِيْنِي بَعْنِي نُورًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ.)) ❶

**فوائد:** ..... یہ بچپن میں ہی اللہ کی جانب سے آپ کی اندرونی طہارت کا بندوبست تھا۔ یہ واقعہ آپ ﷺ کے ساتھ پانچویں سال پیش آیا۔ (مسلم) نیز آپ ﷺ کا اپنی امت کے مقابلے میں وزنی ہونا یہ علوشان کی بنا پر ہے۔ (( مَنْ دَلَّ عَلَيَّ خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اجْرِ فَاعِلِهِ )) (مسلم) ”جو کوئی نیکی پر راہنمائی کرے پس اس کے لیے نیکی کرنے والے کے برابر اجر ہوگا۔“ کے اعتبار سے چونکہ آپ ﷺ ساری امت کے مصلح و راہنما ہیں اس لیے ساری امت کی نیکیاں برابر آپ ﷺ کے رتبے کو بڑھانے کا باعث ہیں اور اللہ کی طرف سے عطا کردہ مقام آپ کی شان و عظمت کو اور چار چاند لگا دیتا ہے۔

14- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَثْمَانَ الْقُرَشِيُّ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ .....

ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! جس وقت آپ کو نبوت ملی تو آپ کو کیسے پتہ چلا کہ آپ نبی ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ذر! میں مکہ کے کسی نالے پر تھا میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں سے ایک زمین پر آیا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان تھا ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی

عَنْ أَبِي ذَرِّ الْعِفْهَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتَّى اسْتَيْقَنْتَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرِّ أَنَانِي مَلَكَانِ وَأَنَا بَعْضُ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا

❶ مذکورہ سند اگرچہ بقیہ بن ولید کی وجہ سے ضعیف ہے، مگر مسند احمد: 184/4 اور مستدرک حاکم، میں نیز حدیث: 4230 میں اور طبرانی (322) میں صحیح بخاری سے مروی ہے اور وہ صحیح ہے۔

سے کہا: ”کیا یہ وہی ہے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”اسے ایک آدمی کے ساتھ تولو۔“ میں اس کے ساتھ تولا گیا تو میں وزنی ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: ”اس کا دس آدمیوں کے ساتھ وزن کرو۔“ میرا ان سے وزن کیا گیا تو میں ان سے وزنی ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: ”اسے سو آدمیوں کے ساتھ تولو۔“ میں ان کے ساتھ تولا گیا تو ان سے بھی جھک گیا۔ پھر اس نے کہا: ”اسے ہزار آدمیوں کے ساتھ تولو۔“ میں ان کے ساتھ تولا گیا تو ان سے بھی جھک گیا۔ گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ ترازو کے ہلکا ہونے کی وجہ سے مجھ پر گر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”اگر اس کی پوری امت سے اس کا وزن کیا جاتا تو یقیناً یہ اس سے جھک جاتا۔“

لِصَاحِبِهِ أَهْوَهُ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرِنَهُ  
بِرَجُلٍ فَوَزِنْتُ بِهِ فَوَزَنْتُهُ ثُمَّ قَالَ فَرِنَهُ  
بِعَشْرَةِ فَوَزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتَهُمْ ثُمَّ قَالَ  
زِنُهُ بِمِائَةِ فَوَزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتَهُمْ ثُمَّ  
قَالَ زِنُهُ بِأَلْفٍ فَوَزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتَهُمْ  
كَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَيْهِمْ يَنْتِظِرُونَ عَلَيَّ مِنْ  
حِفَّةِ الْمِيزَانِ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا  
لِصَاحِبِهِ لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا. ①

15- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ.....

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَادِيهِمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مَهْدَاةٌ. ②

ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کو پکارتے تھے کہ: ”اے لوگو! میں تو محض رحمت اور ہدایت کا ذریعہ ہوں۔“

**فوائد:**..... آپ ﷺ دو اعتبار سے امت کے لیے رحمت تھے۔ (۱) اخلاقی و صفاتی طور پر جیسا کہ آپ ﷺ انسانوں و حیوانوں سبھی کے لیے شفقت و رحمت والا سلوک کرتے، حتیٰ کہ دشمن بھی آپ ﷺ کی نرمی، مہربانی اور رحم دیکھ کر غلام بن جاتے (۲) ذاتی طور پر: آپ ﷺ کی ذات امت کے لیے باعث رحمت تھی قرآن میں ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ﴾ کہ جب تک آپ ﷺ ان میں ہیں ہم ان کو عذاب نہیں دیں گے۔

① "اسنادہ منقطع" عروہ بن زبیر نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ دلائل النبوة امام ابو نعیم حدیث: 167،

کشف الاستار: 115، 116/3، حدیث: 2371، کتاب الضعفاء امام عقبلی: 183/1

② "اسنادہ صحیح" البتہ روایت مرسل ہے، کیونکہ ابوصالح تابعی ہیں۔ امام بیہقی نے دلائل النبوة: 1858/1 امام نقاشی نے مستد الشاہاب حدیث: 1160، امام طبرانی نے المعجم الصغیر: 59/1، المعجم الاوسط حدیث: 30 میں سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی نقل کیا ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے۔

[4].....بَاب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ مِنْ إِيْمَانِ الشَّجَرِ بِهِ وَالْبَهَائِمِ وَالْجِنِّ

درختوں، جنوں اور چوپایوں کا نبی ﷺ پر ایمان لانا جس کے ذریعے

نبی ﷺ کو بزرگی دی گئی

16- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ عَطَاءٍ.....

ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر میں رسول ﷺ کے ساتھ تھے ایک اعرابی آیا، جب وہ آپ کے قریب ہوا تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو کہاں کا ارادہ رکھتا ہے؟“ اس نے کہا: ”اپنے گھر کا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا بھلائی میں تجھے کچھ رغبت ہے؟“ اس نے کہا: ”وہ کیا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ اس نے کہا: ”جو بات آپ کہہ رہے ہیں اس پر کون گواہی دے گا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کیکر کا درخت۔“ اور وہ درخت وادی کے کنارے پر تھا پس اسے رسول اللہ ﷺ نے بلایا، وہ زمین کو پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین بار گواہی طلب کی، اس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ آپ ایسے ہی ہیں جیسے آپ نے فرمایا۔ پھر وہ اپنی جگہ پر لوٹ گیا۔ اور وہ دیہاتی اپنی قوم کے پاس لوٹ گیا۔ اور اس نے کہا: ”اگر انہوں نے میری پیروی کی تو میں ان سب کو آپ کے پاس لاؤں گا، وگرنہ میں لوٹ آؤں گا اور آپ کے پاس ہی رہوں گا۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيْنَ تُرِيدُ؟)) قَالَ إِلَى أَهْلِي. قَالَ ((هَلْ لَكَ فِي خَيْرٍ)) قَالَ وَمَا هُوَ. قَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَيَّ مَا تَقُولُ؟ قَالَ هَذِهِ السَّلْمَةُ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَحْدُ الْأَرْضِ خَدًّا حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا تَلَاثًا فَشْهَدَتْ تَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبِتِهَا وَرَجَعَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى قَوْمِهِ وَقَالَ إِنِّي تَبِعُونِي أَتَيْتُكُمْ بِهِمْ وَإِلَّا رَجَعْتُ فَكُنْتُ مَعَكُمْ. ①

① حدیث صحیح "سند الموصلی: 34/10، حدیث: 5662، صحیح ابن حبان: 6505۔ مورد الظمان، حدیث: 2110.

**فوائد:** ..... یہ خرق عادت کام کا وقوع پذیر ہونا معجزہ الہی تھا جو کہ کبھی کبھار احقاق حق کے لیے واضح ہوتا ہے۔ اس سے اہل ایمان کو تقویت ملتی ہے اور دشمنوں پر حجت تمام ہوتی ہے۔ نیز معجزہ کے ظہور میں انبیاء و رسل ﷺ کی مرضی نہیں چلتی کہ وہ جب چاہیں معجزہ کر دکھائیں، بلکہ معجزہ تو بھی ظہور پذیر ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی مرضی و حکمت اس کی متقاضی ہو۔

17- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں نکلا، آپ قضائے حاجت کے لئے جاتے تو آپ غائب ہو جاتے۔ پس آپ نظر نہ آتے تھے۔ پس ہم ایک میدان میں اترے جس میں کوئی درخت نہ تھا اور نہ ہی کوئی پہاڑ نظر آتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے جابر! اپنے لوٹے میں پانی لاؤ، اور ہمارے ساتھ چلو۔“ جابر کہتے ہیں کہ ہم چلنے لگے حتیٰ کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اچانک دو درخت نظر آئے جن کے درمیان چار ہاتھ کا فاصلہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے جابر! اس درخت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ رسول ﷺ تجھے کہتے ہیں کہ اپنے ساتھی کے ساتھ مل جا تا کہ میں تمہارے پیچھے بیٹھوں۔“ کہتے ہیں: میں نے (ایسے ہی) کیا، تو وہ درخت اس کی طرف لوٹ آیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے بیٹھ گئے۔ پھر وہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر لوٹ گئے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے گویا کہ پرندے ہمارے اوپر سایہ کئے ہوئے ہیں۔ پھر آپ کے سامنے ایک عورت آئی، اس کے پاس اس کا بچہ تھا۔ اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میرے اس بیٹے کو شیطان روزانہ تین بار پکڑتا ہے۔“

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ لَا يَأْتِي الْبُرَارَ حَتَّى يَتَغَيَّبَ فَلَا يُرَى فَتَزَلُّنَا بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ لَيْسَ فِيهَا شَجَرَةٌ وَلَا عِلْمٌ فَقَالَ يَا جَابِرُ اجْعَلْ فِي إِذَاوَتِكَ مَاءً ثُمَّ انْطَلِقْ بِنَا. قَالَ فَاِنْطَلَقْنَا حَتَّى لَا نَرَى فِإِذَا هُوَ بِشَجَرَتَيْنِ بَيْنَهُمَا أَرْبَعُ أذْرُعٍ فَقَالَ يَا جَابِرُ انْطَلِقْ إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْ يَقُولُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ الْحَقِي بِصَاحِبَتِكَ حَتَّى أُجْلِسَ خَلْفُكُمْمَا [قَالَ فَفَعَلْتُ] فَرَجَعَتْ إِلَيْهَا فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُمَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَكَانِهِمَا فَرَكِبْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَيْنَا الطَّيْرُ تُظَلُّنَا فَعَرَضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا يَأْخُذُهُ الشَّيْطَانُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَارٍ.

آپ ﷺ نے اس کو پکڑ کر اپنے اور پالان کی اگلی جگہ کے درمیان بٹھایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے دشمن! دور ہو جا میں اللہ کا رسول ہوں، اللہ کے دشمن دور ہو جا میں اللہ کا رسول ہوں۔“ آپ نے اس طرح تین بار فرمایا، پھر اس بچے کو عورت کی طرف لوٹا دیا۔ جب ہم نے اپنا سفر طے کر لیا تو ہم اس جگہ سے گزرے، وہ عورت ہمارے سامنے آئی۔ اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا۔ اور اس کے ساتھ دو مینڈھے تھے، جنہیں وہ ہانک رہی تھی۔ اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میری طرف سے یہ تحفہ قبول کریں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا بھیجا ہے، اس کے بعد شیطان اس بچے کے پاس کبھی نہیں آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مینڈھا اس سے لے لو، اور دوسرا اسے واپس کر دو۔“ جابر کہتے ہیں: ”پھر ہم روانہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے۔ گویا کہ پرندے ہمارے اوپر سایہ کئے ہوئے ہیں۔ اچانک ایک اونٹ بدکتا ہوا آیا حتیٰ کہ جب لوگوں کے درمیان آیا تو سجدے میں گر پڑا، رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے، پھر لوگوں سے فرمایا: ”یہ اونٹ کس کا ہے؟“ چند انصاری نوجوانوں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! یہ اونٹ ہمارا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا کیا حال ہے؟“ انہوں نے کہا: ”ہم نے بیس برس تک اس پر پانی لا دیا ہے، جبکہ اس پر چربی تھی، پس ہم نے ارادہ کیا کہ ہم اس کی قربانی کر دیں، پھر اسے اپنے لڑکوں کے درمیان تقسیم کر دیں تو وہ ہم سے بھاگ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے میرے ہاتھ بیچ

قَالَ فَتَنَاوَلَ الصَّبِيَّ فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُقَدِّمِ الرَّحْلِ ثُمَّ قَالَ اِحْسَا عَدُوَّ اللَّهِ اَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْسَا عَدُوَّ اللَّهِ اَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَيْهَا فَلَمَّا قَضَيْنَا سَفَرَنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ فَعَرَضَتْ لَنَا الْمَرْأَةُ مَعَهَا صَبِيَّهَا وَمَعَهَا كَبْشَانٍ تَسْوِفُهُمَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْبَلْ مِنِّي هَدِيَّتِي فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عَادَ إِلَيْهِ بَعْدَ فَقَالَ ((خُذُوا مِنْهَا وَاحِدًا وَرُدُّوْا عَلَيْهَا الْآخَرَ)) قَالَ: ثُمَّ سَرَرْنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَيْنَا الطَّيْرُ تُظَلُّنَا فَإِذَا جَمَلٌ نَادَى حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ سِمَاطَيْنِ خَرَّ سَاجِدًا فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَلَى النَّاسِ مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ فَإِذَا فِتْيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا هُوَ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ فَمَا شَأْنُهُ قَالُوا اسْتَيْنَا عَلَيْهِ مُنْذُ عَشْرِينَ سَنَةً وَكَانَتْ بِهِ شُحَيْمَةٌ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْحَرَهُ فَنَقْسِمَهُ بَيْنَ غِلْمَانِنَا فَأَنْفَلَتْ مِنَّا. قَالَ: ((بِيعُوْنِيهِ)) قَالُوا لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: ((إِمَّا لَا فَاحْسِنُوا



دو۔ انہوں نے کہا: ”نہیں اے اللہ کے رسول! بلکہ وہ آپ ہی کا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر (بیچے) نہیں ہو تو پھر اس کے ساتھ حسن سلوک کرو، حتیٰ کہ اسے موت آجائے۔“ اس وقت مسلمانوں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ہم چوپایوں سے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کسی چیز کے لائق نہیں کہ کسی چیز کو سجدہ کرے۔ اگر یہ بات جائز ہوتی تو عورتیں اپنے شوہروں کو سجدہ کرتیں۔“

إِلَيْهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ)) قَالَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُودِ لَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ . قَالَ: (( لَا يَنْبَغِي لِشَيْءٍ أَنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ كَانَ النِّسَاءَ لِأَزْوَاجِهِنَّ.)) ❶

**فوائد:** ..... اس سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔ (۱) قضائے حاجت کے لیے راستے سے ہٹ کر اور چھپ کر بیٹھنا چاہیے۔ (۲) اگر کسی کو جنات کی شکایت ہو تو اس کو دم کرنا اور اس کی مدد کرنا مستحب ہے۔ (۳) آپ ﷺ جانوروں کے لیے بھی رحیم تھے۔ (۴) سجدہ تعظیسی اس امت میں حرام ہے۔

18- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنِ الدِّيَالِ بْنِ حَرَمَلَةَ.....

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے۔ حتیٰ کہ ہم بنونجار کے باغ میں پہنچ گئے۔ اس باغ میں ایک اونٹ تھا کہ جونہی کوئی آدمی باغ میں داخل ہوتا تو اونٹ اس پر حملہ کر دیتا، انہوں نے نبی ﷺ کے پاس اس بات کا ذکر کیا۔ آپ اس کے پاس آئے اور اسے بلایا تو وہ اپنا ہونٹ زمین سے لگاتا ہوا چلا آیا۔ حتیٰ کہ وہ آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مہار لاؤ۔“ آپ ﷺ نے اسے مہار ڈالی۔ اور اسے اس کے مالک کی طرف لوٹا دیا۔ پھر آپ متوجہ ہوئے تو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَفَعْنَا إِلَى حَائِطٍ فِي بَنِي النَّجَّارِ فَبِإِذَا فِيهِ جَمَلٌ لَا يَدْخُلُ الْحَائِطَ أَحَدٌ إِلَّا شَدَّ عَلَيْهِ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَاهُ فَدَعَاهُ فَجَاءَ وَاصِعًا مُشْفَرَةً عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى بَرَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ هَاتُوا خِطَامًا فَخَطَمْتُهُ وَدَفَعْتُهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ

❶ ”اسنادہ ضعیف“ اسماعیل بن عبد الملک ضعیف ہے۔ البتہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث: 1803 - دلائل النبوة امام بیہقی: 18-19/6 - التمهید امام ابن عبد البر: 223,224 - نیز امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد نے اس کو مختصر ذکر کیا ہے۔

التَّفَتَ فَقَالَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ إِلَّا يَعْلَمُ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ إِلَّا عَاصِيَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ. ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: ”آسمان اور زمین کے درمیان نافرمان جنوں اور انسانوں کے علاوہ ہر چیز جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا کائنات کی ہر چیز آپ ﷺ کی نبوت کی گواہ ہے۔ سوائے نافرمان جنوں اور انسانوں کے۔

19- أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقِدِ السَّبَخِيِّ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنِ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُونٌ وَإِنَّهُ يَأْخُذُهُ عِنْدَ عَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَيَحْبِثُ عَلَيْنَا فَمَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَتَنَعَ نَعَةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجِرْوِ الْأَسْوَدِ فَسَعَى. ❷

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئی۔ اس نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! میرے بیٹے کو جنون ہے۔ صبح کے کھانے کے وقت اور شام کے کھانے کے وقت اس پر جن آتا ہے پس وہ ہمارا بہت کچھ خراب کر دیتا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی، اس بچے نے قے کی اور اس کے پیٹ سے سیاہ پلے کی مانند کوئی چیز نکلی جو دوڑ گئی۔

20- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يَعْقِبُ بْنُ أَبِي بَكْئِرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ سِمَاكِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجْرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ. ❸

جابر بن سمرة رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں مکہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو نبوت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا۔ میں اب بھی اسے پہچانتا ہوں۔“

❶ ”استادہ جید“ مسند احمد: 3/310 - مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث: 11168۔

❷ ”استادہ ضعیف“ فرقدی ضعیف ہے۔ مسند احمد: 1/239 - دلائل النبوة: 6/182 - المعجم الكبير: 12/57، حدیث: 12460۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، فضل نسب النبی ﷺ وتسلیم الحجر علیہ قبل النبوة، حدیث: 5939 - مسند احمد: 5/89 - جامع الترمذی، کتاب المناقب، حدیث: 3624۔

**فوائد:** ..... بحث سے قبل ہی آپ ﷺ کی نشانیوں سے لوگ آپ ﷺ کو مستقبل کا نبی ہونے کی حیثیت سے پہچان رہے تھے۔ کیونکہ ایسی علامات ظاہر ہوتی رہتی تھیں۔ جیسے بچپن میں شق صدر کا واقعہ پیش آنا اور ابوطالب کے ساتھ سفر تجارت میں پادریوں کا آپ ﷺ کی علوشان سے آگاہ ہو جانا، وغیرہ۔ اسی طرح بے جان اشیاء کو بھی اللہ نے یہ آگاہی فراہم کر دی۔

21- حَدَّثَنَا قَرُوءَةُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي تَوْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبَّادِ أَبِي يَزِيدَ.....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَرَرْنَا بَيْنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ فَلَمْ نَمَرَّ بِشَجَرَةٍ وَلَا جَبَلٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. ①

علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مکہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم آپ کے ساتھ مکہ کے ایک کونہ میں گئے۔ ہمارا گزر درختوں اور پہاڑوں کے درمیان سے ہوا، ہر درخت اور پہاڑ کہتا: ”السلام علیک یا رسول اللہ“۔

**فوائد:** ..... اس میں آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل، معجزات کا بیان ہے۔ جو روزِ روشن کی طرح اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ آپ ﷺ عام دنیا دار، جادوگر نہیں تھے بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی و رسول تھے۔

22- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَإِذَا هُوَ بِقَرِيبٍ مِّنْ مِائَةِ ذَنْبٍ قَدْ أَقْعَيْنَ وَفُودَ الدِّنَابِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

شمر بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ مزینہ یا جہنیہ قبیلے کا ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی تو اچانک دیکھا کہ سو کے قریب بھیڑیے تھے جو بھیڑیوں کی طرف سے وند کی صورت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان صحابہ سے فرمایا: ”تم ان کو اپنے کھانے

① اس حدیث کی سند میں عتیں ہیں: (1) ولید بن ابی ثور ضعیف ہے۔ (2) اور عباد ابی یزید مجہول ہے۔ ترمذی نے کتاب المناقب: 3630 میں اور بیہقی نے دلائل النبوة 154/12 میں اسے روایت کیا ہے جس میں یونس بن عمنہ نے ولید بن ابی ثور کی متابعت کی ہے مگر اس سے کوئی تقویت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے کہ یونس بن عمنہ بھی مجہول راوی ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ درج قبول تک پہنچتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث: 11785 - البدایة والنهاية: 146/6 -

وَسَلَّمَ (( تَرَضُّحُونَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ طَعَامِكُمْ وَتَأْمُنُونَ عَلَيَّ مَا سِوَى ذَلِكَ؟ )) فَشَكُّوا إِلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَاجَّةَ . قَالَ (( فَأَذْنُوهُنَّ )) قَالَ فَأَذْنُوهُنَّ فَخَرَجْنَ وَلَهُنَّ عُوَاءٌ. ①

سے کچھ کھلا دیا کرو، اس سے تم باقی چیزوں (بھیر بکریوں) کے متعلق امن میں رہو گے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حاجت مندی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پس تمہی ان کو اطلاع دے دو۔“ اس نے کہا: لوگوں نے ان کو اطلاع دی۔ تو وہ اس حال میں نکلے کہ وہ چیختے چلاتے جا رہے تھے۔“

**فوائد:** ..... جنگلی جانوروں وغیرہ کو کھانے میں سے کچھ ڈال دینا چاہیے تاکہ دوسری خوراک کو یہ خراب نہ کریں۔ لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاں چونکہ قلت تھی۔ چنانچہ ان کی شکایات پر آپ ﷺ نے انہیں بھگا دیا۔ بہر حال بہتر یہی ہے آپ کے حسب مشورہ انہیں کچھ نہ کچھ ڈال دیا جائے۔

23- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ وَقَدْ تَخَضَّبَ بِاللِّدْمِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ جَبْرِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تُحِبُّ أَنْ أُرِيكَ آيَةَ قَالَ نَعَمْ فَظَنَرَ إِلَيَّ شَجْرَةً مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا فَجَانَتْ وَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِي حَسْبِي. ②

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ غمزدہ بیٹھے تھے۔ اہل مکہ اور قریش کی کارروائی کی وجہ سے خون سے رنگے ہوئے تھے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کو کوئی نشانی دکھاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ انہوں نے آپ کے اپنے پیچھے ایک درخت کی طرف دیکھا، جبریل نے کہا: ”اسے بلائیں۔“ آپ ﷺ نے اسے بلایا، وہ آگیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: آپ حکم دیں کہ وہ لوٹ جائے۔ آپ نے اسے لوٹنے کا حکم دیا تو وہ لوٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے کافی ہے، مجھے کافی ہے۔“

**فوائد:** ..... معجزات جہاں صدق و حق کا بیان تھے وہیں آپ ﷺ کے ثبوت قلب کا باعث بھی

① "اسنادہ صحیح" مسند احمد: 113/3 - مصنف ابن ابی شیبہ: 478/11، حدیث: 11781 - سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، حدیث: 4028 -

تھے۔ کیونکہ مصائب سے گھبرا جانا انسانی فطرت ہے۔ لیکن حصول جزا کی امید آدمی کو ہمت نہیں ہارنے دیتی۔ اسی لیے جبریل علیہ السلام نے معجزہ دکھلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل حق پر جم جائے اور امید کی شمع روشن رہے۔

24- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُرِيكَ آيَةَ قَالَ بَلَى قَالَ فَادْهَبْ فَاذْعُ بِتِلْكَ النَّحْلَةَ فَدَعَاهَا فَجَاءَتْ تَنْقُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ قُلْ لَهَا تَرْجِعْ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ارْجِعِي فَرَجَعَتْ حَتَّى عَادَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَقَالَ يَا بَنِي عَامِرٍ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا كَالْيَوْمِ أُسْحَرَ مِنْهُ. ①

ابن عباس رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تجھے کوئی نشانی نہ دکھاؤں؟“ اس نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جاؤ! اس کھجور کے تنے کو بلاؤ۔“ اس نے اسے بلایا تو وہ کودتا ہوا آگیا۔ اس نے کہا: ”آپ اسے کہیں کہ وہ لوٹ جائے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا کہ: ”لوٹ جا۔“ تو وہ لوٹ گیا حتیٰ کہ اپنی جگہ پہنچ گیا۔ اس نے کہا: اے بنی عامر! میں نے آج کی طرح اس شخص سے زیادہ جا دوگر کوئی نہیں دیکھا۔

**فوائد:** ..... معجزات انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سلیم الفطرت لوگوں کے لیے تو باعثِ رشد و ہدایت، جب کہ ہٹ دھرموں کے لیے باعثِ ضلالت ہوتے ہیں جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر فرعون اور اس کے حواریوں نے آپ کو جا دوگر قرار دیا۔ قرآن میں ہے: ﴿قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَذَا لَسِجْرٌ عَلَيْنَا﴾ ”فرعون کے ارکان حکومت نے کہا کہ بے شک یہ صالح عالم جا دوگر ہے۔“ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے کا فر کہنے لگے ﴿إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ﴾ اسی طرح کافروں کا یہ وتیرہ رہا ہے کہ وہ معجزات کو کم عقلی کی بنا پر جا دوگر قرار دیتے رہے ہیں۔

[5]..... بَابُ مَا أَكْرَمَ اللَّهُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ تَفْجِيرِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی جاری ہونے کی کرامت کا بیان

25- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الضُّحَى.....

① ”استاد صحیح“ مسند احمد: 223/1 - جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب فی حنین الجذع، حدیث: 3628

- المعجم الكبير: 110/12، حدیث: 12622 -

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بلال کو بلایا۔ بلال نے پانی تلاش کیا، پھر واپس آیا تو اس نے کہا: ”اللہ کی قسم میں نے پانی نہیں پایا۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا کوئی پرانا مشکیزہ ہے؟“ وہ آپ کے پاس مشکیزہ لایا۔ آپ نے اپنی ہتھیلیوں کو اس میں پھیلایا تو آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے چشمہ جاری ہو گیا۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پڑھ رہے تھے اور دوسرے لوگ وضو کر رہے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَلَالٍ فَطَلَبَ بِلَالٌ الْمَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ شَيْءٍ فَاتَاهُ بِشَيْءٍ فَبَسَطَ كَفَّيْهِ فِيهِ فَأَبْعَثَتْ تَحْتَ يَدَيْهِ عَيْنٌ قَالَ فَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَشْرَبُ وَغَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ. ①

**فوائد:** ..... یہ بھی اللہ کی جانب سے ایک معجزہ تھا۔ لیکن معجزہ برپا کرنے کے لیے آپ ﷺ کو پانی یا مشکیزے کی ضرورت پڑی، جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ معجزہ ظاہر کرنے میں قانون قدرت کے تابع تھے۔

26- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ نُبَيْحِ الْعَنْزَرِيِّ قَالَ ..... قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ غَزَوْنَا أَوْ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بِضِعَةِ عَشْرٍ وَمِئْتَانِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ فِي الْقَوْمِ مِنْ طَهُورٍ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْعَى بِبِادَاوَةٍ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ مَاءٌ غَيْرُهُ فَصَبَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي قَدَحٍ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَرَكَ الْقَدَحَ فَرَكِبَ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے جنگ کی۔ یا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے۔ اور ہم اس دن دوسو دس سے کچھ زیادہ تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا لوگوں کے پاس پانی ہے؟“ ایک آدمی دوڑتا ہوا لوٹا لے کر آیا۔ اس میں کچھ پانی تھا اس کے علاوہ کسی کے پاس پانی نہ تھا۔ اسے رسول اللہ ﷺ نے پیالے میں ڈال دیا، پھر اچھی طرح وضو کیا، پھر آپ فارغ ہوئے اور پیالے کو چھوڑ دیا، لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور کہنے لگے، اسے مل لو، مل لو، رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو سنا اور

① تمام راوی ثقہ ہیں۔ معمولی علت قاصر نہیں ہے، آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا بخاری و مسلم سمیت دیگر کتب حدیث میں بھی منقول ہے۔ مسند احمد: 251/1 - المعجم الكبير: 87/12، حدیث: 1265 - كشف الاستار: 136/3، حدیث: 2415۔

فرمایا: ”ٹھہر جاؤ!“ پھر آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی کو پانی اور پیالے میں رکھا اور فرمایا: ”اللہ کے نام سے شروع کرنا ہوں۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھی طرح وضو کرو“ جابر کہتے ہیں: ”اس ذات کی قسم! جس نے مجھے بینائی کے ساتھ بتلائے آزمائش کیا، تحقیق میں نے آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے نکلتے ہوئے دیکھے۔ آپ نے ہاتھوں کو اس وقت تک نہیں ہٹایا جب تک تمام لوگوں نے وضوء نہیں کر لیا۔“

النَّاسُ ذَلِكَ الْقَدْحِ وَقَالُوا تَمَسَّحُوا  
تَمَسَّحُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى  
رِسْلِكُمْ حِينَ سَمِعْتُمْ يَقُولُونَ ذَلِكِ  
فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَفَّهُ فِي الْمَاءِ  
وَالْقَدْحِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ أُسْبِغُوا  
الطُّهُورَ فَرَأَى الْوَدَى هُوَ ابْتِلَانِي بِبَصْرِي  
لَقَدْ رَأَيْتُ الْعُيُونَ عُيُونَ الْمَاءِ تَخْرُجُ  
مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَلَمْ يَرْفَعْهَا حَتَّى  
تَوَضَّعُوا أَجْمَعُونَ. ❶

27- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَحُصَيْنِ سَمِعَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يَقُولُ.....

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پیاسے ہوئے تو ہم گھبرا گئے۔ تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، آپ ﷺ نے کنورے میں اپنا ہاتھ رکھا، وہ پانی سے یوں ابلنے لگا گویا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے نکل رہے ہوں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا نام ذکر کرو! (یعنی بسم اللہ پڑھو!) ہم نے پیا حتیٰ کہ ہم سیراب ہو گئے اور وہ ہمارے لئے کافی ہو گیا۔ عمرو بن مرثد کی حدیث میں ہے کہ ہم نے جابر سے پوچھا کہ تم کتنے تھے؟“ اس کہا: ”ہم پندرہ سوتھے اور اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو ہمارے لئے کافی ہوتا۔“

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
أَصَابَنَا عَطَشٌ فَجَهَشْنَا فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَوَضَعَ يَدَهُ فِي تَوْرٍ فَجَعَلَ يُفُورُ كَأَنَّهُ  
عُيُونٌ مِنْ خَلَلِ أَصَابِعِهِ وَقَالَ اذْكُرُوا  
اسْمَ اللَّهِ فَشَرِبْنَا حَتَّى وَسِعْنَا وَكَفَانَا  
وَفِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقُلْنَا  
لِجَابِرِ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ كُنَّا الْفَأَ وَخَمْسَ  
مِائَةٍ وَلَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا. ❷

**فوائد:** ..... اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی برکت سے تھوڑے سے پانی سے چشمے جاری کر دیے۔

❶ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ: 474/11، حدیث: 11172 - مسند احمد: 292/3 - دلائل النبوة:

- 117/4

❷ صحیح البخاری، کتاب المناقب: 3576، کتاب المغازی: 4152، کتاب الاثریة: 5639 - صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب استحباب مباحة الاسلام، حدیث: 4812 -

حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو سیراب ہو جاتے، باوجود اس کے غزوہ تبوک میں مسلمانوں کو پانی کے لیے اونٹ ذبح کرنے پڑے، جو پہلے ہی اٹھارہ آدمیوں کے حصے میں ایک تھا۔ معلوم ہوا معجزے کا اظہار اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے نہ کہ آپ ﷺ کی ضرورت و مرضی پر۔ جہاں ایک اصول بھی ذہن نشین رہے کہ معجزات سے کوئی شرکیہ عقیدہ ثابت نہیں ہوتا ہے جیسے کہ کئی اہل بدعت آپ ﷺ کے معجزات سے کٹ جھتی کرتے ہوئے آپ ﷺ کو مشکل کشا، عالم الغیب وغیرہ کہتے ہیں حالانکہ یہ صریح گمراہی ہے۔ معجزات کا ظہور صرف اہل ایمان کو حوصلہ بخشے اور کفار کو یقین دلانے کے لیے ہوتا ہے کہ دعوت حق میں کوئی شک نہیں۔

28- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْجَعْدُ أَبُو عُمَانَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.....

جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی۔ تو آپ نے ایک بڑا پیالہ منگوا دیا اور اس میں پانی ڈالا اور رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ رکھا۔ جابر کہتے ہیں: میں پانی کے چشموں کو دیکھ رہا تھا جو نبی ﷺ کی انگلیوں سے نکل رہے تھے اور لوگ پی رہے تھے۔ حتیٰ کہ سب لوگوں نے پی لیا۔

حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَكَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعَطَشَ فَدَعَا بَعْضُ فَصَبَّ فِيهِ مَاءٌ وَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فِيهِ قَالَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَبِيعُ عِيُونًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ يَسْتَقُونَ حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ كُلَّهُمْ. ①

29- أَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.....

علقمہ، عبد اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ نے زمین میں دھسنے کی بات سنی تو کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھی نشانہوں کو برکت سمجھتے تھے۔ اور تم انہیں خوف سمجھتے ہو۔ ایک وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اور ہمارے پاس پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کسی کے پاس بچا ہوا پانی ہو، وہ تلاش کرو، پانی لایا گیا تو آپ نے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللَّهِ بِحَسْفٍ فَقَالَ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيفًا إِنَّا بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اطْلُبُوا مِنْ مَعَهُ فَضَلُّ

① ”اسنادہ صحیح“ تخریج سابق دیکھیں۔



اسے برتن میں ڈال دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی کو اس میں رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی بہنے لگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”برکت والے پانی کے پاس آؤ، اور یہ برکت اللہ کی طرف سے ہے۔“ ہم نے پانی پیا۔ عبد اللہ کہتے ہیں: ہم کھانا کھاتے ہوئے کھانے کی تسبیح بنا کرتے تھے۔

مَاءٍ فَاتَى بِمَاءٍ فَصَبَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْمَاءَ يُخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهْوَرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَهَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَشَرَبْنَا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

**فوائد:** ..... حَيَّ عَلَى الطَّهْوَرِ الْمُبَارَكِ۔ معلوم ہوا معجزے یا کرامت کی بنا پر حاصل ہونے والی چیز باعث برکت و صحت ہوتی ہے۔ جیسے آب زم زم وغیرہ۔ نیز زبان کی طرح کسی بھی شے کو کلام کی قدرت دینا یہ رحمن و کریم سے قطعی بعید نہیں، جیسا کہ لقموں سے تسبیح کی آواز کا آنا۔ ایسے بظاہر مشکل کام انسان کے لیے ناممکن ہیں مگر رحمن کے لیے حد درجہ آسان۔ کیونکہ رحمن تو کن فی کون کی قدرتوں کا مالک ہے۔

30- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.....

عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے بارہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے زمانہ میں زلزلہ آیا اور عبد اللہ کو اس کی خبر دی گئی تو انہوں نے کہا: ”ہم اصحاب محمد ﷺ اللہ کی نشانیوں کو دیکھ کر انہیں برکت سمجھتے تھے۔ اور تم انہیں خوف زدہ کرنے والی اشیاء سمجھتے ہو۔ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ تھے نماز کا وقت ہو گیا اور ہمارے پاس صرف تھوڑا سا پانی تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور پیالے میں ڈال دیا اور اپنی ہتھیلی کو اس میں رکھا تو آپ کی انگلی کے درمیان سے پانی جاری ہو گیا۔ پھر آپ نے ﷺ نے آواز دی کہ وضو کے لیے آؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ زُلْزَلَتْ الْأَرْضُ عَلَى عَهْدِ عَبْدِ اللَّهِ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ نَرَى الْآيَاتِ بَرَكَاتٍ وَأَنْتُمْ تَرَوْنَهَا تَحْوِيفًا بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ إِلَّا يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَاءٍ فِي صَحْفَةٍ وَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُجِسُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ نَادَى حَيَّ عَلَى الْوُضُوءِ وَالْبَرَكَهَ مِنَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ

النَّاسُ فَنَوَضُّوْهُمَا وَجَعَلْتُ لَا هَمَّ لِي إِلَّا مَا أُدْخِلُهُ بَطْنِي لِقَوْلِهِ وَالْبِرْكَةُ مِنْ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ سَالِمَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ فَقَالَ كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مَائَةً ❶

لوگ آ کر وضو کرنے لگے۔ اور میں آپ کے یہ بات کہنے کی وجہ سے کہ برکت اللہ کی طرف سے ہے پانی پینے کی فکر میں ہی تھا۔ میں نے اس حدیث کو سالم بن ابو جعد سے بیان کیا تو اس نے کہا: ”وہ پندرہ سو تھے۔“

**فوائد:** ..... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا اشارہ اس جانب ہے کہ خلاف عادت واقع ہونے والا کوئی واقعہ (مراد معجزہ) اس کو ہم دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں برکت خیال کیا کرتے تھے، اور تم خوفزدہ ہو جاتے ہو۔ اور پھر آگے معجزے کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ صلح حدیبیہ کے واقعات ہیں کیونکہ اس میں مسلمان پندرہ سو تھے۔

[6].... بَابُ مَا أَكْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَنِينِ الْمَنْبَرِ  
منبر کے رونے کی وجہ سے اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بزرگی دی

31- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِدْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمَنْبَرَ حَنَّ الْجِدْعُ حَتَّى آتَاهُ فَمَسَحَهُ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنے پر خطبہ دیا کرتے تھے۔ آپ نے منبر بنا لیا تو تنے رونے لگا یہاں تک کہ آپ اس کے پاس آئے اور اس پر ہاتھ پھیرا۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا کہ بظاہر بے جان چیزیں بھی اپنے اپنے لحاظ سے ایک شعور رکھتی ہیں۔ اسی لیے تنے، پتھر اور اونٹ جیسی چیزیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت سے انس حاصل کرتی تھیں۔

32- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا تَمِيمٌ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ.....

حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشْقُ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَأَتَى بِجِدْعٍ نَخْلَةٍ فَحَفِرَ لَهُ وَأَقِيمَ إِلَيَّ جَنْبِهِ قَائِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ عَلَيْهِ اسْتَدَّ إِلَيْهِ فَاتَّكَأَ

ابن بريدة اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو کھڑے ہو کر لمبا قیام کرتے۔ آپ کا قیام آپ پر مشقت ڈالتا۔ پس آپ کے پاس ایک کھجور کی لکڑی لائی گئی۔ جس کے لئے ایک گڑھا کھودا گیا۔ اور وہ آپ کے پہلو کی طرف آپ کے لئے کھڑی کی گئی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے اور قیام طویل ہو جاتا تو اس کے

❶ تخریج سابق دیکھیں۔

❷ صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، حدیث: 3579۔ جامع ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی الخطبة علی المنبر، حدیث: 505۔

ساتھ سہارا لیتے ہوئے ٹیک لگا لیتے، ایک آدمی مدینہ میں آیا کرتا تھا۔ اسے آپ ﷺ کو لکڑی کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے دیکھا تو اس نے لوگوں میں سے ایک شخص کو کہا: اگر میں جانتا کہ نبی ﷺ کسی آرام دہ چیز بنانے پر میری تعریف کریں گے۔ تو میں آپ کے لئے بیٹھے کی جگہ بنا دیتا۔ آپ اس پر قیام کرتے، اگر چاہتے تو اس پر بیٹھ جاتے اور اگر چاہتے تو کھڑے ہو جاتے۔ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو میرے پاس لاؤ۔“ تو وہ اسے آپ کے پاس لائے۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”وہ آپ کے لئے تین یا چار سیڑھیاں بنائے۔“ جو اب مدینہ کے منبر میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو اس پر آرام ملا اور جب نبی ﷺ نے لکڑی کو چھوڑ کر منبر کو اختیار کیا تو لکڑی بیتاب ہو کر ایسے روٹی جیسے اونٹنی روتی ہے۔ بریدہ کہتے ہیں: ”جب نبی ﷺ نے لکڑی کا رونا سنا تو آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے، اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور فرمایا: ”تو دو باتوں میں سے جسے چاہے پسند کر لے، اگر تو چاہے تو تجھے اسی جگہ گاڑ دوں، جہاں تو تھی اور جیسی تھی ویسی ہی رہے؟ اور اگر تو چاہے کہ تجھے جنت میں لگوں دوں، اور تو جنت کے چشموں اور نہروں سے پانی پیے اور اچھی طرح اگے اور پھل دے۔ اور تیرا پھل یعنی کھجور اولیاء اللہ کھائیں، تو ایسا کر دوں؟“ ابن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ﷺ اس سے فرما رہے تھے: ”ہاں میں ایسا ہی کروں گا۔“ آپ ﷺ نے

عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهِ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِينَةَ  
فَرَأَاهُ قَائِمًا إِلَى جَنْبِ ذَلِكَ الْجِدْعِ  
فَقَالَ لِمَنْ يَلِيهِ مِنَ النَّاسِ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّ  
مُحَمَّدًا يَحْمَدُنِي فِي شَيْءٍ يُرْفُقُ بِهِ  
لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِسًا يَقُومُ عَلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ  
جَلَسَ مَا شَاءَ وَإِنْ شَاءَ قَامَ فَبَلَغَ  
ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ائْتُونِي بِهِ  
فَأَتَوْهُ بِهِ فَأَمَرَ أَنْ يُصَنَّعَ لَهُ هَذِهِ  
الْمَرَاقِي الثَّلَاثُ أَوْ الْأَرْبَعُ هِيَ الْآنَ  
فِي مَنَبْرِ الْمَدِينَةِ فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ فِي  
ذَلِكَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيَّ ﷺ  
الْجِدْعَ وَعَمَدًا إِلَى هَذِهِ الَّتِي صُنِعَتْ  
لَهُ جَزَعُ الْجِدْعِ فَحَنَّ كَمَا تَحَنُّ النَّاقَةُ  
حِينَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَرَزَعَمَ ابْنُ بَرِيدَةَ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ سَمِعَ  
حَنِينَ الْجِدْعِ رَجَعَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ  
عَلَيْهِ وَقَالَ اخْتَرُ أَنْ أُغْرِسَكَ فِي  
السَّكَنِ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَتَكُونَ كَمَا  
كُنْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أُغْرِسَكَ فِي  
الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ أَنْهَارِهَا وَعَيْرُهَا  
فَيَحْسُنُ بَيْتُكَ وَتُثْمِرُ فَيَأْكُلُ أَوْلِيَاءُ  
اللَّهِ مِنْ ثَمَرَتِكَ وَنَخْلِكَ فَعَلْتُ؟  
فَرَزَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ  
يَقُولُ لَهُ نَعَمْ قَدْ فَعَلْتُ مَرَّتَيْنِ فَسُئِلَ



عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَنَّتِ  
الْخَشْبَةُ حَيْنِنَ النَّاقَةِ الْخُلُوجِ. ①  
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”کہ وہ لکڑی اس  
طرح روئی جس طرح بچے والی بے قرار اونٹنی روتی ہے،  
جس سے بچ چھین لیا جائے۔“

**فوائد:** ..... ”خلوج“ ایسی اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا بچہ ولادت کے وقت کھینچا جا رہا ہو۔ ایسی تکلیف دہ  
حالت میں چلانا انتہائی شدید ہوتا ہے۔

36- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ  
الطُّفَيْلِ بْنِ.....

أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جِدْعٍ وَيَخْطُبُ  
إِلَيْهِ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيضًا فَقَالَ لَهُ  
رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ  
عَرِيضًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَرَاكَ النَّاسُ يَوْمَ  
الْجُمُعَةِ وَتَسْمَعُ مِنْ خُطْبَتِكَ قَالَ:  
(نَعَمْ) فَصَنَعَ لَهُ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ  
هُنَّ اللَّوَاتِي عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا صُنِعَ  
الْمِنْبَرُ وَوُضِعَ فِي مَوْضِعِهِ الْإِدْيُ  
وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: فَلَمَّا  
جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرِيدُ الْمِنْبَرَ مَرَّ  
عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَهُ حَارَ الْجِدْعُ حَتَّى  
تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَرَجَعَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى  
الْمِنْبَرِ قَالَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مسجد ایک چھپرکی  
صورت میں تھی تو رسول اللہ ﷺ ایک تنے کے پاس نماز  
پڑھتے اور (ٹیک لگا کر) خطبہ دیا کرتے تھے، تو آپ  
ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا: کہ ہم آپ کے  
لئے منبر بنا دیں جس پر آپ کھڑے ہوں تاکہ جمعہ کے دن  
لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ کا خطبہ سنیں؟ آپ ﷺ نے  
فرمایا: ”ٹھیک ہے!“ تو تین زینے کا منبر بنایا گیا۔ جیسا  
کہ اب منبر پر زینے موجود ہیں۔ جب منبر بنایا گیا تو اپنی  
جگہ پر رکھا گیا جہاں سے رسول اللہ ﷺ نے رکھوایا۔ ابی  
بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”جب رسول اللہ ﷺ منبر کے  
ارادے سے تشریف لائے، تو تنے کے پاس سے گزرے،  
جب اس سے آگے بڑھ گئے تو وہ بیل کی طرح ڈکرایا۔ حتیٰ کہ  
پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ اس کے  
پاس لوٹ آئے۔ اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا حتیٰ کہ وہ خاموش  
ہو گیا۔ پھر آپ منبر کی طرف لوٹ گئے۔“ ابی بن کعب

① ”اسنادہ صحیح“ امام ابن کثیر فرماتے ہیں: ”اسنادہ جید“ البداية والنهاية: 128/60۔ اس حدیث کو نقل کرنے میں امام  
دارمی متفرد ہیں۔

کہتے ہیں: ”جب آپ نماز پڑھتے تھے تو اسی کی طرف پڑھتے تھے۔ جب مسجد گرائی گئی تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس لکڑی کو لے لیا اور انہیں کے پاس رہی حتیٰ کہ پرانی ہو گئی اس کو دیمک نے کھایا اور وہ بوسیدہ ہو گئی۔“

**فوائد:** ..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس لکڑی کو اس کی عجیب شان کی بنا پر اپنے پاس رکھ لیا اور آخر یہ انہیں کے پاس اپنے انجام کو پہنچی۔

37- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّائِكِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى لِرْزِقِ جَدْعِ فَاتَاهُ رَجُلٌ رُومِيٌّ فَقَالَ أَصْنَعُ لَكَ مِنْبَرًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا هَذَا الَّذِي تَرَوْنَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ حَنَّ الْجَدْعُ حَيْنَ النَّاقَةِ إِلَى وَلَدِهَا فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ فَسَكَنَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُحْفَرَ لَهُ وَيُدْفَنَ. ②

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک تنے کے پاس رسول اللہ ﷺ (کھڑے ہو کر) خطبہ دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک رومی شخص آیا اور کہا: ”میں آپ کے لئے منبر بنا دوں جس پر آپ خطبہ دیا کریں؟ اس نے آپ ﷺ کے لئے یہ منبر بنایا، جسے تم اب دیکھتے ہو۔ انہوں (ابو سعید) نے کہا: ”جب آپ ﷺ اس پر کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے، تو وہ تناس اونٹنی کی طرح رونے لگا۔ جو اپنے بچے کے لئے روتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس اتر کر گئے اسے سینے سے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے لئے گڑھا کھودا جائے اور دفن کیا جائے۔“

**فوائد:** ..... کھجور کے تنے کو آپ ﷺ کے حکم سے گڑھا کھود کر دفن دیا گیا۔ یہ روایت پچھلی کے خلاف نہیں، کیونکہ ممکن ہے کہ تنے کو دفنایا گیا ہو، پھر مسجد کے گرانے پر یہ ظاہر ہو گیا ہو اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑ لیا ہو۔

① ”اسنادہ حسن“ مسند احمد: 138/5 - سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة، باب ماجاء فی بدء شان المنبر، حدیث: 1414 - دلائل النبوة امام ابو نعیم، حدیث: 306۔

② ”اسنادہ ضعیف“ مجالد بن سعید ضعیف ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث: 11798، جلد: 11/486 - مسند ابی یعلیٰ: 328/2، حدیث: 1067۔

38- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ قَالَ.....

حسن بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مدینہ میں آئے تو آپ اپنی پشت کی ٹیک ایک لکڑی سے لگاتے۔ اور لوگوں کے سامنے بیان کرتے۔ پس لوگ کثرت سے آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے۔ نبی ﷺ نے انہیں سنانے کا ارادہ فرمایا تو فرمایا: ”میرے لئے ایسی چیز بناؤ کہ اس پر میں بلند ہو جاؤں۔“ انہوں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی! کس طرح کی چیز“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام کے منبر کی طرح۔“ حسن کہتے ہیں جب انہوں نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا تو اللہ کی قسم! وہ لکڑی رونے لگی۔ حسن نے کہا: سبحان اللہ! ”کیا اس قوم کے دل (مضبوطی ایمان کے لیے کوئی اور بھی نشانی) تلاش کریں گے جنہوں نے (یہ معجزہ) سن لیا۔“ ابو محمد نے کہا: یعنی اس معجزے کے بعد۔

سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ لَمَّا أَنْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ جَعَلَ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى خَشَبَةٍ وَيُحَدِّثُ النَّاسَ فَكَثُرُوا حَوْلَهُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُسْمِعَهُمْ فَقَالَ ابْنُوا لِي شَيْئًا أَرْفَعُ عَلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ عَرِيشٌ كَعَرِيشِ مُوسَى فَلَمَّا أَنْ بَنَوْا لَهُ قَالَ الْحَسَنُ حَسَنٌ وَاللَّهِ الْخَشَبَةُ قَالَ الْحَسَنُ سُبْحَانَ اللَّهِ هَلْ تَبْتَغِي قُلُوبَ قَوْمٍ سَمِعُوا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي هَذَا. ❶

**فوائد:** ..... ثابت ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام بھی خطبہ کے لیے منبر استعمال کرتے تھے۔

39- أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ منبر بنانے سے پہلے ایک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ نے منبر کو اختیار کیا اور اس کی طرف چلے گئے تو وہ تارونے لگا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ اور ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے نہ چمٹاتا تو وہ قیامت تک آپ ﷺ کی جدائی میں روتا رہتا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِدْعٍ قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ وَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ حَنَّ الْجِدْعُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ وَقَالَ لَوْ لَمْ أَحْتَضِنُهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ❷

❶ ”مرسل و اسناد صحیح“ سلسلہ احادیث صحیحہ امام البانی: 178/2، حدیث: 616 - صحیح ابن حبان، حدیث: 5607 -

❷ ”اسناد صحیح“ مسند احمد: 249/1 - مصنف ابن ابی شیبہ: 484/11، حدیث: 11795 - سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة، باب ماجاء فی بدء شاک المنبر، حدیث: 1415 - المعجم الكبير: 187/14، حدیث: 12841 -

**فوائد:**..... اس سے تنے کے انس اور پھر جدائی کی شدت کا اندازہ ہوتا ہے کہ شدت غم میں قیامت

تک روتا رہتا۔

40- أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ.....

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِهِ. ① ثابت بھی انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

41- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَنَّتِ الْخَشْبَةُ النَّبِيَّ كَمَا نَقُومُ عِنْدَهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَتَ. ②

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس لکڑی کے پاس نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے وہ رونے لگی تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گئی۔

42- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ.....

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى الْجِدْعِ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ النَّاسَ فَجَاءَهُ رُومِيٌّ فَقَالَ أَلَا أَضْنَعُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ وَكَأَنَّكَ قَائِمٌ فَضَنَعَ لَهُ مَنْبَرًا لَهُ دَرَجَتَانِ وَيَقْعُدُ عَلَى الثَّالِثَةِ فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَلَى ذَلِكَ الْمَنْبَرِ خَارَ الْجِدْعُ كَخَوَارِ الثَّوْرِ حَتَّى ارْتَجَّ الْمَسْجِدُ حُزْنًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَزَلَّ إِلَيْهِ

انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہوتے تو اپنی پشت کی ٹیک اس سے لگاتے جو مسجد میں تھا آپ مسجد میں خطبہ دے رہے تھے ایک رومی آیا اس نے کہا: ”کیا میں آپ کے لئے کوئی ایسی چیز نہ بناؤں جس پر آپ بیٹھیں تو ایسا لگے جیسے آپ کھڑے ہیں۔ اس نے آپ کے لئے دو سیڑھیوں والا منبر بنایا اور آپ تیسری پر بیٹھتے جب نبی ﷺ اس منبر پر بیٹھے تو تار رسول اللہ ﷺ کے غم کی وجہ سے تیل کی طرح آواز نکالنے لگا۔ حتیٰ کہ مسجد گونج گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ منبر سے اتر کر اس کی طرف گئے۔ اور اسے اپنے ساتھ چٹا لیا

① ”اسنادہ صحیح“ جامع الترمذی۔ کتاب المناقب، باب حنین الجذع له، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة، باب ماجاء فی بدء شان المنبر حدیث: 5141۔

② صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی السطوح والمنبر، حدیث: 377۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز الخطوة والخطوتین فی الصلاة۔



اس سے نبیل کی سی آواز آرہی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے چمٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ جب وہ خاموش ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر میں اسے نہ چمٹاتا تو قیامت تک رسول اللہ ﷺ کے غم میں یونہی (روتا) رہتا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے دفن کر دیا گیا۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمُنْبِرِ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ يَخُورُ فَلَمَّا التَزَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَكَنَ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ أَلْتَزَمْهُ لَمَا زَالَ هَكَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حُرْنًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدْفِنَ. ❶

[7]..... بَاب مَا أَكْرَمَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَرَكَةِ طَعَامِهِ

کھانے میں برکت ہونے سے نبی ﷺ کی بزرگی کا بیان

43- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِيهِ.....

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن ہم خندق کھود رہے تھے۔ تین دن تک ہم نے کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی ہم اس کی طاقت رکھتے تھے۔ اور خندق میں ایک سخت چٹان سامنے آئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! یہ سخت چٹان خندق میں ظاہر ہوئی ہے، میں نے اس پر پانی چھڑک دیا ہے۔ تو نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا۔ آپ نے کدال یا بیبلہ لیا، پھر تین بار بسم اللہ کہہ کر ضرب لگائی تو وہ چٹان بکھری ہوئی ریت کی طرح ہو گئی۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت

قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثِي بِحَدِيثٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَرُوهُ عَنْكَ فَقَالَ جَابِرٌ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفَرُهُ فَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْهِ فَعَرَضْتُ فِي الْخَنْدَقِ كُدْيَةً فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذِهِ كُدْيَةٌ قَدْ عَرَضْتُ فِي الْخَنْدَقِ فَرَشَسْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ

❶ ”اسنادہ صحیح“ مسند ابی یعلیٰ: 142/5، حدیث: 2756۔ وقال الترمذی: ”صحیح غریب من هذا الوجه۔“

صحیح ابن حبان، حدیث: 6507۔ موارد الطماک، حدیث: 574۔

دیتے۔ آپ نے مجھے اجازت دی تو میں اپنے گھر آیا، میں نے اپنی بیوی سے کہا: ”تجھے تیری ماں گم پائے پھر میں نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی حالت میں دیکھا ہے جس پر میں صبر نہیں کر سکتا۔ کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟“ اس نے کہا: ”میرے پاس جو کا ایک صاع اور بکری کا بچہ ہے۔“ جابر کہتے ہیں! ”ہم نے جو کو پیسا اور بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میں نے اس کی کھال اتاری اور اسے ہنڈیا میں ڈالا، آنا گوندھا، پھر نبی ﷺ کے پاس آیا، تھوڑی دیر بٹھہر کر دوبارہ گھر جانے کی اجازت چاہی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں گھر گیا تو میں نے دیکھا کہ آنا تیار ہو گیا ہے، تو میں نے اسے روٹیاں پکانے کا حکم دیا اور ہنڈیا کو چولہے کے تین پتھروں پر رکھا۔ پھر میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ”ہمارے پاس آپ کے لئے تھوڑا سا کھانا ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ کے ساتھ ایک یا دو آدمی اور چلیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کھانا کتنا ہے؟“ میں نے کہا: ”جو کا ایک صاع اور بکری کا بچہ۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے گھر جاؤ اور اپنی بیوی سے کہو کہ جب تک میں نہ آؤں چولہے سے ہنڈیا اتارے نہ تنور سے روٹیاں نکالے۔“ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ”جابر کے گھر کی طرف چلو۔“ جابر کہتے ہیں کہ میں ایسا شرمندہ ہوا کہ اللہ ہی جانتا ہے! میں نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے تیری ماں گم پائے؟ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام صحابہ کو لے کر آ رہے ہیں۔“ اس نے کہا: ”کیا نبی ﷺ نے تجھ سے پوچھا نہیں تھا کہ کھانا کتنا ہے؟“ میں نے کہا:

أَوِ الْمِسْحَاةِ ثُمَّ سَمَى ثَلَاثًا ثُمَّ ضَرَبَ  
فَعَادَتْ كَثِيبًا أَهِيَلًا فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ ائِذْنِي لِي قَالَ فَأَذِنَ لِي فَجِئْتُ  
أَمْرَاتِي فَقُلْتُ نِكَاحَتِكَ أَهْلِكُ فَقُلْتُ  
قَدْ رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا لَا  
صَبَرَ لِي عَلَيْهِ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ  
فَقَالَتْ عِنْدِي صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَعِنَاقُ  
قَالَ فَطَحْنَا الشَّعِيرَ وَذَبَحْنَا الْعِنَاقَ  
وَسَلَخْتُهَا وَجَعَلْتُهَا فِي الْبُرْمَةِ وَعَجَنْتُ  
الشَّعِيرَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ  
فَلَبِثْتُ سَاعَةً ثُمَّ اسْتَأْذَنَتُهُ الثَّانِيَةَ فَأَذِنَ  
لِي فَجِئْتُ فَبِذَا الْعَجِينِ قَدْ أَمَكَّنَ  
فَأَمَرْتُهَا بِالْخُبْزِ وَجَعَلْتُ الْقِدْرَ عَلَى  
الْأَنْفَاقِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّمَا هِيَ  
الْأَنْفَاقُ وَلَكِنْ هَكَذَا قَالَ لَمَّ جِئْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ عِنْدَنَا طَعِيمًا لَنَا  
فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَقُومَ مَعِيَ أَنْتَ وَرَجُلٌ  
أَوْ رَجُلَانِ مَعَكَ فَقَالَ وَكَمْ هُوَ قُلْتُ  
صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَعِنَاقُ فَقَالَ ارْجِعْ  
إِلَى أَهْلِكَ وَقُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْقِدْرَ  
مِنَ الْأَنْفَاقِ وَلَا تُخْرِجِ الْخُبْزَ مِنَ الشُّورِ  
حَتَّى آتِيَنِي ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ (( قَوْمُوا إِلَيَّ  
بَيْتِ جَابِرٍ )) قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ

”پوچھا تھا۔“ پھر اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، تم نے تو آپ کو وہی بتایا جو ہمارے پاس تھا، کہتے ہیں پس میرے دل سے گھبراہٹ دور ہوئی۔“ اور میں نے کہا: ”تو سچ کہتی ہے۔“ نبی ﷺ تشریف لائے اور اپنے صحابہ سے فرمایا: ”ہجوم نہ کرو، پھر آپ ﷺ نے تنور اور ہنڈیا کے لئے برکت کی دعا کی۔ جابر کہتے ہیں: ”پھر ہم تنور سے روٹیاں اور ہنڈیا سے گوشت لینے لگے، پھر ہم انہیں شید بنا کر ان کے لیے بھر بھر کر ڈالنے لگے۔“ اور نبی ﷺ نے فرمایا: سات آٹھ آدمی ایک پرات پر بیٹھ جائیں، جب انہوں نے کھا لیا تو ہم نے تنور اور ہنڈیا کو کھولا۔ تو وہ دونوں اسی طرح بھرے ہوئے تھے۔ ہم اس طرح کرتے رہے، جب ہم تنور اور ہنڈیا کو کھولتے تو ہم اس کو اسی طرح بھرا ہوا پاتے۔ حتیٰ کہ سب مسلمان سیر ہو گئے، اور کچھ کھانا باقی بچا ہوا تھا۔ تو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عام لوگ بھی فاقہ سے ہیں، تم خود کھاؤ اور لوگوں کو بھی کھلاؤ۔“ پس ہم اس دن اسی طرح کھاتے اور کھلاتے رہے، ایمن کہتے ہیں کہ جابر نے مجھے بتایا وہ آٹھ سو تھے۔ یا اس نے کہا کہ وہ تین سو تھے۔ ایمن کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے آٹھ سو کہا تھا یا تین سو۔

حَيَاءٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ فَقُلْتُ لِمَرَاتِي  
ثَكَلْتُكَ أُمَّتُكَ قَدْ جَاءَكَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ. فَقَالَتْ  
أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ سَأَلْتُكَ كَمِ الطَّعَامِ  
فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَدْ  
أَخْبَرْتَهُ بِمَا كَانَ عِنْدَنَا قَالَ فَذَهَبَ  
عَنِّي بَعْضُ مَا كُنْتُ أَجِدُ وَقُلْتُ لَقَدْ  
صَدَقْتَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ نَمَّ  
قَالَ لِأَصْحَابِهِ لَا تَصَاعِقُوا نَمَّ بَرَكْتَ  
عَلَى التَّنُورِ وَعَلَى الْبُرْمَةِ. قَالَ: فَجَعَلْنَا  
نَأْخُذُ مِنَ التَّنُورِ الْحَبِزَ وَنَأْخُذُ اللَّحْمَ  
مِنَ الْبُرْمَةِ فَتَنْزِدُ وَنَعْرِفُ لَهُمْ. وَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ (( لِيَجْلِسَ عَلَى الصَّحْفَةِ  
سَبْعَةٌ أَوْ ثَمَانِيَةٌ )) فَإِذَا أَكَلُوا كَشَفْنَا  
عَنِ التَّنُورِ وَكَشَفْنَا عَنِ الْبُرْمَةِ فَإِذَا  
هُمَا أَمْلَأُ مَا كَانَا فَلَمْ نَزَلْ نَفْعَلْ ذَلِكَ  
كُلَّمَا فَتَحْنَا التَّنُورَ وَكَشَفْنَا عَنِ الْبُرْمَةِ  
وَجَدْنَا هُمَا أَمْلَأُ مَا كَانَا حَتَّى شَبِعَ  
الْمُسْلِمُونَ كُلَّهُمْ وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنْ  
الطَّعَامِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّ  
النَّاسَ قَدْ أَصَابَتْهُمْ مَحْمَصَةٌ فَكُلُوا  
وَأَطْعَمُوا )) فَلَمْ نَزَلْ يَوْمًا ذَلِكَ  
نَأْكُلُ وَنُطْعِمُ. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُمْ

كَانُوا ثَمَان مِائَةً أَوْ قَالَ ثَلَاث مِائَةً قَالَ  
أَيُّسُنْ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ .<sup>1</sup>

**فوائد:** ..... آپ ﷺ کی عادت تھی آپ ﷺ کبھی بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو کام پر لگا کر خود فارغ نہ بیٹھتے بلکہ برابر کام میں شریک ہوتے۔ یہی اسوہ رسول ہے کہ لوگوں کو سمجھانے کے لیے ان میں گھل مل کر رہنا ان کے درد و غم سے آشنا ہونا ضروری ہے۔ آج اسلامی لیڈر اس لیے نام کو ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں سے ملنا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ ساری زندگی تکلفات کی چادر اوڑھے رکھتے ہیں۔

44- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى .....

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا بنائے جو آپ کھائیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، میں آپ کے پاس آیا۔ میں نے کہا: ”مجھے آپ کی طرف ابو طلحہ نے بھیجا ہے۔“ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ”کھڑے ہو جاؤ۔“ آپ خود بھی چلے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ چلے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میں نے تو صرف آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں، تم چلو“ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ چلے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ چلے۔ جابر کہتے ہیں: ”کھانا لایا گیا اور نبی ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور بسم پڑھی۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”دس آدمیوں کو اجازت دو، ان کو اجازت دی گئی تو آپ ﷺ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سَلِيمٍ أَنْ تَجْعَلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ ثُمَّ بَعَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ بَعَنِي إِلَيْكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ لِلْقَوْمِ قُومُوا فَاذْطَلِقُوا وَأَنْطَلِقَ الْقَوْمُ مَعَهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا صَنَعْتُ طَعَامًا لِنَفْسِكَ خَاصَّةً فَقَالَ لَا عَلَيْكَ أَنْطَلِقُ قَالَ فَاذْطَلِقُوا وَأَنْطَلِقَ الْقَوْمُ قَالَ فَجِئْتُ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ وَسَمَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَتُذِنُ لِعَشْرَةٍ قَالَ فَأَذِنَ لَهُمْ فَقَالَ كُلُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَكُلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَامُوا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ كَمَا صَنَعَ فِي

<sup>1</sup> صحیح بخاری۔ کتاب المعازی، باب غزوة الخندق حدیث 4101۔ مصنف ابن ابی شیبہ 499/66 حدیث: 11755۔

مسند احمد 300/3۔ دلائل نبوة 425۔424/2 (الفاظ میں کچھ تغیر ہے۔)

نے فرمایا: ”اللہ کا نام لے کر کھاؤ“ انہوں نے کھایا حتیٰ کہ وہ سیر ہو گئے۔ پھر وہ اٹھ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پہلے کی طرح ہنڈیا پر رکھا اور اس پر بسم اللہ پڑھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”دس آدمیوں کو اجازت دو، انہیں اجازت دی گئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔“ انہوں نے کھایا حتیٰ کہ وہ سیر ہو گئے۔ پھر وہ اٹھ گئے۔ اسی طرح اسی (۸۰) آدمیوں کے ساتھ کیا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”پھر رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور گھر والوں نے کھایا اور بچا ہوا چھوڑ دیا۔“

الْمَرَّةَ الْأُولَى وَسَمَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ انْذَن لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَقَالَ كُلُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَامُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِسَمَائِينَ رَجُلًا قَالَ وَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَوْا سُورًا. ❶

45- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ هُوَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ.....

شہر بن حوشب ابو عبیدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کے لئے ہنڈیا پکائی تو آپ نے اس سے فرمایا: ”مجھے بازو پکڑاؤ۔“ اور آپ ﷺ کو بازو کا گوشت پسند تھا۔ تو انہوں نے آپ ﷺ کو بازو پکڑایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے بازو پکڑاؤ۔“ تو انہوں نے آپ کو دوسرا بازو پکڑا دیا۔ آپ نے پھر فرمایا ایک اور بازو پکڑاؤ۔ تو انہوں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی! بکری کے کتے بازو ہوتے ہیں؟“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تو خاموش رہتا تو جب تک میں بازو مانگتا رہتا دیا جاتا رہتا۔“

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ طَبَخَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قِدْرًا فَقَالَ لَهُ ((نَاوِلْنِي ذِرَاعَهَا)) وَكَانَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلَهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلَهُ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَكَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنْ لَوْ سَكَّتْ لِأَعْطَيْتُ أَدْرُعًا مَا دَعَوْتُ بِهِ. ❷

46- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ نُبَيْحِ الْعَنْزِيِّ.....

❶ صحيح مسلم. كتاب الاطعمة، باب جواز استتباعه غيره الى دار من يثق برضاه بذلك حديث: 5317-5316.

❷ ”اسنادہ حسن“ المعجم الكبير 335/22 حديث 842: مستد احمد 484/6.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مشرکین کی طرف ان سے جنگ کرنے کے لئے گئے۔ تو میرے باپ عبد اللہ نے کہا: ”جابر تجھ پر ضروری ہے کہ تو مدینہ کے محافظوں میں رہے، حتیٰ کہ تجھے معلوم ہو جائے کہ ہمارا کیا انجام ہوا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر میں اپنے پیچھے بیٹیوں کو نہ چھوڑتا تو میں چاہتا کہ تو میرے سامنے جہاد میں مارا جائے۔“ جابر کہتے ہیں: ”ہم دیکھنے والے تھے کہ میری پھوپھی میرے باپ اور ماموں کو لے کر آئی تاکہ انہیں اپنے قبرستان میں دفن کریں پس ایک آدمی مجھے ملا جو منادی کر رہا تھا۔ کہ ”نبی ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ مقتولوں کو واپس کر دو، اور انہیں اسی جگہ دفن کرو جہاں وہ مارے گئے۔“ ہم نے ان کو واپس کیا اور انہیں اسی جگہ دفن کیا جہاں وہ مارے گئے تھے۔ جب معاویہ بن ابوسفیان کی خلافت کا زمانہ آیا تو ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: ”اے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما! معاویہ کے نوکروں نے تیرے باپ کی قبر کو کھود ڈالا ہے اور لاش ظاہر ہو گئی ہے۔“ میں اس قبر کی طرف گیا میں نے اس کو ویسا ہی پایا جیسے اس کو دفن کیا تھا۔ اس پر وہی تبدیلی تھی جو قتل کے وقت ہوئی تھی۔“ جابر کہتے ہیں: ”میں نے انہیں دفن کر دیا۔ اور میرے والد کھجوروں کا قرض چھوڑ گئے تھے، مجھ پر ان کے ایک قرض خواہ نے ادائیگی کے لئے سختی کی تو میں حضور ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد فلاں دن شہید ہوئے اور کھجوروں کا قرض چھوڑ گئے تھے، تو مجھ پر ان کے بعض قرض خواہوں نے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِينَ لِيُقَاتِلَهُمْ فَقَالَ أَبِي عَبْدُ اللَّهِ يَا جَابِرُ لَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ فِي نَظَارِي أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَعْلَمَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُنَا فَإِنِّي وَاللَّهِ لَوْلَا أَنِّي أَتْرُكُ بَنَاتِ لِي بَعْدِي لِأَحْبَبْتُ أَنْ تُقْتَلَ بَيْنَ يَدَيَّ. قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي النَّظَارِينَ إِذْ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي وَخَالِي لِنَدْفِهِمَا فِي مَقَابِرِنَا فَلَحِقَ رَجُلٌ يُنَادِي إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَرُدُّوا الْقَتْلَى فَتَدْفِنُوهَا فِي مَضَاجِعِهَا حَيْثُ قُتِلَتْ فَوَرَدْنَا هُمَا فَدَفِنَاهُمَا فِي مَضَاجِعِهِمَا حَيْثُ قُتِلَا فَبَيْنَا أَنَا فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ إِذْ جَاءَ نِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَقَدْ أَتَارَ أَبَاكَ عَمَّالٌ مُعَاوِيَةَ فَبَدَا فَخَرَجَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي دَفَنْتَهُ لَمْ يَتَغَيَّرْ إِلَّا مَا لَمْ يَدَعِ الْقَبِيلَ. قَالَ فَوَارَيْتُهُ وَتَرَكْتُ أَبِي عَلَيْهِ دَيْنًا مِنَ التَّمْرِ فَاشْتَدَّ عَلَيَّ بَعْضُ عُرْمَائِهِ فِي التَّفَاضِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَصِيبَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَإِنَّهُ تَرَكَ

مطالبہ میں سختی کی ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں میری مدد کریں، شاید کہ آئندہ فصل تک کچھ کھجوروں کے لیے وہ مجھے مہلت دے دیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دوپہر کے قریب ان شاء اللہ میں تیرے پاس آؤں گا۔“ جابر کہتے ہیں: ”آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔“ جابر کہتے ہیں: ”وہ لوگ سائے میں بیٹھ گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے سلام کہا اور اجازت مانگی، پھر گھر میں داخل ہو گئے۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ آج دوپہر کے قریب میرے پاس آئیں گے۔ تو وہ تمہیں نہ دیکھیں، اور نہ ہی تم رسول اللہ ﷺ کو کسی چیز کے متعلق تکلیف دینا اور نہ ہی ان سے کوئی بات کہنا پس اس نے بستر بچھایا اور تکیہ لگایا تو آپ ﷺ نے تکیے پر اپنا سر رکھا اور سو گئے۔ پھر میں نے اپنے غلام سے کہا: ”یہ بکری کا بچہ ذبح کرو۔ وہ بکری کا بچہ مونا تازہ گھر کا پلا ہوا تھا۔ میں نے کہا آپ کے بیدار ہونے سے پہلے بہت جلدی فارغ ہو جانا اور میں تیرے ساتھ ہوں۔“ پھر ہم اس کام میں لگے رہے حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو گئے اور آپ ابھی سوئے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ جس وقت بیدار ہوں گے تو وہ وضو کے لئے پانی مانگیں گے۔ اور مجھے خوف ہے کہ فارغ ہو کر آپ ﷺ جانے کے لئے نہ کھڑے ہو جائیں۔ اس لئے میں چاہتا تھا کہ آپ ﷺ کے وضو سے فارغ ہونے سے پہلے آپ ﷺ کے سامنے گوشت رکھا جائے۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے

عَلَيْهِ دُبْنًا مِنَ التَّمْرِ وَإِنَّهُ قَدْ اشْتَدَّ عَلَيَّ  
بَعْضُ غُرْمَانِهِ فِي الطَّلَبِ فَأُحِبُّ أَنْ  
تُعِينَنِي عَلَيْهِ لَعَلَّهُ أَنْ يُنْظِرَنِي طَائِفَةً مِنْ  
تَمْرِهِ إِلَى هَذَا الصَّرَامِ الْمُقْبِلِ. قَالَ:  
(نَعَمْ أَيْتِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَرِيبًا مِنْ  
وَسَطِ النَّهَارِ.)) قَالَ فَجَاءَ وَمَعَهُ  
حَوَارِيُّوهُ قَالَ فَجَلَسُوا فِي الظِّلِّ وَسَلَّم  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ  
عَلَيْنَا قَالَ وَقَدْ قُلْتُ لِامْرَأَتِي إِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَائِيَ الْيَوْمَ وَسَطَ  
النَّهَارِ فَلَا يَزِيْرُنْكَ وَلَا تُؤْذِي رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ فِي شَيْءٍ وَلَا تُكَلِّمِي؛  
فَفَرَسْتُ فِرَاشًا وَإِسَادَةً وَوَضَعْتُ رَأْسِي  
فَنَامَ فَقُلْتُ لِمَوْلَى لِي اذْبَحْ هَذِهِ  
الْعَنَاقَ وَهِيَ ذَا جَنْ سَمِيَّةَ فَالْوَحَا  
وَالْعَجَلِ اْفْرُغْ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَيْقِظَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَكَ فَلَمْ نَزَلْ  
فِيهَا حَتَّى فَرَعْنَا مِنْهَا وَهُوَ نَائِمٌ فَقُلْتُ  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ يَسْتَيْقِظُ  
يَدْغُو بِطُهْرِهِ وَأَنَا أَخَافُ إِذَا فَرَعْتُ  
أَنْ يَقُومَ فَلَا يَفْرُغُ مِنْ طُهْرِهِ حَتَّى  
يُوضِعَ الْعَنَاقَ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَلَمَّا اسْتَيْقِظَ  
قَالَ ((يَا جَابِرُ أَنْتَ بَطْهُورٍ)). قَالَ  
نَعَمْ فَلَمْ يَفْرُغْ مِنْ وُضُوئِهِ حَتَّى

فرمایا: ”اے جابر! میرے پاس پانی لاؤ۔“ جابر نے کہا: ”جی ہاں! میں لاتا ہوں۔“ پھر آپ ابھی وضو سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ آپ کے سامنے گوشت رکھا گیا۔ جابر کہتے ہیں: آپ نے میری طرف دیکھا تو فرمایا: ”گو کیا کہ تو جانتا ہے کہ ہمیں گوشت پسند ہے۔ ابو بکر کو بلاؤ۔“ پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو بلایا۔ جابر کہتے ہیں: ”کھانا رکھا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا: ”اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔“ انہوں نے کھایا، حتیٰ کہ وہ سیر ہو گئے۔ اور اس میں سے بہت سا گوشت بچ گیا۔ اور جابر کہتے ہیں: ”اللہ کی قسم! بنو سلمہ کے لوگ ان لوگوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اور آپ ﷺ ان کے نزدیک انکی جانوں سے زیادہ پیارے تھے۔ اور وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس اس لئے نہیں آرہے تھے کہ آپ ﷺ کہیں (اپنے کسی قول یا فعل) سے آپ کو تکلیف نہ دیں۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے آگے چلنے لگے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”میری کچھلی جگہ فرشتوں کے لیے چھوڑ دو۔“ جابر کہتے ہیں: ”میں آپ کے پیچھے ہو گیا حتیٰ کہ دروازے کی دہلیز پر پہنچ گیا۔ تو میری بیوی نے اپنا منہ دروازے سے باہر نکالا اور وہ بہت پردے والی تھی، اس نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے لئے اور میرے خاوند کے لئے دعائے رحمت کریں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تجھ پر اور تیرے خاوند پر رحم کرے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس فلاں آدی کو بلاؤ۔“ آپ نے اس آدی کے متعلق

وَضَعْتُ الْعَنَاقَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَظَنَرُ إِلَيَّ فَقَالَ كَأَنَّكَ قَدْ عَلِمْتَ حُبَّنَا اللَّحْمَ اذْعُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ دَعَا حَوَارِيَهُ قَالَ فَجِئَءَ بِالطَّعَامِ فَوَضِعَ. قَالَ فَوَضِعَ يَدَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ كُلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَ مِنْهَا لَحْمٌ كَثِيرٌ وَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّ مَجْلِسَ بَنِي سَلَمَةَ لَيُنْظَرُونَ إِلَيْهِمْ، هُوَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَعْيُنِهِمْ مَا يَقْرُبُونَهُ مَخَافَةَ أَنْ يُؤْذُوهُ ثُمَّ قَامَ وَقَامَ أَصْحَابُهُ فَحَرَجُوا بَيْنَ يَدَيْهِ وَكَانَ يَقُولُ خَلُّوا ظَهْرِي لِلْمَلَائِكَةِ. قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُمْ حَتَّى بَلَغْتُ سَقْفَةَ الْبَابِ فَأُخْرِجَتِ امْرَأَتِي صَدْرَهَا وَكَانَتْ سَبِيْرَةً فَقَانَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي. قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي ثُمَّ قَالَ اذْعُوا لِي فَلَانَا لِلْعَرَبِ الَّذِي اشْتَدَّ عَلَيَّ فِي الطَّلَبِ فَقَالَ أَنَسِيُّ جَابِرًا طَائِفَةً مِنْ ذُنَيْبِكَ الَّذِي عَلَيَّ أَبِيهِ إِلَى هَذَا الصِّرَامِ الْمُقْبِلِ. قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ وَاعْتَلَّ وَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مَا لِي يَتَأَمَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ جَابِرٌ قَالَ قُلْتُ أَنَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كِلْ لَهُ مِنَ الْعَجْوَةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَوْفَ يُؤَفِّيهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ



فرمایا جو مجھ پر قرض کی ادائیگی میں سختی کرتا تھا، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”جابر کے والد پر جو تمہارا قرض ہے، اس میں سے تھوڑے سے حصہ میں تم جابر کو آئندہ فصل تک مہلت دے دو۔ اس نے کہا: ”میں ایسے نہیں کروں گا اور بہانہ کیا کہ وہ مال یتیموں کا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جابر کہاں ہے؟“ جابر کہتے ہیں: ”میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میں یہاں ہوں۔“ آپ نے فرمایا: ”جو تمہارے پاس کھجوریں ہیں اسے تول دو، شاید اسے اللہ پورا کر دے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو سورج ڈھل چکا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو بکر! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔“ جابر کہتے ہیں: پھر وہ مسجد کی طرف چلے گئے۔ میں نے اپنے قرض خواہ سے کہا: ”اپنے ٹوکے لاؤ، پھر میں نے اسکے لیے بچھو کھجوروں سے تول تو انہیں اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا۔ اور ہمارے پاس اتنی اتنی کھجوریں بچ گئیں۔ جابر کہتے ہیں: ”میں دوڑتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں گیا۔ گویا کہ میں آگ کی چنگاری ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ نماز پڑھ چکے تھے۔ میں نے آپ سے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے قرض خواہ کے لئے کھجوروں کو تولا، تو اللہ نے اسے پورا کر دیا، اور ہمارے لئے بھی اتنی اتنی بچ گئیں۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عمر بن خطاب کہاں ہیں؟“ جابر کہتے ہیں: ”وہ دوڑتے ہوئے آئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جابر بن عبد اللہ سے اس کے قرض اور اس کی کھجوروں کے متعلق

فَإِذَا الشَّمْسُ قَدْ ذَلَّكَتْ قَالَ الصَّلَاةُ يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ فَاثْنَدَفَعُوا إِلَى الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لِعَرِيْمِي قَرِيبٌ أَوْ عَيْتَكَ فَكَلْتُ لَهُ مِنَ الْعَجْوَةِ فَوَفَّاهُ اللَّهُ وَفَضَلَ لَنَا مِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَجِئْتُ أَسْعَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِهِ كَأَنِّي شَرَاوَةٌ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ صَلَّى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كَلْتُ لِعَرِيْمِي تَمْرَهُ فَوَفَّاهُ اللَّهُ وَفَضَلَ لَنَا مِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ عَمْرُ بْنُ النَّخَّطَابِ قَالَ فَجَاءَ يُهْرَوِلُ قَالَ سَلْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَرِيْمِهِ وَتَمْرِهِ قَالَ مَا أَنَا بِسَائِلِهِ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ سَوْفَ يُؤْقِبُهُ إِذْ أَخْبَرْتُ أَنَّ اللَّهَ سَوْفَ يُؤْقِبُهُ فَرَدَّدَ عَلَيْهِ وَرَدَّدَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْكَلِمَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ مَا أَنَا بِسَائِلِهِ وَكَانَ لَا يُرَاجِعُ بَعْدَ الْمَرَّةِ الثَّلَاثَةِ فَقَالَ مَا فَعَلَ عَرِيْمُكَ وَتَمْرُكَ قَالَ قُلْتُ وَفَّاهُ اللَّهُ وَفَضَلَ لَنَا مِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَرَجَعْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ أَلَمْ أَكُنْ نَهَيْتُكَ أَنْ تُكَلِّمِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي فَقَالَتْ تَطْنُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُورِدُ نَبِيَّهَ فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ وَلَا أَسْأَلُهُ

پوچھو۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نہیں پوچھوں گا، جب آپ نے فرمایا تھا کہ شاید اسے اللہ پورا کر دے، تو میں نے جان لیا تھا کہ اللہ اسے پورا کر دے گا۔ آپ ﷺ نے اس سے تین مرتبہ فرمایا تو اس نے بھی تین دفعہ ہی دہرایا، ہر دفعہ وہ یہی کہتے کہ میں نہیں پوچھوں گا۔ اور جب بھی آپ بات کرتے تو تین دفعہ سے زیادہ آپ سے بات دہرائی نہ جاتی تھی، اس لیے انھوں نے آخر پوچھ لیا: ”تمہارے قرض خواہ اور کھجوروں کا کیا حال ہوا؟“ میں نے کہا: ”اللہ نے اسے پورا کر دیا ہے۔ اور ہمارے لئے اتنی کھجوریں بچ گئی ہیں۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا، میں نے کہا: ”میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے میرے گھر میں بات نہ کرنا۔“ اس نے کہا: ”تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو میرے گھر بھیجے اور میں اپنے لئے اور اپنے خاوند کے لئے ان سے دعا کا سوال نہ کروں؟“

**فوائد:** ..... جاہل نبی اللہ کے پاس موجود کھجوریں ادا ہوگی قرض کے لیے کافی نہ تھیں۔ لہذا آپ ﷺ ان کے گھر آئے، آپ ﷺ کی دعا اور شریف آوری کی برکت سے اللہ نے انہیں خوب برکت سے نوازا آج بھی تنگی کے موقع پر نیک لوگوں سے دعا کروانا جائز ہے، بلکہ باعثِ رحمت ہے۔

[8]..... بَاب مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْفَضْلِ

نبی ﷺ کو دی گئی فضیلتوں کا بیان

47- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ.....

① صحيح البخارى - كتاب الهيئة - باب اذا وهب ديناً على رجل حديث 2601: - كتاب المناقب، حديث: 3580 "اسنادہ صحیح" مستدرک حاکم: 350/2 - امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور امام ذھبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ المعجم الكبير 239/11، حديث: 11610 - دلائل النبوة بیہقی 486/5۔

عمرہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیاء اور آسمان والوں پر فضیلت دی۔ لوگوں نے کہا: ”اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! آسمان والوں پر آپ ﷺ کو کیسے فضیلت دی گئی؟“ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا: ”ان میں سے جو کوئی کہے اس کے علاوہ میں معبود ہوں، تو ہم اس کے بدلے اسے جہنم دیں گے۔ ہم اسی طرح ظالموں کو بدلہ دیتے ہیں۔“ (سورۃ الانبیاء: ۲۹) اور محمد ﷺ نے فرمایا: ”ہم نے تجھے ظاہر فتح دی، تاکہ اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔“ (سورۃ الفتح: ۱-۲) لوگوں سے کہا: ”انبیاء پر آپ ﷺ کو کیسے فضیلت دی گئی؟“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ عزوجل نے فرمایا: اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان کے ساتھ، تاکہ وہ ان کے لیے بیان کرے“ [ابراہیم: ۳] اور محمد ﷺ کے لیے یوں فرمایا: ”اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں کے لئے بھیجا ہے۔“ (سورۃ سبأ: ۲۸) تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو جنوں اور انسانوں کی طرف بھیجا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ بِمِ فَضَّلَهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ الْآيَةَ وَقَالَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوا فَمَا فَضَّلَهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ الْآيَةَ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ.

**فوائد:** ..... آپ ﷺ کو اہل سماء پر فضیلت اس اعتبار سے ہے کہ ان کی غلطی کی سزا بصورت جہنم ہے، جب کہ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے سبھی گناہ بخش دیے گئے ہیں۔ نیز باقی انبیاء علیہم السلام کی دعوت محدود لوگوں کے لیے، جب کہ آپ ﷺ کی جمع کائنات کے لیے تھی، اس اعتبار سے آپ ﷺ ان سے افضل ہیں۔

48- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ .....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْتَظِرُونَهُ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَكَّرُونَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ بیٹھے آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ آپ ﷺ باہر آئے حتیٰ کہ جب ان کے قریب ہوئے تو آپ ﷺ

نے سنا کہ وہ آپس میں کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ نے ان کی بات کو سنا تو ان میں سے کوئی کہہ رہا تھا: ”تعب ہے کہ اللہ نے جب اپنی مخلوق میں سے دوست بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کو بنایا!“ اور دوسرے نے کہا: ”کیسی عجیب بات ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا!“ (سورۃ النساء: ۱۶۳) اور کسی نے کہا کہ: ”عیسیٰ اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہے۔“ اور کسی نے کہا: ”آدم کو اللہ نے جنم لیا۔“ پھر آپ ﷺ باہر تشریف فرما ہوئے تو سلام کہا اور فرمایا: ”میں نے تمہاری باتیں سن لی ہیں۔ اور تم نے تعجب کیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل ہیں تو وہ اسی طرح ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام سے اللہ نے کلام کی تو وہ بھی ایسے ہی ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی روح اور کلمہ ہیں، تو وہ بھی ایسے ہی ہیں۔ خبردار! میں اللہ کا حبیب ہوں۔ لیکن کوئی فخر نہیں۔ اور میں قیامت کے دن تعریف کا جھنڈا اٹھاؤں گا لیکن کوئی فخر نہیں۔ اور میں سب سے پہلے جنت کی کنڈا کھٹکھاؤں گا۔ تو اللہ تعالیٰ کھول دیں گے اور مجھے اس میں داخل کریں گے۔ اور میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے مگر کوئی فخر نہیں۔ اور میں اللہ کے نزدیک اگلے اور پچھلے لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں، لیکن کوئی فخر نہیں۔“

**فوائد:** ..... معراج کے موقع پر آپ ﷺ کا اللہ سے ہم کلام ہونا اور آپ ﷺ کا حبیب اللہ

ہونا اور اس کے علاوہ حدیث میں مذکور آخری امتیازات آپ کے علوم مرتبہ پر دل ہیں۔

فَتَسْمَعُ حَدِيثَهُمْ فَإِذَا بَعْضُهُمْ يَقُولُ  
عَجَبًا إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا  
فِإِبْرَاهِيمَ خَلِيلَهُ وَقَالَ آخِرُ مَاذَا  
بِأَعْجَبَ مِنْ ﴿ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى  
تَكَلِيمًا ﴾ وَقَالَ آخِرُ فِعْسَى كَلِمَةُ  
اللَّهِ وَرُوحَهُ وَقَالَ آخِرُ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ  
اللَّهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ  
سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُكُمْ أَنَّ  
إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ  
وَمُوسَى نَجِيَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعِيسَى  
رُوحَهُ وَكَلِمَتَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ  
اصْطَفَاهُ اللَّهُ تَعَالَى وَهُوَ كَذَلِكَ أَلَا  
وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ  
يَوْمِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا  
أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفَعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحْرِكَ بِحَلْقِ  
الْجَنَّةِ وَلَا فَخْرَ فَيَفْتَحُ اللَّهُ فَيْدُ خَلِيلِيهَا  
وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا  
أَكْرَمُ الْأَوْلِيَيْنِ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللَّهِ وَلَا  
فَخْرَ. . . . . ۱

۱ اسنادہ ضعیف ولأكثره شواهد فی الصحاح“ جامع الترمذی کتاب المناقب، باب فی فضل النبی حدیث 3616 :-

مسند الموصلی حدیث 3964، 3968- صحیح ابن حبان حدیث 6242.

49- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ .....  
 عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 ((أَنَا أَوْلَاهُمْ حُرُوجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا  
 وَقَدُوا وَأَنَا خَطِيئُهُمْ إِذَا انْتَصَتُوا وَأَنَا  
 مُسْتَشْفِعُكُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ  
 إِذَا أَيَسُوا الْكِرَامَةَ وَالْمَفَاتِيحَ يَوْمَ يَمِيدُ  
 بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي  
 يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَانَهُمْ بِيضٌ  
 مَكُونُونَ أَوْ لَوْلُوهُ مَنْتَوِرُونَ)) ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” میں سب سے پہلے قبر سے نکلوں گا۔ اور جب لوگ گروہ، گروہ بن کر جائیں گے، تو میں ان کا قائد ہوں گا۔ اور جب وہ خاموش ہو جائیں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا۔ اور جب وہ روک دیئے جائیں گے تو میں ان کی سفارش کروں گا۔ اور جب وہ عزت افزائی سے ناامید ہو جائیں گے تو میں ان کو خوشخبری دوں گا اور تمام چابیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ اور میں اپنے رب کے نزدیک آدم کی تمام اولاد سے زیادہ احترام والا ہوں۔ میرے پاس ہزار خادم چکر لگائیں گے۔ گویا کہ پردے میں چھپے ہوئے انڈے یا بکھرے ہوئے موتی ہوں۔“

**فوائد:** ..... حدیث میں مذکور فضائل ایسے رفیع المرتبت اور عظیم الشان امتیازات ہیں جن سے آپ

ﷺ کی رفعت شان اور انبیاء علیہم السلام پر فضیلت کا پتہ لگانا چنداں مشکل نہیں۔

50- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ صَالِحِ هُوَ ابْنُ عَطَاءِ بْنِ حَبَابِ مَوْلَى بَنِي الدُّرَيْلِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ .....  
 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوْلُ شَافِعٍ وَأَوْلُ مُشْفَعٍ وَلَا فَخْرَ)) ❷

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں تمام رسولوں کا قائد ہوں، مگر کوئی فخر نہیں۔ اور میں خاتم النبیین ہوں، لیکن کوئی فخر نہیں۔ اور میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں، سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی اور میں فخر سے نہیں کہتا۔“

❶ ”اسنادہ ضعیف“ لیث بن ابی اسلم ضعیف ہے، جامع الترمذی، کتاب المناقب باب فی فضل النبی حدیث 3610۔ کتاب السنۃ امام حلال حدیث 235: ، دلائل النبوة امام بیہقی 484/5۔

❷ ”اسنادہ جید“ اس سند کے تمام راویوں کی جمہور نے توثیق کی ہے۔ قال الصدر المناوی ”رجالہ وثقہم الجمہور، التاريخ الکبیر امام بخاری 286/4۔ المعجم الاوسط 142/1، حدیث 172: دلائل النبوة بیہقی 480/5۔

51- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُدَعَانَ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ  
يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأَقْعِقُهَا قَالَ  
أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ يُحَرِّكُهَا وَصَفَ لَنَا سُفْيَانٌ كَذَا  
وَجَمَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَصَابِعَهُ وَحَرَّكَهَا  
قَالَ وَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ مَسِسْتُ يَدَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قَالَ  
فَأَعْطَيْهَا أَقْبَلَهَا. ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کہ میں  
سب سے پہلے جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑوں گا۔ پھر اسے  
کھٹکھٹاؤں گا۔“ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”گو کیا کہ میں نبی ﷺ  
کے ہاتھ کی حرکت کو دیکھ رہا ہوں۔“ اور ہمارے لئے  
سفیان نے ایسے ہی بیان کیا، اور ابو عبد اللہ نے اپنی انگلیوں  
کو اکٹھا کیا اور اسے حرکت دی۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
ثابت نے ان سے کہا: ”کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ  
کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ سے چھوا تھا؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“  
ثابت نے کہا: ”مجھے اپنا ہاتھ دیکھیے میں اسے بوسہ دوں۔“

52- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ زَائِدَةَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْقَلٍ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا  
أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا: ”میں جنت میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں  
گا۔“

**فوائد:**..... جب آپ ﷺ جنت کا دروازہ کھلوائیں گے تو رب کو سامنے پا کر سجدہ میں گر پڑیں

گے، پھر وہاں اللہ کے حکم سے سرائٹھا کر سفارش کریں گے، جیسا کہ اگلی حدیث میں تفصیلاً آرہا ہے۔

53- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ

انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ  
سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”لوگوں میں سب سے پہلے

❶ ”اسنادہ ضعیف“ علی بن زید بن جعدان ضعیف ہے۔ مسند احمد 110/3، جامع الترمذی، کتاب التفسیر، سورة  
الاسراء حدیث 3148: مسند حمیدی، حدیث 1238۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ صحیح مسلم۔ کتاب الایمان باب فی قول النبی ﷺ ”انا اول الناس یشفع فی الجنة حدیث 482:  
مصنف ابن ابی شیبہ 436/11 حدیث 11697۔ مسند ابی عوانة 110/1، دلائل النبوة بیہقی 479/5۔ کتاب السنة  
ابن ابی عاصم، حدیث 796۔

قیامت کے دن میرے سر کے اوپر سے زمین پھٹے گی اور کوئی فخر اور مجھے تعریف کا جھنڈا دیا جائے گا اور میں فخر سے نہیں کہتا۔ اور قیامت کے دن میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور میں فخر سے نہیں کہتا۔ اور قیامت کے دن میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔ اور میں فخر سے نہیں کہتا، اور میں جنت کے دروازے کے پاس آؤں گا اور اس کی کنڈی پکڑوں گا، وہ کہیں گے: ”کون ہے؟“ میں کہوں گا: ”میں محمد ﷺ ہوں۔“ وہ میرے لئے دروازہ کھول دیں گے، میں داخل ہو جاؤں گا۔ میں اللہ الجبار کو اپنی طرف متوجہ پاؤں گا تو اس کے لئے سجدہ کروں گا۔ تو اللہ فرمائیں گے: ”اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھا اور بات کر، تیری بات سنی جائے گی، اور تو جو کہے گا قبول کیا جائے گا، سفارش کر، تیری سفارش قبول کی جائے گی۔ تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا: ”اے اللہ! میری امت کو معاف کر دے۔“ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ”اپنی امت کے پاس جا جس کے دل میں تو جو کے دانے کے برابر ایمان پائے اسے جنت میں داخل کر دے۔ تو میں جاؤں گا جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر ایمان پاؤں گا اس کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر میں اللہ الجبار کو اپنی طرف متوجہ پاؤں گا اور پھر اسے سجدہ کروں گا۔ اللہ فرمائیں گے: ”اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھا، بات کر، تیری بات سنی جائے گی اور کہہ، اسے قبول کیا جائے گا، اور سفارش کر، تیری سفارش قبول کی جائے گی۔“ تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا: ”اے اللہ! میری امت

تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْ جُمُجْمَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأُعْطِيَ لِيَاءَ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَإِنِّي بَابُ الْجَنَّةِ فَأَخَذَ بِحَلْقَتَيْهَا فَيَقُولُونَ مَنْ هَذَا فَأَقُولُ أَنَا مُحَمَّدٌ فَيَقْتَحُونَ لِي فَأَدْخُلُ فَأَجِدُ الْجَبَّارَ مُسْتَقْبِلِي فَأَسْجُدُ لَهُ فَيَقُولُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَتَكَلَّمْ يُسْمَعُ مِنْكَ وَقُلْ يُقْبَلُ مِنْكَ وَاشْفَعْ تُشْفَعُ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَذْهَبْ إِلَى أُمَّتِكَ فَمَنْ وَجَدْتْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ فَأَذْهَبَ فَمَنْ وَجَدْتْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَلِكَ أَذْخَلْتَهُمُ الْجَنَّةَ فَأَجِدُ الْجَبَّارَ مُسْتَقْبِلِي فَأَسْجُدُ لَهُ فَيَقُولُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَتَكَلَّمْ يُسْمَعُ مِنْكَ وَقُلْ يُقْبَلُ مِنْكَ وَاشْفَعْ تُشْفَعُ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَذْهَبْ إِلَى أُمَّتِكَ فَمَنْ وَجَدْتْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ فَأَذْهَبَ فَمَنْ وَجَدْتْ فِي قَلْبِهِ

کو معاف کر دے۔“ اللہ فرمائیں گے: ”اپنی امت کے پاس جا اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان پائے، اسے جنت میں داخل کر دے، میں جاؤں گا جس کے دل میں اس کے برابر ایمان پاؤں گا اسے جنت میں داخل کر دوں گا۔ لوگوں کے حساب سے فراغت کے بعد میری امت کے باقی لوگ دوزخ والوں کے ساتھ دوزخ میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ پس اہل جہنم ان سے کہیں گے: ”اس بات نے تمہیں فائدہ کیا دیا کہ تم اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے؟“ تب اللہ فرمائیں گے: ”مجھے میری عزت کی قسم! میں انہیں آگ سے ضرور آزاد کروں گا۔ پھر ان کے پاس قاصد بھیجے گا۔ تو وہ آگ سے نکالیں جائیں گے اور وہ بالکل جل چکے ہوں گے، تو انہیں نہر حیات میں داخل کیا جائے گا۔ تو وہ اس میں اس طرح اُگیں گے، جیسے سیلاب میں بچ اگتا ہے۔ ان کی آنکھوں کے درمیان لکھ دیا جائے گا کہ یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔ پھر ان کو لیجایا جائے گا۔ پھر وہ جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ ان سے جنت والے کہیں گے: ”یہ جہنمی ہیں۔“ تو اللہ فرمائیں گے:

”نہیں، بلکہ یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔“

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ أُدْخِلْتُهُمُ الْجَنَّةَ وَفَرِحَ  
 مِنْ حِسَابِ النَّاسِ وَأُدْخِلَ مَنْ بَقِيَ مِنْ  
 أُمَّتِي فِي النَّارِ مَعَ أَهْلِ النَّارِ فَيَقُولُ  
 أَهْلُ النَّارِ مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ أَنْتُمْ كُنْتُمْ  
 تَعْبُدُونَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُونَ بِهِ شَيْئًا  
 فَيَقُولُ الْجَبَّارُ فَبِعِزَّتِي لَا أُعْتِقَهُمْ مِنْ  
 النَّارِ فَيُرْسِلُ إِلَيْهِمْ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ  
 وَقَدْ امْتَحَشُوا فَيَدْخُلُونَ فِي نَهْرٍ  
 الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْجِبَّةُ  
 فِي غَضَاءِ السَّيْلِ وَيُكْتَبُ بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ  
 هَوْلَاءِ عُنُقَاءِ اللَّهِ فَيَذْهَبُ بِهِمْ  
 فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُ  
 الْجَنَّةِ هَوْلَاءِ الْجَهَنَّمِيِّونَ فَيَقُولُ  
 الْجَبَّارُ بَلْ هَوْلَاءِ عُنُقَاءِ الْجَبَّارِ ①

54- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ  
 الْحَوْلَانِيِّ.....

① ”اسنادہ ضعیف“ اس کی سند میں عبد اللہ بن صالح، کثیر الخطا وکانت فیہ“ ہے۔ مسند احمد 144/3، دلائل النبوة 479/5۔  
 یاد رہے اس حدیث کو امام احمد نے ابوسلمہ خزاعی اور منصور بن سلمہ سے بھی روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند صحیح ہے۔ مسند احمد  
 145/3۔



ابنِ غنم بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے اور آپ کا پیٹ چاک کیا۔ پھر جبرائیل نے کہا: اس میں کبچ دل ہے، اس میں دو سننے والے کان ہیں اور دو دیکھنے والی آنکھیں ہیں۔ محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ اور سب کو اکٹھا کرنے والے ہیں، آپ کا اخلاق اچھا ہے، آپ کی زبان سچی ہے اور آپ کا نفس مطمئن ہے۔“ ابو محمد نے کہا: کبچ کا معنی مضبوط ہے۔

عَنِ ابْنِ غَنَمٍ قَالَ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَشَقَّ بَطْنَهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ قَلْبٌ وَكَبِيعٌ فِيهِ أُذُنَانِ سَمِيعَتَانِ وَعَيْنَانِ بَصِيرَتَانِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الْمُقَفِّي الْحَاشِرُ خَلَقْتَ قِيَمٌ وَلِسَانَكَ صَادِقٌ وَنَفْسَكَ مُطْمَئِنَّةً قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَكَبِيعٌ يَعْنِي شَدِيدًا ❶

55- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ رُوَيْمٍ.....

عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے رحم کی ہوئی مقررہ گھڑی دی اور میرے لیے اختصار کیا۔ ہم دنیا میں تو سب سے آخر میں ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ اور میں یہ بات فخریہ نہیں کرتا: ابراہیم علیہ السلام کے خلیل ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کے چنے ہوئے ہیں، اور میں اللہ کا حبیب ہوں۔ اور قیامت کے دن میرے پاس حمد کا جھنڈا ہو گا۔ اور بے شک اللہ عزوجل نے امت کے متعلق مجھ سے وعدہ کیا ہے اور انہیں تین باتوں سے پناہ دی ہے کہ ان کو عام طور پر قحط سالی میں مبتلا نہیں کرے گا۔ اور دشمن ان کا قلع قمع نہیں کر سکے گا۔ اور نہ ان سب کو ضلالت پر جمع کرے گا۔“

عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَذْرَكَ بِي الْأَجَلَ الْمُرْحُومِ وَاخْتَصَرَ لِي اخْتِصَارًا فَنَحْنُ الْأَجْرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخِرٍ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ اللَّهِ وَمُوسَى صَفِيَّ اللَّهِ وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَمَعِيَ لُؤَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْتَهُمْ بَسَنَةً وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ ❷

**فوائد:** ..... سبھی امت کا قحط سالی، مکمل تباہی اور ضلالت سے محفوظ ہونا یہ انعام رب تعالیٰ ہے۔ نیز سبھی امت کا گمراہی پر اکٹھے نہ ہونا جیسا کہ ابن ماجہ کی صحیح روایت بھی ہے۔ ”ان امتی لا تجتمع علی

❶ اس کی سند میں تین علیین ہیں۔ عبد اللہ بن صالح اور معاویہ بن یحییٰ دونوں ضعیف ہیں اور عبد الرحمن بن غنم تابعی ہیں۔ خصائص

الکبریٰ امام سیوطی 162/1-161۔

❷ ”اسنادہ ضعیف و منقطع“ کنز العمال حدیث 32080، البداية والنهاية 270/6۔

الضلالة“ ”میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی۔“ یہ اجماع کے حجت ہونے پر دلیل ہے۔ آج کل کئی اہل علم بڑی ڈھٹائی سے اجماع کا انکار کرتے ہیں، جبکہ یہ درست نہیں۔

[9]..... بَابُ مَا أُكْرِمَ النَّبِيُّ ﷺ بِنُزُولِ الطَّعَامِ مِنَ السَّمَاءِ

آسمان سے کھانے کے نزول کی وجہ سے نبی ﷺ کی بزرگی کا بیان

56- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ.....

عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ السَّكُونِيَّ وَقَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ سَلَمَةَ السَّكُونِيَّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ أُتِيَتْ بِطَعَامٍ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ أُتِيَتْ بِطَعَامٍ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ كَانَ فِيهِ مِنْ فَضْلِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا فَعَلَ بِهِ قَالَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ وَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنِّي غَيْرُ لَابِثٍ فِيكُمْ إِلَّا قَلِيلًا ثُمَّ تَلَبُّونَ حَتَّى تَقُولُوا مَتَى مَتَى ثُمَّ تَأْتُونِي أَفْنَادًا يُفْنِي بَعْضُكُمْ بَعْضًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مُوتَانًا شَدِيدًا وَبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ. ①

ضمراء بن حبیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے مسلمہ سکونی رضی اللہ عنہا سے سنا اور محمد کے علاوہ سلمہ سکونی رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب کسی کہنے والے نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو آسمان سے کھانا دیا گیا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں! مجھے کھانا دیا گیا۔“ اس نے کہا: ”اے اللہ کے نبی! کیا اس میں سے کچھ بچا تھا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”پھر آپ نے اس کھانے کا کیا کیا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ آسمان کی طرف اٹھالیا گیا۔ اور میری طرف وحی کی ہے کہ میں تمہارے ہاں تھوڑی دیر رہوں گا۔ پھر تم رہو گے حتیٰ کہ تم کہو گے کہ قیامت کب آئے گی؟ پھر تم میرے پاس گروہوں کی شکل میں آؤ گے۔ اور تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔ قیامت کے نزدیک کثرت سے موتیں ہوں گی۔ اور اس کے بعد زلزلے والے سال ہوں گے۔“

**فوائد:** ..... قرب قیامت کی علامات میں سے قتل و غارت اور کثرت سے زلزلوں کا آنا بھی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ نہ قاتل کو پتہ ہوگا وہ کیوں قتل کر رہا ہے، نہ مقتول کو خبر ہوگی اسے کیوں قتل کیا جا رہا ہے۔ آج بعینہ یہی حالات ہیں، سینکڑوں قتل ہونے والے بے گناہ قتل ہو رہے ہیں اور کرنے والے بھی اندھا دھند بلاوجہ قتل

① ”حدیث صحیح“ اگرچہ اس کی سند میں معاویہ بن یحییٰ ضعیف ہے۔ مگر حدیث معنا صحیح ہے، مسند موصلی حدیث 6861،

صحیح ابن حبان حدیث 6777: ، موارد الظمان حدیث 1861۔

کر رہے ہیں۔

57- أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي

الْعَلَاءِ.....

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شریڈ کا پیالہ لایا گیا۔ اور وہ لوگوں کے آگے رکھا گیا۔ وہ اس سے صبح سے دوپہر تک کھاتے رہے۔ پہلے لوگ کھڑے ہو جاتے اور دوسرے بیٹھ جاتے۔ ایک آدمی نے سمرہ بن جندب سے کہا: ”کیا کھانا نہیں ڈالا جاتا تھا؟“ حضرت سمرہ نے کہا: ”تعب کی کیا بات ہے؟ اس میں کھانا صرف اس طرف سے ڈالا جاتا تھا! اور اپنے ہاتھوں سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔“

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِقِصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فَوَضَعَتْ بَيْنَ يَدَيْ الْقَوْمِ فَتَعَاقَبُوهَا إِلَى الظُّهْرِ مِنْ غُدْوَةٍ يَقُومُ قَوْمٌ وَيَجْلِسُ آخَرُونَ. فَقَالَ رَجُلٌ لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَمَا كَانَتْ تَمُدُّ؟ فَقَالَ سَمُرَةُ مِنْ أَبِي شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تَمُدُّ إِلَّا مِنْ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ. ❶

[10]..... بَابُ فِي حُسْنِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے حسن کا بیان

58- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ.....

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا اور آپ سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف دیکھتا۔ ”جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”میری نظر میں آپ ﷺ چاند سے زیادہ حسین تھے۔“

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ قَالَ فَلَهُوَ كَانَ أَحْسَنَ فِي عَيْنِي مِنَ الْقَمَرِ. ❷

❶ ”اسنادہ صحیح“ مسند احمد 12/5، دلائل النبوة 93/6 وقال البيهقي ”هذا اسنادہ صحیح“ جامع الترمذی، کتاب

المنافق، باب فی اثبات نبوة النبي ﷺ حديث 3625: وقال الترمذی ”وهذا حديث حسن صحیح“۔

❷ ”حديث صحیح ان شاء الله“ امام حاکم فرماتے ہیں ”صحیح الاسناد“ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس سن غریب کہا ہے۔ امام البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ مستدرک حاکم، کتاب اللباس، باب لبس ثوب الاحمر حديث 7461: جامع الترمذی، کتاب الادب باب ماجاء فی الرخصة فی لبس الحمرة للرجال، حديث 281: - مختصر شمائل الترمذی للالبانی ص 27: - موضوعة نضرة النعيم 423/1 باب شمائل۔

**فوائد:** ..... آپ ﷺ اخلاق و اوصاف کے ساتھ ساتھ کمال حسن کی خوبیوں سے متصف تھے، دیکھنے والا آپ ﷺ کے حسن کا گرویدہ ہو کر رہ جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر عضو کے حسن سے مالا مال کیا تھا، جیسا کہ اگلی احادیث میں آرہا ہے۔

59- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي الثَّابِتِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَخِي مُوسَى عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْلَجَ الشَّيْطَانِ إِذَا تَكَلَّمَ رُبِّي كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَائِيَاهُ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے دو دانتوں کے درمیان خلا تھا۔ جب آپ ﷺ بات کرتے تو آپ کے دانتوں کے درمیان سے نور کی طرح کچھ نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔“

60- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَأَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ.....

قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَنْجَدَ وَلَا أَجْوَدَ وَلَا أَشْجَعَ وَلَا أَوْضَأَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر بہادر اور سخی اور دلیر اور حسین و پاکیزہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

61- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ أَبِي عَبِيدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيْعِ بْنِ مَعْوَدٍ بْنِ عَفْرَاءَ صَفِيٌّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا بَنِي لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً. ❸

ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کریں، انہوں نے کہا: ”اے میرے بیٹے! اگر تو رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تو کہتا: ”کہ سورج طلوع ہوا ہے۔“

❶ 'اسنادہ ضعیف' عبدالعزیز بن ابی ثابت ثابت مردود راوی ہے۔ کتاب المعرفة والتاریخ 288/3، شمائل الترمذی

حدیث 14: - شرح السنة امام بغوی 223/13 حدیث 3644: - دلائل النبوة 215/1.

❷ "رجالہ ثقات" الطبقات الکبریٰ امام ابن سعد 96/2.

❸ "اسنادہ ضعیف" المعجم الکبیر 274/24 حدیث 696- المعجم الاوسط 230/5 حدیث 4455: - دلائل النبوة امام

ابونعیم حدیث: 551.

62- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَفَةَ اللَّوْلُو إِذَا مَشَى تَكْفًا وَمَا مَسَسَتْ حَرِيرَةٌ وَلَا دِيَابَجَةٌ أَلَيْسَ مِنْ كَفِّهِ وَلَا شَمِئَتْ رَائِحَةٌ قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَتِهِ مِسْكَةٌ وَلَا غَيْرَهَا. ①

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ بہت سفید تھا۔ آپ ﷺ کا پسینہ موتیوں کی طرح تھا۔ جب آپ چلتے تو آگے کو جھک جاتے اور میں نے آپ کی ہتھیلیوں کو ریشم اور دیباچ سے زیادہ نرم محسوس کیا، اور آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبو سے بڑھ کر میں نے کوئی خوشبو خواہ کستوری یا اس کے علاوہ کسی چیز کو نہیں سونگھا۔“

**فوائد:**..... آپ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ آپ ﷺ کا پسینہ دوسرے لوگوں کے برعکس خوشبودار ہوتا، جیسا کہ بعض صحابیات آپ ﷺ کا پسینہ خوشبو میں ملا لیتیں جس سے ان کی خوشبو میں اضافہ ہوتا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ جنہوں نے دس سال آپ ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل کیا، فرماتے ہیں کہ آپ کے جسد اطہر کے پسینے میں ایسی مہک تھی کہ اعلیٰ سے اعلیٰ خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

63- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَمَا قَالَ لِي أَفَّ قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لَشِيءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتُ كَذَا وَكَذَا أَوْ هَلَّا صَنَعْتُ كَذَا وَكَذَا وَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا مَسَسْتُ بِيَدِي دِيَابَجًا وَلَا حَرِيرًا أَلَيْسَ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا وَجَدْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرَفًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَفِ أَوْ رِيحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ②

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی، آپ ﷺ نے کبھی مجھے ”اف“ تک نہ کہا اور نہ ہی مجھے کسی کام کے کرنے پر کبھی ڈانٹا کہ تو نے ایسے کیوں کیا ہے یا تو نے ایسے کیوں نہ کیا؟“ اور انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میرے ہاتھوں نے دیباچ اور ریشم کو نبی ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوا اور نہ ہی میں نے کبھی نبی ﷺ کی بدن کی خوشبو سے بڑھ کر کوئی خوشبو پائی۔

① صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل، باب طیب رائحة النبي حديث 6054.

② صحیح البخاری۔ کتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ حديث 3561۔ صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل باب طيب

رائحة النبي ﷺ حديث 6053.

**فوائد:** ..... عرصہ دراز تک کسی کے ساتھ رہا جائے اور کبھی ساتھی کی طبیعت کے ناموافق کام نہ ہو، ممکن نہیں۔ لیکن آپ ﷺ کی حلیمی کمال تھی کہ خادم کو کبھی جھڑکنا تو ایک طرف وجہ بھی دریافت نہیں کی کہ کیوں کیا اور خصوصاً جب کام کرنے والا بچہ ہو کیونکہ انس رضی اللہ عنہ کم عمر ہی تھے۔ علم نفسیات کی رو سے جو کام اچھائیوں کی حوصلہ افزائی اور برائیوں سے درگزر کر کے لیا جاسکتا ہے، جھڑک کر اسے لینا ناممکن ہے۔ ہمارے ہاں ملازمین کو ایک دن میں سینکڑوں گالیاں دی جاتی ہیں اور ان کی عزت نفس کو بری طرح مجروح کیا جاتا ہے۔ جبکہ انس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی زبان کی طہارت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”مَسَبْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَطُّ“ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی گالی نہیں دی۔ نیز اس قدر نزاکت، شرافت کے باوجود آپ مرد میدان تھے۔

64- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ.....

عَنْ حَبِيبِ بْنِ خُدْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي حُرَيْشٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي جَيْنٍ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَلَمَّا أَخَذَتْهُ الْحِجَارَةُ أُرْعِبْتُ فَضَمَمَنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَالَ عَلَيَّ مِنْ عَرَقٍ إِبْطِهِ مِثْلُ رِيحِ الْمُسْلِكِ. ①

حبیب بن خدرہ بیان کرتے ہیں کہ بنی حریش کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے ماعز بن مالک کو رجم کیا تو میں اپنے والد کے ساتھ تھا۔ جب ان کو پتھر مارے گئے تو میں ڈر گیا۔ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ لگا لیا۔ تو مجھ پر آپ ﷺ کی بغل سے کستوری کی طرح (خوشبودار) پسینہ بہا۔“

65- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنِ الْبُرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ أَرَأَيْتَ كَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ ②

براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے کسی آدمی نے پوچھا: ”کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟“ براء رضی اللہ عنہ نے کہا: ”نہیں! وہ چاند کی طرح تھا۔“

**فوائد:** ..... آپ ﷺ کا چہرہ گولائی میں تھا، جو کہ لمبوترے سے زیادہ حسین ہوتا ہے۔

① ”رجالہ ثقات غیر حبیب بن خدرہ“ اس حدیث کو بیان کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔ امام ذہبی حبیب بن خدرہ کے ترجمہ میں اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے حبیب کے متعلق لکھتے ہیں: ”لم يعرف ولم اره في الاسماء“ میزان الاعتدال: 454/1 ترجمہ نمبر: 1703۔

② صحیح البخاری۔ کتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ حدیث: 3552۔

66- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْرِفُ بِاللَّيْلِ بِطِيبِ الرِّيحِ . ①  
ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو بدن کی خوشبو کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے۔

67- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا أَوْ لَا يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرْفِهِ . ②  
جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی راستہ پر چلتے، اور آپ ﷺ کے پیچھے کوئی اس راستہ پر چلتا تو آپ ﷺ کی خوشبو سے۔ یا راوی نے کہا: آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبو سے وہ پہچان جاتا تھا کہ آپ ﷺ اس راستہ سے گزرے ہیں۔“

[11]..... بَابُ مَا أَكْرَمَ اللَّهُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ كَلَامِ الْمَوْتِيِّ  
مردوں کا نبی ﷺ سے کلام کرنا جس سے نبی ﷺ کو فضیلت دی گئی

68- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْهَدْيَةَ وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ فَأَهْدَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مِنْ يَهُودِ خَيْبَرَ شَاةً مَضْلِيَّةً فَتَنَاوَلَ مِنْهَا وَتَنَاوَلَ بَشْرُ بْنُ الْبُرَاءِ ثُمَّ رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ تُحْبِرُنِي أَنَّهُا مَسْمُومَةٌ فَمَاتَ بَشْرُ بْنُ الْبُرَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ مَا حَمَلَتْ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَتْ إِنْ كُنْتُ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ شَيْءٌ وَإِنْ كُنْتُ

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تحفہ قبول کر لیتے تھے اور صدقہ کی گئی چیز قبول نہیں کرتے تھے۔ خیبر میں ایک یہودیہ عورت نے آپ ﷺ کو بھنی ہوئی بکری کا تحفہ دیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ کھایا اور بشر بن براء نے بھی کھایا۔ پھر نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بکری مجھے بتا رہی ہے کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے۔“ پھر بشر بن براء تو فوت ہو گئے، پھر نبی ﷺ نے اس عورت کی طرف پیغام بھیجا: کہ ”تجھے ایسا کام کرنے پر کس نے آمادہ کیا۔“ اس عورت نے کہا: (تاکہ میں جان

① ”اسنادہ حسن“ مصنف ابن ابی شیبہ 25/9۔ اخلاق النبی امام ابو الشیخ ص: 105۔

② ”اسنادہ جید“ التاريخ الكبير امام بخاری 399/1۔

سکوں) اگر آپ نبی ہوئے تو آپ کو کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔ اور اگر آپ ﷺ بادشاہ ہوئے تو آپ سے لوگوں کو نجات دوں۔“ پھر آپ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا: ”خیبر میں بکری کھانے کا ہمیشہ مجھ پر اثر رہا ہے۔ اب بھی اس کی وجہ سے میری رگیں کٹ رہی ہیں۔“

مَلِكًا أَرَحْتُ النَّاسَ مِنْكَ فَقَالَ فِي مَرَضِهِ مَا زِلْتُ مِنَ الْأَكْلَةِ الَّتِي أَكَلْتُ بِخَيْرٍ فَهَذَا أَرَانُ الْقِطَاعَ أَبْهَرِي . ①

**فوائد:** ..... اس حدیث سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) آپ ﷺ پر صدقہ حرام تھا جب کہ ہدیہ آپ ﷺ قبول کر لیتے تھے۔ (۲) اہل کتاب کا ذبیحہ جائز ہے۔ (۳) اہل کتاب کی دعوت قبول کرنا اور ان کے برتنوں کو استعمال کرنا درست ہے۔ البتہ اگر وہ اپنے برتنوں میں شراب یا سور کا گوشت تیار کرتے ہوں تو ان کو اچھی طرح مانجھ لینا چاہیے۔ (۴) آپ ﷺ عالم الغیب نہیں تھے، ورنہ زہر ملاتے ہی آپ ﷺ کو خبر ہو جاتی اور آپ ﷺ یہ دعوت قبول ہی نہ کرتے اور نہ آپ ﷺ کے ساتھی کی جان جاتی۔

69- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنبَأَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ.....

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خیبر والوں میں سے ایک یہود نے بھنی ہوئی بکری میں زہر ملا دیا۔ پھر نبی ﷺ کی طرف تحفہ بھیجا۔ نبی ﷺ نے اس کا ایک بازو لے کر کھایا۔ اور آپ کے صحابہ میں سے بھی کچھ لوگوں نے کھایا۔ پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ”اپنے ہاتھ اٹھا لو۔“ پھر نبی ﷺ نے یہود کو پیغام بھیجا اور اسے بلایا۔ پھر اس سے پوچھا: کیا تو نے اس بکری وک زہر آلود کیا تھا؟ وہ بولی: ہاں! مگر آپ کو کس نے بتایا۔ فرمایا: ”مجھے یہی بازو بتا رہا ہے، جو میرے ہاتھ میں ہے۔“ اس عورت نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے کس وجہ سے ایسے کیا؟“ اس عورت نے کہا: ”میں نے کہا، اگر آپ نبی ہوئے تو آپ کو کچھ نقصان نہیں

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَضَلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الدَّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ الرَّهْطُ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاَهَا فَقَالَ لَهَا أَسَمَّتِ هَذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَمَنْ أَخْبَرَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرْتَنِي هَذِهِ فِي يَدِي الدَّرَاعَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَمَاذَا أَرَدْتَ إِلَى ذَلِكَ ))

① ”استادہ حسن“ سنن ابی داؤد۔ کتاب الديات، باب فيمن سقى رجلا سماً، حديث 4511: ، الطبقات الكبرى 113/1۔



ہوگا، اگر آپ نبی نہ ہوں گے تو اس ذریعہ سے ہم نجات پا لیں گے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔ اور اسے سزا نہ دی۔ اور آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ بکری کھانے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ نبی ﷺ نے بکری کھانے کی وجہ سے کندھوں کے درمیان سینگی لگوائی۔ بنو بیاضہ سے ابوہند کے غلام نے آپ ﷺ کو چھری سے سینگ کے ساتھ سینگی لگائی۔ اور وہ بنو ثمامہ سے تھا اور وہ انصار کے قبیلہ سے تھا۔

قَالَتْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا لَمْ يَضْرِبْهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرْحَنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يِعَاقِبْهَا وَتُوفِّيَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ أَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الذِّي أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجْمَهُ أَبُو هِنْدٍ مَوْلَى بَنِي بِيَاضَةَ بِالْقُرْنِ وَالشُّفْرَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي ثَمَامَةَ وَهُمْ حَيٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ. ①

**فوائد:** ..... اس یہودن کا نام زینب بنت حارث تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ مرحب کی بہن تھی اور اسے معلوم ہوا تھا کہ آپ ﷺ بازو کا گوشت پسند کرتے ہیں۔ اس لیے اس نے اسے خصوصاً زہر آلودہ کیا تھا۔

70- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَتْ حَيْرُ أَهْدَيْتِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَاةً فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجَمَعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِي سَأَلِكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا أَبُونَا فَلَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فَلَانَ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَزَتْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو بکری کا تحفہ دیا گیا جس میں زہر ملایا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس یہاں کے تمام یہودیوں کو جمع کرو، آپ ﷺ کے پاس وہ جمع کئے گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم سے کسی چیز کے متعلق پوچھوں تو کیا تم سچ بتاؤ گے؟“ انہوں نے کہا: ”اے ابوالقاسم! جی ہاں۔“ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا باپ کون ہے؟“ انہوں نے کہا: ”ہمارا باپ فلاں ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”تم نے جھوٹ بولا، بلکہ تمہارا باپ فلاں ہے۔“ وہ کہنے لگے: آپ نے بالکل سچ اور

① ”منقطع ضعیف“ امام زہری نے جابر سے نہیں سنا۔ سنن ابی داؤد۔ کتاب الديات، باب فیمن سفی رجلا سما حدیث 4510: - دلائل النبوة 262/4.

درست فرمایا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اگر میں تم سے کسی چیز کے متعلق پوچھوں تو کیا تم مجھے سچ بتاؤ گے؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں! اگر ہم آپ سے جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارے جھوٹ کو ایسے ہی پہچان لیں گے جیسے ہمارے باپ کے متعلق پہچانا۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”دوزخی کون ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”ہم اس میں تھوڑی دیر رہیں گے، پھر ہمارے بعد آپ لوگ اس میں رہیں گے۔“ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تم ہی اس میں ذلیل ہو کر پڑے رہو، اللہ کی قسم ہم کبھی بھی تمہارے بعد اس میں نہ رہیں گے۔“ پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اگر میں تم سے کسی چیز کے متعلق پوچھوں تو کیا مجھے سچ بتاؤ گے؟“ انہوں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں یہ کام کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟“ انہوں نے کہا: ”ہم نے ارادہ کیا تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوئے تو ہم آپ سے نجات پالیں گے اور اگر آپ سچے ہوئے تو آپ کو کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔“

**فوائد:** ..... سبھی یہودیوں کو جمع کر کے ان پر اپنی خبرداری کی دھاک بٹھائی، تاکہ ان میں انکار کی جرات نہ رہے، پھر ان سے زہر کا اقرار کروایا۔ نیز یہود کو آپ ﷺ نے اولاً جھوٹ دیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی انتقام نہیں لیتے تھے۔ لیکن بشر بن عبدالمطلب کی شہادت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاصاً اسے قتل کروایا دیا تھا۔

فَقَالَ لَهُمْ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ  
إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ وَإِنْ  
كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَ  
فِي آبَائِنَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
فَمَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا  
يَسِيرًا ثُمَّ تَخَلَّفُونَا فِيهَا قَالَ لَهُمْ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا  
نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ هَلْ أَنْتُمْ  
صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ  
قَالُوا نَعَمْ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ  
الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ  
عَلَى ذَلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا  
أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ  
يَضُرْكُ ۝

[12]..... بَاب فِي سَخَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی سخاوت کا بیان

71- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُمَيَانَ بْنِ ابْنِ الْمُثَنَّدِ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ عَيْنَةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ وَعَدَ. ①

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی تو کبھی بھی انکار نہ کرتے۔ ابو محمد نے کہا: ”ابن عیینہ کہتے ہیں: جب آپ کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو آپ وعدہ کر لیتے۔“

**فوائد:**..... یہ سخاوت کی انتہا ہے کہ نہ ہونے کی صورت میں بندہ معذور ہوتا ہے، کوئی اسے کچھ کہہ نہیں سکتا۔ لیکن آپ ﷺ پھر بھی گوارا نہ کرتے کہ کوئی خالی لوٹے۔

72- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ زَمْعَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيًّا لَا يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ. ②

سہل بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہت حیا والے تھے، آپ سے جب بھی کسی چیز کا سوال ہوتا آپ وہ چیز دے دیتے۔

**فوائد:**..... آپ ﷺ انتہاء حیا دار تھے۔ صحیح بخاری میں آتا ہے کہ وہ کنواریاں جو کہ گھروں میں پردے لگا کر رہتی ہیں، آپ ﷺ ان سے بھی زیادہ باحیا تھے۔

73- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.....

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ رَحِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَفِي رِجْلِي نَعْلٌ كَثِيفَةٌ فَوَطِئْتُ بِهَا عَلَى رَجُلٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

عبد اللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک عرب کے آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے کہا: ”حنین کے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو زحمت دی۔ میرے پاؤں میں بہت بھاری جوتا تھا۔ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کا پاؤں کچلا گیا۔“

① صحیح البخاری۔ کتاب الادب، باب حسن الخلق والسخاء حدیث 6034۔ صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل، باب مسائل رسول اللہ ﷺ قط فقال ”لا و کثرة عطائه حدیث: 6018۔

② ”اسنادہ ضعیف والحديث صحيح معناه“ المعجم الكبير 78/6 حدیث 5920: ، اخلاق النبی ﷺ امام ابو الشیخ

آپ ﷺ کے ہاتھ میں کوڑا تھا آپ نے مجھے ہلکا سا لگایا۔ اور فرمایا: ”بسم اللہ، تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔“ اس آدمی نے کہا: ”میں نے اس حالت میں رات گزاری کہ میں اپنے نفس کو ملامت کرتا رہا اور میں کہتا رہا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ جس طرح میں نے رات گزاری اللہ ہی جانتا ہے، جب ہم نے صبح کی تو ایک آدمی کہہ رہا تھا: ”فلاں کہاں ہے؟“ میں نے دل میں کہا: ”یہ“ اللہ کی قسم! جو مجھ سے کل ہوا ہے (اسی کے متعلق بات ہوگی) کہا: ”میں (آپ ﷺ کے پاس) ڈرتا ہوا گیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے کل اپنے جوتے سے میرے پاؤں کو روند دیا اور مجھے تکلیف دی، تو میں نے تجھے ایک کوڑا لگایا۔ اس کے بدلہ میں ۸۰ دنیاں لے لو۔“

**فوائد:** ..... آپ ﷺ اخلاقی معراج پر فائز تھے۔ ورنہ پاؤں وغیرہ روندے جانے پر اگر لاشعوری

طور پر کچھ بندہ مار بھی دے تو وہ قطعاً خطا کار نہ ہوگا، لیکن آپ ﷺ نے یہ بھی گوارا نہ کیا۔

74- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ.....

زہری بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل نے کہا: میں نے زمین میں دس گھر والوں کی بستیوں کو دیکھ ڈالا، تو میں نے کسی کو رسول ﷺ سے زیادہ مال خرچ کرنے والا نہ پایا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ مَا فِي الْأَرْضِ أَهْلُ عَشْرَةِ آيَاتٍ إِلَّا قَلْبُهُمْ فَمَا وَجَدْتُ أَحَدًا أَشَدَّ إِتْفَاقًا لِهَذَا الْمَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ②

**فوائد:** ..... یہ اشارہ ہے کہ بڑے شہروں سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی بستی میں بھی آپ ﷺ جیسا

① ”اسنادہ ضعیف لاجل راہ مدلس“ اس حدیث کی سند میں دوران مدلس ہیں محمد بن اسحاق کی توفیق تھریث سے صراحت موجود ہے۔ البتہ عبدالرحمن بن محمد بخاری کا عنعہ موجود ہے جس کی صیغہ تھریث سے صراحت نہیں ہے۔ اس لیے اس کی سند میں ضعف ہے۔ نیز یاد رہے صحابی کی جہانت معزز نہیں ہے۔ اس حدیث کو نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

② ”حدیث مرسل“ تمام راوی اثنہ ہیں مگر مرسل ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہے۔ اس کو نقل کرنے میں بھی امام دارمی متفرد ہیں۔

خنی نذل سکا۔ (اور مل بھی کیسے سکتا تھا؟)

[13]..... بَاب فِي تَوَاضِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی تواضع کا بیان

75- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَقِيلٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْثُرُ الذِّكْرُ وَيَقِلُّ اللَّغْوُ وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ وَيُقْصِرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْتِفُ وَلَا يَسْتَنْكِفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ فَيَقْضِي لَهُمَا حَاجَتَهُمَا. ❶

عبداللہ بن ابو اوفی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ذکر کثرت سے کیا کرتے تھے اور بے ضرورت بات کم کرتے تھے۔ اور نماز لمبی پڑھتے تھے۔ اور خطبہ چھوٹا کرتے تھے۔ اور اور نہ نفرت کرتے اور نہ ناپسند سمجھتے کہ آپ بیواؤں اور مساکین کے ساتھ چل کر ان کی حاجات کو پورا کریں۔

**فوائد:**..... عاجزی اس قدر کہ تکبر چھو کر بھی نہ گزرا۔ اسی کی بدولت کبھی بیواؤں اور یتیموں کو حقیر نہ جانا۔ بلکہ ہمہ وقت ان کی بہتری و بھلائی کے لیے کوشاں رہتے۔

[14]..... بَاب فِي وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی وفات کا بیان

76- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ.....

قَالَ: الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لِأَعْلَمَنَّ مَا بَقَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِينَا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَاهُمْ قَدْ أَذُوكَ وَإِذَاكَ عُبَارَهُمْ فَلَوْ اتَّخَذْتُ عَرِيشًا تَكَلِّمُهُمْ مِنْهُ؟ فَقَالَ ((لَا أَرَأَى بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ يَطُّونَ عَقِبِي

عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ضرور پتہ لگاؤں گا کہ نبی ﷺ ہمارے درمیان کتنی دیر رہیں گے۔ انہوں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میں ان کو دیکھتا ہوں کہ انہوں نے آپ کو تکلیف دی، اور ان کے گرد و غبار سے بھی آپ کو تکلیف ہوئی۔ اگر آپ ایک تخت بنا لیں تو ان سے اس پر بیٹھ کر باتیں کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں ہمیشہ ان کے

❶ ”صحیح بالشواہد“ سنن نسائی۔ کتاب الجمعة باب ما يستحب من تقصير الخطبة حديث: 1413، شعب الايمان،

وَيُنَاذِرُونِي رِدَائِي حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ  
الَّذِي يُرِيحُنِي مِنْهُمْ)) قَالَ فَعَلِمْتُ أَنَّ  
بِقَائِهِ فِينَا قَلِيلٌ ①

پاس ایسے ہی رہوں گا کہ وہ میرے پیچھے پڑے رہیں گے۔  
اور میری چادر کھینچتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ ہی مجھے ان سے آرام  
عطا فرمائے گا۔“ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس میں نے جان  
لیا کہ آپ ﷺ تھوڑی دیر ہی ہمارے ہاں رہیں گے۔“

77- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ.....

عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَلَا نَحْجُبُكَ؟ فَقَالَ: ((لَا،  
دَعَوْهُمْ بَطْنُونَ عَقِيبِي وَأَطَأُ أَعْقَابَهُمْ  
حَتَّى يُرِيحُنِي اللَّهُ مِنْهُمْ.)) ②

داؤد بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عرض کیا گیا: ”اے اللہ  
کے رسول! کیا ہم آپ کے دربان نہ مقرر کر دیں؟“  
آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کو چھوڑ دو وہ میرے پیچھے لگے  
رہیں اور میں ان کے پیچھے لگا رہوں۔ حتیٰ کہ اللہ مجھے ان  
سے آرام دے دے۔“

78- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ  
عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي  
مَاتَ فِيهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا  
رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتَّى أَهْوَى نَحْوَ الْمِنْبَرِ  
فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى الْحَوْضِ  
مِنْ مَقَامِي هَذَا ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ عَبْدًا  
عَرِضْتُ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزَيْنَتَهَا فَاخْتَارَ  
الْأَجْرَةَ قَالَ فَلَمْ يَقْطُنْ لَهَا أَحَدًا غَيْرُ  
أَبِي بَكْرٍ فَذَرَفْتُ عَيْنَاهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ  
ہماری طرف تشریف لائے اور ہم مسجد میں تھے۔  
آپ ﷺ کسی کپڑے کے ساتھ اپنے سر کو باندھے  
ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ منبر کی طرف مائل ہوئے،  
پھر اس پر بیٹھ گئے۔ اور ہم آپ ﷺ کے پاس اکٹھے ہو  
گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس  
کے قبضہ میں میری جان ہے، بے شک میں حوض کوثر  
کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:  
”بے شک ایک بندے کو دنیا اور اس کی زینت کی پیش کش  
کی گئی تو اس نے آخرت کو پسند کیا۔“ ابوسعید خدری

① ”ضعيف لانتطاعه“ عكرمه نے حضرت ابن عباسؓ کو نہیں پایا، مصنف ابن ابی شیبہ: 256/13، حدیث: 16273

كشف الاستار 156/3، حدیث: 2466.

② ”اسنادہ معفل“ اس کو نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

کہتے ہیں کہ ابوبکر کے علاوہ کسی نے اس بات کو نہ سمجھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور وہ رو دیئے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم اپنے والدین، اپنے نفسوں اور اپنے مالوں کو آپ پر قربان کرتے ہیں۔“ ابوسعید کہتے ہیں: ”پھر آپ ﷺ اتر گئے، پھر آپ ﷺ اس پر قیامت تک کھڑے نہ ہوئے۔“

بَلْ نَقْدِيكَ بِأَبَانِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَانْفُسِنَا  
وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا  
قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ ①

**فوائد:** ..... آپ ﷺ کو چونکہ اپنے آخری لمحات کا احساس ہو گیا تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کنایہ اس کا تذکرہ فرمایا۔ مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی رفاقت سے آپ ﷺ کی عادات و فرمودات سے آگاہ تھے۔ چنانچہ انہیں سمجھنے میں دیر نہ لگی۔ آپ ﷺ پر دنیا کا پیش کیا جانا یہ اشارہ تھا جو ہر پیغمبر کو قبل از موت دیا جاتا ہے کہ چاہے تو مزید زندہ رہے یا دائمی اجل کو لبیک کہہ دیجیے، تو آپ ﷺ نے رب کی ملاقات کو ترجیح دی۔

79- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَاطٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ مَوْلَى الْحَكَمِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.....  
عَنْ أَبِي مُوَيْهَبَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي قَدْ أُمِرْتُ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ فَأَنْطَلِقُ مَعِيَ فَأَنْطَلِقُ مَعَهُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْمَقَابِرِ لِيَهْنِكُمْ مَا أَصَبَحْتُمْ فِيهِ مِمَّا أَصَبَحَ فِيهِ النَّاسُ أَقْبَلْتُ الْفِتْنُ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يَتَّبِعُ أَحْرُهَا أَوْلَهَا الْآخِرَةُ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ

ابومویہہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں، کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بقیع والوں کے لئے بخشش کی دعا کروں۔“ تو تم بھی میرے ساتھ چلو میں آدھی رات کے وقت آپ ﷺ کے ساتھ چلا۔“ جب آپ ﷺ ان کے پاس کھڑے ہوئے تو فرمایا: ”اے قبروں والو! تم پر سلامتی ہو۔ لوگ جہاں رہ رہے ہیں ان کی بہ نسبت تم جہاں رہ رہے ہو وہ حالت تمہیں خوش گوار اور مبارک ہو۔ فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح آنے لگے ہیں۔ ایک

① ”اسنادہ صحیحہ“ ان الفاظ سے نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں، جب کہ اس کا مضمون دیگر کتب صحاح میں تفصیل سے موجود ہے۔

کے بعد دوسرا آتا ہے۔ دوسرا پہلے سے زیادہ سخت ہوتا ہے پھر آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو موسیٰ! مجھے دنیا کے خزانوں کی چابیاں اور اس میں ہمیشہ رہنا اور جنت پیش کی گئی۔ پھر اس کے درمیان اور اپنے رب سے ملاقات کے درمیان اختیار دیا گیا۔ میں نے کہا: ”میرے ماں باپ آپ پر قربان! دنیا کے خزانوں کی چابیاں، اس میں ہمیشہ رہنا پھر جنت (یہ سب) لے لیجئے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! اللہ کی قسم! اے ابو موسیٰ! میں نے اپنے رب کی ملاقات کو پسند کیا ہے۔“ پھر آپ ﷺ واپس آئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا وہ مرض شروع ہو گیا جس میں آپ ﷺ فوت ہوئے۔

فَقَالَ يَا أَبَا مُؤَيْبَةَ إِنِّي قَدْ أُوتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الدُّنْيَا وَالْخُلْدِ فِيهَا ثُمَّ الْجَنَّةِ فَخَيْرْتُ بَيْنَ ذَلِكَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّي قُلْتُ يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي خُذْ مَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الدُّنْيَا وَالْخُلْدِ فِيهَا ثُمَّ الْجَنَّةِ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا أَبَا مُؤَيْبَةَ لَقَدْ اخْتَرْتُ لِقَاءَ رَبِّي ثُمَّ اسْتَغْفَرَ لِأَهْلِ الْبَيْتِ ثُمَّ أَنْصَرَفَ فَبَدِئَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِوَجْعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ. ①

**فوائد:** ..... خزانوں کی چابیاں، ہمیشہ رہنا اور جنت اس سب کچھ سے مراد دنیاوی عمدہ آسائشیں ہیں۔ لیکن ”كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَان“ کے تحت آخر آپ کو کوچ کرنا ہے اور پھر دربار الہی میں حاضری دینی ہے۔ لیکن آپ ﷺ سابقہ انبیاء ﷺ کی طرح لقاء الہی کو ہی ترجیح دی۔

80- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ .....  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ فَقَالَ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِي فَبَكَتْ فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوْلُ أَهْلِي بِحَاقًا بِي فَضَحِكَتْ فَرَأَاهَا بَعْضُ أُرْوَادِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: ”مجھے میری موت کی خبر دی گئی ہے۔“ تو وہ رونے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”رود نہیں، میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے ملوگی۔“ تو وہ ہنسنے لگیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی ﷺ کی بعض

① ”اسنادہ جید“ مسند احمد 488/3۔ مستدرک حاکم، کتاب المغازی، باب استغفار لاهل البقیع 602/3 حدیث 4440 المعجم الکبیر: 347/22 حدیث: 871۔ امام طبرانی نے اس کو دو سندوں سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے ایک کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔



بیویوں نے دیکھا تو انہوں نے کہا: ”اے فاطمہ! ہم نے تمہیں دیکھا تم روئیں پھر نہیں؟“ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ آپ کو موت کی خبر دی گئی ہے، تو میں رونے لگی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”نہ روؤ، میرے گھر والوں میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملو گی، تو میں ہنسنے لگی۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی مدد اور فتح آجائے اور یمن والے بھی آگئے، تو ایک آدمی نے کہا اور اہل یمن کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: وہ بہت نرم دل ہیں اور ایمان اہل یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے۔“

**فوائد:** ..... آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق آپ ﷺ کے بعد سب سے پہلے آپ کے گھر والوں میں سے فوت ہونے والیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی تھیں، جو کہ تقریباً چھ ماہ بعد فوت ہو گئیں۔ اللہ کی مدد اور فتح سے مرا فتح مکہ ہے۔ اور اس کے بعد لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔ کیونکہ اہل عرب انتظار میں تھے کہ اگر یہ نبی مکہ میں غالب آ گیا تو یہ سچا ہوگا۔ چنانچہ جو نبی آپ ﷺ کو فتح ملی تو لوگ اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ جن میں اہل یمن سرفہرست تھے۔ اور یہ آپ ﷺ کی موت کا اعلان بھی تھا۔

81- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ .....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک دن بقیع میں جنازہ سے فارغ ہو کر میرے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ نے مجھے اس حال میں پایا کہ میں تکلیف محسوس کرتی تھی۔ اور میں کہہ رہی تھی: ”ہائے میرا سر!“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! بلکہ میں کہتا ہوں ”ہائے میرا سر۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو

رَأَيْتَاكَ بَكَيتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِي لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِي لَأَحِقُّ بِئِي فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلَ الْيَمَنِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! وَمَا أَهْلُ الْيَمَنِ؟ فَقَالَ: هُمْ أَرْقَى أَفْبَدَةً وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ. ①

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجْدُ صُدَاعًا وَأَنَا أَقُولُ وَارَأْسَاهُ قَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةَ وَارَأْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَكِ لَوْمَتِ قَبْلِي فَعَسَلْتِكِ وَكَمَفْتَلِكِ وَصَلَيْتِ

① صحيح البخارى - كتاب المغازى باب 83 حديث 4433 - المعجم الكبير 329/11 حديث 11904، 11903 -

دلائل النبوة امام بیہقی 167/7 -

جائے تو میں تجھے غسل دوں اور تجھے کفن دوں اور تیری نماز جنازہ پڑھوں اور تجھے دفن کروں تو کیا اس میں تجھے کیا نقصان ہے؟“ میں نے کہا: ”گویا کہ میں آپ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو میرے گھر میں واپس آئیں گے اور اس میں اپنی کسی بیوی کے ساتھ قیام کریں گے۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”پھر رسول اللہ ﷺ مسکرائے، پھر آپ ﷺ کی وہ بیماری شروع ہوئی جس میں آپ فوت ہوئے۔“

عَلَيْكَ وَدَفَنْتُكَ؟ فَقُلْتُ لَكَائِي بِكَ وَاللَّهِ لَوْ فَعَلْتُ ذَلِكَ لَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَعَرَسْتُ فِيهِ بَعْضَ نِسَائِكَ قَالَتْ فَتَبَسَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ بَدَأَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ. ①

**فوائد:** ..... معلوم ہوا آپ ﷺ اپنی ازواج سے دل لگی بھی کر لیا کرتے تھے۔ مزید معلوم ہوا کہ خاوند اپنی عورت کو غسل دے سکتا ہے۔ اس روایت کے علاوہ دیگر روایات بھی اسی کی مؤید ہیں جب کہ احناف کا موقف حسب عادت ان صحیح روایات کے خلاف ہے۔

82- أَخْبَرَنَا قُرُوبُ بْنُ أَبِي الْمَعْرَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی مرض میں فرمایا: ”مجھ پر سات مختلف کنوؤں کا پانی ڈالو، حتیٰ کہ میں لوگوں کے پاس جاؤں اور ان سے عہدوں۔“ وہ کہتی ہیں: ”ہم نے آپ ﷺ کو حصہ رضی اللہ عنہا کے ٹب میں بٹھایا، پھر ہم نے آپ ﷺ پر پانی بہایا۔ یا ہم نے آپ ﷺ پر پانی چھڑکا۔ (محمد بن اسحاق نے شک کیا ہے) پھر آپ ﷺ نے آرام پایا تو باہر گئے۔ پھر منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور احد کے شہیدوں کے لئے بخشش

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ صُبُوا عَلَيَّ سَبْعَ قَرَبٍ مِنْ سَبْعِ أَبَارِ شَتَّى حَتَّى أُخْرَجَ إِلَى النَّاسِ فَأَعْهَدَ إِلَيْهِمْ قَالَتْ فَأَقْعَدْنَاهُ فِي مِخْصَبٍ لِحَفْصَةَ فَصَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا أَوْ شَتْنَا عَلَيْهِ شَتًّا - الشُّكُّ مِنْ قِبَلِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ - فَوَجَدَ رَاحَةً فَخَرَجَ فَصَعِدَ الْمَنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ

① ”اسنادہ صحیح“ محمد بن اسحاق مدلس ہے مگر بیعتی کی روایت صحیح تخریث سے مروی ہے، مسند احمد (228/6) سنن ابن ماجہ کتاب الحنائز، باب ماجاء فی غسل الرجل امراته وغسل زوجها حدیث 1465: سنن الکبریٰ کتاب الحنائز

کی دعا کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اما بعد! بے شک انصار میرے ہم راز ہیں، جن کے پاس مجھے جگہ ملی، تم ان کے عزت والوں کی عزت کرو اور ان کے بُرے سے درگزر کرو مگر شرعی حد میں۔ سن لو! اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو دنیا، اور اس چیز کے درمیان جو اللہ کے پاس ہے اختیار دیا گیا ہے، تو اس نے اس چیز کو پسند کیا ہے جو اللہ کے پاس ہے۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ روئے لگے اور انہوں نے یقین کر لیا کہ آپ ﷺ نے اپنی ذات مراد لی ہے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو بکر! ٹھہر جاؤ، (پھر لوگوں سے فرمایا) ابو بکر کے دروازے کے علاوہ جتنے دروازے مسجد کی طرف کھلے ہیں سب بند کر دو۔ کیونکہ میں اپنے نزدیک احسان اور صحبت میں ابو بکر سے زیادہ افضل کسی کو نہیں جانتا۔“

**فوائد:** ..... (۱) بخاری میں سات مختلف کنوؤں، نلکوں یا مقامات کا پانی لے کر غسل کرنا مفید ہے۔ (۲)

نیز محسنوں کے احسان کا پاس کرنا کریم بندے کی علامت ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے انصار سے کریمانہ سلوک کرنے کا کہا (۳) ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شان واضح ہوئی، مزید ان کی خلافت کی طرف اشارہ بھی ملتا ہے۔

83- أَحْبَبْنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ .....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیماری میں نماز کی اطلاع دیے گئے تو آپ نے فرمایا: ”ابو بکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔“ پھر آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی، پھر جب آپ ﷺ کو اس سے آفاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے ابو بکر کو حکم دیا ہے کہ وہ لوگوں کو نماز

وَاسْتَغْفَرَ لِلشُّهَدَاءِ مِنْ أَصْحَابِ أَحَدٍ  
وَدَعَا لَهُمْ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ  
عَيَّتِي النَّبِيُّ أَوْبَتْ إِلَيْهَا فَأَكْرِمُوا  
كَرِيمَهُمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ إِلَّا  
فِي حَدِّ الْأَلَا إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَدْ  
خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللَّهِ  
فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ  
وَظَنَّ أَنَّهُ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
عَلَى رِسْلِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ سُدُّوا هَذِهِ  
الْأَبْوَابَ الشَّوَارِعَ إِلَى الْمَسْجِدِ إِلَّا  
بَابَ أَبِي بَكْرٍ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَمْرًا أَفْضَلَ  
عِنْدِي يَدَّ فِي الصُّخْبَةِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ. ❶

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أُوذِنَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ  
مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُغْمِيَ  
عَلَيْهِ فَلَمَّا سَرَى عَنْهُ قَالَ هَلْ أَمَرْتُنَّ أَبَا  
بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ

❶ ”رجالہ ثقات غیر محمد بن اسحاق وهو مدلس وقد عنعن“ صحیح ابن حبان حدیث: 6600, 6601۔ مسند الموصلی، حدیث: 4478۔

پڑھائے؟“ میں نے کہا: ”ابوبکر بہت نرم دل آدمی ہیں، اگر آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دے دیں تو بہتر ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم یوسف والیاں ہو! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے ورنہ کئی لوگ اس کے خواہش مند ہوں گے اور باتیں کریں گے، لیکن اللہ اور ایمان والے (ابوبکرؓ کے علاوہ ہر کسی کا) انکار کر دیں گے۔“

**فوائد:** ..... اس سے معلوم ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی آپ ﷺ کے بعد خلافت کے زیادہ حقدار تھے۔ جب کہ وہ حیاة نبی ﷺ میں آپ ﷺ کے حکم سے آپ ﷺ کے مصلے کے وارث بنائے جا رہے ہیں۔

84- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.....

عمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار کے دن فوت ہوئے۔ آپ ﷺ اس دن اور اس رات اور کل (اگلے) دن تک رکھے گئے حتیٰ کہ آپ ﷺ بدھ کی رات کو دفن کیے گئے۔ اور لوگ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے بلکہ آپ کی روح موسیٰ علیہ السلام کی (روح کی) طرح اوپر لے جالی گئی ہے (صعقہ طور کے وقت)“

عمرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے، مگر آپ ﷺ کی روح موسیٰ علیہ السلام کی روح کی طرح اوپر لے جالی گئی ہے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوں گے حتیٰ کہ بہت سی قوموں کے ہاتھ اور زبانیں کاٹ ڈالیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ بات کرتے رہے حتیٰ کہ دھمکانے اور بولنے کی وجہ سے ان کے منہ سے جھاگ آنے لگی۔ پھر عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔ آپ بشر

رَجُلٌ رَقِيقٌ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ فَقَالَ أَنْتَنَ صَوَّاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوًّا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَرُبَّ قَائِلٍ مُتَمَنٍّ وَيَأْبَى اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ. ❶

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْإِنْسِينَ فَحَبِسَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَكَلَّتَهُ وَالْعَدَّ حَتَّى دَفِنَ لَيْلَةَ الْأَرْبَعَاءِ وَقَالُوا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنْ عُرِجَ بِرُوحِهِ كَمَا عُرِجَ بِرُوحِ مُوسَى فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنْ عُرِجَ بِرُوحِهِ كَمَا عُرِجَ بِرُوحِ مُوسَى وَاللَّهِ لَا يَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَقْطَعَ أَيْدِي أَقْوَامٍ وَالسِّنْتَهُمْ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ حَتَّى أَرْبَدَ شِدْقَاهُ مِمَّا يُوعَدُ وَيَقُولُ فَقَامَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ مَاتَ وَإِنَّهُ لَبَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْسُنُ كَمَا يَأْسُنُ الْبَشَرُ أَيُّ قَوْمٍ فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ فَإِنَّهُ

تھے۔ جیسے بشر بدلتا ہے آپ ﷺ بھی بدلیں گے۔ اے لوگو! اپنے صاحب کو دفن کر دو۔ بے شک آپ ﷺ اللہ کے نزدیک بہت عزت والے ہیں اس بات سے کہ وہ آپ کو دو دفعہ موت دے۔ کیا تم میں سے ہر کسی کو ایک بار موت دے گا؟ اور آپ ﷺ کو دو بارہ موت دے گا اور آپ ﷺ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ عزت والے ہیں اور اس لئے اے لوگو! اپنے صاحب کو دفن کر دو، اور اگر بات اس طرح ہے جس طرح تم کہتے ہو تو اللہ کے لئے مشکل نہیں کہ وہ زمین کو آپ ﷺ سے کرید ڈالے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے انتقال نہیں کیا حتیٰ کہ راہ ہدایت کو کھلا ہوا واضح نہ بنا چھوڑا، حلال کو حلال کیا اور حرام کو حرام کیا، نکاح کیا اور طلاق دی۔ لڑائی کی اور صلح کی۔ کوئی بکریوں کا چرواہا جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر اپنی چھڑی سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہو اور ان کے حوض کو اپنے ہاتھ سے مٹی کے ساتھ درست کرتا ہو۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جفاکش، مخفی مستقل مزاج نہیں ہوگا۔ وہ تمہارے پاس تھے۔ اے لوگو! اپنے ساتھی کو دفن کر دو۔“ راوی کہتا ہے: کہ ام ایمن رونے لگی تو اس سے کہا گیا: ”اے ام ایمن: تو رسول اللہ ﷺ پر کیوں رو رہی ہے؟“ ام ایمن نے کہا: ”اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ پر اس لئے نہیں رو رہی کہ میں جانتی نہیں ہوں جس چیز کی طرف رسول اللہ ﷺ گئے ہیں وہ دنیا سے بہتر ہے، لیکن میں تو آسمانی خبریں منقطع ہونے پر رو رہی ہوں۔“ حمدانے کہا: ”جس وقت ایوب اس جگہ پر پہنچے تو ان کی آواز زندہ گئی۔“

أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ أَنْ يُمَيَّتَهُ إِمَاتَتَيْنِ  
 أَيْمِيْتُ أَحَدَكُمْ إِمَاتَةً وَيُمَيَّتَهُ إِمَاتَتَيْنِ  
 وَهُوَ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ أَى  
 قَوْمٍ فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ فَإِنْ يَكُ كَمَا  
 تَقُولُونَ فَلَيْسَ بِعَزِيزٍ عَلَى اللَّهِ أَنْ  
 يَبْحَثَ عَنْهُ التُّرَابَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
 وَاللَّهِ مَا مَاتَ حَتَّى تَرَكَ السَّبِيلَ  
 نَهْجًا وَأَضْحًا فَأَحَلَّ الْحَلَالَ وَحَرَّمَ  
 الْحَرَامَ وَنَكَحَ وَطَلَّقَ وَحَارَبَ وَسَالَمَ.  
 مَا كَانَ رَاعِي عَنَّمِ يَتَّبِعُ بِهَا صَاحِبَهَا  
 رُؤُوسَ الْجِبَالِ يَخْبِطُ عَلَيْهَا الْعُضَاةَ  
 بِمِخْبَطِهِ وَيَمْدُرُ حَوْضَهَا بِيَدِهِ بَانَصَبَ  
 وَلَا أَدَابَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ  
 فِيكُمْ أَى قَوْمٍ فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ قَالَ  
 وَجَعَلْتُ أَمْ أَيْمَنَ تَبَكَّى فَقِيلَ لَهَا  
 يَا أُمَّ أَيْمَنَ تَبَكَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
 قَالَتْ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَبْكِي عَلَى رَسُولِ  
 اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا أَكُونُ أَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ  
 ذَهَبَ إِلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا  
 وَلَكِنِّي أَبْكِي عَلَى خَيْرِ السَّمَاءِ انْقَطَعَ  
 قَالَ حَمَادٌ خَفَّتِ الْعَبْرَةُ أَيُّوبَ حِينَ  
 بَلَغَ هَاهُنَا. ❶

**فوائد:** ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حواس باختگی سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ جیسے مضبوط اعصاب کا مالک بھی یہ غم برداشت نہ کر سکا۔ اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: "لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي"۔ (مشکوٰۃ الحنائل) کہ مسلمانوں کو میرے فوت ہونے سے بڑا غم نہیں پہنچ سکتا۔ نیز اگلی حدیث سے بھی یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے۔

85- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَعِيشُ بْنُ الْوَلِيدِ.....

مکھول بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو مصیبت آئے تو اسے (اپنی مصیبت کے ساتھ) میری جدائی کے غم کو یاد کر لینا چاہئے کیونکہ وہ سب مصیبتوں سے بڑی ہے۔"

**فوائد:** ..... ایک مصیبت کے آنے سے دوسری مصیبت یاد آجائے تو اس کا غم ہلکا ہو جاتا ہے۔ قرآن میں جنگ احد کے بارے میں ہے جب مسلمانوں کو بہت سے زخم لگے "فَأَنَابَكُمْ غَمًّا بِغَمِّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ" غم پر غم پہنچانے کا مقصد یہ تھا کہ کوئی ایک غم زیادہ تکلیف کا سبب نہ بنے۔ جس طرح نفی جمع نفی مثبت ہوتی ہے۔

86- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فَطْرٌ.....

عطاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو مصیبت پہنچے تو اسے میرے غم فراق کو یاد کر لینا چاہئے کیونکہ وہ سب مصیبتوں سے بڑی پریشانی ہے۔"

87- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ.....

عمر بن محمد بن محمد عن أبيه قال ما سمعتُ ابنَ عمرَ يذُكرُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ عمرو بن محمد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کو جب بھی یاد کرتے تو رو دیتے۔

① "اسنادہ صحیح و هو مرسل" نیز اس حدیث کو نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

② "اسنادہ صحیح و هو مرسل" الطبقات الكبرى 59/2/2 عمل اليوم والليلة لابن السني حديث 583۔

إِلَّا بَكِي. ❶

88- أَخْبَرَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ قَالَتْ يَا أَنَسُ كَيْفَ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْسُبُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ التُّرَابَ وَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَذْنَاهُ وَابْنَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ وَابْنَتَاهُ إِلَى جَبْرِيلَ نَعَاةً وَابْنَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاةً قَالَ حَمَادٌ حِينَ حَدَّثْتَ ثَابِتٌ بَكِي وَ قَالَ ثَابِتٌ حِينَ حَدَّثْتَ أَنَسٌ بَكِي. ❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”اے انس! تمہارے نفوس نے یہ کیسے گوارا کر لیا کہ تم رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو۔“ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”اے باپ! آپ اپنے رب کے کس قدر قریب ہو گئے! اے ابا جان! آپ کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے! اے ابا جان! جبریل کو ہم آپ کی موت کی خبر دیتے ہیں! اے ابا جان! آپ نے اپنے رب کی دعوت کو قبول کر لیا!“ حماد کہتے ہیں: جب ثابت نے یہ حدیث بیان کی تو رونے لگے!

**فوائد:** ..... معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے فوت ہوجانے کی بنا پر آپ ﷺ کو مٹی ڈال کر دفنایا گیا۔ اگر آپ ﷺ زندہ ہوتے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کی طرح وہ آپ ﷺ پر مٹی ڈالنا کیسے گوارا کر سکتے تھے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درد کی عکاسی اس شعر سے ہوتی ہے جو ان کی طرف منسوب ہے:

صَبَّتْ عَلَى مَصَائِبُ لَوْ أَنَّهَا

صَبَّتْ عَلَى الْإِيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

”مجھ پر اتنے غم پڑے کہ اگر وہ دنوں پر پڑتے تو دن راتیں بن جاتے۔“

89- حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ شَهِدْتُهُ يَوْمَ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَأَ

اور ثابت کہتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے کہا: ”جس دن آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ جس دن

❶ ”اسنادہ صحیح“ کتاب المعرفة والتاریخ 493/1، طبقات ابن سعد 84/2/2-

❷ صحیح البخاری۔ کتاب المغازی، باب مرض النبیؐ ووفاته حدیث 4433: سنن ابن ماجہ، الجنائز، باب ذکر وفاته

ودفنه حدیث 1630-

مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَشَهِدَتْهُ يَوْمَ مَوْتِهِ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَفْحَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ①

رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے، میں نے اس دن سے زیادہ خوبصورت اور روشن دن اور کوئی نہیں دیکھا۔ اور جس دن آپ ﷺ کی وفات ہوئی میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ پس جس دن رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی میں نے اس سے زیادہ برا اور تاریک دن کوئی نہیں دیکھا۔

**فوائد:** ..... پتہ چلا کہ اشیاء کے حسن و قبح کا خارجی عوامل سے گہرا تعلق ہوتا۔

90۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ الْجَلِيلِ.....

عَنْ أَبِي حَرِيْبٍ الْأُرْدِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَجِدُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِمًا عِنْدَ رَبِّكَ وَأَنْتَ مُحَمَّرَةٌ وَجَنَّتَاكَ مُسْتَحْيٍ مِنْ رَبِّكَ مِمَّا أَحَدَّثْتُ أُمَّتَكَ مِنْ بَعْدِكَ. ②

حریر ازدی بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ہم قیامت کے دن آپ کو اپنے رب کے پاس کھڑا ہوا پائیں گے اور آپ کے رخسار سرخ ہوں گے۔ اور آپ اپنے رب سے اس وجہ سے شرمندہ ہوں گے کہ آپ کے بعد آپ کی امت نے بدعات جاری کیں۔“

**فوائد:** ..... بدعت جہاں بدعتی کے لیے نقصان دہ ہوگی، وہیں آپ ﷺ کے لیے بھی شرمندگی کا باعث ہوگی، لہذا ایسے شنیع فعل سے حد درجہ احتراز کرنا چاہیے۔ بلکہ ایک صحیح روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ بدعتی کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتے۔

91۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي قُرَّةَ مَوْلَى أَبِي جَهْلٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ هَذِهِ السُّورَةَ لَمَّا أُنزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ سورۃ نازل ہوئی: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ﴾

① ”اسنادہ صحیح“ مسند الموصلی 110,51/6 حدیث: 3378,3296۔ صحیح ابن حبان حدیث: 6634۔

② ”اسنادہ ضعیف“ البیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث اس کی شاہد ہے۔ مسند الموصلی حدیث: 6502۔



وَالْفَتْحِ.. الخ ﴿ ”جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے گی اور تو لوگوں کو فوج در فوج اسلام میں داخل ہوتا ہوا دیکھے گا۔“ (نصر: ۲۱) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ ضرور اس سے ایسے ہی فوج در فوج نکل بھی جائیں گے جیسے اس میں داخل ہوئے۔“

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَخْرُجَنَّ مِنْهَا أَفْوَاجًا كَمَا دَخَلُوهُ أَفْوَاجًا. ①

92- أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ الْمِصْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيِّ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَبُودَ الْمَكِّيِّ.....

خالد بن معدان کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی تمم لوگوں کے ساتھ عمر بن عبد العزیز کے پاس گئے۔ پس اچانک ہی عمر نے عبد اللہ بن ابی تمم کو اپنے سامنے خطاب کرتے ہوئے پایا۔ اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر کہا: 'اما بعد! اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا وہ ان کی عبادت سے بے پرواہ اور ان کی نافرمانیوں سے بے خوف ہے۔ اور لوگ اس دن مختلف مراتب اور مختلف الذہن تھے، عرب سب سے بدترین منازل میں تھے۔ وہ پتھر کی جھوپڑیوں اور بالوں کے خیموں میں رہنے والے اور پسماندہ لوگ تھے۔ دنیا کی عمدہ ترین چیزیں اور اس کا وسیع عیش ان سے دور تھا۔ وہ اکٹھے ہو کر اللہ سے نہیں مانگتے تھے اور نہ ہی اس کی کتاب کو پڑھتے تھے۔ ان کے مردہ آگ میں تھے اور ان کی زندہ اندھے اور ناپاک تھے اس کے ساتھ ساتھ بے شمار فضول کاموں اور گھٹیا حرکات میں مبتلا تھے جب اللہ نے ان پر اپنی رحمت پھیلانے کا ارادہ فرمایا تو ان کی طرف انہیں میں سے ہدایت کا خواہش مند اور مومنوں کے ساتھ شفقت و مہربانی کرنے والا بھیجا۔“ اس پر سلامتی اور اللہ کی

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَثَمِ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مَعَ الْعَامَّةِ فَلَمَّ يُفْجَأُ عُمَرُ إِلَّا وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَتَكَلَّمُ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ غَيْثًا عَنْ طَاعَتِهِمْ أَمِنَّا لِمَعْصِيَتِهِمْ وَالنَّاسُ يَوْمئِذٍ فِي الْمَنَازِلِ وَالرَّأْيِ مُخْتَلِفُونَ فَالْعَرَبُ بِشَرِّ تِلْكَ الْمَنَازِلِ أَهْلُ الْحَجَرِ وَأَهْلُ الْوَبْرِ وَأَهْلُ الدَّبْرِ تَجْتَارُ دُونَهُمْ طَبِيبَاتِ الدُّنْيَا وَرَخَاءَ عَيْشِهَا لَا يَسْأَلُونَ اللَّهَ جَمَاعَةً وَلَا يَتَلَوْنَ لَهُ كِتَابًا مِّنْهُمْ فِي النَّارِ وَحَيْثُهمُ أَعْمَى نَجِسَ مَعَ مَا لَا يُحْصَى مِنَ الْمَرْغُوبِ عَنْهُ وَالْمَرْهُودِ فِيهِ فَلَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْشُرَ عَلَيْهِمْ رَحْمَتَهُ بَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ

① "مسند طحیح" امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔ مستدرک حاکم: 496/4۔

برکت اور رحمتیں ہوں۔ اس وجہ سے انہیں اس بات سے منع نہیں کیا کہ انہوں نے آپ کے جسم کو زخمی کیا اور انہوں نے آپ ﷺ کے نام میں لقب مقرر کیا۔ اور آپ ﷺ کے پاس اللہ کی طرف سے فیصلہ کرنے والی کتاب تھی۔ آپ اللہ کے حکم ہی سے کھڑے ہوتے اور اللہ کے حکم ہی سے آگے بڑھتے۔ پھر جب آپ ﷺ کو فرائض کا حکم دیا گیا اور جہاد پر آمادہ کیا گیا۔ تو اللہ کے حکم سے آپ ﷺ کی قوت پھیلنے لگی۔ اللہ نے آپ کی حجت کو مضبوط کیا اور آپ ﷺ کو بات کو جاری کیا اور آپ کی پکار کو ظاہر کیا۔ آپ ﷺ دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوئے کہ آپ پاک اور صاف تھے۔ پھر آپ ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ کی سنت پر چلے اور آپ کا راستہ اختیار کیا۔ اور عرب مرتد ہو گئے۔ یا ان میں سے جس نے بھی یہ حرکت کی۔ پس رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صرف اسی چیز کو قبول کیا جس کو آپ ﷺ نے قبول کیا تھا۔ انہوں نے تلواریں میانوں سے نکال لیں اور جنگ کی آگ بھڑکا دیا۔ پھر حق والوں کو باطل والوں کے سے ٹکرا دیا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے اعضاء کاٹتے رہے اور زمین کو ان کا خون پلاتے رہے۔ حتیٰ کہ جس چیز سے وہ نکلے تھے انہیں اس میں داخل کر دیا۔ اور جس چیز سے وہ بھاگے تھے اسی میں ان کو قائم کیا۔ اور اللہ کے مال سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ لیا جس سے وہ پانی لانے کام لیتے تھے۔ اور حبشی لونڈی لی جس نے ان کے لڑکے کو دودھ پلایا۔ پھر انہوں نے اپنی موت کے وقت ان (دونوں

بِالْمُؤْمِنِينَ رَأَوْفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَلَمْ يَمْنَعْنَهُمْ ذَلِكَ أَنْ جَرَّحُوهُ فِي جِسْمِهِ وَلَقَبُوهُ فِي اسْمِهِ وَمَعَهُ كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ نَاطِقٌ لَا يَقُومُ إِلَّا بِأَمْرِهِ وَلَا يَرْحَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَلَمَّا أُمِرَ بِالْعَزْمَةِ وَحُمِلَ عَلَى الْجِهَادِ انْبَسَطَ لِأَمْرِ اللَّهِ لَوْثُهُ فَأَفْلَجَ اللَّهُ حُجَّتَهُ وَأَجَارَ كَلِمَتَهُ وَأَظْهَرَ دَعْوَتَهُ وَفَارَقَ الدُّنْيَا تَقِيًّا نَقِيًّا ثُمَّ قَامَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَسَلَّكَ سُنَّتَهُ وَأَخَذَ سَبِيلَهُ وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ أَوْ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الَّذِي كَانَ قَابِلًا انْتَزَعَ السُّيُوفَ مِنْ أَعْمَادِهَا وَأَوْقَدَ النَّيِّرَانَ فِي شِعْلِهَا ثُمَّ رَكِبَ بِأَهْلِ الْحَقِّ أَهْلَ الْبَاطِلِ فَلَمْ يَبْرَحْ يَقْطَعُ أَوْصَالَهُمْ وَيَسْقِي الْأَرْضَ دِمَاءَهُمْ حَتَّى أَدْخَلَهُمْ فِي الَّذِي خَرَجُوا مِنْهُ وَقَرَّرَهُمْ بِالَّذِي نَفَرُوا عَنْهُ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ مِنْ مَالِ اللَّهِ بَكْرًا يَرْتَوِي عَلَيْهِ وَحَبَشِيَّةً أَرْضَعَتْ وَلَدًا لَهُ فَرَأَى ذَلِكَ عِنْدَ مَوْتِهِ غَضَّةً فِي حَلْقِهِ فَأَدَّى ذَلِكَ إِلَى الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ وَفَارَقَ الدُّنْيَا تَقِيًّا نَقِيًّا عَلَى مَنَاجٍ

چیزوں) کی وجہ سے سخت بے چینی محسوس کی۔ پس اپنے سے بعد خلیفہ کی طرف سب چیزیں لوٹا دیں۔ اور دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوئے کہ اپنے ساتھی کے طریقہ پر وہ بھی صاف اور پاک تھے۔ پھر اس کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے تو شہروں کو بسایا اور سختی کے ساتھ نرمی ملا دی اور اپنے بازوؤں سے آستینوں کو اوپر کیا اور اپنی پنڈلیوں سے دامن کو سمیٹا اور کاموں کے لئے باصلاحیت سردار تیار کیے اور لڑائی کے لئے اس کے آلات کو تیار کیا۔ پھر جب ان کو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما کے لوہار غلام نے زخمی کر دیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ لوگوں سے پوچھیں کہ ”کیا میرے قاتل کو اچھی طرح جانتے ہیں؟“ جب کہا گیا: کہ وہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام ہے تو بلند آواز سے اپنے رب کی تعریف کرنے لگے کہ مال غنیمت کے کسی حق دار نے مجھے اس حالت تک نہیں پہنچایا، جو مجھ سے اس بارے جھگڑا کرتا کہ اس نے میرا خون اس لیے حلال سمجھا کہ میں نے اس کا حق حلال سمجھا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے مال سے ۸۰ ہزار سے کچھ اوپر لے لیا تھا۔ اس کے لئے اپنا تمام سامان بیچ ڈالا۔ اور اپنی اولاد کو اس کا ضامن کرنا نامناسب سمجھا۔ اور وہ رقم اپنے بعد والے خلیفہ کو دے دی۔ اور دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوئے کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے طریقہ پر چلتے ہوئے پاک اور صاف تھے۔ پھر اے عمر! یقیناً تم دنیا کے چھوٹے سے بیٹے ہی ہو تمہیں اس کے بادشاہوں نے جنم دیا، اور تجھے اس کا وودھ پلایا، اور تو اس میں پروان چڑھا کہ دنیا کو اس کی

صاحِبِهِ. ثُمَّ قَامَ بَعْدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَمَضَرَ الْأَمْصَارَ وَخَلَطَ الشِّدَّةَ بِاللَّيْنِ وَحَسَرَ عَنِ ذِرَاعِيهِ وَشَمَّرَ عَنِ سَاقِيهِ وَأَعَدَّ لِلْأُمُورِ أَقْرَانَهَا وَلِلْحَرْبِ النَّهْيَ فَلَمَّا أَصَابَهُ قَيْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَمَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَسْأَلُ النَّاسَ هَلْ يُبْنُونَ قَاتِلَهُ فَلَمَّا قِيلَ قَيْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اسْتَهْلَلَ يَحْمَدُ رَبَّهُ أَنْ لَا يَكُونَ أَصَابُهُ ذُو حَقٍّ فِي الْفَيْءِ فَيَحْتَجَّ عَلَيْهِ بِأَنَّهُ إِنَّمَا اسْتَحْلَلَ ذِمَّةَ بِمَا اسْتَحْلَلَ مِنْ حَقِّهِ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ مِنْ مَالِ اللَّهِ بَضْعَةً وَتَمَائِينَ أَلْفًا فَكَسَرَ لَهَا رِبَاعَهُ وَكَرِهَ بِهَا كِفَالَةَ أَوْلَادِهِ فَأَذَاهَا إِلَى الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ وَفَارَقَ الدُّنْيَا تَقِيًّا تَقِيًّا عَلَى مِنْهَاجِ صَاحِبِيهِ. ثُمَّ إِنَّكَ يَا عُمَرُ بَنِي الدُّنْيَا وَلَدْتِكَ مَلُوكُهَا وَأَقَمْتِكَ ثُدَيَّهَا وَبَنَتْ فِيهَا تَلْتَمِسُهَا مَطَانَهَا فَلَمَّا وُليَتْهَا أَلْقَيْتَهَا حَيْثُ أَلْقَاهَا اللَّهُ هَجَرْتَهَا وَحَفَوْتَهَا وَقَدِرْتَهَا إِلَّا مَا تَزَوَّدْتَ مِنْهَا فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَلَّابِكَ حَوْبَتَنَا وَكَشَفَ بَكَ كُرْبَتَنَا فَاْمُضِ وَلَا تَلْتَفِتْ فَإِنَّهُ لَا يَعْرِضُ عَلَيَّ الْحَقُّ شَيْءٌ وَلَا يَدِلُّ عَلَيَّ الْبَاطِلُ شَيْءٌ. أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلِلْمُؤْمِنِينَ

گمان کی جگہوں سے تلاش کرتا تھا، پھر جب تو دنیا کا حاکم بنایا گیا تو تو نے اس کو وہیں رکھا جہاں اسے اللہ نے رکھا۔ یعنی تو نے اسے چھوڑ دیا اس سے دور رہا اور اسے برا سمجھا۔ مگر اس قدر کہ تو نے اس سے زاوراہ لے لیا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمام تعریفوں کے لائق ہے کہ جس نے تیری وجہ سے ہماری حاجت رفع کی اور تیری وجہ سے ہمارا رنج دور کیا۔ پس (حق پر) چلتے رہو اور (کسی کی بات پر) توجہ نہ دو! کیونکہ حق کے مقابلہ میں کوئی چیز عزت والی نہیں اور باطل سے بڑھ کر کوئی چیز ذلیل نہیں۔ اور میں یہ بات کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمام مسلمانوں مردو عورتوں کے لئے بخشش کی دعا کرتا ہوں۔“ ابو ایوب نے کہا: جب عمر بن عبدالعزیز کسی خاص چیز کے بارے میں بات کرتے تھے تو کہتے: مجھے ابن ہشام نے کہا تھا کہ (حق پر) چلتے رہو! اور کسی کی بات کی طرف توجہ نہ کرو۔“

[15]..... بَاب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ

نبی ﷺ کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت دی

93- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ النُّخَيْرِيُّ.....

اوس بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ والے شدید قحط میں مبتلا کئے گئے، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس شکایت کی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی ﷺ کی قبر کی طرف دیکھو اور اس میں اس طرح سوراخ کر دو کہ آپ ﷺ اور آسمان کے درمیان چھت نہ رہے۔ اوس بن عبداللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو ہم پر بارش برسنے لگی۔ گھاس اگ آئی اور اونٹ ایسے موٹے

حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْرَانِ أَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا فَشَكُوا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ انظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوَى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ قَالَ فَفَعَلُوا فَمُطِرْنَا مَطْرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَبِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفْتَقَتْ

① "اسنادہ ضعیف" اس کی سند میں دو راوی مجہول ہیں۔ البیان والتبیین (2/117-120)

مِنْ الشَّحْمِ فَمُسَمًّى عَامَ الْفَتْحِ ❶  
 ہوئے کہ ان کی کو آٹھ مہینوں سے پہلے اس سال  
 کا نام عام الفتح (یعنی چوپایوں کے موٹا ہونے کا سال)  
 رکھا گیا۔“

**فوائد:** ..... صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی ذات دعائیں بطور وسیلہ استعمال کی اور نہ ہی  
 آپ ﷺ سے مدد طلب کی، ہاں ایک امر کو اختیار کیا جس کے سبب رحمت الہی جوش میں آگئی۔

94- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ لَمَّا كَانَ  
 أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَدَّنْ فِي مَسْجِدِ  
 النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمَّ وَلَمْ يَبْرَحْ  
 سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ  
 لَا يَعْرِفُ وَقْتُ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمِّهِمْ  
 يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ ❷

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ جب واقعہ حرہ کا  
 زمانہ تھا تو نبی ﷺ کی مسجد میں تین دن تک اذان کہی  
 گئی اور نہ اقامت ہوئی اور سعید بن مسیب مسجد میں ہی  
 رہے اور نماز کا وقت ایک گنگناہٹ سے پہنچاتے تھے جو  
 نبی ﷺ کی قبر سے سنائی دیتی تھی۔

95- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي  
 اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ هُوَ ابْنُ  
 أَبِي هِلَالٍ.....

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى  
 عَائِشَةَ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ  
 كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ  
 أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يُحْفُوا بِقَبْرِ  
 النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ  
 وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى  
 إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ  
 فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ

نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعب حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہاں لوگوں نے نبی ﷺ کا  
 ذکر کیا تو کعب نے کہا: ”ہر روز ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں  
 حتیٰ کہ حضور ﷺ کی قبر کو گھیر لیتے ہیں۔ اپنے اپنے پروں  
 کو پھڑ پھڑاتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتے  
 ہیں حتیٰ کہ جب شام ہو جاتی ہے تو وہ اوپر چلے جاتے ہیں۔  
 اور اتنے ہی اور اترتے ہیں اور وہ بھی اسی طرح ہی کرتے  
 ہیں۔ حتیٰ کہ جب آپ ﷺ کی قبر کی زمین پھٹے گی تو

❶ ”رجالہ ثقات“ اس کو روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❷ ”رجالہ ثقات“ اس کو روایت کرنے میں بھی امام دارمی متفرد ہیں۔

عَنْهُ الْأَرْضُ حَرَجٌ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِائَةً  
 الْمَلَائِكَةُ يَرْفُؤْنَ . ❶  
 آپ ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ نکلیں گے جو آپ ﷺ کو اللہ کے پاس پہنچادیں گے۔

[16]..... بَابِ اتِّبَاعِ السُّنَّةِ

اتباع سنت کا بیان

96- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَحْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو.....

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلَّى  
 لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ ثُمَّ  
 وَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا  
 الْعُيُونُ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ  
 قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةٌ  
 مُودَعٌ فَأَوْصِنَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى  
 اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا  
 حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي  
 فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي  
 وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ  
 عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ  
 وَالْمُحَدَّثَاتِ فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بَدْعَةٌ وَ  
 قَالَ أَبُو عَاصِمٍ مَرَّةً وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ  
 الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ . ❷

عرباض بن ساریہ بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی، پھر دلوں پر اثر کرنے والا وعظ کیا جس سے آنکھیں بہنے لگیں۔ اور اس سے دل کاٹنے لگے۔ کسی نے کہا: ”اللہ کے رسول! گویا کہ یہ آپ کا الوداعی وعظ ہے، تو ہمیں اور نصیحت کیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ اپنے امیر کی بات سننا اور ماننا اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ جو کوئی تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا پس تو تم میری سنت کو اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا۔ سنت پر دائرہیں جما لینا (یعنی مضبوطی سے قائم رہنا) اور اپنے آپ کو نئی باتوں سے بچانا کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے۔ اور ابو عاصم نے ایک بار کہا: کہ تم نئے کاموں سے بچنا۔ بے شک ہر بدعت گمراہی ہے۔“

**فوائد:**..... آپ ﷺ کی یہ آخری وصیتوں میں سے ایک اہم وصیت ہے جس سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

❶ ”اسنادہ ضعیف“ القول البدیع امام سخاوی (ص: 48)

❷ ”اسنادہ صحیح“ سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب فی لزوم السنۃ حدیث 4607، سنن ابن ماجہ، المقدمۃ، باب اتباع سنۃ الخلفاء الراشدین، حدیث 42، جامع الترمذی کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ حدیث 2676۔

(۱) امیر کی بات کو سننا اور ماننا یہ انتہائی ضروری ہے درخواہ ”وہ حبشی غلام ہو“ کہنے کا مطلب ہے اگرچہ وہ مرتبے میں کتنا ہی کمتر کیوں نہ ہو۔ حتیٰ کہ ایک حدیث کے مطابق امیر اگر ظلم بھی کرے تب بھی اطاعت کرنی ہے تاکہ اجتماعیت کا نظام قائم رہے۔ لیکن وصیت کے برعکس اپنی برادری اور حسب و نسب پر فخر کرنے والے، تقاضا نہ جھکنڈوں سے باز نہیں آتے، اور ذرہ سی کمی و بیشی پر بغاوت کا اعلان کرتے ہیں۔ (۲) اختلاف کی صورت میں سنت نبوی اور خلفاء راشدین کی سنت کو اپنایا جائے گا۔ ”مہدیین“ کی قید سے پتہ چلا کہ خلفاء کی وہ سنت جو قرآن و سنت کی ہدایت و راہنمائی کے مطابق ہو اور دین میں یہ قرآن و سنت کا نام ہے جس کی حفاظت کا ذمہ قیامت تک کے لیے رب نے اٹھایا ہے۔ چنانچہ سنت نبوی و خلفاء کو اختیار کرنے کا ہر دور میں یہی حکم ہے اور یہی باعث رشد و ہدایت اور کامیابی ہے۔ (۳) بدعت سے مراد ہر وہ نیا کام جو دین میں ایجاد کیا جائے۔ ”کل بدعة“ سے مراد ہر بدعت ہے، اس میں سیشة یا حسنة کی تقسیم جائز نہیں۔ نیز عمر رضی اللہ عنہ جو تراویح کے متعلق (نعم البدعة) کا لفظ بولا وہ لغوی اعتبار سے درست ہے، جبکہ شرعی اعتبار سے اسے بدعت قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔ جب کہ اللہ کے نبی ﷺ تراویح کی جماعت تین دن کروا چکے تھے۔ لیکن پھر بھی بدعت پسند لوگ حیلے بہانوں سے بدعت کے چور دروازے کھولتے رہتے ہیں۔ اور الحمد للہ اہل حدیث ایک واحد جماعت ہے جو امت مسلمہ کو محرمات و بدعات سے بچانے کے لیے کوشاں ہے۔

97- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ.....

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مِنْ مَضَى مِنْ  
عُلَمَائِنَا يَقُولُونَ لِإِعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ  
نَجَاةً وَالْعِلْمُ يُقْبَضُ قَبْضًا سَرِيعًا فَنَعُشُ  
الْعِلْمِ ثَبَاتُ الدِّينِ وَالْدُّنْيَا وَفِي ذَهَابِ  
الْعِلْمِ ذَهَابُ ذَلِكَ كُلِّهِ. ❶

زہری بیان کرتے ہیں کہ جو ہمارے علماء گذر گئے ہیں وہ کہتے تھے: ”سنت کو مضبوطی سے پکڑنا نجات ہے، اور علم جلدی اٹھالیا جائے گا۔ علم کی ترقی دین اور دنیا کا قیام ہے اور علم کا اٹھ جانا تمام (دین و دنیا) کا چلے جانا ہے۔“

**فوائد:** ..... دینی امور ہوں یا دنیاوی ان کا علم کے بغیر چلنا ناممکن ہے لہذا دین و دنیا کا قیام علم کے ساتھ مشروط ہے، قرب قیامت جوں جوں علماء کے اٹھنے سے علم اٹھتا جائے گا تیسے یہ نظام بھی پلٹتا جائے گا۔

98- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدِّئَلِيمِيِّ قَالَ بَلَغَنِي

عبداللہ بن دہلی بیان کرتے ہیں مجھ کو خبر پہنچی کہ دین

❶ اسنادہ صحیح، کتاب الزہد امام ابن المبارک حدیث: 817-حلیۃ الاولیاء 369/3 کتاب المعرفة والتاریخ 386/3۔

اَنَّ اَوَّلَ الدِّينِ تَرْكُ السُّنَّةِ يَذْهَبُ  
الدِّينُ سُنَّةَ سُنَّةٍ كَمَا يَذْهَبُ الْحَبْلُ  
قُوَّةَ قُوَّةٍ . ❶

کے چھوڑنے کا آغاز سنت کو ترک کرنے سے ہوگا۔ دین  
ایک ایک سنت کر کے جاتا رہے گا جیسے ایک ایک دھاگہ کر  
کے رسی ختم جاتی ہے۔“

99- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

عَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بَدْعَةً  
فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللَّهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ  
مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ . ❷

حسان کہتے ہیں جو قوم اپنے دین میں بدعت جاری کرتی  
ہے اس میں سے اسی قدر اللہ تعالیٰ سنت نکال لیتا ہے۔ پھر  
اس کو قیامت تک نہیں لوٹاتا۔“

**فوائد:**..... حسان تابعی ہیں۔ ان کا یہ قول کسی حد تک ٹھیک ہے اس معنی میں مسند احمد کی روایت بھی  
ہے مگر وہ ضعیف ہے۔ جب کہ تجربہ اس کا شاہد ہے کہ جب بھی کوئی بدعت ایجاد ہوئی اتنی سنت اٹھالی گئی۔

100- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ.....

عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ رَجُلٌ  
بَدْعَةً إِلَّا اسْتَحَلَّ السَّيْفَ . ❸

ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس نے کوئی بدعت نکالی اس پر  
تلوار نکالنا جائز ہو جاتا ہے۔“

101- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.....

عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ  
أَهْلَ الضَّلَالَةِ وَلَا أَرَى مَصِيرَهُمْ إِلَّا  
النَّارَ، فَجَرَّبْتُهُمْ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ  
يَسْتَحِلُّ قَوْلًا أَوْ قَالَ حَدِيثًا فَيَتَنَاهَى بِهِ  
الْأَمْرَ دُونَ السَّيْفِ وَإِنَّ النِّفَاقَ كَانَ  
ضُرُوبًا ثُمَّ تَلَا: ﴿ وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ  
اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ

ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خواہشات والے لوگ گمراہ ہیں  
اور میرا خیال ہے کہ ان کا ٹھکانہ آگ ہے۔ ان کو آزما لو  
ان میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جو کسی قول کی طرف منسوب ہوتا  
ہو یا اس نے کوئی بات کہی ہو اور بغیر تلوار کے بات اس  
تک ختم ہوگئی ہو۔ اور نفاق کئی قسم کا ہے، پھر انہوں  
نے یہ آیت پڑھی ”اور بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں  
جنہوں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے

❶ 'اسنادہ صحیح' الانابة، ابن بطه 350/1 حدیث 2290 شرح المشقاة اهل السنة والجماعة 104/1

حدیث 127 کتاب المعرفة والتاریخ 386/3۔

❷ "اسنادہ صحیح" حلیۃ الاولیاء (73/6) مصادر سابقہ۔

❸ 'اسنادہ صحیح' کتاب الشریعہ امام آجری ص: 68 طبقات ابن سعد 134/1/7، الاعتصام شاطبی 55/1۔





کہ وہ اسے جاننے کے بعد چھوڑ دیتے ہیں۔“ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: ”جب تم ہم سے کوئی بات قرآن یا حدیث کی پوچھو گے ہم تمہیں بتائیں گے۔ اور جو بات تم نے نبی نکالی ہو ہم اس پر قدرت نہیں رکھتے۔“

لِحُدَيْفَةَ لِأَيِّ شَيْءٍ تَرَى يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا قَالِ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَمْ يَتْرُكُونَهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ مَا سَأَلْتُمُونَا عَنْ شَيْءٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى نَعْلَمُهُ أَخْبَرْنَاكُمْ بِهِ أَوْ سُنَّةٍ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرْنَاكُمْ بِهِ وَلَا طَاقَةَ لَنَا بِمَا أَحَدْتُمْ. ❶

**فوائد:** ..... مراد جو شخص عدم علم کی بنا پر اپنے پاس سے کوئی کام کر لیتا ہے، تو اس کے لیے تو واضح کیا جائے گا، البتہ اگر کوئی جان بوجھ کر مخالف سنت کام کرتا ہے تو اسے اس کے حال پر چھوڑا جائے گا۔

103- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ.....

نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے جب بھی کوفہ میں خطبہ دیا میں اس میں حاضر تھا۔ میں نے ان سے سنا ان سے ایک دن کسی آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دیں۔ اور اس کی مثل اور باتیں تھیں۔ تو انہوں نے کہا: ”اس کا حکم وہی ہے جیسے اس نے کہا: پھر انہوں نے کہا: اللہ نے اپنی کتاب کو نازل کیا اور اس کے بیان کو ظاہر کیا پس جو شخص اس کے موافق کسی کام پر آئے تو وہ اس کے لئے ظاہر کر دیا گیا ہے۔ اور جو کوئی مخالفت کرے گا، اللہ کی قسم! ہم تمہاری مخالفت پر قدرت نہیں رکھتے۔“

عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ مَا خَطَبَ عَبْدُ اللَّهِ خُطْبَةً بِالْكُوفَةِ إِلَّا شَهِدْتُهَا فَسَمِعْتُهُ يَوْمًا وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَمَانِيَّةً وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ قَالَ هُوَ كَمَا قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ كِتَابَهُ وَبَيَّنَّ بَيَانَهُ فَمَنْ أَتَى الْأَمْرَ مِنْ قَبْلِ وَجْهِهِ فَقَدْ بَيَّنَّ لَهُ وَمَنْ خَالَفَ فَوَاللَّهِ مَا نَطِيقُ خِلَافَكُمْ. ❷

104- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عبد الملک بن میسرہ کہتے ہیں کہ میں نے نزال بن سبرہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو ان کے پاس ایک مرد اور عورت ایک مسئلہ کے متعلق آئے۔

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَبْدَ اللَّهِ وَآتَاهُ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ فِي

❶ ”اسنادہ ضعیف“ اس کو روایت کرنے میں امام داری متفق ہیں۔

❷ ”موقوف صحیح“ المعجم الکبیر 227/9، حدیث: 8982۔

تَحْرِيمٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَيَّنَّ فَمَنْ أَتَى  
الْأَمْرَ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقَدْ بَيَّنَّ وَمَنْ  
خَالَفَ فَوَاللَّهِ مَا نَطِيقُ خِلَافَكُمْ ❶

توانہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حق واضح کر دیا ہے پس جو  
کوئی اس کے طریقہ پر عمل کرے اس کے لئے حق واضح  
ہے اور جو کوئی مخالفت کرے تو اللہ کی قسم! ہم تمہاری مخالفت  
پر قدرت نہیں رکھتے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا کہ ناواقف کو تو سمجھایا جاسکتا ہے، لیکن جان بوجھ کر شریعت کی مخالفت کرنے  
والے کی مخالفت کو کیسے ٹالا جاسکتا ہے؟

105- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ.....

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ لَا  
يَقُولُ بِرَأْيِهِ إِلَّا شَيْنًا سَمِعَهُ ❷

اشعث کہتے ہیں کہ ابن سیرین اپنی رائے سے کوئی بات  
نہیں کہتے تھے۔ وہی کہتے تھے جو انہوں نے سنی ہوتی۔

**فوائد:** ..... اہل علم محدثین کا یہی وتیرہ رہا ہے کہ انہوں نے دین میں اپنی رائے کو پیش کرنے سے  
حتی الوسع احتراز کیا ہے۔ اگر قرآن و سنت سے مسئلے کا علم ہو جاتا تو ٹھیک، ورنہ سائل کو لوٹا دیتے، کہ وہ کسی اور  
صاحب علم سے دریافت کر لے۔ جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ کا ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص کہیں دور سے کئی مسئلے  
دریافت کرنے آیا تو سبھی کے بارے لاطمی کا اظہار کر دیا تو وہ آپ کی امامت کی طرف اشارہ کرتا ہے، تو آپ  
کہتے ہیں ”جاؤ مدینہ میں اعلان کر دو کہ مالک کو کچھ پتہ نہیں۔“ آج کل جاہل لوگ ایک طرف علم کا جھوٹا دعویٰ  
بھی کرتے ہیں دوسری طرف ہر مسئلہ میں قرآن و حدیث کی جگہ فتویٰ میں یہی لکھتے ہیں کہ بزرگ لوگوں نے  
یوں کہا، حضرت صاحب یہ کہتے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

106- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَنَّا وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ عَنَّا.....

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ  
يَقُولُ بِرَأْيِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ ❸

اعمش کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کو کبھی بھی اپنے رائے  
سے کوئی بات کہتے ہوئے نہیں سنا۔

107- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا قُلْتُ بِرَأْيِي مُنْذُ ثَلَاثُونَ  
سَنَةً قَالَ أَبُو هَلَالٍ مُنْذُ أَرْبَعُونَ سَنَةً ❹

قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے تیس سال سے کبھی اپنے رائے  
سے کوئی بات نہیں کہی، ابو ہلال نے کہا کہ چالیس سال سے۔

❶ اسنادہ صحیح“ المعجم الكبير 382/9 حدیث 9636۔

❷ اسنادہ صحیح“ الفقیہ والمتفقہ حدیث: 503۔

❸ اسنادہ صحیح“ کتاب العلم ابو خثیمہ حدیث: 38۔

❹ اسنادہ صحیح“ حلیۃ الاولیاء 2/335۔

108- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلِيمٍ عَنْ أَبِي خَيْثَمَةَ.....

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سُئِلَ  
عَطَاءٌ عَنْ شَيْءٍ قَالَ لَا أَذْرِي قَالَ قِيلَ  
لَهُ أَلَا تَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِكَ قَالَ إِنِّي  
أَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ أَنْ يُدَانَ فِي الْأَرْضِ  
بِرَأْيِي. ①

عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ عطاء سے کسی چیز کے متعلق  
سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: ”میں نہیں جانتا۔“  
عبدالعزیز کہتے ہیں ان سے کہا گیا کہ ”کیا تم اس کے  
متعلق اپنی رائے سے کوئی بات نہ کہو گے؟“ انہوں نے  
کہا: ”مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ زمین میں میری رائے  
کی فرمانبرداری کی جائے۔“

**فوائد:**..... اس سے محدثین کے تقویٰ و طہارت اور ترجیح بالحدیث کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جب کہ  
اس کے برعکس بعض لوگوں کا شیوہ ہی یہ رہا ہے کہ انہوں نے حدیث میں محنت کی بجائے لوگوں کو اپنی ذہانت  
کے بل بوتے قرآن یا جو چند احادیث انہیں معلوم تھیں ان سے اور باقی اپنی رائے سے لوگوں کی راہنمائی  
شروع کردی، حتیٰ کہ بسا اوقات اپنی رائے کو حدیث کے علم میں آجانے کے باوجود اس پر ترجیح دی۔ جنہیں  
تاریخ اصحاب الرائے کے نام سے یاد کرتی ہے۔ (نعوذ باللہ من هذا القبيح)

109- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنِي حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ.....

عَنْ عِيسَى كَهْتَبَةَ هِيَ كَتَبَتْ لِي أَنَّهَا سَأَلَتْ  
عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ كَانَ ابْنُ  
مَسْعُودٍ يَقُولُ فِيهِ كَذَا وَكَذَا قَالَ  
أَخْبَرَنِي أَنَّكَ بِرَأْيِكَ فَقَالَ أَلَا  
تَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا أَخْبَرْتُهُ عَنْ ابْنِ  
مَسْعُودٍ وَيَسْأَلُنِي عَنْ رَأْيِي وَدِينِي  
عِنْدِي أَتَرَى مِنْ ذَلِكَ وَاللَّهِ لَأَنْ أَتَعْنَى  
أُغْنِيَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُخْبِرَكَ  
بِرَأْيِي. ②

عیسیٰ کہتے ہیں کہ شعیبہ کے پاس کوئی آدمی آیا اور کسی چیز  
کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے کہا: ابن مسعود رضی اللہ عنہما اس  
کے متعلق اس طرح کہتے تھے۔ ”اس آدمی نے کہا: ”مجھے  
اپنی رائے بتا دیجئے۔“ انہوں نے کہا: ”کیا تم اس سے  
تعجب نہیں کرتے کہ میں نے اس کو ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی  
طرف سے بتایا ہے اور وہ میری رائے پوچھ رہا ہے؟ اور  
میرے نزدیک میرا دین اس سے زیادہ قابل ترجیح ہے اللہ  
کی قسم! اگر میں گانا گاؤں تو میرے لئے یہ اس بات سے  
بہتر ہے کہ (دین میں) اپنی رائے بیان کروں۔“

① اسنادہ صحیح“ الاۃ 423/1 حدیث: 347 پر امام ابن بطہ نے اس کو روایت کیا ہے کسی اور کتاب میں موجود نہیں۔

② اسنادہ ضعیف“ اس کی سند میں عیسیٰ الخزاز، متروک راوی ہے۔ الفقیہ والمتفقہ بغدادی، حدیث 492۔

**فوائد:** ..... اس سے بلاوجہ اپنی رائے کے اظہار کی شاعت و قباحت معلوم ہوتی ہے۔

110۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عِيسَى .....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْمُقَايَسَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَنْ أَخَذْتُمْ بِالْمُقَايَسَةِ لِتُحِلُّنَ الْحَرَامَ وَتُنَحِّرَمَنَّ الْحَلَالَ وَلَكِنْ مَا بَلَغَكُمْ عَمَّنْ حَفِظَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَاعْمَلُوا بِهِ. ①

شعبي کہتے ہیں کہ قیاس آرائیوں سے بچو! مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم قیاس آرائیوں کو لو گے تو تم حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرنے لگو گے۔ اور لیکن جو چیز تمہیں اس شخص سے پہنچے جس نے محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے یاد رکھا ہے، تو اس پر عمل کرو۔“

111۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ .....

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَارِحَةَ ثَمَانِيًا قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ فَيُرِيدُونَ أَنْ يُبَيِّنُوا مِنْكَ امْرَأَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةَ طَلْقَةٍ قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ فَيُرِيدُونَ أَنْ يُبَيِّنُوا مِنْكَ امْرَأَتِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ طَلَّقَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَقَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ الطَّلَاقَ وَمَنْ لَبَسَ عَلَى نَفْسِهِ وَكَلَّنَا بِهِ لَبْسَهُ وَاللَّهُ لَا تُلَبِّسُونَ عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَتَتَحَمَّلُهُ نَحْنُ ، هُوَ كَمَا تَقُولُونَ. ②

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا کہ ”اس نے آج رات اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دیں۔“ انہوں نے کہا: ”ایک ہی بار میں؟“ اس آدمی نے کہا: ”ایک ہی بار۔“ انہوں نے کہا: ”کیا وہ لوگ تیری بیوی کو تجھ سے جدا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس آدمی نے کہا: ”جی ہاں۔“ علقمہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک اور آدمی آیا اس نے کہا: کہ اس نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں۔“ انہوں نے پوچھا: ”ایک ہی دفعہ؟“ اس آدمی نے کہا: ”جی ہاں! ایک ہی دفعہ۔“ انہوں نے کہا: کیا وہ لوگ تیری بیوی کو تجھ سے جدا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“ تو عبد اللہ نے کہا: ”جس آدمی نے اس طرح طلاق دی جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کو اس حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے طلاق کا معاملہ بیان فرمادیا ہے۔ اور جس شخص نے اپنے

① اسنادہ ضعیف مثل السابق۔

② ”اسنادہ صحیح“ مصنف عبد الرزاق حدیث: 113443۔ السنن الكبرى امام بیہقی، کتاب الخلع والطلاق، باب

ما جاء في امضاء الطلاق الثلاثة 335/7۔ المعجم الكبير 379/9 حدیث: 9628

آپ پر معاملہ خلط ملط کر دیا تو ہم اس کے خلط ملط کرنے کو اسی کے سپرد کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم حق اور باطل کو آپس میں ملا دو اور ہم اسے برداشت کر لیں۔ اس کا ایسے ہی حکم ہے جیسے تم کہتے ہو۔“

**فوائد:** ..... طلاق کا واضح طریقہ قرآن و حدیث میں مذکور ہونے کے بعد، لوگوں کا اسے چھوڑ دینا اور خلاف سنت کام کو اپنا لینا، یہ انتہائی شنیع فعل ہے۔ اسی لیے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں فیصلے سے احتراز کیا کہ سنگین خلاف ورزیاں تم کرو اور فتویٰ دے کر تمہارا بوجھ ہم ہلکا کریں؟

112- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: لِأَنَّ يَعْيشَ الرَّجُلُ جَاهِلًا بَعْدَ أَنْ يَعْلَمَ حَقَّ اللَّهِ عَلَيْهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ. ❶

قاسم کہتے ہیں کہ آدمی کا خود پر اللہ تعالیٰ کے حق کو جاننے کے بعد جاہل بن کر زندہ رہنا، اس بات سے بہتر ہے کہ وہ بات کہے جو نہیں جانتا۔

**فوائد:** ..... معلوم بات کو ہی بیان کرنا چاہیے ورنہ یہ پکڑ کا باعث بن سکتا ہے۔ احمد کی حدیث ہے ”فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُولُوا وَمَا جَهِلْتُمْ فَرُدُّوهُ إِلَىٰ عَالِمِهِ“ جس کا پتہ ہو کہو، ورنہ اس کے عالم کے سپرد کرو۔

113- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُسْأَلُ قَالَ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نَعْلَمُ كُلَّ مَا تَسْأَلُونَ عَنْهُ وَلَوْ عَلِمْنَا مَا كَتَمْنَاكُمْ وَلَا حَلَّ لَنَا أَنْ نَكْتُمَكُمْ. ❷

ایوب کہتے ہیں کہ میں نے سنا، قاسم سے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: ”اللہ کی قسم! ہم ہر وہ چیز نہیں جانتے جس کے بارے میں تم سوال کرتے ہو۔ اگر ہم جانتے ہوتے تو تم سے نہ چھپاتے، اور تم سے چھپانا ہمارے لئے جائز نہیں ہے۔“

**فوائد:** ..... جیسے عدم علم کے باوجود فتویٰ دینا ظلم ہے اسی طرح علم ہونے پر چھپانا باعث عذاب ہے۔ لہذا راہ اعتدال کو اپنانا ہی بہتر ہے۔ حدیث میں ہے ”مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكْتَمَهُ، أَلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ“ جس سے علم کے بارے میں پوچھا گیا، پھر اس نے چھپا لیا، تو اسے قیامت کے دن جہنم کی لگام

❶ ”اسنادہ صحیح“ حلیۃ الاولیاء، 184/2۔ کتاب المعرفة والتاریخ 548/1۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ جامع بیان العلم و حدیث: 1410 حلیۃ الاولیاء، 184/2۔ کتاب المعرفة والتاریخ 548/1۔

پہنچائی جائے گی۔

114- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

ابن عون کہتے ہیں کہ قاسم سے کسی چیز کے متعلق پوچھا گیا، جس کا انہوں نے نام لیا تھا، تو انہوں نے کہا کہ میں مشورہ کرنے کے لئے مجبور نہیں ہوں اور نہ ہی میں اس چیز سے کوئی تعلق رکھتا ہوں۔

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ شَيْءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَقَالَ مَا أَضْطَرُّ إِلَى مَشُورَةٍ وَمَا أَنَا مِنْ ذَا فِي شَيْءٍ. ❶

115- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ.....

یجی کہتے ہیں کہ میں نے قاسم سے کہا: ”مجھ پر یہ بات بہت ناگوار گذرتی ہے کہ آپ سے کوئی سوال کیا جائے اور آپ کو اس کا علم نہ ہو۔ حالانکہ آپ کے والد امام تھے۔“ انہوں نے کہا: ”اللہ کے نزدیک اور اس کے نزدیک جسے اللہ کی طرف سے عقل دی گئی ہو، اس سے زیادہ سخت یہ بات ہے کہ میں علم کے بغیر فتویٰ دوں، یا غیر معتبر شخص کی حدیث بیان کروں۔“

عَنْ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِلْقَاسِمِ مَا أَشَدُّ عَلَيَّ أَنْ تُسْأَلَ عَنِ الشَّيْءِ لَا يَكُونُ عِنْدَكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ إِمَامًا قَالَ إِنَّ أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ أُرَوَى عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ. ❷

**فوائد:** ..... معلوم ہوا اہل علم و اہل عقل کو عدم علم کی بنا پر سوال کو لوٹانا تو گوارا ہے، البتہ تکلف سے جواب

دینا ناگوار نہیں۔ لیکن آج کل حضرت صاحب جب تک سچا جھوٹا جواب دے نہ لیں اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں!!!

116- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ.....

مسیب بن رافع بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی ایسا واقعہ ہوتا تھا جس کے بارے میں کوئی حدیث نبی ﷺ سے منقول نہ ہوتی تھی تو وہ (صحابہؓ) اس کے لئے جمع ہوتے تھے اور اتفاق کرتے تھے۔ حق وہی ہے جو وہ سمجھتے تھے۔ حق وہی ہے جو وہ سمجھتے تھے۔

عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كَانُوا إِذَا نَزَلَتْ بِهِمْ قَضِيَّةٌ لَيْسَ فِيهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَتَرُّ اجْتَمَعُوا لَهَا وَأَجْمَعُوا فَالْحَقُّ فِيمَا رَأَوْا فَالْحَقُّ فِيمَا رَأَوْا. ❸

**فوائد:** ..... معلوم ہوا کہ کسی مسئلے میں ذاتی رائے کی بجائے کسی مسئلے پر اہل علم کا اکٹھے ہو کر غور و خوض

کے بعد اتفاق کر لینا جیسا کہ خلفاء کے دور میں ہوتا رہا، اجماع کی صورت بن جاتی ہے۔

❶ ”اسنادہ صحیح“ طیفات ابن سعد 5/139۔ ❷ ”الآثر صحیح“ مقدمة صحيح مسلم، ومعرفة السنن والأثار 1/141۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ جامع بیان العلم و فضلہ حدیث: 1824۔

117. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَبَانَا هُشَيْمٌ عَنِ  
11۷۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہشیم نے عوام سے اسی  
طرح روایت کی ہے۔  
الْعَوَامِ بِهَذَا.

118. أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَلَمَةَ الْجَمِصِيُّ.....

أَنَّ وَهْبَ بْنَ عَمْرٍو الْجَمْعِيُّ حَدَّثَهُ  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَعْجَلُوا بِالْبَيْلَةِ  
قَبْلَ نَزُولِهَا فَإِنَّكُمْ إِنْ لَا تَعْجَلُوهَا قَبْلَ  
نَزُولِهَا لَا يَنْفَلُ الْمُسْلِمُونَ وَفِيهِمْ  
إِذَا هِيَ نَزَلَتْ مَنْ إِذَا قَالَ وَفَقَّ وَسَدِدَ  
وَإِنَّكُمْ إِنْ تَعْجَلُوهَا تَخْتَلِفُ بِكُمْ  
الْأَهْوَاءُ فَتَأْخُذُوا هَكَذَا وَهَكَذَا وَأَشَارَ  
بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. ❶

وہب بن عمرو جی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بلا  
(آفت) نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو! کیونکہ اگر تم  
اس کے نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو گے تو مسلمان  
ہمیشہ ایسی حالت میں رہیں گے کہ جب ان میں کوئی آفت  
نازل ہوگی تو ان میں ایسا شخص موجود ہوگا کہ جب بات  
کرے گا تو اللہ کی طرف سے اس کی مدد کی جائے گی اور  
سچائی کی توفیق دی جائے گی۔ اگر تم اس میں (قبل از وقوع  
فتویٰ دینے میں) جلدی کرو گے تو ادھر ادھر بھٹکنے لگو گے۔"  
اور اپنے سامنے اور دائیں بائیں اشارہ کیا۔

**فوائد:**..... اہل علم اور اہل رائے کے ہاں یہی قدر باعث اختلاف رہی ہے کہ اہل رائے نے قبل از  
وقوع خود مسائل گھڑے اور ان کے حل وضع کر لیے۔ جب کہ اہل علم ایسے کسی بھی مسئلہ پوچھنے والے شخص سے  
پہلے یہ پوچھتے کہ یہ واقعہ پیش آچکا ہے؟ ورنہ اسے کہتے کہ وہ انتظار کرے۔ اس اثر میں اسی سوچ کا اظہار  
ہے۔ فقہ حنفی میں بالفرض، بالفرض، بالفرض لکھ کر اس قدر حیا سوز مسائل لکھے ہیں کہ سلیم الفطرت باحیا شخص ان  
مسائل کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

119. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ.....

حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ  
عَنِ الْأَمْرِ يَحْدُثُ لَيْسَ فِي كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ  
قَالَ ((يَنْظُرُ فِيهِ الْعَابِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ)) ❷

ابوسلمہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس بات کی بابت پوچھا گیا  
جو نئی واقع ہو، قرآن یا حدیث میں نہ ہو تو آپ ﷺ نے  
فرمایا: "اس میں عبادت کرنے والے مسلمان غور کریں گے۔"

❶ "اسنادہ ضعیف" اس کو نقل کرنے میں امام دارمی مقرر ہیں۔

❷ "اسنادہ صحیح وهو مرسل" کتاب المراسیل امام ابی داؤد حدیث: 458۔



**فوائد:** ..... پتہ چلا کہ معاملہ پیش آنے کے بعد اس میں اجتہاد و غور کیا جائے گا نہ کہ پہلے ہی ٹیوے لگائے جانے شروع کر دیے جائیں گے۔

120- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ.....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ قَالَ الْقَاسِمُ إِنَّكُمْ لَتَسْأَلُونَ عَنْ أَشْيَاءَ مَا كُنَّا نَسْأَلُ عَنْهَا وَتَسْقِرُونَ عَنْ أَشْيَاءَ مَا كُنَّا نُنْقِرُ عَنْهَا وَتَسْأَلُونَ عَنْ أَشْيَاءَ مَا أُذِرِي مَا هِيَ وَلَوْ عَلِمْنَاهَا مَا حَلَّ لَنَا أَنْ نَكْتُمَكُمْوهَا. ❶

ابن عون کہتے ہیں قاسم نے کہا کہ ”تم ایسی چیزوں کے متعلق سوال کرتے ہو جس کے متعلق ہم سوال نہیں کرتے تھے اور تم ایسی چیزوں میں تردید کرتے ہو جن کے متعلق ہم نہیں کرتے تھے۔ اور تم ایسی چیزوں کے متعلق سوال کرتے ہو جو میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں۔ اگر ہم ان کو جانتے ہوتے تو انہیں تم سے چھپانا ہمارے لئے جائز نہ تھا۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہو اسلف کا طریقہ اہل علم و فضل والا تھا نہ کہ اہل رائے والا۔

121- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ هُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ.....

عَنْ عَمْرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّهُ سَيَأْتِي نَاسٌ يُجَادِلُونَكُمْ بِشَبَهَاتِ الْقُرْآنِ فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ فَإِنَّ أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❶

”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کے مشابہات پر تم سے جھگڑا کریں گے۔ تو ان کو حدیثوں کے ساتھ جواب دو کیونکہ اصحاب سنن اللہ کی کتاب کو زیادہ جانتے ہیں۔“

**فوائد:** ..... قرآن کی آیات کو اللہ نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ❶ حکمت، ❷ مشابہات۔

مشابہات کے بارے میں ہے ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ﴾ (آل عمران: 7) لہذا اہل فتنہ و تاویل مشابہات کی پیروی کرتے ہیں لہذا ان کے فتنے کو سرد کرنے کے لیے احادیث بہترین ہتھیار ہے۔

122- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْشَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ هُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ هُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ

❶ ”اسنادہ صحیح“ مزید تخریج کے لیے حدیث: 113 دیکھیں۔

❷ ”موقوف صحیح“ الابنة 55/1 حدیث: 83 جامع بیان العلم حدیث: 1701 الفیہ والمفتفہ حدیث: 608۔

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ تَوْقَلٍ.....

عردہ بن زبیر کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی حالت ہمیشہ درست رہی، ان میں کوئی برائی نہ تھی حتیٰ کہ ان میں دو غلے پیدا ہوئے، یعنی اور امتوں کی قیدی عورتوں کی اولاد جن کو بنی اسرائیل نے غیر قوموں سے قید کر لیا تھا۔ پس انہوں نے اپنے رائے سے باتیں کہہ کر انہیں گمراہ کر دیا۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَا زَالَ أَمْرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُعْتَدِلًا لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ حَتَّى نَشَأَ فِيهِمُ الْمُؤَلَّدُونَ أَبْنَاءَ سَبَايَا الْأُمَمِ أَبْنَاءَ النِّسَاءِ الَّتِي سَبَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ مِنْ غَيْرِهِمْ فَقَالُوا فِيهِمْ بِالرَّأْيِ فَأَضَلُّوهُمْ . ❶

**فوائد:**..... معلوم ہوا کہ اہل رائے امتوں کی گمراہی کا سبب بنتے ہیں۔ گمراہی ہمیشہ قیل و قال

اور فرضی مویشگانوں سے جنم لیتی ہے۔ جب محض کتاب و سنت پر اکتفا کرنا نور ہدایت ہے۔

[18]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْفُتْيَا

(فرضی واقعات کے بارہ) فتویٰ دینے کو برا سمجھنا

123- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ.....

زید منقری کہتے ہیں کہ ایک دن ایک آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ اس نے ان سے کوئی بات پوچھی جو مجھے یاد نہیں۔ اس آدمی کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”ایسی چیز کے متعلق سوال نہ کر جو واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ میں نے عمر رضی اللہ عنہما بن خطاب سے سنا وہ اس شخص پر لعنت کرتے تھے جو ایسی باتوں کے متعلق سوال کرے جو واقع نہیں ہوئیں۔“

حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ الْمُنْقَرِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ لَا تَسْأَلْ عَمَّا لَمْ يَكُنْ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَلْعَنُ مَنْ سَأَلَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ . ❷

**فوائد:**..... اس سے اصحاب الرائے کے افعال کی شاعت کا اندازہ لگانا قطعاً مشکل نہیں۔

124- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ.....

زہری بیان کرتے ہیں کہ ہمیں پتہ چلا کہ زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے جب کسی کام کے متعلق پوچھا جاتا تو وہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ كَانَ يَقُولُ إِذَا سُئِلَ

❶ ”اسنادہ جید“ جامع بیان العلم، حدیث: 1774۔ کتاب المعرفة والتاریخ 93/3۔

❷ ”اسنادہ جید“ کنز العمال لنہدی حدیث: 8906۔

کہتے ہیں۔ کہ کیا یہ بات ہوئی ہے؟ پس اگر وہ کہتے: ہاں، واقع ہو چکی ہے، تو آپ اس کے بارہ میں جو جانتے ہوتے بیان کرتے یا اس بارہ میں آپ کی جو رائے ہوتی بتا دیتے اگر وہ کہتے کہ ”واقع نہیں ہوئی“ تو وہ کہتے: ”اسے چھوڑ دو، حتیٰ کہ واقع ہو جائے۔“

عَنِ الْأَمْرِ أَكَانَ هَذَا فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ قَدْ كَانَ، حَدَّثَ فِيهِ بِاللَّيْ يَعْلمُ وَاللَّيْ يَرَى وَإِنْ قَالُوا لَمْ يَكُنْ قَالَ فَذَرُوهُ حَتَّى يَكُونَ . ❶

125- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُخَرُّومِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ.....

عامر بیان کرتے ہیں کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ”کیا یہ واقعہ ہوا ہے؟“ لوگوں نے کہا: ”نہیں“ انہوں نے کہا: ”اسے چھوڑ دو حتیٰ کہ واقع ہو جائے۔ پس جب واقع ہو گا تو ہم تمہارے لئے اس کے بتانے کی تکلیف اٹھائیں گے۔“

عَنْ عَامِرٍ قَالَ سُئِلَ عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ هَلْ كَانَ هَذَا بَعْدَ قَالُوا لَا قَالَ دَعُونَا حَتَّى تَكُونَ فَإِذَا كَانَتْ تَجَسَّمْنَا هَا لَكُمْ . ❷

126- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو.....

طاؤس کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کہا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں اس شخص پر یہ چیز حرام کرتا ہوں جو اس کی بات کے متعلق پوچھے جو ابھی واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اللہ نے واقع ہونے والی باتوں کو بیان کر دیا ہے۔

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ عَمْرُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَحْرَجُ بِاللَّهِ عَلَى رَجُلٍ سَأَلَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ بَيَّنَّ مَا هُوَ كَائِنٌ . ❸

127- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے بہتر میں نے کوئی قوم نہیں دیکھی، انہوں نے آپ ﷺ کی وفات تک آپ سے صرف تیرہ مسئلے پوچھے جو سب کے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ قَوْمًا كَانُوا خَيْرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا سَأَلُوهُ إِلَّا عَنْ ثَلَاثِ عَشْرَةَ مَسْأَلَةً

❶ ”هذا الاثر بلاغ من بلاغات الزهري“ امام ابن جرير عسقلاني رحمه فرماتے ہیں: ”بلاغات الزهري قبض الریح“ بلاغات زهري ہوا کو قبض کرتا ہے۔ یعنی جس طرح ہوا کو مٹی میں قبض کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہے اسی طرح بلاغات زهري رحمه میں اتفاق بھی گرفت سے باہر ہے۔

❷ ”رحاله ثقات لكن مقطع“ امام عامر قحقی رحمه کا حضرت عمار بن یاسر سے سنا نہیں ہے۔ الفقیہ والمتفقہ 8/2۔

❸ ”استادہ صحیح“ جامع بیان العلم لابن عبدالبر حدیث: 1807۔

حَتَّى قُبِضَ كُتْلُهُنَّ فِي الْقُرْآنِ مِنْهُنَّ  
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ  
وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ مَا  
كَانُوا يَسْأَلُونَ إِلَّا عَمَّا يُنْفَعُهُمْ ①

سب قرآن میں ہیں۔ انہی میں سے یہ ہے: ”وہ آپ سے  
حرمت والے مہینے کے متعلق پوچھتے ہیں۔“ (البقرہ: ۲۱۷)  
”اور وہ آپ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں۔“ (البقرہ:  
۲۲۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: کہ ”وہ بے فائدہ چیزوں  
کے متعلق آپ سے سوال نہیں کرتے تھے۔“

**فوائد:** ..... لہذا معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے سبھی سوالات وقوع پذیر اشیاء کے مخفی پہلوؤں کے  
متعلق ہوتے تھے۔ نہ کہ ایسی اشیاء کے متعلق جو ابھی تک منصفہ شہود پر بھی نہیں آئی ہوتیں۔ آج ہمیں بھی  
صحابہ رضی اللہ عنہم کے طرز عمل کو اپنانا چاہیے۔

128- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عَوْنٍ.....

عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ لَمَنْ أَدْرَكْتُ  
مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْفَرَ  
مِمَّنْ سَبَقَنِي مِنْهُمْ فَمَا رَأَيْتُ قَوْمًا  
أَيْسَرُ سِيرَةً وَلَا أَقْلَ تَشْدِيدًا مِنْهُمْ. ②

عمر بن اسحاق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں  
سے جن کو میں نے پایا، وہ ان سے زیادہ ہیں، جو ان سے  
پہلے گذر گئے۔ ان سے زیادہ بے تکلف اور غیر تشدد میں  
نے کوئی قوم نہیں دیکھی۔

**فوائد:** ..... بتانے کا مقصد یہ ہے کہ بے تکلفی اور نرمیء طبیعت کی بناء پر کئی باتیں خلاف شرع ہو جاتی  
ہیں لیکن اس کے باوجود وہ دینی امور میں اس قدر محتاط تھے کہ اپنی طرف سے فتویٰ نہ جڑتے تھے۔

129- أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي.....

رَجَاءُ بْنُ حَيَّوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبَادَةَ بْنَ  
نُسَيْبٍ الْكِنْدِيَّ وَسُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ مَاتَتْ  
مَعَ قَوْمٍ لَيْسَ لَهَا وَلِيٌّ فَقَالَ أَدْرَكْتُ  
أَقْوَامًا مَا كَانَُوا يُشَدِّدُونَ تَشْدِيدَكُمْ  
وَلَا يَسْأَلُونَ مَسَائِلَكُمْ. ③

رجاء بن حیوہ کہتے ہیں کہ میں نے عبادہ بن کندی سے  
سنا جب ان سے ایک عورت کے متعلق سوال کیا گیا جو کسی  
قوم کے پاس مر گئی تھی اور اس کا کوئی ولی نہ تھا۔ انہوں نے  
کہا: ”میں نے کچھ لوگوں کو پایا ہے وہ تمہاری طرح سختی  
کرنے والے تھے نہ تمہاری طرح مسکے پوچھنے والے تھے۔“

① "اسنادہ ضعیف" الاصابة 1/398 رقم: 296 جامع بیان العلم: 1809-

② "اسنادہ جید" مصنف ابن ابی شیبہ 17/14 حدیث: 17409- طبقات ابن سعد 160/17-

③ "اسنادہ صحیح" تاریخ ابن عساکر (ص: 47)

130- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ حَازِمٍ.....

ہشام بن مسلم قرشی کہتے ہیں کہ مجھے مرج دیباج میں ابن محیریز کے ساتھ علیحدگی میں تھا۔ تو میں نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا، انہوں نے مجھے کہا: ”تم مسائل کا کیا کرو گے؟“ میں نے کہا: ”اگر مسائل نہ ہوتے تو علم جاتا رہتا۔“ انہوں نے کہا: ”ایسا نہ کہو کہ علم جاتا رہتا، جب تک قرآن پڑھا جائے گا علم نہیں جائے گا۔ لیکن اگر تو کہے کہ سمجھ جاتی رہے گی (تو صحیح ہے)

عَنْ هِشَامِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ بِمَرْجِ الدِّيبَاكِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ خَلْوَةً فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لِي مَا تَضَعُ بِالْمَسَائِلِ قُلْتُ لَوْلَا الْمَسَائِلُ لَذَهَبَ الْعِلْمُ قَالَ لَا تَقُلْ ذَهَبَ الْعِلْمُ إِنَّهُ لَا يَذْهَبُ الْعِلْمُ مَا قُرِئَ الْقُرْآنُ وَلَكِنْ لَوْ قُلْتَ يَذْهَبُ الْفِقْهُ ❶

**فوائد:**..... اس سے مراد وہ سوالات ہیں جو قرآن و سنت میں موجود، یا غور و خوض سے سمجھ آنے

والے ہیں۔ جب کہ عوام اور بیشتر علماء ان سے ناواقف ہیں۔

131- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ.....

شععی بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے لوگو! ہم نہیں جانتے شاید ہم تمہیں ایسی چیزوں کا حکم کر بیٹھیں جو جائز نہ ہوں۔ اور شاید ہم تمہارے لئے ایسی چیزوں کو حرام کر بیٹھیں جو تم پر حلال ہوں۔ بے شک سب سے آخر میں جو قرآن کی آیت نازل ہوئی وہ سود کی آیت ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اسے واضح طور پر ہم پر بیان نہیں کیا، حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔ پس جس چیز میں تمہیں شک ہو اسے چھوڑ کر ایسی چیز اختیار کرو جس میں شک نہ ہو۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا لَا نَدْرِي لَعَلَّنَا نَأْمُرُكُمْ بِأَشْيَاءَ لَا تَحِلُّ لَكُمْ وَلَعَلَّنَا نُحَرِّمُ عَلَيْكُمْ أَشْيَاءَ هِيَ لَكُمْ حَلَالٌ إِنَّ أَحْرَمَ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةُ الرِّبَا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَبَيِّنْهَا لَنَا حَتَّى مَاتَ فَدَعُوا مَا يَرِيكُمْ إِلَى مَا لَا يَرِيكُمْ. ❷

**فوائد:**..... دینی امور دین درجہات میں تقسیم ہیں۔ (۱) حلال۔ (۲) حرام۔ (۳) متشابہات۔

حدیث میں ہے: ”إِنَّ الْحَلَالَ بَيْنَ وَانَّ الْحَرَامَ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ“ حلال و حرام واضح جبکہ

❶ ”استادہ ضعیف“ حلیۃ الاولیاء 141/5 تاریخ ابن عساکر 406/38۔

❷ ”استادہ منقطع“ امام شععی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ تفسیر طبری 114/3۔

ان کے درمیان شہادت والی اشیاء ہیں۔ اور آل عمران آیت 7 میں ہے فتنہ باز، گمراہ لوگ ہی مشابہات کے پیچھے لگتے ہیں جب کہ مشابہات کا صحیح علم اللہ اور راسخ علما کو ہی ہے۔ اسی کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا فرمان ہے لہذا ان کے بارے میں یا توقف اختیار کیا جائے یا راسخ علماء سے دریافت کیا جائے۔

[19]..... بَابُ مَنْ هَابَ الْفُتْيَا وَكَرِهَ التَّنَطُّعَ وَالتَّبَدُّعَ

اس شخص کا بیان جو فتویٰ دینے سے ڈرے اور مبالغہ اور من گھڑت بات کو برا سمجھے

132- أَخْبَرَنا مُسْلِمٌ بِنُ جُنَادَةَ.....

حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ  
خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ إِبْرَاهِيمَ فَأَسْتَقْبَلَنِي  
حَمَّادٌ فَحَمَلَنِي ثَمَانِيَةَ أَبْوَابِ مَسَائِلَ  
فَسَأَلْتُهُ فَأَجَابَنِي عَنْ أَرْبَعٍ وَتَرَكَ  
أَرْبَعًا. ①

ادریس اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:  
”میں ابراہیم کے پاس سے نکلا تو میرے سامنے حماد آئے  
تو مجھے آٹھ مسئلوں نے آمادہ کیا۔ میں نے ان سے پوچھا  
انہوں نے چار کا جواب دیا اور چار کو چھوڑ دیا۔“

**فوائد:**..... ”مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ.“ (ابو دائود) جس کو بلا علم

فتویٰ دیا گیا اس کا گناہ مفتی پر ہوگا۔ یہ ارشادات محدثین اور مفتیان کرام کو محتاط بنانے والے ہیں۔

133- أَخْبَرَنا قَيْصَةُ أَخْبَرَنا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبَجَرَ.....

عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ مَا سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
شَيْءٍ إِلَّا عَرَفْتُ الْكُفْرَ هَيْبَةً فِي  
وَجْهِهِ. ②

زبید کہتے ہیں کہ جب بھی میں نے ابراہیم سے کسی چیز  
کے متعلق پوچھا تو ان کے چہرے پر ناگواری کو محسوس کیا۔

**فوائد:**..... علم کو چھپانے پر عذاب اور غلط فتویٰ پر وعید، ان دونوں کے درمیان اعتدال پر قائم رہنے

کی مشکل ہی ان کی ناگواری کی وجہ تھی۔

134- أَخْبَرَنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ  
أَحَدًا أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ  
عمر بن ابو زائدہ کہتے ہیں کہ شععی سے بڑھ کر میں نے کسی  
شخص کو اس چیز کا اہتمام کرتے ہوئے نہیں دیکھا کہ جب

① ”اسنادہ ضعیف“ روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

② ”اسنادہ صحیح“ کتاب المعرفة والتاریخ، 605/2، حلیۃ الاولیاء، 220/4۔

لاَ عِلْمَ لِي بِهِ مِنَ الشَّعْبِيِّ . ❶  
کسی چیز کے متعلق سوال کیا جائے تو وہ کہے میں نہیں جانتا۔“

**فوائد:** ..... (لاَ عِلْمَ) نصف علم ہے۔ حالانکہ بعض مرکب جاہلوں کو اس بات کا بھی پتہ نہیں ہوتا کہ ان کے پاس اس مسئلے کے بارے میں علم نہیں ہے، چنانچہ وہ تکلف پر اتر آتے ہیں۔  
135۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ .....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ . قَالَ :  
كَانَ الشَّعْبِيُّ إِذَا جَاءَهُ شَيْءٌ اتَّقَى  
وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ ، وَيَقُولُ وَيَقُولُ  
قَالَ أَبُو عَاصِمٍ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ فِي هَذَا  
أَحْسَنُ حَالًا عِنْدَ ابْنِ عَوْفٍ مِنْ  
إِبْرَاهِيمَ . ❷

ابن عونؓ کہتے ہیں کہ شعبیؒ کے پاس جب بھی کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے آتا تو وہ پرہیز کرتے۔ اور ابراہیمؒ کہتے تھے اور کہتے تھے اور کہتے جاتے تھے۔ ابو عاصمؒ کہتے ہیں کہ ابن عونؓ کے نزدیک اس بارے میں شعبیؒ کی حالت ابراہیمؒ سے اچھی تھی۔

136۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ .....

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ  
بْنِ جَبْرِ مَا لَكَ لَا تَقُولُ فِي الطَّلَاقِ  
شَيْئًا قَالَ مَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُ  
عَنْهُ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُحِلَّ حَرَامًا أَوْ  
أُحْرِمَ حَلَالًا . ❸

جعفر بن ایاسؒ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیرؒ سے کہا کہ کیا وجہ ہے آپ طلاق کے متعلق کچھ نہیں کہتے؟“ انہوں نے کہا: طلاق کے تمام مسائل میں نے پوچھے ہوئے ہیں۔ لیکن میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ حلال کو حرام کروں، یا حرام کو حلال کروں۔“

137۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ .....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ لَقَدْ  
أَدْرَكْتُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ عَشْرِينَ

عطاء بن سائبؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن ابولیلیؒ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اس مسجد میں (مختلف مواقع پر) ۱۲۰ انصار صحابہ کو پایا۔ ان میں سے جب بھی کوئی

❶ 1 "اسنادہ صحیح" طبقات ابن سعد 6/174۔

❷ 2 "اسنادہ صحیح" تاریخ ابوزرعہ، رقم: 2004۔

❸ 3 "اسنادہ صحیح" روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

وَإِنَّا مِنَ الْإِنصَارِ وَمَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ  
يُحَدِّثُ بِحَدِيثِ إِلَّا وَدَّ أَنْ أَخَاهُ كَفَاهُ  
الْحَدِيثِ وَلَا يُسْأَلُ عَنْ قُنْيَا إِلَّا وَدَّ أَنْ  
أَخَاهُ كَفَاهُ الْفُتْيَا. ❶

شخص حدیث بیان کرتا تھا تو یہی پسند کرتا تھا کہ اس کا کوئی  
دوسرا بھائی بیان کرے۔ اور جب بھی کسی سے فتویٰ پوچھا  
جاتا تو یہی پسند کرتا تھا کہ اس کا کوئی دوسرا بھائی بیان  
کرے۔

**فوائد:** ..... صحابہ رضی اللہ عنہم کا روایات میں احتیاط کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں جیسا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما  
جیسے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم جو آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہنے والے تھے، لیکن ان سے مروی احادیث بہت  
زیادہ نہیں ہیں۔

138- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ.....

عَنْ دَاوُدَ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ كَيْفَ  
كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ إِذَا سُئِلْتُمْ قَالَ عَلَى  
الْخَيْرِ وَقَعْتُ كَانَ إِذَا سِئِلَ الرَّجُلُ  
قَالَ لِصَاحِبِهِ أَفِيهِمْ فَلَا يَزَالُ حَتَّى  
يَرْجِعَ إِلَى الْأَوَّلِ. ❷

داؤد بیان کرتے ہیں کہ میں نے شععی رضی اللہ عنہ سے پوچھا:  
”جب تم سے کوئی سوال کیا جاتا تھا تو تم کیا کرتے تھے؟“  
شععی نے کہا: ”واقف کار پر واقع ہوئے، (یعنی یہ مسئلہ جاننے  
والے کے پاس آئے ہو) جب کسی آدمی سے سوال کیا جاتا تو  
وہ اپنے ساتھ والے سے کہتا کہ ان کو فتویٰ دو۔ ہمیشہ ایسے ہی  
کرتے رہتے حتیٰ کہ وہ پہلے کی طرف لوٹ آتا۔“

139- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ.....

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ إِنَّ الْعَالِمَ يَدْخُلُ  
فِي مَا بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ عِبَادِهِ فَلْيَطْلُبْ  
لِنَفْسِهِ الْمَخْرَجَ. ❸

ابن منکدر بیان کرتے ہیں کہ عالم اللہ اور اس کے بندوں  
کے درمیان دخیل ہوتا ہے، اسی لیے اسے چاہئے کہ وہ اپنی  
نفس کے لئے نکلنے کی جگہ تلاش کر لے۔“

**فوائد:** ..... عالم لوگوں کو اللہ کی جانب رواں کرتا ہے، لہذا اندازے کی ذرا سی غلطی لوگوں کی ضلالت  
اور عالم کے خسارے کا باعث بن سکتی ہے۔

140- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ.....

❶ ”اسنادہ صحیح“ کتاب الزہد امام ابن مبارک، رقم: 58 جامع بیان العلم، رقم: 1944، طبقات ابن سعد 74/6۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❸ ”اسنادہ صحیح“ حلیۃ الاولیاء 153/3، الفقیہ والمتفقہ رقم: 1088-1089۔



مسر کہتے ہیں کہ مجھے معن بن عبدالرحمن نے ایک خط نکال کر دکھایا، اس نے میرے پاس اللہ کی قسم اٹھائی کہ وہ اس کے باپ کا خط ہے۔ اور اس میں یوں لکھا تھا کہ: ”عبداللہ کہتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ مبالغہ کرنے والوں کے حق میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ اور انہیں کے حق میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سخت میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ اور بے شک میں سمجھتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں کے بارہ میں بہت خوفزدہ ہیں۔“

عَنْ مَسْعَرٍ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيَّ مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كِتَابًا فَحَلَفَ لِي بِاللَّهِ إِنَّهُ خَطُّ أَبِيهِ فَإِذَا فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ الْمُتَتَبِعِينَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ عَلَيْهِمْ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَإِنِّي لَأَرَى عُمَرَ كَانَ أَشَدَّ حَوْفًا عَلَيْهِمْ أَوْ لَهُمْ. ①

141- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ.....

عثمان بن حاضرا دی کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ میں نے کہا: ”مجھے نصیحت کیجئے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”ٹھیک ہے، اللہ کے خوف اور استقامت کو لازم پکڑو اور اتباع کرو اور بدعت نہ نکالو۔“

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَاضِرٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ أَوْصِنِي فَقَالَ نَعَمْ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالِاسْتِقَامَةِ اتَّبِعْ وَلَا تَبْتَدِعْ. ②

142- أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.....

ابن سیرین کہتے ہیں لوگوں کی رائے تھی کہ جب تک کوئی حدیث کے راستے پر ہے اس وقت تک وہ ٹھیک راستہ پر ہے۔

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ عَلَى الطَّرِيقِ مَا كَانَ عَلَى الْأَثَرِ. ③

**فوائد:**..... معلوم ہوا کہ قیاس اور رائے والا راستہ انتہائی خطرناک ہوتا ہے جب کہ حدیث والا راستہ سلامتی

والا راستہ ہے۔ جو ضلالت کے گھاٹوں پر اندھیروں سے نکال کر ہدایت کے اجالوں کی طرف لے جاتا ہے۔

143- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.....

① ”اسنادہ صحیح“ المعجم الکبیر 216/10۔ حدیث: 10367۔ مسند ابی یعلیٰ 437/8 حدیث 5022۔ مصنف ابن ابی شیبہ 50/9 حدیث 6480۔

② ”اسنادہ ضعیف و صحیح بالمتابعہ“ کتاب السنۃ امام مروزی، حدیث: 183/الایاتہ 377/1 حدیث: 200۔ الفقیہ

والمختلفہ 173/1۔ ③ ”اسنادہ صحیح“ جامع بیان العلم ابن عبدالبر حدیث: 1778۔

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَا دَامَ عَلِيُّ الْأَثَرِ  
فَهُوَ عَلَى الطَّرِيقِ. ❶

ابن سیرین کہتے ہیں جب تک انسان حدیث کے راستہ پر  
ہے تب تک وہ صحیح راستہ پر ہے۔

144- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.....  
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
مَسْعُودٍ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ  
وَقَبْضُهُ أَنْ يَذْهَبَ أَهْلُهُ أَلَا وَإِيَّاكُمْ  
وَالْتَنْطِعَ وَالتَّعَمَّقَ وَابْدِعَ وَعَلَيْكُمْ  
بِالْعَيْقِ. ❷

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ”علم کو  
اس کے ختم ہونے سے پہلے سیکھ لو۔ اس کا قبض ہو جانا یہ  
ہے کہ اس کے اہل جاتے رہیں گے۔ خبردار! مبالغہ اور  
بدعت اور بال کی کھال اتارنے سے بچو۔ اور پرانی باتوں  
(سنت رسول) کو لازم پکڑو۔“

**فوائد:** ..... علم کا خاتمہ علماء کے خاتمے کے ساتھ ہوگا۔ جیسا کہ بخاری میں بھی ہے ”يُقْبَضُ  
الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ“۔ جب ثقہ عالم نہ ہوں گے یقیناً علم بھی اٹھ جائے گا۔

145- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو الثُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.....  
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ  
عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ  
يُذْهَبَ بِأَصْحَابِهِ عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ  
أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتَى يَفْقَرُ إِلَيْهِ أَوْ يَفْتَقِرُ  
إِلَى مَا عِنْدَهُ إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَقْوَامًا  
يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَدْعُونَكُمْ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ  
وَقَدْ تَبَدُّوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ فَعَلَيْكُمْ  
بِالْعِلْمِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ  
وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعَمُّقَ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَيْقِ. ❸

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”علم کو لازم  
پکڑو اس سے پہلے کہ وہ ختم ہو جائے۔ اور اس کا ختم ہونا یہ  
ہے کہ اہل علم جاتے رہیں گے۔ علم حاصل کرو کیونکہ تم میں  
سے کوئی یہ نہیں جانتا کہ کب اس کا محتاج ہوگا یا جو اس کے  
پاس ہے اس کی ضرورت پیش آجائے۔ عنقریب تم ایسی  
قوموں کو پاؤ گے جو دعویٰ کریں گے کہ تمہیں اللہ کی کتاب کی  
طرف بلا رہے ہیں، حالانکہ انہوں نے اسے اپنی پیٹھوں کے  
پیچھے پھینک دیا ہوگا۔ پس تم علم حاصل کرو اور بدعت سے بچو اور  
مبالغہ سے بچو اور بال کی کھال اتارنے سے بچو۔ اور پہلی باتوں  
(سنت رسول) کو لازم پکڑو۔“

❶ ”اسنادہ صحیح“ مصدر سابق۔“

❷ ”رجالہ ثقات غیر انہ منقطع“ ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ الا نابة 324/1۔ حدیث 168۔

❸ ”اسنادہ ضعیف لانقطاعه“ ابو قلابہ نے ابن مسعود کو نہیں پایا۔ المعجم الكبير 189/9 حدیث 8845۔ کتاب السنة امام

مروزی حدیث: 85۔

**فوائد:** ..... ”تبدع“ سے مراد نئی عبادت بنانا ہے۔ جو کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہ ہو جب کہ ”تنطع“ عبادت میں غلو کا نام ہے، اور ”عتیق“ سے مراد سنت رسول ہے۔

146- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَارِزٍ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ صَبِغٌ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ وَقَدْ أَعَدَّ لَهُ عَرَاجِينَ النَّخْلِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ صَبِغٌ فَأَخَذَ عُمَرُ عُرْجُونًا مِنْ تِلْكَ الْعَرَاجِينَ فَضْرَبَهُ وَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ فَجَعَلَ لَهُ ضَرْبًا حَتَّى دَمِيَ رَأْسُهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَسْبُكَ قَدْ ذَهَبَ الَّذِي كُنْتَ أَجِدُ فِي رَأْسِي. ①

سليمان بن یسار کہتے ہیں کہ ایک آدمی جس کو صبغ کہا جاتا تھا، وہ مدینہ میں آیا تو اس نے قرآن کے تشابہات کے متعلق سوال کئے، اس کی طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا اور اس کے لئے کھجور کی چھتریاں تیار کیں۔ عمر نے کہا: ”تو کون ہے؟“ اس نے کہا: ”میں اللہ کا بندہ صبغ ہوں۔“ عمر رضی اللہ عنہ ان چھتریوں سے ایک چھتری پکڑ کر اسے مارنے لگے اور کہا کہ: میں اللہ کا بندہ عمر ہوں، وہ اسے مارتے رہے حتیٰ کہ اس کا سرخون آلود ہو گیا۔ اس آدمی نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! بس کر دیں، جو (خناس) میں اپنے دماغ میں پاتا تھا وہ دور ہو گیا ہے۔“

147- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَيَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاحْذَرُوهُمْ. ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”وہ ذات جس نے تم پر کتاب نازل کی اس کی بعض آیات محکم ہیں، وہ اصل کتاب ہیں اور دوسری تشابہ ہیں۔“ (آل عمران: ۷) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو تشابہ کے پیچھے لگتے ہیں تو ان سے بچو۔“

① ”رحالہ ثقات غیر انہ منقطع“ سلیمان بن یسار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ کتاب الشریعہ ص: 75۔

② صحیح البخاری کتاب التفسیر، باب منہ آیات محکمات، حدیث: 4547، صحیح مسلم، کتاب العلم، باب النہی عن اتباع متشابہ القرآن والتحذیر من متبعہ حدیث: 6717۔

**فوائد:** ..... تشابہات کا علم اللہ کا ایک انعام ہے۔ اگر یہ راسخ علماء کے ذریعے حاصل ہو جائے تو ٹھیک، ورنہ اس کے درپے نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ ان پر عبادت کا انحصار ہے نہ ہی بلندی درجات کا۔ البتہ بندہ بھٹک جائے تو ایمان کی بربادی کا باعث بن سکتی ہیں۔ سواسی لیے اس سے بچنے کا حکم ہے۔

148- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ .....

عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ إِنِّي لَا تُكْرَهُ أَنْ أُحِلَّ لَكَ شَيْئًا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَوْ أُحْرِمَ مَا أَحَلَّهُ اللَّهُ لَكَ. ①

شقیق کہتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ”میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ میں تمہارے لئے وہ چیز حلال کر دوں جس کو اللہ نے حرام کیا ہو یا تمہارے لئے وہ چیز حرام کر دوں جسے اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا ہو۔“

149- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْتَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سَبْرِينَ .....

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لِأَنَّ أُرْدَةَ بَعِيَّتِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّفَ لَهُ مَا لَا أَعْلَمُ. ②

حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں اگر میں (سائل کو) اس کی عاجزی و لاعلمی کی حالت میں واپس کر دوں تو یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں اس کو وہ بات بنا کر کہوں، جو میں خود نہیں جانتا۔

**فوائد:** ..... معلوم ہوا فتویٰ میں تکلف برتنا دینی روح اور طریقہ سلف کے خلاف ہے۔

150- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ .....

أَخْبَرَنِي ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ نَافِعِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ صَبِيغَةَ الْعِرَاقِيَّ جَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ أَشْيَاءَ مِنَ الْقُرْآنِ فِي أَجْنَادِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى قَدِمَ مِصْرَ فَبَعَثَ بِهِ عَمْرُؤُ بْنُ الْعَاصِ إِلَى عَمْرِو بْنِ

ابن عجلان، عبد اللہ کے غلام نافع سے بیان کرتے ہیں کہ صبیغ عراقی مسلمانوں کے لشکر میں قرآن کی چند تشابہات باتوں کے بارے میں سوال کرنے لگا۔ حتیٰ کہ وہ مصر میں آیا تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور دیا جب قاصدان کے پاس خط لے کر آیا تو عمر رضی اللہ عنہ

① ”اسنادہ صحیح“ اس اثر کو روایت کرنے میں امام صاحب متفقہ ہیں۔ [149] ”اسنادہ جید“ کتاب المعرفة والتاریخ (68/2)

② ”اسنادہ جید“ کتاب المعرفة والتاریخ (68/2)

نے خط پڑھ کر کہا ”آدمی کہاں ہے؟“ اس نے کہا: ”پڑاؤ میں ہے۔“ عمرؓ نے کہا: ”دیکھو ایسا نہ ہو کہ وہ جاتا رہے اور تجھے میری طرف سے سخت سزا ملے۔“ قاصدا سے لے کر عمرؓ کے پاس آیا تو عمرؓ نے کہا: ”تو نئی باتیں پوچھتا ہے؟“ عمرؓ نے کھجور کی تازہ ٹہنیاں لینے کے لئے بھیجا اور ان کے ساتھ اسے مارنے لگے: حتیٰ کہ اس کی پشت کو زخمی کر دیا۔ پھر اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو گیا۔ پھر دوبارہ اسے سزا دی۔ پھر اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو گیا۔ پھر اسے مارنے کے لئے بلایا تو اس نے کہا: ”اگر آپ مجھے قتل کرنا چاہتے تھے تو اچھی طرح قتل کر دو۔ اگر آپ میرا علاج کرنا چاہتے تھے تو اللہ کی قسم! میں ٹھیک ہو گیا ہوں۔“ پھر اسے اس کے علاقے کی طرف جانے کی اجازت دے دی۔ اور ابو موسیٰؓ اشعری کی طرف خط لکھا کہ مسلمانوں میں سے کوئی اس کے پاس نہ بیٹھے۔ یہ بات اس آدمی پر گراں گزری تو ابو موسیٰؓ نے عمرؓ کو خط لکھا کہ ”اس نے بہت اچھی توبہ کر لی ہے۔“ پھر عمرؓ نے خط لکھا: ”لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دے دی جائے۔“

الْحَطَّابِ فَلَمَّا أَتَاهُ الرَّسُولُ بِالْكِتَابِ  
فَقَرَأَهُ فَقَالَ أَيُّنَ الرَّجُلِ قَالَ فِي الرَّجُلِ  
قَالَ عُمَرُ أَبْصِرْ أَيُّكُونُ ذَهَبَ  
فَنُصِيبَكَ مِنْهُ الْعُقُوبَةُ الْمَوْجِعَةُ فَأَتَاهُ  
بِهِ فَقَالَ عُمَرُ تَسْأَلُ مُحَدَّثَةً وَأَرْسَلَ  
عُمَرُ إِلَى رَطَابِ بْنِ جَرِيدٍ فَضْرَبَهُ بِهَا  
حَتَّى تَرَكَ ظَهْرَهُ ذَبْرَةً ثُمَّ تَرَكَهُ حَتَّى  
بَرَأَ ثُمَّ عَادَ لَهُ ثُمَّ تَرَكَهُ حَتَّى بَرَأَ فَدَعَا  
بِهِ لِيَعْمُودَ لَهُ قَالَ فَقَالَ صَبِيحُ إِنْ كُنْتُ  
تُرِيدُ قَتْلِي فَأَقْتُلْنِي قَتْلًا جَمِيلًا وَإِنْ  
كُنْتُ تُرِيدُ أَنْ تُدَاوِنِي فَقَدْ وَاللَّهِ  
بَرِئْتُ فَأَذِنَ لَهُ إِلَى أَرْضِهِ وَكَتَبَ إِلَى  
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنْ لَا يَجَالِسَهُ  
أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَّتْ ذَلِكَ  
عَلَى الرَّجُلِ فَكَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى  
عُمَرَ أَنْ قَدْ حَسُنَتْ تَوْبَتُهُ فَكَتَبَ  
عُمَرُ أَنْ ائْذِنُ لِلنَّاسِ بِمُجَالَسَتِهِ ①

151- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ.....  
سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ اسْتَفْتَى رَجُلٌ أَبِي  
بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ يَا أَبَا الْمُنْدِرِ مَا تَقُولُ  
فِي كَذَا وَكَذَا قَالَ يَا بَنِي أَكَّانَ الَّذِي  
سَأَلْتَنِي عَنْهُ قَالَ لَا قَالَ أَمَا لَا فَأَجْلِبُنِي

عامر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابی بن کعب سے فتویٰ پوچھا تو کہا: ”اے ابو منذر! تو فلاں فلاں کے متعلق کیا کہتا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”اے بیٹے! کیا یہ بات ہو چکی ہے جس کے متعلق تو مجھ سے پوچھتا ہے؟“ اس نے کہا:

① ”اسنادہ ضعیف“ کتاب البدعة ابن وضاح ص: 56۔

حَتَّى يَكُونَ فَنَعَالِجِ أَنْفُسَنَا حَتَّى نُخْبِرَكَ ❶

”نہیں“ انہوں نے کہا: ”پس تم مجھے مہلت دو! حتیٰ کہ وہ ہو جائے تب ہم کوشش کریں کہ تجھے اس کا جواب بتادیں۔“

152- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ فَأَخْبَرَنَا عَنْ فِرَاسٍ.....

عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنْتُ أُمْسِي مَعَ أَبِي بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ فِتْنِي مَا تَقُولُ يَا عَمَّاهُ فِي كَذَا وَكَذَا قَالَ يَا ابْنَ أُخِي أَكَانَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَاعْفِنَا حَتَّى يَكُونَ ❷

ابن عامر، مسروق سے بیان کرتے ہیں کہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا تو ایک نوجوان نے کہا: ”اے چچا! فلاں فلاں بات کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟“ ابی بن کعب نے کہا: ”اے بھتیجے! کیا یہ ہو چکا ہے؟“ اس نے کہا: ”نہیں۔“ ابی نے کہا: ”تم ہمیں معاف رکھو! حتیٰ کہ وہ ہو جائے۔“

153- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ.....

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُجِبْ فِيهِ إِلَّا جَوَابَ الَّذِي سُئِلَ عَنْهُ ❸

اعمش کہتے ہیں کہ ابراہیم سے جب کسی چیز کے متعلق پوچھا جاتا تھا، تو جتنا پوچھا جاتا تھا، اس کے علاوہ کوئی جواب نہیں دیتے تھے۔

**فوائد:** ..... یہ احتیاط کے پیش نظر تھا ورنہ مسائل کو مزید مسائل سے آگاہ کر دینا سنت سے ثابت جیسا کہ سمندر کے پانی کے بارے میں سوال پر آپ ﷺ نے مچھلی وغیرہ کا حکم بھی واضح ہے بیان فرمایا۔

(الترمذی)

154- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ وَهَيْبٍ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ لَا يُفْتِي فِي الْفَرْجِ بِشَيْءٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ ❹

ہشام کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین، شرمگاہ (نکاح و طلاق) کے کسی مسئلہ میں فتویٰ نہیں دیتے تھے جس میں اختلاف ہو۔

**فوائد:** ..... اہل علم کی موجودگی میں مسائل کو دوسرے عالم کی طرف لوٹا دینا، یا جواب نہ دینا، تو ٹھیک

❶ "اسنادہ ضعیف منقطع" امام عاصم رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب کو نہیں پایا۔

❷ "اسنادہ صحیح" الفقیہ والستفہ 8/2، الابانۃ 408/1 حدیث 315۔

❸ "اسنادہ صحیح" حلیۃ الاولیاء 219/4۔

❹ "اسنادہ صحیح" روایت کرنے میں امام صاحب متفقہ ہیں۔

ہے جب پورا علم نہ ہو، ورنہ علم کے ہوتے ہوئے آدمی کتمان علم کا مرتکب ہو تو یہ رویہ باعث عذاب بن جاتا ہے۔  
155- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ سَأَلْتُ طَاوَسًا عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لِي كَانَ هَذَا قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: اللَّهُ؟ قُلْتُ: اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا أُخْبِرُونَا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَعَجَلُوا بِالْبَلَاءِ قَبْلَ نُزُولِهِ فَيَذْهَبَ بِكُمْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَعَجَلُوا بِالْبَلَاءِ قَبْلَ نُزُولِهِ لَمْ يَنْفَلِكِ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَكُونُوا فِيهِمْ مَنْ إِذَا سُئِلَ سَدِدَ وَإِذَا قَالَ وَفَّقَ. ①

صلت بن راشد کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے مجھے کہا: ”کیا یہ ہو چکا ہے؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ انہوں نے کہا: ”اللہ کی قسم!“ میں نے کہا: ”اللہ کی قسم!“ پھر انہوں نے کہا: ”ہمارے ساتھیوں نے ہمیں بتایا ہے کہ معاذ بن جبل کہتے تھے: ”اے لوگو! بلا کے نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں ادھر ادھر لے جائے گی۔ اگر تم اس کے نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو، تو ہمیشہ مسلمانوں میں ایسے لوگ رہیں گے کہ جب ان سے سوال کیا جائے گا تو انہیں درست اور سیدھی راہ دکھائی جائے گی۔ اور جب بات کریں گے تو ان کو (صحیح مسئلہ بتانے) کی توفیق مل جائے گی۔“

156- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَهُ رَمَضَانَانِ فَقَالَ أَكَانَ أَوْ لَمْ يَكُنْ قَالَ لَمْ يَكُنْ بَعْدُ فَقَالَ انْتُرِكَ بَلِيَّتَهُ حَتَّى تَنْزَلَ قَالَ قَدْ لَسْنَا لَهُ رَجُلًا فَقَالَ قَدْ كَانَ فَقَالَ يُطْعَمُ عَنِ الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثَلَاثِينَ مِسْكِينًا لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا. ②

میسون کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا کہ ایک شخص کو دو رمضان گذر گئے (اس نے روزے نہیں رکھے) انہوں نے کہا: ”کیا یہ ہو چکا ہے یا ابھی نہیں ہوا؟“ اس نے کہا: ”ابھی نہیں ہوا۔“ ابن عباسؓ نے کہا: ”بلا کے نازل ہونے تک اسے چھوڑ دو۔“ میسون کہتے ہیں: ”پس ہم نے چھپا کر ایک شخص کو ان کے پاس بھیجا اس نے کہا: ”یہ ہو چکا ہے۔“ ابن عباسؓ نے کہا: ”دونوں میں سے پہلے رمضان کے بدلے وہ تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے یعنی ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو۔“

① ”اسنادہ صحیح“ الا بائنا 396/1 نمبر 293۔

② ”اسنادہ صحیح“ سنن الکبریٰ باب المقطر یمكنه ان یصوم 253/4۔ مصنف عبدالرزاق 236/4 حدیث: 7628۔

157- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْعَمْرِيُّ.....

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كُنْتُ أَجْلِسُ  
بِمَكَّةَ إِسَى ابْنِ عُمَرَ يَوْمًا وَإِلَى ابْنِ  
عَبَّاسٍ يَوْمًا فَمَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ فِيمَا  
يُسْأَلُ لَا عَلِمَ لِي أَكْثَرَ مِمَّا يُفْتَى بِهِ. ❶

عبید بن جریج کہتے ہیں کہ ایک دن میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس مکہ میں ٹھہرتا تھا اور ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پاس۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ پوچھا جاتا تھا اس کے بارے میں فتویٰ دینے سے زیادہ یہی کہتے تھے: ”میں نہیں جانتا۔“

**فوائد:**..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سنت کے شیدائی تھے ان سے کسی کام کے حکم کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو یہ صرف اسی پر اکتفا کرتے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جیسے کیا تو ویسے ہی کرو کیونکہ یہی کامیابی کا راستہ ہے۔

158- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَعَلَّمُوا  
فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَنَى يَحْتَلُّ  
إِلَيْهِ. ❷

ابووائل کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ”علم حاصل کرو، کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ کب اس کو ضرورت پیش آجائے۔“

**فوائد:**..... لہذا ادھر ادھر کی کتابوں اور علوم میں وقت کو ضائع کرنے کی بجائے ترجیحاً اور اولیت کی بنیاد پر قرآن و حدیث کا علم حاصل کر لینا چاہیے بعض ابتدائی حتی کہ انتہائی طالب علم بھی یہ سوچ کر وقت ضائع کرتے ہیں کہ ابھی ہمیں علم (قرآن و حدیث) کی ضرورت نہیں مبادیات کا علم حاصل کر لیا جائے گہرائی میں تب اتریں گے جب ضرورت پڑے گی۔ یہ خسارے کا سودا ہے۔ چنانچہ اپنی فہم قرآن و حدیث کو بڑھاتے رہنا چاہیے کیونکہ ضرورت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔

[20]..... بَابُ الْفُتْيَا وَمَا فِيهِ مِنَ السِّدَّةِ..... فتویٰ اور اس کے متعلق سختی کا بیان

159- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ.....

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْرُكُمْ عَلَى الْفُتْيَا

عبید اللہ بن ابوجعفر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے فتویٰ دینے پر زیادہ جرأت کرنے والا،

❶ ”اسنادہ حسن“ الفقیہ والمتفقہ 172/2۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ جامع بیان العلم وفضله 367/1-حدیث: 510۔



أَجْرُكُمْ عَلَى النَّارِ. ❶  
وہ ہے جو تم میں سے آگ پر زیادہ جرات کرنے والا ہے۔“

160- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ بَنِي أَبِي ثَبَابَةَ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَحَدَكَ رَأْيًا  
لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَانَّم تَمُضِ بِهِ سُنَّةٌ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَدْرِ عَلَى مَا هُوَ  
مِنْهُ إِذَا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. ❷  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”جو شخص کوئی ایسی بات نکالے جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ہو تو جب وہ اللہ عزوجل سے ملاقات کرے گا تو اسے پتہ نہیں ہوگا کہ اس کا دین کیا ہے!“

**فوائد:** ..... یقیناً جب بدعتی کا اختیار کردہ راستہ نہ حدیث شریف سے ملتا ہو اور نہ ہی قرآن مجید سے

تو اسے تو اپنے طریق کے متعلق ذلیل و پریشان ہونا ہی پڑے گا۔

161- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو الْمُعَاوِرِيُّ

عَنْ أَبِي عَثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ.....  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ  
أَفْتِيَ بِفُتْيَا مِنْ غَيْرِ ثَبَتٍ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ  
عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ. ❸  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کسی کو بغیر دلیل کے فتویٰ دیا اس کا گناہ اسی پر ہوگا جس نے اس کو فتویٰ دیا۔“

**فوائد:** ..... مسائل کے حل کے لیے بوقت ضرورت اہل علم کی طرف رجوع کرنا اسوہ صحابہ سے

ثابت ہے۔ لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر ذمہ دارانہ فتویٰ پر مفتی بھی گنہگار ہوگا۔

162- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَسَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَفْتِيَ بِفُتْيَا  
يُعْمَى عَلَيْهَا فَإِنَّهَا عَلَيْهِ. ❹  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”جو شخص ایسا فتویٰ دے جس کا اسے علم نہیں تو اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔“

❶ ”اسنادہ معطل“ كشف الخفاء رقم: 113 واسنی المطالب رقم: 54۔ وجامع بيان العلم وفضله 817,817 رقم 1525,1527۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ السدخل امام بیہقی، 190، الفقیہ والمتفقہ 183/1، الاحکام 782/6۔

❸ ”اسنادہ حسن“ سنن ابوداؤد، کتاب العلم، باب التوقی فی الفیئہ، حدیث: 3657، الادب المفرد حدیث: 259 الفقیہ والمتفقہ 155/2۔

❹ ”اسنادہ صحیح“ جامع بيان العلم وفضله حدیث: 1626 1892، الفقیہ والمتفقہ 155/2۔

163- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ.....

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی بھگڑا لے کر آتا تو وہ اللہ کی کتاب میں دیکھتے، اگر وہ اس میں کچھ پاتے جس سے لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں تو اس کے ساتھ فیصلہ کر دیتے۔ اور اگر قرآن مجید سے مسئلہ کا حل نہ ملتا اور اس مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ معلوم ہو جاتا تو اس کے مطابق فیصلہ فرما دیتے۔ اور اگر ان دونوں کے نہ ملنے کی وجہ سے فتویٰ میں رکاوٹ ہوتی تھی۔ تو نکل کر لوگوں سے پوچھتے تھے اور کہتے تھے: ”میرے پاس فلاں فلاں مسئلہ آیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہو؟ پس بعض اوقات ان کے پاس بہت سے آدمی جمع ہو جاتے تھے اور سبھی اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی فیصلہ ذکر کرتے۔ تو ابو بکر کہتے تھے: ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے ہم میں ایسے آدمی پیدا کیے جو ہمارے نبی ﷺ کی حدیث یاد رکھتے ہیں اگر آپ ﷺ کی حدیث نہ پانے کی وجہ سے فتویٰ میں رکاوٹ ہوتی تھی تو بڑے لوگوں اور بزرگوں کو جمع کر کے ان سے مشورہ کرتے تھے اور جب کسی بات پر ان کی رائے متفق ہو جاتی تھی۔ تو اسی پر فیصلہ کرتے تھے۔“

حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ الْحُصْمُ نَظَرَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدَ فِيهِ مَا يَقْضِي بَيْنَهُمْ قَضَى بِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْكِتَابِ وَعَلِمَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ الْأَمْرِ سُنَّةً قَضَى بِهِ فَإِنْ أَعْيَاهُ خَرَجَ فَسَأَلَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَنَا بِي كَذًا وَكَذَا فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي ذَلِكَ بِقَضَاءٍ فَرُبَّمَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّفَرُ كُلُّهُمْ يَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِ قَضَاءٌ فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِينَا مَنْ يَحْفَظُ عَلَيَّ نَبِيًّا فَإِنْ أَعْيَاهُ أَنْ يَجِدَ فِيهِ سُنَّةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ رُؤُوسَ النَّاسِ وَخَبَرَ هُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَإِذَا اجْتَمَعَ رَأَيْتُهُمْ عَلَى أَمْرِ قَضَى بِهِ. ①

164- أَخْبَرَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى وَعَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ.....

ابو سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری بیوی کے ذمہ مسجد حرام میں

عَنْ أَبِي سَهِيلٍ قَالَ كَانَ عَلَيَّ امْرَأَتِي

① ”اسنادہ منقطع“ میمون بن مہران نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ السنن الکبریٰ آداب القاضی، باب ما يقضي به

تین دن (نذر) کا اعتکاف تھا۔ میں نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور ان کے پاس ابن شہاب تھے۔ میں نے کہا: اس پر روزے بھی ہیں؟“ ابن شہاب نے کہا: ”روزوں کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔“ ان سے عمر بن عبدالعزیز نے پوچھا: ”کیا یہ نبی ﷺ سے منقول ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ انھوں نے پوچھا: ابوبکرؓ سے منقول ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں! انھوں نے کہا: کیا عمرؓ سے ثابت ہے۔ انھوں نے کہا: نہیں۔“ انھوں نے پوچھا: کیا عثمانؓ سے منقول ہے؟ انھوں نے کہا: ”نہیں۔“ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: ”میرا خیال ہے اس پر روزے نہیں ہیں۔“ میں باہر نکلا اور طاؤس اور عطاء بن ابی رباح کو پایا تو میں نے ان سے پوچھا تو طاؤس نے کہا: ”ابن عباسؓ کی رائے تھی کہ اس پر روزے نہیں ہیں مگر یہ کہ وہ خود اپنے ذمہ لے لے۔“ ابوسہل کہتے ہیں، عطاء نے کہا: ”میری بھی یہی رائے ہے۔“

اعْتِكَافٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلْتُ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعِنْدَهُ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ قُلْتُ عَلَيْهَا صِيَامٌ؟ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا يَكُونُ اعْتِكَافٌ إِلَّا بِصِيَامٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ لَا قَالَ فَعَنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ لَا قَالَ فَعَنِ عُمَرَ قَالَ لَا قَالَ فَعَنِ عُثْمَانَ قَالَ لَا قَالَ عُمَرُ مَا أَرَى عَلَيْهَا صِيَامًا فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ طَاوُسًا وَعَطَاءَ ابْنَ أَبِي رِبَاحٍ فَسَأَلْتُهُمَا فَقَالَ طَاوُسٌ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى عَلَيْهَا صِيَامًا إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهَا قَالَ وَقَالَ عَطَاءٌ ذَلِكَ رَأْيِي. ①

165- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ.....

ابونضرہ کہتے ہیں کہ ابوسلمہ بصرہ میں آئے تو میں اور حسن ان کے پاس گئے۔ انہوں نے حسن سے کہا: ”تم ہی حسن ہو؟“ بصرہ والوں میں سے مجھے تم سے زیادہ کسی سے ملنے کی خواہش نہیں تھی۔ اور یہ اس وجہ سے کہ مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ تو اپنی رائے سے فتویٰ دیتا ہے۔ پس تم رسول اللہ ﷺ کی سنت یا اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے علاوہ اپنی رائے سے فتویٰ بیان نہ کیا کرو۔“

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو سَلَمَةَ الْبَصْرَةَ أَتَيْتُهُ أَنَا وَالْحَسَنُ فَقَالَ لِلْحَسَنِ أَنْتَ الْحَسَنُ مَا كَانَ أَحَدٌ بِالْبَصْرَةِ أَحَبَّ إِلَيَّ لِقَاءِ مِنْكَ وَذَلِكَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَفْتِي بِرَأْيِكَ فَلَا تُفْتِ بِرَأْيِكَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ سُنَّةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

① ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 87/3، معرفة السنن والآثار 395/6، مصنف عبدالرزاق 353/4۔

أَوْ كِتَابٌ مُنْزَلٌ. ❶

**فوائد:** ..... حسن بصری رضی اللہ عنہ کہا کرتا بعین میں سے ہیں اور یہ عظیم محدث بھی ہیں۔ لیکن دلائل یاد نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی مسئلے میں شرعی دلیل سے عدم واقفیت کی بنا پر سوال کو لوٹانے کی بجائے اپنی رائے سے جلد فتویٰ دے دینا یہ قابل مذمت ہے جس سے ابوسلمہ روک رہے ہیں۔

166۔ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُقَبَةَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ.....

جابر بن زید کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے طواف کے دوران ملے تو انہوں نے اسے کہا: ”اے ابو شعبا! تو بصرہ کے عاملوں سے ہے، تو فیصلہ کرنے قرآن یا نافذ ہونے والی سنت کے ساتھ فتویٰ بیان کر۔ کیونکہ اگر تو اس کے علاوہ کرے گا تو خود بھی ہلاک ہوگا اور لوگوں کو بھی ہلاک کرے گا۔“

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَقِيَهُ فِي الطَّوَافِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا الشَّعْبَاءِ إِنَّكَ مِنْ فُقَهَاءِ الْبَصْرَةِ فَلَا تُفْتِ إِلَّا بِقُرْآنٍ نَاطِقٍ أَوْ سُنَّةٍ مَاضِيَةٍ فَإِنَّكَ إِنِ فَعَلْتَ غَيْرَ ذَلِكَ هَلَكَتْ وَأَهْلُكَتْ. ❷

167۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ حُرَيْثِ ابْنِ ظَهْرٍ.....

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم پر ایسا زمانہ آیا ہے کہ ہم فیصلہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اس لائق تھے۔ اب اللہ نے ایسے حالات مقرر کر دیئے ہیں جو کہ تم دیکھ رہے ہو پس جس کسی کو آج کے بعد کوئی فیصلہ کرنا پڑے تو وہ اللہ عزوجل کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کرے اور اگر اس کے پاس ایسا مسئلہ آئے، جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو، تو چاہئے کہ وہ اس سے فیصلہ کرے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ہو۔ اور اگر اس کے پاس ایسا مسئلہ آئے جو نہ اللہ کی کتاب

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ لَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ قَدَّرَ مِنَ الْأَمْرِ أَنْ قَدْ بَلَّغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيُقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ جَاءَهُ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلْيُقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَإِنْ جَاءَهُ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

❶ ”اسنادہ صحیح“ الفقیہ والمتفقہ رقم: 1070

❷ ”اسنادہ حسن“ حلیۃ الاولیاء 86/3 الفقیہ والمتفقہ 183/1، مفتاح الحنۃ للسیوطی ص: 36۔

میں ہو اور نہ ہی اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہو تو اسے اس کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہئے جس کے ساتھ نیک لوگوں نے فیصلہ کیا ہو۔ اور اس طرح نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں اور میری رائے ہے۔ کیونکہ حرام ظاہر ہو گیا ہے اور حلال ظاہر ہو گیا ہے اور اس کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جو چیز تمہیں شبہ میں ڈالتی ہے، اسے چھوڑ کر اس چیز کو اختیار کرو جو تمہیں شبہ میں نہ ڈالے۔“

وَلَمْ يَقْضِ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ وَلَا يَقُلْ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أُرَى فَإِنَّ الْحَرَامَ بَيْنَ وَالْحَلَالَ بَيْنَ وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا يَرِيكَ. ①

**فوائد:** ..... قرآن و سنت سے مسئلہ نہ ملنے کی صورت میں صالحین کے اقوال و آراء کے مطابق جواب دیا جائے گا۔ ہاں صالحین کی آراء و اقوال نہ ملتے ہوں تو بندہ اپنے اجتہاد اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ مطلق آراء کو برا نہیں سمجھا گیا۔ جیسا کہ صالحین کے فیصلے ظاہر ہے ان کی آراء پر مشتمل ہوں گے تو متاخرین بھی ان کی طرح اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔ ہاں یہ بات قابل ملاحظہ ہے کہ قرآن و سنت کے بعد بندہ سلف کو چھوڑ کر خود فیصلے صادر کرنے لگے لہذا اسی کی شناخت بیان کی گئی ہے۔

168- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ.....

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرِيدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ فَكَانَ فِي الْقُرْآنِ أَخْبَرَهُ بِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْقُرْآنِ وَكَانَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ قَالَ فِيهِ بَرَأَيْهِ. ②

عبداللہ بن ابی یزید کہتے ہیں: ”جب ابن عباسؓ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تھا اگر قرآن میں ہوتا تو بتا دیتے تھے۔ اگر قرآن میں نہ ہوتا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہوتا تھا تو وہ بتا دیتے اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو ابو بکر اور عمرؓ سے نقل کرتے تھے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو اپنی رائے سے کہتے تھے۔“

**فوائد:** ..... اس سے پچھلی حدیث کی تشریح کی تاکید ہو جاتی ہے۔

169- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

① ”اسنادہ جید“ سنن النسائی، آداب القضاة، باب الحكم باتفاق اهل العلم، حدیث: 5399 امام نسائی رحمه الله اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ”هذا الحديث حديثٌ جیدٌ جیدٌ۔“

② ”اسنادہ صحیح“ مستدرک حاکم، کتاب العلم باب الناس كانوا لا يكذبون في عهد النبي حدیث: 450۔

شرح بیان کرتے ہیں ”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس لکھ کر بھیجا کہ اگر تمہارے پاس کوئی ایسا واقعہ آئے جو قرآن میں ہو تو اسی پر فیصلہ کرو اور لوگوں کی وجہ سے اسے نہ چھوڑو۔ اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو۔ اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ہو تو دیکھو جس پر لوگوں نے اتفاق کیا ہو اسے لے لو۔ اور اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے۔ جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو، اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ہو اور نہ ہی اس کے متعلق کسی نے تم سے پہلے کوئی بات کی ہو، تو پھر دو کاموں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔ اگر چاہو کہ اپنی رائے سے کوشش کر کے آگے بڑھو تو آگے بڑھ جاؤ۔ اور اگر پیچھے رہنا چاہو تو پیچھے رہو۔ اور میرے خیال میں پیچھے رہنا ہی تمہارے لئے بہتر ہوگا۔“

عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَيْهِ إِنْ جَاءَكَ شَيْءٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَأَقْضِ بِهِ وَلَا تَلْفُتْكَ عَنْهُ الرَّجَالُ فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَانظُرْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقْضِ بِهَا فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانظُرْ مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَخُذْ بِهِ فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ أَحَدٌ قَبْلَكَ فَاخْتَرِ أَى الْأَمْرَيْنِ شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْتَهِدَ بِرَأْيِكَ ثُمَّ تَقَدِّمَ فَتَقَدِّمُ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأَخَّرَ فَتَأَخَّرْ وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ ۝

**فوائد:** ..... معلوم ہوا اظہار رائے سے اگر چنانچہ ممکن ہو تو اسی کو اپنایا جائے گا۔ لیکن افسوس! آج

حضرت صاحب کا سارا علم رائے کے ارد گرد گھومتا ہے۔

170- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَخِي الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ نَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ .....  
عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ كَيْفَ تَقْضِي قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ

معاذ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں جب یمن کی طرف بھیجا۔ تو فرمایا: ”اگر تمہیں کوئی مسئلہ پیش آئے تو کیسے فیصلہ کرو گے؟“ معاذ نے کہا: ”میں اللہ کی کتاب سے فیصلہ

① ”اسنادہ جید“ سنن النسائي، آداب القضاة، باب الحكم باتفاق اهل العلم حديث: 5401، سنن الكبرى كتاب آداب

القاضي، باب ما يقضى به القاضي 115/10-

کروں گا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہوا تو؟“ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت سے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت میں نہ ہوا؟“ معاذ نے کہا: ”میں اپنی رائے سے کوشش کروں گا اور کمی نہیں کروں گا۔“ راوی کہتا ہے: ”رسول اللہ ﷺ نے معاذ کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ”اللہ کا شکر ہے، جس نے اپنے بھیجے ہوئے رسول کے اہلچی کو اس بات کی توفیق دی جس سے اس کا رسول خوش ہوا۔“

اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا أَلُو قَالَ فَضْرَبَ صَدْرَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ لِمَا يَرْضَى رَسُولُ اللَّهِ. ❶

**فوائد:**..... مسائل اخذ کرنے میں قرآن وحدیث اساس ہیں۔ اور حجت ہونے میں بھی یہ مساوی ہیں۔ لہذا حجت پکڑتے وقت پہلے ان دونوں کو دیکھا جائے گا۔ ان کے بعد اجماع اور پھر قیاس کو دیکھا جائے گا۔ جمہور فقہاء مندرجہ بالا حدیث کی بنا پر قرآن وحدیث میں بھی ترتیب کے قائل ہیں جب کہ یہ مسئلہ مرفوعاً ثابت نہیں۔ البتہ موقوفاً صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال اس پر دال ہیں۔ جیسا کہ آئندہ اثر بھی اس پر شاہد ہے۔ بہر حال حدیث کا قرآن کے لیے ناخ ہونا جیسا کہ ﴿لَا وَصِيَّةَ لِبَنَاتٍ﴾ کا (سورۃ بقرہ: 180) میں وصیت کے حکم کو منسوخ کر دینا اور قرآن کے عام کو خاص کر دینا۔ مثلاً قرآن میں حرام چیزوں میں گدھے کا ذکر نہیں جبکہ حدیث نے اسے بیان کر دیا۔ ان والاکل سے جہاں سنت کی قوت کا اندازہ ہوتا ہے وہیں ان کے درجے کی برابری کا بھی پتہ لگتا ہے۔ لہذا حجت کے اعتبار اور ترتیب کے لحاظ سے یہ ایک درجے میں ہوں گے۔

171- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمِيرٍ.....

عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظَهْمِرٍ قَالَ أَحْسَبُهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَمَا نُسْأَلُ وَمَا نَحْنُ هُنَاكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَدَّرَ أَنْ بَلَّغْتُ مَا تَرَوْنَ فَإِذَا سُنِّلْتُمْ عَنْ

حریث بن ظہیر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود نے کہا: ہم پر ایسا وقت آیا کہ نہ ہم سے پوچھا جاتا تھا اور نہ ہم اس لائق تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے کہ ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو جب تم سے کوئی بات

❶ ”اسنادہ ضعیف منقطع“ سنن ابی داود کتاب القضاء باب اجتهاد الرأی فی القضاء حدیث 3592، جامع الترمذی، کتاب الاحکام، باب ماجاء فی الفاضی کیف یفزی حدیث: 1238، مصنف ابن ابی شیبہ 117/10 حدیث





## دَخَلَنِي مِنْهُ شَكٌّ ❶

175- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ.....

عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ  
لِابْنِ مَسْعُودٍ أَلَمْ أَنْبَأُ أَوْ أَنْبَيْتُ أَنَّكَ  
تُفْتَى وَلَسْتَ بِأَمِيرٍ وَلِ حَارَاهَا مَنْ  
تَوَلَّى قَارَاهَا. ❷

ابن عون محمد سے بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: ”ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم فتوے دیتے ہو، حالانکہ تم امیر نہیں ہو۔ جو شخص فتویٰ کے نفع کا مالک ہو تو اسی کو اس کے نقصان کا مالک کر دو۔“

**فوائد:** ..... مفتی کے لیے امیر ہونا ضروری نہیں۔ حدیث اپنے ضعف کی بنا پر حجت نہیں۔

[21] ..... باب يُفْتَى النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يُسْتَفْتَى

لوگوں کو ہر قسم کے مسائل میں فتویٰ دینے کا بیان

176- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.....

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ الَّذِي يُفْتَى  
النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يُسْتَفْتَى لَمَجْنُونٌ. ❸

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو لوگوں کو ہر مسئلہ میں فتویٰ دے وہ دیوانہ ہے۔

**فوائد:** ..... کسی بندے کا سبھی علوم سے واقف ہونا ممکن نہیں۔ لہذا کوئی بندہ ہر کسی کو رطب و یابس

سبھی کچھ بتاتا جائے تو یہ اس کی دیوانگی کی علامت ہے۔

177- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ إِنَّمَا يُفْتَى النَّاسَ ثَلَاثَةً  
رَجُلٌ إِمَامٌ أَوْ وَالٍ وَرَجُلٌ يَعْلَمُ نَاسِخَ  
الْقُرْآنِ مِنَ الْمُنْسُوخِ قَالُوا يَا حَدِيثُهُ  
وَمَنْ ذَاكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ  
أَحْمَقٌ مُتَكَلِّفٌ. ❹

حدیثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں میں سے تین آدمی فتویٰ دے سکتے ہیں۔ پیشوا، یا والی اور وہ آدمی جو قرآن کی ناسخ، منسوخ آیات کو جانتا ہے۔ انہوں نے کہا: ”ابو حدیثہ رضی اللہ عنہ! وہ کون ہے؟ حدیثہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یا تکلف کرنے والا بے وقوف۔“

❶ ”اسنادہ منقطع“ امام محمد بن مہران الأعمش الکوفی نے ابن مسعود سے نہیں سنا، کتاب السنة رقم: 80 الابانة، 330/1 329-

❷ ”اسنادہ ضعیف“ نیز محمد بن سیرین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ جامع بیان العلم وفضله رقم: 2064-

❸ ”اسنادہ صحیح“ الفقیہ والمتفقہ رقم: 1194۔ الابانة 418/1 رقم: 326-

❹ ”اسنادہ ضعیف منقطع“ امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ نے حدیثہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا، جامع بیان العلم رقم: 2214 الفقیہ

**فوائد:** ..... مفتی کے لیے ناخ و منسوخ کا معلوم ہونا ضروری ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے اس علم سے ناواقف مفتی کسی آیت یا حدیث کی بنا پر فتویٰ دے رہا ہو حالانکہ وہ منسوخ ہو چکی ہو۔

178- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ حُدَيْفَةُ  
إِنَّمَا يُفْتَى النَّاسَ أَحَدٌ ثَلَاثَةَ رَجُلٍ عِلْمٌ  
نَاسِخِ الْقُرْآنِ مِنْ مَنْسُوجِهِ قَالُوا وَمَنْ  
ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ  
وَأَمِيرٌ لَا يَجِدُ بَدًّا أَوْ أَحْمَقٌ مُتَكَلِّفٌ  
ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ فَلَسْتُ بِوَاحِدٍ مِنْ  
هَذَيْنِ وَأَرْجُو أَنْ لَا أَكُونَ الْثَالِثَ. ❶

ابوعبیدہ بن حذیفہ کہتے ہیں کہ حذیفہ نے کہا: ”صرف تین آدمیوں میں سے کوئی ایک لوگوں کو فتویٰ دے سکتا ہے۔ ایک وہ آدمی جو قرآن کی ناخ و منسوخ آیات کو جانتا ہو۔“ انہوں نے کہا: ”وہ کون ہے؟“ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب، اور ایسا امیر جسے (فتویٰ کے بغیر) کوئی چارہ نہ ہو۔ یا تکلف کرنے والا بے وقوف۔“ پھر محمد نے کہا: ”میں ان (پہلے) دونوں میں ایک بھی نہیں ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں تیسرا بھی نہیں ہوں گا۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا بلاوجہ فتویٰ بازی سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ دو قسم کے بندے تو فتویٰ دینے کے اہل ہیں جب کہ تیسرا عدم علم کی بنا پر حدیث ”فَضِّلُوا وَأَصْلُوا“ (گمراہ ہوا اور گمراہ کیا) کی وعید کا مرتکب ہو سکتا ہے۔

179- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ.....

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ الْعَالِمَ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ ﴿ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴾ (ص: ۸۶) ❷

مسروق بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جو علم جانتا ہے اسے بتادینا چاہئے۔ اور جو نہ جانتا ہو وہ اس کے متعلق کہہ دے کہ ”اللہ ہی جانتا ہے۔“ اور انھوں نے کہا: ”عالم سے جب اس چیز کے متعلق سوال کیا جائے جو وہ نہیں جانتا تو وہ کہے: اللہ عزوجل ہی جانتا ہے۔“ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: ”کہہ دیجئے میں تم سے دین کی تبلیغ پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں سے ہوں۔“ (ص: ۸۶)

❶ ”اسنادہ حید“ ناسخ القرآن و منسوخہ ص: 134۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ مسند الموصلی رقم: 5145، صحیح ابن حبان رقم: 4764، مسند الحمیدی رقم: 116۔



تَقُولُونَ اللَّهُ أَعْلَمُ. ① جائے؟“ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”تم یوں کہو کہ اللہ ہی جانتا ہے۔“

184- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ عَزْرَةَ التَّمِيمِيَّةِ قَالَتْ قَالَ عَلِيُّ وَآبَرْدَهَا عَلَى الْكَبِدِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوا وَمَا ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أَنْ يُسْأَلَ الرَّجُلُ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَيَقُولُ اللَّهُ أَعْلَمُ. ②

عزرا تمیمی کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا ہی کلیجے کو ٹھنڈا کرنے والی بات ہے۔ تین بار یہ فرمایا۔“ لوگوں نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! وہ کیا ہے؟“ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”آدمی سے جب کسی ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جس کو وہ نہیں جانتا تو وہ کہے: اللہ ہی جانتا ہے۔“

185- أَخْبَرَنَا فَرُوهُ بْنُ أَبِي الْمَعْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِي بِهَا فَلَمَّا أَذْبَرَ الرَّجُلُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ نَعَمْ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ سئلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِي بِهِ. ③

عروہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی آدمی نے کوئی مسئلہ پوچھا، انہوں نے کہا: ”مجھے اس کا علم نہیں۔“ جب وہ آدمی چلا گیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے: ”ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کتنی اچھی بات کی ہے! جس کے متعلق وہ نہیں جانتا تھا اس کے متعلق سوال کیا گیا تو اس نے کہا: ”مجھے اس کا علم نہیں۔“

186- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغْبِرَةَ ..... عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ((لَا أَدْرِي)) نِصْفُ الْعِلْمِ. ④

شعبی کہتے ہیں ”میں نہیں جانتا“ کہنا نصف علم ہے۔

**فوائد:** ..... واقعی اپنی جہالت سے واقف ہونا نصف علم ہے۔ جو اپنی جہالت سے آگاہ نہیں ہوتے وہی دین کی تباہی کا اور امت کی گمراہی کا باعث بنتے ہیں۔

① ”اسنادہ ضعیف“ رزین البولمان مجہول ہے، نیز امام دارمی اس اثر کو نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

② ”اسنادہ؟ المدخل رقم: 794، جامع بیان العلم وفضله 1569۔

③ ”اسنادہ صحیح“ الفقیہ والمتفقہ 172/2، جامع بیان العلم وفضله 1563۔

④ ”اسنادہ صحیح“ الفقیہ والمتفقہ 173/2۔

187- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ .....

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ يَسْأَلُهُ  
عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِي ثُمَّ التَفَتَ  
بَعْدَ أَنْ قَفَا الرَّجُلُ فَقَالَ نَعَمْ مَا قَالَ  
ابْنُ عُمَرَ سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَقَالَ لَا  
عِلْمَ لِي يَعْنِي ابْنُ عُمَرَ نَفْسَهُ. ❶

نافع کہتے ہیں کہ ایک آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آ کر کسی چیز کے متعلق پوچھنے لگا۔ انہوں نے کہا: ”مجھے علم نہیں۔“ پھر جب وہ آدمی چلا تو خود لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: ”ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کتنی اچھی بات کہی ہے کہ جب اس سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا جسے وہ نہیں جانتا تھا تو اس نے کہا: ”مجھے علم نہیں۔“ یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خود کلامی کی۔

188- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ .....

عَنْ مِغِيرَةَ قَالَ كَانَ عَامِرٌ إِذَا سُئِلَ عَنْ  
شَيْءٍ يَقُولُ لَا أَدْرِي فَإِنْ رَدُّوا عَلَيْهِ  
قَالَ إِنْ شِئْتَ كُنْتُ حَلَفْتُ لَكَ بِاللَّهِ  
إِنْ كَانَ لِي بِهِ عِلْمٌ. ❷

مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عامر رضی اللہ عنہ سے جب کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا تو وہ کہتے: ”میں نہیں جانتا“ اگر لوگ اس سے دوبارہ کہتے، تو عامر کہتے: ”اگر مجھے اس کا علم ہو تو میں تمہارے لئے اللہ کی قسم اٹھا سکتا ہوں اگر تم چاہو تو۔“

189- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ أُسَيْدٍ عَنْ أَشْعَثَ .....

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أَبَالِي سُئِلْتُ  
عَمَّا أَعْلَمُ أَوْ مَا لَا أَعْلَمُ لِأَنِّي إِذَا  
سُئِلْتُ عَمَّا أَعْلَمُ قُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَإِذَا  
سُئِلْتُ عَمَّا لَا أَعْلَمُ قُلْتُ لَا أَعْلَمُ. ❸

ابن سیرین کہتے ہیں کہ ”مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ مجھ سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے، جسے میں جانتا ہوں، یا نہ جانتا ہوں کیونکہ جب مجھ سے پوچھا جائے جو میں جانتا ہوں تو جتنا میں جانتا ہوتا ہوں بتا دیتا ہوں، اور جب مجھ سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جو میں نہ جانتا ہوں تو میں کہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا۔“

**فوائد:** ..... حقیقی اہل علم کی یہ شان ہے کہ جب ان سے ایسے مسائل کے بارہ پوچھا جائے جن کا انہیں علم نہ ہو تو لاعلمی کا اظہار کر دیتے ہیں اور ایسے مواقع کی انہیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ جب کہ جاہلوں کے لیے یہ عزت نفس کا مسئلہ ہوتا ہے اگرچہ اس کے بدلے جہنم ہی کیوں نہ خریدنی پڑے۔

190- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ أُسَيْدٍ .....

❶ ”اسنادہ حسن“ الفئیہ والسفئہ 172/2

❷ ”اسنادہ ضعیف“ الفقیہ والمتفقہ 174/2

❸ ”اسنادہ صحیح“ امام دارمی رضی اللہ عنہ اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ قَطُّ حَلَالٌ وَلَا حَرَامٌ إِنَّمَا كَانَ يَقُولُ كَانُوا يَكْرَهُونَ وَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ ①

اعمش کہتے ہیں: ”میں نے ابراہیم سے کبھی حلال اور حرام کا لفظ نہیں سنا، وہ صرف یہی کہتے تھے کہ لوگ برا سمجھتے تھے۔ اور وہ پسند کرتے تھے۔“

**فوائد:** ..... یہ کمال احتیاط کا ایک نمونہ ہے کہ کہیں حلال کے متعلق حرام، یا حرام کے متعلق حلال لفظ نکلنے سے عاقبت نہ برباد ہو جائے۔

[22]..... بَابُ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ وَمَا يَحْدُثُ فِيهِ

حالات کے بدلنے اور نئی باتیں پیدا ہونے کا بیان

191- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ.....

عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَيْسَتْكُمْ فِئْتَةٌ يَهْرُمُ فِيهَا الْكَبِيرُ وَيَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ وَيَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً فَإِذَا غَيَّرْتَ قَالُوا غَيَّرْتَ السَّنَةَ. قَالُوا: وَمَتَى ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ إِذَا كَثُرَتْ قُرَاؤُكُمْ وَقَلَّتْ فَفَقِّهَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ أَمْرَاؤُكُمْ وَقَلَّتْ أَمْنَاؤُكُمْ وَالتَّمِيسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْأَجْرَةِ ②

شقیق کہتے ہیں کہ عبد اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ایسا نکتہ پیدا ہوگا جس میں بڑے بوڑھے ہو جائیں گے اور بچے بڑے ہو جائیں گے اور فتنے کو لوگ سنت بنا لیں گے؟ جب وہ بدلا جائے گا لوگ کہیں گے سنت بدل دی گئی۔“ لوگوں نے کہا: ”اے عبد الرحمن! ایسا کب ہوگا؟“ انہوں نے کہا: ”جب پڑھنے والے زیادہ ہوں گے اور سمجھنے والے کم ہوں گے۔ اور تمہارے امراء زیادہ ہوں گے، تمہارے امین کم ہوں گے اور دین کے کام سے دنیا تلاش کی جائے گی۔“

**فوائد:** ..... آج بدعات اور اپنی خواہشات کا نام سنتیں رکھ دیا گیا ہے۔ چنانچہ ایسے لوگ خود کو اہل السنۃ والجماعۃ کہتے ہیں۔ نیز آج مدارس سے فارغ ہونے والے علما کی سند حاصل کرنے والے تو بہت زیادہ ہیں۔ لیکن دین کی حقیقی سمجھ و بوجھ رکھنے والے دین کو آخرت کے لیے پڑھنے والے انتہائی کم رہ گئے ہیں۔ اور

① ”اسنادہ صحیح“ امام دارمی رحمہ اللہ متفرد ہیں۔

② ”اسنادہ صحیح“ مستدرک حاکم، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر فتنۃ یہرم فیہا الکبیر، رقم 8617، مصنف ابن ابی

سیاستدان تو ہر طرف نظر آتے ہیں جب کہ امین کوئی نظر نہیں آتا۔ اور دوسری طرف دین کا کام کرنے سے پہلے ذاتی مفادات، وظیفہ و تنخواہ اور دیگر مراعات کو طے کیا جاتا اور ترجیحاً مد نظر رکھا جاتا ہے۔ اعاذنا اللہ منہم۔

192۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”تمہارا کیا حال ہو گا جب تم میں ایسا فتنہ پیدا ہو گا جس میں بڑے بوڑھے ہو جائیں گے اور بچے بڑے ہو جائیں گے؟ جب فتنہ کی کوئی چیز چھوڑ دی جائے گی تو لوگ کہیں گے سنت چھوڑ دی گئی؟“ لوگوں نے کہا: ”ایسا کب ہو گا؟“ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب تمہارے علماء جاتے رہیں گے اور جاہل زیادہ ہو جائیں گے۔ اور تمہارے پڑھنے والے زیادہ ہوں گے اور سمجھ دار کم ہوں گے، اور حاکم زیادہ ہوں گے اور دیانتدار کم ہوں گے۔ اور دین کے کاموں سے دنیا تلاش کی جائے گی۔ اور دین کے علاوہ (دنیا کے لئے) علم حاصل کیا جائے گا۔“

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَبَسْتُمْ فِتْنَةً يَهْرُمُ فِيهَا الْكَبِيرُ وَيَرْتَبُو فِيهَا الصَّغِيرُ إِذَا تَرَكْتَ مِنْهَا شَيْءٌ قِيلَ تَرَكْتَ السُّنَّةَ قَالُوا وَمَتَى ذَلِكَ قَالَ إِذَا ذَهَبَتْ عُلَمَاءُكُمْ وَكَثُرَتْ جُهَلَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ قُرَاؤُكُمْ وَقَلَّتْ فُقَهَاءُكُمْ وَكَثُرَتْ أُمَرَاؤُكُمْ وَقَلَّتْ أَمَنَّاؤُكُمْ وَالْتَمَسَتْ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الآخِرَةِ وَتَفَقَّهَ لِغَيْرِ الدِّينِ. ❶

**فوائد:** ..... آج ہر طرف پھیلے ہوئے تعلیمی اداروں میں دین کے علاوہ دنیا کے لیے علم حاصل کرنے کا رواج عام ہے حتیٰ کہ دین کے لیے قائم مدارس میں پڑھنے والے بھی زیادہ تر حصولِ دنیا ہی کو مد نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ایم اے عربی یا اسلامیات کرنے والوں کے مد نظر بھی لیکچرار شپ اور دنیاوی آسودگی و آسائش ہی ہوتی ہے۔ الا ماشاء اللہ..... العیاذ باللہ

193۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ.....

اوزاعی کہتے ہیں: ”کہ مجھے خبر دی گئی کہ عبادت سے خالی علماء پر افسوس کیا جاتا تھا۔ اور شبہات کے ساتھ حرام چیزوں کو حلال کرنے والوں پر افسوس کیا جاتا تھا۔“

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أُبَيْتُ أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ وَيْلٌ لِّلْمُتَّفَقِينَ لِغَيْرِ الْعِبَادَةِ وَالْمُسْتَحْلِينَ لِلْحُرْمَاتِ بِالشُّبُهَاتِ. ❷

194۔ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ سُهَيْلٍ مَوْلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ

❶ اسنادہ ضعیف والحديث صحيح“ كتاب البدع، ابن وجاح ص: 89۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ اقتضاء العلم العمل خطیب بغدادی ص: 78 رقم: 119، شعب الايمان رقم: 1925: 1924۔

السَّعْبِيِّ .....

مسروق کہتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جو زمانہ آئے گا وہ پہلے سے برا ہی ہوگا۔ خبردار! میری یہ مراد نہیں ہے کہ ایک سال دوسرے سال سے زیادہ سرسبز و شاداب ہوگا نہ امیر، امیر سے بہتر ہوگا۔ بلکہ تمہارے علماء اور فقہاء اور صلحاء جاتے رہیں گے۔ پھر ان کا نائب تم کسی کو نہ پاؤ گے پھر ایک قوم آئے گی جو دینی معاملات میں اپنی قیاس آرائیاں کریں گی۔“

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ عَامٌ إِلَّا وَهُوَ شَرٌّ مِنَ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ أَمَا إِنِّي لَسْتُ أُغْنِي عَامًا أَحْصَبَ مِنْ عَامٍ وَلَا أَمِيرًا خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَلَكِنْ عَلِمَاؤُكُمْ وَخِيَارُكُمْ وَفُقَهَاؤُكُمْ يَذْهَبُونَ ثُمَّ لَا تَجِدُونَ مِنْهُمْ خَلْفًا وَيَجِيءُ قَوْمٌ يَقِيمُونَ الْأُمُورَ بِرَأْيِهِمْ. ①

195- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ أَبِي

هِنْدٍ .....

ابن سیرین رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں کہ ”سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا تھا اور سورج اور چاند کی پوجا قیاس ہی کی بنا پر کی گئی۔“

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ وَمَا عَدَّتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ إِلَّا بِالْمَقَاسِ. ②

**فوائد:**..... سب سے پہلا قیاس کرنے والا شیطان تھا۔ قیاس کہتے ہیں دو چیزوں میں ایک علت ہو تو دوسری کو پہلی اصل چیز کے ساتھ ملا دینا۔ چنانچہ شیطان نے کہا کہ میں آگ سے پیدا ہوا ہوں۔ جبکہ آدم مٹی سے۔ تو آگ مٹی سے صفائی وغیرہ میں اعلیٰ ہے تو اعلیٰ چیز ہی حاکم و معبود ہوتی ہے۔ لہذا اعلیٰ، ادنیٰ کے آگے نہیں جھک سکتا۔ سو اس شیطانی فعل قیاس کا پہلا فاعل شیطان تھا۔

196- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ شَوَدْبٍ .....

مطر کہتے ہیں کہ حسن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے یہ آیت پڑھی: ”تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے کچھڑ سے پیدا کیا۔“ (الاعراف: ۱۴)

عَنْ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ قَالَ

① ”اسنادہ ضعیف“ الفقیہ والمتفقہ 182/1، جامع بیان العلم وفضله رقم 2007۔

② ”اسنادہ جید“ جامع بیان العلم، رقم 1675، تفسیر طبری 131/8، الاحکام ابن حزم 1381، الفقیہ والمتفقہ،



قَاسٌ إِبْلِيسُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ قَاسَ. ❶ اور ابلیس نے قیاس کیا تھا اور وہی پہلا قیاس کرنے والا تھا۔“

197- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ .....

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي شَعْبِيٌّ وَاللَّهِ كَيْفَ هِيَ هِيَ كَمَا مَسْرُوقٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ”میں قیاس کرنے سے خوف کھاتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ میرا قدم نہ پھسل جائے۔“

198- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ .....

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ وَاللَّهِ لِنِئْنُ أَخَذْتُمْ بِالْمَقَائِسِ لِتَحْرِمَنَّ الْحَلَالَ وَتَسْجِلَنَّ الْحَرَامَ. ❷ اسماعیل کہتے ہیں کہ شعبی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اللہ کی قسم! اگر تم قیاس کو اختیار کرو گے تو تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے لگو گے۔“

**فوائد:** ..... جمہور فقہاء کی ترتیب کے مطابق قیاس دینی ماخذ میں سے اگرچہ چوتھے نمبر پر آتا ہے۔

لیکن قرآن و سنت اور اجماع کے مقابلے میں یہ انتہائی حساس ہے۔ کہ ذرا سی اندازے کی غلطی دینی حکم کی تبدیلی کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ لہذا اس میدان کو تبحر علماء کے لیے رہنے دینا چاہیے۔

199- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا أَبِي .....

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَامِرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا أَبْغَضَ إِلَيَّ أُرَأَيْتَ أُرَأَيْتَ يَسْأَلُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فَيَقُولُ أُرَأَيْتَ وَكَانَ لَا يَقَابِسُ. ❸ اسماعیل کہتے ہیں کہ عامر کہتے تھے: یہ کہنا مجھے سب سے زیادہ ناپسند ہے کہ ”تیری کیا رائے ہے؟“ آدمی اپنے ساتھی سے سوال کرتا ہے تو کہتا ہے ”تیری کیا رائے ہے؟“ اور عامر قیاس کیا نہیں کرتے تھے۔

200- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ .....

عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ نَهَانِي أَبُو وَائِلٍ أَنَّ أَجَالِسَ أَصْحَابِ ((أُرَأَيْتَ.)) ❹ زبیر بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو وائل نے ”تیری کیا رائے ہے“ کے قائل لوگوں کے پاس بیٹھنے سے منع کیا (یعنی اہل رائے سے اجتناب کی وصیت کی)۔

❶ ”اسنادہ ضعیف“ جامع بیان العلم وفضله، رقم، 1674 تفسیر طبری 131/8۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ النقیہ و المتنفقہ رقم: 489 جامع بیان العلم وفضله رقم: 1679۔

❸ ”اسنادہ صحیح“ النقیہ و المتنفقہ 183/1۔

❹ ”اثر صحیح“ الابانۃ 517/2، رقم: 605، جامع بیان العلم، رقم: 2095۔

❺ ”اسنادہ صحیح“ الابانۃ 451/2، رقم: 416 جامع بیان العلم، رقم: 2094۔

201- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ .....

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَوْ أَنَّ  
هُؤُلَاءِ كَانُوا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ  
لَنَزَلَتْ عَامَّةُ الْقُرْآنِ يَسْأَلُونَكَ  
يَسْأَلُونَكَ. ❶

اسماعیل کہتے ہیں کہ شعبی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اگر یہ (اہل رائے) لوگ نبی ﷺ کے زمانہ میں ہوتے تو سارا قرآن اسی طرح نازل ہوتا کہ ”لوگ تم سے پوچھتے ہیں..... لوگ تم سے سوال کرتے ہیں.....“

**فوائد:** ..... قرآن میں ﴿يسألونك﴾ کا لفظ 15 مرتبہ آتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کی 23 سالہ زندگی میں آپ ﷺ سے تقریباً 15 سوال ایسے ہوئے جن کا جواب قرآن میں دینا پڑا۔ ویسے اگر کوئی حکم واضح نہ ہوتا تو بھی آپ ﷺ سے دریافت کیا جاتا تھا۔ لیکن شریعت کے نامکمل ہونے کے دور میں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم نے ((سمعنا واطعنا)) کو ہی زندگی کا اوڑھنا و بچھونا بنائے رکھا۔ دین کے متعلق نئے نئے پیدا ہونے والے سوالات بہت کم تھے۔ اصل میں سوالوں کی کثرت یہ بے عمل لوگوں کی نشانی ہوتی ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے لوگ کرتے تھے۔

202- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ طَلْحَةَ عَنْ مَيْمُونٍ .....

أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ لِي إِبرَاهِيمُ يَا أَبَا  
حَمْزَةَ وَاللَّهِ لَقَدْ تَكَلَّمْتُ وَكَلَّمْتُ وَكَلَّمْتُ  
بُدَا مَا تَكَلَّمْتُ وَإِنَّ زَمَانًا أَكُونُ فِيهِ  
فَقِيهَ أَهْلِ الْكُوفَةِ زَمَانٌ سَوْءٌ. ❶

ابوحزہ کہتے ہیں کہ مجھے ابراہیم رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے ابوحزہ! اللہ کی قسم میں نے کلام کیا (یعنی رائے کو اختیار کیا) اگر میں خلاصی پاتا تو کبھی کلام نہ کرتا۔ اور وہ زمانہ جس میں میں کوفہ والوں کا عالم ہوا کرتا تھا وہ (میرا) برا زمانہ ہے۔“

203- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ .....

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَاكَ  
وَالْمَكَايِلَةَ يُعْنَى فِي الْكَلَامِ. ❶

مجاہد کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”بدلہ دینے (مجادلہ) سے بچو یعنی باتوں کا جواب دینے سے۔“

204- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَدَلِيُّ .....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ شَهِدْتُ شُرَيْحًا وَجَاءَهُ  
شُعْبِيُّ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں شرح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور

❶ ”اسنادہ صحیح“ روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ کتاب الکنی، دولابی، 158/1، حلیۃ الاولیاء، 223/4۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ کتاب العلم، ابوخیثمہ، رقم: 65، لفقیہ و المتفقہ، 182/1، الاحکام، امام ابن حزم، 1287/7۔

ان کے پاس ”مراد“ قبیلہ سے ایک آدمی آیا، اس نے کہا: ”اے ابو امیہ! انگلیوں کی دیت کیا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”دس، دس اونٹ۔“ اس نے کہا: ”سبحان اللہ! کیا یہ دونوں برابر ہیں؟“ اس نے چھنگلی اور انگوٹھے کو اکٹھا کر کے اشارہ کیا۔ شریح نے کہا: ”سبحان اللہ! کیا تیرے ہاتھ اور کان برابر ہیں؟“ کان کو بال اور ٹوپی اور پگڑی ڈھانپ لیتی ہے، اس میں نصف دیت ہو اور ہاتھ میں بھی نصف دیت ہے؟ تجھ پر افسوس ہے تم پر تمہارے قیاس سے پہلے سنت گذر چکی ہے۔ سنت کی پیروی کر اور بدعت مت نکال! جب تک تو حدیث کو اختیار کرے گا ہرگز گمراہ نہیں ہوگا۔“ ابو بکر کہتے ہیں کہ مجھے شعیب رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے ہذلی! اگر تمہارا احنف (عقلند آدمی) اور جھولے میں یہ بچہ قتل کیا جائے تو کیا ان کی دیت برابر ہوگی؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”پھر قیاس کہاں گیا؟“

رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ فَقَالَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ مَا دِيَّةُ الْأَصَابِعِ قَالَ عَشْرٌ عَشْرٌ. قَالَ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ أَسَوَاءَ هَاتَانِ؟ جَمَعَ بَيْنَ الْخَنَصِرِ وَالْإِنْهَامِ. فَقَالَ شَرِيحٌ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ أَسَوَاءَ أَذُنُكَ وَيَدُكَ؟ فَإِنَّ الْأُذُنَ يُورِئُهَا الشَّعْرُ وَالْكَمَّةُ وَالْعِمَامَةُ فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ. وَيُحَلَكُ: إِنَّ السُّنَّةَ سَبَقَتْ قِيَاسَكُمْ فَاتَّبِعْ وَلَا تَتَّبِعْ فَإِنَّكَ لَنْ تَضِلَّ مَا أَخَذْتَ بِالْأَثَرِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لِي الشَّعْبِيُّ يَا هَذَلِيُّ لَوْ أَنَّ أَحْنَفَكُمْ قُتِلَ وَهَذَا الصَّبِيُّ فِي مَهْدِهِ أَمَّانٌ دِيَّتُهُمَا سَوَاءٌ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّنَ الْقِيَاسِ. ❶

**فوائد:** ..... دین کا ہر ایک کی عقل کے مطابق ہونا ضروری نہیں۔ البتہ ہر عقل کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین کے تابع ہو۔ حکم الہی یا ارشادِ رسول آجانے کے بعد عقلی گھوڑے دوڑانا یہ شیطان العین اور اس کے حواریوں کی بُری عادت، جبکہ مومن کی شان سر تسلیم خم کرنا ہوتا ہے جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دین قیاس کے مطابق ہوتا تو پاپوں کا پچلا حصہ نسبت اوپر والے کے مسح کے زیادہ موزوں تھا۔ (صحیح سنن ابوداؤد)

205- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ .....

معاذ بن جبل کہتے ہیں: ”قرآن لوگوں کے لئے کھول دیا جائے گا، حتیٰ کہ اسے عورت، بچہ اور آدمی پڑھے گا۔ پھر کوئی آدمی کہے گا: میں نے قرآن پڑھا، میری پیروی نہیں کی گئی۔“

قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَفْتَحُ الْقُرْآنَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَقْرَأَهُ الْمَرْأَةُ وَالصَّبِيُّ وَالرَّجُلُ فَيَقُولُ الرَّجُلُ قَدْ قَرَأْتُ

❶ ”اسنادہ ضعیف“ ابو بکر الہذلی متروک ہے، مصنف عبدالرزاق، رقم: 17703، جامع بیان العلم وفضله

اللہ کی قسم! میں اس کے ساتھ لوگوں میں کھڑا ہوں گا شاید میری پیروی کی جائے گی۔ پھر وہ اس کے ساتھ لوگوں میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کی پیروی نہیں کی جاتی۔“ پھر وہ کہتا ہے: ”میں نے قرآن پڑھا، میری پیروی نہیں کی گئی اس کے ساتھ میں لوگوں میں کھڑا تو بھی میری پیروی نہیں کی گئی۔ البتہ میں اپنے گھر میں مسجد بناؤں گا شاید کہ میری پیروی کی جائے گی۔ پھر وہ اپنے گھر میں مسجد بناتا ہے تو اس کی پیروی نہیں کی جاتی۔ تو وہ کہتا ہے: ”میں نے قرآن پڑھا۔ میری پیروی نہیں کی گئی۔ اور میں اس کے ساتھ لوگوں میں کھڑا ہوا تو میری پیروی نہیں کی گئی۔ اور میں نے اپنے گھر میں مسجد بنائی تو پھر بھی میری پیروی نہیں کی گئی۔ اب میں ان کے پاس ایسی بات (یعنی بدعت) لے کر آؤں گا جس کو وہ اللہ کی کتاب میں نہیں پائیں گے۔ اور نہ ہی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوگی۔ شاید کہ میری پیروی کی جائے۔“ معاؤ نے فرمایا: ”وہ شخص جو بات (یعنی بدعت) لے کر آئے اس سے بچو۔ کیونکہ وہ جو بات لائے گا وہ گمراہی ہوگی۔“

الْقُرْآنَ فَلَمْ أَتَّبِعْ وَاللَّهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِيهِمْ لَعَلِّي أَتَّبِعُ فَيَقُومُوا بِهِ فِيهِمْ فَلَا يُتَّبَعُ فَيَقُولُ قَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَلَمْ أَتَّبِعْ وَقَدْ قُمْتُ بِهِ فِيهِمْ فَلَمْ أَتَّبِعْ لَأُخْتَصِرَنَّ فِي بَيْتِي مَسْجِدًا لَعَلِّي أَتَّبِعُ فَيُخْتَصِرُ فِي بَيْتِهِ مَسْجِدًا فَلَا يُتَّبَعُ فَيَقُولُ قَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَلَمْ أَتَّبِعْ وَقُمْتُ بِهِ فِيهِمْ فَلَمْ أَتَّبِعْ وَقَدْ اخْتَصَرْتُ فِي بَيْتِي مَسْجِدًا فَلَمْ أَتَّبِعْ وَاللَّهِ لَا لِيَنَّهُمْ بِحَدِيثٍ لَا يَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَسْمَعُوهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ لَعَلِّي أَتَّبِعُ قَالَ مُعَاذُ قِيَابَاكُمْ وَمَا جَاءَ بِهِ فَإِنِ مَا جَاءَ بِهِ ضَلَالَةٌ. ①

**فوائد:** ..... یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ غرامب کا متلاشی دین میں غلط باتوں کو رواج دینے کا باعث بنتا ہے۔ لہذا لوگوں کی راہنمائی معروف باتوں کے ذریعے ہی کرنی چاہیے۔ آج کل اکثر خطباء اپنے خطاب کو چکانے کے لیے نہ جانے کہاں کہاں سے من گھڑت واقعات ڈھونڈ لاتے ہیں اور بلکہ ہماری تحقیق کے مطابق کئی واعظین خود بہت بڑے وضاع (من گھڑت) ہوتے ہیں اور اس کے ذریعہ عوام میں اپنی دھاگ بٹھاتے ہیں۔

① "اسنادہ صحیح" سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب من دعا الی السنۃ حدیث: 4611، کتاب المعرفۃ والتاریخ 321/2، الابانۃ 308/1، رقم: 143، کتاب البدع، ابن وضاح، رقم: 59۔

[23].....بَاب فِي كَرَاهِيَةِ أَخْذِ الرَّأْيِ

رائے کو اختیار کرنے کی برائی کا بیان

206- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.....

هُوَ ابْنُ مِعْوَلٍ قَالَ: قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ مَا حَدَّثْتُكَ هُوَ لَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخُذْ بِهِ وَمَا قَالُوهُ بِرَأْيِهِمْ فَأَلْقَهُ فِي الْحُشِيِّ. ①

ابن مغول کہتے ہیں کہ مجھے شعبی نے کہا: ”جو بات یہ لوگ تمہیں رسول اللہ ﷺ سے نقل کر کے سنا سیں اسے لے لو اور جو اپنی رائے سے کہیں اسے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دو۔“

207- أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ.....

أَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يَقُولُ قَدْ رَضِيتُ مِنْ أَهْلِ زَمَانِي هُوَ لَا يَسْأَلُونِي وَلَا أَسْأَلُهُمْ إِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَرَأَيْتَ أَرَأَيْتَ. ②

رجاء بن ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ بن ابولبابہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اپنے زمانہ والوں سے اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ نہ وہ مجھے سے سوال کریں اور نہ میں ان سے سوال کروں۔ وہ صرف یہی کہنا جانتے ہیں: ”کہ تمہارا کیا خیال ہے، تمہارا کیا خیال ہے؟“

208- أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا خَطًّا ثُمَّ قَالَ هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ ثُمَّ خَطَّ خَطُّو طًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا: وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ. ③

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خط کھینچا، پھر فرمایا: ”یہ اللہ کا راستہ ہے۔“ پھر اس کے دائیں بائیں اور خط کھینچے، پھر فرمایا: ”یہ دیگر راستے ہیں، ان میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے، جو اپنی طرف بلاتا ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”بے شک یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو اور دیگر راستوں کی پیروی نہ کرو۔ ورنہ وہ تمہیں اس کے راستہ سے ہٹا دیں گے۔“ (انعام: ۱۵۳)

① "اسنادہ صحیح" الابانة 517/2، رقم: 607، الاحکام فی اصول الاحکام 1030/6، جامع بیان العلم رقم: 1066.

② "اسنادہ حسن" تاریخ ابی زرعہ رقم: 743.

③ "اسنادہ حسن" مسند احمد 565/435/1، شرح السنة 196/1 رقم: 97 کتاب السنة، مروزی رقم: 11، 12.

**فوائد:** ..... اس سے معلوم ہوا کہ صراطِ مستقیم صرف ایک ہی ہے، جو سیدھا اللہ کی طرف لے جاتا ہے۔ جس کے بارے وضاحت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ ہے جس پر میں اور میرے ساتھی ہیں (ترمذی، صحیح) اس سے معلوم ہوا قرآن و حدیث ہی دنیا و آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہیں۔

209- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ .....

عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿ وَلَا تَتَّبِعُوا السَّبِيلَ ﴾ (النعام: ۱۵۳) قَالَ الْبَدْعُ وَالشُّبُهَاتُ ۝  
210- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارِكِ أَنْبَأَنَا .....

عَمْرُو بْنُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَجْلِسُ عَلَى بَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَبِإِذَا خَرَجَ مَشِينَا مَعَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فَقَالَ أَخْرَجَ إِلَيْكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَعْدَ قُلْنَا لَا فَجَلَسَ مَعَنَا حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا إِلَيْهِ جَمِيعًا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ إِنْفًا أَمْرًا أَنْكَرْتُهُ وَلَمْ أَرَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَمَا هُوَ فَقَالَ إِنْ عَشْتَ فَسْتَرَاهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ قَوْمًا حَلَقًا جُلُوسًا يَنْتَظِرُونَ الصَّلَاةَ فِي كُلِّ حَلَقَةٍ رَجُلٌ وَفِي أَيْدِيهِمْ حَصَى فَيَقُولُ كَبُرُوا مِائَةً

مجاہد اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”اور راستوں کی پیروی نہ کرو“ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ بدعت اور شبہات کی پیروی چھوڑ دو۔

عمر بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے دروازے پر صبح کی نماز سے پہلے بیٹھتے تھے، جب آپ باہر آتے تو ہم آپ کے ساتھ مسجد کی طرف جاتے۔ ہمارے پاس ابو موسیٰ اشعری آئے تو انہوں نے کہا: ”ابو عبد الرحمن ابھی باہر نہیں آئے؟“ ہم نے کہا: ”نہیں۔“ پھر وہ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ گئے، حتیٰ کہ عبد اللہ بن مسعود باہر آئے۔ جب وہ باہر آئے تو ہم سب ان کی طرف کھڑے ہوئے، ان سے ابو موسیٰ اشعری نے کہا: ”اے ابو عبد الرحمن! میں نے مسجد میں ابھی ایک کام دیکھا ہے، وہ مجھے برا معلوم ہوا ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ میں نے بہتر ہی دیکھا ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا: ”وہ کیا ہے؟“ ابو موسیٰ نے کہا: ”اگر آپ زندہ رہے تو اسے دیکھ لیں گے۔“ ابو موسیٰ اشعری نے کہا: ”میں نے ایک جماعت کو حلقوں کی شکل میں مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ نماز کا انتظار کر رہے تھے۔ ہر حلقہ میں

① ”اسنادہ صحیح“ حلیۃ الاولیاء 293/3، الابانۃ رقم: 134، الدر المنثور 56/3۔

ایک آدمی ہے اور ان کے ہاتھوں میں کنکریاں ہیں وہ کہتا ہے: سو بار اللہ اکبر پڑھو تو وہ سو بار ”اللہ اکبر“ پڑھتے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے: سو بار ”لا الہ الا اللہ“ پڑھو تو وہ سو بار ”لا الہ الا اللہ“ پڑھتے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے: سو بار ”سبحان اللہ“ کہو تو وہ سو بار ”سبحان اللہ“ کہتے ہیں۔ ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”پھر تو نے ان سے کیا کہا؟“ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے آپ کی رائے کا انتظار کرتے ہوئے اور آپ کے کام کا انتظار کرتے ہوئے ان سے کچھ نہیں کہا۔“ انہوں نے کہا: ”کیا تم نے انہیں حکم نہیں دیا تھا کہ وہ اپنی برائیوں کو شمار کریں؟“ اور اور ان کو ضمانت دینا تھی اس طرح سے نہ گننے سے ان کی نیکیاں ضائع نہیں ہوں گی۔“ پھر وہ چلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے۔ حتیٰ کہ آپ ان حلقوں میں سے ایک کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ”یہ کیا ہے، جو میں تمہیں کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟“ انہوں نے کہا: ”اے ابو عبداللہ! ہم ان کنکریوں کے ساتھ اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ کو شمار کرتے ہیں۔“ انہوں نے فرمایا: ”اپنی برائیوں کو شمار کرو۔“ میں ضامن ہوں کہ نہ گننے سے تمہاری نیکیوں سے کوئی چیز ضائع نہیں ہوگی۔ اے محمد ﷺ کی امت! تم پر افسوس ہے کہ تم کتنی جلدی ہلاک ہو رہے ہو۔ یہ تمہارے نبی ﷺ کے صحابہ کثرت سے موجود ہیں۔ اور آپ ﷺ کے کپڑے ابھی بوسیدہ نہیں ہوئے اور ان کے برتن ابھی ٹوٹے۔ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو تم ایسے (بدعت والے) طریقے پر ہو جس میں محمد ﷺ کے طریقہ سے

فَيَكْبُرُونَ مِائَةً فَيَقُولُ هَلَلُوا مِائَةً فَيَهْلِلُونَ مِائَةً وَيَقُولُ سَبِّحُوا مِائَةً فَيَسَبِّحُونَ مِائَةً قَالَ فَمَاذَا قُلْتُمْ لَهُمْ قَالَ مَا قُلْتُمْ لَهُمْ شَيْئًا أَنْتِظَارَ رَأْيِكَ وَأَنْتِظَارَ أَمْرِكَ قَالَ أَفَلَا أَمَرْتَهُمْ أَنْ يَعُدُّوا سَيِّئَاتِهِمْ وَضَمِنْتَ لَهُمْ أَنْ لَا يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِهِمْ ثُمَّ مَضَى وَمَضِينَا مَعَهُ حَتَّى أَتَى حَلَقَةً مِنْ تِلْكَ الْحَلَقِ فَقَوَّفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَرَأَيْتُمْ تَصْنَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَضَى نَعُدُّ بِهِ التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّسْبِيحَ قَالَ فَعُدُّوا سَيِّئَاتِكُمْ فَأَنَا ضَامِنٌ أَنْ لَا يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِكُمْ شَيْءٌ وَيُحْكَمَ بِأُمَّةٍ مُحَمَّدٍ مَا أَسْرَعَ هَلَكَتِكُمْ هُوَ لِأَنَّ صَحَابَةَ نَبِيِّكُمْ ﷺ مُتَوَافِرُونَ وَهَذِهِ نِيَابَةُ لَمْ تَبَلْ وَآيَتُهُ لَمْ تُكْسَرْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَعَلَى مِلَّةٍ هِيَ أَهْدَى مِنْ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُفْتَبِحُ بَابِ ضَلَالَةٍ قَالُوا وَاللَّهِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا أَرَدْنَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ وَكَمْ مِنْ مُرِيدٍ لِلْخَيْرِ لَنْ يُصِيبَهُ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا أَنَّ قَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ وَيَأْتِيَهُمْ مَا أَدْرَى لَعَلَّ أَكْثَرَهُمْ مِنْكُمْ





عَنْ أَبِيهِ .....

جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: ”سب سے افضل طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور بدترین کام نئے کام (بدعات) ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ الْهَدْيِ هَذَا مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. ❶

**فوائد:** ..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق بدعت بلا تفریق گمراہی ہے، یعنی بدعت حسنہ و سیئہ کو الگ کرنا غلط ہے۔ حدیث کے مطابق بدعت ایسی چیز کو کہتے ہیں جو دین اسلام میں نئی ایجاد کی گئی ہو۔ اور وہ اس سے نہ ہو۔ لہذا بدعت ہر ایسا کام ہے جس کو حصول تقرب کے لیے کیا جائے، جبکہ قرآن و سنت سے اس کی کوئی دلیل ملتی ہو نہ ہی خیر القرون۔ صحابہ و تابعین وغیرہم کے دور سے اس کی تائید ہوتی ہو۔

213- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُوَيْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ أَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ .....

بلا زبن عصمتہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا جب کہ آپ ہر جمعرات کے پچھلے پہر وعظ فرمایا کرتے تھے۔ پس آپ نے فرمایا: ”سب سے سچی بات اللہ کی ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ اور بد نصیب وہ شخص ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے ہی بد نصیب پیدا ہوا۔ اور سب سے برے راوی وہ ہیں جو جھوٹ کو روایت کرنے والے ہیں اور سب سے برے کام بدعات ہیں۔ ہر چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے۔“

عَنْ بِلَازِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ وَكَانَ إِذَا كَانَ عَشِيَّةَ الْخَمِيسِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَامَ فَقَالَ إِنَّ أَصْدَقَ الْقَوْلِ قَوْلُ اللَّهِ وَإِنَّ أَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَإِنَّ شَرَّ الرُّوَايَا رَوَايَا الْكُذْبِ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ. ❷

214- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُوَيْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي .....

❶ ”اسنادہ حسن“ کتاب السنۃ، باب ابی عاصم، رقم 24، کتاب السنۃ، مروزی، رقم: 73، الابانۃ، رقم: 148، صحیح مسلم، کتاب الجمعہ باب رفع الصوت فی الخطبۃ حدیث: 2002، سنن النسائی، کتاب العیدین، باب کیف الخطبۃ حدیث: 1577

❷ صحیح البخاری، کتاب الاعتصام و السنۃ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث: 6098، سنن ابن ماجہ، المقدمہ باب احتجاب البدع و الحدل 46.

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أَخَذَ رَجُلٌ  
بِبِدْعَةٍ فَرَجَعَ سُنَّةً. ❶  
ابن سیرین کہتے ہیں کہ جو آدمی بدعت کو پکڑ لے وہ سنت  
کی طرف نہیں لوٹتا۔

215- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي  
أَسْمَاءَ.....

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا  
أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَيْمَةَ الْمُضِلِّينَ. ❷  
ثوبان کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنی امت  
کے حق میں گمراہ کرنے والے حکمرانوں سے ڈرتا ہوں۔“

**فوائد:** ..... حکمران جب گمراہی پر آمادہ ہو جائیں تو بگاڑ پیدا ہوتے دیر نہیں لگتی۔ کیونکہ لوگ اپنے  
بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں جیسا کہ ہمارے ملک کی اکثریت کا حال ہے۔

216- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو الْوَلِيدِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ.....

عَنْ حَيَّةِ بِنْتِ أَبِي حَيَّةٍ قَالَتْ دَخَلَ  
عَلَيْنَا رَجُلٌ بِالظَّهْرِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ  
مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبُ  
لِي فِي بَغَاءٍ لَنَا فَاذْطَلَقَ صَاحِبِي يَبْغِي  
وَدَخَلْتُ أَنَا أَسْتَظِلُّ بِالظِّلِّ وَأَشْرَبُ  
مِنَ الشَّرَابِ فَقُمْتُ إِلَى بُيُوتِ حَامِضَةَ  
رَبِّمَا قَالَتْ فَقُمْتُ إِلَى صِيْحَةِ حَامِضَةَ  
فَسَقَيْتُهُ مِنْهَا فَشَرِبَ وَشَرِبْتُ قَالَتْ  
وَتَوَسَّمْتُهُ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَنْ أَنْتَ  
فَقَالَ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ أَنْتَ أَبُو بَكْرٍ  
صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي

حیة بنت ابو حیة کہتی ہیں: دوپہر کے وقت ہمارے پاس  
ایک آدمی آیا، میں نے کہا: ”اے اللہ کے بندے: تو کہاں  
سے آیا ہے؟“ اس نے کہا: ”میں اور میرا ساتھی اپنی کوئی چیز  
تلاش کرنے آئے ہیں۔ میرا ساتھی تلاش کرنے لگا اور میں  
سایہ حاصل کرنے اور پانی پینے کے لئے آیا ہوں۔“ میں  
اٹھ کر تھوڑا سا کھٹا دودھ لائی اور بعض اوقات حیة نے کہا:  
”میں کھٹا دی لائی۔ میں نے اس سے اس آدمی کو پلایا تو  
اس نے پی لیا اور میں نے بھی پیا۔ حیة کہتی ہیں کہ میں نے  
اس کا تعارف پوچھا اور کہا: ”اے اللہ کے بندے تو کون  
ہے؟“ اس نے کہا: ”میں ابو بکر ہوں۔“ میں نے کہا: ”کیا تم  
رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ابو بکر ہو، جن کی خبر ہم نے سنی

❶ ”اسنادہ ضعیف“ الباعث، ابوشامہ المقدسی ص: 26۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب هلاك هذه الامة، حديث: 7187۔ سنن ابی داود، کتاب الفتن، باب ذكر الفتن  
ودلائلها، حديث: 4252۔ جامع ترمذی، کتاب الفتن باب ماجاء فی الائمة المضلین حديث: 2230۔

ہے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“ حیا کہتی ہیں: ”پھر میں نے نغم سے اپنے جگ کرنے کا ذکر کیا اور ہمارے ایک دوسرے سے جاہلیت میں جگ کرنے کا بھی ذکر کیا۔ اور ان چیزوں کا ذکر کیا جو ہمیں اللہ نے آپس میں اُلفت و اتفاق دیا اور خیموں کی رسیوں کی مانند کس دیا۔ اور ابن عون نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کیا اور اسے ہمارے لیے معاذ رضی اللہ عنہ نے بھی بیان کیا اور احمد نے بھی اپنی انگلیاں ایک دوسری میں ڈالیں۔ میں نے کہا: ”اے اللہ کے بندے! تم کب تک لوگوں کو اس حالت میں دیکھتے رہو گے؟“ اس نے کہا: ”جب تک پیشوا درست رہیں گے۔“ میں نے کہا: ”پیشوا کون ہیں؟“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کیا تو نے نہیں دیکھا کہ محلہ میں سردار ہوتا ہے لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی بات مانتے ہیں۔ تو یہ لوگ جب تک درست رہے، تمہارے حالات درست رہیں گے۔“

سَمِعْتُ بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَذَكَرْتُ  
عَزْوَنَا خَتْمًا وَعَزْوَةَ بَعْضَنَا بَعْضًا فِي  
الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْأُلْفَةِ  
وَأَطْنَابِ الْمَسَاطِيطِ وَشَبَكَ ابْنُ  
عَوْنٍ أَصَابِعَهُ وَوَصَفَهُ لَنَا مُعَاذُ  
وَشَبَكَ أَحْمَدُ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ  
حَتَّى مَتَى تَرَى أَمْرَ النَّاسِ هَذَا قَالَ مَا  
اسْتَقَامَتِ الْأَيْمَةُ قُلْتُ مَا الْأَيْمَةُ قَالَ  
أَمَا رَأَيْتِ السَّيِّدَ يَكُونُ فِي الْحَوَاءِ  
فَيَتَّبِعُونَهُ وَيَطِيعُونَهُ فَمَا اسْتَقَامَ  
أَوْلِيَاكَ . ❶

**فوائد:** ..... معلوم ہوا معاشروں کی اصلاح کا انحصار ان کے امیروں، ان کے سرداروں پر ہے۔

217- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَخٍ لِعَدِيِّ بْنِ  
أَرْطَاةَ.....

عن أبي الدرداء قال قال رسول الله  
ﷺ إِنَّ أَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ  
الْأَيْمَةُ الْمُضِلِّينَ .  
ابو برداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”میں تم پر گمراہ کرنے والے پیشواؤں سے زیادہ خوف رکھتا  
ہوں۔“

218- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانَ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ.....

عن قيس بن أبي حازم قال دخل  
قيس بن ابوحازم كقته بين: ابو بكر رضی اللہ عنہ قبیلہ امس میں سے

❶ ”اسنادہ حسن“ امام دارمی رحمہ اللہ روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

ایک عورت کے پاس گئے۔ جس کا نام زینب تھا۔ قیس کہتے ہیں: کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ بولتی نہیں ہے۔ ”لوگوں نے کہا: ”اس نے چپ رہ کر حج کرنے کی نیت کی ہے۔“ ابو بکر نے کہا: ”تو بات کر، یہ حلال نہیں ہے، یہ جاہلیت کے کاموں سے ہے۔“ راوی کہتا ہے: ”وہ بولنے لگی۔“ اس نے کہا: ”تو کون ہے؟“ ابو بکر نے کہا: ”میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں۔“ اس نے کہا: ”کون سے مہاجرین؟“ ابو بکر نے کہا: ”قریش کے مہاجرین۔“ اس نے کہا: ”تم کونسے قریش سے ہو؟“ ابو بکر نے کہا: ”تم بہت سوال کرنے والی ہو، میں ابو بکر ہوں۔“ اس نے کہا: ”ہم اس درست حالت پر کب تک قائم رہیں گے جس کو اللہ تعالیٰ جاہلیت کے بعد لایا؟“ ابو بکر نے کہا: ”جب تک تمہارے پیشوا تمہارے ساتھ سیدھے اور درست رہے۔“ اس نے کہا: ”کون سے پیشوا؟“ انہوں نے کہا: ”کیا تمہاری قوم کے سردار، اور بزرگ نہیں ہیں کہ جو ان کو حکم دیتے ہیں تو وہ ان کی بات کو مانتے ہیں؟“ اس نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ انہوں نے کہا: ”وہ لوگوں کے لئے ان کی طرح ہوں گے۔“

أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ قَالَ فَرَأَاهَا لَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَتَكَلَّمُ قَالُوا نَوْتُ حَجَّةٍ مُضْمِتَةً فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ. قَالَ فَتَكَلَّمْتُ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ. قَالَتْ مِنْ أَيِّ الْمُهَاجِرِينَ؟ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ. قَالَتْ فَمِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ إِنَّكَ لَسُئُولُ أَنَا أَبُو بَكْرٍ. قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَيْمَتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَيْمَةُ؟ قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكَ رُؤَسَاءُ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُونَهُمْ فَيَطِيعُونَهُمْ؟ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَهَمُّ مِثْلُ أَوْلِيَّتِكَ عَلَى النَّاسِ. ①

219- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ.....

واصل سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت جس کا نام عائذہ تھا اس نے کہا: میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو مردوں اور عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے دیکھا اور وہ فرما رہے تھے: ”جو کوئی تم میں سے (اس فتنوں اور بدعات کے زمانہ

عَنْ وَاصِلٍ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا عَائِذَةُ قَالَتْ رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يُوصِي الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ وَيَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ مِنْ امْرَأَةٍ أَوْ رَجُلٍ فَالْسَمْتُ

الأوَّلَ فَإِنَّكُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ السَّمْتُ الطَّرِيقُ. ❶

(کو) پائے تو پہلی خصلت اور راستہ اپنائے ہاں پہلی خصلت اور راستہ اپنائے تو تم فطرت پر ہو گے۔“ عبداللہ نے کہا:

”سمت راستہ کو کہتے ہیں۔“

**فوائد:**..... راستے کے چناؤ میں پہلے لوگوں کے راستے کا انتخاب کرنا چاہیے یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا راستہ کیونکہ یہ لوگ دین فطرت، شریعت، حقیقت اور سچائی کے زیادہ قریب تھے۔

220- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ هُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِيهِمُ الْإِسْلَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِيهِمْ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجَدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَيْمَةِ الْمُضِلِّينَ. ❷

زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: ”کیا تو جانتا ہے کہ اسلام کو کونسی چیز گرا دیتی ہے؟“ حدیر کہتے ہیں: میں نے کہا: ”نہیں۔“ انہوں نے کہا: ”عالم کا پھسل جانا اسے گرا دیتا ہے۔ کتاب کے ساتھ منافق کا جھگڑنا، اور گمراہ کرنے والے پیشواؤں کا حکم۔“

**فوائد:**..... سو اسلام کی بربادی کا باعث بننے والے یہ تین گروہ ہیں (۱) عالم جب یہ سیدھی راہ سے بہک جائیں تو کثیر عوام کو بھی ساتھ لے ڈوبتے ہیں (۲) اسی طرح دل سے اسلام کو نہ ماننے والا جب قرآن کو لے کر بحث و مناظرے کے میدان میں اتر آئے (۳) اور گمراہ حکمران۔ آج تک انہیں تین طبقوں نے دین کو نقصان پہنچایا ہے۔

221- أَخْبَرَنَا هَارُونُ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ ثَيْبٍ.....

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَصْحَابَ الْخُصُومَاتِ فَإِنَّهُمْ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ. ❸

حکم بیان کرتے ہیں کہ محمد بن علی نے کہا: ”جھگڑا کرنے والوں کے پاس مت بیٹھو۔ کیونکہ وہ اللہ کی آیات میں مداخلت کرتے ہیں۔“

222- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ.....

عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سُنَّتُكُمْ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. بَيْنَهُمَا بَيْنَ

مبارک بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تمہاری حقیقی راہ دین دو

❶ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 113/14، رقم: 17856، طبقات ابن سعد 8/358۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ الابانۃ، رقم: 641، 643، النقیہ والمتفقہ رقم: 607، جامع بیان العلم رقم: 1867۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ الابانۃ رقم: 384۔

گروہوں کے درمیان ہے۔ افراط کرنے والوں اور اس سے دُور رہنے والوں کے درمیان ہے۔ اللہ تم پر رحم کرے، اسی پر قائم رہو۔ کیونکہ گذشتہ زمانہ میں اہل سنت کم تھے اور آئندہ بھی کم ہوں گے۔ اہل سنت وہ لوگ ہیں جو عیش کرنے والوں کے ساتھ ان کی عیش میں شامل نہ ہوئے۔ اور نہ اہل بدعت کے ساتھ ان کی بدعت میں شامل ہوئے۔ اور اپنے رب سے ملنے وقت تک اپنے طریقہ پر قائم رہے۔ اللہ نے چاہا تو تم بھی ایسے ہی رہو۔“

الْغَالِي وَالْجَافِي فَاصْبِرُوا عَلَيْهَا  
رَحِمَكُمُ اللَّهُ فَإِنَّ أَهْلَ السُّنَّةِ كَانُوا  
أَقْلَ النَّاسِ فِيمَا مَضَى وَهُمْ أَقْلُ النَّاسِ  
فِيمَا بَقِيَ الَّذِينَ لَمْ يَدْهَبُوا مَعَ أَهْلِ  
الْإِسْرَافِ فِي إِسْرَافِهِمْ وَلَا مَعَ أَهْلِ  
الْبِدْعِ فِي بَدْعِهِمْ وَصَبِرُوا عَلَى  
سُنَّتِهِمْ حَتَّى لَقُوا رَبَّهُمْ فَكَذَلِكَمُ إِنْ  
شَاءَ اللَّهُ فَكُونُوا. ❶

**فوائد:**..... اسلام افراط و تفریط کے درمیان راہ اعتدال کا نام ہے۔ لہذا ہر کام میں میانہ روی مقصود اسلام ہے۔  
223- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ وَمَالِكِ ابْنِ الْحَارِثِ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْقَصْدُ فِي السُّنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْاجْتِهَادِ فِي الْبِدْعَةِ. ❷

عبدالرحمن بن یزید سے منقول ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”سنت میں درمیانی چال چلنا، بدعت میں کوشش کرنے سے بہتر ہے۔“

[24]..... بَابُ الْإِقْتِدَاءِ بِالْعُلَمَاءِ..... علماء کی پیروی کرنے کا بیان

224- أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ عَنْ شَرِيكَ.....

عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا لَوْ لَمْ يَجَاوِزُوا أَحَدَهُمْ ظُفْرًا لَمَا جَاوَزْتَهُ كَفَى إِزْرَاءً عَلَى قَوْمٍ أَنْ تُخَالَفَ أَفْعَالَهُمْ. ❸

ابوحزہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے ایسے لوگ پائے (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اگر ان میں سے کوئی شخص ناخن کے برابر آگے نہ بڑھتا، تو میں بھی آگے نہ بڑھتا، کسی قوم کی ذلت کے لئے کافی ہے کہ ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے فعل کی مخالفت کی جائے۔“

❶ ”اسنادہ ضعیف“ الباعث ابو شامہ، ص: 26- مفتاح السنة، سیوطی ص 36۔

❷ ”اسنادہ حید“ شرح اصول اعتقاد اہل السنة رقم: 14, 114۔ جامع بیان العلم، رقم: 2334۔

❸ ”اسنادہ ضعیف والمتن صحیح“ حلیۃ الاولیاء 227/4۔

225- أَخْبَرَنَا يَعْلَى .....

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ أُطِيعُوا  
اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ  
مِنْكُمْ قَالَ أُولُو الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَطَاعَةُ  
الرَّسُولِ اتِّبَاعُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ❶

عبدالملک بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے یہ آیت پڑھی: ”اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو۔“ (النساء: ۵۹) انہوں نے کہا: ”اولی الامر سے مراد علم اور فقہ والے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنا قرآن اور سنت کی پیروی کرنا ہے۔“

**فوائد:** ..... ”اولی الامر“ سے علماء و حکمران دونوں ہی مراد لیے جاتے ہیں، جب کہ عطاء اس سے اہل علم مراد لیتے ہیں۔ یعنی علماء کی اطاعت بھی ضروری ہے، لیکن ان کی اطاعت ان کاموں میں ہوگی جو کہ قرآن و سنت سے ثابت ہوں کیونکہ ”اللہ“ اور ”رسول“ کے لفظ کے ساتھ تو ”اطیعوا“ آیا ہے جب کہ ”اولی الامر“ اس سے خالی ہے لہذا علماء کی اطاعت ان کی اطاعت کے تابع ہوگی۔ جیسا کہ متفق علیہ حدیث (لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ) خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔

226- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ .....

حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ أَدَهَمَ قَالَ سَأَلْتُ  
ابْنَ شُبْرَمَةَ عَنْ شَيْءٍ وَكَانَتْ عِنْدِي  
مَسْأَلَةٌ شَدِيدَةٌ فَقُلْتُ رَحِمَكَ اللَّهُ أَنْظُرْ  
فِيهَا قَالَ إِذَا وَضَحَ لِي الطَّرِيقُ  
وَوَجَدْتُ الْأَثَرَ لَمْ أَحْبَسْ. ❷

ابراہیم بن ادھم کہتے ہیں کہ میں نے ابن شبرمہ سے کوئی مسئلہ پوچھا اور وہ مسئلہ میرے نزدیک بہت اہم تھا، میں نے کہا: ”اللہ آپ پر رحم کرے اس میں غور کیجئے۔“ انہوں نے کہا: ”جب راستہ میرے لئے واضح ہو جائے گا اور جب میں کوئی حدیث پالوں گا تو میں اسے اپنے پاس نہیں رکھوں گا۔“

227- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ .....

حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ  
سَلِيمَانُ بْنُ جَابِرٍ مِنْ أَهْلِ هَجَرَ قَالَ  
قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ

عوف کہتے ہیں کہ ایک آدمی جس کا نام سلیمان بن جابر ہے جو کہ ہجر والوں سے تھا۔ اس نے کہا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”علم سیکھو

❶ ”اسنادہ صحیح“ الفقیہ و المتفقہ ، رقم: 101، تفسیر طبری 147/5، الدر المنثور 2/176۔

❷ ”اسنادہ صحیح ، امام دارمی رضی اللہ عنہ اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔“

اور لوگوں کو سکھلاؤ۔ فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ۔ قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ۔ بے شک میں فوت کیا جانے والا انسان ہوں، اور علم قبض کر لیا جائے گا اور فتنے عام ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ ایک فرض میں دو آدمی اختلاف کریں گے تو اپنے درمیان کسی کو فیصلہ کرنے والا نہیں پائیں گے۔“

228- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي خَلِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ مَخْرَاقٍ ذَكَرَ.....

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ”ایک دوسرے پر اعتماد کرنا اور ایک دوسرے کی بات ماننا اور ایک دوسرے کے لیے آسانی کرنا اور نفرت نہ پھیلانا پس وہ دونوں یمن میں آئے تو معاذ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور انہیں اسلام پر رغبت دلائی اور انہیں قرآن سمجھنے کا حکم دیا۔“ اور فرمایا: ”جب تم ایسے کر لو تو مجھ سے پوچھنا، میں تمہیں دوزخیوں اور جنتیوں کے متعلق بتاؤں گا، پس جتنی دیر اللہ نے چاہا وہ ٹھہرے۔“ پھر انہوں نے معاذ سے کہا: ”تم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ جب ہم قرآن سمجھ لیں اور پڑھ لیں تو ہم تم سے پوچھیں، اور تم ہمیں دوزخیوں اور جنتیوں کے متعلق بتاؤ گے۔ تو معاذ نے کہا: ”جب آدمی کا ذکر بھلائی سے کیا جائے تو وہ جنتی ہے اور جس کا ذکر برائی سے کیا جائے، وہ دوزخی ہے۔“

اللَّهُ ﷻ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِمُوهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِمُوهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوهُ النَّاسَ فَإِنِّي أَمْرٌ مَقْبُوضٌ وَالْعِلْمُ سَيَقْبُضُ وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا. ①

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ أُرْسِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَأَبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ تَسَانَدًا وَتَطَاوَعًا وَبَشِيرًا وَلَا تُنْفَرَا فَقَدِمَا الْيَمَنَ فَخَطَبَ النَّاسَ مُعَاذٌ فَحَضَّهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَأَمَرَهُمْ بِالتَّفَقُّهِ وَالْقُرْآنِ وَقَالَ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَاسْأَلُونِي أُخْبِرْكُمْ عَنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمَكُّوهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمَكُّوهُمَا فَقَالُوا لِمُعَاذٍ قَدْ كُنْتَ أَمَرْتَنَا إِذَا نَحْنُ تَفَقَّهْنَا وَقَرَأْنَا أَنْ نَسْأَلَكَ فَخَبَرْنَا بِأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ لَهُمْ مُعَاذٌ إِذَا ذُكِرَ الرَّجُلُ بِخَيْرٍ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا ذُكِرَ بِشَرٍّ

① ”سنده ضعيف وللمتن شواهد“ مستدرک حاکم، کتاب الفرائض، باب تعلموا الفرائض حدیث 8021- سنن الدارقطنی 81/4 حدیث: 45- سنن الکبریٰ بیہقی 208/6، کتاب الفرائض باب الحدیث علی تعلیم الفرائض۔



فَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ۝

**فوائد:** ..... بندے زمین پر اللہ کے گواہ ہوتے ہیں، ان کی گواہی پر قیامت کے دن بندے کے بارے میں فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ایک دفعہ آپ ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ تو آپ ﷺ نے کہا واجب ہوگئی۔ دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے برائی بیان کی۔ تو آپ ﷺ نے کہا واجب ہوگئی۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے بتایا کہ تمہاری تعریف پر ایک کے لیے جنت جب کہ برائی پر دوسرے کے لیے جہنم واجب ہوگئی۔ (بخاری)

229- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ.....

عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَبِلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ قَالَ فَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهُوا ۝

عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن ابوسعید سے سنا، وہ اپنے باپ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "عرض کیا گیا: "اے اللہ کے رسول! کون سے لوگ بہت اچھے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "پرہیزگار لوگ۔" لوگوں نے کہا: "ہم آپ سے اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "یوسف بن یعقوب جو اللہ کے نبی ہیں اور وہ اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور وہ اللہ کے خلیل کے بیٹے ہیں۔" لوگوں نے کہا: "اس کے متعلق بھی ہم نہیں پوچھ رہے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "تو پھر عرب کے قبیلوں کے متعلق تم مجھ سے پوچھتے ہو؟" جو لوگ ان میں سے جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بہتر ہیں۔ جب کہ وہ سمجھ حاصل کریں۔"

**فوائد:** ..... معلوم ہوا کہ (۱) جاہلیت میں خیر سے متصف لوگ اسلام قبول کر کے جب اس کے احکام و مسائل میں رسوخ حاصل کر لیں تو یہ بہترین افراد ہیں۔ (۲) آپ ﷺ غیب دان نہیں تھے، تبھی تو صحابہ کی مراد سمجھنے میں آپ کو دقت پیش آئی۔

① "سندہ منقطع" زیادہ بن مخرق نے ابن عمر سے نہیں سنا۔ نیز حدیث کا پہلا حصہ صحیح ثابت ہے۔

② صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ "واتخذ اللہ ابراہیم خلیلاً" حدیث: 3353۔



عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ .....

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع کے دن عرفہ میں رسول اللہ ﷺ کے خطبہ کے دن حاضر ہوئے۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:)"اے لوگو! اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا شاید کہ اس دن کے بعد اپنی اس جگہ پر تم سے پھر ملاقات نہ کروں اس شخص پر اللہ رحم کرے جس نے آج میری بات کو سنا اور پھر اسے یاد کیا۔ بعض اوقات علم حاصل کرنے والا اسے نہیں سمجھتا۔ اور بعض اوقات علم حاصل کرنے والا اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہارے خون تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے اور جان لو کہ دل تین باتوں پر خیانت نہیں کرتے۔ (۱) اللہ کے لئے خالص عمل کرنا۔ (۲) اور حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا۔ (۳) اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ ان کی دعا ان کے علاوہ سب کو گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔"

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَفْقَأُكُمْ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا بِمَكَانِي هَذَا فَرَحِمَ اللَّهُ مَنْ سَمِعَ مَقَالَتِي الْيَوْمَ فَوَعَاَهَا قُرْبًا حَامِلٍ فِقْهِ وَلَا فِقْهِ لَهُ وَرَبَّ حَامِلٍ فِقْهِ إِلَيَّ مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَأَعْلَمُوا أَنَّ أَمْوَالَكُمْ وَدِمَائِكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحَرْمَةِ هَذَا الْيَوْمِ فِي هَذَا الشَّهْرِ فِي هَذَا الْبَلَدِ وَأَعْلَمُوا أَنَّ الْقُلُوبَ لَا تَعْلُ عَلَى ثَلَاثٍ إِخْلَاصِ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَمُنَاصَحَةِ أَوْلَى الْأَمْرِ وَعَلَى لُزُومِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ ❶

**فوائد:** ..... اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) آپ ﷺ کے رجائیت والے کلام سے پتہ چلا کہ آپ ﷺ غیب دان نہیں تھے۔ ورنہ آپ ﷺ قطعیت کے ساتھ کہتے کہ آئندہ تم کو مل نہ سکوں گا (۲) علم دین کو حاصل کر کے آگے پہنچانے والا رحمت الہی کا مستحق ہے (۳) بلا اجازت کسی کا مال لینا یا جانی نقصان پہنچانا حرام ہے۔

نیز حکمرانوں کی خیر خواہی کا مطلب ان کی معروف میں اطاعت کرنا ہے۔ اور جماعت المسلمین کو چھوڑنا حرام ہے۔ یعنی جب مسلمان ایک خلیفہ پر متحد ہوں تو اس کے احکام سے روگردانی کرنا بغاوت اختیار کرنا

❶ "اسنادہ حسن والحديث صحيح" مسند موصلی حدیث 7413۔ مجمع الزوائد: 598، المحدث الفاضل بین الراوی

ناجائز ہے حدیث میں ہے ”مَنْ شَدَّ شَدًّا فِي النَّارِ“ (ترمذی)

234- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ .....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَيْفِ مِنْ مَنِي فَقَالَ نَصَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ أَذَاهَا إِلَيَّ مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا فَرُبَّ حَامِلٍ فِيهِ لَا فِقْهَ لَهُ وَرُبَّ حَامِلٍ فِيهِ إِلَيَّ مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ تَلَاثٌ لَا يُعَلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبَ الْمُؤْمِنِ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِيَّهِ وَطَاعَةٌ ذَوِي الْأَمْرِ وَتُرُومُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تَكُونُ مِنْ وَرَائِهِمْ. ❶

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں ”خیف“ جگہ پر کھڑے ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جس نے میری بات سنی پھر اسے یاد کیا پھر اسے اس شخص کی طرف لوٹایا جس نے اسے نہیں۔ بعض اوقات علم والے علم کو سمجھتے نہیں ہیں اور بعض اوقات سننے والا سکھانے والے سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے اور مومن کا دل تین باتوں میں خیانت نہیں کرتا۔ (۱) اللہ کے لئے خالص عمل کرنا۔ (۲) حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا۔ (۳) اور مسلمانوں کی جماعت کو لازمی پکڑنا کیونکہ ان کی دعا ان کے علاوہ سب کو گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

235- أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ

سَلِيمَانَ .....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ فَقُلْتُ مَا خَرَجَ هَذِهِ السَّاعَةَ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ إِلَّا وَقَدْ سَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَصَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا

عبدالرحمن بن ابان بن عثمان اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ زید بن ثابت دن کے نصف حصے میں مروان بن حکم کے پاس سے نکلے۔ ابان کہتے ہیں میں نے کہا: اس وقت مروان نے آپ سے کچھ پوچھا ہے جس کے لئے آپ اس وقت باہر آئے ہیں، میں ان کے پاس آیا میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ”جی ہاں! مروان سے مجھ سے ایک حدیث پوچھی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ”اللہ

❶ ”اسنادہ ضعیف والحديث صحيح“ مجمع الزوائد حديث 598 مسند موصلی حديث 7413-7414-

اسے خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اسے یاد کیا پھر اسے اس شخص کی طرف پہنچایا جو اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔ بعض اوقات علم والا فقیہ نہیں ہوتا بعض اوقات علم سیکھنے والا، سکھانے والے سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ مسلمانوں کا دل تین باتوں پر یقین کرے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔“ زید بن ثابت کہتے ہیں: میں نے کہا: ”وہ کیا ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(۱) خالص عمل کرنا اور۔ (۲) حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا اور جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ ان کی دعا ان کے علاوہ لوگوں کو بھی گھیرتی ہے اور جو شخص آخرت کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں بے پرواہی ڈال دیتا ہے اور اللہ اس کے تمام کاموں کو اکٹھا کر دیتا ہے۔ اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جس شخص کی نیت دنیا کی ہو تو اللہ اس کے تمام کاموں کو بکھیر دیتا ہے اور اس کی آنکھوں کے سامنے ضرورت مندی ہوتی ہے۔ اور اس کے پاس دنیا اتنی ہی آتی ہے جتنی اس کے لئے مقدر کی گئی ہے۔“ ابان کہتے ہیں: ”میں نے زید بن ثابت سے نماز وسطیٰ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ”وہ ظہر کی نماز ہے۔“

فَحَفِظْتَهُ فَأَذَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ أَحْفَظُ مِنْهُ  
فَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهٍ لَيْسَ بِفِقْهِهِ وَرُبَّ  
حَامِلٍ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ لَا يَعْتَقِدُ  
قَلْبُ مُسْلِمٍ عَلَى ثَلَاثٍ خِصَالٍ إِلَّا  
دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَ  
إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِرِوَاةِ  
الْأَمْرِ وَلِزُورِ الْجَمَاعَةِ فَإِنِ دَعَوْتَهُمْ  
تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ  
نِيَّتَهُ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ  
شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ  
كَانَتْ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ شَمْلَهُ  
وَجَعَلَ فِجْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ  
الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ  
صَلَاةِ الْوُسْطَى قَالَ هِيَ الظُّهْرُ. ❶

**فوائد:** ..... جب انسان کی نظر اخروی انعامات پر ٹک جاتی ہے تو دنیاوی چکاچوند کی حرص وہوس اس کے دل سے نکل جاتی ہے پھر جب وہ بے پرواہ ہوتا ہے تو اس کے پاس دنیا کا سامان ناک رگڑتے ہوئے آتا ہے جب کہ وہ اس کے لیے بے معنی ہوتا ہے۔ اور وہ دنیاوی ہم و غم سے بے نیاز مطمئن پرسکون زندگی گزارتا ہے۔ جبکہ دنیا کا طالب وہ کام تو بہت کرتا ہے لیکن اس کی پوری نہیں پڑتی۔ مستقل رونا اس کا مقدر ٹھہرتا ہے اس

❶ ”سننہ صحیح“ موارد الظمان ، حدیث 72,73۔ صحیح ابن حبان حدیث: 67-680، مجمع الزوائد حدیث 587-598۔

کے باوجود ملتا وہی ہے جو مقدر میں ہوتا ہے لہذا عقلمند کی ترجیح اول آخرت ہی ہوتی ہے۔ نیز صلاۃ الوسطی کا بیان کتاب الصلاۃ میں آئے گا۔

236- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُبَيْدِ الْيَامِيِّ عَنْ أَبِي الْعَجَلَانَ.....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَصَرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَلَبَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ قَرُبٌ مُبْلَغٍ أَوْغَى مِنْ سَامِعِ ثَلَاثٍ لَا يَغْلُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَتُرُومُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ دُعَاهُمْ يُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ. ①

ابورداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی پھر اسے اسی طرح آگے پہنچایا جیسے اس نے سنی تھی۔ بعض اوقات جس کے پاس بات پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھتا ہے۔ تین باتوں پر مسلمان آدمی کا دل خیانت نہیں کرتا (۱) اللہ کے لئے خالص عمل کرنا (۲) اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنا۔ (۳) اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا، کیونکہ

ان کی دُعا انہیں پیچھے سے گھیرے رکھتی ہے۔“

[25]..... بَابُ اتِّقَاءِ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّسْبُتِ فِيهِ

نبی ﷺ سے حدیث نقل کرنے میں احتیاط اور اس کی تحقیق کرنے کا بیان

237- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَجْوَ مُقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ. ②

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔“

**فوائد:**..... بخت نبوی کا مقصد قرآن کا بیان و تشریح تھی اس لیے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث الہم کی زبان میں بھیجا گیا (ابراہیم: 4) سو معلوم ہوا کہ حدیث قرآن کا بیان و تشریح ہے لہذا یہ بھی دین کا منبع اور احکام کا ماخذ

① ”اسنادہ ضعیف والحديث صحيح“ مجمع الزوائد حدیث 588۔

② ”اسنادہ صحيح“ مصنف ابن ابی شیبہ 763/8 حدیث 6302 مسند احمد 303/3، سنن ابن ماجہ المقدمہ، باب التغلیظ فی تعدد الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: 33۔

ظہر الہذا اس میں اپنی طرف سے اضافہ یا کسی قسم کی کمی و بیشی دین میں کمی بیشی کا سبب ہے اسی لیے اس کے متعلق اس قدر شدید وعید وارد ہوئی۔

238- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ .....  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ  
كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِرُوا مَقْعَدَهُ مِنَ  
النَّارِ. ❶  
ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:  
”جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہئے  
کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔“

239- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ .....  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ  
سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي  
كَذِبًا فَلْيَتَّبِرُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❷  
عبداللہ بن زبیر، زبیر سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے  
نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے میری  
طرف سے جھوٹی حدیث بیان کی اسے چاہئے کہ وہ اپنا  
ٹھکانہ آگ میں تیار کرے۔“

240- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي الصَّبَّاحُ بْنُ مُحَارِبٍ .....  
عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْلَى ابْنِ مَرَّةٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِرُوا  
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❸  
عمر بن عبداللہ بن یعلیٰ بن مرہ اور اپنے دادا سے  
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص  
نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اسے چاہئے کہ اپنا  
ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔“

241- أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ .....  
عَنْ عَتَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
يَقُولُ لَوْلَا أَنِّي أَخْشَى أَنْ أُخْطِئَ  
لَحَدَّثْتُكُمْ بِأَشْيَاءَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ  
عتاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہما کو  
یہ کہتے ہوئے سنا: کہ ”اگر مجھ کو غلطی کا خوف نہ ہوتا تو میں  
تمہارے پاس وہ باتیں بیان کرتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ

❶ ”اسنادہ ضعیف والحديث صحيح“ اس کی سند میں عبدالاعلیٰ راوی ضعیف ہے مگر متن صحیح ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب العلم، باب اثم من كذب على النبي ﷺ حدیث: 106۔

❸ ”اسنادہ ضعیف والحديث صحيح“

اللَّهِ ﷺ أَوْ قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
وَذَاكَ أَبِي سَمِعْتُهُ ﷺ يَقُولُ مَنْ  
كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ  
النَّارِ ①

سے سنیں یا انھوں نے اس طرح کہا: کہ جو رسول اللہ نے  
فرمائی تھیں اور خوف یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ  
کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ  
باندھے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لینا چاہئے۔“

**فوائد:** ..... وعید کا خوف ہی تھا جس نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی بیان حدیث میں محتاط کر دیا۔ جیسا کہ  
ایک واقعہ جو کئی صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان ہوا ہم دیکھتے ہیں کہ اس کو بیان کرنے والا ایک ہی ہے یہ اسی  
احتیاط کا ہی نتیجہ ہے۔

242- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ  
أَبِي سُلَيْمَانَ وَعَنِ التَّيْمِيِّ وَعَنْ عَتَابِ مَوْلَى ابْنِ هُرْمَزٍ سَمِعُوا.....  
أَنْسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ  
مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ  
مِنَ النَّارِ ②

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:  
”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ  
آگ میں بنا لینا چاہئے۔“

243- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ.....  
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيثِ عَنِّي فَمَنْ قَالَ  
عَلَيَّ فَلَا يَقُلْ إِلَّا حَقًّا أَوْ إِلَّا صِدْقًا وَمَنْ  
قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ  
النَّارِ ③

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ  
سے سنا وہ منبر پر فرما رہے تھے: ”اے لوگو! میری طرف  
سے زیادہ حدیثیں نقل کرنے سے بچو، جو شخص مجھ پر بات  
کہنا چاہے وہ حق بات یا سچی بات کہے اور جو کوئی مجھ پر  
ایسی بات کہے جو میں نے نہیں کہی تو اسے چاہئے کہ اپنا  
ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا صحابہ رضی اللہ عنہم کی قلت روایت کا ایک سبب آپ ﷺ کی یہ وصیت بھی  
تھی۔ روایات صرف انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم سے زیادہ ہیں جن کا زیادہ عرصہ آپ ﷺ کے ساتھ گزرا۔ دیگر

① ”اسنادہ صحیح“

② ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 763/8 حدیث: 6303۔ مسند احمد 3/113، مشکل الآثار 1/169۔

③ ”اسناد صحیح“



صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایات نہ ہونے کے برابر ہیں۔

244- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

بِشْرِ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ  
كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ  
النَّارِ. ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی  
مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں  
بنالے۔“

[26]..... بَابُ فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ

علم کے جاتے رہنے کا بیان

245- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ  
أَنْتَزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ  
الْعِلْمَ قَبْضَ الْعُلَمَاءِ فَإِذَا لَمْ يَبْقِ عَالِمًا  
اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسَاءَ أَجْهَالًا فَسَلُّوا  
فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا. ❷

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے کھینچ کر قبض نہیں کرے گا اور لیکن علم کا قبض ہونا علماء کا فوت ہونا ہے۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جاہلوں کو سردار بنا لیں گے لوگ سوال کریں گے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

246- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ

عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ.....

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ  
قَالَ خُذُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ قَالُوا  
وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَفِينَا  
كِتَابُ اللَّهِ قَالَ فَغَضِبَ لَا يُعْضِبُهُ اللَّهُ

ابو امامہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”علم کے ختم ہو جانے سے پہلے علم حاصل کر لو۔“ لوگوں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی ﷺ! علم کیسے چلا جائے گا اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب ہے؟“ راوی کہتا ہے کہ آپ

❶ ”اسنادہ صحیح“

❷ صحیح البخاری، کتاب العلم، باب کیف يقبض العلم، حدیث: 100۔ کتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يذکر من ذم الراي وتكلف القياس حدیث: 7303۔

غضبناک ہو گئے آپ کو اللہ غصہ نہ دلانے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری مائیں تم کو گم پائیں کیا بنی اسرائیل میں تورات و انجیل نہیں تھی ان کو کسی چیز کا فائدہ نہیں دیا، بے شک علم کا جانا یہ ہے کہ عالم چلے جائیں گے۔ بے شک علم کا جانا یہ ہے کہ عالم چلے جائیں گے۔“

ثُمَّ قَالَ تَكَلَّمْتُمْ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْلَمْ تَكُنِ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمْ شَيْئًا إِنَّ ذَهَابَ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ إِنَّ ذَهَابَ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ. ❶

**فوائد:** ..... تورات و انجیل کے موجود ہونے کے باوجود بنی اسرائیل سے علم کا اٹھ جانا اس سے معلوم ہوا کہ کتابوں کی موجودگی ہی صرف علم کے لیے کافی نہیں جب تک ان کو پڑھا اور سمجھا نہ جائے اس کے معنی و مفہوم پر عبور نہ حاصل کیا جائے۔ یعنی حقیقی علم فقہت ہے۔

247- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ .....

خباہ کے بیٹے ہلال بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا میں نے کہا: ”اے ابو عبد اللہ! لوگوں کے ہلاک ہونے کی علامت کیا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”جب ان کے علماء ہلاک ہو جائیں گے۔“

حَدَّثَنَا هِلَالٌ هُوَ ابْنُ خَبَّابٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جَبْرِ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا عَلَامَةُ هَلَكَ النَّاسِ قَالَ إِذَا هَلَكَ عُلَمَاؤُهُمْ. ❷

**فوائد:** ..... دین سے وابستگی اصل زندگی ہے اور دین سے دوری بربادی ہے۔ جہاں جہاں بے دینی ہوگی وہاں وہاں ویرانی ہوگی اور جہاں دین کا صحیح علم ہوگا وہاں خیر ہی خیر ہوگی۔

248- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعِيدِ الْجَعْفِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ .....

مسلمان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ”لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے جب تک پہلے لوگ باقی رہیں گے حتیٰ کہ پچھلے ان سے علم پڑھ لیں۔ یا وہ بعد والوں کو علم پڑھا دیں۔ اگر وہ بعد والوں کو علم دینے سے پہلے اٹھ جائیں گے تو لوگ ہلاک ہو

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا بَقِيَ الْأَوَّلُ حَتَّى يَتَعَلَّمُوا أَوْ يُعَلِّمُوا الْآخِرَ فَإِنَّ هَلَكَ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يُعَلِّمُوا أَوْ يَتَعَلَّمُوا الْآخِرَ هَلَكَ النَّاسُ ❸

❶ ”حسن بشواهد“ سنن ابن ماجہ، المقدمة، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم حدیث: 228۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 40/15، جامع بیان العلم حدیث: 1023۔ شعب الایمان 253/2۔ حدیث: 1662، حلیۃ الاولیاء 276/4۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ کتاب الزهد، امام احمد ص: 151۔

جائیں گے۔“

249- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْبَةَ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَذُرُونَ مَا  
ذَهَابَ الْعِلْمُ قُلْنَا لَا قَالَ ذَهَابَ  
الْعُلَمَاءِ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ علم کا جانا کیا ہے؟ ہم نے کہا: ”نہیں“ انہوں نے کہا: ”علماء کا چلے جانا۔“

250- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْعَدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَاصِمٍ.....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ أَنْذَرِي  
كَيْفَ يُنْقَضُ الْعِلْمُ قَالَ قُلْتُ كَمَا  
يُنْقَضُ الثَّوْبُ وَكَمَا يُقْسُو الدِّرْهَمُ  
قَالَ لَا وَإِنَّ ذَلِكَ لَمِنْهُ قَبْضُ الْعِلْمِ  
قَبْضُ الْعُلَمَاءِ ❷

ابووائل بیان کرتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کیا تم جانتے ہو کہ علم کیسے کم کیا جائے گا؟“ ابووائل کہتے ہیں، میں نے کہا: ”جیسے کپڑا کم ہو جاتا ہے اور جس طرح درہم کم ہو جاتا ہے؟“ حذیفہ نے کہا: نہیں! یہ بھی اسی سے ہے لیکن علم کا کم ہونا علماء کا فوت ہو جانا ہے۔“

251- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مَا لِي أَرَى  
عُلَمَاءَكُمْ يَذْهَبُونَ وَجَهَالَتُكُمْ لَا  
يَتَعَلَّمُونَ فَتَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ  
فَإِنَّ رَفْعَ الْعِلْمِ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ ❸

ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”مجھے کیا ہے؟ کہ میں دیکھ رہا ہوں، تمہارے علماء جا رہے اور تمہارے جاہل علم حاصل نہیں کرتے علم اٹھ جانے سے پہلے علم حاصل کرو۔ علم کا اٹھ جانا علماء کا چلے جانا ہے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا التریچر تا کتابوں کا بہت زیادہ ہونا یہ کثرت علم کی علامت نہیں یہ حصول علم کا

ایک ذریعہ ہیں جب کہ علم کا اصل منبع علماء ہی ہیں۔

252- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ عَنْ بُرَيْدٍ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ  
سليمان بن موسى بیان کرتے ہیں کہ ابودرداء نے کہا:

❶ ”اسنادہ صحیح“ کتاب العلم ابی حنیفہ حدیث: 53، مجمع الزوائد حدیث: 1007۔

❷ ”فی اسنادہ محمد بن اسعد وفيہ کلام“ امام دارمی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❸ ”اسنادہ ضعیف منقطع“ سالم بن ابی الجعد نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ کتاب الزهد، امام احمد ص: 144، حلیۃ

الاولیاء 221/1، جامع بیان العلم وفضله رقم: 1044۔

قَالَ النَّاسُ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَا  
بَعْدَ ذَلِكَ. ❶  
”علم جاننے والے اور علم سکھانے والے (بہترین) لوگ  
ہیں اور اس کے بعد کسی میں بھلائی نہیں ہے۔“

253- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبَثَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ .....  
عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مُعَلِّمُ  
الْخَيْرِ وَالْمُتَعَلِّمُ فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ  
وَلَيْسَ لِسَائِرِ النَّاسِ بَعْدُ خَيْرٌ. ❷  
سالم بیان کرتے ہیں کہ درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جو علم سیکھے اور  
سکھائے دونوں اجر میں برابر ہیں اور باقی لوگوں کے لئے  
بھلائی نہیں۔“

254- أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ .....  
عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
قَالَ اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا أَوْ مُسْتَمِعًا  
وَلَا تَكُنِ الرَّابِعَ فَتَهْلِكَ. ❸  
حسن بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”تم  
علم سیکھنے والے یا سکھانے والے یا سننے والے بنو اور چوتھی  
حالت میں نہ ہو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔“

**فوائد:** ..... زندگی مسلسل سیکھتے رہنے کا نام ہے جو نبی یہ سلسلہ رکھتا ہے ہلاکت کا عمل شروع ہو جاتا  
ہے۔ ہمارے السلاف کا تعلیمی شوق بڑھاپے میں بھی جوان رہتا تھا۔

255- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ .....  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُبَيْعَةَ قَالَ قَالَ سَلْمَانُ  
لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا بَقِيَ الْأَوَّلُ  
حَتَّى يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ فَإِذَا هَلَكَ الْأَوَّلُ  
قَبْلَ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْآخِرَ هَلَكَ النَّاسُ. ❹  
عبد اللہ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا:  
”لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے جب تک ان میں پہلے  
لوگ ہوں گے حتیٰ کہ وہ دوسروں کو علم سکھائیں گے اور  
جب پہلے لوگ بعد والوں کو علم سکھانے سے قبل اٹھ جائیں  
یا یہ کہ بعد والوں نے ابھی علم نہ پڑھا ہو۔ تو لوگ ہلاک ہو  
جائیں گے۔“

256- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ .....

❶ ”اسنادہ منقطع ضعیف“ سلیمان بن موسیٰ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ (یہ پہلے اثر کا حصہ ہے)

❷ ”اسنادہ منقطع“ مصنف ابن ابی شیبہ 730/8 رقم: 6174۔ جامع بیان العلم وفضله رقم: 141۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ حسن بصری رضی اللہ عنہ کے معتمد کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ 729/8 رقم: 6171۔ کتاب المعرفة والتاریخ 299/3۔

❹ ”اسنادہ ضعیف“ یہ اثر 248 پر گزر چکا ہے۔

عَنِ الْأُخْنَفِ قَالَ قَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوا قَبْلَ  
أَنْ تُسَوِّدُوا. ❶  
اُخْنَفُ بَيَانِ كَرْتِي هِي كِي عَمْرُ ٱلنَّبِيّ ٱلصَّلَوٰةُ نِي كِيَا: ”عَلْمُ حَاصِلِ كَرُو  
اِس سِي قَبْلُ كِي تَمُّ سَرْدَارِ بِنَايَ جَاؤُ-“

**فوائد:**..... اِس سِي مَرَادِ بِيچِنِي هِي مِي سِلْمِ حَاصِلِ كَرُو كِيوَنَكِهْ بُوِي هُونِي پَر اِس كَا سِيكِهِنَا نَا مَكْمَلِ نِي هِي  
تُو مَشْكَلِ سُرُوَرِ هِي- وَيِي سِي بِيچِنِ مِي ذِهِنِ نَشِي نِي كِي هُونِي بَاتِ بِيهُولِي نِي هِي- اَلْحَفْظُ فِي الصَّغْرِ  
كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ-

257- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ رُسْتَمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
مَيْسَرَةَ.....

تَمِيمِ دَارِي ٱلنَّبِيّ ٱلصَّلَوٰةُ سِي رَوَايَتِ هِي كِي: ”حَضْرَتِ عَمْرُ ٱلنَّبِيّ ٱلصَّلَوٰةُ كِي  
زَمَانِي مِي لُوگوں نِي لَمْبِي لَمْبِي عَمَارَتِي بِنَانِي مِي فَخْرِ كِيَا تُو عَمْرُ  
ٱلنَّبِيّ ٱلصَّلَوٰةُ نِي فَرَمَايَا: ”اِي عَرَبِ كِي حَقِيرِ قَوْمِ! زَمِينِ پَر هِي رِي هُو،  
زَمِينِ كُو هِي اِي نَاؤُ، كِيوَنَكِهْ اِسْلَامِ جَمَاعَتِ كِي سَاتِهِي هِي اُو  
جَمَاعَتِ حَكْرَانِي كِي سَاتِهِي هِي اُو حَكْرَانِي اِطَاعَتِ كِي  
سَاتِهِي هِي اُو جَسِ كُو بَغِيرِ عِلْمِ كِي اِس كِي قَوْمِ سَرْدَارِ بِنَانِي وَه  
اِي نِي اُو رَانِ كِي لِي هَلَاكَتِ كَا سَبَبِ هُوگا-

عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ تَطَاوَلَ النَّاسُ  
فِي الْبِنَاءِ فِي زَمَنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ يَا  
مَعْشَرَ الْعَرَبِ الْأَرْضُ الْأَرْضُ إِنَّهُ لَا  
إِسْلَامَ إِلَّا بِجَمَاعَةٍ وَلَا جَمَاعَةَ إِلَّا  
بِمَامَرَةٍ وَلَا إِمَارَةَ إِلَّا بِطَاعَةٍ فَمَنْ سَوَّدَهُ  
قَوْمُهُ عَلَى الْفِقْهِ كَانَ حَيَاةً لَهُ وَلَهُمْ  
وَمَنْ سَوَّدَهُ قَوْمُهُ عَلَى غَيْرِ فِقْهِ كَانَ  
هَلَاكًا لَهُ وَلَهُمْ. ❷

**فوائد:**..... معلوم هُو.....(۱) اُو چُنْجِي عَمَارَتِي اِسْلَامِ مِي نَا پَسَنْدِيدِگی كِي نِگَاہِ سِي دِيكِهِي گئِيں هِيں- جِيَا  
كِي حَدِيثِ جَبْرِيلِ مِي اِسِي قِيَامَتِ كِي نَشَانِيوں مِي سِي بَتَايَا گِيَا هِي- (مُسْلِم) اُو رَاپَ ٱلنَّبِيّ ٱلصَّلَوٰةُ كِي دُورِ مِي  
بِي هِي جَبِ اِيكِ صَحَابِي نِي ذَرَا اُو نِچَا مَكَانِ بِنَايَا تُو اُو رَاپَ ٱلنَّبِيّ ٱلصَّلَوٰةُ نِي اِسِي گَرَادِيَا- لِيكِنِ اِجْمَلِ بُوِي بُوِي دِينِ  
كِي دُوعِيدَارِ كَرُوڑوں رُو پِي عَمَارَتوں پَر ضَالِعِ كَر دِي تِي هِيں.....(۲) قَوْمِ كِي سَر بَرَاہِ اِهْلِ عِلْمِ مِي سِي هُونِي  
چَا ئِيں ورنِي بَتَا يِي وَهَلَاكَتِ كَا نَدِي شِي هِي-

❶ ”اسناد صحيح“ كتاب الزهد، امام وكيع، رقم: 102 مصنف ابن ابي شيبة 729/8، رقم: 6167، الفقيه والمتفقه  
78/2 شعب الايمان رقم: 1669، الالماغ للقاضي ص: 244-

❷ ”اسنادہ ضعيف“ صفوان بن رستم مجهول ہے اور عبدالرحمن بن ميسره نے تميم داري کو نکس پايا۔ جامع بيان العلم و فضلہ،  
رقم: 326-



يُذْرِكُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَمَنْ أَرَادَ بِهِ  
الدُّنْيَا فَذَلِكَ وَاللَّهُ حَظُّهُ مِنْهُ. ❶

اللہ کے پاس ہے تو اگر اللہ نے چاہا تو وہ پالے گا۔ اور جو  
کوئی اس سے دنیا کا ارادہ کرے تو اللہ کی قسم! علم سے اس  
کا حصہ یہی ہے۔“

**فوائد:** ..... حصول علم اگر فقط حصول دنیا کے لیے ہو تو یہ آخرت میں خسارے کا باعث ہوگا جب کہ  
رضائے الہی کے لیے حاصل کیا گیا علم آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کو بھی سنوار دیتا ہے۔

261- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ .....

بْنِ عَيْسَى قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا  
تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِفَلَاحٍ لِمَمَارُوا بِهِ  
السُّفَهَاءَ وَتُجَادِلُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ  
وَلِتَضْرِبُوا بِهِ وَجُوهَ النَّاسِ إِلَيْكُمْ  
وَابْتَغُوا بِقَوْلِكُمْ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَدُومُ  
وَيُتَّقَى وَيَنْفَعُ مَا سِوَاهُ. ❷

ابن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان  
فرمایا: ”تین باتوں کے لئے علم نہ سیکھو، (۱) اس لئے کہ تم  
اس کے ذریعے بے وقوفوں سے جھگڑا کرو۔ (۲) اس لئے  
کہ عالموں سے مقابلہ کرو۔ (۳) اس لئے کہ لوگوں کے  
چہرے اپنی طرف متوجہ کرو۔ اور اپنی بات کے ساتھ وہ چیز  
تلاش کرو جو اللہ کے پاس ہے کیونکہ وہ ہمیشہ باقی رہے  
گی۔ اور جو اس کے علاوہ ہے وہ ختم ہو جائے گی۔“

**فوائد:** ..... اس عارضی لذت کے لیے برسوں محنت سراسر گھائے کا سودا ہے۔

262. وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كُرُونَا  
يَنَابِيعَ الْعِلْمِ مَصَابِيحَ الْهُدَى أَخْلَاسَ  
الْيُيُوتِ سُرُجَ اللَّيْلِ جُدَّةَ الْقُلُوبِ  
خُلُقَانَ اللَّيَابِ تُعْرَفُونَ فِي أَهْلِ  
السَّمَاءِ وَتُخْفُونَ عَلَى أَهْلِ  
الْأَرْضِ. ❸

اسی اسناد کے ساتھ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”علم  
کے چشمے اور ہدایت کے چراغ اور گھروں کے کبل اور  
رات کے چراغ بن جاؤ۔ دلوں کے راستے ہوں گے اور  
کپڑے پرانے ہوں گے تو تم آسمان والوں کے ہاں  
معروف ہو جاؤ گے اور زمین والوں پر چھپے رہو گے۔“

**فوائد:** ..... اہل علم کی ہمیشہ ہی شان رہی ہے کہ انہوں نے ظاہر کو سنوارنے کی بجائے اندرون کو

❶ ”اسنادہ صحیح“ اقتضاء العلم والعمل رقم: 103، امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ محمد بن عون متروک ہے۔ الفقیہ والمتفقہ رقم: 810-جامع بیان العلم رقم: 257۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ شعب الایمان بیہقی، رقم: 1729۔

چکایا ہے اور ہمیشہ سادگی ہی ان کا طرہ امتیاز رہی ہے۔ اور یہی اصل سرمایہ ہے۔

263- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ .....

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَطْلُبُ هَذَا الْعِلْمَ أَحَدٌ لَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الدُّنْيَا إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ①

عبداللہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا حاصل کرنے کے لئے (دین کا) علم پڑھے اللہ اس پر قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی حرام کر دے گا۔“

264- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ .....

عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْوَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَطْلُبُ هَذَا الْعِلْمَ أَحَدٌ لَا يَخَافُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ②

مالک بن مغول بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے شعبی سے کہا: ”اے عالم! مجھے فتویٰ دو۔“ شعبی نے کہا: ”عالم تو وہ ہوتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔“

**فوائد:** ..... ان کا اشارہ ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ اللہ سے اس کے عالم بندے

ہی ڈرتے ہیں۔ آیت کی طرف تھا۔

265- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَزِيدٍ .....

عَنْ أَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ تَعَرَّفُوا بِهِ وَاعْمَلُوا بِهِ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ فَإِنَّهُ سَيَأْتِي بَعْدَ هَذَا زَمَانٌ لَا يَعْرِفُ فِيهِ تِسْعَةَ عَشْرَ نِيْلِهِمُ الْمَعْرُوفَ وَلَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا كُلُّ نَوْمَةٍ فَأُولَئِكَ أُمَّةٌ الْهُدَى وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ كَيْسُوا بِالْمَسَابِيحِ وَلَا

اوفی بن دلہم بیان کرتے ہیں کہ انہیں علی کی طرف سے یہ خبر پہنچی کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”علم سیکھو اس سے تم مشہور ہو گے اور اس پر عمل کرو تو اس کے ساتھ تم اہل علم سے ہو جاؤ گے۔ بے شک اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا اس میں دس آدمیوں میں سے نو آدمی اچھی بات نہیں جانیں گے۔ اور اس کی برائی سے کوئی نہیں بچے گا۔ مگر ہر گم نام نظر انداز کیا ہوا، یہی لوگ ہدایت کے پیشوا ہوں گے اور علم کے

① ”اسنادہ صحیح“ الی عبداللہ بن عبدالرحمن وهو مرسل“ اس کی شاہد روایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ سنن ابن

ماجہ المقدمة رقم: 252- مصنف ابن ابی شیبہ 731/8، رقم: 6178-

② ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 48/14 رقم: 6373- حلیۃ الاولیاء 311/4-



المَذَابِيعِ الْبُدْرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ نُومَةُ  
چراغ۔ یہ لوگ نہ ہی فساد برپا کرنے والے ہوں گے  
غَافِلٌ عَنِ الشَّرِّ الْمَذَابِيعُ الْبُدْرِ كَثِيرٌ  
چغٹل خور ہوں گے نہ باتوئی اور نہ بکواس کرنے والے۔ ابو  
الکَلَامِ ①  
محمد نے کہا: ”نومتہ: برائی سے بے خبر کو کہتے ہیں۔“

المَذَابِيعِ: چغٹل خور، بہت زیادہ باتیں کرنے والا۔

**فوائد:** ..... بندہ علم سے معروف اور عمل سے عالم بنتا ہے کیونکہ علم کا عمل سے بہت گہرہ تعلق ہے  
جیسا کہ (فاطر: 28) آیت سے واضح ہے کیونکہ علم سے خشیت حاصل ہوتی ہے اور خشیت سے عمل میں رغبت،  
چنانچہ عمل نہ ہو تو خشیت گئی، خشیت نہ ہو تو علم گیا۔

266- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ .....

عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ  
يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ بَيَانٌ كَرْتِي هِيَ كَمُعَاذِ بْنِ  
جَبَلٍ اَعْمَلُوا مَا سَبْتُمْ بَعْدَ أَنْ تَعْلَمُوا  
کہا: ”علم سیکھنے کے بعد تم جو چاہو کرو تمہیں اللہ تعالیٰ علم کے  
فَلَنْ يَأْجُرَكُمْ اللَّهُ بِالْعِلْمِ حَتَّى  
ساتھ پناہ نہیں دے گا حتیٰ کہ تم عمل کرو۔“  
تَعْمَلُوا. ②

**فوائد:** ..... معلوم ہوا علم بلا عمل وبال ہے۔

267- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَزْيَدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ .....

ابن يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ أَنَّهُ  
أَتَى ابْنَ مُنْبَهٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَسَنِ وَقَالَ  
لَهُ كَيْفَ عَقَلُهُ فَأَخْبَرَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّا  
لَتَسْخَدُكَ أَوْ نَجِدُ فِي الْكُتُبِ أَنَّهُ مَا  
آتَى اللَّهُ عَبْدًا عِلْمًا فَعَمِلَ بِهِ عَلَى  
سَبِيلِ الْهُدَى فَيَسْلُبُهُ عَقْلَهُ حَتَّى  
ابن حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ  
ابن منبہ کے پاس آ کر حسن کا حال پوچھنے لگے اور انہوں  
نے کہا: ”اس کی عقل کیسی تھی؟“ انہوں نے اسے بتایا پھر  
فرمایا: ”ہم لوگ کہا کرتے تھے یا کتابوں میں پاتے تھے کہ  
ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ کسی بندے کو علم دے اور وہ ہدایت  
کے راستے پر ہو کر اس پر عمل کرے اور اللہ اس سے اس کی

① ”اسنادہ منقطع“ اونی بن دھم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ کتاب الزهد امام احمد 130۔ شعب الایمان  
رقم: 9670۔

② ”اسنادہ منقطع“ یزید بن جابر الادری نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ کتاب الزهد، امام ابن مبارک، 62، حلیۃ الاولیاء  
236/1۔

عقل چھین لے حتی کہ اللہ اس کی روح کو اپنے پاس قبض کر  
يَقْبِضُهُ اللَّهُ إِلَيْهِ. ❶  
لے۔“

268- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ سَيْفِ الْحَمِصِيِّ  
قَالَ.....

حَدَّثَنِي أَبُو كَبِشَةَ السَّلُولِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَالِمًا لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ. ❷  
ابو کبشہ سلولی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو درداء رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے: ”قیامت کے دن مرتبے میں بدترین لوگوں میں سے وہ عالم (بھی) ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھاتا ہو۔“

269- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو قُدَّامَةَ.....

عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ يَزِدُّ عِلْمًا يَزِدُّ وَجَعًا. ❸  
مالک بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جو شخص علم میں زیادہ ہو جاتا ہے وہ درمند بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔“

**فوائد:**..... علم سے معرفت الہی حاصل ہوتی ہے جوں جوں رب کی معرفت بڑھتی جاتی ہے ویسے ہی اس کی ذات کا جلال و عظمت بندے پر خوف طاری کرتا جاتا ہے۔ اور آدمی دنیا کی حقیقی لذتوں کے ساتھ ساتھ آخرت کی بہاریں حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔

270. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي أَنْ يُقَالَ لِي مَا عَلِمْتُ وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ يُقَالَ لِي مَاذَا عَمِلْتُ. ❹  
اور ابو درداء نے کہا: ”میں اپنے نفس پر اس بات سے نہیں ڈرتا کہ مجھے کہا جائے: تم نے کتنا علم پڑھا؟ مگر میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ مجھے کہا جائے: ”تو نے کیا عمل کیا؟“

❶ ”اسنادہ ضعیف“ سعدنا معلوم ہے۔ شعب الایمان رقم: 1883۔

❷ ”اسنادہ ضعیف جدًا“ ابن قاسم جس کا مکمل نام عبد الغفار بن قاسم بن قیس ہے وہ مردود و متروک راوی ہے۔ امام ابن مبارک، رقم: 40، حلیۃ الاولیاء 233/1۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ مالک بن دینار نے ابو درداء کو نہیں پایا۔ اور ابو قدامہ حارث بن عبید ضعیف ہے، جامع بیان العلم رقم: 900۔

❹ ”اسنادہ کالسابق“ مصنف ابن ابی شیبہ 311/13، رقم 16446۔ کتاب الزہد، ابن مبارک، رقم: 39، اقتضاء العلم والعمل، رقم: 54۔

**فوائد:** ..... قیامت میں اعمال کا ہی حساب و کتاب ہوگا جو کہ پکڑ یا نجات کا باعث بنیں گے۔ علم

کا سوال تو نہیں ہوگا البتہ یہ بلندی درجات کا باعث ضرور بنے گا۔

271- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يَذْكُرُ عَمَّنْ حَدَّثَهُ .....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارَسُ الْعِلْمُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ إِحْيَائِهَا. ①  
272- وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي لِأَجْزِيءُ اللَّيْلِ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَنُتِلُّكَ أَنَامُ وَتُنْتُكَ أَقْوَمُ وَتُنْتُكَ أَتَذْكُرُ أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ②

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”ایک گھڑی علم کا پڑھنا اور پڑھانا رات بھر جاگنے سے بہتر ہے۔“  
اور ابو ہریرہ نے کہا: ”میں رات کو تین حصوں میں تقسیم کر لیتا ہوں ایک تہائی حصہ میں سوتا ہوں اور ایک تہائی میں قیام کرتا ہوں اور ایک تہائی میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو یاد کرتا ہوں۔“

273- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ .....

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَنْ ابْتَغَى شَيْئًا مِنَ الْعِلْمِ يَتَّبِعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ آتَاهُ اللَّهُ مِنْهُ مَا يَكْفِيهِ. ③

حسن بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے علم سے کچھ تلاش کرے، تو اللہ اسے اتنا دے گا جو اسے کافی ہوگا۔“

[28]..... بَابُ مَنْ هَابَ الْفُتْيَا مَخَافَةَ السَّقْطِ

غلطی کے خوف سے فتویٰ دینے سے ڈرنا

274- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ .....

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ حَدِيثٍ فَحَدَّثَنِيهِ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا عَلَى مَنْ دُونَ النَّبِيِّ ﷺ أَحَبُّ إِلَيْنَا فَإِنْ كَانَ فِيهِ زِيَادَةٌ أَوْ نَقْصَانٌ

عاصم کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے ایک حدیث پوچھی تو اس نے بیان کی میں نے کہا کہ یہ نبی ﷺ کی طرف مرفوع ہے۔ شعبی نے کہا: ”نہیں، یہ نبی ﷺ کے علاوہ شخص سے ہے ہمیں یہ بات پسند ہے کیونکہ اگر اس میں

① اسنادہ ضعیف ولكن لهذا الاثر شواهد كثيرة المدخل، امام بیہقی رقم: 459، جامع بیان العلم رقم: 107۔ الفقیہ والمصنفہ 1-19/14۔

② اسنادہ اسناد سابقہ امام واری رضی اللہ عنہ نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

③ اسنادہ صحیح مصنف ابن ابی شیبہ: 553/13 رقم 17248، حلیۃ الاولیاء: 228/4۔

كَانَ عَلَى مَنْ دُونَ النَّبِيِّ ﷺ. ❶ زیادتی یا کمی ہوگی تو نبی ﷺ کے علاوہ اسی شخص ہی ہوگی۔“

**فوائد:**..... اس سے محدثین کی احتیاط کا اندازہ لگانا قطعاً مشکل نہیں کہ انہوں نے روایت بالحدیث میں کستور احتیاط سے کام لیا ہے۔ یعنی حدیث کی براہ راست نبی ﷺ کی جانب نسبت کرنے کی بجائے کہا کہ فلاں شخص نے اس طرح بیان کیا ہے تاکہ کسی غلطی سے وعید کے زمرے میں نہ آجائیں۔

275- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابرہیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محافلہ اور  
عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابِنَةِ فَقِيلَ لَهُ أَمَا مزابنہ سے منع کیا۔ ان سے کہا گیا: ”کیا آپ کو نبی ﷺ  
تَحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا غَيْرٍ کی اس حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث یاد ہے؟“ انہوں  
هَذَا قَالَ بَلَى وَلَكِنْ أَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ نے کہا: ”کیوں نہیں! مگر یہ بات کہنی مجھے زیادہ اچھی لگتی  
قَالَ عَلَّقَمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ. ❷ ہے کہ عبداللہ کہتے ہیں علقمہ نے کہا:“

**فوائد:**..... ”محافلہ“ تیارفصل کی دانوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا۔ ”مزابنہ“ اتری کھجور کی کھجور پر لگی کھجوروں سے خرید و فروخت کرنا۔ ان میں دھوکہ ہونے کی وجہ سے یہ حرام ہیں۔

276- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ.....

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَبُو اسماعیل بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ ابودرداء رضی اللہ عنہما جب رسول  
الدَّرْدَاءِ إِذَا حَدَّثَكَ بِحَدِيثٍ عَنْ اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: ”اس طرح  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ أَوْ یا اس کے مشابہ یا اس جیسی۔“  
شِبْهَهُ أَوْ شَكْلَهُ. ❸

**فوائد:**..... یہ کہنے کی بجائے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا اس جیسی یا اس کے مشابہ کہنا زیادہ قرین قیاس ہے۔

277- أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ.....

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ ربیعہ بن یزید کہتے ہیں کہ ابودرداء رضی اللہ عنہما جب کوئی حدیث

❶ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 754/8، رقم: 6275

❷ ”اسنادہ صحیح“ الطبقات لابن سعد 190/6۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ اسماعیل بن عبید اللہ الحر وی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کو نہیں پایا۔ اور محمد بن کثیر ضعیف ہے۔ تاریخ ابوزرعہ

رقم: 1473، الکفاية ص: 206۔

إِذَا حَدَّثَكَ حَدِيثًا قَالَ اللَّهُمَّ إِلَّا هَكَذَا  
أَوْ كَشَكْلِهِ. ❶

278- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُسْلِمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ .....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ كُنْتُ لَا تَقْوُوتُنِي عَشِيَّةُ خَمِيسٍ إِلَّا آتَى فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رضي الله عنه فَمَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ لِسُوءٍ قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى كَانَتْ ذَاتُ عَشِيَّةٍ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَأَعْرَوْرَقْنَا عَيْنَاهُ وَانْتَفَحَتْ أَوْدَاجُهُ فَأَنَا رَأَيْتُهُ مَحْلُولَةً أَرْزَارُهُ وَقَالَ أَوْ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ أَوْ شَبِيهَهُ بِهِ. ❷

ابراہیم تمیمی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن میمون نے کہا: ”میں ہر جمعرات کی رات عبداللہ بن مسعود رضي الله عنه کے پاس جاتا تھا۔ میں نے کبھی ان کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حتیٰ کہ ایک رات انہوں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: “ عمرو بن میمون کہتے ہیں: ”ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔“ اور انہوں نے کہا: ”یہ اس جیسی ہے یا اس کی مثل ہے یا اس کے مشابہہ ہے۔“

**فوائد:** ..... (قَالَ رَسُولُ اللَّهِ) کس قدر ذمہ داری والا جملہ، صحابہ رضي الله عنهم کے فعل سے اندازہ

لگایا جاسکتا ہے۔

279- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا اشْعَثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ .....

وَأَبْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَيَّامِ تَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَقَالَ هَكَذَا أَوْ نَحْوَهُ هَكَذَا أَوْ نَحْوَهُ. ❸

ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ اگر ابن مسعود رضي الله عنه رسول اللہ ﷺ کے دنوں کی حدیث بیان کرتے تو ان کا چہرہ متغیر ہو جاتا اور کہتے: ”اس طرح یا اس جیسی، اس طرح یا اس جیسی۔“

280- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ .....

حَدَّثَنَا تَوْبَةُ الْعَبْرِيُّ قَالَ قَالَ لِي

❶ ”اسنادہ منقطع“ ربیعہ بن یزید نے حضرت ابورزاء رضي الله عنه کو نہیں پایا۔ حلیۃ الاولیاء 23/1، الکفایۃ ص: 205۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 753/8۔ سنن ابن ماجہ، المقدمہ، 23 باب التوقی فی الحدیث عن رسول، المحدث الفاصل 549۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ اضعف بن سوار ضعیف ہے۔

تم نے فلاں شخص کو دیکھا ہے جو کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؟“ میں ابن عمر کے پاس دو سال یا اڑھائی سال رہا تو میں نے اس حدیث کے علاوہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔“

الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ قُلَانَا الَّذِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَعَدْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ سَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَنِصْفًا فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ. ❶

**فوائد:** ..... جس حدیث کے بیان میں صحابہ رضی اللہ عنہم اور ائمہ حفظہ اللہ نے اس قدر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہو اس کے بارے میں لوگوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنا اور عوام ذہنوں کو پراگندہ کرنا جیسا کہ منکرین حدیث کا طریقہ کار رہا ہے کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

281- أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عبداللہ بن ابوسفر کہتے ہیں کہ شععی نے کہا: میں نے ابن عمر کے پاس ایک سال مجلس اختیار کی، میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جَالَسْتُ ابْنَ عُمَرَ سَنَةً فَلَمْ أَسْمَعْهُ يَذْكُرْ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷

282- أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

ثابت بن قطبہ انصاری کہتے ہیں کہ عبداللہ ہمیں ایک ماہ میں دو یا تین حدیثیں بیان کرتے تھے۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ قُطَيْبَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُنَا فِي الشَّهْرِ بِالْحَدِيثَيْنِ أَوْ الثَّلَاثَةِ. ❸

283- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ.....

عبدالملک عبید کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ بن مالک کا ہمارے پاس سے گذر ہوا تو ہم نے کہا: ”ہمیں کوئی حدیث سنائیں

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبِيدٍ قَالَ مَرَّ بِنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِبَعْضِ مَا

❶ ”اسنادہ صحیح“ السنن الکبریٰ 323/9 باب ما جاء في الضب، مصنف ابن ابی شیبہ 755/8 رقم: 6278-المحدث الفاصل رقم: 739۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ سنن ابن ماجہ، المقدمه: 26 باب التوقی فی الحدیث عن رسول اللہ W، مصنف ابن ابی شیبہ 755/8 رقم: 6279۔

❸ ”اسنادہ حسن“ امام دارمی ہایں الفاظ روایت کرنے میں متفرق ہیں۔

سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ وَأَتَحَلَّلُ. ❶  
جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔“ انہوں نے کہا:  
”جی ہاں!“

284- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.....  
عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ قَلِيلَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ❷  
محمد کہتے ہیں انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی کم ہی حدیثیں بیان کرتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: ”یا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔“

**فوائد:**..... ”أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ“ حدیث بیان کرتے ہوئے اس کا آخر میں استعمال کرنا انتہائی پراہمیت ہے لہذا اسے اپنانا بہتر ہے۔ اور کمال احتیاط و ورع کی نشانی ہے۔

285- أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ.....  
عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا قَالَ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ❸  
محمد کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: ”جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔“

286- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ.....  
حَدَّثَنِي السَّائِبُ ابْنُ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ سَعْدِ إِلَى مَكَّةَ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ. ❹  
سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میں سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ گیا تو میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا، حتیٰ کہ ہم مدینہ لوٹ آئے۔

287- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بَيَّانٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

❶ ”اسنادہ جید“

❷ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 754/8 رقم 6274 سنن ابن ماجہ، المقدمة، باب التوقی فی الحدیث عن رسول اللہ ﷺ الکفایة ص: 206۔ جامع بیان العلم وفضله، رقم: 426۔

❸ ”اسنادہ صحیح“

❹ ”اسنادہ صحیح“ سنن ابن ماجہ، المقدمة، باب التوقی فی الحدیث عن رسول اللہ ﷺ، مصنف ابن ابی شیبہ 755/8۔ رقم: 6277۔

قرظہ بن کعب بیان کرتے ہیں کہ عمر نے انصار کو رخصت کیا جب وہ مدینہ سے جانے لگے تو عمر نے کہا: ”کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہیں کیوں رخصت کرنے آیا ہوں؟“ ہم نے کہا: ”انصار کے لئے“ عمر نے کہا: ”تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جن کی زبانیں قرآن کی تلاوت کی وجہ سے کھجور کی شاخوں کی طرح ہلتی ہوں گی۔ تم ان کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے نہ روکنا اور میں تمہارا شریک ہوں۔“ قرظہ کہتے ہیں: ”میں نے ان کو کوئی حدیث نہیں سنائی حالانکہ میں نے بھی اپنے ساتھیوں کی طرح احادیث سن رکھی تھیں۔“

عَنْ قَرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عُمَرَ شَاعَ الْأَنْصَارَ حِينَ خَرَجُوا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ شَاعْتُمْ قُلْنَا لِحَقِّ الْأَنْصَارِ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ قَوْمًا تَهْتَزُّ أَلْسِنَتُهُمْ بِالْقُرْآنِ اهْتِزَّازَ النَّخْلِ فَلَا تَصُدُّوهُمْ بِالْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا شَرِيكُكُمْ قَالَ فَمَا حَدَّثْتُ بِشَيْءٍ وَقَدْ سَمِعْتُ كَمَا سَمِعَ أَصْحَابِي. ❶

**فوائد:** ..... اسلام کے بیشتر احکام احادیث کے ساتھ خاص ہیں۔ مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ان کو حدیث کے بغیر سمجھنا ناممکن ہے۔ اس لیے ان کے بارے حدیث کا بیان ناگزیر ہے۔ البتہ ایسی احادیث مثلاً جو آپ ﷺ کے ظاہری حسن کے متعلق یا اور خوبیوں کے متعلق یعنی جن کا براہ راست مسائل سے تعلق نہیں یہ دوسری قسم سے عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو روکا ہوگا۔ (واللہ اعلم)

288- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

قرظہ بن کعب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے انصار کا ایک لشکر کوفہ کی طرف بھیجا تو مجھے بھی ان کے ساتھ بھیجا اور وہ ہمارے ساتھ چلنے لگے حتیٰ کہ صرار پر آئے مدینہ کے راستے میں ایک کنواں ہے اور وہ اپنے پاؤں سے گرد و غبار اتارنے لگے پھر انہوں نے کہا: ”تم کوفہ جا رہے ہو تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کی آوازیں قرآن (پڑھنے) کی وجہ سے رونے کی طرح ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ محمد ﷺ کے ساتھی آ گئے، محمد ﷺ کے ساتھی آ گئے، وہ تمہارے

عَنْ قَرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى الْكُوفَةِ فَبِعَثْنِي مَعَهُمْ فَجَعَلَ يَمْشِي مَعَنَا حَتَّى أَتَى صِرَارًا وَصِرَارًا مَاءٌ فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَ يَنْفُضُ الْعُبَارَ عَنْ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ الْكُوفَةَ فَتَأْتُونَ قَوْمًا لَّهُمْ أَرْزِزٌ بِالْقُرْآنِ فَيَأْتُونَكُمْ فَيَقُولُونَ قَدِمَ أَصْحَابُ

❶ "اسنادہ صحیح" طبقات ابن سعد 2/6، جامع بیان العلم وفضله 1691، مستدرک حاکم: 102/1۔



پاس آئیں گے اور تم سے کوئی حدیث پوچھیں گے تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کم روایت کرنا اور میں اس بارے میں تمہارا شریک ہوں۔“ قرظہ کہتے ہیں: ”میں لوگوں میں بیٹھتا اور وہ نبی ﷺ کی حدیث کا ذکر کرتے اور مجھے آپ کی حدیثیں سب سے زیادہ یاد تھیں جب میں ذکر کرنے لگتا تو مجھے عمر بن الخطابؓ کی بات یاد آتی اور میں خاموش ہو جاتا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”ان حدیثوں کا مطلب میرے نزدیک یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی لڑائی کی حدیثیں تھیں، سنن و فرائض کی حدیثیں نہ تھیں۔“

مُحَمَّدٍ قَدِمَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ فَيَأْتُونَكَمْ فَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْحَدِيثِ فَاعْلَمُوا أَنَّ أَسْبَغَ الْوُضُوءِ ثَلَاثٌ وَتِسْتَانٍ تُجْزِيَانِ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ الْكُوفَةَ فَتَأْتُونَ قَوْمًا لَهُمْ أَرْبُزٌ بِالْقُرْآنِ فَيَقُولُونَ قَدِمَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ قَدِمَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ فَيَأْتُونَكَمْ فَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْحَدِيثِ فَأَقْلُوا الرِّوَايَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا شَرِيكُكُمْ فِيهِ قَالَ قَرِظَةُ وَإِنْ كُنْتُ لِأَجْلِسُ فِي الْقَوْمِ فَيَذْكُرُونَ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لِمَنْ أَحْفَظُهُمْ لَهُ فَإِذَا ذَكَرْتُ وَصِيَّةَ عُمَرَ سَكَتُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ مَعْنَاهُ عِنْدِي الْحَدِيثُ عَنْ أَيَّامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ. ①

289- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ ثُمَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ارْتَعَدْتُمْ قَالَ نَحْوُ ذَلِكَ أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ. ②

فرمایا: پھر وہ کانپ گئے پھر کہا: ”اس طرح یا اس سے زائد۔“

290- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ نَجِيحٍ بَيَانٌ كَرْتِي هِيَ كَمَا بَيَّهْتُمْ لَهَا: فِي ابْنِ عَمْرِو

① ”اسنادہ ضعیف“ سنن ابن ماجہ، المقدمة، باب التوفی فی الحدیث عن رسول اللہ ﷺ معرفة السنن والآثار، رقم: 17739۔

② ”اسنادہ صحیح“ مسند احمد رقم: 4016 طبع مکتب اسلامی، مستدرک حاکم: 111/1۔

ساتھ مدینہ گیا۔ میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے صرف ایک بار یہی بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ایک درخت کا گودا لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: ”درختوں میں سے ایک درخت ہے جو مسلمان آدمی کی طرح ہے۔“ میں نے ارادہ کیا کہ میں کہوں: ”وہ کھجور کا درخت ہے۔“ پھر میں نے دیکھا کہ ”میں لوگوں میں سے چھوٹا ہوں، تو میں خاموش ہو گیا۔“ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”میری خواہش تھی کہ تم نے کہہ دیا ہوتا اور مجھے اتنا زیادہ بار ہوتا۔“

صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ أَسْمَعُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأْتَيْتَ بِجُمَارٍ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرًا مِثْلَ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ فَنظَرْتُ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُ قَالَ عُمَرُ وَدِدْتُ أَنَّكَ قُلْتَ وَعَلَى كَذَا. ❶

**فوائد:** ..... اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) صحابہ رضی اللہ عنہم کا کم کم حدیث بیان کرنا (۲) کھجور کا درخت مسلمان کی طرح ہونا مثلاً آندھیوں، طوفانوں اور ادھر ادھر جھولنے کے باوجود اپنی جڑ پر کھڑے رہنا جس طرح مسلمان مصائب میں ڈٹتا رہتا ہے۔ پھر جس طرح کھجور نرم، میٹھی اور شربتی سے لبریز ہوتی ہے اسی طرح مسلمان نرم زبان، صاحب ایمان اور باخلاق ہوتا ہے، کھجور کھانے سے تقویت ملتی ہے اسی طرح مومن کے پاس بیٹھنے سے روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۳) چھوٹوں کا بڑوں کی محفل میں خاموشی اختیار کرنا (۴) اگر کوئی علمی بات کسی کی سمجھ میں نہ آ رہی ہو تو اسے بڑوں کی محفل میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

291- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْهَدَادِيُّ .....

حَدَّثَنَا صَالِحُ الدَّهَّانُ قَالَ مَا سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِعْظَامًا وَاتِّقَاءً أَنْ يَكْذِبَ عَلَيْهِ. ❷

صالح دھان کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن یزید کو کبھی یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسے بڑی بات سمجھنے اور آپ پر جھوٹ باندھنے سے پرہیز کرنے کی وجہ سے۔“

292- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ .....

❶ ”صحیح البخاری، کتاب العلم، باب قول المحدث حدثنا، حدیث: 61، صحیح مسلم۔ کتاب صفات المنافقین،

باب مثل المؤمن مثال النخلة، حدیث: 7030۔

❷ ”اسنادہ جید“ کتاب المعرفة امام نسوی 15/2۔

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کعب رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی بات پوچھنے آئے اور کعب لوگوں میں تھے کعب نے کہا: ”آپ ان سے کیا چاہتے ہیں؟“ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”آپ جان لیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کو مجھ سے زیادہ حدیثیں یاد نہیں ہیں۔“ تو کعب نے کہا: تو جس کو بھی کوئی چیز تلاش کرنے والا پائے گا وہ کسی نہ کسی دن اس سے سیر ہو جائے گا۔ مگر علم تلاش کرنے والا یا دنیا تلاش کرنے والا کبھی اس سے سیر نہیں ہوتا۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کیا تو کعب ہے؟“ انہوں نے کہا: ”ہاں۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں اسی لئے آیا تھا۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى كَعْبٍ يَسْأَلُ عَنْهُ وَكَعْبٌ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ كَعْبٌ مَا تُرِيدُ مِنْهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَا أَعْرِفُ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكُونَ أَحْفَظَ لِحَدِيثِهِ مِنِّي فَقَالَ كَعْبٌ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَالِبَ شَيْءٍ إِلَّا سَيَشْبَعُ مِنْهُ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا طَالِبَ عِلْمٍ أَوْ طَالِبَ دُنْيَا فَقَالَ أَنْتَ كَعْبٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ لِمِثْلِ هَذَا جِئْتُكَ. ①

293- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْئِيرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَلٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

طاؤس کہتے ہیں: ”عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں زیادہ عالم کون ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے علم کے ساتھ لوگوں کے علم کو جمع کرے اور طالب علم بھوکا ہے۔“

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ مَنْ جَمَعَ عِلْمَ النَّاسِ إِلَى عِلْمِهِ وَكُلَّ طَالِبِ عِلْمٍ غَرَّانٌ إِلَى عِلْمِهِ. ②

**فوائد:** ..... معلوم ہوا علم کو مسلسل لوگوں سے حاصل کرنے سے ہی آدمی بڑا عالم بن سکتا ہے۔ اور یہ اسی کے لیے ممکن ہے جو علم کی بھوک مننے نہ دے۔ نیز انسان غور کرنے سے جان سکتا ہے کہ ہر دوسرے شخص میں اللہ نے کوئی نہ کوئی خوبی ضرور پیدا کی ہے۔ جس کو یہ حاصل کر کے اپنے علم میں اضافہ کر سکتا ہے۔

294- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

خلیل بن مرة بیان کرتے ہیں کہ معاویہ بن قوۃ نے کہا:

عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مَرَّةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُوَّةٍ.....

① ”اسنادہ منقطع ضعيف“ مستدرک حاکم 92/1، امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”فیہ انقطاع“

② ”اسنادہ صحیح“



النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ  
فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ وَكَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَأْنَا  
الْقُرْآنَ فَوَاللَّهِ لَنَقْرَأَنَّهُ وَلَنَقْرِئَنَّهُ نِسَانًا  
وَأُنْسَانًا فَقَالَ ثَبَكْتَلَكِ أُمَّكَ يَا زِيَادُ  
إِنْ كُنْتُ لَأُعْذَكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ  
الْمَدِينَةِ هَذِهِ التَّورَةُ وَالْإِنْجِيلُ عِنْدَ  
الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَمَاذَا يُعْنِي عَنْهُمْ  
قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيْتُ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ  
قَالَ قُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أُحْوَكُ  
أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ قَالَ  
صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ بَشَتْ لَأُحَدِّثَنَّكَ  
بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوعُ  
يُوشِكُ أَنْ تَدْخَلَ مَسْجِدَ الْجَمَاعَةِ  
فَلَا تَرَى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا. ❶

کی کسی چیز پر قدرت نہیں رکھیں گے۔“ زیاد بن لبید  
انصاری نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ہم سے علم کیسے چھینا  
جائے گا، حالانکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اللہ کی قسم ہم خود بھی  
پڑھیں گے اور اپنی عورتوں اور بیٹوں کو بھی پڑھائیں گے۔“  
آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے زیاد! تجھے تیری ماں گم پائے،  
میں تجھے مدینہ کے سمجھداروں میں شمار کرتا تھا، یہ تورات  
اور انجیل یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس ہے۔ تو انہیں  
کیا فائدہ ہوا؟“ جبیر کہتے ہیں میں عبادۃ بن صامت رضی اللہ  
کو ملا، میں نے کہا: ”کیا تو نے سنا ہے، جو تیرا بھائی  
ابودرداء کہتا ہے؟ پھر میں نے اسے اس بات کی خبر دی جو  
ابودرداء نے کہی تھی۔ اس نے کہا: ”ابودرداء نے سچ کہا  
ہے اگر تو چاہے تو میں تجھے پہلے علم کے متعلق بتاؤں جو  
لوگوں سے اٹھایا جائے گا وہ عاجزی ہے قریب ہے کہ تو  
کسی جامع مسجد میں داخل ہو تو کوئی عاجزی کرنے والا  
آدمی نہ پاؤ۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا خشوع و خضوع کا علم سے گہرا تعلق ہے کیونکہ علم سے رب کی معرفت اور معرفت  
سے خشوع و خشیت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ عدم خشوع عدم علم پر دلالت کرتا ہے۔ مزید اگلی حدیث دیکھئے۔  
297- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ  
الْكِنَانِيُّ.....

مکحول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح میری  
فضیلت تمہارے ادنیٰ پر ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ  
حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ  
كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ

❶ ”صحیح بالشواہد“ جامع ترمذی، کتاب العلم باب ما جاء فی ذهاب العلم رقم: 2655، مستدرک حاکم 99/1،  
مجمع الزوائد رقم 992-993-994۔

آیت پڑھی: ”اللہ سے اس کے علماء بندے ہی ڈرتے ہیں۔“ (فاطر: ۲۸) ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمان و زمین والے اور سمندر کی مچھلیاں ان لوگوں پر رحمت کی دعائیں کرتی ہیں۔ جو لوگوں کو بھلائی سکھائیں۔“  
 الْآيَةُ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِوَالنُّونَ فِي الْبُحْرِ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَعْلَمُونَ النَّاسَ الْخَيْرَ. ❶

**فوائد:** ..... عابد کی عبادت کا فائدہ صرف اسی کی ذات کو جب کہ عالم کے علم کا فائدہ جمع الناس کو ہوتا ہے لہذا اس کے بتانے سے جتنوں کو عبادت کی توفیق ملے گی ان سب کا ثواب برابر اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہوتا جائے گا۔ نیز سبھی مخلوقات کی دعائیں بطور بونس حاصل ہوں گی۔

298- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أُسَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنْ لَيْثٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ۖ قَالَ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ عَالِمًا حَتَّى لَا يَحْسُدَ مِنْ فَوْقِهِ وَلَا يَحْقِرَ مِنْ دُونِهِ وَلَا يَتَّبِعِي بِعِلْمِهِ نَمْنًا. ❷  
 لیث ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اس وقت تک عالم نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے سے بڑوں پر حسد نہ کرے اور چھوٹوں کو حقیر نہ سمجھے اور اپنے علم سے دنیا نہ تلاش کرے۔“

**فوائد:** ..... عالم کے لیے ان تین چیزوں سے بری ہونا ضروری ہے: (۱) بڑوں سے حسد (۲) کمزروں کو حقیر جاننا (۳) علم کے ذریعے دنیا طلبی۔ لیکن آج کل یہ تینوں اوصاف رزیدہ اکثر علماء نے اپنے اوپر لازم کر لیے ہیں۔

299- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ.....

عَنْ مُسَعَّرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْأَعْلَى التَّمِيمِيَّ كَوَيْهَ كَيْهَ هُوَ سَنَا: ”جس کو ایسا علم دیا جائے جس سے وہ نہ روئے تو وہ اس لائق ہے کہ اسے وہ علم نہ دیا جائے جو اسے نفع پہنچائے۔ کیونکہ اللہ نے عالموں کی صفت بیان کی ہے۔“  
 عَنْ مُسَعَّرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْأَعْلَى التَّمِيمِيَّ يَقُولُ مَنْ أُوتِيَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَا يُكْبِيهِ لِخَلِيقٍ أَنْ لَا يَكُونَ أُوتِيَ عِلْمًا يَنْفَعُهُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى نَعَتَ الْعُلَمَاءِ نَمًّا

❶ ”حسن انشاء الله“ جامع ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی فضله الفقه علی العبادۃ رقم: 2686، المعجم الکبیر طبرانی 278/8 رقم: 7911، الدر المنثور 251/5۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ مصنف ابن شیبہ 223/13 رقم: 16477، حلیۃ الاولیاء 306/1، جامع بیان العلم رقم: 858۔

قَرَأَ الْقُرْآنَ إِنَّ الَّذِينَ أُوْتُوا الْعِلْمَ إِلَى قَوْلِهِ يَكُونُونَ. ❶

پھر انہوں نے قرآن کی یہ آیت پڑھی: ”بے شک وہ لوگ جو علم دیئے گئے.. الخ۔“ (اسراء: 109، 107)

**فوائد:**..... یعنی علماء کے جلیل اوصاف میں سے ایک بڑا وصف ان کا خوف الہی سے رونا ہے۔ بلکہ ایک محدث فرماتے ہیں: باعمل عالم دین دو چیزوں سے کبھی سیر نہیں ہوتا (1) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے (2) اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے رونے سے۔

300- أَخْبَرَنَا عَصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَصَّالَةَ.....

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ. عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ لَا تَكُونُ عَالِمًا حَتَّى يَكُونَ فِيكَ ثَلَاثٌ خِصَالٍ لَا تَبْغِي عَلَى مَنْ فَوْقَكَ وَلَا تَحْقِرُ مَنْ دُونِكَ وَلَا تَأْخُذَ عَلَى عِلْمِكَ دُنْيَا. ❷

عبد اللہ بن عمر عمری بیان کرتے ہیں کہ ابو حازم نے کہا: ”تو اس وقت تک عالم نہیں ہو سکتا جب تک تجھ میں تین خوبیاں نہ ہوں۔ (1) اپنے سے بڑے پر ظلم نہ کرو۔ (2) اپنے سے چھوٹے کو حقیر نہ جانو۔ (3) اپنے علم سے دنیا تلاش نہ کرو۔“

**فوائد:**..... عالم باعمل ہی حقیقی مقبول عالم ہے ورنہ علم بلا عمل وبال ہے اسی طرح اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لیے علم کا حصول گناہ کا باعث ہے۔ نیز حصول علم کے بعد ہر وقت رب تعالیٰ کی طرف دھیان رہنا چاہیے۔ تبھی علم موجب خیر ہوتا ہے۔

301- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّسُ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ لَا تَكُونُ عَالِمًا حَتَّى تَكُونَ مُتَعَلِّمًا وَلَا تَكُونُ بِالْعِلْمِ عَالِمًا حَتَّى تَكُونَ بِهِ عَامِلًا وَكَفَى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا وَكَفَى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ مُمَارِيًا وَكَفَى بِكَ

سلیمان بن موسیٰ دمشقی ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہا: ”تم عالم نہیں بنو گے حتیٰ کہ تم علم سیکھو اور تم علم سے عالم نہیں بن سکتے حتیٰ کہ تم اس پر عمل کرو، اور تمہارے گناہ کے لئے یہی کافی ہے کہ تم بحث کرنے والے بن جاؤ۔ اور تمہارے گناہ کے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ کی ذات کے علاوہ باتیں کرو۔“

❶ ”اسنادہ جید“ کتاب امام ابن مبارک ص: 125، حلیۃ الاولیاء 88/5 مصنف ابن ابی شیبہ 542/13۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ حلیۃ الاولیاء 342/3۔

كَادِبًا أَنْ لَا تَزَالَ مُحَدِّثًا فِي غَيْرِ ذَاتِ  
اللَّهِ. ❶

**فوائد:** ..... عالم باعمل ہی حقیقی مقبول عالم ہے ورنہ علم بلاعمل وبال ہے اسی طرح اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لیے علم کا حصول گناہ کا باعث ہے۔ نیز حصول علم کے بعد ہر وقت رب تعالیٰ کی طرف دھیان رہنا چاہیے۔ تبھی علم موجب خیر ہوتا ہے۔

302- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ .....

عَنْ عُمَرََانَ الْمُنْقَرِيِّ قَالَ قُلْتُ  
لِلْحَسَنِ يَوْمًا فِي شَيْءٍ قَالَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ  
لَيْسَ هَكَذَا يَقُولُ الْفُقَهَاءُ فَقَالَ  
وَيَحُكُّكَ وَرَأَيْتَ أَنْتَ فَقِيهًا قَطُّ إِنَّمَا  
الْفَقِيهُ الزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا الرَّاعِبُ فِي  
الْآخِرَةِ الْبَصِيرُ بِأَمْرِ دِينِهِ الْمَدَاوِمُ  
عَلَى عِبَادَةِ رَبِّهِ. ❷

عمران منقری کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن حسن سے ایک بات کہی جس کے وہ قائل تھے کہ ”اے ابوسعید! علماء تو ایسے نہیں کہتے۔ تو انہوں نے کہا: ”تجھ پر افسوس ہے کیا کبھی تو نے کوئی عالم دیکھا؟ عالم تو صرف وہ ہوتا ہے جو دنیا سے بے رغبتی کرنے والا ہو۔ اور آخرت کا خواہش مند ہو اپنے دینی کام پر نظر رکھنے والا ہو۔ اپنے رب کی عبادت پر ہمیشگی کرنے والا ہو۔“

303- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَجَلِيُّ .....

عَنْ مُسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
قِيلَ لَهُ مَنْ أَفْقَهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَالَ  
أَتَقَاهُمْ لِرَبِّهِ. ❸

معسر کہتے ہیں کہ سعد بن ابراہیم سے کہا گیا کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟ ”انہوں نے کہا: ”ان میں سے وہ جو اپنے رب سے زیادہ ڈرتا ہو۔“

304- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ .....

عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ  
إِنَّمَا الْفَقِيهُ مَنْ يَخَافُ اللَّهَ. ❹

لیث بن ابوسلیم بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔“

❶ ”اسنادہ حسن“ کتاب الزهد امام وکیع، رقم: 220، اقتضاء العلم رقم: 16۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ: 498/13، رقم: 17037۔ حلیۃ الاولیاء: 147/2۔

❸ ”حسن بالشواہد“ حلیۃ الاولیاء: 169/3۔

❹ ”اسنادہ ضعیف والمعنی صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ: 17301 حلیۃ الاولیاء: 280/3، جامع بیان العلم



305- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ يَعْقُوبَ الْقُمِّيِّ حَدَّثَنِي لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ .....

علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”عالم وہ ہے جو علم کو سمجھے، اور لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور لوگوں کو اللہ کی نافرمانیوں میں رخصت نہ دے۔ اور لوگوں کو اللہ کے عذاب سے بے خوف نہ کرے اور قرآن کو چھوڑ کر کسی دوسری چیز کی طرف رغبت نہ کرے، کیونکہ علم کے بغیر عبادت میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور سمجھ کے بغیر علم نہیں، اور سوچ کے بغیر تلاوت نہیں۔“

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ الْفَقِيهَ حَقَّ الْفَقِيهِ مَنْ لَمْ يَقْبِطِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ فِي مَعْاصِي اللَّهِ وَلَمْ يُؤْمِنُهُمْ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَدْعِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ إِنَّهُ لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَا عِلْمَ فِيهَا وَلَا عِلْمَ لَا فَهْمَ فِيهِ وَلَا قِرَاءَةَ لَا تَدَبَّرَ فِيهَا. ❶

306- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَيْثٍ .....

یحییٰ بن عباد کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”مکمل عالم اور فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور لوگوں کو اللہ کے عذاب سے بے خوف نہ کرے اور لوگوں کو اللہ کی نافرمانی میں رخصت نہ دے کیونکہ بغیر علم کے عبادت میں بھلائی نہیں۔ اور سمجھ کے بغیر علم میں بھلائی نہیں۔ اور تدبیر کے بغیر تلاوت میں بھلائی نہیں۔“

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ الْفَقِيهَ حَقَّ الْفَقِيهِ الَّذِي لَا يَقْبِطُ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَا يُؤْمِنُهُمْ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ وَلَا يُرَخِّصْ لَهُمْ فِي مَعْاصِي اللَّهِ إِنَّهُ لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَا عِلْمَ فِيهَا وَلَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَا فَهْمَ فِيهِ وَلَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةٍ لَا تَدَبَّرَ فِيهَا. ❷

307- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنِي عَمِيَّ جَرِيرُ بْنُ زَيْدٍ .....

تمیج کہتے ہیں کہ کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”بے شک میں

أَنَّهُ سَمِعَ تَبِيْعًا يَحْدِثُ عَنْ كَعْبٍ قَالَ

❶ ”اسنادہ ضعیف“ فضائل القرآن، ابن ضریس رقم: 69، حلیۃ الاولیاء، 77/1، الفقیہ والمتفقہ 161/2۔ سلسلہ

الاحادیث الضعیفہ 171/2 حدیث: 734۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ تعلق اول دیکھیں۔

ان لوگوں کا حال پاتا ہوں جو عمل کرنے کے لیے علم نہیں پڑھیں گے۔ اور نہ ہی عبادت کے لیے علم پڑھیں گے اور آخرت کے کام سے دنیا تلاش کریں گے۔ اور بھیڑ کے چمڑے پہنیں گے اور ان کے دل ایلوے سے بھی زیادہ کڑوے ہوں گے۔ وہ مجھے دھوکا دیں گے یا میرے ساتھ مکر کریں گے تو میں اپنی قسم اٹھاتا ہوں کہ میں ان کے درمیان ایسا فتنہ نکالوں گا جو انہیں حیران کر دے گا اور ان کے بڑے بڑے عقلمندوں کو بھی حیران کر دے گا۔“

إِنِّي لِأَجِدُ نَعْتَ قَوْمٍ يَتَعَلَّمُونَ لِبَغْيِ  
الْعَمَلِ وَيَتَفَقَّهُونَ لِبَغْيِ الْعِبَادَةِ  
وَيَطْلُبُونَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ وَيَلْبَسُونَ  
جُلُودَ الصَّانِ وَقُلُوبُهُمْ أَمْرٌ مِنَ الصَّبْرِ  
فَبِئْسَ يَغْتَرُونَ أَوْ يَأْسَى يُخَادِعُونَ  
فَحَلَفْتُ بِي لِأَتِيحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً تَتْرُكُ  
الْحَلِيمَ فِيهَا حَيْرَانَ. ①

308- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِيُّ.....

ابو عمران جو بی بیان کرتے ہیں کہ هرم بن حیان نے کہا کہ ”فاسق عالم سے بچو۔“ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو اس کی طرف لکھا: لکھا: ”فاسق عالم کون ہے؟“ اور هرم اس سے ڈر گئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اس نے لکھا: ”اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! میں نے اپنی بات سے صرف لوگوں کی خیر خواہی کا ارادہ کیا تھا۔ اس کے بعد ایسے پیشوا ہوں گے جو علم کے ساتھ باتیں کریں گے اور فسق پر عمل کریں گے۔ اور لوگوں کو شبہ میں ڈال کر گمراہ کریں گے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍوَانُ الْجَوْنِيُّ عَنْ هَرَمِ بْنِ  
حَيَّانَ أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْعَالِمَ الْفَاسِقَ  
فَبَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ  
وَأَشْفَقَ مِنْهَا مَا الْعَالِمُ الْفَاسِقُ قَالَ  
فَكَتَبَ إِلَيْهِ هَرَمٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَاللَّهِ  
مَا أَرَدْتُ بِهِ إِلَّا الْخَيْرَ يَكُونُ إِمَامٌ  
يَتَكَلَّمُ بِالْعِلْمِ وَيَعْمَلُ بِالْفِسْقِ فَيُشْبِهُهُ  
عَلَى النَّاسِ فَيُضِلُّوَانُ. ②

**فوائد:** ..... معلوم ہوا ہے عمل عالم فاسق ہے ایسوں کی صحبت سے بچنا چاہیے۔

309- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ.....

محمد بن مطرف اور عبدالعزیز بن اسماعیل بن عبید اللہ بن ابومہاجر بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جو کوئی اپنے دین کی عزت چاہے وہ بادشاہ کے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَطْرَفٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ  
ابْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

① ”اسنادہ صحیح“ شعب الایمان رقم: 1918-

② ”اسنادہ صحیح“ طبقات ابن سعد 96/17، سیر اعلام النبلاء 49/4-

مَنْ أَرَادَ أَنْ يُكْرَمَ دِينَهُ فَلَا يَدْخُلْ عَلَى السُّلْطَانِ وَلَا يَخْلُونَ بِالنِّسْوَانِ وَلَا يُخَاصِمَنَّ أَصْحَابَ الْأَهْوَاءِ. ❶

پاس نہ جائے اور تہائی میں عورتوں سے نہ ملے اور خواہشات والوں سے جھگڑانہ کرے۔“

**فوائد:**..... یہ تینوں خصلتیں دین کو نقصان دینے والی ہیں۔ چنانچہ ان سے احتراز ہی بہتر ہے۔

310- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنْ يُونُسَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَيْمُونُ بْنُ مَهْرَانَ بِإِيَّاكَ وَالْخُصُومَةَ وَالْجِدَالَ فِي الدِّينِ وَلَا تُجَادِلَنَّ عَالِمًا وَلَا جَاهِلًا أَمَا الْعَالِمُ فَإِنَّهُ يَخْزُنُ عَنْكَ عِلْمَهُ وَلَا يَسْأَلِي مَا صَنَعْتَ وَأَمَا الْجَاهِلُ فَإِنَّهُ يَخْشِنُ بِصُدْرِكَ وَلَا يُطِيعُكَ. ❷

یونس کہتے ہیں کہ: مجھے میمون بن مهران نے خط لکھا کہ جھگڑے سے بچو اور دین میں جھگڑانہ کرو اور عالم اور جاہل سے جھگڑانہ کرو کیونکہ عالم کے علم کو تیری طرف سے غم پہنچے گا اور جو تو کرے گا وہ اس کی پرواہ نہیں کرے گا۔ اور جو جاہل ہیں وہ تیرے سینے کو سخت دے گا اور تیری بات نہیں مانے گا۔“

**فوائد:**..... معلوم ہوا جاہل و عالم دونوں سے جھگڑا نقصان دہ ہے کیونکہ عالم کو اس سے ٹھیس پہنچے گی وہ تیری خیر خواہی سے رک سکتا ہے جب کہ جاہل مانے گا کچھ بھی نہیں البتہ تجھے پریشان ضرور کرے گا۔

311- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَبِ دَعِ الْمِرَاءَ فَإِنَّ نَفْعَهُ قَلِيلٌ وَهُوَ يَهَيِّجُ الْعَدَاوَةَ بَيْنَ الْأَخْوَانِ. ❸

یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ”جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ اس کا فائدہ کم ہے اور وہ بھائیوں کے درمیان عداوت پھیلاتا ہے۔“

312- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ.....

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ مَنْ

اسماعیل بن ابوحکیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو کوئی اپنے دین کو

❶ ”اسنادہ ضعیف“ امام دارمی نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ حلیۃ الاولیاء 82/4، الانساب 188/3۔ الاکمال مع التعلیق 254/2۔

❸ ”اسنادہ معضل“ امام دارمی متفرد ہیں۔

جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ أَكْثَرَ  
جھکڑے کا نشانہ بنائے گا وہ اپنے دین کو بدلتا رہے گا۔“  
التَّقْلُ. ❶

**فوائد:**..... دینی موضوعات پر عموماً بحث و مباحثہ کرتے رہنا یہ ڈولیدہ فکری کا باعث ہے ان سے بچنا ہی بہتر ہے۔

313- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ.....

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ كَتَبَ  
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ  
إِنَّهُ مَنْ تَعَبَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ  
أَكْفَرَ مِمَّا يُصْلِحُ وَمَنْ عَدَّ كَلَامَهُ مِنْ  
عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ وَمَنْ  
جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَةِ كَثُرَ  
تَقْلُهُ. ❶

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مدینہ والوں کو لکھا: ”جو کوئی بغیر علم کے عبادت کرے اس کے نیک کاموں سے زیادہ برے کام ہوں گے۔ اور جو کوئی اپنی باتوں کو عمل میں شمار کرے اس کی زیادہ باتیں با مقصد ہی ہوں گی۔ اور جو اپنے دین کو جھکڑے کا نشانہ بنائے وہ اپنے دین کو بدلتا رہے گا۔“

314- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ  
الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ شَيْءٍ مِنْ  
الْأَهْوَاءِ فَقَالَ عَلَيْكَ بِدِينِ الْأَعْرَابِيِّ  
وَالْعُلَامِ فِي الْكُتَابِ وَاللَّهِ عَمَّا سِوَى  
ذَلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ كَثُرَ تَقْلُهُ أَيُّ  
يُنْتَقِلُ مِنْ رَأْيٍ إِلَى رَأْيٍ. ❶

جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کسی آدمی نے خواہش کے متعلق کچھ پوچھا تو انہوں نے کہا: ”دیہاتیوں اور مدرسے کے لڑکوں کا دین لازم پکڑو اور جو اس کے علاوہ ہو اس سے تعلق نہ رکھو۔“ ابو محمد کہتے ہیں کہ ”دین کو بدلنا یعنی رائے پر رائے کو بدلتے رہنا۔“

❶ ”اسنادہ صحیح“ الشریعہ امام آجری ص: 62، اصول اعتقاد اہل السنۃ، اللارکائی رقم: 216۔ جامع بیان العلم وفضلہ: 1770۔

❷ ”رجالہ نقات غیرانہ منقطع“ سعید بن عبدالعزیز نے عمر بن عبدالعزیز کو نہیں پایا۔ جامع بیان العلم، رقم: 132۔

❸ ”اسنادہ مقطع“ جعفر بن برقان نے ابن عبدالعزیز کو نہیں پایا۔ شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ رقم: 250۔

## [30].....بَابُ فِي اجْتِنَابِ الْأَهْوَاءِ

خواہشات سے بچنا

315- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ.....

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: ”جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ اپنے عام لوگوں کے علاوہ کوئی بات کر رہے ہیں تو وہ گمراہی کی بنیاد ڈال رہے ہیں۔“

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا يُتَبَحُّونَ بِأَمْرِ دُونَ عَامِيهِمْ فَهُمْ عَلَى تَأْسِيسِ الضَّلَالَةِ. ❶

**فوائد:**..... فتنے و گمراہی کی ابتدا عموماً لوگوں کی آپس میں سرگوشی سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اہل

ضلالت پہلے آپس میں مشورہ طے کر کے پھر لوگوں میں اس کو پھیلاتے ہیں۔

316- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَقَ.....

ابن مبارک بیان کرتے ہیں کہ اوزاعی نے کہا: ”ابلیس نے اپنے دوستوں سے کہا: تم کس راستے سے ابن آدم کے پاس جاتے ہوں؟ انہوں نے کہا: ہر راستے سے۔“ ابلیس نے کہا: کیا تم ان کے پاس استغفار کی طرف سے بھی جاتے ہو؟ انہوں نے کہا: افسوس ہے کہ یہ ایسی چیز ہے جو توحید کے ساتھ ہی ملائی ہوئی ہے۔ ابلیس نے کہا: میں لوگوں کے درمیان ایسی چیز پھیلاؤں گا جس کی وجہ سے وہ اللہ سے استغفار نہیں کریں گے۔“ راوی کہتے ہیں: پھر اس نے لوگوں میں خواہشات کو پھیلا دیا۔“

عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ قَالَ إِبْلِيسُ لِأَوْلِيَائِهِ مِنْ أُمَّي شَيْءٍ تَأْتُونَ بَنِي آدَمَ فَقَالُوا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ فَهَلْ تَأْتُونَهُمْ مِنْ قِبَلِ الْإِسْتِغْفَارِ قَالُوا هَيْهَاتَ ذَلِكَ شَيْءٌ قُرِنَ بِالتَّوْحِيدِ قَالَ لِأَبْنَيْ فِيهِمْ شَيْئًا لَا يَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ مِنْهُ قَالَ فَتَبَّ فِيهِمْ الْأَهْوَاءُ. ❷

**فوائد:**..... استغفار رب کی رحمتوں کا بہانہ اور بخششوں کا ذریعہ ہے۔ جب شیطان نے رب کو چیلنج

دیا کہ وہ ان کو دین سے گمراہ کرتا رہے گا۔ تو رب نے کہا کہ میں انہیں بخشا رہوں گا۔ چنانچہ استغفار ابلیس کے

❶ اسنادہ منقطع" امام اوزاعی رضی اللہ عنہ نے عمر بن عبدالعزیز کو نہیں پایا۔ کتاب الشہد امام احمد ص 289۔ جامع بیان العلم رقم: 1774۔ شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ رقم: 251۔

❷ "اسنادہ صحیح" شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ رقم: 237، کتاب المعرفة للصفوی 389/3۔

راستے کی ایک بہت بڑی آفت ہے۔ سواں کاحل اس نے خواہشات کی صورت میں نکالا ہے یہ بندے کو دین سے غافل کر کے ضلالتوں میں مبتلا کر دیتیں ہیں۔

317۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْمُحَارِبِيِّ.....

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَا أَدْرِي أَيُّ السِّعْمَتَيْنِ عَلَيَّ أَعْظَمُ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَوْ عَافَانِي مِنْ هَذِهِ الْأَهْوَاءِ. ①

اعمش بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: میں نہیں جانتا کہ مجھ پر دو نعمتوں میں سے کون سی نعمت بڑی ہے؟ اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دی یا، ان خواہشات سے نجات دی۔“

**فوائد:**..... اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ خواہشات سے بچت کو ائمہ اپنے لیے کتنا بڑا احسان تصور کرتے تھے۔

318۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ مُسْلِمِ الْأَعْمُورِ.....

عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا أَوْ قَالَ قَالَ عَلِيُّ لَوْ أَنَّ رَجُلًا صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ وَقَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ قُتِلَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَسْرَةُ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ يَرَى أَنَّهُ سَكَانَ عَلِيٌّ هُدًى. ②

حباب بن جویں کہتے ہیں کہ میں نے علی سے سنا یا اس نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص ہمیشہ روزے رکھے اور ہمیشہ نماز پڑھے تو پھر رکن اور مقام کے درمیان مارا جائے تو قیامت کے دن اللہ اس کا حشر اس شخص کے ساتھ کرے گا جس کو وہ ہدایت پر دیکھتا تھا۔“

**فوائد:**..... لوگوں کا خصوصاً عزیزوں کے ساتھ صلہ رحمی کا تعلق زبان اور جسم تک ہی محدود ہے البتہ

قلبی لگاؤ علمی وابستگی صالحین کے ساتھ ہونی چاہیے۔

319۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ عَنْ هَارُونَ هُوَ ابْنُ الْمُغْبِرَةِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ.....

عَنْ أَبِي صَادِقٍ قَالَ قَالَ سَلْمَانُ لَوْ وَضَعَ رَجُلٌ رَأْسَهُ عَلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

ابو صادق کہتے ہیں کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اگر کوئی شخص اپنا سر حجر اسود پر رکھے اور دن کو روزہ رکھے اور رات کو نماز

① ”رحالہ ثقات“ عبد الرحمن بن محمد عمار بن ماس ہے اور اس کا معنی ہے اس بجز سے اس میں ضعف ہے۔ حلیۃ الاولیاء 2/218۔

② ”اسنادہ ضعیف و لکن شاہد“

پڑھے، پھر رکن اور مقام کے درمیان مارا جائے تو قیامت کے دن اللہ اس کا حشر اس شخص کے ساتھ کرے گا جس کی الْقِيَامَةِ مَعَ هَوَاهُ. ❶

خواہشات پر وہ چلتا تھا۔“

320- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْبِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ هُوَ ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ الْأَزْدِيِّ .....

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ كُونُوا فِي النَّاسِ كَالنَّحْلَةِ فِي الطَّيْرِ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الطَّيْرِ شَيْءٌ إِلَّا وَهُوَ يَسْتَضِعِفُهَا وَلَوْ يَعْلَمُ الطَّيْرُ مَا فِي أَجْوَافِهَا مِنَ الْبُرْكََةِ لَمْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ بِهَا خَالِطُوا النَّاسَ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَأَجْسَادِكُمْ وَزَايَلُوهُمْ بِأَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ فَإِنَّ لِلْمَرْءِ مَا اكْتَسَبَ وَهُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. ❷

ربیعہ بن ناجد کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”تم لوگوں میں اس طرح رہو جس طرح شہد کی کھیاں پرندوں میں ہوتی ہیں۔ تمام پرندے انہیں کمزور سمجھتے ہیں اگر پرندے جان لیں کہ ان کے پیٹوں میں کیسی برکت ہے تو ان کے ساتھ اس طرح نہ کریں۔ اپنی زبان اور جسم کے ساتھ لوگوں سے ملے رہو، اور اپنے اعمال اور دلوں سے ان سے الگ رہو۔ کیونکہ آدمی کے لئے وہ کچھ ہے جو اس نے کمایا۔ اور وہ قیامت کے دن اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا تھا۔“

321- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ .....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ نَعَمْ وَزَيْرُ الْعِلْمِ الرَّأْيِيُّ الْحَسَنُ. ❸

اوزعی بیان کرتے ہیں کہ زہری نے کہا: ”اچھی رائے علم بہت اچھا وزیر ہے۔“

**فوائد:** ..... جو عالم جنسی اچھی رائے کا مالک ہوگا لوگوں میں اس کی مقبولیت اسی کے مطابق

ہوگی۔ بشرطیکہ رائے میں آوارگی نہ ہو بلکہ کتاب و سنت کے رنگ میں رنگی ہوئی ہو۔

322- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ .....

عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ عِلْمًا أَنْ يَحْفَسِيَ اللَّهَ وَكَفَى مُسْلِمٍ بَيَانٍ كَرْتِهِ هِيَ كَمَا مَسْرُوقُ نَعَى كَمَا: ”آدمی کے علم کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے۔ اور آدمی کی

❶ ”اسنادہ ضعیف“

❷ ”اسنادہ صحیح“

❸ ”اسنادہ صحیح“ جامع بیان العلم وفضله رقم: 1615-

بِالْمَرْءِ جَهْلًا أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ. ❶  
جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ اپنے علم کی وجہ سے غرور  
کرے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا عجب، خود پسندی جہالت کی علامت ہے۔ بلکہ صحیح حدیث میں ہے رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا: خشیت انسان کو دنیا و آخرت کی تمام آفتوں سے نجات دلاتی ہے اور اپنے آپ پر تعجب  
کرنا کہ میں بڑی عالی شخصیت ہوں، یا میرے کمالات بڑے ہیں اس طرح کی سوچ انسان کو تباہ و برباد کر دیتی  
ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیور خشیت سے آراستہ فرمائے اور عجب نفس کی ہلاکتوں سے محفوظ فرمائے۔

323. قَالَ وَقَالَ مَسْرُوقُ الْمَرْءُ حَقِيقٌ  
أَنْ يَكُونَ لَهُ مَجَالِسُ يَخْلُو فِيهَا  
فِيذُكْرُ ذُنُوبِهِ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهُ تَعَالَى  
مِنْهَا. ❷  
مسلم کہتے ہیں کہ مسروق نے کہا: ”آدمی کے لئے لائق  
ہے کہ اس کے لئے ایسی مجلسیں ہوں جنہیں وہ تہرار ہے۔  
اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ سے بخشش مانگے۔“

**فوائد:** ..... لوگوں کے ساتھ مجلس میں اپنے عیوب پر نظر کرنا ان کی معافی مانگنا مشکل ہے۔ آدمی  
لوگوں میں شرم محسوس کرتا ہے، اس لیے تہائی میں زیادہ سے زیادہ استغفار کرنا چاہیے۔ تہائی کے آنسوؤں  
اور استغفار کی برکتیں بے حد و حساب ہیں۔

[31]..... بَاب مَنْ رَخَّصَ فِي الْحَدِيثِ إِذَا أَصَابَ الْمَعْنَى

جب حدیث نقل کرنے والا اسکے معنی کو پالے تو حدیث نقل کرنیکی اجازت ہے  
324- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ  
ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ.....

عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأُسْقَعِ قَالَ إِذَا حَدَّثْنَاكُمْ  
بِالْحَدِيثِ عَلَى مَعْنَاهُ فَحَسْبُكُمْ. ❸  
وائله بن اسقع بیان کرتے ہیں کہ جب ہم تم کو حدیث کے  
معنی بتلا دیں تو وہ تمہیں کافی ہے۔

**فوائد:** ..... محدثین نے الفاظ سے ہٹ کر حدیث کا صرف معنی بیان کرنے کو جائز قرار دیا ہے کہ  
مفہوم آپ ﷺ والا ہی ہو۔ لیکن الفاظ محدث اپنی طرف سے استعمال کر لے جیسے روایت بالمعنی کہا جاتا

❶ ”اسنادہ صحیح“ شعب الایمان رقم: 848- حلیۃ الاولیاء 95/2، جامع بیان العلم وفضله رقم: 963۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 403/13 رقم: 16720، حلیۃ الاولیاء 92/2۔

❸ ”اسنادہ صحیح“ المحدث الفاضل بین الراوی والواعی رقم: 685- المعجم الکبیر، 54/22، 65 رقم: 158، 128،

مستدرک حاکم 569/3۔



ہے۔ لیکن اس کے لیے حد درجہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

325- أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا فَضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ .....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَدَّثَ لَمْ يُقَدِّمْ وَلَمْ يُؤَخِّرْ وَكَانَ الْحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ قَدَّمَ وَأَخَّرَ. ①

ہشام بیان کرتے ہیں ابن سیرین جب کوئی حدیث بیان کرتے تو مقدم اور مؤخر نہیں کرتے تھے اور حسن جب حدیث بیان کرتے تو مقدم اور مؤخر کر لیتے۔

326- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا .....

جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ الْأَصْلِ وَاحِدًا وَالْكَلَامِ مُخْتَلِفًا. ②

جریر بن حازم بیان کرتے ہیں کہ حسن حدیث بیان کرتے تو اس کا اصل ایک ہی ہوتا اور الفاظ مختلف ہوتے تھے۔

3271- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ

الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ .....

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاةِ بَيْنَ الرَّبِيطَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا إِنَّمَا قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزِدْ فِيهِ وَلَمْ يَقْصُرْ مِنْهُ وَلَمْ يُجَاوِزْهُ وَلَمْ يَقْصُرْ عَنْهُ. ③

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو باڑوں کے درمیان مذذب ہو تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”نہیں! آپ نے تو ایسے اور ایسے فرمایا تھا۔“ راوی کہتا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نبی ﷺ سے کوئی حدیث سنتے تو نہ اس میں زیادتی کرتے اور نہ کمی کرتے۔ نہ اس کو زیادہ بڑھاتے اور نہ اسے مختصر کرتے۔

**فوائد:** ..... اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں: (۱) منافق ساری زندگی یکسوئی کی دولت سے محروم تذبذب کا شکار رہتا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ مفاد ہو تو ان کے ساتھ ورنہ کافروں کا ہم نوا۔ (۲) ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت باللفظ یعنی نبی ﷺ والے الفاظ ہی حدیث کے طور پر بیان کرتے تھے۔

① "اسنادہ صحیح" المحدث الفاصل بین الراوی والواعی رقم: 687, 686.

② "اسنادہ صحیح" الکفایة فی قوانین الروایة ص: 207.

③ "اسنادہ صحیح" الکفایة خطیب بغدادی ص: 173.

328- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ.....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ الشَّعْبِيُّ  
وَالنَّخَعِيُّ وَالْحَسَنُ يُحَدِّثُونَ  
بِالْحَدِيثِ مَرَّةً هَكَذَا وَمَرَّةً هَكَذَا  
فَدَكَرْتُ ذَلِكَ لِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ  
فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَوْ حَدَّثُوا بِهِ كَمَا  
سَمِعُوهُ كَانَ خَيْرًا لَهُمْ. ❶

ابن عون کہتے ہیں کہ شعبی اور نخعی اور حسن حدیث بیان کرتے تو ایک بار اس طرح اور ایک بار اس طرح۔ میں نے یہ بات محمد بن سیرین سے کہی تو انہوں نے کہا: ”اگر وہ اسی طرح بیان کرتے ہیں جس طرح انہوں نے آپ سے سنی تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔“

329- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَنَّا عَنْ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي مُعَمَّرٍ  
قَالَ إِنِّي لَأَسْمَعُ الْحَدِيثَ لِحُنَّا فَأَلْحُنُ  
إِتْبَاعًا لِمَا سَمِعْتُ. ❷

عمارة بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ ابو معمر نے کہا: ”میں حدیث کو غلطی سمیت سنتا ہوں تو جس سے وہ سنی اس کی اتباع میں میں بھی غلط بولتا ہوں۔“

**فوائد:**..... محدثین کے کمال احتیاط کا علم ہوتا ہے کہ وہ حتی الوسع کوشش کرتے کہ الفاظ بدلنے نہ

پائیں۔

[32]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعَالِمِ

علم اور عالم کی فضیلت

330- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ رَأَى  
مُجَاهِدًا طَاوُسًا فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ فِي  
الْكُعْبَةِ يُصَلِّي مُتَقِنًا وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى  
بَابِ الْكُعْبَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ  
اكْشِفْ قِنَاعَكَ وَأظْهِرْ قِرَانَتَكَ  
قَالَ فَكَأَنَّهُ عَبَّرَهُ عَلَى الْعِلْمِ لِأَنَّهُ سَطَّ

ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے طاؤس کو خواب میں دیکھا گویا کہ وہ کعبہ میں سر کوڑھانے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں اور نبی ﷺ کعبہ کے دروازہ پر ہیں۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا: ”اے اللہ کے بندے! اپنے رومال کو کھول دے اور اپنی قراءت ظاہر کر۔“ ابراہیم کہتے ہیں گویا کہ مجاہد نے اس کی تعبیر علم سے قرار دی اس کے

❶ "اسنادہ صحیح" المحدث الفاضل ص: 689، الکماية 206.

❷ "اسنادہ صحیح" الکماية ص: 186.

بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْحَدِيثِ. ❶ بعد طاؤس نے حدیث کے علم کو پھیلا یا۔

331- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ كَعْبِ قَالَ  
عبد اللہ بن ضمیرہ نے فرمایا: ”علم  
الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مُتَعَلِّمٌ  
پڑھنے والے اور پڑھانے والے کے علاوہ جو کچھ دنیا میں  
خَيْرٌ أَوْ مُعَلِّمُهُ. ❷ ہے معلون ہے۔“

**فوائد:**..... دنیا کی رغبت رحمت الہی سے دوری کا باعث ہے انسان کا مقصد تخلیق چونکہ فقط عبادت

الہی ہے لہذا اس مقصد کی تکمیل کے لیے ضروریات کا حصول درست البتہ کثرت کی طلب مکروہ ہے۔ آج  
انسان کی بے چینی و ہلاکت کا اصل سبب دنیا کی محبت اور آخرت سے غفلت ہے۔

332- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ.....

عَنْ بَجْرِجٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ  
بجیر بن سعد سے روایت ہے کہ خالد بن معدان نے کہا:  
النَّاسُ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ  
”لوگ تو وہ ہیں جو عالم ہیں یا طالب علم ہیں اور جو ان کے  
هَمَجٌ لَا خَيْرَ فِيهِ. ❸ درمیان ہیں وہ بے وقوف ہیں ان میں بھلائی نہیں۔“

333- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامٍ.....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ مَوْتُ  
حسن سے روایت ہے کہ: لوگ کہتے تھے تمہے عالم کی موت  
الْعَالِمِ تُلْمَةٌ فِي الْإِسْلَامِ لَا يَسُدُّهَا  
اسلام میں سوراخ ہوتی ہے۔ جب تک اور دن رات آتے  
شَيْءٌ مَا اخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ. ❹ جاتے ہیں اسے کوئی چیز بند نہیں کر سکتی۔“

334- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ  
الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ هُوَ ابْنُ النُّعْمَانَ.....

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهِ قَالَ مَجْلِسٌ  
وہب بن منبہ نے کہا: ”وہ مجلس جس میں علم کی گفتگو کی

❶ ”اسنادہ صحیح“ لکنہ مرسل۔ حلیۃ الاولیاء 5/4۔

❷ ”اسنادہ حسن“ جامع الترمذی، کتاب الزہد، باب الدنیا ملعونۃ حدیث: 2323، سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب  
مثل الدنیا حدیث: 4112، مصنف ابن ابی شیبہ 534/13 حدیث: 17181، شعب الایمان حدیث: 1708۔

❸ ”اسنادہ ضعیف ولہ شاہد“ موارد الظمان رقم: 498، جامع بیان العلم وفضلہ رقم: 114 کتاب الزہد، امام احمد  
ص: 136۔

❹ ”اسنادہ صحیح“ کتاب الزہد امام احمد ص: 262، جامع بیان العلم رقم: 1021، شعب الایمان رقم: 1719۔

جائے۔ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ اسی قدر نماز پڑھی جائے شاید کہ لوگوں میں سے کوئی اس کی بات کو سن لے۔ تو وہ ایک برس تک یا جب تک اس کی عمر ہو اسے فائدہ دیتا رہے۔“

**فوائد:**..... (مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهَا) قاعدے کے تحت عالم عابد سے کئی درجے افضل ہے۔ اور اس پر کئی احادیث دلالت کرتی ہیں۔

335- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ قَالَ.....

سفیان فرماتے ہیں کہ: جس شخص سے اللہ تعالیٰ کا راہہ کرے میں اس کے لیے علم پڑھنے اور اسے یاد کرنے سے بہتر کوئی چیز نہیں جانتا۔“

336. وَقَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ إِنَّ النَّاسَ لِيَحْتَاجُونَ إِلَى هَذَا الْعِلْمِ فِي دِينِهِمْ كَمَا يَحْتَاجُونَ إِلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فِي دُنْيَاهُمْ. ①

337- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ.....

سالم بن ابو جعد کہتے ہیں کہ ابو درداء نے کہا: ”علم پڑھو اس سے قبل کہ علم قبض کر لیا جائے۔ علم کا قبض ہونا علماء کا فوت ہونا ہے۔ اور علم پڑھانے والا اور پڑھنے والا ثواب میں برابر ہیں۔“

**فوائد:**..... وقت درس اگرچہ برابر ہوں لیکن معلم کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ مابعد کے اعتبار سے متعلم کو صرف اس کی ذات کی حد تک ہی علم کا فائدہ ہوتا ہے جب کہ معلم کا علم دوسروں کی رہنمائی کا سبب بنتا ہے۔

① ”اسنادہ صحیح“ امام دارمی رحمہ اللہ متفقہ ہیں۔

② ”اسنادہ صحیح“ حلیۃ الاولیاء 363/6، جامع بیان العلم رقم: 100، 99۔

③ ”اسنادہ صحیح“ شرف اصحاب الحدیث رقم: 178، مصنف ابن ابی شیبہ 730/8 رقم: 6172۔

④ ”اسنادہ منقطع“

اور وہ دوسروں کی نیکیوں سے بھی حصہ پاتا ہے۔

338- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ .....

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنِ  
الضَّحَّاكِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا  
كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ قَالِ حَقُّ عَلِيٍّ  
كُلِّ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ أَنْ يَكُونَ فَقِيهًا. ❶

ابوعبداللہ خراسانی بیان کرتے ہیں کہ ضحاک نے یہ آیت  
پڑھی: ”مگر چونکہ تم کتاب سکھاتے ہو اس لیے تم رب  
والے بن جاؤ۔“ (آل عمران: ۷۹) انہوں نے کہا: ”ہر  
قرآن پڑھنے والے پر لازم ہے کہ وہ فقیہ ہو۔“

**فوائد:** ..... ہر مسلمان کے لیے اتنی فقاہت حاصل کرنا ضروری ہے جو اس کو اطاعت الہی پر مدد فراہم  
کر سکے اس کے برعکس لوگوں کی راہنمائی کے لیے فقایت کا حصول فرض کفایہ ہے دیکھیے (سورۃ توبہ: 122)

339- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ .....

عَنْ أَشْعَثِ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الْحَسَنِ لَوْلَا  
يَنْهَاهُمْ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَخْبَارُ قَالِ  
الْحُكَمَاءُ الْعُلَمَاءُ. ❷

اشعث بن سوار بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”انہیں  
رب والے اور عالم کیوں نہیں روکتے۔“ (مائدہ: ۶۳) اس  
سے مراد حکماء اور علماء ہیں۔

340- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ .....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ قَالِ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ قَالِ  
عُلَمَاءُ ❸

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: ”اللہ  
والے بن جاؤ۔“ یعنی علماء اور فقہاء بن جاؤ۔

341- أَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ  
قَالِ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عِيْنَةَ يَقُولُ  
يُرَادُ لِلْعِلْمِ الْحِفْظُ وَالْعَمَلُ  
وَالِاسْتِمَاعُ وَالْإِنْصَاتُ وَالنَّشْرُ. ❹

عبید اللہ بن سعید نے کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا  
وہ کہتے تھے: ”علم سے مراد یاد رکھنا اور عمل کرنا اور سننا اور  
خاموش رہنا اور پھیلانا ہے۔“

❶ ”اسنادہ حسن“ الکنی دولاہی 61/2، ذرمنثور 47/2۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ اشعث بن سوار ضعیف ہے اور امام دارمی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ ابواسحاق ابراہیم بن محمد الفزازی ان میں سے نہیں، جنہوں نے عطا سے نقل والاختلاط ہے۔ شعب الایمان  
رقم: 1856۔ تفسیر طبری 327/3۔

❹ ”اسنادہ صحیح“ شعب الایمان رقم: 1797، حلیۃ الاولیاء 274/7، لالماع قاضی عباض ص: 221۔

**فوائد:** ..... بمطابق حدیث علم علماء کے فوت ہونے سے قبض ہوگا ظاہری بات کتابوں میں لکھا تو پھر نہیں مئے گا۔ وہ اسی طرح موجود ہوگا۔ تو یہ دو قسم کے علم ہو گئے۔ کتابوں میں مکتوب دوسرا علماء کے سینوں میں محفوظ۔ لہذا علماء کے سینوں میں موجود علم کو اصل علم قرار دیا گیا ہے اور اسی کے خاتمے کو علم کے خاتمے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس علم کا طریقہ کار یہی ہے خاموشی سے سنا جائے، حفظ کر کے عمل کیا جائے۔ پھر آگے پہنچایا جائے۔ اسی لیے سفیان رضی اللہ عنہ نے اسے علم سے تعبیر کیا ہے۔

342- قَالَ وَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ .....

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَجْهَلُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ مَا يَعْلَمُ وَأَعْلَمُ النَّاسِ مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ وَأَفْضَلُ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ لِلَّهِ. ①

اور سفیان بن عیینہ نے کہا: ”لوگوں میں سب سے زیادہ جاہل وہ ہے جو علم کو جاننے کے بعد چھوڑ دے، اور لوگوں میں سب سے زیادہ عالم وہ ہے جو علم پر عمل کرے، اور لوگوں میں سب سے افضل وہ ہے جو اللہ عزوجل کے لیے سب سے زیادہ عاجزی کرے۔“

343- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ هُوَ ابْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ.....

عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مِنْهُوَ مَنْ لَا يَشْبَعَانِ مِنْهُمُ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمِنْهُمُ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا فَمَنْ تَكُنِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ وَبَنَتْهُ وَسَدَمَهُ يَكْفِي اللَّهُ ضَيْعَتَهُ وَيَجْعَلُ عِنَاةً فِي قَلْبِهِ وَمَنْ تَكُنِ الدُّنْيَا هَمَّهُ وَبَنَتْهُ وَسَدَمَهُ يُفْشِي اللَّهُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَجْعَلُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ لَا يُصْبِحُ إِلَّا فَقِيرًا وَلَا يُمْسِي إِلَّا فَقِيرًا. ①

سیار بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”دو حصص کرنے والے سیر نہیں ہوتے ایک علم میں حصص کرنے والا اس سے سیر نہیں ہوتا۔ اور دنیا میں حصص کرنے والا اس سے سیر نہیں ہوتا۔ جس شخص کا غم اور رنج اور خواہش آخرت کے متعلق ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ معاش کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اور اس کے دل میں اس سے بے پروائی ڈال دیتا ہے اور جس شخص کا غم اور رنج اور خواہش دنیا کے متعلق ہو۔ تو اللہ اس کے کاموں کو بکھیر دیتے ہیں اور اس کی فقیری کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے پھر اس کی ہر صبح و شام فقیری کی حالت میں گذرتی ہے۔“

① ”اسنادہ صحیح“ امام دارمی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

② ”اسنادہ صحیح الی الحسن“۔

**فوائد:** ..... علم اور دولت دو ایسی چیزیں کہ ان کی حرص بندے کو آرام سے نہیں بیٹھنے دیتی۔ علم کا حریص طمانیت سے زندگی بسر کرتا ہے جب کہ دولت کا حریص زندگی بھر آسودگی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔

344- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمِيْسٍ .....

عَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مِنْهُمَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ أَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزِدَادُ رِضًا لِلرَّحْمَنِ وَأَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتِمَادَى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ كَلِمًا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ رَأَاهُ اسْتَغْنَى قَالَ وَقَالَ الْآخِرُ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ❶

عون کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا: ”دو حرص کرنے والے سیر نہیں ہوئے۔ صاحب علم اور صاحب دنیا اور وہ دونوں برابر نہیں ہوتے صاحب علم تو اللہ کی رضا کو بڑھاتا ہے اور جو صاحب دنیا ہے وہ سرکشی میں بھٹکتا رہتا ہے۔“ پھر عبد اللہ نے یہ آیت پڑھی: ”خبردار! انسان اپنے آپ کو دولت مند دیکھتا ہے تو سرکشی کرتا ہے۔“ (اقرأ: ۶) اور دوسری یہ آیت پڑھی: ”اللہ تعالیٰ سے اس کے علماء بندے ہی ڈرتے ہیں۔“ (فاطر: ۲۸)

**فوائد:** ..... معلوم ہو اور دولت سے سرکشی جب کہ علم سے خشیت پیدا ہوتی ہے سوانجام کے اعتبار سے

خشیت ہی بہتر ہے۔

345- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا عَبْسَةُ بْنُ الْأَزْهَرِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ .....

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ قَالَ مَنْ خَشِيَ اللَّهَ فَهُوَ عَالِمٌ ❷

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی: ”اللہ تعالیٰ سے اس کے علماء بندے ہی ڈرتے ہیں۔“ (فاطر: ۲۸) انہیں نے کہا: ”جو اللہ سے ڈرے وہی عالم ہے۔“

346- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ .....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْهُمَانِ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا ❸

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ دو حرص کرنے والے سیر نہیں ہوتے۔ ”علم کا متلاشی اور دنیا کا متلاشی۔“

❶ ”اسنادہ منقطع“ ولہ شاهد ضعیف۔ ایضاً۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ محمد بن حمید ضعیف ہے اور ساک رضی اللہ عنہما عکرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت میں مضطرب ہے۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ مصنف ابن ابی شیبہ 729/8۔ رقم: 6169، جامع بیان العلم رقم: 583۔

347- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا .....

يَزِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ الصَّنَعَانِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ  
بْنُ يَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ وَائِلَةَ بِنَ الْأَسْقَعِ  
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ  
الْعِلْمَ فَأَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ  
الْأَجْرِ فَإِنْ لَمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ  
الْأَجْرِ. ①

348- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَوْفٍ .....

عَنْ عَبَّاسِ الْعَمِّيِّ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ دَاوُدَ  
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ  
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي تَعَالَيْتَ  
فَوْقَ عَرْشِكَ وَجَعَلْتَ خَشِيَّتَكَ  
عَلَى مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
فَأَقْرَبُ خَلْقِكَ مِنْكَ مَنْزِلَةً أَشَدَّهُمْ  
لَكَ خَشِيَّةً وَمَا عَلِمُ مَنْ لَمْ يَخْشَكَ  
وَمَا حِكْمَةٌ مَنْ لَمْ يُطِعْ أَمْرَكَ. ②

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے چچا نے کہا: ”مجھ کو یہ خبر  
پہنچی ہے کہ داؤد نبی علیہ السلام اپنی دعا میں یہ پڑھتے  
تھے: ”اے اللہ! تو پاک ہے تو میرا رب ہے تو عرش پر قائم  
ہے اور تو نے اپنا خوف ان لوگوں پر قائم کیا جو آسمان اور  
زمین میں ہیں اور تیری مخلوق میں سے مرتبہ میں تجھ سے  
زیادہ قریب وہ شخص ہے جسے تیرا زیادہ خوف ہے اور جسے  
تیرا خوف ہو اس کا علم کیا ہے۔ (یعنی اس کی کوئی حیثیت  
نہیں) اور جس نے تیرے حکم کی اطاعت نہ کی اس کی  
دانائی کیا ہے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا کوئی کتاب ہی عالی دماغ و دانا کیوں نہ ہو خشیت و اطاعت الہی کے بغیر وہ جاہل

ہی ہے۔ کاش یہ سچی حقیقت ہمیں سمجھ آجائے۔

349- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سَلَامٌ هُوَ .....

ابن ابی مطیع قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْهَزْهَازِ  
ابن ابی مطیع کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہزہاز سے سنا وہ

① ”اسنادہ ضعیف“ یزید بن ربیعہ صنعانی، متروک، مکر الحدیث ہے۔ جامع بیان العلم رقم: 213، الفقیہ والمتفقہ 85/2۔

مسند الشہاب قضاعی رقم: 481۔

② ”اسنادہ ضعیف“ عباس امی مجہول ہے، مصنف ابن ابی شیبہ 277/10، رقم: 9430، الدر المنثور 250/5۔



يُحَدِّثُ عَنِ الصَّحَابِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ اُغْدَ عَلِيًّا أَوْ مُتَعَلِّمًا وَلَا خَيْرَ فِيْمَا سِوَاهُمَا. ①

ضحاک سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا: ”علم پڑھنے والے یا پڑھانے والے ہو جاؤ اور جو ان کے علاوہ ہیں اس میں بھلائی نہیں۔“

350- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارِكِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنٌ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُؤْمِسِي كَافِرًا إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللَّهُ بِالْعِلْمِ. ②

ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”غنقریب ایسا فتنہ ہوگا کہ صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر اس شخص کے علاوہ جسے اللہ علم کے ساتھ زندہ رکھے۔“

**فوائد:** ..... یہ قرب قیامت کی علامت ہے کہ حالات اس قدر بے یقینی والے ہو جائیں گے کہ پل پل میں انسانی کیفیت بدلے گی۔

351- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ رِيَابٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اُغْدَ عَلِيًّا أَوْ مُتَعَلِّمًا وَلَا تَعُدْ فِيْمَا بَيْنَ ذَلِكَ فَإِنَّ مَا بَيْنَ ذَلِكَ جَاهِلٌ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَبْسُطُ أَجْنِحَتَهَا لِلرَّجُلِ لِعَدَا يَتَّبِعِي الْعِلْمَ مِنَ الرِّضَا بِمَا يَصْنَعُ. ③

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: ”تم عالم ہو یا طالب علم اس کے درمیان میں مت رہو کیونکہ اس کے درمیان جاہل ہوتا ہے اور جو علم حاصل کرنے کے لئے چلتا ہے فرشتے اس سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔“

352- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سُنِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ حَسَنَ كَهْتِهِ هُنَّ: ”رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَعِ ان دَوَادِمِيوں كَعِ متعلق پوچھا گیا جو بنی اسرائیل میں سے تھے ایک عالم تھا

① ”اسنادہ منقطع والاثر صحیح“ ضحاک بن مزاحم نے ابن مسعود سے نہیں سنا۔ لیکن مزید تفصیل کے لیے۔ 254 اور 351 دیکھیں۔

② ”اسنادہ ضعیف“ سنن ابن ماجہ، کتاب العقیب، باب ما یحکوک من الفتن رقم: 3954۔ المعجم الکبیر طبرانی 2789/8 رقم: 7910۔ تاریخ بغداد 385/6۔

③ ”اسنادہ منقطع“ ہارون بن رباع نے ابن مسعود کو نہیں پایا۔ کتاب السعرة والتاریخ 399/3، جامع بیان العلم رقم: 146۔

جو صرف فرض نماز پڑھتا تھا اور پھر بیٹھ کر لوگوں کو علم سکھاتا تھا اور دوسرا دن کو روزے رکھتا اور رات کو نماز پڑھتا دونوں میں سے کون سا افضل ہے؟“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس عالم کی فضیلت جو صرف فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو علم سکھلاتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے عام شخص پر ہے۔“

أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ  
ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرَ  
يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضْلُ هَذَا الْعَالِمِ  
الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ  
فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي  
يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي  
عَلَى أَذْنَاكُمْ رَجُلًا. ❶

353- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ.....

ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو سمیر بن عبد الرحمن وعظ کر رہے تھے اور حمید بن عبد الرحمن مسجد کے ایک کونے میں علمی تذکرہ کر رہے تھے۔ مجھے شک ہوا کہ میں دونوں میں سے کس کے پاس بیٹھوں تو میں سو گیا اور میرے پاس ایک آنے والا آیا اس نے کہا: ”تمہیں شک ہوا ہے کہ میں کس کے پاس بیٹھوں؟ اگر تم چاہو تو حمید بن عبد الرحمن کے پاس تمہیں جبرائیل کی جگہ دکھا دوں۔“

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ  
فَإِذَا سَمِيرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُصُّ  
وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَذْكُرُ الْعِلْمَ  
فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَمَيَّلْتُ إِلَيْهِمَا  
أَجْلِسُ فَنَعَسْتُ فَأَتَانِي آتٍ فَقَالَ  
مَيَّلْتُ إِلَيْهِمَا تَجْلِسُ إِنْ شِئْتَ  
أَرَيْتَكَ مَكَانَ جِبْرَائِيلَ مِنْ حُمَيْدِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ. ❷

**فوائد:**..... اس علمی مجلس کی وعظ کی مجلس پر برتری ثابت ہوتی ہے۔

354- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ دَاوُدَ

ابن جویلی.....  
عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا  
مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ

کثیر بن قیس کہتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں ابودرداء کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک آدمی آیا اس نے کہا: ”اے

❶ ”اسنادہ منقطع“ امام دارمی اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ حسن بن ذکوان دلس ہے اس کے عنعد کی تصریح نہیں۔ جامع بیان العلم رقم: 219۔

ابودرداء! میں آپ کے پاس مدینہ الرسول ﷺ سے ایک حدیث لینے کے لئے آیا ہوں مجھے خبر ملی ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے اسے بیان کرتے ہیں؟“ ابودرداء نے کہا: ”تو تجارت کے لئے نہیں آیا؟“ اس نے کہا: ”نہیں۔“ کہا: ”نہ ہی کسی اور کام کے لئے؟“ اس نے کہا: ”نہیں۔“ تو ابودرداء نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ”جو علم کی تلاش میں کسی راستہ پر چلے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے لئے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ آسان کر دے گا اور فرشتے طالب علم سے خوش ہو کر اپنے بازو اس کے نیچے بچھا دیتے ہیں اور جتنے لوگ آسمان و زمین میں ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں طالب علم کی بخشش کی دعا کرتے ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر۔ بے شک علماء، انبیاء کے وارث ہیں بے شک انبیاء نے ورثہ میں درہم و دینار نہیں چھوڑے انہوں نے صرف علم کا ورثہ چھوڑا تو جس نے علم کا حصہ لیا اس نے دافر حصہ لے لیا۔“

فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي أَتَيْتُكَ مِنَ الْمَدِينَةِ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ تَحَدِيثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَمَا جَاءَ بِكَ بِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ وَلَا جَاءَ بِكَ غَيْرُهُ قَالَ لَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْزَاقَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْجِثَانُ فِي الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ النُّجُومِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورَثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحِطَّةٍ أَوْ بِحِطِّ وَافِرٍ ①

**فوائد:** ..... علماء کی فضیلت میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اس کے بعد علماء کی رفعت شان معلوم کرنا چنداں مشکل نہیں۔

355- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْتَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ .....

① "اسنادہ ضعیف لکن بشواہد یقوی، الشعب للبیہقی (1296) و آخر جہ الفسوی 401/3 نیز دیکھیے نرغیب

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”بھلائی کی تعلیم دینے والے کی بخشش کے لیے ہر چیز دعا کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ  
يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحَوْثُ فِي  
الْبَحْرِ. ❶

356۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ .....  
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلے گا اللہ  
اس کی وجہ سے جنت کی طرف اس کا راستہ آسان کر دیں  
گے اور جسے اس کا عمل پیچھے کر دے اس کا نسب اسے آگے  
نہیں بڑھائے گا۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْلُكُ طَرِيقًا  
يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا إِلَّا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ  
طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ  
يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. ❷

**فوائد:** ..... آخرت میں خاندانی شرافت کسی کام نہ آئے گی بلکہ نجات کا انحصار عمل پر ہوگا۔

آپ ﷺ قبیلہ قریش، چچا عباس، پھوپھی صفیہ، بیٹی فاطمہ سبھی کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ عمل کرو میں تمہارے کسی کام نہ آؤں گا۔ (متفق علیہ)

357۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ يَعْقُوبَ هُوَ الْقَشَمِيُّ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنَتَةَ عَنْ أَبِيهِ .....  
ابن عباس کہتے ہیں: ”جو شخص کسی راستہ پر علم کی تلاش میں  
چلتا ہے اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں  
اور جو اپنے عمل کی وجہ سے پیچھے رہ جائے اسے اس کا نسب  
آگے نہیں بڑھا سکتا۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سَلَكَ رَجُلٌ  
طَرِيقًا يَتَّبِعِي فِيهِ الْعِلْمَ إِلَّا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ  
بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ يُبْطَأُ بِهِ  
عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. ❸

ابن شوذب بیان کرتے ہیں کہ مطرف نے اس آیت کی  
تفسیر میں کہا: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ  
مُدَّكِرٍ﴾ ”کہ کیا کوئی بھلائی کا طالب ہے کہ اس معاملہ

358۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ .....  
عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مُطَرَفٍ وَوَلَقَدْ  
يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ  
قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبٍ خَيْرٍ فَيَعَانَ

❶ ”اسنادہ جید“ مصنف ابن ابی شیبہ 728/8 رقم 6164۔ جامع بیان العلم رقم: 796۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم: 3643۔ مصنف ابن ابی شیبہ

729/8 رقم: 6168۔

❸ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 728/8 رقم: 6165۔

عَلَيْهِ. ❶ میں اس کی مدد کی جائے۔“

359. وَأَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ ضَمْرَةَ قَالَ

ضمرة سے روایت ہے اس نے کہا: ”طالب علم۔“

طَالِبُ عِلْمٍ. ❷

360- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ هُوَ الْقُمِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ.....

ابو درداء رضی اللہ عنہما جب طالب علموں کو دیکھتے تو طالب علموں کو

خوش آمدید کہتے: اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ

نے تمہارے لیے یہی وصیت کی ہے۔“

361- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَنَعَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

رَافِعٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ

كِلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ

مَنْ صَاحِبِهِ أَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَدْعُونَ اللَّهَ

وَيَرْعُبُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ

وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُونَ

الْفِقْهَ أَوْ الْعِلْمَ وَيَعْلَمُونَ الْجَاهِلَ فَهُمْ

أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا قَالَ ثُمَّ

جَلَسَ فِيهِمْ. ❸

362- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ

أَنَّهُ قَالَ لِابْنِهِ يَا بَنِي إِنَّ الْعِلْمَ خَيْرٌ مِنْ

❶ ”اسنادہ ضعیف“ محمد بن کثیر بن ابی عطا، ضعیف ہے۔ تفسیر طبری 96-97/27

❷ ”اسنادہ حسن“ جامع بیان العلم رقم: 1945 تفسیر ابن کثیر 453/7

❸ ”اسنادہ معضل“ امام دارمی مفرد ہیں۔

❹ ”اسنادہ ضعیف“ کتاب الزهد ابن مبارک رقم: 1389۔ الفغیہ والمنفغہ 10-11/1 مقدمہ ابن ماجہ رقم: 229۔

## الْعَمَلُ ❶

کرنے سے بہتر ہے کہ علم حاصل کرو۔“

**فوائد:** ..... حکمت کا سب سے زیادہ حقدار مومن ہے آپ ﷺ نے فرمایا مومن کو یہ جہاں سے بھی ملے اسے لے لینی چاہیے اور اگر کسی کے پاس ہو تو وہ اپنے بھائی کو بتائے یہ اس کے لیے بہترین تحفہ ہوگا۔

363- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيَوَةُ.....

أَخْبَرَنَا شُرْحَبِيلُ بْنُ شَرِبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ يَقُولُ لَيْسَ  
هَدِيَّةً أَفْضَلَ مِنْ كَلِمَةٍ حَكْمَةٍ تَهْدِيهَا  
شُرْحَبِيلُ بْنُ شَرِبَلٍ بَيَانِ كَرْتِي هِي كِي أَنهون نِي ابو  
عبد الرحمن حبلي كوي يه كتهي هوني سنا ك: ”تم اپنے بھائی كو  
دانائي كي بات كهو اس سے بڑھ كر كوئي هديي نهيں هے۔“

## لَا حَيْكَ ❷

364- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ.....

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَضَّلُ الْعَالِمِ عَلَى  
الْمُجْتَهِدِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ  
خَمْسُ مِائَةٍ سَنَةِ حَضَرَ الْفَرَسِ  
زهرري كتهي هي: ”عالم كي فضيلت عابد كے مقابله ميں سو  
درجے بڑھ كر هے هر دو درجوں كے درميان تعمير كرده تيز  
رفتار گھوڑوں كي دوڑ سے پانچ سو برس كي مسافت هے۔“

## الْمُضْمَرِ السَّرِيعِ ❸

365- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيَوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّكَنُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ عَنْ عَمْرَةَ  
مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا  
مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ قَالَ  
يُرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ عَلَى  
الَّذِينَ آمَنُوا بِدَرَجَاتٍ ❹

ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت ﴿يُرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ كي تفسير ميں  
كتهي هي: ”مومنوں كے مقابله ميں علماء كو كئي درجے بلند  
كرتا هے۔“

366- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَمْرٍو

بْنِ كَثِيرٍ.....

❶ "اسنادہ ضعیف" حبیۃ الاولیاء، 209/2، الفقیہ والمتفقہ، 19/1۔

❷ "اسنادہ صحیح" امام دارمی برلنہ روایت کرنے میں منقرہ ہیں۔

❸ "اسنادہ ضعیف" حبیۃ الاولیاء، 365/3۔

❹ "اسنادہ صحیح" مستدرک حاکم، 481/2، امام حاکم نے صحیح کہا اور امام ذہبی برلنہ نے موافقت کی ہے۔

حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو موت آئے اور وہ علم حاصل کر رہا ہوتا کہ اس سے اسلام کو زندہ کرے۔ تو جنت میں اس کے اور نبیوں کے درمیان ایک درجے کا فاصلہ ہوگا۔“

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ يُحْيِي بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. ❶

367- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مِهْرَانُ حَدَّثَنَا أَبُو سَيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.....

عمر بن میمون رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ ”عمر رضی اللہ عنہ دو تہائی علم لے گئے۔“ اس کا ذکر ابراہیم سے کیا گیا تو انہوں نے کہا: ”عمر رضی اللہ عنہ دس حصوں سے علم کے لئے گئے۔“

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ذَهَبَ عُمَرُ بِشُلْفَى الْعِلْمِ فَذَكَرْتُ لِابْرَاهِيمَ فَقَالَ ذَهَبَ عُمَرُ بِتِسْعَةِ أَعْشَارِ الْعِلْمِ. ❷

368- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ هَارُونَ عَنْ أَبِيهِ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”جب اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں لوگ جمع ہوتے ہیں اور قرآن کا ذکر کرتے ہیں اور اسے آپس میں پڑھتے ہیں تو فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیے رکھتے ہیں حتیٰ کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔ اور جو کوئی ایسے راستے پر چلے جس میں اسے علم کی تلاش ہو تو اللہ اس کے ذریعے اس کے لئے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ آسان کر دیتے ہیں اور جسے اس کے اعمال پیچھے چھوڑ دیں وہ اپنے نسب کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتَذَكَّرُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُ سُنَّةَ بَيْنَهُمْ إِلَّا أَظَلَّتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَتَّقِي بِهِ الْعِلْمَ سَهَّلَ اللَّهُ طَرِيقَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. ❸

**فوائد:** ..... معلوم ہوا گھر میں قرآن کی تلاوت اس کا ذکر برکت فرشتوں کی آمد کا باعث ہے تو لازماً ایسے گھروں میں شیاطین کا ورود ممکن نہیں لہذا گھروں سے شیاطین کو بھگانے کے لیے قرآن اکسیر ہے۔ اور بالخصوص سورہ بقرہ، آیۃ الکرسی اور معوذات پر لازماً پابندی کرنا چاہیے۔

❶ "اسنادہ ضعیف جدا" المعجم الكبير والوسط طبرانی رقم: 9450-

❷ "اسنادہ ضعیف" امام دارمی منفرد ہیں۔

❸ "اسنادہ صحیح" شعب الایمان رقم: 671-

369- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ.....

زر کہتے ہیں میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس صبح کے وقت گیا اور میں چاہتا تھا کہ موزوں پر مسح کے متعلق ان سے پوچھوں تو انہوں نے کہا: کیسے آئے ہو؟ میں نے کہا: علم کی تلاش میں " انہوں نے کہا: "کیوں نہیں۔" انہوں نے نبی ﷺ سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: "بے شک فرشتے طالب علم کے لئے اپنے بازو زمین پر بچھا دیتے ہیں اس لئے کہ وہ اس کی طلب سے خوش ہوتے ہیں۔"

عَنْ زِرِّ قَالَ قَالَ غَدُوْتُ عَلَى صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالِ الْمُرَادِيِّ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتَ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ قُلْتَ بَلَى لَقَالَ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْبَحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ. ①

[33].....بَابُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ بِغَيْرِ نِيَّةٍ فَرَدَّهَ الْعِلْمُ إِلَى النِّيَّةِ

اس شخص کا بیان جو بغیر نیت کے علم حاصل کرے اور علم اسے نیت کی طرف لوٹا دے

370- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ.....

یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میں چالیس برس سفیان سے سنتا رہا وہ کہتے تھے کہ آج کل علم حاصل کرنے میں جو فضیلت ہے وہ پہلے نہیں تھی لوگوں نے سفیان سے کہا: "لوگ نیت کے بغیر علم حاصل کرتے ہیں۔" سفیان نے کہا: "ان کا علم حاصل کرنا ہی نیت ہے۔"

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ مَا كَانَ طَلِبَ الْحَدِيثِ أَفْضَلَ مِنْهُ الْيَوْمَ قَالُوا لِسُفْيَانَ إِنَّهُمْ يَطْلُبُونَهُ بِغَيْرِ نِيَّةٍ قَالَ طَلِبَهُمْ إِيَّاهُ نِيَّةً. ②

**فوائد:**..... بلانیت علم کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ آدمی ویسے ہی چلا آئے دیکھیں یہ اہل علم کیا بحث و مباحثہ کرتے ہیں اگرچہ وہ حصول علم کے لیے نہ ہی آیا ہو اس کا اپنی مصروفیت کو چھوڑ کر علم کی محفل میں بیٹھنا ہی نیت ہے یعنی ثواب کا باعث ہے۔ جیسا کہ ذکر کی مجلس سے لوٹنے والے فرشتوں میں اللہ اپنے بندوں کی

① "اسنادہ حسن" صحیح ابن حبان رقم: 1319، موارد الظمان رقم: 79، مسند حمیدی رقم: 906۔

② "اسنادہ حسن" الجامع الاحلاق الراوی رقم: 779، المحدث الفاصل بین الراوی والواعی رقم: 40، جامع بیان العلم





ہوتے ہیں وہ شخص جس کی اپنے علم (سے فائدہ اٹھانے میں زندگی گزری اور لوگوں کی زندگی بھی اس کے ساتھ اس کے علم میں گزری اور وہ شخص جس کی زندگی اپنے علم سے (فائدہ اٹھانے) میں گزری اور کسی کی زندگی اس کے علم سے فائدہ اٹھانے میں نہ گزری۔ اور وہ شخص کہ لوگوں کی زندگی اس کے علم سے فائدہ اٹھانے میں گزری لیکن اس نے خود اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھایا اس لئے علم اس پر وبال بن گیا۔

الْخَوْلَانِيُّ الْعُلَمَاءُ ثَلَاثَةٌ فَرَجُلٌ عَاشَ فِي عِلْمِهِ وَعَاشَ مَعَهُ النَّاسُ فِيهِ وَرَجُلٌ عَاشَ فِي عِلْمِهِ وَلَمْ يَعِشْ مَعَهُ فِيهِ أَحَدٌ وَرَجُلٌ عَاشَ النَّاسُ فِي عِلْمِهِ وَكَانَ وَبَالَآ عَلَيْهِ. ❶

**فوائد:** ..... اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھانے سے مراد اس پر عمل نہ کرنا ہے۔ اور نہ ہی آگے پہنچانا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی دعاؤں میں ایسے علم سے پناہ مانگتے تھے۔

3741- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ .....

عطاء سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: موسیٰ نے اپنے رب سے کہا: ”اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے کون بڑا حاکم ہے؟“ اللہ نے فرمایا: ”وہ شخص جو لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرتا ہے جو اپنے نفس کے لئے کرتا ہے۔“ موسیٰ نے کہا: ”اے اللہ! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ بے پروا کون ہے؟“ اللہ نے فرمایا: ”وہ شخص جس کو میں نے جتنا دیا اس پر وہ راضی ہو گیا۔“ موسیٰ نے کہا: ”اے اللہ! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ ڈرنے والا کون ہے؟“ اللہ نے فرمایا: ”جس کو میرا سب سے زیادہ علم ہے۔“

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَحْكَمُ قَالَ الَّذِي يَحْكُمُ لِلنَّاسِ كَمَا يَحْكُمُ لِنَفْسِهِ. قَالَ يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَعْسَى قَالَ أَرْضَاهُمْ بِمَا قَسَمْتُ لَهُ. قَالَ: يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَحْسَى لَكَ قَالَ أَعْلَمُهُمْ بِي. ❷

**فوائد:** ..... معلوم ہوا بہترین حکمران عادل حکمران ہے بہترین دولت قناعت ہے اور سب سے بڑا

❶ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 55/14 رقم: 17547 حلیۃ الاولیاء 121/5۔

❷ ”اسنادہ صحیح الی عطاء وهو منقطع“ کتاب الزہد ابن مبارک 223 کتاب العلم لابی حشیمہ رقم: 86۔

عالم سب سے بڑا متقی ہے۔ لیکن دنیا کے حریصوں کو یہ حقیقت جلد سمجھ نہیں آتی۔

375- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ .....

عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ يُقَالُ الْعُلَمَاءُ  
ثَلَاثَةٌ عَالِمٌ بِاللَّهِ يَخْشَى اللَّهَ لَيْسَ  
بِعَالِمٍ بِأَمْرِ اللَّهِ وَعَالِمٌ بِاللَّهِ عَالِمٌ بِأَمْرِ  
اللَّهِ يَخْشَى اللَّهَ فَذَلِكَ الْعَالِمُ الْكَامِلُ  
وَعَالِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَيْسَ بِعَالِمٍ بِاللَّهِ لَا  
يَخْشَى اللَّهَ فَذَلِكَ الْعَالِمُ الْفَاجِرُ. ❶

سفیان کہتے ہیں: پہلے کہا جاتا تھا کہ علماء کی تین قسمیں ہیں  
! اللہ کی ذات کا عالم لیکن اس کے حکم کو جاننے والا جو اللہ  
سے ڈرتا ہے۔ اور اللہ کی ذات اور اس کے حکم کا عالم جو  
اللہ سے ڈرتا ہے۔ پس وہ کامل عالم ہے۔ اور اللہ کے حکم کا  
عالم لیکن اس کی ذات کا عالم نہیں جو اللہ سے نہیں ڈرتا پس  
فاسق عالم ہے۔“

**فوائد:** ..... اللہ کے بارے علم کی دو اقسام ہوں گی: (۱) اللہ کی ذات کا علم (۲) اللہ کے احکام کا علم۔  
اس اعتبار سے علماء کی تین قسمیں بنیں: (۳) جس میں دونوں کی معرفت ہے وہ کامل عالم اور خشیت کا پیکر  
ہے۔ (۴) فقط پہلی قسم کا عالم یہ بھی خشیت کی بنا پر صحیح ہے۔ (۵) فقط دوسری قسم کا عالم جس میں پہلی قسم کے علم  
کے نہ ہونے پر خشیت نہیں وہ عالم فاسق ہے۔

376- أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ .....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي  
الْقَلْبِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ  
عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى  
ابْنِ آدَمَ. ❷

حسن نے کہا: علم کی دو قسمیں ہیں: ”ایک وہ جو دل میں ہو،  
یہی فائدہ دینے والا علم ہے اور وہ علم جو زبان پر ہو یہ ابن  
آدم پر اللہ کی حجت ہے۔“

**فوائد:** ..... جس علم کا اثر دل تک ہو وہی پر اثر اور بلندی درجات کا باعث ہے جب کہ فقط زبانی علم  
جس کا دل پر اثر نہ ہو یہ قیامت کے دن بندے کے پاؤں کی بیڑی بن جائے گا۔ اور اسے دردناک عذاب  
سے دوچار کرے گا۔

377- أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ .....

عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ  
حَسَنِ نَبِيِّ ﷺ سے بھی ایسے ہی حدیث بیان کرتے

❶ ”اسنادہ صحیح“ حلیۃ الاولیاء 280/7، شعب الایمان 1919۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 235/13 رقم، تاریخ بغداد 348/4۔

ہیں۔

ذَلِكَ. ❶

378- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَبْنَانَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَعَلَّمُوا تَعَلَّمُوا فَإِذَا عَلِمْتُمْ فَأَعْمَلُوا. ❷

عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”علم حاصل کرو، علم حاصل کرو، تو جب تم حاصل کر لو پھر عمل کرو۔“

379- أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدَّبُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ.....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِأَرْبَعِ دَخَلَ النَّارَ أَوْ نَحْوَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ لِيَسَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءُ أَوْ لِيَسَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ بِهِ وَجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَوْ لِيَأْخُذَ بِهِ مِنَ الْأُمَرَاءِ. ❸

ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ”جو شخص علم کو چار چیزوں کے لئے حاصل کرے وہ آگ میں داخل ہوگا یا اس طرح کی بات کی علم کے ذریعہ علماء سے مقابلہ کرے یا اس کے ذریعہ بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا اس کے ذریعہ سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف کرے یا اس کے ذریعہ سے مالداروں سے مال حاصل کرے۔“

380- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِي قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابٍ بَلَّغَنِي أَنَّهُ مِنْ كَلَامِ عِيسَى تَعْمَلُونَ لِلدُّنْيَا وَأَنْتُمْ تَرُزُّقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ وَلَا تَعْمَلُونَ لِلْآخِرَةِ وَأَنْتُمْ لَا تُرُزُّقُونَ فِيهَا إِلَّا بِالْعَمَلِ وَإِنَّكُمْ عُلَمَاءُ السُّوءِ الْأَجْرُ تَأْخُذُونَ

ہشام (صاحب الدستوائی) سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”میں نے کتاب میں پڑھا تو مجھے خبر پہنچی کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے کلام سے ہے کہ: تم دنیا کے کام کرتے ہو حالانکہ دنیا میں بغیر کام کئے روزی دی جاتی ہے اور تم بڑے عالم ہو مگر روزی تو لے لیتے ہو مگر کام خراب کرتے ہو قریب ہے کہ کام والا تم سے اپنا کام مانگے۔ اور قریب

❶ ”اسنادہ صحیح“ امام داری اس کو روایت کرنے میں متفقہ ہیں۔ یاد رہے! امام ابن جوزی رحمہ اللہ اعلیٰ المصنوع رقم: 89 پر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع نقل کیا ہے۔ لیکن اس کی سند میں ایک کذاب راوی ہے۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ مصنف ابن ابی شیبہ 294/13 رقم: 16394، حلیۃ الاولیاء 131/1، جامع بیان العلم رقم: 1266، اقتضاء العلم بالعمل رقم: 10۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ المطالب العالیہ رقم: 3028۔

ہے کہ تم وسیع و عریض دنیا سے نکل کر اندھیری اور تنگ قبر میں چلے جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں گناہوں سے اس طرح منع کرتا ہے جس طرح اس نے تمہیں نماز اور روزے کا حکم دیا وہ شخص کیسے علماء سے ہوگا جو اپنی رزق پر ناراض ہو اور اپنے مرتبہ کو حقیر سمجھے۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ چیزیں تو اللہ کی قدرت اور اس کے علم سے ہوئی ہیں۔ اور وہ شخص کیسے علماء میں سے ہوگا جو اللہ پر ان چیزوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کو تہمت لگائے۔ جو اس نے اس کے لئے مقرر کی ہیں۔ اور جو مصائب اسے پہنچی ہیں وہ اس پر صابر اور راضی نہیں ہوتا۔ وہ شخص کیسے علماء میں شمار ہوگا جو آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتا ہے حالانکہ آخرت دنیا سے زیادہ رغبت کے قابل چیز ہے۔ اور وہ شخص کس طرح علماء میں شمار ہوگا جس کی واپسی آخرت کی طرف ہے اور وہ دنیا کی طرف متوجہ ہے اور وہ ان چیزوں کی زیادہ خواہش کرتا ہے جو اس کے لئے نقصان دہ ہیں یا انہوں نے کہا: ان چیزوں کی طرف زیادہ محبت رکھتا ہے اس چیز سے، جو اسے نفع دے۔ وہ شخص علماء سے ہو سکتا ہے جو اس لئے علم حاصل کرے کہ اسے لوگوں کے پاس بیان کرے اور اس پر عمل کے لئے علم حاصل نہیں کرتا۔“

وَالْعَمَلُ تَصْبِعُونَ يُوْشِكُ رَبُّ الْعَمَلِ  
أَنْ يَطْلُبَ عَمَلَهُ وَتُوْشِكُونَ أَنْ  
تَخْرُجُوا مِنَ الدُّنْيَا الْعَرِيضَةِ إِلَى ظُلْمَةِ  
الْقَبْرِ وَضِيْقِهِ اللَّهُ نَهَاكُمْ عَنِ الْخَطَايَا  
كَمَا أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ كَيْفَ  
يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ سَخَطَ رِزْقَهُ  
وَاحْتَقَرَ مَنَزَلَتَهُ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ ذَلِكَ مِنْ  
عِلْمِ اللَّهِ وَقَدَّرْتَهُ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ  
الْعِلْمِ مَنْ اتَّهَمَ اللَّهَ فِيمَا قَضَى لَهُ  
فَلَيْسَ يَرْضَى شَيْئًا أَصَابَهُ كَيْفَ يَكُونُ  
مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ دُنِيَاهُ أَثَرُ عِنْدَهُ مِنْ  
آخِرَتِهِ وَهُوَ فِي الدُّنْيَا أَفْضَلُ رَغْبَةً  
كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ مَصِيرُهُ  
إِلَى آخِرَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلَى دُنْيَاهُ وَمَا  
يَضُرُّهُ أَشْهُى إِلَيْهِ أَوْ قَالَ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا  
يَنْفَعُهُ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ  
يَطْلُبُ الْكَلَامَ لِيُخْبِرَ بِهِ وَلَا يَطْلُبُهُ  
لِيَعْمَلَ بِهِ. ❶

381- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا حَرِيْزٌ.....

حبيب بن عبید سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: پہلے کہا جاتا تھا کہ علم حاصل کرو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ، اور علم اس لیے حاصل نہ کرو، کہ تم اس سے زینت حاصل کرو و قریب

عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ  
تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَانْفَعُوا بِهِ وَلَا تَعَلَّمُوهُ  
لِتَتَّجَمَلُوا بِهِ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ طَالَ

بِكُمْ عَمْرٌ أَنْ يَتَجَمَّلَ ذُو الْعِلْمِ بِعِلْمِهِ هے کہ تمہاری عمر لمبی ہو جائے اور علم والے اپنے علم سے  
كَمَا يَتَجَمَّلُ ذُو الْبِرَّةِ بِبِرَّتِهِ ۱ زینت حاصل کریں جس طرح لباس والا اپنے لباس سے  
زینت حاصل کرتا ہے۔“

**فوائد:**..... جس طرح خوبصورت لباس دوسروں کے ذہن میں اچھاتاثر پیدا کرتا ہے اسی طرح  
حصول علم کا بھی یہ مقصد ٹھہرا لیا جائے کہ لوگوں کو متاثر کر کے ان کے دلوں میں ایک مقام پیدا کیا جائے یہ  
سوچ و فعل مذموم ہے۔ علم تو محض بھلائی حاصل کرنے، پھیلانے اور رضائے الہی حاصل کرنے کے لیے  
سیکھا جاتا ہے۔

382- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ.....

عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَنْ رَجُلٍ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنِ الشَّرِّ وَاسْأَلُونِي عَنِ الْخَيْرِ يَقُولُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شَرَارُ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خَيْرُ الْعُلَمَاءِ ۲

احوص بن حکیم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے برائی کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے برائی کے متعلق مت پوچھو بھلائی کے متعلق پوچھو اس طرح آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! بدترین وہ ہے جو علماء میں سے بدترین ہو اور بہترین وہ ہے جو بہترین علماء میں سے ہو۔“

**فوائد:**..... اہل علم کا بہترین لوگوں میں ہونا اس میں کوئی دورائے نہیں جیسا پیچھے گزری احادیث سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور اسی طرح ان کا بدترین ہونا جب یہ صحیح منج سے ہٹ جائیں تو اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کیونکہ جو جتنی بلندی سے گرے گا وہ اتنا ہی زخم زیادہ کھائے گا قیامت کو جن تین بندوں سے جہنم بھڑکائی جائے گی ان میں سے ایک قاری ہوگا کہ جس نے دنیا کو مطمع نظر ٹھہرا لیا ہوگا اور آخرت کو بھلا دیا ہوگا۔

383- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا بِهِ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ.....

۱ "اسنادہ صحیح" کتاب الزہد، امام احمد ص: 386، ابن المبارک رقم: 1345، حلیۃ الاولیاء، 102/6، اقتضاء العلم بالعمل رقم: 35۔

۲ "اسنادہ ضعیف" احوص ضعیف الحفظ ہے اور بقیہ کی تدلیس۔

عیسیٰ بیان کرتے ہیں میں نے شععی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”اس علم کو صرف وہی حاصل کرتے تھے جس میں دو خوبیاں اکٹھی ہوں عقل اور عبادت۔ اگر وہ عبادت کرنے والا ہوتا اور اس میں عقل نہ ہوتی تھی تو وہ کہتا تھا: ”یہ ایسی چیز ہے جسے عقلمند ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور وہ اسے حاصل کرتا تھا۔“ اگر وہ عقلمند ہوتا اور عابد نہ ہوتا تو وہ کہتا: ”یہ ایسی چیز ہے جسے عابد ہی حاصل کر سکتے ہیں اور وہ اسے حاصل نہ کرتا تھا۔“ شععی نے کہا: ”میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ آجکل اسے وہ لوگ نہ حاصل کرتے ہوں جن میں ان دونوں سے ایک چیز بھی نہ ہو۔ نہ عقل اور نہ عبادت۔“

عَنْ عِيسَى قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ  
إِنَّمَا كَانَ يَطْلُبُ هَذَا الْعِلْمَ مَنْ  
اجْتَمَعَتْ فِيهِ خَصَلَتَانِ الْعَقْلُ  
وَالنُّسْكُ فَإِنْ كَانَ نَاسِكًا وَلَمْ يَكُنْ  
عَاقِلًا قَالَ هَذَا أَمْرٌ لَا يَنَالُهُ إِلَّا الْعُقَلَاءُ  
فَلَمْ يَطْلُبْهُ وَإِنْ كَانَ عَاقِلًا وَلَمْ يَكُنْ  
نَاسِكًا قَالَ هَذَا أَمْرٌ لَا يَنَالُهُ إِلَّا  
النُّسَاكُ فَلَمْ يَطْلُبْهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ  
وَلَقَدْ رَهْبْتُ أَنْ يَكُونَ يَطْلُبُهُ الْيَوْمَ مَنْ  
لَيْسَتْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا لَا عَقْلٌ وَلَا  
نُسْكٌ. ①

**فوائد:** ..... سلف کی یہی خوبی تھی کہ وہ نیک اور سمجھدار لوگوں کو اس جانب راغب کرتے اور ایسے لوگ حصول علم کے بعد اس کی ترویج و ترقی میں اپنا کردار ادا کرتے جب کہ آج زوال علم کی یہی وجہ ہے کہ ہم ناکام اور نکتے لوگوں کو دین پڑھنے کے لیے مدارس جب کہ ذہن بچوں کو کالج روانہ کرتے ہیں۔ (العیاذ باللہ) اسی سوچ سے ہمارے باطن کا اچھی طرح اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہ ہمارے دلوں میں دین کی کیا اہمیت ہے؟

384. أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ رَعِمَ لِي  
سُفْيَانٌ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَطْلُبُ  
الْعِلْمَ حَتَّى يَتَعَبَّدَ قَبْلَ ذَلِكَ أَرْبَعِينَ  
سَنَةً. ②

385. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ سِنَانَ .....  
أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ مَنْ طَلَبَ  
الْعِلْمَ لِمَارِي بِهِ السُّفَهَاءَ وَلِيْبَاهِي بِهِ

① ”اسنادہ صحیح“ العقل و فضلہ ابن ابی دنیا رقم: 51، شعب الایمان رقم: 1801۔

② ”اسنادہ صحیح“ المحدث الفاضل بین الراوی والواعی رقم: 51۔

الْعُلَمَاءُ أَوْ لِيُصْرَفَ بِهِ وُجُوهُ النَّاسِ  
 كَرَّے گا اور اس سے علماء سے مقابلہ کرے گا اور اس سے  
 لُوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا تو وہ جہنم کی آگ میں  
 ہُوگا۔“

386- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَطَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَزَةَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ.....

عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيَبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ  
 لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ لِيُرِيدَ أَنْ يُقْبَلَ  
 بِوُجُوهِ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ  
 جَهَنَّمَ. ①

مکحول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو  
 شخص اس لئے علم حاصل کرے کہ اس کے ذریعہ علماء سے  
 مقابلہ کرے، اس کے ساتھ بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا  
 اس کے ساتھ وہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہے اللہ  
 تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔“

387- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ مَطْرِئِ الْوَرَّاقِ  
 عَنْ.....

شَهْرِبْنِ حَوْشَبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
 آدَمِي كِي بَات اتِي هِي مَحْفُوظ كِي جَاتِي هِي جَنَنِي اس كِي نِيْت  
 شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”  
 آدمی کی بات اتنی ہی محفوظ کی جاتی ہے جتنی اس کی نیت  
 ہو۔“

**فوائد:** ..... مراد جو جس قدر خالص نیت، عالم باعمل ہے ہوتا لوگوں کا اسی قدر اس کے ارشادات کی  
 جانب دھیان ہوتا ہے۔ سمجھدار لوگ بدعمل کے قریب سے گزرنا پسند نہیں کرتے۔

388- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ.....

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِي  
 لِأَحْسَبُ الرَّجُلَ يَنْسَى الْعِلْمَ كَانَ  
 يَعْلَمُهُ لِلْخَطِيئَةِ كَانَ يَعْمَلُهَا. ②

قاسم کہتے ہیں کہ مجھے عبد اللہ نے کہا: ”میرا خیال ہے کہ  
 آدمی پڑھا ہوا عالم اس گناہ کی وجہ سے بھول جاتا ہے جس پر  
 وہ عمل کرتا ہے۔“

① ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن شیبہ 731/8 رقم: 6177، جامع بیان العلم رقم: 1132۔

② ”رجاله ثقات غیر انہ مرسل۔“

③ ”اسنادہ ضعیف“ امام دارمی اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

④ ”اسنادہ ضعیف“ کتاب الزهد، ابن مبارک رقم: 83، امام وکیع 269 امام احمد: 195، حلیۃ الاولیاء 131/1۔ اقتضاء

العلم العمل رقم: 96۔



**فوائد:** ..... گناہ دل کو آلودہ کرنے کا سبب بنتا ہے۔ لہذا ایسا دل علم کو سمیٹ نہیں سکتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ اپنے استاذ کوچ کو حافظے کی خرابی کی شکایت کرتے ہیں تو وہ انہیں گناہ چھوڑنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ ہمارے طالب علم با دام کثرت سے کھاتے ہیں یا مقوی دماغ نسخہ جات استعمال کرتے ہیں۔ یہ بھی درست ہے لیکن قوت حافظہ کے لیے سب سے بڑی اکسیر ”ترک گناہ“ ہے۔ گناہوں کا شائق علم کی کثرت و برکت کو حاصل نہیں کر سکتا۔

389- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ بَلَّغْنِي .....

بے شک لقمان حکیم اپنے بیٹے سے کہتے تھے: ”اے میرے بیٹے! علم اس لئے حاصل نہ کر کہ اس سے علماء میں فخر کرے۔ یا اس سے بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا اس کے ساتھ مجلسوں میں ریاکاری کرے اور علم کو اس سے بے رغبت ہو کر اور جہالت میں رغبت کرتے ہوئے نہ چھوڑے۔ اے میرے بیٹے! مجلسوں کو سمجھ سوچ کر اختیار کر، اور جب تم کسی جماعت کو دیکھو کہ وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ تو اس کے ساتھ بیٹھ جاؤ اگر تو عالم ہوگا تو تیرا علم تجھے نفع دے گا اور اگر تو جاہل ہوگا تو وہ تجھے سکھلا دیں گے۔ شاید کہ اللہ ان پر رحمت سے متوجہ ہو تو تجھے بھی ان کے ساتھ رحمت پہنچے اور جب تو ایسی مجلس کو دیکھے جو اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو ان کے ساتھ مت بیٹھ۔ کیونکہ اگر تو عالم ہوگا تو تمہارا علم تمہیں نفع نہ دے گا اور اگر تم جاہل ہو گے تو وہ تجھے سرکشی اور جہالت میں بڑھا دیں گے اور شاید کہ اللہ ان پر عذاب سے متوجہ ہو تو تجھے بھی ان کے ساتھ سزا پہنچے۔“

أَنَّ لُقْمَانَ الْحَكِيمَ كَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَعْلَمِ الْعِلْمَ لِتُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِتُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ تَرَائِيَ بِهِ فِي الْمَجَالِسِ وَلَا تَتْرِكِ الْعِلْمَ زُهْدًا فِيهِ وَرَغْبَةً فِي الْجَهَالَةِ يَا بُنَيَّ اخْتَرِ الْمَجَالِسَ عَلَى عَيْنِكَ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَاجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنَّكَ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا يَنْفَعُكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا يُعَلِّمُوكَ وَاعْلَلَّ اللَّهُ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِرَحْمَتِهِ فَيُصِيبَكَ بِهَا مَعَهُمْ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنَّكَ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا لَا يَنْفَعُكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا زَادُوكَ عَيْبًا وَاعْلَلَّ اللَّهُ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِعَذَابٍ فَيُصِيبَكَ مَعَهُمْ. ❶

**فوائد:** ..... علماء کے لیے صالحین اور اہل علم مجلس ہی باعث خیر ہوتی ہے جب کہ جاہل کی مصاحبت کسی طور بھی درست نہیں۔ البتہ اس کی اصلاح و تربیت کے لیے اس معصیت میں کوئی حرج نہیں۔

390۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا حَرِيزُ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ سُمَيْرٍ.....

عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ لَا تُحَدِّثِ الْبَاطِلَ الْحُكَمَاءَ فَيَمَقُّوكَ وَلَا تُحَدِّثِ الْحِكْمَةَ لِلسُّفَهَاءِ فَيَكْذِبُونَكَ وَلَا تَمْنَعِ الْعِلْمَ أَهْلَهُ فَتَأْتَمُّ وَلَا تَضَعُهُ فِي غَيْرِ أَهْلِهِ فَتُجْهَلَ إِنَّ عَلَيْكَ فِي عِلْمِكَ حَقًّا كَمَا أَنَّ عَلَيْكَ فِي مَالِكَ حَقًّا. ❶

کثیر بن مرۃ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”باطل کو حکماء کے پاس مت بیان کرو پس وہ تم سے بغض رکھیں گے اور بے وقوفوں کے پاس دانائی کی بات مت بیان کرو پس وہ تمہیں جھٹلا دیں گے اور علم کو اس کے اہل سے نہ بند کر رکھو ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے۔ اور علم کو اس کے غیر اہل کے پاس نہ رکھو ورنہ تم جہالت کی طرف منسوب کیے جاؤ گے۔ تم پر تمہارے علم کے متعلق لوگوں کا حق ہے جیسا کہ تم پر تمہارے مال میں لوگوں کا حق ہے۔“

**فوائد:** ..... ہر بندے سے اس کی ذہنی استعداد کے مطابق بات کرنی چاہیے کیونکہ علماء میں جہالت کی بات ان کے بغض جب کہ جہلاء میں علم کی بات ان کے استہزاء کا باعث ہے۔ (وَضَعُ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ مَحَلِّهِ) شے کو اس کے غیر مقام میں رکھنا ظلم ہے۔

391۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ.....

أَنَّ أَبَا قُرَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَانَ يَقُولُ لَا تَمْنَعِ الْعِلْمَ مِنْ أَهْلِهِ فَتَأْتَمُّ وَلَا تَنْشُرُهُ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ فَتُجْهَلَ وَكُنْ طَبِيبًا رَفِيقًا يَضَعُ دَوَائِهِ حَيْثُ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَنْفَعُ. ❷

فردۃ بیان کرتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کہتے تھے: ”علم والوں سے علم نہ روکو ورنہ تم گناہ گار ہو جاؤ گے اور نہ ہی تم اس نااہل کے پاس پھیلاؤ ورنہ تم جہالت کی طرف منسوب کیے جاؤ گے اور نرم دل طبیب کی طرح ہو جاؤ۔ جو دوا وہاں رکھتا ہے جہاں اسے فائدہ مند لگتی ہے۔“

❶ ”اسنادہ صحیح“ کتاب الزہد، امام احمد ص: 386، المحدث الفاضل رقم: 804، الجامع لاخلاق الراوي وآداب السامع رقم: 790۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ المحدث الفاضل رقم: 808، حلیۃ الاولیاء 273/7۔

392- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ غَيْلَانَ.....

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ لَا تَطْعِمُ طَعَامَكَ مَنْ  
مطرف سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ: تم اس شخص کو  
لَا يَسْتَحْبِبُهُ. ① اپنا کھانا مت کھلاؤ جو اس کی خواہش نہیں رکھتا۔“

**فوائد:**..... بھرے پیٹ والے کو کھلانا بیوقوفی ہے کیونکہ ان کو اس کی حاجت نہیں اسی طرح جاہلوں  
میں علمی گفتگو نادرانی ہے۔

393- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ سَمِعَ.....

شہر بن حوشب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ لقمان نے اپنے بیٹے  
سے کہا: ”اے میرے بیٹے! علم اس لئے حاصل نہ کرنا کہ  
اس کے ذریعہ سے علماء میں فخر کرو یا اس کے ذریعہ بے  
وقوفوں سے بھگڑا کرو یا اس کے ذریعہ مجلسوں میں ریاکاری  
کرو اور علم سے بے رغبتی اور جہالت سے رغبت کرتے  
ہوئے علم نہ چھوڑو اور تم جب کسی جماعت کو دیکھو کہ وہ اللہ  
کا ذکر کر رہے ہیں تو ان کے ساتھ بیٹھو اگر تم عالم ہو گے تو  
تمہارا علم تمہیں فائدہ دے گا اور اگر تم جاہل ہو گے تو وہ  
تجھے علم سکھادیں گے۔ اور شاید کہ اللہ ان پر اپنی رحمت کے  
ساتھ جہان کے تو تجھے بھی ان کے ساتھ اس کا کچھ حصہ پہنچ  
جائے اور جب دیکھو کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر  
رہے تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو، کیوں کہ اگر تم عالم ہوتے تو  
تمہارا علم تمہیں فائدہ نہیں پہنچا سکے گا اور اگر جاہل ہوئے تو  
تمہاری گمراہی اور جہالت میں اضافہ ہی کر دیں گے اور  
شاید کہ اللہ تعالیٰ ان پر غصہ سے متوجہ ہو اور اس کا غصہ  
تمہیں بھی پہنچ جائے۔“

شَّهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ قَالَ لُقْمَانَ  
لَابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَعْلِمِ الْعِلْمَ لِبِئَاهِي بِهِ  
الْعُلَمَاءُ أَوْ تَمَارِي بِهِ السُّفَهَاءَ وَتَرَانِي  
بِهِ فِي الْمَجَالِسِ وَلَا تَتْرُكِ الْعِلْمَ  
زَهَادَةً فِيهِ وَرَغْبَةً فِي الْجَهَالَةِ  
وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَاجْلِسْ  
مَعَهُمْ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا يَنْفَعُكَ عِلْمُكَ  
وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا عِلْمُكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ  
أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِرَحْمَتِهِ فَيَصِيْبَكَ  
بِهَا مَعَهُمْ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا لَا يَذْكُرُونَ  
اللَّهَ فَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمْ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا  
لَمْ يَنْفَعُكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا  
رَأْدُوكَ غَيًّا أَوْ عِيًّا وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ  
يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِسَخَطٍ فَيَصِيْبَكَ بِهِ  
مَعَهُمْ. ②

① ”اسنادہ صحیح“ المحدث الفاضل: 843، الجامع لاخلاق الراوی رقم: 738۔

② ”اسنادہ صحیح“ حلیۃ الاولیاء: 63-62، جامع بیان العلم رقم 679۔

394- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْبِرٍ .....

عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا حَمَلَةَ الْعِلْمِ اْعْمَلُوا بِهِ فَإِنَّمَا الْعَالِمُ مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَوَافَقَ عِلْمُهُ عَمَلَهُ وَسَيَكُونُ أَقْوَامٌ يَحْمِلُونَ الْعِلْمَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يُخَالِفُ عَمَلَهُمْ عِلْمَهُمْ وَتُخَالِفُ سِرِّيَتَهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ يَجْلِسُونَ جَلْفًا فَيَاهِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ عَلَى جَلِيسِهِ أَنْ يَجْلِسَ إِلَى غَيْرِهِ وَيَدْعُهُ أَوْلِيئَكَ لَا تَصْعَدُ أَعْمَالُهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ تِلْكَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى. ①

یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اے علم حاصل کرنے والو! اس پر عمل کرو۔ عالم صرف وہی ہے جو علم پر عمل کرے اور اس کا عمل اس کے علم کے مطابق ہو۔ عنقریب ایسی قومیں ہوں گی کہ وہ علم کو اٹھائے ہوں گے اور ان کا علم ان کی ہنسیوں سے آگے نہیں گزرے گا ان کا عمل ان کے علم کا مخالف ہوگا۔ اور باطن ان کے ظاہر کے خلاف ہوگا۔ وہ حلقے بنا کر بیٹھیں گے اور ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ حتیٰ کہ آدمی اپنے ہم مجلس سے اس لئے ناراض ہو جائے گا کہ وہ اور شخص کے پاس بیٹھنے لگا اور وہ اسے چھوڑ دے گا ان لوگوں کے اعمال جو ان کی مجلسوں میں ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں چڑھیں گے۔“

**فوائد:** ..... صرف پڑھ کر یا دکر لینے کا نام ہی علم نہیں بلکہ عالم کہلانے کے لیے اس پر عمل کرنا ضروری ہے لغوی طور پر تو بے عمل عالم کہلا سکتا ہے لیکن شرعی طور پر جب تک اس کے علم پر عمل کی گواہی نہیں ہوگی وہ حقیقی عالم نہیں کہلائے گا۔ کیونکہ قرآن میں خشیت کو علماء کا علم ٹھہرایا گیا ہے (فاطر: 28) عمل خشیت کا مظہر ہوتا ہے۔

395- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ .....

عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ عِلْمًا أَنْ يَتَخَشَى اللَّهَ وَكَفَى بِالْمَرْءِ جَهْلًا أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ. ②

مسلم بیان کرتے ہیں کہ مسروق نے کہا: ”آدمی کے عالم ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور آدمی کو مغرور ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر تکبر کرے۔“

396- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَبَانَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُجَيْرٍ .....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَدْنَى

معاویہ بن قرۃ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”اگر اس

① ”اسنادہ ضعیف“ اقتضاء العلم العمل رقم: 9 الجامع لاحلاق الراوي رقم: 321-

② ”اسنادہ صحیح“ رقم سابق: 322-

ہدھا لأُمَّةٍ عِلْمًا أَخَذَتْ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَّةِ بِعِلْمِهِ لَرَشَدَتْ تِلْكَ الْأُمَّةُ. ❶  
 امت کے ادنیٰ علم والے آدمی کے علم کو ہی قوموں میں سے کوئی قوم حاصل کر لے تو وہ ہدایت پا جائے۔“  
 397۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ.....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لِيَصِيبُ الْبَابَ مِنَ الْعِلْمِ فَيَعْمَلُ بِهِ لَيَكُونُ خَيْرًا لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا لَوْ كَانَتْ لَهُ فَجَعَلَهَا فِي الْآخِرَةِ. ❷  
 حسن سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب آدمی علم کے دروازہ تک پہنچ جائے اور اس پر عمل کرے تو یہ چیز اس کے لئے تمام دنیا کے مل جانے سے بہتر ہے جبکہ وہ اسے آخرت کے کاموں میں صرف کرے۔“

**فوائد:**..... دنیاوی مال حاصل کرنے کے بعد اس کی سخاوت سے کہیں بہتر ہے کہ علم حاصل کر کے اس پر عمل پیرا ہوا جائے۔ ”خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ“ (بخاری) حدیث اس پر شاہد ہے۔  
 398. قَالَ قَالَ الْحَسَنُ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَبَ الْعِلْمَ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ يُرَى ذَلِكَ فِي بَصَرِهِ وَتَخَشُّعِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَصَلْتِهِ وَزُهْدِهِ. ❸  
 حسن سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”پہلے جب کوئی علم حاصل کرتا تو اس میں دیر نہیں لگتی تھی کہ اس کی نظر اور اس کی عاجزی اس کی زبان اور اس کے ہاتھ اور اس کی نماز اور اس کے زہد میں علم کا اثر دیکھا جاتا۔“

**فوائد:**..... اس علم کو خلوص سے لیا جائے تو اس کا عادات پر اثر انداز ہونا لازم ہے۔  
 399. قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَنْظَرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ هَذَا الْجَدِيدَ فَإِنَّمَا هُوَ دِينُكُمْ. ❹  
 محمد سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”تم غور کیا کرو یہ حدیث تم کس سے لے رہے ہو، کیونکہ یہ تمہارا دین ہے۔“

**فوائد:**..... حدیث دین اسلام کا منبع اور اہم ستون ہے ابتداء علماء حدیث کو لیتے ہوئے اتنی تحقیق تفتیش نہیں کرتے تھے لیکن رفتہ رفتہ جب اسلام میں نئے نئے لوگوں کی آمد شروع ہوئی اور کئی اہل اہواء بھی در آئے اور حدیث میں رائے زنی شروع کی تو علماء نے ﴿إِنَّ جَاءَكُمْ فَأَبِيقُ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ (الحجرات: 6) کے تحت راویوں میں جانچ پڑتال شروع کر دی امام محمد کا قول بھی اسی ضمن ہے۔ نیز حدیث کے اصولوں کو

❶ ”اسنادہ حسن“ امام دارمی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ صحیح مسلم، المقدمہ باب بیان ان الاسناد من الدین۔

❸ ”اسنادہ صحیح“ صحیح مسلم، المقدمہ باب بیان ان الاسناد من الدین۔

❹ ”اسنادہ صحیح“ صحیح مسلم، المقدمہ باب بیان ان الاسناد من الدین۔

بدعت کہنا حماقت ہے کیونکہ یہ تمام کے تمام آیات واحادیث سے مستنبط ہیں۔

400. أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ بَشْرُ بْنُ حَكْمٍ بَيَّنَّ كَرْتِي فِي مِثْلِ نَسْفِيَانِ كَوِيَهْ كَهْتِي هُوِيَهْ سَمِعْتُ سَفِيَانَ يَقُولُ مَا أَرْدَادَ عَبْدُ عَلْمًا فَارْدَادَ فِي الدُّنْيَا رَغْبَةً إِلَّا أَرْدَادَ مِنْ اللَّهِ بُعْدًا. ①

401. أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ..... عَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا أَرْدَادَ عَبْدُ بِاللَّهِ تَعَالَى كَالْعِلْمِ زِيَادَةً هُوَ اللَّهُ كِي مَهْرِيَانِي سِي لُوكِ اس كِي زِيَادَةً قَرِيْبٌ هُوَ جَائِي سِي كِي. ②

**فوائد:** ..... مال و دولت کی طرح اللہ نے اس علم میں بھی ایک چاشنی و حلاوت رکھی کہ اگر کوئی خود کسی مجبوری کی بنا پر اس کو حاصل نہ کر سکتا ہو تو وہ اہل علم کے قریب ہو کر استفادہ کی کوشش کرنے لگتا ہے۔

402. أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ ..... عَنْ عَمِيرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِأَبِيهِ أَذْهَبُ فَاطْلُبُ الْعِلْمَ فَخَرَجَ فَعَابَ عَنْهُ مَا عَابَ ثُمَّ جَاءَهُ فَحَدَّثَهُ بِأَحَادِيثِكَ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ يَا بَنِي أَذْهَبُ فَاطْلُبِ الْعِلْمَ فَعَابَ عَنْهُ أَيضًا زَمَانًا ثُمَّ جَاءَهُ بِقُرْطَيْسٍ فِيهَا كُتُبٌ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ هَذَا سَوَادٌ فِي بَيْضٍ فَأَذْهَبُ فَاطْلُبِ الْعِلْمَ فَخَرَجَ فَعَابَ عَنْهُ مَا عَابَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ لِأَبِيهِ سَلْنِي عَمَّا بَدَأَ لَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ

عمیرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ: ”کسی آدمی نے اپنے بیٹے سے کہا: ”جاؤ! علم حاصل کرو، وہ باہر گیا تو اس سے کچھ دیر اوجھل رہا پھر آیا اور اس نے اسے کچھ حدیثیں بیان کیں تو اس کے باپ نے اس سے کہا: ”اے میرے بیٹے! جاؤ! علم کی تلاش کرو“ تو وہ اپنے باپ سے ایک عرصہ غائب رہا پھر کاغذ لے کر آیا اس میں کچھ لکھا ہوا تھا اس نے اپنے باپ کے پاس پڑھا۔ تو اس سے اس کے باپ نے کہا: ”یہ سیاہی سفیدی میں ہے، جاؤ! علم تلاش کرو۔“ پھر وہ باہر گیا اور کچھ دیر اس سے دور رہا، پھر اس کے پاس آیا اور اپنے باپ سے کہا: مجھ سے جو پوچھنا چاہو

① ”اسنادہ صحیح“ امام دارمی اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

② ”صحیح“ اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ 74/6۔

پوچھ لو؟ اس کے باپ نے کہا: اگر تمہارا گزر ایسے آدمی کے پاس سے ہو جو تمہاری تعریف کر رہا ہو اور دوسرے ایسے آدمی کے پاس سے ہو کہ وہ تمہاری عیب جوئی کر رہا ہو۔ تو تمہارا کیا حال ہوگا؟ اس نے کہا: ایسے وقت میں میں اس شخص کو ملامت نہ کروں گا جو مجھے عیب دے رہا ہو، اور نہ ہی اس شخص کی تعریف کروں گا جو میری تعریف کر رہا ہو، اس کے باپ نے کہا: اگر تو ایک پیالے کے پاس سے گزرے تو تیرا کیا حال ہوگا؟ ابو شریح نے کہا: ”میں نہیں جانتا ہوں کہ اس نے پیالہ سونے کا کہا ہے یا چاندی کا؟ سو اس کے بیٹے نے کہا: اس وقت نہ ہی میں اس پیالے کو ٹھوکر لگاؤں گا اور نہ ہی اس کے قریب ہوں گا۔“ اس کے باپ نے کہا: جاؤ! تم نے علم حاصل کر لیا۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا علم سے جب تک عمل کو مہین نہیں ملتی تب تک وہ ناقص ہی رہتا ہے۔

403- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارِكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ.....

سکن بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے وہب بن منبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”اے میرے بیٹے! دانائی کو لازم پکڑ۔ کیونکہ تمام بھلائی دانائی میں ہے اور دانائی چھوٹے کو بڑے سے اور غلام کو آزاد سے بزرگی میں بڑھا دیتی ہے اور سردار کی سرداری بڑھا دیتی ہے اور فقیر کو بادشاہوں کی جگہ پر بٹھا دیتی ہے۔“

عَنِ السَّكَنِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مَنْبَةَ يَقُولُ يَا بَنِيَّ عَلَيْكَ بِأَلْحَاظِ الْحِكْمَةِ فَإِنَّ الْخَيْرَ فِي الْحِكْمَةِ كُلِّهَا وَتَشْرِفُ الصَّغِيرَ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْعَبْدَ عَلَى الْحُرِّ وَتُزِيدُ السَّيِّدَ سُودًا وَتُجَلِّسُ الْفَقِيرَ مَجَالِسَ الْمُلُوكِ. ①

404- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارِكِ قَالَ أَخْبَرَنِي بَقِيَّةُ عَنْ عْتَبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ.....

ابورداء کہتے ہیں: ”اگر علم کی باتیں نہ ہوتی تو ہم کیا

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ وَمَا نَحْنُ لَوْلَا

① ”صحیح“ ملاحظہ کریں تعلق سابق۔

② ”ضعیف“ بقیہ مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

کرتے؟“

كَلِمَاتُ الْعُلَمَاءِ؟ ❶

**فوائد:** ..... مجرب اور علماء و عقلاء کی باتیں سمجھداری کا بہت بڑا ذریعہ ہوتی ہیں جو کہ ان کی تفسیح یا عملی زندگی کا نچوڑ ہوتی ہیں ان کے بغیر سمجھ حاصل کرنا دشوار اور مشکل ہے۔

[35].....باب اجتنابِ اهل الأهواءِ والبِدَعِ وَالْخُصُومَةِ

اہل خواہشات و بدعت اور جھگڑا کرنے والوں سے پرہیز کرنا

405- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ.....

ابو قلابہ نے کہا کہ تم خواہشات والوں کے پاس نہ بیٹھو اور  
فَأَبُو قِلَابَةَ لَا تَجَالِسُوا أَهْلَ الْأَهْوَاءِ  
نہ ہی ان سے جھگڑا کرو کیونکہ میں اس بات سے بے خوف  
وَلَا تُجَادِلُوهُمْ فَإِنِّي لَا أَمْنُ أَنْ  
نہیں ہوں کہ وہ تم کو اپنی گمراہی میں ڈبو دیں گے۔ یا وہ  
يَغْمِسُوكُمْ فِي ضَلَالَتِهِمْ أَوْ يَلْبِسُوا  
اس چیز کے متعلق جسے تم جانتے ہو تم پر خلط ملط کر دیں  
عَلَيْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ. ❷

گے۔

**فوائد:** ..... ”الصَّحْبَةُ مؤثرة“ صحبت اثر انداز ہوتی ہے کے مطابق آدمی کا خواہشات کے

ماروں کی صحبت سے ان کا اثر قبول کرنا ضروری ہے اس لیے ایسوں سے بچنا ہی بہتر ہے۔

406- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

ایوب بیان کرتے ہیں مجھے سعید بن جبیر نے طلق بن  
عَنْ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَأْيِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ  
حبیب کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا تو انہوں نے مجھے کہا:  
جَلَسْتُ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ فَقَالَ لِي  
”میں نے تمہیں طلق بن حبیب کے پاس بیٹھے ہوئے  
أَلَمْ أَرَكَ جَلَسْتَ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ  
دیکھا تم اس کے پاس مت بیٹھا کرو۔  
لَا تَجَالِسْتَهُ. ❸

407- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ.....

نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر کے پاس کوئی آدمی آیا اس  
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ  
نے کہا: ”فلاں آدمی آپ کو سلام کہتا ہے؟“ ابن عمر رضی اللہ  
فَقَالَ إِنَّ فَلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ

❶ ”صحیح“ انحرجه الخطيب في (الفقيه والمتفقه)

❷ ”صحیح“ انحرجه ابن بطه في (الابانة) (63) والآجری في (الشريعة) ص (671)۔

❸ ”صحیح“ انحرجه ابن وضاح في (البدع) (145)



قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّهُ قَدْ أُحْدِثَ فَإِنْ كَانَ قَدْ  
أُحْدِثَ فَلَا تَقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ. ❶  
نے کہا: ”مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اس نے بدعت نکالی ہے اگر  
واقعی اس نے بدعت نکالی ہے تو اس کو میرا سلام نہ کہنا۔“

408- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْرَاءَ.....

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ لَا  
يَرَى غَيْبَةً لِلْمُبْتَدِعِ. ❷  
اعمش بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم بدعت ایجاد کرنے والے  
کی برائی بیان کرنے کو غیبت نہیں سمجھتے تھے۔

**فوائد:**..... دینی ودنیوای سے شر سے بچانے کے لیے کسی کو کسی کی برائی کے بارے میں آگاہ کرنا  
غیبت میں شمار نہیں ہوتا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک آنے والے کے برے اخلاق کے  
بارے میں تشبیہ کی اور قریب آجانے پر اس سے کشادہ روئی سے بات کی (بخاری) تو یہاں پر تشبیہ کرنے کا  
مقصد اس کے شر سے بچانا تھا۔ لہذا بدعتی کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنا کہ لوگ اس کی بدعت کو سنت سمجھ کر  
اپنا نہ لیں ضروری ہے۔ آج کل بھی اہل بدعت کی برما رہے متنبہ رہیں۔

409- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ.....

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ  
الشَّعْبِيِّ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْهُوَى لِأَنَّهُ  
يَهُوَى بِصَاحِبِهِ. ❸  
ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں کہ شععی نے کہا: ”خواہش کا  
نام ”ہوی“ اس لئے رکھا گیا کہ وہ اپنے ساتھی کو گرا دیتی  
ہے۔“

**فوائد:**..... ”ہوی“ کا معنی اوپر سے نیچے گرنا ہے اور خواہش بھی اس کا معنی کیا جاسکتا ہے وہ اس  
لیے کہ جہنم چونکہ نیچے ہے تو یہ اس کو جنت کی بلندیوں سے جہنم کی گہرائیوں میں گرانے کا سبب ہے۔

410- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ قَالَ.....

كَانَ مُسْلِمٌ بَنُ يَسَارٍ يَقُولُ إِنَّا كُمْ  
وَالْمِرَاءُ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ جَهْلُ الْعَالِمِ وَبِهَا  
يُنْتَفَى الشَّيْطَانُ زَلْفَهُ. ❹  
مسلم بن یسار کہتے تھے: جھگڑنے سے بچو۔ کیونکہ وہ عالم کی  
جہالت کا وقت ہوتا ہے اور اسی دوران میں شیطان عالم کی  
لغزش تلاش کرتا ہے۔“

❶ ”صحیح“ داری بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❷ ”صحیح“ اخرجہ اللالكائي في (شرح اصول اعتقاد اهل السنة) (276)

❸ ”صحیح“ اخرجہ اللالكائي في (شرح اصول اعتقاد اهل السنة) (229) وابونعيم في الحلية 320/4.

❹ ”صحیح“ اخرجہ الآجرى في الشريعة (ص: 61) وابونعيم في الحلية (294/2)

411- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

اسماء بن عبید بیان کرتے ہیں کہ خواہشات کے پجاری دو آدمی ابن سیرین کے پاس آئے۔ انہوں نے کہا: ”اے ابوبکر! ہم تمہارے پاس کوئی حدیث بیان کریں۔“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ ان آدمیوں نے کہا: ”ہم تمہارے پاس اللہ کی کتاب کی کوئی آیت پڑھیں۔“ انہوں نے کہا: ”نہیں تم میرے قریب سے اٹھ جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں۔“ راوی کہتا ہے: وہ دونوں باہر چلے گئے تو لوگوں میں سے کسی نے کہا: ”اے ابوبکر! اگر وہ اللہ کی کتاب سے آپ کے پاس کوئی آیت پڑھ دیتے تو آپ پر کیا حرج تھا۔“ انہوں نے کہا: ”مجھے اس بات کا خوف ہے کہ وہ میرے پاس کوئی آیت پڑھیں اور وہ تحریف کریں جو میرے دل میں ٹھہر جائے۔“

عَنْ أَسْمَاءِ بِنِ عُبَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ نَحْدِثُكَ بِحَدِيثٍ؟ قَالَ لَا قَالَا فَتَقْرَأُ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ قَالَ لَا تَقْرَؤَانِ عَنِّي أَوْ لَا قَوْمًا. قَالَ: فَخَرَجَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا أَبَا بَكْرٍ وَمَا كَانَ عَلَيْكَ أَنْ يَقْرَأَا عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَ إِنْ حَشَيْتُ أَنْ يَقْرَأَا عَلَيَّ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَيَحْرِقَانِيهَا فَيَقْرَأُ ذَلِكَ فِي قَلْبِي. ①

**فوائد:**..... علماء کی بات چونکہ مطالعہ و تحقیق پر مبنی ہوتی ہے لہذا ان کی بات باعث نفع ہوتی ہے جب کہ جہلا کی بات ذہنی اختراع یا کوئی یاد ہو گئی ہوتی ہے عموماً ان کا علم سے کم ہی تعلق ہوتا ہے سو ایسی کوئی بات ذہن میں بیٹھ جانا باعث نقصان ہے۔ لہذا ایسوں کی باتوں سے احتراز ہی بہتر ہے۔

412- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ.....

سلام بن ابومطیع کہتے ہیں: خواہشات رکھنے والوں سے ایک آدمی نے کہا: ”اے ابوبکر! کیا میں تم سے کوئی بات پوچھوں؟“ ایوب نے منہ پھیر لیا۔ اور وہ اپنی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے کہ آدھی بات بھی نہیں پوچھنی۔ اور سعید نے ہمارے پاس دائیں ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کیا۔

عَنْ سَلَامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ قَالَ لِأَيُّوبَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَالَ قَوْلِي وَهُوَ يُشِيرُ بِأَصْبُعِهِ وَلَا يَصْفُ كَلِمَةً وَأَشَارَ لَنَا سَعِيدٌ بِخَنْصِرِهِ الْيَمْنِيِّ. ②

① ”صحیح“ اخرجه ابن بطه فی (الابانة) (398) والآجری فی الشریعہ (ص: 62)

② ”صحیح“ اخرجه ابن بطه فی (الابانة) (402) وابونعیم فی الحلیة 9/3۔

**فوائد:** ..... اگر واقعی کسی مخلص کو علم کی تلاش ہو تو ٹھیک ورنہ بے نکلے سوالات اور قیل و قال سے کنارہ کشی علماء کا شیوہ رہا ہے۔

413- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ.....

عَنْ كُثَيْبِ بْنِ جَبْرِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ كَلْثُومَ بْنَ جَبْرِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ سَعِيدُ ابْنِ جَبْرِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَرِيشَانُ. ❶

کلتھوم بن جبر سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے سعید بن جبیر سے کسی چیز کے متعلق پوچھا تو انہیں نے اسے جواب نہ دیا۔ جب ان سے کہا گیا تو انہوں نے کہا: ”وہ خواہش والوں سے تھا۔“

414- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا فَضِيلٌ عَنْ لَيْثٍ.....

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَصْحَابَ الْخُصُومَاتِ فَإِنَّهُمْ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ. ❷

ابو جعفر محمد بن علی نے کہا کہ: جھگڑنے والوں کے پاس مت بیٹھو کیونکہ وہ لوگ اللہ کی آیات میں بحث کرتے ہیں۔

**فوائد:** ..... قرآنی آیات میں غور و فکر کرنا ان سے احکام مستنبط کرنا تو درست بلکہ مطلوب ہے لیکن ان میں جھگڑا کرنا قطعی ناپسندیدہ ہے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے مسجد میں صحابہ کو اس طرح بحث و جھگڑا کرتے دیکھا تو انتہائی ناپسند فرمایا۔

415- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا قَالَا لَا تُجَالِسُوا أَصْحَابَ الْأَهْوَاءِ وَلَا تُجَادِلُوهُمْ وَلَا تَسْمَعُوا مِنْهُمْ. ❸

ہشام کہتے ہیں کہ حسن اور ابن سیرین دونوں نے کہا: ”خواہشات والوں کے پاس مت بیٹھو اور نہ ہی ان سے جھگڑا کرو۔ اور نہ ہی ان سے کوئی بات سنو۔“

416- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أُمِّي.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِنَّمَا سُمُوا أَصْحَابَ

شععی کہتے ہیں کہ ”خواہشات والے“ اس لیے نام رکھا گیا

❶ ”صحیح“ داری بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❷ ”ضعیف“ اخرجہ ابن بطہ فی الابانۃ (543)

❸ ”صحیح“ اخرجہ ابن عبدالبر فی جامع بیان العلم (1803) وابن بطہ فی الابانۃ: 395

الأَهْوَاءِ لِأَنَّهُمْ يَهُوُونَ فِي النَّارِ. ❶ کہ وہ آگ میں گرتے ہیں۔“

[36].....باب التَّسْوِيَةِ فِي الْعِلْمِ

علم میں مرتبے کا برابر ہونا

417- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنِ ابْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ عِنْدَهُ سَوَاءٌ غَيْرَ طَاوُسٍ وَهُوَ يَحْلِفُ عَلَيْهِ. ❷ سفیان بیان کرتے ہیں کہ ابو میسرہ نے کہا: ”طاؤس کے علاوہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جس کے نزدیک معزز اور معمولی آدمی برابر ہوں اور وہ اس بات پر قسم کھاتے تھے۔“

**فوائد:**..... حق یہی ہے کہ اس علم شریف کے حصول میں سبھی برابر ہوں کیونکہ آپ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے کہیں بھی نہیں ملتا کہ آپ ﷺ نے درس و تعلیم کے وقت کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کو خصوصی اہمیت دی ہو بلکہ سبھی برابر بیٹھے اور علم سے برابر حصہ پاتے۔

یاد رہے! حصول علم میں اپنی بڑائی جتاتے ہوئے امتیازی سلوک کی حرص رکھنے والے علم کی روشنی سے

محروم رہتے ہیں۔

418- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَكْرَهُ كِتَابَةَ الْعِلْمِ حَتَّى أَكْرَهَنَا عَلَيْهِ السُّلْطَانُ فَكْرَهْنَا أَنْ نَمْنَعَهُ أَحَدًا. ❸ سفیان بیان کرتے ہیں کہ زہری نے کہا: ”ہم علمی مضامین لکھنا برا سمجھتے تھے حتیٰ کہ ہمیں اس کے لکھنے پر حکمرانوں نے مجبور کیا۔ تو ہم نے اس بات کو برا جانا کہ کسی کو لکھنے سے منع کریں۔“

419- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ.....

حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَلَّمُوا مُحَمَّدًا فِي رَجُلٍ يَعْنِي يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَوْ كَانَ رَجُلًا مِنَ الزَّانِجِ لَكَانَ عِنْدِي وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا سَوَاءً. ❹ ابن عون کہتے ہیں: لوگوں نے محمد سے ایک شخص کے متعلق بات کی یعنی وہ اس سے حدیث نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: ”اگر وہ حبشیوں میں سے ہوتا تو اس بارے میں میرے نزدیک وہ اور عبداللہ بن محمد برابر ہوتے۔“

❶ ”الحسن“ اخرجہ اللالكاتى فى شرح اصول اعتقاد اهل السنة: 229 ❷ ”صحيح“ اخرجہ ابو نعیم فى الحلیة 16/4-

❸ ”صحيح“ اخرجہ ابن عبدالبر فى جامع بيان العلم 1096 وعبدالرزاق (258/11)-(20486)

❹ ”صحيح“ دارى بيان کرنے میں اکیلے ہیں۔

420- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ.....

عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ رَاشِدٍ سَأَلَ سَلْمَ بْنَ قُتَيْبَةَ طَاوَسًا عَنْ مَسْأَلَةٍ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقِيلَ لَهُ هَذَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ذَلِكَ أَهْوَنُ لَهُ عَلَيَّ. ①

حماد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ صلت بن راشد نے کہا: کہ سلم بن قتیبہ نے طاؤس سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اس کا جواب نہ دیا، ان سے کہا گیا: ”یہ سلم بن قتیبہ ہے۔“ انہوں نے کہا: ”یہ اس کے لئے مجھ پر زیادہ آسان ہے۔“

**فوائد:**..... طاؤس رضی اللہ عنہ نے علم میں برابری کرتے ہوئے اس کی خصوصی شان کے سبب اسے خاص اہمیت نہ دی بلکہ واضح کر دیا کہ اس کا سائل ہونا، طالب علم ہونا اس کو میرے سامنے مطیع کرتا ہے میرے نزدیک یہ دوسروں کے برابر ہی ہے۔

[37].....بَاب فِي تَوْقِيرِ الْعُلَمَاءِ

علماء کی عزت کرنا

421- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَ.....

حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ مَا خِفْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مَخَافَةَ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ. ②

حبیب بن صالح کہتے ہیں کہ میں لوگوں میں سے کسی سے اتنا نہیں ڈرتا تھا جتنا خالد بن معدان سے ڈرتا تھا۔

**فوائد:**..... ان کا یہ خوف ان کی ذات سے نہیں بلکہ عملی وجاہت سے تھا کہ یہ ان کے علمی جلال سے مرعوب تھے۔

422- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كُنَّا نَهَابُ إِبْرَاهِيمَ هَيْبَةَ الْأَمِيرِ. ③

سفیان بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ نے کہا: ”ہم ابراہیم سے حکمرانوں کی طرح ڈرتے تھے۔“

423- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.....

① ”صحیح“ داری بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

② ”صحیح“ بقیہ دلس ہے لیکن سماع کی صراحت موجود ہے۔

③ ”صحیح“ الفسوی فی المعرفة 604/2۔ والخطب 297

عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَكَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ  
يَوْمًا بِحَدِيثٍ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَاسْتَعَدَّتْهُ  
فَقَالَ لِي مَا كُلُّ سَاعَةٍ أَحْلَبُ  
فَأَشْرَبُ. ❶

ایوب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”سعید بن جبیر نے  
ایک دن کوئی حدیث بیان کی میں ان کی طرف کھڑا ہوا  
تاکہ وہ اسے دوبارہ دہرائیں تو انہوں نے مجھے کہا: ”میں  
ہر وقت دودھ نہیں دوہتا کہ پیتا رہوں۔“

**فوائد:** ..... یعنی میں مسلسل دودھ پینے کی وجہ سے اتنا توانا نہیں ہوں کہ ہر وقت دہرا دہرا کرتا توانائی  
خرچ کرتا رہوں۔ یعنی دہرانے سے انکار کر دیا اور ایوب ان کے علمی دبدبے کی بنا پر اصرار نہ کر سکے۔

424۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ وَيَحْيَى بْنُ ضَرَّيْسٍ عَنْ عَمْرِو  
بْنِ أَبِي قَيْسٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَرِهَ  
الْحَدِيثَ فِي الطَّرِيقِ. ❷

عطاء بیان کرتے ہیں کہ ابو عبد الرحمن حدیث کو راستے میں  
بیان کرنے کو برا سمجھتے تھے۔

425۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ ضَرَّيْسٍ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانَ.....

عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَحَدَّثَ بِحَدِيثٍ فَقَالَ  
لَهُ رَجُلٌ مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا أَوْ مِمَّنْ  
سَمِعْتَ هَذَا فَغَضِبَ وَمَنَعَنَا حَدِيثَهُ  
حَتَّى قَامَ. ❸

حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں کہ ہم سعید بن جبیر  
کے پاس تھے کہ انہوں نے کوئی حدیث بیان کی ان سے  
کسی آدمی نے کہا: ”آپ کے پاس یہ حدیث کس نے  
بیان کی یا آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟“ تو وہ ناراض  
ہو گئے اور اس حدیث کو ہم سے روک لیا حتیٰ کہ وہ اٹھ  
گئے۔

**فوائد:** ..... اس میں پوچھنے کی کراہت نہیں پوچھنا سوال کرنا متعلم کا حق ہے لیکن ادب کو ملحوظ رکھنا  
ضروری ہے۔ اس آدمی کی طرح درمیان میں بول پڑنا اور بے ادبی والے انداز سے مخاطب کرنا ناروا اور غلط  
ہے۔ جو کہ سعید رضی اللہ عنہ کو ناگوار گزارا۔

426۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ.....

❶ ”صحیح“ اخرجہ ابن ابی شیبہ 105/9 (6688) والحطیب فی الجامع: 974۔

❷ ”ضعیف“ اخرجہ الحطیب فی الجامع: 395۔

❸ ”اسنادہ جید“ ابوشان، سعید بن شان ہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ نَوَّ  
رَفَقْتُ بِابْنِ عَبَّاسٍ لِأَصَبْتُ مِنْهُ عِلْمًا  
كَثِيرًا. ❶

زہری بیان کرتے ہیں کہ ابوسلمی نے کہا: ”اگر تم ابن عباس  
ؓ کے ساتھ رہتے۔ تو تم اس سے بہت زیادہ علم حاصل  
کرتے۔“

427- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ.....

عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ مَا  
رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْرَمَ لِلْعِلْمِ مِنْ أَبِي. ❷

ام عبداللہ بنت خالد کہتی ہیں: ”کہ میں نے علم میں اپنے  
باپ سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا۔“

**فوائد:** ..... علمی سخاوت یہی ہے کہ بلا تکلف ہر سائل کو جواب دیا جائے اور احادیث بیان کی جائیں  
انہیں انکار نہ کیا جائے۔

[38]..... بَابُ فِي الْحَدِيثِ عَنِ الثَّقَاتِ

ثقة لوگوں سے حدیث نقل کرنے کا بیان

428- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُونُسَ.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى  
قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ إِنْ فَلَانًا حَدَّثَنِي  
بِكَذَا وَكَذَا؟ قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ  
مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ. ❸

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن موسیٰ نے کہا میں نے  
طاؤس سے کہا: ”فلاں آدمی نے مجھے اس طرح اور اس  
طرح حدیث بیان کی۔“ انہوں نے کہا: ”اگر تمہارا ساتھی  
معتبر ہے تو اس سے حدیث لے لو۔“

**فوائد:** ..... اس سے سمجھ آتی ہے کہ معتبر، ثقہ راویوں سے روایت لینا جلیل محدثین کا وتیرہ تھا اور اس

کو وہ ہر وقت پیش نظر رکھتے۔

429- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ مُسْعَرٍ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لَا  
يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ إِلَّا الثَّقَاتُ. ❹

مسعر کہتے ہیں کہ سعد بن ابراہیم نے کہا: ”صرف معتبر لوگوں  
کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کرنی چاہئے۔“

❶ ”صحیح اخرجہ الفسوی فی المعرفة 559/1 والخطیب فی الجامع: 385۔“

❷ ”ضعیف“ اس میں بقیہ بن ولید کا معنی ہے۔ اخرجہ احمد فی الجامع فی العلل 317/1 (2409) والبخاری فی  
الکبیر 176/3۔

❸ ”حسن“ اخرجہ العقیلبی فی الضعفاء 12/1 و ابو زرعة فی تاریخہ: 601۔ والخطیب فی الکفایہ ص: 132۔

❹ ”صحیح اخرجہ الخطیب فی الکفایہ ص: 32۔ ومسلم فی مقدمہ 15/1، والخطیب فی الجامع: 143۔“

430- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ.....

عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانُوا لَا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ ثُمَّ سَأَلُوا بَعْدَ لِيَعْرِفُوا مَنْ كَانَ صَاحِبَ سُنَّةٍ أَخَذُوا عَنْهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَ سُنَّةٍ لَمْ يَأْخُذُوا عَنْهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ مَا أَظُنُّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَاصِمٍ ①

عاصم بیان کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا: ”پہلے لوگ سندوں کے متعلق نہیں پوچھا کرتے تھے پھر پوچھنے لگے تاکہ جان لیں کہ کون شخص محدث تھا لوگوں نے اس سے حدیث حاصل کی اور کون محدث نہیں تھا کہ لوگوں نے اس سے حدیث حاصل نہ کی۔“ ابو محمد کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ روایت انہوں نے عاصم سے نہیں سنی۔

**فوائد:** ..... ابتداء میں یہی حالت تھی کہ سبھی حدیث سے لے لی جاتی اتنی جانچ پڑتال نہ کی جاتی لیکن فتنہ پیدا ہوجانے کے بعد محدثین نے کہنا شروع کر دیا۔ (سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمُ) اپنے راویوں کے نام لو۔ تاکہ کھرے کھوٹے کی تیز ہو سکے۔

431- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ.....

عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ مَا حَدَّثْتَنِي فَلَا تُحَدِّثْنِي عَنْ رَجُلَيْنِ فَإِنَّهُمَا لَا يَبَالِيَانِ عَمَّنْ أَخَذَا حَدِيثَهُمَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ لَا أَظُنُّهُ سَمِعَهُ ②

عاصم کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین نے کہا: ”جو آپ مجھ سے بیان کریں جو احادیث کریں تو فلاں دو آدمیوں سے بیان نہ کرو کیونکہ وہ دونوں اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ انہوں نے اپنی حدیثیں کس سے حاصل کیں۔“ ابو محمد کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس نے یہ حدیث نہیں سنی۔

432- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ.....

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُقَعَاءِ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا حَدَّثْتَنِي فَحَدِّثْنِي عَنْ أَبِي زُرْعَةَ فَإِنَّهُ حَدَّثْتَنِي بِحَدِيثٍ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَنَةٍ فَمَا أَحْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا ③

عمارہ بن ققعا کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”جب تم میرے پاس حدیث نقل کرو تو ابو ذر ہی سے نقل کرو کیونکہ انہوں نے مجھے حدیث بیان کی پھر ان سے ایک برس کے بعد پوچھا تو انہوں نے اس سے ایک حرف بھی کم نہیں کیا۔“

① ”حسن“ اخرجہ الخطیب فی الکفاية ص: 122۔ و ابونعیم فی الحلیة: 278/2۔

② ”ضعیف“ محمد راوی ضعیف ہے۔

③ ”ضعیف“ محمد بن حیدر ضعیف ہے۔ اخرجہ الترمذی فی العلل المملقہ ج 5/51۔



**فوائد:** ..... بہتر یہی ہے کہ روایت بالکل من وعن اسی طرح بیان کی جائے البتہ اگر کوئی لفظ تبدیل بھی ہو جائے یہ روایت کی صحت میں قاذح نہیں ایسی روایت میں کوئی حرج نہیں۔ بشرط کے معنی و مفہوم میں تبدیلی واقع نہ ہو۔ اور اس چیز کا خیال گہرا عالم ہی رکھ سکتا ہے۔

433- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِنَّ هَذَا  
الْعِلْمَ دِينٌ فَلْيَنْظُرِ الرَّجُلُ عَمَّنْ يَأْخُذُ  
دِينَهُ. ❶

ابن عون کہتے ہیں کہ محمد نے کہا: ”یہ علم دین ہے۔ ہر آدمی کو دیکھنا چاہئے کہ وہ اپنا دین کس سے حاصل کرتا ہے۔“

434- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُشَيْمٍ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا إِذَا  
أَتَوْا الرَّجُلَ لِيَأْخُذُوا عَنْهُ نَظَرُوا إِلَى  
صَلَاتِهِ وَإِلَى سَمْتِهِ وَإِلَى هَيْئَتِهِ. ❷

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”پہلے لوگ جب دین حاصل کرنے کے لئے کسی آدمی کے پاس جاتے تھے تو اس کی نماز اور اس کے طریقے کی حالت کو دیکھتے تھے۔ پھر اس سے دین حاصل کرتے تھے۔“

**فوائد:** ..... اس میں محدثین کی احتیاط کی جھلک دیکھی جاسکتی ہے۔ کہ انہوں نے کس طرح جانچ

پھنک کے بعد روایت کو جمع کیا ہے۔

435- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ.....

أَخْبَرَنَا مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا  
إِذَا أَتَوْا الرَّجُلَ يَأْخُذُونَ عَنْهُ الْعِلْمَ  
نَظَرُوا إِلَى صَلَاتِهِ وَإِلَى سَمْتِهِ وَإِلَى  
هَيْئَتِهِ ثُمَّ يَأْخُذُونَ عَنْهُ. ❸

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”پہلے لوگ جب دین حاصل کرنے کے لئے کسی کے پاس جاتے اس کی نماز اور اس کے طریقے اور اس کی حالت کو دیکھتے پھر اس سے دین حاصل کرتے۔“

436- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَوْحٍ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ نَحْوَ حَدِيثِ

ہشام نے حسن سے ابراہیم کی حدیث کی طرح نقل کیا

❶ ”صحیح“ (399) کے تحت تخریج گزر چکی ہے۔

❷ ”صحیح“ اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ 225/4 والخطیب فی الجامع: 136۔

❸ ”صحیح“ اخرجہ ابن ابی حاتم فی الجرح والتعديل 16/2 والخطیب فی الکفاۃ ص: 157۔

ہے۔

إِبْرَاهِيمَ. ❶

437- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِيهِ.....

ربیع بیان کرتے ہیں کہ ابو عالیہ نے کہا: ”جب ہم کسی کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے جاتے جب وہ نماز پڑھتا ہم دیکھتے تھے اگر وہ نماز کو اچھی طرح ادا کرتا تو ہم اس کے پاس بیٹھ جاتے اور ہم کہتے تھے کہ نماز کے علاوہ دوسرے کام بھی اچھی طرح کرے گا اور اگر وہ نماز کو بری طرح ادا کرتا تھا تو اس کے پاس سے اٹھ جاتے۔ کہ وہ نماز کے علاوہ اور کاموں کو بھی زیادہ بری طرح ادا کرتا ہو گا۔“ ابو معمر کہتے ہیں: ابراہیم بن اسماعیل کے الفاظ بھی اسی طرح ہیں۔

عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كُنَّا نَأْتِي الرَّجُلَ لِنَأْخُذَ عَنْهُ فَنَنْظُرُ إِذَا صَلَّى فَإِنْ أَحْسَنَهَا جَلَسْنَا إِلَيْهِ وَقُلْنَا هُوَ لَغَيْرِهَا أَحْسَنُ وَإِنْ أَسَاءَهَا قُمْنَا عَنْهُ وَقُلْنَا هُوَ لَغَيْرِهَا أَسْوَأُ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ لَفُظُهُ نَحْوُ هَذَا. ❷

**فوائد:**..... نماز اسلام کی پہلی اور اہم علامت ہے یہ حقیقت ہے کہ نماز میں عمدگی بندے کے ہر کام کو سنوار دیتی ہے اور اس میں سستی کا خمیازہ ہر کام میں خسارے کی صورت میں بھگتنا پڑتا ہے۔ اہل علم کا قول ہے کہ جو شخص اپنی نماز صحیح کر لیتا ہے رب تعالیٰ اس کی زندگی کے تمام معاملات صحیح کر دیتے ہیں۔

438- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ لَا أَدْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَوْ لَا.....

ابن عون عن مُحَمَّدٍ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَاَنْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ. ❸  
ہے۔ تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے حاصل کرتے ہو۔“

439- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِبَطَاوُسَ إِنَّ قَلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا؟  
سليمان بن موسى کہتے ہیں کہ میں نے بطاؤس سے کہا: ”فلاں آدمی نے مجھے فلاں اور فلاں حدیث بیان کی۔“

❶ ”صحیح“ سابق اثر دیکھیے۔

❷ ”حسن“ اخرجه ابو نعیم فی الجلیة 220/2۔

❸ ”اثر صحیح“ (433,399) کے تحت گزر چکی ہے۔

قَالَ فَإِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ. ❶

انہوں نے کہا: اگر تیرا ساتھی اعتماد والا ہو تو اس سے حدیث لے لو۔

440- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجْبِيرٍ عَنْ طَاوُسٍ.....

قَالَ جَاءَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَعِدْ عَلَيَّ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ قَالَ لَهُ بُشَيْرٌ مَا أَدْرِي عَرَفْتُ حَدِيثِي كُفْلَهُ وَأَنْكَرْتُ هَذَا أَوْ عَرَفْتُ هَذَا وَأَنْكَرْتُ حَدِيثِي كُفْلَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا نَحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ لَمْ يَكُنْ يُكْذِبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ تَرَكْنَا الْحَدِيثَ عَنْهُ. ❷

پہلی حدیث مجھے سنائیے۔ بشیر نے ان سے کہا: ”میں نہیں جانتا کہ آپ نے میری تمام حدیثیں جان لیں اور اس حدیث کو نہیں جانا۔ یا اس حدیث کو جان لیا اور میری تمام حدیثوں کو نہیں جانا۔“ طاؤس کہتے ہیں: بشیر بن کعب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انھیں حدیث بیان کرنے لگا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”ہم رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کیا کرتے تھے۔ جب آپ پر جھوٹ نہیں باندھا جاتا تھا۔ جب لوگوں نے برے بھلے کاموں کو اختیار کیا تو ہم نے آپ سے حدیث نقل کرنا چھوڑ دی۔“

**فوائد:**..... اس سے پتہ چلتا ہے کہ جھوٹ کا فتنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں ہی شروع ہو گیا تھا۔ چنانچہ

انہوں نے اس کے بعد احتیاط کرتے ہوئے احادیث چنیدہ لوگوں کو اور کم بیان کرنا شروع کر دیں۔

441- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرِ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثَ يُحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى رَكِبْتُمُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ”ہم حدیث یاد رکھتے تھے اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھی جاتی تھی۔ حتیٰ کہ تم سخت اور نرم سواریاں استعمال کرنے لگے۔ (یعنی تمام صحیح ضعیف رطب و یابس جمع کرنے لگے۔)“

❶ ”حسن“ (428) کے تحت تخریج گزر چکی ہے۔

❷ ”اسنادہ قوی، و اخرجہ مسلم فی مقدمہ 12/1-13 و ابن عدی فی الکامل۔ 61/1-62۔

❸ ”صحیح اخرجہ مسلم فی مقدمہ 13/1 و ابن عدی فی الکامل 62/1۔

442- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ .....

عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ يُوشِكُ أَنْ يَظْهَرَ شَيْاطِينٌ قَدْ أَوْثَقَهَا سُلَيْمَانُ يَفْقَهُونَ النَّاسَ فِي الدِّينِ. ①

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”قرب ہے کہ وہ شیطان ظاہر ہوں گے جن کو سلیمان نے باندھ رکھا تھا۔ وہ لوگوں کو دین کی باتیں سمجھائیں گے۔“

443- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ .....

عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ انظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ هَذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّهُ دِينُكُمْ. ②

ہشام بیان کرتے ہیں کہ محمد نے کہا: ”دیکھو تم حدیث کس سے حاصل کرتے ہو کیونکہ یہ تمہارا دین ہے۔“

**فوائد.....** حدیث چونکہ دین ہے لہذا اس کو لینے میں حد درجہ احتیاط لازم ہے حتیٰ کہ امام زہری رضی اللہ

نے یہاں تک کہا کہ سند دین کا لازمی جزو ہے یہ نہ ہو تو جو شخص جو چاہے کہے۔

[39]..... بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ حَدِيثِ النَّبِيِّ وَقَوْلِ غَيْرِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ ﷺ

نبی ﷺ کی حدیث کی تفسیر کرنے سے اور آپ ﷺ کے قول

کے وقت کسی دوسرے کے قول سے پرہیز کرنا

444- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ .....

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَيْتَنِي مِنْ تَفْسِيرِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ. ③

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تفسیر کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جس طرح قرآن کی تفسیر سے پرہیز کیا جاتا ہے۔

**فوائد.....** تفسیر کہتے ہیں ایسے اصول کا علم جس کے ذریعے اللہ کے کلام کا مطلب بندہ اپنی

استطاعت کے مطابق معلوم کرے۔ شرعی طور پر یہ بالکل جائز و روا ہے۔ بہر حال معمر رضی اللہ عنہ کے باپ کے قول سے مراد ایسی تفسیر ہے جو بندہ کا علم حاصل کیے بغیر معنی و مفہوم پر مکمل دسترس کے بغیر اپنی رائے سے قرآن یا حدیث کا مفہوم متعین کرنا شروع کر دے یہ ممنوع و ناروا ہے۔

① ”ضعیف“ لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ اخرجہ ابن عدی فی الکامل 59/1۔ والسیوطی فی اللآلی المصنوعۃ 250/1۔

② ”صحیح“ داری بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

③ ”صحیح“ داری بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

445- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ .....

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا تَخَافُونَ أَنْ تُعَذَّبُوا أَوْ يُخَسَّفَ بِكُمْ أَنْ تَقُولُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ فَلَانٌ ۝

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”تم جو کہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے فرمایا اور فلاں آدمی نے کہا تو کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم پر عذاب کیا جائے یا تم زمین میں دھنسا دیئے جاؤ۔“

**فوائد:** ..... آپ ﷺ کے قول کے مقابلے میں دوسرے کے قول کا ذکر شدید وعید کا سبب ہے سو اس سے احتراز کرنا چاہیے۔

446- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيُّ .....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهُ لَا رَأْيَ لِأَحَدٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَإِنَّمَا رَأَى الْأَيُّمَةَ فِيمَا لَمْ يَنْزَلْ فِيهِ كِتَابٌ وَلَمْ تَمْضُ بِهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا رَأْيَ لِأَحَدٍ فِي سُنَّةِ سَنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ۝

اوزاعی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا کہ: ”قرآن میں کسی کی رائے نہیں، صرف اماموں کی اس مسئلے میں رائے ہے جس کے بارے میں نہ قرآن نازل ہوا ہو اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث گذری ہو۔ اور جس طریقہ کو رسول اللہ ﷺ نے مقرر کیا ہو اس میں کسی کی رائے نہیں ہو سکتی۔“

**فوائد:** ..... عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے قول سے واضح ہو جاتا ہے کہ ائمہ حدیث ہی تفسیر کرنے کے صحیح حقدار ہیں عامی کو یہ لائق نہیں۔ اور تفسیر بالحدیث فہم قرآن کا اصل ذریعہ ہے۔

447- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ .....

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَظَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَعْكَ بَعْدَ نَبِيِّكُمْ نَبِيًّا وَلَمْ يَنْزَلْ بَعْدَ هَذَا الْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ

معتمر بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر نے کہا: ”عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو فرمایا: ”اے لوگو! اللہ تمہارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجے گا اور جو اس نے اپنے نبی پر کتاب نازل کی ہے اس کے بعد کوئی کتاب بھی نازل نہیں کرے گا جو اللہ نے اپنے نبی کی زبان پر

① ”صحیح“ أخرجه الخطيب في الفقيه -380,379، وابن عبد البر في (جامع بيان العلم) (2095,2097,2099)

② صحیح، أخرجه ابن بطه في الإبانة (100)، والأحرلي (ص: 59)

حلال کر دیا ہے وہ قیامت تک حلال رہے گا اور جو اس نے اپنے نبی کی زبان پر حرام کر دیا ہے وہ قیامت تک حرام رہے گا خبردار! میں قاضی نہیں ہوں لیکن میں احکام جاری کرنے والا ہوں اور میں بدعت نکالنے والا نہیں ہوں بلکہ میں سنت کی فرمانبرداری کرنے والا ہوں۔ اور اس بات کے سوا کہ مجھ پر تم سے زیادہ بوجھ ہے میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ خبردار! یقیناً اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کے حق میں یہ جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اُس کی فرمانبرداری کی جائے۔ خبردار! میں نے تم کو سنا دیا۔“

كِتَابًا فَمَا أَحَلَّ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ  
فَهُوَ حَلَالٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَا حَرَّمَ  
عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ أَلَا وَإِنِّي لَسْتُ بِقَاصٍ وَلَكِنِّي  
مُنْفَعٌ وَلَسْتُ بِمُبْتَدِعٍ وَلَكِنِّي مُتَّبِعٌ  
وَلَسْتُ بِخَيْرٍ مِنْكُمْ غَيْرَ أَنِّي أَثَقَلُكُمْ  
جَمَلًا أَلَا وَإِنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِ  
اللَّهِ أَنْ يُطَاعَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ أَلَا هَلْ  
أَسْمَعْتُ. ❶

448- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ.....

ہشام بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ طاؤس عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے تو ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”تم ان کو چھوڑ دو۔“ طاؤس نے کہا: ”منع تو صرف اس بات سے کیا گیا ہے کہ انہیں نوافل کے جواز کا ذریعہ اور سبب بنالیا جائے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، میں نہیں جانتا اس کے پڑھنے سے تمہیں عذاب دیا جائے گا یا ثواب دیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ”جب اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات مقرر کر دیں تو کسی مسلمان مرد و عورت کے لائق نہیں کہ ان کو اپنے کام سے کچھ اختیار ہو اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو واضح گمراہ ہو گیا۔“ (احزاب: ۳۷) سفیان کہتے ہیں؟ ”سلا کا یہ معنی ہے کہ عصر کے بعد رات تک نماز پڑھی جائے۔“

عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ قَالَ كَانَ طَاوُسٌ  
يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ  
عَبَّاسٍ ائْرُكُهُمَا قَالَ إِنَّمَا نُهِيَ عَنْهَا أَنْ  
تُتَّخَذَ سَلْمًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهُ قَدْ  
نُهِيَ عَنِ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَا أَدْرِي  
أَتَعَدَّبُ عَلَيْهَا أَمْ تُوَجَّرُ لِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ  
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ  
الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ تَتَّخَذُ  
سَلْمًا يَقُولُ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى  
اللَّيْلِ. ❷

❶ صحیح، أخرجه ابن سعد في الضيقات: 250/5-251

❷ صحیح، أخرجه البيهقي، كتاب الصلاة، باب جماع ابواب الساعات التي نكرو فيها صلاة التطوع: 453/2،

والخطيب في الفقيه والمتفقه (386)

**فوائد:** ..... آپ ﷺ نے عصر کے بعد نماز سے منع کیا ہے جب کہ خود آپ ﷺ نے پڑھی بھی ہیں لہذا علماء کا اس میں اختلاف ہے۔ لہذا آپ ﷺ کے فرمان کی بنا پر ابن عباس رضی اللہ عنہما طاؤس کو منع فرماتے ہیں جب کہ وہ جواب میں اس کی تفسیر کرتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ اسے سیرھی نہ بنایا جائے یہ ممنوع ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کو اس تفسیر سے نہیں روکتے جو کہ اس کے جواز پر دال۔ نیز سابقہ (446) حدیث میں عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔ کہ تفسیر امام کر سکتا ہے عامی کو یہ حق حاصل نہیں۔ کیونکہ عامی علوم و فنون کا ماہر نہیں۔

449- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنْ عَامِرٍ.....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرَةِ فَسَكَّتْ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَكَلْتِكَ التَّوَاكِلُ مَا تَرَى مَا بَوَّجَهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَظَرَ عُمَرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ بَدَأَ لَكُمْ مُوسَى فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَأَذْرَكَ نُبُوتِي لَا تَبْعَنِي. ①

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تورات کا ایک نسخہ لے کر گئے۔ عرض کی! ”اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تورات کا نسخہ ہے۔“ آپ ﷺ خاموش رہے اور عمر رضی اللہ عنہ اسے پڑھنے لگے تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ تو ابو بکر نے کہا: ”تجھے گم پانے والیاں گم پائیں کیا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی حالت نہیں دیکھتا؟“ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھا اور کہا: ”میں اللہ کے غصے سے اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو نبی بنانے پر راضی ہو گئے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر موسیٰ رضی اللہ عنہ تم پر ظاہر ہو جائیں تم ان کی پیروی کرنے لگو اور مجھے چھوڑ دو، تو اس طرح یقیناً تم سیدھے راستے سے بہک جاؤ اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پالیتے تو یقیناً میری پیروی کرتے۔“

① حسن، أخرجه ابن ابی شیبہ فی المصنف: 47/9 (6472)، وابن عبدالبر فی جامع بیان العلم (1495، 1497)

**فوائد:**..... اس حدیث سے محل استدلال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے بلقائل موسیٰ علیہ السلام کی بات بھی مانی جائے تو یہ بھی گمراہی کا سبب ہے۔ تو عام آدمی یا کسی امام کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ (اللہ سمجھنے کی توفیق دے)

450- حَدَّثَنَا قَيْصَةُ.....

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي رِبَاحٍ شَيْخٍ مِنْ آلِ عُمَرَ قَالَ رَأَى سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ رَجُلًا يَصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكَعَتَيْنِ يُكْثِرُ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَيْعَذِبُنِي اللَّهُ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا وَلَكِنْ يُعَذِّبُكَ اللَّهُ بِخِلَافِ السُّنَّةِ ①

سفیان بیان کرتے ہیں کہ ابو رباح جو عمر کے خاندان کے ایک شیخ میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے ایک شخص کو دیکھا جو عصر کے بعد دو رکعت نماز اکثر پڑھا کرتا تھا۔ انھوں نے اس کو روکا تو وہ کہنے لگا: ”اے ابو محمد! کیا اللہ مجھے نماز پڑھنے کی بنا پر عذاب کرے؟“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ لیکن سنت کے خلاف عمل کرنے پر تجھے عذاب دے گا۔“

**فوائد:**..... عصر کے بعد سنتوں کا خلاف سنت ہونا محل نظر ہے کیونکہ بعض علماء نے آپ ﷺ کے فعل کو حجت بناتے ہوئے انہیں صحیح قرار دیا ہے۔ البتہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق خلاف سنت کام واقعی موجب ہلاکت ہے۔

[40]..... بَابُ تَعْجِيلِ عُقُوبَةِ مَنْ بَلَغَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثٌ فَلَمْ يُعْظِمَهُ وَلَمْ يُوقِرْهُ.

اس شخص پر جلدی عذاب نازل ہونا جس کے پاس نبی ﷺ کی حدیث پہنچے اور وہ اس کی تعظیم اور توقیر نہ کرے

451- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ عَنِ الْعَجَلَانَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ فِي بُرْدَيْنِ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَهُ فَتَى قَدْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک آدمی جوڑا پہنے ہوئے تکبر کے ساتھ چل رہا تھا اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا۔ اور وہ قیامت تک اس میں دھنستا چلا جائے گا۔“ ایک نوجوان



نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! سے کہا جس کا انہوں نام لیا تھا وہ جوڑا پہنے ہوئے تھا کہ ”اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا اسی طرح وہ نوجوان چلتا تھا جو زمین میں دھنسا یا گیا۔“ پھر اس نے اپنا ہاتھ مارا اور اس طرح پھسلا کہ قریب تھا وہ مر جاتا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہنسنوں اور منہ کے متعلق کہا کہ ہم تیری طرف سے مذاق کرنے والوں کو کافی ہیں۔“

سَمَاءُ وَهُوَ فِي حُلَّةٍ لَهُ يَا أَبَاهُ رِيْرَةٌ  
أَهْكَذَا كَانَ يَمْشِي ذَلِكَ الْفَتَى الَّذِي  
حُصِفَ بِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَعَثَرَ عَثْرَةً  
كَأَذَى تَنَكَّسَرُ مِنْهَا فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
لِلْمَنْحَرَيْنِ وَلِلْفَمِّ إِنَّا كَفَيْنَاكَ  
الْمُسْتَهْزِئِينَ. ❶

**فوائد:** ..... اس شخص کا پھسلنا یہ یقیناً اللہ کی جانب سے تشبیہ تھی کہ اللہ نے اسے فوری مذاق کے

جواب ذلت و خسارے سے دوچار کر دیا۔

452... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ هُوَ ابْنُ الْمُغْبِرَةِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنِ  
الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ .....

خراش بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان کو مسجد میں کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا تو اس سے ایک شیخ نے کہا: ”کنکری نہ پھینک کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ کنکری پھینکنے سے منع کرتے تھے تو وہ لڑکا نہ سمجھا اور خیال کیا کہ بزرگ نہیں سمجھ پائیں گے، اس لیے وہ پھر بھی کنکری پھینکنے لگا تو اس بزرگ نے اسے کہا میں تجھے حدیث بیان کر رہا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ انہوں نے کنکری پھینکنے سے منع کیا ہے اور تو یہ بھی کنکریاں پھینک رہا ہے۔ اللہ کی قسم! بیماری کی حالت میں، میں تیری بیمار پرسی نہیں کروں گا اور نہ میں تجھ سے بسھی بات کروں گا۔“ تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا: ”جس کا نام

عَنْ خِرَاشِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي  
الْمَسْجِدِ فَتَى يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ شَيْخٌ لَا  
تَخْذِفْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
نَهَى عَنِ الْخَذْفِ فَعَفَلَ الْفَتَى وَظَنَّ أَنَّ  
الشَّيْخَ لَا يَفْطِنُ لَهُ فَخَذَفَ فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ  
أَحَدِثْ لَكَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ تَخَذَفَ وَاللَّهِ لَا  
أَشْهَدُ لَكَ جَنَازَةً وَلَا أَعُوذُكَ فِي  
مَرَضٍ وَلَا أَكَلِمَتِكَ أَبَدًا فَقُلْتُ لِصَاحِبِ  
لِي يُقَالَ لَهُ مُهَاجِرٌ أَنْطَلِقْ إِلَى خِرَاشِ  
فَأَسْأَلُهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَحَدَّثَهُ. ❷

❶ متفق عليه، أخرجه البخاري، كتاب الذبائح، باب الخذف والبيدقة (5479) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب

إباحة ما يستعان به على الاضطهاد وكرهه الخذف (5033)

❷ متفق عليه، أخرجه البخاري، كتاب التفسير، باب (اذياعونك تحت الشجرة) (4741) ومسلم، كتاب

الصيد والذبائح باب إباحة ما يستعان به على الاضطهاد والعدو وكرهه الخذف (5025)

مہاجر ہے کہ خراش کے پاس چلو اور اس سے پوچھو۔“ تو اس نے ان کے پاس جا کر وہ حدیث پوچھی تو انہوں نے بیان کی۔

**فوائد:** ..... معلوم ہوا کسی دینی وجہ کی بنا پر تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرنا جائز ہے البتہ کوئی ذاتی وجہ ہو تو تین دن سے زیادہ قطع تعلقی ناجائز ہے۔ نیز کسی شریر کی شرارتوں سے بچنے کے لیے اس سے اعراض کرنا بالکل درست ہے۔

453- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ .....  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصْطَادُ صَيْدًا وَلَا تُنْكَأُ عَدْوًا وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ فَرَفَعَ رَجُلٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعِيدِ قَرَابَةَ شَيْنًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ هَذِهِ وَمَا تَكُونُ هَذِهِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ تَهَاوَنَ بِهِ لَا أَكَلِمَتِكَ أَبَدًا. ❶

عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا اور فرمایا: ”بے شک یہ کنکری پھینکنا نہ شکار کرتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کر کے مارتا ہے، مگر دانت توڑتا ہے اور آنکھ پھوڑتا ہے۔“ تو ایک شخص جو سعید کا رشتہ دار تھا اس نے زمین سے ایک چیز اٹھائی اور کہا: ”یہ کیا ہے؟“ تو سعید نے کہا: ”کیا میں تجھے نہیں دیکھ رہا کہ میں نے تو تجھ سے رسول اللہ کی حدیث بیان کی اور تم اس کو معمولی کام قرار دے رہے ہو میں تم سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔“

**فوائد:** ..... ”خذف“ کہتے ہیں انگلیوں سے پھینکنا، یعنی سبابہ انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے۔ اس سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اس کی وجہ بھی بیان کی گئی ہے۔

454- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ .....  
 بِنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ وَكَانَ يَكْرَهُهُ وَإِنَّ

ابن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مغفل نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی آدمی کو کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا انہوں نے کہا: ”کنکری نہ پھینکو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع کرتے تھے۔ یا اس کو برا سمجھتے تھے۔

❶ صحیح، بیحد مزین، گزر گئی ہے۔

اور نہ تو اس سے دشمن مرتا ہے اور نہ اس سے شکار ہوتا ہے لیکن وہ کبھی آنکھ پھوڑتا ہے اور دانت توڑتا ہے۔“ پھر انہوں نے کہا: ”کیا میں نے تجھے بتایا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس سے منع کرتے تھے۔ پھر میں تجھے کنکری پھینکتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اللہ کی قسم! میں تجھ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔“

لَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ وَلَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ  
وَلَكِنَّهُ قَدْ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ ثُمَّ  
رَأَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَحْذِفُ فَقَالَ لَهُ أَلَمْ  
أُخْبِرْكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ  
يَنْهَى عَنْهُ ثُمَّ أَرَاكَ تَحْذِفُ وَاللَّهِ لَا  
أُكَلِّمُكَ أَبَدًا. ①

455- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ.....

قادہ بیان کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے کسی آدمی کے پاس نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی تو اس آدمی نے کہا: ”فلاں ایسے اور ایسے کہتا ہے۔“ ابن سیرین نے کہا: ”میں تیرے پاس نبی ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ فلاں اور فلاں نے اس طرح اور اس طرح کہا۔ میں تجھ سے کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔“

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ سِيرِينَ رَجُلًا  
بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ أَنْ كَذَا  
وَكَذَا فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ أَحَدَيْتُكَ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ وَتَقُولُ قَالَ فَلَانٌ لَا  
أُكَلِّمُكَ أَبَدًا. ②

**فوائد:**..... سلف صالحین، محدثین کرام کا یہ وتیرہ تھا کہ وہ آپ ﷺ کے مقابلے میں کسی قول کو ترجیح کو درکنار سننا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا واقعہ ثابت ہے جو کہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے۔

456- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سے کسی کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت چاہے تو وہ اسے منع نہ کرے۔“ تو عبداللہ کے فلاں بیٹے نے کہا: ”اللہ کی قسم ہم تو انہیں اس وقت منع کریں گے۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
إِذَا اسْتَأْذَنْتَ أَحَدَكُمْ أَمْرًا إِلَى  
الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا فَقَالَ فَلَانُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ إِذَا وَاللَّهِ أَمْنَعُهَا فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ

① متفق عليه، أخرجه البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب الحذف والبنفقة (5479) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب اباحة ما يستعان به..... (1954)

② حسن، أخرجه ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب ماجاء في خروج النساء إلى المساجد (567)

ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے ایسی گالی دی کہ میں نے ان کو اس سے پہلے کسی کو ایسی گالی دیتے ہوئے نہیں دیکھا پھر کہا: ”میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ اللہ کی قسم! ہم انہیں منع کریں گے۔“

ابْنُ عَمَرَ فَشْتَمَهُ شْتِمَةً لَمْ أَرَهُ يَشْتِمُهَا أَحَدًا قَبْلَهُ قَطُّ ثُمَّ قَالَ أَحَدَيْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَقُولُ إِذَا وَاللَّهِ أَمْنَعُهَا. ①

457- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغْبِرَةِ عَنْ مَعْرُوفٍ .....

ابو مخارق کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامت نے ذکر کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ: ”ایک درہم کے بدلہ میں دو درہم دیئے جائیں گے۔“ تو فلاں نے کہا: ”میرا خیال ہے دست بدست ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔“ تو عبادہ نے کہا: ”میں کہتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ میرا خیال ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ کی قسم! میں اور تو ایک چھت کے سائے میں کبھی نہیں رہیں گے۔“

عَنْ أَبِي الْمُخَارِقِ قَالَ ذَكَرَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ دِرْهَمَيْنِ بَدْرَهَمٍ. فَقَالَ فَلَانٌ مَا أَرَى بِهِذَا بَأْسًا يَدَا بِيَدٍ. فَقَالَ عِبَادَةُ أَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَتَقُولُ لَا أَرَى بِهِ بَأْسًا وَاللَّهِ لَا يُظِلُّنِي وَإِيَّاتِكَ سَقْفٌ أَبَدًا. ②

458- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ زَمْعَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ .....

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رات کے وقت عورتوں کے پاس نہ جاؤ۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سفر سے لوٹ کر آئے اور دو آدمی اپنے گھر والوں کے پاس گئے تو ان دونوں نے اپنی عورت کے پاس ایک آدمی کو پایا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا. قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَافِلًا فَانْسَاقَ رَجُلَانِ إِلَى أَهْلِيهِمَا فَكَلَاهُمَا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا. ③

① متفق عليه، أخرجه البخاري، كتاب الأذان، باب، خروج النساء إلى المساجد بليل (865)، ومسلم، كتاب الصلاة

باب، خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة (422)

② اسنادہ ضعیف لکن یقتوی بشواہدہ

③ صحیح أخرجه البزار فی كشف الاستار 186/2-187 (1487) والطبرانی فی الکبیر 245/11 (11626)

**فوائد:** ..... اس حدیث میں اشارہ ہے کہ ان کو حدیث کے انکار کی بنا پر اس قبیح حالت سے دوچار

ہونا پڑا۔

459- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ نَزَلَ الْمَعْرَسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا فَخَرَجَ رَجُلَانِ مِمَّنْ سَمِعَ مَقَالَتَهُ فَطَرَفَا أَهْلِيهِمَا فَوَجَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا. ❶

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے آتے تو ”معرس“ مقام (پڑاؤ کی جگہ) پر اترتے تو دو آدمی ان لوگوں میں سے جنھوں نے آپ کی اس بات کو سنا تھا وہ باہر نکلے اور رات ہی کو اپنی عورتوں کے پاس گئے۔ تو انہوں نے اپنی بیویوں کے پاس ایک ایک آدمی کو پایا۔

460- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ يُودِعُهُ بِحِجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَقَالَ لَهُ لَا تَبْرَحْ حَتَّى تَصَلِّيَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَخْرُجُ بَعْدَ الْبَدَاءِ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَّا مُنَافِقٌ إِلَّا رَجُلٌ أَخْرَجَتْهُ حَاجَتُهُ وَهُوَ يُرِيدُ الرَّجْعَةَ إِلَى الْمَسْجِدِ. فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابِي بِالْحَرَّةِ قَالَ فَخَرَجَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ سَعِيدٌ يُوَلِّعُ بِذِكْرِهِ حَتَّى أُخْبِرَ أَنَّهُ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَانْكَسَرَتْ فَخَذَهُ. ❷

عبدالرحمن بن حرملة بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سعید بن مسیب کے پاس حج یا عمرہ کے لئے رخصت ہونے کے لئے آیا تو انہوں نے اس سے کہا: ”نماز پڑھنے تک ٹھہر جاؤ۔“ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اذان کے بعد مسجد سے صرف منافق ہی باہر جاتا ہے اس شخص کے علاوہ جو کسی ضرورت کی وجہ سے باہر گیا ہو اور مسجد کی طرف لوٹنے کا ارادہ رکھتا ہو۔“ تو اس آدمی نے کہا: ”میرے ساتھی ”حرہ“ جگہ پر ہیں۔“ عبدالرحمن کہتے ہیں: ”وہ باہر چلا گیا۔“ عبدالرحمن کہتے ہیں: ”سعید بن مسیب کو اس کا انجام سہنے اور اس دلیری کی سزا معلوم کرنے کا شوق رہا، حتیٰ کہ ان کو خبر دی گئی کہ وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور اس کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی۔“

❶ مرسل سندہ حسن، أخرجه الخرائط في مسائى الأخلاق (846)

❷ حسن، أخرجه البيهقى 3/57-56 وعبدالبراق (1945)

**فوائد:** ..... معلوم ہوا اسلام کے احکامات پر عمل کرتے کوئی دیر ہو بھی جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ بندہ کسی مصیبت سے دوچار ہو کر ہمیشہ کے لیے لیٹ ہو جائے۔

[41].....[باب مَنْ كَرِهَ أَنْ يُمَلَّ النَّاسَ]

جو شخص اس بات کو برا جانتا ہو کہ اس کی باتوں کی وجہ سے لوگ پریشان ہو جائیں

461- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا ابواحوص بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا: ”تم لوگوں کو تَمَلُّوا النَّاسَ. ❶ پریشان نہ کیا کرو۔“

**فوائد:** ..... تبلیغ ہو یا کوئی دوسرا معاملہ لوگوں کے احساسات و جذبات کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ جب تک وہ دلچسپی کا مظاہرہ کریں ان سے بات کی جائے یہ نہ ہو کہ انہیں اکتاہٹ ہی میں مبتلا کر دیا جائے۔ کہ پھر وہ بات سننے سے ہی جائیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت کرنے میں ہمارا خیال رکھا کرتے تھے۔ (بخاری) آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ نصیحت سے بھی احتراز کرتے کہ لوگ اکتانہ جائیں بلکہ شوق برقرار رہے۔

462- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ عَنْ كُرْدُوسٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ لِقُلُوبِ نَشَاطًا وَإِقْبَالًا وَإِنَّ لَهَا تَوَلِيَّةً وَإِدْبَارًا فَحَدِّثُوا النَّاسَ مَا أَقْبَلُوا عَلَيْكُمْ. ❷ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”کبھی دلوں کو خوشی اور توجہ ہوتی ہے اور کبھی ان کو غفلت اور بے رغبتی ہوتا ہے۔ جب تک لوگ تمہاری طرف متوجہ رہیں تو لوگوں سے باتیں کرو۔“

463- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ قَالَ.....

سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ كَانَ يُقَالُ حَدِيثُ الْقَوْمِ مَا أَقْبَلُوا عَلَيْكَ بوجوههم فإذا التفتوا فاعلم أن لهم حاجات. ❸ حسن کہتے تھے کہ: ”پہلے کہا جاتا تھا لوگوں سے باتیں کرو جب تک وہ تمہاری طرف متوجہ رہیں اور جب وہ ادھر ادھر دیکھنے لگیں تو جان لو کہ ان کی بھی ضروریات ہیں۔“

❶ صحیح، أخرجه ابو خيثمه في العلم (99) والخطيب في الجامع (1422)

❷ ضعيف، لیکن شواہد سے کچھ قوت پکڑتی ہے، أخرجه ابو نعیم في الحلیة 1/134، وابن ابی شیبہ 9/9

❸ حسن، أخرجه ابن ابی شیبہ 9/9 ومسلم، كتاب الزهد، باب التثبت في الحديث (7435)

**فوائد:** ..... سلف کا طریقہ باعث اطاعت ہے کہ مولانا صاحب خطاب کے دوران لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے انہیں کام کی نصیحت کرے نہ کہ وہ آپ کا خطاب ختم نہ ہوتا دیکھ کر خود ہی اٹھنا شروع ہو جائیں۔

[42].....بَاب مَنْ لَمْ يَرَ كِتَابَةَ الْحَدِيثِ  
کتابت حدیث کا ناجائز سمجھنے والے شخص کا بیان

464- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي شَيْئًا إِلَّا الْقُرْآنَ  
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کے علاوہ میری کوئی بات نہ لکھا کرو جو کوئی قرآن کے علاوہ میری کوئی بات لکھے تو وہ اسے مٹا دے“  
فَلْيَمْحُوهُ. ❶

**فوائد:** ..... اس حکم کو ابتدائے اسلام پر محمول کریں گے کیونکہ آپ ﷺ کے دور میں کتابت حدیث ثابت ہے۔ متعدد احادیث اس پر دلالت ہیں مثلاً بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث وہ کہتے ہیں کہ میری ابن عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث کی تعداد کے زیادہ ہونے کی وجہ میرا لکھنا تھا اور بخاری میں ہی صحیفے کا ذکر ہے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بعض احکام کے متعلق تھا وغیرہ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کے دور میں بھی کتابت حدیث رواج تھا۔ البتہ مٹانے کا حکم ابتدا اسلام میں اس لیے ہو سکتا ہے کہ قرآن کی کتابت کے ساتھ حدیث مل نہ جائے۔ جب یہ خدشہ زائل ہوا تو یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے لکھنا شروع کر دیا۔ بلکہ آپ ﷺ نے خود بھی زکاۃ وغیرہ کے احکام لکھوائے۔

465- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمْ اسْتَأْذَنُوا النَّبِيَّ ﷺ فِي أَنْ يَكْتُبُوا عَنْهُ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُمْ. ❶  
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے کوئی بات لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے ان کو اجازت نہ دی۔

❶ صحیح، سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحیح، أخرجه الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی کراهیة کتابة العلم (2667) وابن عبد البر فی جامع بیان العلم (335)

466- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرَمَةَ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَا شَبَاكُ  
أُرِدُّ عَلَيْكَ بَعْضَ الْحَدِيثِ؟ مَا أُرِدُّ  
ابن شبرمہ بیان کرتے کہ شععی کہتے تھے: ”اے شباک! کیا  
میں تجھے وہ حدیث لوٹا دوں؟ حالانکہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی  
مجھے دوبارہ حدیث لوٹائے۔“

467- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ  
يَقُولُ.....

سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا  
الزُّهْرِيُّ بِحَدِيثٍ فَلَقِيْتُهُ فِي بَعْضِ  
الطَّرِيقِ فَأَخَذْتُ بِلِجَامِهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا  
بَكْرٍ أَعِدْ عَلَيَّ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثْتَنَا  
بِهِ. قَالَ وَتَسْتَعِيدُ الْحَدِيثَ قَالَ قُلْتُ  
وَمَا كُنْتَ تَسْتَعِيدُ الْحَدِيثَ؟ قَالَ لَا  
قُلْتُ وَلَا تَكْتُبُ قَالَ لَا. ❶

مالک بن انس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ زہری ایک حدیث لائے  
اور میں ان سے ایک راستہ پر ملا اور ان کی سواری کی لگام  
پکڑ لی اور میں نے کہا: ”اے ابو بکر! جو حدیث آپ نے  
ہمیں بیان کی تھی اسے دوبارہ بیان کیجئے۔“ انہوں نے  
کہا: ”تم حدیث کو لوٹانا چاہتے ہو؟“ مالک کہتے ہیں میں  
نے کہا: ”آپ حدیث کو نہیں لوٹایا کرتے تھے؟“ انہوں  
نے کہا: ”نہیں۔“

**فوائد:** ..... اس اثر میں محل شاہد یہ الفاظ ہیں ”ولا تکتب“ آپ لکھتے بھی نہیں تھے تو زہری رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں نہیں اس معلوم ہوا حدیث کی باقاعدہ کتابت نہیں تھی زیادہ حافظے پر اعتماد کیا جاتا تھا۔ لیکن بعد میں خود  
عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے حکم سے امام زہری رضی اللہ عنہ کو یہ مقام حاصل ہوا کہ یہ حدیث کے پہلے مدون بنے۔  
(بخاری)

468- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ كَانَ قَتَادَةَ يَكْرَهُ  
الْكِتَابَةَ فَإِذَا سَمِعَ وَقَعَ الْكِتَابِ أَنْكَرَهُ  
وَأَلْتَمَسَهُ بِيَدِهِ. ❷

اوزاعی کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ لکھنے کو برا جانتے تھے اور  
جب لکھنے والوں کی لکھنے کی آواز سنتے تھے تو اس کو برا سمجھتے  
تھے اور اپنے ہاتھ طلب کر لیتے تھے۔

❶ صحیح أخرجه ابوزرعہ فی تاریخہ (1981) والخطیب فی الجامع (361)

❷ صحیح أخرجه ابوزرعہ فی تاریخہ (952) والخطیب فی الجامع (461)

❸ ضعیف، محمد بن کثیر ضعیف ہے، نیز داری بیان میں منفرد ہیں۔



469. أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ قَالَ كَانَ  
الْأَوْزَاعِيُّ يَكْرَهُهُ. ❶

ابومغیرہ کہتے ہیں کہ اوزاعی بھی اسے برا سمجھتے تھے۔

**فوائد:** ..... ابتدا میں حفاظ، محدثین عظام کے خصوصی اہتمام کی بنا پر حدیث محفوظ تھی۔ ائمہ کے حافظے پر اعتماد تھا۔ اور سلف کا عام طریقہ نہ لکھنے کا تھا (اگرچہ لکھنے کا جواز بھی موجود تھا لہذا اس سلسلہ کے عام ہونے کی وجہ سے ائمہ کتابت حدیث سے احتراز برتتے تھے۔ پھر بعد میں جب فتنے بڑھے اور علم کے ضیاع کا خدشہ ہوا تو یہ کراہت بھی جاتی رہی محدثین نے کتابت کا خاص اہتمام شروع کر دیا۔

470- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنْ مَنْصُورٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَكْرَهُ  
الْكِتَابَ يَعْنِي الْعِلْمَ. ❷

منصور بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم لکھنے کو برا سمجھتے تھے یعنی علم کو۔

471- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ.....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَوْ  
كُنْتُ مُتَّعِدًّا كِتَابًا لَا تَخَذُكَ رَسَائِلَ  
النَّبِيِّ ﷺ. ❸

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا: ”اگر میں کوئی کتاب لینا چاہتا تو نبی ﷺ کے رسائل لیتا۔“

472- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ.....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ رَأَيْتُ حَمَادًا يَكْتُبُ  
عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ  
أَنْهَكَ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَطْرَافٌ. ❹

ابن ادريس بیان کرتے ہیں کہ ابن عون نے کہا: میں نے حماد کو ابراہیم کی باتیں لکھتے ہوئے دیکھا تو اس سے ابراہیم نے کہا: ”کیا میں نے تجھے منع نہیں کیا؟“ اس نے کہا: ”یہ تو حاشیے ہیں۔“

473- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ لِي عُبَيْدَةُ لَا  
تُخَلِدَنَّ عَلَيَّ كِتَابًا. ❺

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبیدہ نے کہا: ”میری باتوں کو چمڑے پر نہ لکھنا۔“

❶ صحیح، داری بیان میں اکیسے ہیں۔ ❷ صحیح، أخرجه ابو خيثمه في العلم (160)

❸ صحیح، أخرجه الخطيب في تفسيد العلم (ص: 48)

❹ صحیح، أخرجه ابو خيثمه في العلم (135) وابن ابی شيبه 50/9 (6481) و ابو نعیم في الحلیة (225/4)

❺ صحیح، أخرجه ابن ابی شيبه 54/9 (6502) والخطيب في تقييد العلم، ص: 46-47

**فوائد:** ..... ان کا مقصد یہ تھا کہ عارضی طور پر مجھ سے لکھ لیکن کسی ایسی شے پر نہ لکھنا جس سے پھر مٹ نہ سکے اور وہ مستقل محفوظ ہو جائے کہ کہیں کوئی خلاف شرع نکلی بات چل نہ نکلے اور بعد والے اس سے رہنمائی لینے لگیں۔

474. أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ  
هِشَامٍ قَالَ مَا كَتَبْتُ عَنْ مُحَمَّدٍ إِلَّا  
حَدِيثَ الْأَعْمَاقِ فَلَمَّا حَفِظْتُهُ  
مَحْوُوتُهُ. ❶

سعید بن عامر بیان کرتے ہیں کہ ہشام نے کہا: ”میں نے  
محمد سے صرف اعماق والی حدیث لکھی۔ اس کو بھی جب یاد  
کر لیا تو مٹا ڈالا۔ (شاید اس سے مسلم کی حدیث مراد ہو جو  
کتاب الفتن میں ہے، لا تقوم الساعة حتی ینزل  
الروم بالا عماق۔ رقم: ۲۸۹۷)

**فوائد:** ..... ”اعماق“ مدینہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ یہ حدیث تھوڑی لمبی تھی لہذا یاد کرنے  
کے لیے اس کو لکھنے کی ضرورت پیش آئی۔

475. أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
يَقُولُ مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا قَطُّ. ❷

مروان بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن  
عبد العزیز سے یہ کہتے ہوئے سنا: ”میں نے کبھی کوئی  
حدیث نہیں لکھی۔“

476. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةَ.....  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا كَتَبْتُ شَيْئًا قَطُّ. ❸

ابراہیم سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کوئی چیز  
(حدیث) نہیں لکھی۔

477. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....  
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَائِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
سَأَلْتُ عُبَيْدَةَ قِطْعَةَ جِلْدٍ أَكْتُبُ فِيهِ  
فَقَالَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَا تُحْلِدَنَّ عَنِّي  
كِتَابًا. ❹

اسماعیل بن رجاہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”میں نے  
عبیدہ سے چڑے کا ایک ٹکڑا مانگا تاکہ میں اس میں کچھ  
لکھوں۔“ تو انہوں نے کہا: ”اے ابراہیم! میری باتوں  
کو ہمیشہ کے لیے نہ لکھنا۔“

❶ صحیح، أخرجه الرامهرمزى فى المحدث الفاصل (373)

❷ صحیح، أخرجه ابن عبد البر فى جامع بيان العلم (367)

❸ صحیح أخرجه الرامهرمزى فى المحدث الفاصل (367)

❹ صحیح سابقہ (473) نمبر اثر ملاحظہ فرمائیں۔

**فوائد:** ..... یہ پچھے (473) کے گزر چکی ہے ”لا تَخْلَانَ“ لا تَجْلَانَ“ دو نسخے ہیں البتہ مراد ایک ہی ہے کہ مستقل کوئی بات نہ لکھنا۔ اس میں فتویٰ کے بارے احتیاط کا پہلا مضمون ہے۔

478- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ حَكَمٌ بَيَانٌ كَرْتِي هِي كِه اِبْرَاهِيمَ نِي عِبِيدَه كِي حَدِيثِ كِي مِثْلَه. ❶  
طرح نقل کیا۔

479- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيكَ.....

عَنْ أَبِي مُعَشَّرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ الْحَدِيثُ فِي الْكُرَارِيسِ. ❷  
ابو معشر بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم حدیث کو کتابوں میں لکھنے کو برا سمجھتے تھے۔ اور وہ کہتے تھے کہ ”وہ قرآن کے مشابہ ہو جائیں گی۔“

480. قَالَ يَحْيَى وَوَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ زِيَادِ الْكَاتِبِ عَنْ أَبِي مُعَشَّرٍ وَاتَّكَبَ كَيْفَ شِئْتُ. ❸  
یحییٰ کہتے ہیں: کہ میں نے اپنی کتاب میں یوں پایا کہ زیاد کاتب ابو معشر سے نقل کرتے ہیں ”اور تم جس طرح چاہو لکھو۔“

481- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنْ نَعْمَانَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ عَبِيدَةَ دَعَا بِكُتَيْبِهِ فَمَحَاهَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَلِيَهَا قَوْمٌ فَلَا يَضَعُونَهَا مَوَاضِعَهَا. ❹  
نعمان بن قیس بیان کرتے ہیں کہ عبیدہ نے اپنی کتابوں کو منگوا لیا اور موت کے وقت انہیں مٹا دیا اور انہوں نے کہا: ”میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کوئی قوم کتابوں کی وارث بنے اور وہ انہیں ان درست مرتبہ و مقام پر نہ رکھے۔“

**فوائد:** ..... کتابوں میں درج احوال و آراء کا درجہ یہی ہے کہ قرآن و حدیث کا مطلب سمجھنے میں ان کو دوسرے ائمہ کے اقوال سے ملا کر راجح مفہوم معلوم کیا جاسکے۔ لیکن اگر کوئی عقیدت ہر بات میں خاص امام کے موقف کو ترجیح دینے لگے تو یہ غلط ہے اور ان کے درجے میں غلو ہے۔ اور گمراہی کی راہ کھلتی ہے۔

482- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْوَّاحِدِ بْنِ زِيَادٍ.....

❶ صحیح أخرجه ابن سعد 63/4

❷ صحیح، أخرجه ابن ابی شیبہ 18/9، (6360) وابن عبدالبر فی الجامع (365)

❸ صحیح، دارمی بیان میں مفرد ہیں۔

❹ صحیح، أخرجه ابن ابی شیبہ 17/9 (6353) وابن سعد فی الطبقات 63/6

لیٹ بیان کرتے ہیں کہ مجاہد کتابوں میں علم لکھنے کو برا سمجھتے تھے۔

عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكْتَبَ الْعِلْمُ فِي الْكُرَارِيسِ ①

483- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ.....

ابن مبارک بیان کرتے ہیں کہ اوزاعی نے کہا یہ علم ہمیشہ عزت والا رہا اور لوگ اس کو حاصل کرتے رہے یہاں تک کہ علم کی ساری باتیں کتابوں میں پہنچ گئیں۔ یادہ لوگ جو اس کے اہل نہ تھے وہ اس میں داخل ہو گئے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ مَا زَالَ هَذَا الْعِلْمُ عَزِيزًا تَتَلَقَّاهُ الرِّجَالُ حَتَّى وَقَعَ فِي الصُّحُفِ فَحَمَلَهُ أَوْ دَخَلَ فِيهِ غَيْرُ أَهْلِهِ. ②

**فوائد:**..... علم جب ذہن سے اگلے ذہن میں منتقل ہوتا ہے تو وہ متحرک و نافع ہوتا ہے۔ جب

کتابوں میں محفوظ ہو جائے تو ذہن پر سکون ہو جاتے ہیں اور علم کتابوں تک محدود رہ جاتا ہے براہ راست علم لینے مخلص و صالح لوگ ہوتے ہیں جب کہ کتابوں کا پھر کوئی بھی وارث بن سکتا ہے۔

484- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ.....

شعبہ بیان کرتے ہیں کہ یونس نے کہا: ”حسن لکھتے بھی تھے اور لکھاتے بھی تھے اور ابن سیرین نہ لکھتے تھے اور نہ لکھاتے تھے۔“

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَكْتُبُ وَيُكْتَبُ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ لَا يَكْتُبُ وَلَا يُكْتَبُ. ③

485- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ.....

ابراہیم تمیمی بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود کو خبر پہنچی کہ لوگوں کے پاس ایک کتاب ہے وہ اس پر تعجب کرتے ہیں تو وہ ہمیشہ اس کے پیچھے پڑے رہے حتیٰ کہ لوگ وہ کتاب ان کے پاس لائے تو انہوں نے اسے مٹا ڈالا پھر انہوں نے کہا: ”تم سے پہلے اہل کتاب ہلاک ہو گئے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے علماء کی کتابوں پر توجہ دی۔ اور اپنے رب کی کتاب کو چھوڑ دیا۔“

عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ قَالَ بَلَغَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ عِنْدَ نَاسٍ كِتَابًا يُعْجَبُونَ بِهِ فَلَمْ يَزَلُ بِهِمْ حَتَّى أَتَوْهُ بِهِ فَمَحَاهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هَلَكَ أَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ أَقْبَلُوا عَلَى كُتُبِ عُلَمَائِهِمْ وَتَرَكُوا كِتَابَ رَبِّهِمْ. ④

① صحیح بالشاہد، أخرجه ابن ابی شیبہ 18/9 (6359) والخطیب فی تقييد العلم (ص: 47)

② صحیح، أخرجه الخطیب فی تقييد العلم (ص: 63) وابن عبدالبر فی جامع بيان العلم (371)

③ صحیح، دیکھئے جامع بيان العلم 1/90 (390,387)

④ صحیح، أخرجه الخطیب فی تقييد العلم (ص: 56) وابن عبدالبر فی جامع بيان العلم (319)

**فوائد:** ..... علماء کی کتابوں کا مطلب ایسی کتابیں جو ان کی آراء و اقوال پر مشتمل تھیں لہذا مستقل قرآن و حدیث کو براہ راست چھوڑ کر ائمہ کے اقوال و آراء کے پیچھے پڑ جانا باعث گمراہی ہے۔

486- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.....

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيدَةَ أَكْتُبُ مَا  
أَسْمَعُ مِنْكَ قَالَ لَا قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ  
كِتَابًا أَقْرُؤُهُ قَالَ لَا. ①  
محمد کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سے کہا: ”جو میں آپ سے  
سنتا ہوں وہ لکھ لیا کروں؟ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ میں  
نے کہا: ”اگر میں کوئی کتاب پاؤں تو اسے پڑھوں؟“  
انہوں نے کہا: ”نہیں۔“

487- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجَرِيرِيُّ.....

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ أَلَا تَكْتُبُنَا فَإِنَّا لَا نَحْفَظُ  
فَقَالَ لَا إِنَّا لَنْ نُكْتِبُكُمْ وَلَنْ نَجْعَلَهُ  
قُرْآنًا وَلَكِنْ أَحْفَظُوا عَنَّا كَمَا حَفِظْنَا  
نَحْنُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ②  
ابونضرة کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری سے  
کہا: ”آپ ہمیں لکھواتے کیوں نہیں ہیں؟ کیونکہ ہمیں یاد  
نہیں رہتا۔“ تو انہوں نے کہا: ”ہم تمہیں ہرگز نہیں  
لکھوائیں گے۔ اور ہم اسے ہرگز قرآن نہیں بنائیں گے۔  
اور لیکن تم ہم سے اس طرح یاد کرو جس طرح ہم رسول  
اللہ ﷺ سے یاد کرتے تھے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا کہ دور صحابہ رضی اللہ عنہم میں قرآن کو لکھنے کا عام رواج تھا البتہ حدیث ضرورت کی  
بنا پر لکھی جاتی تھی کیونکہ ابتداء اس کے قرآن کے ساتھ اختلاط کا خطرہ تھا پھر رفتہ رفتہ یہ خطرہ کم ہوتا گیا۔

488- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ.....

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَثِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا  
هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَا يَكْتُبُ  
وَلَا يُكْتَبُ. ③  
ابو کثیر کہتے تھے کہ: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہ  
رہے تھے: ”ابو ہریرہ نہ لکھتا ہے اور نہ لکھواتا ہے۔“

489- أَخْبَرَنَا اسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُوسَى.....

① صحیح أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 45) وابن ابى شيبة 17/9 (6356)

② صحیح، أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 38) وابن ابى شيبة، 52/9 (6491)

③ صحیح، أخرجه ابو عيشه في العلم (140) وابن عبد البر في جامع بيان العلم (357)

حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ ابو بردہ اپنے باپ کی حدیث کو لکھا کرتے تھے۔ اس کو ابو موسیٰ نے دیکھا تو منادیا۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ حَدِيثَ أَبِيهِ فَرَأَاهُ أَبُو مُوسَى فَمَحَاهُ. ①

490- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ.....

قریش بن انس کہتے ہیں کہ مجھے ابن عون نے کہا: ”اللہ کی قسم! میں نے کبھی حدیث نہیں لکھی۔“ ابن عون کہتے ہیں کہ مجھے ابن سیرین نے کہا: ”میں نے بھی کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔“ اور ابن عون نے کہا: ”میرے پاس ابن سیرین نے کہا: ”میں نے بھی کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔“

حَدَّثَنِي قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَوْنٍ وَاللَّهِ مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا وَاللَّهِ مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا قَطُّ. ②

ابن عون نے کہا: ”مجھے ابن سیرین نے کہا زید بن ثابت سے روایت ہے کہ مروان بن حکم جب مدینہ کا حاکم تھا اس نے چاہا کہ میں اس کے لئے کچھ لکھوں۔“ زید بن ثابت نے کہا ہے کہ میں نے یہ کام نہ کیا، اس نے کہا: ”مروان نے اپنی مجلس کے درمیان اور اپنے باقی گھر کے درمیان پردہ لگا لیا اور لوگ اس کے پاس آتے جاتے تھے اور اس جگہ پر علم کے متعلق باتیں کرتے تھے۔“ مروان اپنے ساتھیوں پر متوجہ ہوئے اور انہوں نے کہا: ”ہمارا خیال ہے کہ ہم اس کی خیانت کر رہے ہیں پھر میری طرف متوجہ ہوئے، کہتے ہیں: میں نے کہا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: ”ہمارا خیال ہے ہم آپ کی خیانت کر رہے ہیں۔“ میں نے کہا: ”کہا بات ہے۔“ اس نے کہا: ”ہم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اس پردے کی اوٹ میں بیٹھے اور جو کچھ آپ ان لوگوں کو فتویٰ

491. قَالَ ابْنُ عَوْنٍ قَالَ لِي ابْنُ سِيرِينَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَرَادَنِي مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ أَنْ أُكْتَبَهُ شَيْئًا قَالَ فَلَمْ أَفْعَلْ قَالَ فَجَعَلَ سِتْرًا بَيْنَ مَجْلِسِهِ وَبَيْنَ بَقِيَّةِ دَارِهِ قَالَ فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ وَيَتَحَدَّثُونَ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ فَأَقْبَلَ مَرْوَانَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَرَانَا إِلَّا قَدْ خُنَّاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ مَا أَرَانَا إِلَّا قَدْ خُنَّكَ قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّا أَمَرْنَا رَجُلًا يَقْعُدُ خَلْفَ هَذَا السِّتْرِ فَيَكْتُبُ مَا تَقْتَبِي هُوَ لَا يَوْمَ وَمَا تَقُولُ. ③

① صحیح، أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 39) (40) وابن ابی شیبہ 53/9 (6495)

② قریش بن انس کو اختلاط ہو گیا تھا اور یہ بخاری کا راوی ہے اسی راوی پر سند کا انحصار ہے۔

③ اس کی بھی سابقہ سند ہی ہے۔ أخرجه مختصراً ابن ابی شیبہ 53/9 (6497) وابن عبدالبر فی جامع بیان العلم (349)

دیتے ہیں اور جو کچھ آپ کہتے ہیں اسے لکھتا رہے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا سائزہ کی باتیں لکھنے یا ریکارڈ کرنے کے لیے ان سے اجازت لینا ضروری

ہے ورنہ یہ خیانت اور اخلاقاً بری حرکت ہوگی۔

492- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِرَاهِيمَ إِنَّ سَالِمًا أْتَمَّ مِنْكَ حَدِيثًا قَالَ إِنَّ سَالِمًا كَانَ يَكْتُبُ. ۵

منصور کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے کہا: ”بے شک سالم آپ سے حدیث کے اعتبار سے بڑھ کر ہیں، انہوں نے کہا: اس لیے کہ سالم لکھا کرتے تھے۔“

**فوائد:** ..... سالم تابعی ہیں لہذا ان سے بھی کتابت حدیث ثابت ہوئی۔

493- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ الْحَمَّصِيُّ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ وَقَدْتُ مَعَ أَبِي إِلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بِحُوَارَيْنَ حِينَ تُوَفِّيَ مُعَاوِيَةَ نَعْرِيهِ وَنَهْيِيهِ بِالْخِلَافَةِ فَبَادَا رَجُلٌ فِي مَسْجِدِهَا يَقُولُ أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُرْفَعَ الْأَشْرَارُ وَتُوضَعَ الْأَخْيَارُ أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْقَوْلُ وَيُخْزَنَ الْعَمَلُ أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلْتَمِسَ الْمُثَنَاءُ فَلَا يُوْجَدُ مَنْ يُغَيِّرُهَا قِيلَ لَهُ وَمَا الْمُثَنَاءُ قَالَ مَا اسْتُكْتِبَ مِنْ كِتَابٍ غَيْرِ الْقُرْآنِ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فِيهِ هُدْيَتُمْ وَبِهِ تُجْزَوْنَ وَعَنْهُ تُسْأَلُونَ فَلَمْ أَدْرِ مَنْ الرَّجُلُ فَحَدَّثْتُ بِذَا الْحَدِيثِ بَعْدَ

عمرو بن قیس کہتے ہیں کہ: ”جب معاویہ نے انتقال کیا تو میں قاصد بن کحوارین جگہ پر اپنے والد کے ساتھ یزید بن معاویہ کے پاس گیا تاکہ ہم اس کو تعزیت دیں اور خلافت کی مبارک باد دیں تو ایک شخص وہاں کی مسجد میں کہ رہا تھا۔ یاد رکھو قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ باتیں عام ہو جائیں گی اور عمل کم ہو جائیں گے۔ خبردار قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بات ہے کہ ”مثناة“ پڑھی جائے کوئی شخص نہ ہوگا کہ اس کو بدل دے۔“ اس سے کہا گیا: ”مثناة، کیا چیز ہے؟“ اس نے کہا: ”قرآن کے علاوہ جو کتاب لکھی جائے۔ قرآن کو لازم پکڑو۔ کیونکہ اسی سے تم ہدایت پاؤ گے اور اس کی وجہ سے تمہیں ثواب دیا جائے اور اسی کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔“ تو میں نہ جان سکا کہ وہ کون شخص ہے اس کے بعد میں نے ”حمص“ میں یہ بات بیان کی تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: ”کیا

آپ سے پہچانتے ہیں؟“ میں نے کہا: ”نہیں۔“ اس نے کہا: ”وہ عبد اللہ بن عمرو تھے۔“

ذَلِكَ بِحِمُصَ فَقَالَ لِي رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَوْ مَا تَعْرِفُهُ قُلْتُ لَا قَالَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو. ❶

**فوائد:** ..... معلوم ہوا صحابہ رضی اللہ عنہم کی ترجیح قرآن پڑھنا اور آپ ﷺ کی سنن پر عمل پیرا ہونا تھا۔

جبکہ وہ قرآن و سنت سے ہٹ کر دوسرے علوم کے پڑھنے کو گمراہی خیال کرتے تھے۔

494۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ .....

مرۃ ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ: ”ابو قرة کندی شام سے ایک کتاب لائے اور اسے اٹھا کر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا دیا انہوں نے اسے دیکھا اور ایک تھال منگوا دیا پھر پانی منگوا دیا اور اس کتاب کو اس میں مل دیا اور انہوں نے کہا: ”تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے اور کتاب کی پیروی کی اور اپنی کتابوں کو چھوڑ دیا۔“ حصین کہتے ہیں: ”مرۃ نے کہا: ”اگر وہ قرآن ہوتا یا حدیث ہوتی تو عبد اللہ بن مسعود اسے نہ مٹاتے لیکن وہ اہل کتاب کی کتاب تھی۔“

عَنْ مَرَّةَ الْهَمْدَانِي قَالَ جَاءَ أَبُو قُرَّةَ الْكِنْدِيُّ بِكِتَابٍ مِّنَ الشَّامِ فَحَمَلَهُ فَدَفَعَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَظَنَرَ فِيهِ فَدَعَا بِطَسْتٍ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَرَسَهُ فِيهِ وَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاتِّبَاعِهِمُ الْكُتُبَ وَتَرْكِهِمْ كِتَابَهُمْ قَالَ حُصَيْنٌ فَقَالَ مَرَّةٌ أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ السُّنَّةِ لَمْ يَمُحْهُ وَلَكِنْ كَانَ مِنْ كُتُبِ أَهْلِ الْكِتَابِ. ❷

**فوائد:** ..... اس میں کتابت حدیث کی صراحت ہے کہ اگر قرآن یا سنت میں سے کچھ ہوتا تو ابن

مسعود رضی اللہ عنہ اسے نہ مٹاتے۔ یعنی ان کے نزدیک کتابت حدیث جائز تھی۔

495۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو .....

یحییٰ بن جعدہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک بازو کی بڑی لائی گئی اس میں کچھ لکھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”کسی قوم کی گمراہی کے لئے یہی بات کافی ہے کہ اپنے نبی کی لائی ہوئی چیز کو چھوڑ کر کسی اور نبی کی لائی ہوئی چیز کی

عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِكَتِفٍ فِيهِ كِتَابٌ فَقَالَ كَفَى بِقَوْمٍ ضَلَالًا أَنْ يَرْغَبُوا عَمَّا جَاءَ بِهِ نَبِيُّهُمْ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّ غَيْرِ نَبِيِّهِمْ أَوْ كِتَابٌ

❶ صحیح أخرجه الحاكم 554-555/4

❷ صحیح أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 53)



طرف رغبت کریں، یا اپنی کتاب کے علاوہ کسی اور کی کتاب کو اختیار کریں۔“ تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی: ”کیا ان کو کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو ان پر پڑھی جاتی ہے بے شک اس میں البتہ رحمت اور نصیحت ہے مومنوں کے لیے۔“ (العنکبوت: ۵۱)

غَيْرُ كِتَابِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْلَىٰ لَكُمْ يَكْفِهِمْ أَنَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ ۝ الْآيَةَ ۝

**فوائد:** ..... معلوم ہو اسابقہ کتب سماوی کو طلب ہدایت کے لیے پڑھنا ناجائز ہے ہاں کفار کا رد کرنے کے لیے ان کو تبلیغ کی غرض سے ان کی کتابوں سے حوالے لینے کے لیے مطالعہ کرنا اس میں کوئی حرج نہیں۔ ان شاء اللہ

496- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

اشعث اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں اور وہ عبد اللہ کے ساتھیوں سے تھے: کہ ایک شخص کے پاس ایک صحیفہ تھا اس میں لکھا تھا: ”سبحان اللہ و الحمد لله و لا اله الا اللہ واللہ اکبر.“ میں نے اُسے کہا: ”مجھے بھی یہ لکھوا دو۔“ تو گویا اس نے اس میں بخل سے کام لیا اور مجھے سے وعدہ کیا کہ مجھے دے دے گا تو میں عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اس وقت وہ صحیفہ ان کے ہاتھ میں تھا انہوں نے کہا: ”جو اس کتاب میں ہے۔ وہ بدعت، فتنہ اور گمراہی ہے اور اس نے اور اس جیسی چیزوں نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ انہوں نے یہ باتیں لکھیں تو ان کی زبانوں نے اس پہ لذت حاصل کی اور ان باتوں کی محبت ان کے دلوں میں پلا دی گئی۔ پھر میں ہر آدمی کو حکم کرتا ہوں کہ جس کو کسی جگہ پر کسی کتاب کی خبر ہو تو وہ اس کی خبر دے اور انہوں نے اللہ کی قسم اٹھائی۔ شعبہ کہتے ہیں: میں

عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ مَعَ رَجُلٍ صَحِيفَةً فِيهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَقُلْتُ أَنْسَخْنِيهَا فَكَانَتْ بِخَلِّ بَهَا ثُمَّ وَعَدَنِي أَنْ يُعْطِيَنِيهَا فَاتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ فَإِذَا هِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ بِدْعَةٌ وَفِتْنَةٌ وَضَلَالَةٌ وَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هَذَا وَأَشْبَاهَ هَذَا إِنَّهُمْ كَتَبُوهَا فَاسْتَلَذَّتْهَا أَلْسِنَتُهُمْ وَأَشْرَبَتْهَا قُلُوبُهُمْ فَأَعَزِمُ عَلَى كُلِّ امْرِءٍ يَعْلَمُ بِمَكَانِ كِتَابٍ إِلَّا دَلَّ عَلَيْهِ وَأُقْسِمُ بِاللَّهِ قَالَ شُعْبَةُ فَأَقْسَمَ بِاللَّهِ قَالَ أَحْسِبُهُ أَقْسَمَ لَوْ أَنَّهَا ذُكِرَتْ لَهُ

بَدِيلٍ لِهِنْدٍ أَرَاهُ يُعْنَى مَكَانًا بِالْكُوفَةِ  
 بِعِيدًا إِلَّا أَتَيْتَهُ وَ لَوْ مَشِيًا. ❶

گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بات کی قسم کھائی کہ اگر  
 ان سے کسی بات کا ذکر کیا جائے جو کسی گرجے۔ میرا خیال  
 ہے کہ ان کی مراد یہ تھی کہ کوفہ کے کسی دور کے مقام میں ہو  
 تو میں وہاں جاؤں اگرچہ پیدل چل کر جانا پڑے۔“

**فوائد:** ..... عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو صحیفے کو بدعت و ضلالت سے تعبیر کیا تو لازماً اس میں  
 غیر مسنون و وظائف یا دوسرے اقوال وغیرہ اس کی وجہ ہوں گے کیونکہ کتابت حدیث کے لیے ایسے شدید الفاظ  
 کا ذکر درست نہیں۔ جب کہ کتابت ثابت بھی ہے۔

497- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ .....  
 عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ بَنِي  
 إِسْرَائِيلَ كَتَبُوا كِتَابًا فَتَبِعُوهُ وَ تَرَكَوا  
 التَّوْرَةَ. ❷

ابو بردہ بیان کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ نے کہا: ”جو کتابیں بنی  
 اسرائیل نے لکھیں۔ لوگوں نے ان کی پیروی کی اور  
 تورات کو چھوڑ دیا۔“

**فوائد:** ..... اس سے مراد ان کی تاویلات پڑنی کتب ہیں۔

498- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ أَبِي الْمُغِيرَةَ .....  
 عَنْ عَفَّاقِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
 سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا  
 يَسْمَعُونَ كَلَامِي ثُمَّ يَنْطَلِقُونَ  
 فَيَكْتُبُونَهُ وَإِنِّي لَا أَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ  
 يَكْتُبَ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❸

عفّاق محاربی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے  
 ابن مسعود سے سنا وہ کہ رہے تھے: ”لوگ میری باتیں سنتے  
 ہیں پھر اسے لکھنے کے لئے چل پڑتے ہیں۔ اور میں اللہ  
 عزوجل کی کتاب کے علاوہ کسی کو کوئی بات لکھنے کی اجازت  
 نہیں دیتا۔“

499- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ .....  
 عَنْ ابْنِ شُبْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ  
 يَقُولُ مَا كَتَبْتُ سَوْدَاءَ فِي بَيْضَاءَ وَلَا

ابن شبرمہ کہتے ہیں کہ میں نے شععی سے سنا وہ کہ رہے  
 تھے: ”میں نے سیاہی کو سفیدی میں نہیں لکھا اور نہ ہی میں

❶ صحیح أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 55) وابن أبي شيبة (53/9) (6498)

❷ صحیح ، أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 56)

❸ جيد ، دارى بيان میں منفر د ہیں۔

اَسْتَعَدْتُ حَدِيثًا مِنْ اِنْسَانٍ ❶. نے کسی سے کوئی حدیث دوبارہ کہلاوائی ہے۔“

**فوائد:** ..... ایک مرتبہ سن کر ہی اسے زبانی یاد کر لیا۔

[43]..... بَاب مَنْ رَخَّصَ فِي كِتَابَةِ الْعِلْمِ

جس شخص کے نزدیک علمی باتیں لکھنا جائز ہے

500- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو.....

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَخِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ. ❷

وہب بن منبہ اپنے بھائی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے عبداللہ بن عمرو کے علاوہ کسی کو مجھے سے زیادہ حدیثیں یاد نہ تھیں کیونکہ وہ لکھ لیتے تھے اور میں نہ لکھتا تھا۔“

**فوائد:** ..... (464) نمبر حدیث کے تحت اس کی وضاحت گزر چکی ہے۔

501- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ﷺ بِنِ الْأَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُرِيدُ حِفْظَهُ فَهَتَيْتُ قُرَيْشُ وَقَالُوا تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَوْمَأَ بِإِصْبَعِهِ

عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں جو بات رسول اللہ ﷺ سے سنتا تھا اسے یاد رکھنے کی غرض سے لکھ لیتا تھا۔ تو قریش نے مجھے منع کیا۔ اور انہوں نے کہا: ”تو ہر بات جو رسول اللہ ﷺ سے سنتا ہے لکھ لیتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ انسان ہیں وہ غصہ اور خوشی میں بات کرتے ہیں۔“ تو میں لکھنے سے رک گیا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ”لکھو!

❶ صحیح أخرجه الرمهرمزى فى المحدث الفاصل (365) وابو حيشمه فى العلم (28)

❷ صحیح أخرجه البخارى، كتاب العلم، باب كتابة العلم (113)

إِلَى فِيهِ وَقَالَ اَكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ مَا خَرَجَ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ. ❶  
قسم اس ذات کے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس  
(منہ) سے حق کے علاوہ کوئی بات نہیں نکلتی۔“

**فوائد:** ..... دینی احکام میں آپ ﷺ کی زبان غلطی سے پاک تھی جیسا کہ قرآن میں ہے کہ  
آپ ﷺ کی ہر بات وحی کی بنا پر ہوتی تھی۔ اس میں خواہش کو دخل نہ ہوتا (النجم: 3) نیز اس سے معلوم ہوا  
آپ ﷺ نے خود حدیث لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی اس میں منکرین حدیث کے اعتراض کہ دور نبوی  
میں حدیث نہیں لکھی گئی بہترین رد ہے۔

502- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي  
هَلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ  
أَنْ أُرْوِيَ مِنْ حَدِيثِكَ فَأَرَدْتُ أَنْ  
أَسْتَعِينَ بِكِتَابٍ يَدِي مَعَ قَلْبِي إِنْ  
رَأَيْتَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
إِنْ كَانَ قَالَهُ عَ حَدِيثِي ثُمَّ اسْتَعِينَ  
بِيَدِكَ مَعَ قَلْبِكَ. ❷  
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ  
ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: ”اے اللہ کے رسول!  
میں چاہتا ہوں کہ آپ کی حدیثیں بیان کروں اور میں چاہتا  
ہوں کہ اپنے دل کے ساتھ اپنے ہاتھ کے لکھنے سے بھی مدد  
لوں اگر آپ اس کو مناسب سمجھیں۔“ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا: ”اگر میری حدیث ہو تو دل کے ساتھ اپنے ہاتھ  
سے بھی مدد لو۔“

503- أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ.....

عَنْ أَبِي قَبِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ نَكْتُبُ إِذْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تَفْتَحُ أَوْلَا  
قُسْطَنْطِينِيَّةَ أَوْ رُومِيَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
لَا بَلْ مَدِينَةُ هِرَاقِلَ أَوْلَا. ❸  
ابوقبیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو  
رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا: ”ایک وقت ہم رسول اللہ  
ﷺ کے گرد لکھ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے سے  
سوال کیا گیا کہ قسطنطنیہ اور رومیہ دونوں شہروں سے کون سا  
پہلے فتح ہوگا؟“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ ہرقل کا  
شہر پہلے فتح ہوگا۔“

❶ صحیح أخرجه احمد (163/2) وابن ابی شیبہ (50-49/9) والحاكم في المستدرک (106-105/1)

❷ ضعيف أخرجه ابن سعد في الطبقات (9/2/4)

❸ اسنادہ قوی أخرجه احمد (174/2) وابن ابی شیبہ (329/5) والطبرانی في الأوائل (61)

504- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي ضَمْرَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ  
بُنُّ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ  
بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنْ اُكْتُبَ إِلَيَّ بِمَا  
تَبَتَ عِنْدَكَ مِنَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ وَبِحَدِيثِ عُمَرَ فَإِنِّي قَدْ  
خَشِيتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَهُ. ❶

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے پاس لکھ بھیجا کہ ”تمہارے نزدیک جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثابت ہیں ان کو اور عمرہ کی احادیث کو میرے پاس لکھ کر بھیجو۔ کیونکہ میں علم کے مٹ جانے اور اس کے اہل کے چلے جانے سے ڈرتا ہوں۔“

**فوائد:** ..... عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے اس حکم کی بنا پر امام زہری رضی اللہ عنہ، ابوبکر بن محمد کو پہلے مدون حدیث کا اعزاز حاصل ہوا۔ بعض نے دوسروں کے نام بھی لیے ہیں لیکن راجح یہی معلوم ہوتا ہے۔ (مرآة البخاری)

505- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ  
بُنُّ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ  
النُّظُرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
فَاكْتُبُوهُ فَإِنِّي قَدْ خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ  
وَذَهَابَ أَهْلِهِ. ❷

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے اہل مدینہ کی طرف لکھ کر بھیجا کہ ”رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں کو دیکھو اور انہیں لکھو کیونکہ میں علم کے مٹ جانے اور ان اہل کے چلے جانے سے ڈرتا ہوں۔“

506- أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ يَعْبُونَ  
عَلَيْنَا الْكِتَابَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ. ❸

ایوب بیان کرتے ہیں کہ ابوالملیح نے کہا: لوگ ہمارے لکھنے پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اس کا علم میرے پاس کتاب میں لکھا ہوا ہے۔“ (طہ: ۵۲)

**فوائد:** ..... فرعون نے کہا کہ سابقہ شرک پر فوت ہونے والوں کا کیا بے گار تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ

❶ صحیح أخرجه الخطيب في تقييد العلم (105-106)

❷ صحیح أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاضل (346) والخطيب في تقييد العلم (ص: 106)

❸ صحیح أخرجه ابن ابی شیبہ (51/9) (6487) والخطيب في تقييد العلم (ص: 110)

ان کا علم میرے رب کے پاس لکھا ہوا ہے (طہ) اس آیت سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا کہ جب رب نے ہر قسم کا علم لکھا ہے تو ہمیں لکھنے میں کیا چیز مانع ہے۔

507۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدٍ.....

حَدَّثَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ  
مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ أبا إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ كَانَ  
يُقَالُ مَنْ لَمْ يَكْتُبْ عِلْمَهُ لَمْ يُعَدَّ عِلْمُهُ  
عِلْمًا. ❶

سوادۃ بن حیان کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن قرۃ  
ابو یاس کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”پہلے کہا جاتا تھا جس نے اپنی  
علمی باتیں نہ لکھیں اس نے علم کو علم نہ جانا۔“

**فوائد:**..... یعنی علم کی حفاظت کا بہترین طریقہ اسے لکھ لینا ہے تو گویا جو جس چیز کو جتنی اہمیت دیتا ہے اس کی حفاظت کی اتنی ہی فکر کرتا ہے۔ لہذا جسے بھولنے کا خدشہ ہو اور پھر لکھے نہ گویا اس کے ہاں اس علم کی کوئی قدر نہیں۔

508۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنْتَنِي حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....  
بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَقُولُ لِبَنِيهِ يَا  
بَنِي قَيْدُوا هَذَا الْعِلْمَ. ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں سے کہا کرتے تھے: ”اے  
میرے بیٹو! اس علم کو مقید کر لو۔“

509۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ.....  
عَنْ سَلْمِ الْعَلَوِيِّ قَالَ رَأَيْتُ أَبَانَ  
يَكْتُبُ عِنْدَ أَنَسٍ فِي سُبُورَةٍ. ❸

سلم علوی کہتے ہیں کہ میں نے ابان کو دیکھا کہ وہ انس  
رضی اللہ عنہ کے پاس تختی لکھ رہے تھے۔

510۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ.....  
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أُمَامَةَ  
الْبَاهِلِيَّ عَنْ كِتَابِ الْعِلْمِ فَقَالَ لَا بَأْسَ  
بِذَلِكَ. ❹

حسن بن جابر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ  
سے علمی باتیں لکھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ”اس  
میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

❶ صحیح أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم (417) والخطيب في تقييد العلم (ص: 109)

❷ حسن أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 97) والحاكم 106/1

❸ اسنادہ جید أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 109)

❹ صحیح أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم (285) واوزرعہ في تاريخه (1726) والخطيب في تقييد العلم

(ص: 98)

511- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ أَبِي وَمَجْلِدٍ.....

عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَلٍ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ  
مَا أَسْمَعُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ  
أَقَارِفَهُ أَتَيْتُهُ بِكِتَابِهِ فَقَرَأْتَهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ  
لَهُ هَذَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ. ①

بشیر بن نہیک بیان کرتے ہیں کہ جو بات میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنتا تھا وہ لکھ لیتا تھا۔ جب میں نے اس سے الگ ہونا چاہا تو اس کے پاس اپنی کتاب لے کر آیا اور اسے پڑھا اور میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ”کیا یہ وہی ہے جو میں نے آپ سے سنا؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

512- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ  
مِنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسِ الْحَدِيثَ  
بِاللَّيْلِ فَأَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ. ②

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں جو حدیث ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رات کو سنتا اسے کچاوے کے آگے لکھ لیتا۔

513- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ عَنْ لَيْثِ عَنْ مُجَاهِدٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا يُرْعَى فِي  
الْحَيَاةِ إِلَّا الصَّادِقَةُ وَالْوَهْطُ فَمَا الصَّادِقَةُ  
فَصَحِيفَةٌ كَتَبْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
وَأَمَّا الْوَهْطُ فَأَرَضْتُ تَصَدَّقَ بِهَا عَمْرُو  
بْنُ الْعَاصِ ﷺ كَانَ يَقُومُ عَلَيْهَا. ③

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: ”مجھے زندگی کی رغبت صرف صادقہ اور وہظ دلاتی ہیں۔ صادقہ وہ صحیفہ ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر لکھا تھا اور وہظ ایک زمین ہے جو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے صدقہ میں دی تھی۔ اور وہ اس کی دیکھ بھال کرتے تھے۔“

514- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَمَّةِ عَمْرٍو بْنِ أَبِي  
سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
يَقُولُ قِيدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ. ④

عمرو بن ابوسفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے: ”علم کو لکھ کر مقید کر لو۔“

① صحیح اخرجہ ابوخیثمہ فی العلم (137) وابن ابی شیبہ 50/9 (6483)

② حسن اخرجہ الخطیب فی تقييد العلم (ص: 102)

③ ضعيف اخرجہ الخطیب فی تقييد العلم (ص: 84) وابن عبدالبر فی جامع بيان العلم (394)

④ ضعيف اخرجہ ابن ابی شیبہ 49/9 (6478) وابن عبدالبر فی جامع بيان العلم (394) والحاكم فی المستدرک

515- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ .....

”عبدالمالك بن عبد اللہ بن ابوسفیان ثقفی بیان کرتے ہیں  
 کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”علم کو لکھ کر محفوظ کر لو۔“  
 قَالَ قِيدُوا هَذَا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ ①

**فوائد:** ..... کیونکہ قرآن کے بارے میں آتا ہے یہ بندھے اونٹ سے بھی زیادہ جلدی بھاگتا ہے  
 اگر اس کی حفاظت نہ کی جائے (بخاری) یعنی سبھی علوم جن کا ذہن سے تعلق ہے سبھی اسی قبیل کے ہیں جب کہ  
 ان کو مفید کرنے کا بہترین طریقہ لکھنا ہی ہے۔

516- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ .....

حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ  
 سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ كُنْتُ أُسِيرُ مَعَ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ لَيْلًا وَكَانَ  
 يُحَدِّثُنِي بِالْحَدِيثِ فَأَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ  
 الرَّحْلِ حَتَّى أَصْبِحَ فَأَكْتُبُهُ ②  
 عثمان بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کو  
 یہ کہتے ہوئے سنا: ”میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ رات  
 کے وقت مکہ کے راستے میں چلتا تھا وہ مجھے سے حدیث  
 بیان کرتے تو میں اسے کچادے کے آگے لکھ لیتا حتیٰ کہ صبح  
 اسے میں نقل کر لیتا۔“

517- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ يَعْقُوبَ الْقُشَيْرِيِّ .....

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةَ عَنْ سَعِيدِ  
 بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أُكْتُبُ عِنْدَ ابْنِ  
 عَبَّاسٍ فِي صَحِيفَةٍ وَأَكْتُبُ فِي  
 نَعْلِي ③  
 جعفر بن ابومغیرہ بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا:  
 ”میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس صحیفہ میں لکھتا تھا اور اپنی  
 جوتی میں لکھتا تھا۔“

**فوائد:** ..... درج ذیل اور آئندہ حدیث کے ضعف کی بنا پر ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے جوتے پر لکھنا ثابت  
 نہیں اگر ثابت مانا بھی جائے تو اس سے مراد اشارے ہوں گے جس طرح بندہ پوری تحریر یاد کر کے اس کے  
 اشارے دے لیتا ہے اشارے سارا واقعہ بالتفصیل ذہن میں تازہ ہو جاتا ہے۔

① صحیح لغیرہ داری بیان میں اکیلے ہیں۔

② صحیح اخرجه ابن ابی شیبہ 51/9 (6485) وابن عبدالبر فی جامع بیان العلم (405)

③ ضعيف اخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 102)



518- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَنذَلُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنْزِيُّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمَغِيرَةَ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَجْلِسُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَكْتُبُ فِي الصَّحِيفَةِ حَتَّى تَمْتَلِءَ ثُمَّ أَقْلِبُ نَعْلِي فَأَكْتُبُ فِي ظُهُورِهِمَا. ❶

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھ کر صحیفے میں لکھا کرتا تھا حتیٰ کہ وہ بھر جاتا پھر میں اپنے جوتے الٹتا تو اس کی پشت پر لکھتا۔

519- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا فَضِيلٌ.....

عَنْ عُبَيْدِ الْمُكْتَبِ قَالَ رَأَيْتُهُمْ يَكْتُبُونَ التَّفْسِيرَ عِنْدَ مُجَاهِدٍ. ❷

عبدالمکتب بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا وہ مجاہد کے پاس تفسیر لکھتے۔

520- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو وَكَيْعٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْشٍ قَالَ رَأَيْتُهُمْ يَكْتُبُونَ عِنْدَ الْبَرَاءِ بِأَطْرَافِ الْقَصَبِ عَلَى أَكْفِهِمْ. ❸

عبداللہ بن حنش بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو براء کے پاس دیکھا وہ سرکنڈے کی نوک کے ساتھ اپنی ہتھیلیوں پر لکھتے تھے۔

521- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ هَارُونَ بْنِ.....

عَنْتَرَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ بِحَدِيثٍ فَقُلْتُ أَكْتُبُهُ عَنْكَ قَالَ فَرَحَّصَ لِي وَلَمْ يَكُذ. ❹

عنترہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کوئی حدیث بیان کرتے تو میں کہتا: ”میں اسے آپ کی طرف سے لکھ لوں؟ تو وہ مجھے بہت مشکل سے اجازت دیتے۔“

522- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنِ شَابُورٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ.....

عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ

رجاء بن حیوۃ بیان کرتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک نے

❶ ضعیف اخرجہ الرمہزمی فی المحدث الفاصل (347) والخطیب فی تقييد العلم (ص: 102)

❷ صحیح اخرجہ الخطیب فی تقييد العلم (ص: 105)

❸ صحیح اخرجہ ابو خيثمه فی العلم (147) وابن ابی شيبه 51/9، (6489)

❹ صحیح اخرجہ ابن ابی شيبه 55/9 (6503)

اپنے عامل (گورنر) کی طرف لکھا کہ وہ مجھ سے کوئی حدیث پوچھیں۔ رجاء کہتے ہیں: ”اگر میں نے اسے اپنے پاس لکھا نہ ہوتا تو میں اسے بھول گیا ہوتا۔“

كَتَبَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ إِلَى عَامِلِهِ أَنْ يُسْأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ قَالَ رَجَاءٌ فَكُنْتُ قَدْ نَسِيتُهُ لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ عِنْدِي مَكْتُوبًا. ①

523- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ.....

ہشام بن عازر بیان کرتے ہیں کہ ”عطاء بن ابورباح سے مسائل پوچھے جاتے تھے جو وہ جواب دیتے ان کے سامنے وہ لکھ لیے جاتے۔“

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ الْعَازِرِ قَالَ كَانَ يُسْأَلُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ وَيُكْتَبُ مَا يَجِيبُ فِيهِ بَيْنَ يَدَيْهِ. ②

524- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ.....

سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع کو دیکھا کہ وہ اپنے علم کو بولتے اور ان کے سامنے وہ لکھا جاتا تھا۔“

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ رَأَى نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُمْلِي عِلْمَهُ وَيُكْتَبُ بَيْنَ يَدَيْهِ. ③

525- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ.....

مبارک بن سعید بیان کرتے ہیں کہ: ”ابوسفیان رات کو دیوار پر حدیث لکھتے تھے جب صبح ہوتی اسے لکھ لیتے پھر اسے کھرچ ڈالتے۔“

حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ يَكْتُبُ الْحَدِيثَ بِاللَّيْلِ فِي الْحَائِطِ فَإِذَا أَصْبَحَ نَسَخَهُ ثُمَّ حَكَّهُ. ④

526- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو غَفَارٍ الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدِ الطَّائِي.....

عمون بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے

حَدَّثَنِي عَمْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي فَلَانٌ

① صحیح اخرجہ ابوزرعہ فی تاریخہ (793) والخطیب فی تقييد العلم (ص: 108)

② صحیح داری بیان میں اکیلے ہیں۔

③ صحیح اخرجہ ابوزرعہ فی تاریخہ (792)

④ صحیح داری بیان میں منفرد ہیں۔

فلاں نے مجھ سے حدیث بیان کی۔“ عمر نے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا: اس نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شرم اور پرہیزگاری اور زبان کی رکاوٹ نہ کہ دل کی رکاوٹ اور سمجھ ایمان سے ہے اور یہ چیزیں ان باتوں میں سے ہیں جن سے آخرت میں زیادتی اور دنیا میں کمی ہوتی ہے۔ اور بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن سے آخرت میں زیادتی ہوتی ہے اور دنیا سے کمی ہوتی ہے اور بدزبانی اور برائی اور نجیسی یہ نفاق سے ہیں اور یہ ان چیزوں سے ہیں جن سے دنیا سے زیادتی ہوتی ہے اور آخرت میں کمی ہوتی ہے اور بہت زیادہ چیزیں ایسی ہیں جن سے آخرت میں کمی ہوتی ہے۔

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَرَفَهُ عُمَرُ فَلْتُ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْعِفَافَ وَالْعَمَى عَمَى اللِّسَانِ لَا عَمَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرَةَ مِنَ الْإِيمَانِ وَهِنَّ مِمَّا يَزِدُنْ فِي الْآخِرَةِ وَيُنْقِصُنْ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا يَزِدُنْ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرَ وَإِنَّ الْبُذَاءَ وَالْعَجْفَاءَ وَالشُّحَّ مِنَ النِّفَاقِ وَهِنَّ مِمَّا يَزِدُنْ فِي الدُّنْيَا وَيُنْقِصُنْ فِي الْآخِرَةِ وَمَا يُنْقِصُنْ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرَ. ❶

**فوائد:** ..... معلوم ہوا کہ شرم و حیا اور پرہیزگاری و سکوت دنیا میں اگرچہ ان میں قلیل سا نقصان

ہوسکتا ہے۔ کہ آپ کی شرافت کا ناجائز فائدہ اٹھالیا جائے لیکن ان کا اخروی فائدہ زیادہ ہے اور اسی طرح زبان آوری دھوکہ دہی، کینگی سے اگرچہ دنیا میں تھوڑا فائدہ مل لیکن اس کا اخروی نقصان انتہائی زیادہ ہے جب کہ حقیقت فائدہ یا نقصان ہوتا وہی ہے جو مقدر میں لکھا جا چکا ہے بس ذرا دل کو تسلی دینے والی بات ہے۔

527- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعْبِرَةِ قَالَ.....

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ: ”عمر بن عبدالعزیز ظہر کی نماز کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس کاغذ تھا۔ پھر عصر کی نماز کے وقت ہمارے پاس آئے اور وہ کاغذ ان کے پاس ہی تھا۔ میں نے ان سے کہا: ”اے امیر المؤمنین! یہ کیا لکھا ہوا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”یہ ایک حدیث ہے جو مجھ سے عون بن عبداللہ نے بیان کی تو مجھے اچھی لگی اور میں نے اسے لکھ لیا تو اس (کاغذ) میں یہی حدیث تھی۔“

قَالَ أَبُو قَلَابَةَ خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَمَعَهُ قِرْطَاسٌ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا لِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَهُوَ مَعَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الْكِتَابُ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَدَّثَنِي بِهِ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَعْجَبَنِي فَكَتَبْتُهُ فَإِذَا فِيهِ هَذَا الْحَدِيثُ. ❷

❶ صحیح اخرجہ الطبرانی فی الکبیر 29/19 (63) والبخاری فی الکبیر 88/3

❷ صحیح داری بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

528- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا مَسْعُودٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُرُوءَةَ.....

شرجیل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ حسن نے اپنے بیٹوں اور اپنے بھائی کے بیٹوں کو بلایا اور کہا: ”اے میرے بیٹو اور بھتیجیو! تم لوگوں میں چھوٹے ہو قریب ہے کہ (بعد والوں) میں بڑے ہو جاؤ، تم علم سیکھو۔ اور تم میں سے جس سے علمی باتیں روایت نہ ہو سکیں یا انہوں نے کہا یا نہ ہو سکیں تو وہ اسے لکھ لے اور اسے اپنے گھر میں رکھ لے۔“

عَنْ شُرْحَيْلِ أَبِي سَعْدٍ قَالَ دَعَا الْحَسَنُ بَنِيهِ وَبَنِي أَخِيهِ فَقَالَ يَا بَنِيَّ وَبَنِي أَخِي إِنَّكُمْ صَغَارُ قَوْمٍ يُوشِكُ أَنْ تَكُونُوا كِبَارًا آخَرِينَ فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ أَنْ يَرُويَهُ أَوْ قَالَ يَحْفَظُهُ فَلْيَكْتُبْهُ وَلْيَضَعْهُ فِي بَيْتِهِ. ①

**فوائد:** ..... آج کا بچہ کل کا بزرگ ہے لہذا جو آج سیکھے گا وہی کل سکھائے گا اس لیے اس عمر کو ہرگز

ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

[44].... بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

جو شخص برائیا اچھا طریقہ جاری کرے

529- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ شَقِيقٍ.....

جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اچھا طریقہ جاری کرے اس کے بعد اس پر عمل کیا جائے تو اس شخص کے لئے اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کو برابر اجر ہوگا اور کرنے والے کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو شخص برا طریقہ جاری کرے تو اس کے لئے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور عمل کرنے والے کے گناہ سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔“

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِ شَيْءٌ. ②

**فوائد:** ..... یہ اہل خیر کے حق میں ایک بہترین تحفہ جب کہ اہل شر کے لیے بدترین وعید ہے۔ اس

لیے بندے کو خیر کی کشتی کے ساتھ خیر کا دروازہ کھولنا چاہیے تاکہ یہ خیر کے خزانوں سے دولت پاتا رہے۔ ”مسلم“

① ضعیف اخرجہ الخطیب فی تقييد العلم (ص: 91)

② صحيح اخرجہ مسلم، كتاب العلم، باب: من سن سنة حسنة أو سيئة (6741) وابن ماجه في المقدمة، باب من سنة حسنة أو سيئة (203)

میں جس نے خیر پر رہنمائی کی اس کے لیے عمل کرنے والے جتنا اجر ہے۔ اور اسی طرح شرکی کعبی بننے والے کی بربادی کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ جیسا کہ ابن آدم قابیل کے بارے میں آتا ہے دنیا میں جو بھی کوئی ظلماً قتل ہوتا ہے تو اس کے گناہ کا ایک حصہ قابیل کے حصے آتا ہے (بخاری) لہذا ایسے گناہ جن کے جاری ہو جانے کا خدشہ مثلاً التانام ڈال دینا وغیرہ ان سے حد درجہ احتیاط کرنی چاہیے۔

530- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورٍ مَنْ اتَّبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا. ❶

ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہدایت کی طرف بلائے۔ تو اسے ان لوگوں کے عمل کے برابر ثواب ہوگا جنہوں نے اس کی پیروی کی اور ان لوگوں کے ثواب سے اللہ کچھ کمی نہیں کرے گا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے اس پر لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہوگا اور لوگوں کے گناہ سے کچھ کمی نہ کی جائے گی۔“

**فوائد:**..... اس سے داعی الی اللہ کے اجر کی عظمت اور داعی الی الشرکی بدبختی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے

531- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي ابْنَ صَبِيحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ.....

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَسَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَنُوا حَتَّى بَانَ لِي وَجْهِهِ الْفُضْبُ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ فَتَابَعَ النَّاسَ حَتَّى رُمِيَ لِي وَجْهِهِ السُّرُورُ فَقَالَ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ حَسَنَةً

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو انہوں نے دیر کی حتیٰ کہ آپ کے چہرے پر غضب کے آثار ظاہر ہوئے پھر انصار میں سے ایک آدمی تھیلی لایا۔ تو لوگ بھی پیچھے آنے لگے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی دیکھی گئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی اچھا طریقہ

❶ صحیح اخرجہ مسلم، کتاب العلم، باب: من سن سنة حسنة (6745) و ابو داؤد، کتاب السنة، باب: لزوم السنة

جاری کرے اس کو ان لوگوں کے برابر ثواب ہوگا جنہوں نے اس پر عمل کیا اور ان کے ثواب سے کچھ کمی نہ ہوگی۔ اور جو کوئی برا طریقہ جاری کرے گا اسے لوگوں کے اعمال کے برابر گناہ ہوگا جنہوں نے اس کی پیروی کی اور ان کے گناہ سے کچھ کمی نہ ہوگی۔“

كَانَ لَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أَجْرٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُوزَارِهِمْ شَيْءٌ. ❶

**فوائد:** ..... معلوم ہوا جب کوئی اجتماعی نیکی کا کام شروع ہونے لگے تو سب سے پہلے شروع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ اس سے بندہ بلا مشقت ایک عظیم اجر کا مستحق قرار پا جاتا ہے۔

532- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَنَا أَعْظَمُكُمْ أَجْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَنَّ لِي أَجْرِي وَمِثْلَ أَجْرٍ مَنْ اتَّبَعَنِي. ❷

حسان بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے قیامت کے دن تم سب سے زیادہ اجر ملے گا کیونکہ میرے لئے میرا ثواب بھی ہوگا اور اس شخص کی مانند ثواب بھی ہوگا جس نے میری پیروی کی۔“

**فوائد:** ..... اس سے پتہ چلتا ہے کہ راہنما کس قدر جزیل اجر کا مالک بنتا ہے کہ اس کے پیروکار بھی اس دعا کی عظمت کو نہیں پاسکتے۔

533- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ لَيْثِ بْنِ عَن بَشِيرٍ.....

عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دَعَا إِلَى أَمْرٍ وَتَوَدَّعَا رَجُلًا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَوْفُوفًا بِهِ لَأَزِمًا بَعَارِيهِ ثُمَّ قَرَأَ وَقَفَّوهُمْ إِلَيْهِمْ مَسْئُولُونَ. ❸

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کو برائی کی دعوت دے اگرچہ ایک ہی آدمی ہو تو قیامت کے دن اس کی وجہ سے روکا جائے گا۔ اور وہ اس کی پشت پر چمٹا ہوگا۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”ان کو کھڑا کرو ان سے سوال کیا جائے گا۔“ (الصف: ۲۳)

**فوائد:** ..... یعنی بندہ اگر کسی ایک شخص کی بھی گمراہی کا سبب بن گیا تو اس کے اپنے اعمال اسے چھڑا

❶ صحیح اخرجہ اللالكائي في شرح اصول اعتقاد اهل السنة (5)

❷ مرسل، ضعيف وادري بيان کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ اسنادہ ضعيف ليكن اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔ ترمذی کتاب التفسیر باب: ومن سورة الصفات (3226) والحاكم



حَتَّىٰ أَنْ نُجْلِسَهُ إِلَىٰ سَارِيَةِ قَابِي. ❶  
 کوشش کی کہ ابراہیم کو ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھائیں  
 تو انہوں نے انکار کر دیا۔“

**فوائد:**..... اس میں چونکہ تکبر کا شائبہ ہوتا ہے نیز ساری مجلس میں ایک بندہ ٹیک لگائے بیٹھا ہو تو یہ  
 امتیاز کا باعث بنتا ہے غالباً اسی لیے وہ ممتاز ہونے کو ناپسند کرتے تھے۔ (واللہ اعلم)  
 536۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ  
 أَنْ يَسْتَبِدَّ إِلَى السَّارِيَةِ. ❷  
 مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم ستون کے ساتھ ٹیک  
 لگانے کو برا سمجھتے تھے۔

537۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارِكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....  
 عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمَ لَا يَسْتَبِدُّ  
 الْحَدِيثَ حَتَّىٰ يُسْأَلَ. ❸  
 مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم کوئی حدیث پہلے شروع  
 نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ ان سے پوچھی جائے۔

**فوائد:**..... یعنی پوچھنے پر جواب دیتے نہ کہ توجہ حاصل کرنے کے لیے خود ہی بیان کرنا شروع  
 کر دیتے۔

538۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ.....  
 عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ كَانَ الْحَارِثُ بْنُ قَيْسٍ  
 الْجُعْفِيُّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ  
 وَكَانُوا مُعْجَبِينَ بِهِ فَكَانَ يَجْلِسُ إِلَيْهِ  
 الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ فَيَحْدِثُهُمَا فَبِذَا  
 كَثُرُوا قَامَ وَتَرَكَهُمْ. ❹  
 خیثمہ کہتے ہیں کہ: ”حارث بن قیس جعفی عبد اللہ کے  
 ساتھیوں میں سے تھے۔ اور وہ لوگوں کو بہت پسند تھے ان  
 کے پاس ایک دو آدمی بیٹھ جاتے اور وہ ان سے باتیں  
 کرتے۔ جب لوگ زیادہ ہو جاتے تو وہ کھڑے ہو جاتے  
 اور ان کو چھوڑ دیتے۔“

**فوائد:**..... جتنا جگہ زیادہ ہوگا اتنی ہی شہرت و پہچان زیادہ ہوگی لہذا حارث اس سے بچنے کے لیے  
 تنہائی و عاجزی اختیار کرتے۔

539۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

❶ صحیح اخرجہ ابوزرعہ فی تاریخہ (1997) وابن ابی شیبہ 109/9 (6680)

❷ صحیح اخرجہ ابن سعد 190/6

❸ صحیح تہذیب المرئی 273/5 معلقاً

❹ صحیح تہذیب المرئی 273/5 معلقاً



ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے کہا جس وقت عبد اللہ نے وفات پائی ان سے کہا گیا اگر آپ بیٹھ جاتے تو لوگوں کو حدیث پڑھاتے۔ انہوں نے کہا: ”کیا تم چاہتے ہو کہ لوگ میرے پیچھے چلیں؟“

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قِيلَ لَهُ  
حِينَ مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ قَعَدْتَ فَعَلِمْتَ  
النَّاسَ السَّنَةَ فَقَالَ أَتُرِيدُونَ أَنْ يُوطَأَ  
عَقْبِي. ①

540- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ هَارُونَ بْنَ عَنَتْرَةَ.....

سليم بن حنظلہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ: ”ہم ابی بن کعب کے پاس آئے تاکہ ہم ان سے باتیں کریں جب وہ کھڑے ہو گئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے اور ان کے پیچھے چلنے لگے۔“ عمر نے ہمیں پہچان لیا اور ان کے پیچھے جا کر کوڑے سے مارا۔ راوی کہتا ہے: انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اسے روک دیا اور انہوں نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! ہم نے کیا کیا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو متبوع کے لئے فتنہ ہے وہ تابع کے لئے ذلت۔“

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ أَتَيْنَا أَبِي بِنَ  
كَعْبٍ لِنَتَحَدَّثَ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ قُمْنَا  
وَنَحْنُ نَمْشِي خَلْفَهُ فَرَهَقْنَا عَمْرُ فَنَبَعُهُ  
فَضْرَبَهُ عَمْرُ بِالذِّرَّةِ قَالَ فَاتَّقَاهُ  
بِدِرَاعِيهِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا  
نَصْنَعُ قَالَ أَوْ مَا تَرَى فِتْنَةً لِلْمَتَّبِعِ  
مَذَلَّةٌ لِلتَّابِعِ. ②

**فوائد:** ..... یعنی پیروی کرنے والے کے دل میں اپنی حقارت ہوتی ہے جب کہ متبوع قائد کے لیے یہ چیز آزمائش کا سبب بن جاتی ہے کہ لوگ اس کے پیچھے پیچھے پھریں جو کہ بسا اوقات قائد کی بے اعتمادیوں کا سبب بن جاتی ہے مثلاً تکبر و دکھلاوہ وغیرہ۔

541- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ.....

منصور بیان کرتے ہیں کہ لوگ اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ ان کے پیچھے چلا جائے۔

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا  
يَكْرَهُونَ أَنْ تُوَطَأَ أَعْقَابُهُمْ. ③

**فوائد:** ..... سیرت طیبہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے عموماً آگے چلا کرتے تھے۔

① صحیح أخرجه ابن سعد 60/6

② صحیح ابن ابی شیبہ 20/9 (6366) والبیہقی، کتاب الزهد الكبير (303)

③ صحیح العلم لأبی خنیسہ (158) وابن ابی شیبہ 642/80 (5864)

542- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

بسطام بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ محمد بن سیرین کے ساتھ جب کوئی آدمی چلتا تو وہ کھڑے ہو جاتے اور کہتے: ”کیا تجھے کوئی ضرورت ہے؟“ اگر اسے ضرورت ہوتی تو وہ اسے پورا کر دیتے۔ اور اگر وہ ان کے ساتھ دوبارہ چلتا تو پھر کھڑے ہو جاتے اور کہتے: ”کیا تجھے کوئی ضرورت ہے؟“

عَنْ بَسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سَيْرِينَ إِذَا مَشَى مَعَهُ الرَّجُلُ قَامَ فَقَالَ أَلَيْكَ حَاجَةٌ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضَاهَا وَإِنْ عَادَ يَمْشِي مَعَهُ قَامَ فَقَالَ أَلَيْكَ حَاجَةٌ. ❶

**فوائد:** ..... معلوم ہوا بلا وجہ علماء کے تعظیم کے لیے ساتھ چلنا غلط ہے جو کہ علماء کے فتنے اس کی ذلت

کا باعث ہوتا لہذا علماء کو بھی عوام کو ٹوک دینا چاہیے۔

543- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ.....

حمزہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”تم اس سے بچو کہ لوگ تمہارے پیچھے چلیں۔“

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تُوَطَّأَ أَعْقَابُكُمْ. ❷

544- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

یثم بیان کرتے ہیں عاصم بن ضمرہ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ سعید بن جبیر کے پیچھے چل رہے ہیں اور اس نے کہا میرا خیال ہے کہ انہوں نے ان کو روک دیا۔ اور انہوں نے کہا کہ ”تمہارا اس طرح کرنا یا تمہارا اس طرح چلنا تابع کے لئے ذلت اور متبوع کے لئے فتنہ ہے۔“

عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ أَنَّهُ رَأَى أَنَسًا يُتَّبِعُونَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ فَأَرَاهُ قَالَ نَهَاهُمْ وَقَالَ إِنَّ صَنِيعَكُمْ هَذَا أَوْ مَشِيَكُمْ هَذَا مَذَلَّةٌ لِلتَّابِعِ وَفِتْنَةٌ لِمُتَّبِعِهِ.

545- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَسْوَدَ.....

ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے مکان بنانے کے متعلق محمد سے مشورہ لیا میں ”الكلأ“ مقام پر اپنا مکان بنانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے مجھے دیا اور کہا: ”جب تو بنیاد ڈالنے

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ شَاوَرْتُ مُحَمَّدًا فِي بِنَاءِ أَرْدُكٍ أَنْ أُبْنِيَ فِي الْكَلَاءِ قَالَ فَأَشَارَ عَلَيَّ وَقَالَ إِذَا أَرْدُتَ أَسَاسَ

❶ صحیح داری بیان میں منفرد ہیں۔

❷ ضعیف ابو حمزہ ہیثمون الامور ضعیف ہے اور داری بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

کا ارادہ کرے تو مجھے اطلاع دینا حتیٰ کہ میں تیرے ساتھ جاؤں۔“ ابن عون کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا تو اس وقت ہم چلنے لگے تو ایک آدمی آیا وہ بھی ان کے ساتھ چلنے لگا وہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا: ”کیا تجھے کوئی ضرورت ہے؟“ انہوں نے کہا: ”اگر نہیں تو پھر جاؤ۔“ پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: ”تم بھی جاؤ۔“ ابن عون کہتے ہیں: ”میں گیا حتیٰ کہ میں نے راستہ بدل لیا۔“

الْبِنَاءِ فَلَا ذِي حَتَّىٰ أَجِيءَ مَعَكَ قَالَ  
فَاتَيْتُهُ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَمْشِي إِذْ جَاءَ  
رَجُلٌ فَمَشَىٰ مَعَهُ فَقَامَ فَقَالَ أَلَيْكَ  
حَاجَةٌ قَالَ لَا قَالَ أَمَا لَا فَادْهَبْ ثُمَّ  
أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ أَنْتَ أَيْضًا فَادْهَبْ  
قَالَ فَادْهَبْتُ حَتَّىٰ خَالَفْتُ الطَّرِيقَ. ❶

**فوائد:** ..... معلوم ہوا بلا وجہ علما کے تعظیم کے لیے ساتھ چلنا غلط ہے جو کہ علماء کے فتنے اس کی ذلت

کا باعث ہوتا لہذا علماء کو بھی عوام کو ٹوک دینا چاہیے۔

546- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ.....

سیر بیان کرتے ہیں کہ ربیع کے پاس جب لوگ آتے تو وہ کہتے: ”میں تمہارے برے کاموں سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔“ یعنی اپنے ساتھیوں سے کہتے۔

عَنْ نُسَيْرٍ أَنَّ الرَّبِيعَ كَانَ إِذَا أَتَوْهُ  
يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكُمْ يَعْزِي  
أَصْحَابَهُ. ❷

**فوائد:** ..... علم کی اس قدر فضیلتوں کے باوجود کفاف کی خواہش کرنا اس سے پتہ چلتا ہے کہ ائمہ علمی

پھسلاہٹ یا اس میں غلطی کو کس قدر اہمیت دیتے تھے کہ وہ فضیلت کے ثواب کی بجائے غلطی کے عذاب سے زیادہ خوفزدہ رہتے تھے۔ کیونکہ کہاوت ”زَلَّ الْعَالِمُ زَلَّ الْعَالَمُ“ عالم کی پھسلاہٹ جہاں کی پھسلاہٹ ہے۔ عالم کی گمراہی دنیا کی گمراہی کا سبب بنتی ہے۔

547- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجَاءِ

الْأَنْصَارِيِّ.....

عبدالرحمن بن بشر بیان کرتے ہیں کہ ہم خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ تو ان کے پاس ان کے ساتھی جمع ہو گئے اور وہ خاموش تھے ان سے کہا گیا: ”تم اپنے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ  
خَبَّابِ بْنِ الْأَرْثِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ  
أَصْحَابُهُ وَهُوَ سَاكِتٌ فَقِيلَ لَهُ أَلَا

❶ صحیح (542) ملاحظہ فرمائیں۔

❷ صحیح العلم لأبی حنیفہ (129)

تَحَدَّثَ أَصْحَابُكَ قَالَ أُنْحَافُ أَنْ أَقُولَ لَهُمْ مَا لَا أَفْعَلُ. ①  
ساتھیوں سے باتیں کیوں نہیں کرتے؟“ انہوں نے کہا:  
”میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میں انہیں وہ بات کہہ  
دوں جو میں خود نہیں کرتا۔“

548- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ  
وَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْ عَمَلِي كَفَأَ لَا  
لِي وَلَا عَلَيَّ. ②  
صالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا انہوں نے  
کہا: ”میری خواہش ہے کہ میں علم سے برابر ہو کر نجات  
پاؤں میرا نہ نفع ہو اور نہ نقصان۔“

549- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ.....

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ  
يَمُشِي وَنَاسٌ يَطْنُونَ عَقِبَهُ فَقَالَ لَا  
تَطْنُوا عَقِبِي فَوَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أُغْلِقُ  
عَلَيْهِ بَابِي مَا تَبِعَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ. ③  
حسن بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما چل رہے تھے اور  
لوگ ان کے پیچھے چل رہے تھے تو انہوں نے کہا: ”میرے  
پیچھے نہ چلو اللہ کی قسم! اگر تم جان لو کہ جو میں تم پر دروازے  
بند کر دوں گا تو تم میں سے کوئی آدمی بھی میرے پیچھے نہ  
آتے۔“

**فوائد:** ..... اس میں آپ کی کس نفسی کا بیان ہے کہ اس قدر جلیل القدر صحابی بھی نیکی کے گھمنڈ میں

بتلا ہونے کی بجائے اپنے آپ کو حقیر خیال کرتے تھے۔

550- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ فِتْنَةٌ  
لِلْمُتَّبِعِ مَذَلَّةٌ لِلتَّابِعِ. ④  
مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: ”جو متبوع  
کے لئے فتنہ ہے وہ تابع کے لئے ذلت ہے۔“

551- أَخْبَرَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أُمِّیِّ قَالَ مَشَوْا  
خَلْفَ عَلِيٍّ فَقَالَ عَنِّي خَفَقَ نَعَالِكُمْ  
حسن ان شاء اللہ العلم لأبی خثیمہ (16)  
صحیح المعرفه للقسوی (592/2) والجامعه لابن عبدالبر (1726)  
منقطع، ضعيف أخرجه ابن ابی شیبہ (20/9) (6365)  
حسن لغیره وکبھی، (544)

فَإِنَّهَا مُفْسِدَةٌ لِقُلُوبِ نَوَاصِي الرِّجَالِ ❶  
 کرو، کیونکہ اس سے بے وقوف لوگوں کے دل بگڑ جاتے  
 ہیں۔“

**فوائد:**..... یعنی دلوں میں تکبر و نخوت پیدا ہو جاتی ہے۔

552- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ  
 الْحَسَنَ يَقُولُ إِنَّ حَقْفَ النَّعَالِ حَوْلَ  
 الرِّجَالِ قَلَّ مَا يَلْبَسُكَ الْحَمَقَى. ❷  
 یزید بن حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے  
 ہوئے سنا: ”لوگوں کے گرد جوتیوں کی آواز بے وقوفوں علم  
 میں آگے بڑھنے سے پیچھے کر دیتا ہے۔“

553- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ الْمُكْتَبِ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ هُوَ ابْنُ مَالِكٍ.....

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ إِذَا  
 جَلَسَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ أَوْ الرَّجُلَانِ قَامَ  
 فَتَنَّهُ. ❸  
 لیث بیان کرتے ہیں کہ طاؤس کے پاس جب ایک دو  
 آدمی بیٹھ جاتے تو وہ اٹھ جاتے اور علیحدہ ہو جاتے۔

554- أَخْبَرَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 جُرَيْجٍ.....

عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ  
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا  
 أَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهِ مَا فَعَلَ بِهِ وَعَنْ مَالِهِ  
 مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ  
 جِسْمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ. ❹  
 ابو بزرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے  
 فرمایا: ”قیامت کے دن کسی انسان کے قدم نہیں ہلکیں گے  
 حتیٰ کہ اس شخص کی عمر کے متعلق سوال ہوگا کہ اس نے  
 اسے کہاں گزاری؟ اور اس کے علم کے متعلق پوچھا جائے گا  
 کہ اس نے کتنا عمل کیا؟ اور اس کے مال کے متعلق سوال  
 ہوگا کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس کے  
 جسم کے متعلق کہ کس چیز نے اسے بوڑھا کیا؟“

**فوائد:**..... سوال تو بہت سے ہوں گے لیکن ان میں سے ان چار کو خصوصی اہمیت حاصل ہونے کی

❶ صحیح ابن عبدالبر نے اپنی جامع میں اسے معلقاً بیان کیا ہے۔ (899)

❷ صحیح الجامع للخطیب (934) وابن سعد: 122/1/7

❸ ضعیف لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔

❹ صحیح أخرجه الطبرانی فی الاوسط: 105/3 (2212) نیز آئندہ دیکھئے۔

یہ سے خصوصاً ذکر کیا گیا ہے۔ خاص طور پر علم کے ذکر سے معلوم ہوا کہ علم برائے علم کی بجائے علم برائے عمل حقیقی نافع ہے ورنہ بلا عمل یہ بوجھ ہے قرآن میں اہل کتاب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا التَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا﴾ (الحجمہ: 5) کہ اہل توراہ علم دیے جانے کے بعد بھی جب اس پر عمل پیرا نہ ہوئے تو ان کی مثال گدھے کی مثال ہے جو بوجھ اٹھائے ہوئے ہو۔

555- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنِي قُلَانُ الْعُرَيْبِيُّ.....

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے کو نہیں چھوڑے گا جس دن لوگ رب العالمین کے لئے کھڑے ہوں گے حتیٰ کہ ان سے چار چیزوں کے متعلق پوچھ لے۔ کہ لوگوں نے اپنی زندگیاں کہاں صرف کیں؟ اور کس چیز میں انہوں نے اپنے جسموں کو بوڑھا کیا؟ اور کہاں سے انہوں نے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس علم پر کہاں تک عمل کیا؟

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا يَدْعُ اللَّهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى يُسْأَلَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَمَّا أَفْتَرُوا فِيهِ أَعْمَارَهُمْ وَعَمَّا أَبْلَوْا فِيهِ أَجْسَادَهُمْ وَعَمَّا كَسَبُوا فِيهَا أَنْفَقُوا وَعَمَّا عَمِلُوا فِيهَا عَمِلُوا. ❶

556- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَائِحِيِّ.....

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”قیامت کے دن انسان کے قدم نہیں ہلکیں گے حتیٰ کہ چار چیزوں کے متعلق سوال ہو اس کی عمر کے متعلق کہ اسے کہاں صرف کیا؟ اور یہ کہ اس نے اپنا جسم کہاں بوسیدہ کیا؟ اور اس کے مال کے متعلق کہ اسے کہاں سے کمایا اور کیسے خرچ کیا؟ اور اس کے علم کے متعلق کہ کہاں تک اس نے عمل کیا؟“

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيهَا أَفْنَاءُهُ وَعَنْ جَسَدِهِ فِيهَا أَبْلَاءُهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيهَا وَضَعَهُ وَعَنْ عِلْمِهِ مَاذَا عَمِلَ فِيهِ. ❷

❶ ضعیف اس میں جہالت ہے۔

❷ صحیح أخرجه البزار (3437) والحطیب فی الاقتضاء (2) تاریخ بغداد (11/441-442)

557- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنْ نَيْثٍ قَالَ قَالَ لِي طَاوُسٌ مَا  
تَعَلَّمْتَ فَتَعَلَّمْ لِنَفْسِكَ فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ  
ذَهَبَتْ مِنْهُمْ الْأَمَانَةُ. ❶

لیٹ کہتے ہیں کہ مجھے طاؤس نے کہا: ”تم جو علم بھی حاصل  
کرو اپنے نفس کے لئے حاصل کرو۔ کیونکہ لوگوں سے  
امانتیں جاتی رہیں۔“

**فوائد:**..... ان سے امانتیں جاتی رہیں مراد وہ اب دیئے جانے کے قابل نہیں رہے علم کو صرف خود  
عمل کے لیے حاصل کرو۔

558- أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ.....

عَنْ عَمْرَةَ بِنِ مِهْرَانَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ  
أَذْرَكْتُ النَّاسَ وَالنَّاسِكُ إِذَا نَسَكَ  
لَمْ يُعْرِفْ مِنْ قَبْلِ مَنْطِقِهِ وَلَكِنْ يُعْرِفُ  
مِنْ قَبْلِ عَمَلِهِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّالِعُ. ❷

عمارة بن مهران کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”میں نے لوگوں  
کو اس حالت میں پایا کہ عابد جب عبادت کرتا تھا تو اپنے  
کلام کی وجہ سے نہیں پہچانا جاتا تھا بلکہ اپنے علم کی وجہ سے  
پہچانا جاتا تھا۔ اور وہی فائدہ مند علم ہے۔“

**فوائد:**..... جس طرح عابد کا پتہ کان کی بجائے اس کے عمل سے لگتا ہے اسی طرح مفید علم وہ ہے جس  
کا پتہ عمل سے لگے نہ کہ زبان سے یعنی عالم کا عمل اس کے علم کی گواہی دے تو ایسے عالم کا علم اس کے نافع ہوگا۔

[46]..... بَابُ الْبَلَاغِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَعْلِيمِ الشُّبَّانِ

رسول اللہ ﷺ سے سن کر لوگوں تک پہنچانے اور حدیث پڑھانے کا بیان

559- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ.....

عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً  
وَحَدِّثُوا عَنِّي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ  
وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِرُوا  
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❸

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ  
سے سنا وہ کہہ رہے تھے: ”میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ  
ایک آیت ہی کیوں نہ ہو اور بنی اسرائیل سے بیان کرو کوئی  
حرج نہیں اور جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے  
اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنانا چاہئے۔“

❶ ضعیف أخرجه ابن ابی شیبہ: 510/13 (17086) والرامهرمزى (704) حلية الاولیاء: 11/4

❷ صحیح داری بیان کرنے میں مفرد ہیں۔

❸ صحیح احمد: 214/2، والبخاری فی أحادیث الانبیاء، باب: ما ذکر عن بنی اسرائیل (3491)

**فوائد:** ..... معلوم ہوا (۱) تبلیغ ہر شخص کے ذمے ہے کیونکہ چند ایک آیت تک تو ہر مسلمان کی رسائی ہوتی ہے تبلیغ صرف علماء کے لیے خاص نہیں بلکہ جسے بھی کوئی اچھی بات معلوم ہو وہ اسے آگے پہنچائے یہ لازم ہے۔ (۲) حدیث بیان کرتے ہوئے احتیاط سے کام لیا جائے اگر حدیث ضعیف ہو تو اسے نہ بیان کیا جائے اگر لازمی بیان کرنی ہو تو ساتھ اس کا ضعف بیان کر دیا جائے۔ آج کل ہمارے خطباء نے جو تساہل نہ طرز عمل اپنا رکھا ہے وہ یقیناً دین کے لیے نقصان دہ ہے۔

560- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ أَبُو عَيْسَى الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيُّ.....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابوزرر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے أَنْ لَا يَغْلِبُونَا عَلَى ثَلَاثٍ أَنْ نَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَنَعْلَمَ بِالنَّاسِ السُّنَنَ. ① حکم دیا: ”تین باتوں پر لوگ ہم پر غالب نہ ہوں یہ کہ ہم نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور لوگوں کو حدیث پڑھائیں۔“

**فوائد:** ..... امر بالمعروف والنہی عن المنکر جب تک اس فریضے سے پہلو تھی اختیار نہ کی جائے معاشرے میں خیر کا پہلو غالب رہتا ہے ورنہ ضلالت اپنے پر پھیلانے معاشروں کو دبوچ لیتی ہے۔ اس فریضے میں سستی دوسروں کے ساتھ ساتھ بندے کو خود لے ڈوبتی ہے۔ جیسے بنی اسرائیل کے تین گروہوں (۱) برائی کرنے والے (۲) مصلحت پسند لوگ (۳) نبی عن المنکر کرنے والوں میں سے فقط آخری گروہ ہی بچا تھا۔ اول الذکر دونوں عذاب سے دوچار ہوئے تھے۔

561- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ.....

حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ كَانَ أَبُو أُمَامَةَ إِذَا قَعَدْنَا إِلَيْهِ يَجِئُنَا مِنَ الْحَدِيثِ بِأَمْرِ عَظِيمٍ وَيَقُولُ لَنَا اسْمَعُوا وَأَعْقِلُوا وَبَلِّغُوا عَنَّا مَا تَسْمَعُونَ قَالَ سُلَيْمٌ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي يُشْهَدُ عَلَى مَا عَلِمَ. ②

سليم بن عامر بیان کرتے ہیں کہ جب ہم ابوامامہ کے پاس بیٹھتے۔ تو وہ ہمیں بڑی بڑی باتیں سناتے۔ اور لوگوں سے کہتے: ”سنو اور سوچو اور جو بات تم ہم سے سنتے ہو وہ پہنچا دو۔“

”سليم کہتے ہیں:“ (جو سن کر آگے پہنچاتا ہے) وہ اس شخص کے مرتبہ پر ہے جو اس چیز کی گواہی دیتا ہے جو وہ جانتا ہے۔“

① منقطع، ضعیف احمد: 165/5، والبیہقی فی الاعتقاد (ص: 154)

② صحیح الطبرانی الکبیر: 187/8 (7673) والجامع لابن عبدالبر (726)



562- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ .....  
 حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ  
 أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ  
 الْوُسْطَى وَقَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ  
 يَسْتَفْتُونَهُ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ  
 قَالَ أَلَمْ تُنْهَ عَنِ الْفُتْيَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ  
 إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَقِيبٌ أَنْتَ عَلَيَّ لَوْ وَضَعْتُمْ  
 الصَّمْصَامَةَ عَلَيَّ هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى قَفَاهُ  
 ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أَنْفَذْتُ كَلِمَةَ سَمِعْتُهَا مِنْ  
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ  
 لِأَنْفَذْتُهَا. ①

ابو کثیر بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ میں ابو ذر کے پاس گیا اور وہ جمرہ وسطیٰ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور لوگ جمع ہو کر ان سے فتویٰ پوچھ رہے تھے۔ ان کے پاس ایک آدمی آ کر کھڑا ہو گیا پھر اس نے کہا: ”کیا میں نے تم کو فتویٰ دینے سے منع نہیں کیا؟“ تو انہوں نے اپنا سر اس کی طرف اٹھا کر کہا: ”کیا تو مجھ پر نگرانی کرتا ہے؟“ اور اپنی گدی کی طرف اشارہ کر کے کہا: ”اگر تم اس پر تلوار رکھو پھر میں گمان کروں کہ رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی بات کو اس سے پہلے ختم کر لوں گا کہ تم مجھے تلوار سے مارو تو البتہ میں اسے ضرور ختم کروں گا۔“

**فوائد:** ..... پتہ چلتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم تبلیغ دین کے کس قدر شیدائی تھے کہ جن کی قربانیاں ہم تک دین کے بچنے کا سبب بنیں۔ مگر آج ہمارے پاس دین پھیلانے کے لیے وقت نہیں۔

563- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا عَبَّادُ هُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عَوْفٍ .....  
 عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
 عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ يَا أَبَا الْعَالِيَةِ أَتَرِيدُ أَنْ  
 تَكُونَ مُفْتِيًا فَقُلْتُ لَا وَلَكِنْ لَا أَمْنُ أَنْ  
 تَذَهَبُوا وَتَبْقَى. فَقَالَ صَدَقَ أَبُو  
 الْعَالِيَةِ. ②

ابو عالیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا: ”اے ابو عالیہ! کیا تو چاہتا ہے کہ تو مفتی بن جائے؟“ میں نے کہا: ”نہیں، لیکن میں اس بات سے بے خوف نہیں کہ تم چلے جاؤ اور ہم باقی رہ جائیں۔“ انہوں نے کہا: ”ابو عالیہ نے سچ کہا۔“

564- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا عَبَّادُ عَنْ حُصَيْنٍ .....  
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَمِيدَةً يَأْتِي عَبْدَ  
 اللَّهِ كُلَّ حَمِيسٍ فَيَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو عبداللہ کے پاس جاتے تھے۔ اور ان سے وہ باتیں پوچھتے تھے جو

① ضعیف حلیۃ الأولیاء : 160/1

② صحیح داری بیان کرنے میں منفر د ہیں۔

غَابَ عَنْهَا فَكَانَ عَامَةً مَا يُحْفَظُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِمَّا يَسْأَلُهُ عِبِيدَةُ عَنْهُ. ❶  
ان سے مخفی تھیں تو اکثر وہ باتیں جو عبد اللہ کو یاد ہوتیں انہیں  
باتوں سے ہوتیں جو عبیدہ ان سے پوچھا کرتے تھے۔

**فوائد:** ..... یعنی اکثر باتوں کا علم سوال کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ حصول علم کا بہترین طریقہ یہی  
ہے جو عبیدہ نے اپنایا کہ طالب علم خود مطالعہ کر کے سوالات جمع کر کے لے جائے تاکہ استاذ صاحب سے ان  
کے جواب دریافت کرے ورنہ بلا مطالعہ نہ سوالات ہی بنتے ہیں نہ استاذ سے دریافت ہی کیا جاسکتا ہے۔

565- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَسَانُ هُوَ ابْنُ مَضَرَ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَزِيدَ رضي الله عنه كَيْفَ كَانَتْ فِيهِ مِنْ سَنَا عِلْمِهِ كَيْفَ رَهَى  
عِزْمَةً يَقُولُ مَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُونِي تَحْتِ: ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم مجھ سے پوچھتے نہیں؟ کیا تم  
اُفْلَسْتُمْ؟“

**فوائد:** ..... اہل علم کی یہ شان ہے کہ وہ سوالات کو پسند کرتے ہیں اور طلباء کو ترغیب بھی دیتے ہیں  
کیونکہ تکرار، مباحثہ، متعلم و معلم دونوں کے فائدے کا باعث ہے۔ سوال نہ کرنا یہ طالب علم کی سستی اور سوال  
کرنے نہ دینا یہ استاذ کی نالائقی کی دلیل ہے۔ بہر حال سوال برائے سوال نہ ہو بلکہ علم اور خیر کے اضافے  
کا باعث ہو بھی مفید ہے۔

566- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ الْمُكْتَبِ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ.....

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ الْعِلْمُ خَزَائِنٌ وَتَفْتَحُهَا الْمَسْأَلَةُ. ❷  
يُونُسُ كَيْفَ كَانَتْ فِيهِ مِنْ سَنَا عِلْمِهِ كَيْفَ رَهَى: ”علم خزانہ ہے اور  
سوال اس کو کھولتا ہے۔“

567- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ.....

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ مِنْ رَقٍّ وَجْهَهُ رَقٌّ عِلْمُهُ. ❸  
جریر بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”جس کا چہرہ کمزور  
ہو گیا اس کا علم کمزور ہو گیا۔“

**فوائد:** ..... مراد حصول علم کے وقت سوالات کی زیادتی مضبوط علم کا باعث ہے۔

❶ صحیح ابن ابی شیبہ: 46/9 (6469) الطبقات لابن سعد (124/6)

❷ صحیح ابن ابی شیبہ: 46-45/9، (1070)

❸ ضعیف المعرفة للفوسوی 634/1، وحلیۃ الأولیاء 362/3

❹ صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

وکج اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ شععی نے کہا:  
”جس کا چہرہ کمزور ہو گیا اس کا علم کمزور ہو گیا۔“

ضمرة، حفص بن عمر سے بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جس کا چہرہ کمزور ہو گیا اس کا علم کمزور ہو  
گیا۔“

568. وَوَكِعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ  
قَالَ مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ جَهْلٌ عِلْمُهُ. ❶

569. وَعَنْ ضَمْرَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ  
عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْ  
رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ. ❷

570. أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ.....

جریر ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”جس  
نے شرم اور تکبر کیا وہ بے علم رہا۔“

عَنْ جَرِيرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَا  
يَتَعَلَّمُ مَنْ اسْتَحْبَا وَاسْتَكْبَرَ. ❸

**فوائد:** ..... سوال ذہن میں آجائے تو پھر نہ کیا جائے اس کی دوہی دہمیں ہو سکتی ہیں: (۱) شرم (۲)  
تکبر۔ یعنی یا بندہ شرم آجائے کہ بولتا کیسا لگوں گا پتہ نہیں بات بنے گی بھی کہ نہیں۔ یا تکبر آجائے یہ شخص  
میرا استاذ بننے کے لائق نہیں۔ اس کو مجھ سے زیادہ تو علم ہے اتنا علم نہیں۔ لہذا جب سوال نہیں ہوگا جہالت  
مقدر ٹھہرے گی۔

571. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ.....

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے  
بیٹوں کو جمع کر کے کہتے تھے: ”اے بیٹو! علم سیکھو۔ تم لوگوں  
میں چھوٹے ہو۔ قریب ہے کہ تم بعد والوں میں بڑے ہو  
جاؤ اور شیخ (زیادہ عمر والے آدمی) کے لئے یہ بات کس  
قدر بری ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور اس کے پاس  
علم نہ ہو۔“

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ  
يَجْمَعُ بَيْنَهُ فَيَقُولُ يَا بَنِي تَعَلَّمُوا فَإِنْ  
تَكُونُوا صِغَارًا قَوْمَ فَعْسَى أَنْ تَكُونُوا  
كِبَارًا آخِرِينَ وَمَا أَقْبَحَ عَلَى هَيْخٍ  
يُسْأَلُ لَيْسَ عِنْدَهُ عِلْمٌ. ❹

**فوائد:** ..... عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو حصول علم کے لیے ابھار رہے ہیں یہ بات واقعی  
باعث ندامت ہے کہ بچے بڑوں سے سوال دریافت کریں جو کہ اس کے علم کے متعلق ہو اور وہ جواب نہ دے

❶ صحیح داری بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ ضعیف حفص بن عمر مجہول ہے۔

❸ صحیح حلیۃ الأولیاء: 287/3، وأخرجه القاضي عياض (ض: 53)

❹ صحیح المحدث، الفاضل للرامهرمزی (68) والمعرفة والتاريخ للقسوی (551/1)

سکے۔ اور بچوں کے سامنے ڈلت کا سامنا ہے۔ لہذا ایسے وقت سے بچنے کے لیے ضروری ہے بچپن میں بھرپور طریقے سے علم حاصل کیا جائے۔ (وفقنا الله لذلك)

572- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخُرَيْبِ.....

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَضَعُ  
مِثْلُ عِلْمٍ لَا يُتَفَعُّ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا  
فِي رَجُلَيْ الْكِبْلِ وَيَعْلَمُنِي الْقُرْآنَ  
مِثْلُ عِلْمٍ لَا يُتَفَعُّ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا  
عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَضَعُ  
مِثْلُ عِلْمٍ لَا يُتَفَعُّ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا  
عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَضَعُ  
مِثْلُ عِلْمٍ لَا يُتَفَعُّ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا

اور حدیث پڑھاتے۔

**فوائد:**..... معلوم ہو تعلیم میں ڈانٹ ڈپٹ بھی درست ہے اگر کوئی پڑھائی پر توجہ نہ دے رہا ہو تو

اس پر سختی کی جاسکتی ہے۔ بلکہ ایک مرحلہ میں سختی ہی مفید ہوتی ہے۔

573- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ.....

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الصَّرِيْسِ قَالَ  
سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ مَنْ تَرَأَسَ سَرِيْعًا  
أَضْرَبَ كَثِيْرٍ مِنَ الْعِلْمِ وَمَنْ لَمْ يَتَرَأَسْ  
طَلَبَ وَطَلَبَ حَتَّى يَبْلُغَ ①

جائے گا۔“

574- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَابٍ.....

عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ  
عِلْمٌ لَا يُقَالُ بِهِ كَنْزٌ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ ①

575- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُتَفَعُّ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُتَفَعُّ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا

فرمایا: ”علم کی مثال جس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے اس

① صحیح المعرفة والتاریخ للفسوی: 3/5

② ضعیف محمد بن حمید ضعیف ہے۔

③ صحیح ابن ابی شیبہ: 13/334 (16514) العلم لأبی حنیمہ (12)

يُنْفِقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. ❶ خزانے کی طرح جسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔“

**فوائد:**..... ساری زندگی مال جمع کرتا رہے نہ کوئی دنیاوی آسائش اور نہ اللہ کی راہ میں دے کر اخروی فائدہ ایسا مال باعث حسرت و افسوس ہوگا اسی طرح علم بھی اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا گیا لوگوں کو نہ سنایا گیا تو یہ بھی فضائل سے محرومی کا سبب اور باعث حسرت ہوگا۔

576- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَقَ.....

عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَمِّهِ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ سَلْمَانَ كَتَبَ إِلَيَّ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ الْعِلْمَ كَالنَّيَابِيعِ يَغْشَاهُنَّ النَّاسُ فَيَخْتَلِجُهُ هَذَا وَهَذَا فَيَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَإِنَّ حِكْمَةَ لَا يُتَكَلَّمُ بِهَا كَجَسَدٍ لَا رُوحَ فِيهِ وَإِنَّ عِلْمًا لَا يُخْرَجُ كَكَنْزٍ لَا يُنْفِقُ مِنْهُ وَإِنَّمَا مَثَلُ الْعَالِمِ كَمَثَلِ رَجُلٍ حَمَلَ سِرَاجًا فِي طَرِيقٍ مُظْلِمٍ يَسْتَضِيءُ بِهِ مَنْ مَرَّ بِهِ وَكُلٌّ يَدْعُو لَهُ بِالْخَيْرِ. ❷

موسیٰ بن یسار اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے ابو درداء رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: ”علم کی مثال ایسی ہے جیسے چشمتے ہوں جس پر لوگ جھکتے ہیں اور اس کو یہ بھی اور وہ بھی کھینچتا ہے اور بہت سے لوگوں کو اس سے اللہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ اور اس علم کی مثال جسے بیان نہ کیا جائے اس جسم کی طرح ہے جس میں روح نہ ہو، اور اس علم کی مثال جو باہر نہیں نکالا جاتا ہے اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جائے۔ اور عالم کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے اندھیرے راستہ میں چراغ اٹھایا۔ جو بھی اس کے پاس سے گذرتا ہے اس سے روشنی حاصل کرتا ہے اور سب اس کے لئے بھلائی کی دعا کرتے ہیں۔“

577- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ.....

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِسْرَاهِيمَ قَالَ يَتَّبِعُ الرَّجُلُ بَعْدَ مَوْتِهِ ثَلَاثَ خِلَالٍ صَدَقَةٌ تَجْرِي بَعْدَهُ وَصَلَاةٌ وَلَدِهِ عَلَيْهِ وَعِلْمٌ

حماہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”آدمی کی موت کے بعد تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے، صدقہ جو اس کے بعد جاری رہتا ہے۔ اور اس کی اولاد جو اس کے لئے

❶ حسن لغیرہ احمد: 2/449، والیزار: 1/100 (176) والعلم لابی حبشمہ (162)

❷ منقطع، ضعیف ابن ابی شیبہ 334/13 (16515)

دعا کرتی ہے۔ اور علم جسے اس نے پھیلا یا۔ اور اس کے

بعد اس پر عمل کیا گیا۔“

578- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرِ الْمَدَنِيِّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ صَدَقَةٍ تَجْرِي لَهُ أَوْ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ. ①

ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین عملوں کے علاوہ اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں: علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، صدقہ جو اس کے لئے جاری ہو۔ یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔“

**فوائد:**..... اس کی کچھ وضاحت حدیث 534 میں گزر گئی ہے۔ انسان جب فوت ہو جاتا ہے تو دو چیزیں اس کے نفع کا باعث بنتی ہیں: (۱) اس کا اپنا عمل (۲) غیر کا عمل۔ اپنے عمل کی مذکورہ حدیث سے وضاحت ہوتی ہے ان تینوں اعمال کے اجراء کا سبب اس کی اپنی جان ہے۔ اور دوسرا غیروں کے عمل سے بعض چیزیں ثابت ہیں۔ مثلاً کسی غیر کے لیے دعا کرنا جنازہ پڑھنے والوں کا سفارش کرنا۔ میت کے ولی کا میت کی طرف سے صدقہ و حج وغیرہ کرنا۔

579- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتَمِ الْمُرَزَبِيِّ عَنِ الْحَسَنِ.....

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ قَالَ قَالَ جِبْنٌ قَدِمَ الْبَصْرَةَ بَعْنِي إِلَيْكُمْ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَمَكُمْ كِتَابَ رَبِّكُمْ وَسُنَّتَكُمْ وَأَنْظَفَ طَرُقَكُمْ. ②

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ جس وقت وہ بصرہ میں آئے۔ تو انہوں نے کہا: ”مجھے تمہاری طرف عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے بھیجا ہے کہ میں تمہیں تمہارے رب کی کتاب پڑھاؤں اور حدیث پڑھاؤں اور تمہارا راستہ صاف کر دوں۔“

① صحیح دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

② صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته (4199) الترمذی، کتاب الأحكام، باب الوقف (1376)

③ ضعيف الترمذی، کتاب العلم، باب: فضل طلب العلم (2650)

580- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَخْبَرَةَ.....

عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَلَّحَّطَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى. ❶  
سُئِنَةَ بِيَانِ كَرْتِي هِي كِي نَبِي ﷺ نِي فَرَمَايَا: ”جُو فَخْصِ عِلْمٍ تَلَّحَّطَ كَرِي وَه اس كِي كَز شْتِي گَنَاهِي كَا كَفَارَه هُو گَا۔“

**فوائد:**..... گناہوں کے کفارے کی فضیلت اگرچہ حاصل نہ بھی ہو پھر بھی صحیح احادیث میں وارد فضائل اس کے جنتی ہونے میں مدد و معاون ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں جو علم کی تلاش میں راستے پر چلا تو اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔ (مسلم)

[47]..... بَابُ الرَّحْلَةِ فِي تَلْبِ الْعِلْمِ وَاحْتِمَالِ الْعَنَاءِ فِيهِ

علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا اور اس پر مشقتیں اٹھانا

581- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.....

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ لَقَدْ أَقَمْتُ فِي الْمَدِينَةِ ثَلَاثًا مَا لِي حَاجَةٌ إِلَّا وَقَدْ فَرَعْتُ مِنْهَا إِلَّا أَنَّ رَجُلًا كَانُوا يَتَوَقَّعُونَهُ كَانَ يَرَوِي حَدِيثًا فَأَقَمْتُ حَتَّى قَدِمَ فَسَأَلْتُهُ. ❶  
ابو قلابہ کہتے ہیں کہ: ”میں مدینہ میں تین (روز یا مہینے یا برس) رہا۔ میں اپنی تمام ضرورتوں سے فارغ ہو گیا تھا مگر ایک آدمی سے لوگ توقع رکھتے تھے کہ وہ حدیث بیان کرے گا تو میں اور ٹھہر گیا حتیٰ کہ وہ آئے اور میں نے ان سے پوچھ لیا۔“

582- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارِكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ.....

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ كُنْتُ لَأَرْكَبُ إِلَى مِصْرَ مِنَ الْأَمْصَارِ فِي الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ لِأَسْمَعَهُ. ❶  
جابر کہتے ہیں کہ میں نے بسر بن عبید اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”میں ان شہروں میں سے کسی شہر کی طرف سوار ہو کر جاتا تھا تو ایک حدیث کے لیے جاتا تھا تاکہ اسے سنوں۔“

**فوائد:**..... سلف سے کئی ایک واقعات مذکور ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح ایک ایک

❶ ضعیف الترمذی، کتاب العلم، باب: فضل طلب العلم (2650)

❷ صحیح المحدث الفاصل للرامهرمزی (112) والجامع للخطیب (1752)

❸ ضعیف المعرفة والتاریخ للفسوی (386/3) وجامع بیان العلم لابن عبدالبر (576)

حدیث کے لیے مشتقین جمیل کر اور سفر کر کے انہوں نے ان کو جمع کیا جو کہ آج ہمیں ہزاروں کی تعداد میں جمع نظر آتی ہیں۔

583- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو قَطَنِ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ.....

عَنْ أَبِي خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ سَمَّنا  
نَسْمَعُ الرَّوَايَةَ بِالْبَصْرَةِ عَنْ أَصْحَابِ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نَرْضَ حَتَّى رَكِبْنَا  
إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَمِعْنَاهَا مِنْ  
أَفْوَاهِهِمْ. ①

ابوخلدة بیان کرتے ہیں کہ ابو عالیہ نے کہا: ”ہم بصرہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں سے روایات کو سنتے تھے تو ہم خوش نہ ہوتے تھے حتیٰ کہ سوار ہو کر مدینہ گئے اور اہل مدینہ کے منہ سے سنیں۔“

**فوائد:** ..... یعنی اگر کوئی صحابی بھی براہ راست آپ ﷺ سے سنانے کی بجائے درمیان میں کسی صحابی وغیرہ کا واسطہ ڈال دیتا تو وہ خود جا کر ان سے سنتے جو براہ راست اللہ کے رسول ﷺ سے بیان کر رہا ہو اس میں بے اعتمادی کی تو کوئی وجہ نہ تھی بس شوق ہوتا کہ سامع اور آپ ﷺ کے درمیان کم سے کم واسطے ہیں اور سند عالی بن جائے۔

584- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

عَبْدِ الرَّحْمَنِ التُّسْتَرِيّ قَالَ قَالَ دَاوُدُ  
النَّبِيُّ ﷺ قُلْ لِصَاحِبِ الْعِلْمِ يَتَّخِذُ  
عَصًا مِنْ حَدِيدٍ وَنَعْلَيْنِ مِنْ حَدِيدٍ  
وَيَطْلُبُ الْعِلْمَ حَتَّى تَنْكَسِرَ الْعَصَا  
وَتَنْخَرِقَ النَّعْلَانِ. ②

عبدالرحمن قشیری بیان کرتے ہیں کہ داؤد نبی ﷺ نے فرمایا: ”علم کے شائق سے کہو وہ ایک لوہے کی لاٹھی اور لوہے کا جوتا بنالے اور علم تلاش کرے حتیٰ کہ وہ لاٹھی ٹوٹ جائے اور جوتا پھٹ جائے۔“

**فوائد:** ..... اس میں حصول علم کے لیے سخت محنت کا اشارہ ہے۔

585- أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ.....

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَبْتُ الْعِلْمَ فَلَمْ أَجِدْهُ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فَرَمَاتِي تَحْتَهُ كَمَا: ”میں نے علم تلاش کیا تو

① صحیح المعرفہ والتاریخ للفسوی: 1/442-441، وابوزرعہ فی تاریخہ (924) وابن عبدالبر فی المہید (56/1)

② اسنادہ مظلم، ضعیف رواہ ابن عبدالبر (جامع بیان العلم: 577) والرحلۃ للخطیب (ص: 86) ملاحظہ فرمائیں۔



انصار سے زیادہ کسی میں نہ پایا ان میں سے جس شخص کے پاس جاتا تھا ان سے اس کے متعلق پوچھتا تو مجھے کہا جاتا: ”وہ سوئے ہوئے ہیں۔“ میں اپنی چادر کا تکیہ بناتا اور لیٹ جاتا۔ حتیٰ کہ وہ ظہر کے وقت باہر آتے تو کہنے لگتے: ”اے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد! تم یہاں کب آئے ہو؟ تو میں کہتا: ”میں بہت دیر سے آیا ہوں۔“ تو وہ کہتا تم نے برا کیا مجھے بتایا کیوں نہیں۔ تو میں کہتا: ”میں نے پسند کیا کہ آپ اپنی تمام ضرورتوں سے فارغ ہو کر باہر آئیں۔“

أَكْثَرَ مِنْهُ فِي الْأَنْصَارِ فَكُنْتُ آتِي الرَّجُلَ فَأَسْأَلُ عَنْهُ فَيَقَالُ لِي نَائِمٌ فَأَتَوَسَّدُ رِذَائِي ثُمَّ أَصْطَبِعُ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى الظُّهْرِ فَيَقُولُ مَتَى كُنْتُ هَاهُنَا يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَأَقُولُ مُنْذُ زَمَنِ طَوِيلٍ فَيَقُولُ بِنَسِّ مَا صَنَعْتَ هَلَا أَعْلَمْتَنِي؟ فَأَقُولُ أُرِدْتُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيَّ وَقَدْ قَضَيْتَ حَاجَتَكَ. ①

**فوائد:** ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما اس قدر ذی شان تھے کہ اگر کسی کا دروازہ کھٹکا کر اسے باہر نکلنے کا کہتے تو وہ لازماً آپ کی بات سننے نکلتا آپ کی عیبت آپ کا مقام باوجود آپ کے چھوٹے ہونے کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں مسلم تھا لیکن آپ اس کو علم کا استخفاف جانتے ہوئے خود علم کی بنا پر اس بندے کی قدر کرتے ہوئے انتہائی پر مشقت انتظار کی زحمت برداشت کرتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم علم اور اہل علم کی کس قدر تعظیم کرتے نہیں مقام سے نوازتے کیونکہ جو بندہ جس چیز کو جتنی اہمیت دیتا ہے وہ اس کے صاحب کو بھی اسی مقام سے نوازتا ہے۔ لہذا صحابہ رضی اللہ عنہم و سلف حفظہ اللہ کے ہاں اس علم شریف کا انتہائی مقام تھا لہذا ان کے نزدیک اہل علم بھی نہایت ذی شان تھے۔

586- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ .....

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کی زیادہ احادیث اس قبیلہ انصار کے پاس پائی گئیں اللہ کی قسم! میں ان کے کسی صاحب کے پاس جاتا تھا تو کہا جاتا تھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ اگر میں چاہتا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجِدْتُ أَكْثَرَ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لِأَيِّ الرَّجُلِ مِنْهُمْ فَيَقَالُ هُوَ نَائِمٌ فَلَوْ شِئْتُ أَنْ

يُوَقِّظُ لِي فَاذْعُهُ حَتَّى يَخْرُجَ ۝ لَا سْتَطِيبُ بِذَلِكَ حَدِيثَهُ. ①  
 کہ وہ میرے لیے جگا دیئے جائیں (تو وہ جگا دیئے جاتے) مگر میں انھیں چھوڑ دیتا یہاں تک کہ وہ باہر آتے اور میں ان سے حدیث اچھی طرح سے حاصل کر لیتا۔“

**فوائد:** ..... سولاء کی قدر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ہاں اس علم کا کس قدر مقام و مرتبہ ہے۔

587- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ .....  
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لَوْ رَفَقْتُ بِابْنِ عَبَّاسٍ لَأَصَبْتُ مِنْهُ عِلْمًا كَثِيرًا. ②  
 ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہتا تو میں ان سے بہت زیادہ علم حاصل کر لیتا۔

588- أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ .....  
 عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ آتِي بَابَ عُرْوَةَ فَأَجْلِسُ بِالْبَابِ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَدْخُلَ لَدَخَلْتُ وَلَكِنْ إِجْلَالًا لَهُ. ③  
 زہری بیان کرتے ہیں کہ ”میں عروۃ کے دروازے کے پاس ہی بیٹھ جاتا اگر اندر جانا چاہتا تو جا سکتا تھا مگر ان کی تعظیم کی خاطر نہ جاتا تھا۔“

**فوائد:** ..... یعنی معاشرت اور تعلق کے اعتبار سے اتنی بے تکلفی تھی کہ ان کے گھر اجازت کے ساتھ آ جا سکتا تھا لیکن فقط علمی عظمت اس سے مانع رہتی۔

590- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ .....  
 عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا فَلَانُ هَلُمَّ فَلِنَسْأَلِ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُمْ الْيَوْمَ كَثِيرٌ فَقَالَ وَاعْجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَرَى النَّاسَ يَخْتَابُونَ إِيْلِكَ وَفِي النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ فوت کئے گئے تو میں نے کسی انصاری آدمی سے کہا: ”اے فلاں! آؤ نبی ﷺ کے اصحاب سے مسائل پوچھیں۔ کیونکہ آج وہ بہت زیادہ ہیں۔“ اس نے کہا: ”اے ابن عباس رضی اللہ عنہ! تجھ پر تعجب ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ لوگ تمہارے محتاج ہو جائیں گے۔ حالانکہ نبی ﷺ کے اصحاب سے وہ لوگ ہیں جنہیں تم دیکھ رہے

① حسن العلم لابی خيثمه (133) والمعرفه للفسوى: 540/1

② صحيح المعرفه للفسوى: 559/1، والجامع للخطيب (385)

③ صحيح الجامع للخطيب (222) والمعرفه للفسوى (638/1) والحلية لابی نعيم (362/3)

ہو۔“ اس آدمی نے اس کو چھوڑ دیا۔ اور میں مسائل پوچھنے کی طرف متوجہ ہوا تو مجھے خبر پہنچی کہ فلاں آدمی کے پاس حدیث ہے میں اس کے پاس جاتا تو وہ سویا ہوا ہوتا، میں اس کے دروازے پر ہی اپنی نچادر کا تکیہ لگا لیتا اور ہوا کی وجہ سے میرے چہرے پر مٹی آ جاتی۔ وہ باہر نکلتا اور مجھے دیکھتا پھر کہتا: ”اے رسول اللہ ﷺ کے بچا زاد! آپ یہاں کیوں آئے؟ میری طرف پیغام بھیجتے ہیں آپ کے پاس آ جاتا؟۔“ میں کہتا: ”نہیں“ میں آپ کے پاس آنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔“ پھر میں ان سے حدیث پوچھتا، وہ (انصاری) آدمی باقی رہا حتیٰ کہ اس نے مجھے دیکھا کہ لوگ میرے پاس جمع ہیں تو اس نے کہا: ”یہ نوجوان مجھ سے زیادہ عقلمند نکلا۔“

تَرَى فَتَرَكَ ذَلِكَ وَأَقْبَلْتُ عَلَى الْمَسْأَلَةِ فَإِنْ كَانَ لِيَلْغُبِي الْحَدِيثَ عَنِ الرَّجُلِ فَأَتَيْتِهِ وَهُوَ قَائِلٌ فَأَتَوْسَدُ رِدَائِي عَلَى بَابِهِ فَتَسْفِي الرِّيحُ عَلَى وَجْهِ التُّرَابِ فَيَخْرُجُ فَيَرَانِي فَيَقُولُ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ مَا جَاءَ بِكَ أَلَا أُرْسَلْتُ إِلَيْكَ فَآتَيْتِكَ؟ فَأَقُولُ لَا أُنَا أَحَقُّ أَنْ آتَيْتَكَ فَاسْأَلُهُ عَنِ الْحَدِيثِ. قَالَ فَبَقِيَ الرَّجُلُ حَتَّى رَأَى أَنِّي وَقَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيَّ فَقَالَ كَانَ هَذَا الْفَتَى أَعْقَلَ مِنِّي. ❶

**فوائد:** ..... معلوم ہوا! جب ابن عباس رضی اللہ عنہما انصاری کو حصول علم کے لیے متوجہ کیا تو اس سے مثبت جواب نہ پا کر ابن عباس رضی اللہ عنہما اکیلے ہی علم کی جانب راغب ہو گئے اور مشقتیں جھیل کر علمی رتبوں سے ہمکنار ہوئے۔ رفعت مقام کی بدولت آپ لوگوں کو پیغام کے ذریعے بلا بھی سکتے یا ان کے گھر جا کر ان کو باہر طلب بھی کر سکتے تھے لیکن آپ نے اسے علم کے وقار کے خلاف جانا اور اس سے احتراز کیا اور اس معزز علم کی بنا ان کو عزت دی۔

591- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ.....

عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی نے فضالہ بن عبید کے پاس جانے کے لئے سفر کیا اور وہ مصر میں تھے اور وہ ان کے پاس گئے تو وہ اپنی اونٹنی کو چارہ دے رہے تھے۔ تو انہوں نے کہا: ”خوش آئید۔“ اس آدمی نے کہا: ”میں آپ سے ملاقات کے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ رَحَلَ إِلَى فِضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمِصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَمْسُدُ لِنَاقَةٍ لَهُ فَقَالَ مَرَحَبًا قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا وَلَكِنْ سَمِعْتُ

أَنَا وَأَنْتَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ فِيهِ رَجُوتٌ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ قَالِ مَا هُوَ قَالَ كَذَا وَكَذَا. ❶

لئے نہیں آیا ہوں۔ لیکن میں نے اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے پاس اس کا علم ہوگا۔“ انہوں نے کہا: ”وہ کون سی حدیث ہے؟“ انہوں نے کہا: ”اس طرح اور اس طرح ہے۔“

**فوائد:**..... حدیث سننے نہیں بلکہ صرف تصدیق کے لیے حجاز سے مصر تک کا سفر اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس قدر اہتمام سے اس علم کو جمع کر کے ہم تک پہنچایا گیا ہے۔ دنیا میں ایسی مثالیں ڈھونڈنا تقریباً ناممکن ہیں۔ مگر انہوں نے! کہ آج ہمارے بعض علماء و خطباء حدیث کی تحقیق کے لیے قریب کی لائبریری میں جانے کی جسارت بھی نہیں کرتے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

[48]..... بَابُ صِيَانَةِ الْعِلْمِ

حفاظت علم کا بیان

592- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ.....

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ دَخَلَ السُّوقَ فَسَؤِمَ رَجُلًا يَتَوَبُّ فَقَالَ هُوَ لَكَ بِكَذًا وَكَذًا وَاللَّهِ لَوْ كَانَ غَيْرَكَ مَا أُعْطِيْتَهُ. فَقَالَ فَعَلْتُمُوهَا فَمَا رُئِيَ بَعْدَهَا مُشْتَرِيًّا مِنَ السُّوقِ وَلَا بَائِعًا حَتَّى لِحِقِّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❷

عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حسن بازار گئے ایک آدمی سے کپڑے کی قیمت لگائی اس نے کہا: ”آپ کے لئے اتنے کا ہے، اللہ کی قسم! اگر آپ کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو میں اسے نہ دیتا۔“ انہوں نے کہا: ”تم یہ بات کر چکے۔“ پھر اس کے بعد انہیں بازار میں نہ خریدتے ہوئے دیکھا گیا اور نہ بیچتے ہوئے حتیٰ کہ اللہ سے جا ملے۔“

**فوائد:**..... آپ کا دینی علم چونکہ آپ کے لیے دنیاوی نفع کا باعث بنا تو آپ نے اس کو انتہائی ناپسند جانا کیونکہ ان کی حصول علم کے لیے اٹھائی جانے مشقتوں کا سبب فقط آخرت ہوتی تھی۔ اس لیے امام حسن کو یہ گوارا نہ ہوا کہ اس سے کوئی دنیاوی فائدہ ملے اور پھر اس بندے کی کسی مسئلے میں رعایت رکھنی پڑے۔ آج کل اکثر اہل علم دینی علم کی بنیاد پر دنیاوی پروٹوکول کے بھرپور خواہش مند ہوئے ہیں اور معیار کا استقبال نہ ہونے پر سخت ناراض ہو جاتے ہیں۔

❶ صحیح سعید کا بڑے سے سماع قدیم ہے۔ واللہ اعلم

❷ صحیح عبدالاعلیٰ، ابن عامر ہے۔

593- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنْ حُسَامٍ.....

عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَشْتَرِي مِمَّنْ يَعْرِفُهُ. ❶

ابومعشر بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم جسے پہچانتے تھے اس سے نہ خریدتے تھے۔

594- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيِّ.....

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ قَسَمَ مُضْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا لِي فِي قُرَاءِ أَهْلِ الْكُوفَةِ حِينَ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَبَعَثَ إِلَيَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ بِالْفُيُورِ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَهُ اسْتَعِنْ بِهَا فِي شَهْرِكَ هَذَا فَرَدَّهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْقِلٍ وَقَالَ لَمْ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِهَذَا. ❷

عبید بن حسن بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رمضان کا مہینہ ہوا تو مضعب بن زبیر نے اہل کوفہ کے علماء کو مال تقسیم کیا۔ عبدالرحمن بن معقل کی طرف دو ہزار درہم بھیجے اور ان سے کہا: ”اس مہینے میں ان سے مدد حاصل کرو۔“ عبدالرحمن بن معقل نے انہیں واپس کر دیا اور کہا: ”ہم نے قرآن اس لئے نہیں پڑھا۔“

**فوائد:**..... ایک تو مال اس علم کی بدولت مل رہا تھا جس کے حصول مقصد فقط آخرت تھی۔ اس لیے

انہوں نے اسے ناپسند کیا دوسرا کسی سے مال لینے کے بعد بندہ اس کو بلیغ طریقے سے امر بالمعروف والنہی عن المنکر سے قاصر ہو جاتا ہے۔ لہذا ہر دو لحاظ سے یہ علماء کے لیے نقصان دہ ہے۔

595- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ.....

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ مَنْ أَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا يَنْفِي الْعِلْمُ مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ قَالَ الطَّمَعُ. ❸

عبید اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہم نے خطاب نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے کہا: اہل علم کون ہیں؟ انہوں نے کہا: ”وہ لوگ جس چیز کو جانتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں۔“ انہوں نے کہا: ”علم کو لوگوں کے سینے سے کیا چیز نکالتی ہے؟“ عبداللہ بن سلام نے کہا: ”الطَّمَعُ“

**فوائد:**..... اس سے دو چیزیں معلوم ہوئیں: (۱) حقیقی عالم وہ ہے جو عامل بھی ہو۔ کیونکہ علم کے لیے

❶ صحیح حداداری بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ صحیح محمد بن سعید ابن اصحابی اور عبدالسلام، ابن حرب ہے۔

❸ صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

خشیت و عمل لازم ہے۔ قرآن میں ہے کہ اللہ سے اس کے عالم بندے ہی ڈرتے ہیں۔ (فاطر: 28) ڈر عبادت کو مستلزم۔ (۲) علم کے لیے انتہائی نقصان زدہ چیز لالچ ہے لہذا جب بھی علماء میں لالچ آئے گا وہ اپنے علم کی قدر کھو کر رسوا ہو جائیں گے۔

596- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ.....

عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ مَا أَوْى شَيْءٌ  
إِلَى شَيْءٍ أَزَيْنَ مِنْ حِلْمٍ إِلَى عِلْمٍ. ❶  
زيد بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”ایسی اچھی کسی چیز کے ساتھ جمع نہیں ہوئی جیسے بردباری علم کے ساتھ ہے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا علم طبیعت میں ٹھہراؤ سنجیدگی لاتا ہے۔ بندے میں برداشت کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ اوصاف نہ ہوں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ بندہ علم کے ثمرات حاصل نہیں کر سکا اور علم کو اچھی طرح اپنے فن کے برتن میں سمیٹ نہیں سکا۔

597- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَامِرِ  
الشَّعْبِيِّ قَالَ زَيْنُ الْعِلْمِ حِلْمٌ أَهْلِهِ. ❶  
عاصم احوال بیان کرتے ہیں کہ عامر شععی نے کہا: ”علم کی زینت اہل علم کی بردباری ہے۔“

598- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ.....

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ  
مَا حُمِلَ الْعِلْمُ فِي مِثْلِ جِرَابٍ حِلْمٍ. ❶  
سلمتہ بن وہرام بیان کرتے ہیں کہ عامر شععی نے کہا: ”بردباری کی تھیلی جیسی کسی اور چیز میں علم نہیں۔“

599- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ.....

عَنْ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ زَيْنُ  
الْعِلْمِ حِلْمٌ أَهْلِهِ. ❶  
ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں کہ شععی نے کہا: ”علم کی زینت اہل علم کی بردباری ہے۔“

600- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ.....

❶ صحیح أخرجه ابو خيثمه في العلم (81) وابن عبد البر (807)

❷ صحیح أخرجه ابن ابی شیبہ 596/8 (5673) والحلیة: 4/318

❸ ضعیف زمعربن صالح ضعیف ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبہ 597/8 (5675) والحلیة: 9/24، والبيهقي في الشعب

(8531)

❹ صحیح (597) میں یہ گزر چکا ہے۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ مَنِبَهٍ  
قَالَ إِنَّ الْحِكْمَةَ تَسْكُنُ الْقَلْبَ  
الْوَادِعَ السَّاكِنَ. ①

یعلی بن مقسم بیان کرتے ہیں کہ وہب بن منبہ نے کہا:  
حکمت ٹھہرے ہوئے ساکن دل کو تسکین دیتی ہے۔“

**فوائد:**..... علم و حکمت بندے کو دنیاوی بے ثباتی اور اخروی انعامات سے شناسائی عطا کر کے اس کے دل کو سکون سے لبریز کر دیتی ہے۔

601. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ  
سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
سِتْمَةُ الْعِلْمِ وَأَذْهَبُ لُورَهُ وَلَوْ أَدْرَكْتَنِي  
وَأَيُّكُمْ عَمَّرُ لَا وَجَعْنَا. ②

محمد بن احمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان کو یہ کہتے  
ہوئے سنا کہ عبید اللہ نے کہا: ”تم نے علم کو عیب دار کر دیا  
ہے اور تم نے اس کی چمک زائل کر دی ہے اگر مجھے اور  
تمہیں عمر نبی ﷺ پالیتے تو سزا دیتے۔“

**فوائد:**..... علم کا مقصد رضائے الہی و عمل ہے۔ جو چیز اپنا مقصد کھو دے وہ عیب دار و فاسد ہو جاتی ہے۔

602. أَخْبَرَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمِّهِ الْمُرَادِيِّ قَالَ.....  
قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِذَا عَلِمْتُمُوهُ  
فَاكْظُمُوا عَلَيْهِ وَلَا تَشُوبُوهُ بِضَحَلِكِ  
وَلَا بَلْبِ فْتَمَّجَهُ الْقُلُوبُ. ③

علی بن ابی طالب نے فرمایا: ”علم پڑھو جب تم علم پڑھ لو تو اس پر  
پردہ ڈال دو اور اس کے ساتھ ہلسی اور کھیل نہ اختیار کرو۔  
ورنہ لوگوں دل اسے اگل دیں گے۔“

**فوائد:**..... معلوم ہوا کہ حصول علم کے سنجیدگی و متانت اس کی حفاظت کا ذریعہ ورنہ لہو و لعب اس کے زوال کا باعث بن سکتے ہیں۔

603. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْقُضَيْلِيِّ بْنِ عَزْوَانَ.....  
عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ مَنْ ضَحَلِكِ  
ضَحْكَةً مَجَّ مَجَّةً مِنَ الْعِلْمِ. ④

علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”جو ایک  
بار ہنسا اس نے علم کو اگل دیا۔“

604. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ.....  
عَنْ سُفْيَانَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ

① ضعیف مطرف بن حازن ضعیف ہے، دارمی منفرد ہیں۔

② صحیح أخرجه الخطيب في شرف اصحاب الحديث (284)

③ صحیح الحلیة 300/7، والجامع للخطيب (213)

④ صحیح الحلیة 133/3-134 والشعب للبيهقي (1830)

أَرْبَابِ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا  
يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمُ مِنْ  
قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ ❶

”اہل علم کون ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”جو علم پر عمل کرتے  
ہیں۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”علم کو علماء کے دلوں سے کونسی چیز  
نکالتی ہے؟“ انہوں نے کہا: ”لاچ۔“

605- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ.....

عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي إِيَّاسٍ قَالَ  
كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عُمَرُو بْنِ النُّعْمَانِ  
فَاتَاهُ رَسُولٌ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ  
حَضَرَهُ رَمَضَانُ بِالْفَلْقَى دِرْهَمٍ فَقَالَ إِنَّ  
الْأَمِيرَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّا  
لَمْ نَدْعُ قَارِنًا شَرِيفًا إِلَّا وَقَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ  
مِنَّا مَعْرُوفٌ فَاسْتَعِينَ بِهِدْيِي عَلَى نَفَقَةِ  
شَهْرِكَ هَذَا فَقَالَ أَقْرَبِي الْأَمِيرَ  
السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَرَأْنَا  
الْقُرْآنَ نُرِيدُ بِهِ الدُّنْيَا وَدِرْهَمَهَا ❷

عمر رضی اللہ عنہ بن ایوب کہتے ہیں کہ ابویاس نے کہا: ”میں عمر  
بن نعمان کے پاس گیا اس کے پاس مصعب بن عمیر کا  
اپنی دو ہزار درہم لے کر آیا۔ اور اس وقت رمضان کا مہینہ  
تھا۔ اس نے کہا: ”امیر المؤمنین تجھے سلام کہتے ہیں۔ اور  
اس نے کہا: ہم نے کسی معزز عالم کو نہیں چھوڑا مگر اس کے  
ساتھ کچھ نہ کچھ احسان کیا۔ آپ ان دو ہزار سے اپنے اس  
مہینہ کے خرچ پر مدد حاصل کریں۔“ انہوں نے کہا: ”امیر  
المؤمنین کو میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا: ”اللہ کی قسم! ہم  
نے قرآن اس لئے نہیں پڑھا کہ اس سے دنیا اور اس کے  
درہم حاصل کریں۔“

[49]..... باب السُّنَّةِ قَاضِيَةً عَلَى كِتَابِ اللَّهِ

حدیث کا قرآن کے حق میں فیصلہ ہونے کا بیان

606- أَخْبَرَنَا آسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ.....

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْمُقَدَّمِ  
بْنِ مَعْدِي كَرِبِ الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ أَشْيَاءَ يَوْمَ خَيْبَرَ الْجِمَارَ  
وَعَيْرَهُ ثُمَّ قَالَ لِيُوشِكُ بِالرَّجُلِ  
مُتَكِنًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِي

حسن بن جابر بیان کرتے ہیں کہ مقدم بن معد کرب  
کندی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن  
گدھا اور اس کے علاوہ کئی چیزوں کو حرام کیا پھر آپ  
ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ ایک آدمی اپنی چار پائی پر  
تکیہ لگائے ہوئے ہو جب میری کوئی حدیث بیان اس سے

❶ اسنادہ معضل ضعيف ولكن يصح بالأثر (595)

❷ صحيح ابن أبي شيبة: 481/10 (10054)



بیان کی جائے تو وہ کہے: ”ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے جس چیز کو ہم اس میں حلال پاتے ہیں اسے حلال کریں گے اور جس چیز کو ہم حرام پاتے ہیں اسے حرام کریں گے۔ خبردار! بے شک جو اللہ تعالیٰ کے رسول نے حرام کیا ہے اسی طرح ہے جو اللہ نے حرام کیا ہے۔“

يَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ مَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَمْنَاهُ أَلَا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ هُوَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى. ①

**فوائد:** ..... اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) گھریلو گدھا کھانا پہلے حلال تھا پھر خبیر کے موقع پر حرام کیا گیا۔ اس کے علاوہ وہ چیزیں نکاح متعہ وغیرہ ہے۔ (۲) قرآن کی طرح حدیث بھی حجت ہے۔ ایسا حکم جو قرآن میں نہ ہو حدیث سے ملے تو اسے اپنانا لازم ہے۔ اصل میں یہ بھی عمل بالقرآن ہے قرآن میں ہے جو رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ (الحشر: 7) اس سے منکرین حدیث کا رد ہوتا ہے کیونکہ آپ ﷺ صراحتاً فرما رہے ہیں جو کہے کہ حدیث چھوڑو ہمیں قرآن کافی ہے تو وہ غلط کار ہے۔ (مفہوم) نیز چار پائی پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے اس میں آدمی کے تکبر کی جانب اشارہ ہے کہ انکار حدیث متکبرین کی علامت ہے۔

607- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَرَارِيِّ.....

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن ابوکثیر نے کہا: ”حدیث قرآن کے حق میں فیصلہ کرنے والی ہے اور قرآن حدیث کے حق میں فیصلہ کرنے والا نہیں ہے۔“

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ السُّنَّةُ قَاضِيَةٌ عَلَى الْقُرْآنِ وَلَيْسَ الْقُرْآنُ بِقَاضٍ عَلَى السُّنَّةِ. ②

608- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ.....

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ حسان نے کہا: ”جبریل نبی ﷺ پر اسی طرح حدیث لے کر اترتے تھے جس طرح آپ پر قرآن لے کر اترتے تھے۔“

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَانَ قَالَ كَانَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ. ③

**فوائد:** ..... احکام مستطیل کرنے کے اعتبار سے قرآن و حدیث برابر ہیں کیونکہ دونوں منبع وحی ہیں

① صحیح أخرجه احمد (132/3) والترمذی، کتاب العلم، باب: ما نهى عنه ان يقال عند حديث النبي ﷺ (2666)

② صحیح الإبانة لابن بطله (88، 89) وأخرجه المروزی فی السنة (103) وابن عبد البر فی الجامع (2353)

③ صحیح أخرجه ابن بطله (219) والمروزی فی السنة (102)

فرق صرف یہ ہے ایک وحی متلو اور دوسری غیر متلو ہے۔ ایک کے مکمل الفاظ اللہ تعالیٰ کے ہیں اور دوسری وحی آپ ﷺ کے ارشادات ہیں۔

609۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ السُّنَّةُ سُنَّتَانِ سُنَّةُ الْأَخْذِ بِهَا فَرِيضَةٌ وَتَرْكُهَا كُفْرٌ وَسُنَّةُ الْأَخْذِ بِهَا فَضِيلَةٌ وَتَرْكُهَا إِلَى غَيْرِ حَرَجٍ. ①

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ مکحول نے کہا: ”سنت کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جس پر عمل کرنا لازم ہے اور اسے چھوڑنا کفر ہے اور ایک وہ ہے جس پر عمل کرنا فضیلت ہے اور اسے چھوڑ کر غیر کی طرف جانا گناہ ہے۔“

**فوائد:**..... مثلاً جس سنت کا تعلق عقائد و عبادات اور حلال و حرام وغیرہ سے ہو اس کو اپنانا لازمی ہے اور جن کا تعلق روزمرہ عادات یا طبیعت کے میلان کے ساتھ ہو، اگر اس کو اپنانے میں کمی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں مثلاً آپ ﷺ کدو پسند کرتے، گریبان کا پہلا بٹن کھولے رکھتے تھے وغیرہ وغیرہ یہ امور لازمی سنت کا درج نہیں تھے۔

610۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا يُخَالِفُ هَذَا قَالَ أَلَا أَرَأَيْتَ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَعَرَّضُ فِيهِ بِكِتَابِ اللَّهِ كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْلَمَ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْكَ. ②

یعلیٰ بن حکیم بیان کرتے ہیں سعید بن جبیر نے ایک دن نبی ﷺ کی حدیث بیان کی تو ایک آدمی نے کہا: ”قرآن میں اس کے خلاف ہے۔“ انہوں نے کہا: ”کیا میں دیکھ نہیں رہا کہ میں تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو قرآن کے ذریعہ سے اس کو عیب لگا رہا ہے رسول اللہ ﷺ تجھ سے زیادہ قرآن کو جانتے تھے۔“

① صحاح السنن للرموزی (105) والإبانة لابن بطه (101)

② صحيح الشريعة للأجری (ص: 58) والإبانة لابن بطه (81)

## [50]..... بَابُ تَأْوِيلِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

## رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تاویل کرنا

611- أَخْبَرَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.....

عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ  
أَنَّهُ قَالَ إِذَا حَدَّثْتُمْ بِالْحَدِيثِ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَطَنُوا بِهِ الْاِذْيَ هُوَ  
أَهْيَا وَالْاِذْيَ هُوَ أَهْدَى وَالْاِذْيَ هُوَ  
أَتَقَى. ❶

عون بن عبد اللہ کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جب تم سے رسول اللہ ﷺ نے کی حدیث بیان کی جائے تو اس کا وہ مطلب سمجھو جس میں زیادہ اچھا بہتری اور ہدایت و پرہیزگاری والا ہو۔“

**فوائد:**..... حدیث رسول ﷺ سے تشابہات کی پیروی کرنے یا گمراہ سوچ کی آبیاری کرنے کے لیے احادیث کی تاویل کرنے کی بجائے خلوص نیت سے اقرب الی الصواب مطالب بیان کرنے چاہیں ورنہ سوائے خسارے کے کچھ حاصل ہونے والا نہیں اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ سلف کے اقوال کو دیکھا جائے ان کی سمجھ کو مقدم رکھا جائے۔ مگر ان سوس کہ فقہ حنفی میں اس اصول کا ہرگز پاس نہیں رکھا گیا۔

612- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ.....

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ  
عَلِيِّ قَالَ إِذَا حَدَّثْتُمْ شَيْئًا عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فَطَنُوا بِهِ الْاِذْيَ هُوَ أَهْدَى  
وَالْاِذْيَ هُوَ أَتَقَى وَالْاِذْيَ هُوَ أَهْيَا. ❷

ابو عبد الرحمن سلمی بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جب تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کا وہ مطلب سمجھو جس میں زیادہ ہدایت، پرہیزگاری اور بہتری ہو۔“

613- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُمَرَ.....

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عاصم بن کلب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مجھ پر جان

❶ صحیح آئندہ اثر اس کا شاہد ہے۔ احمد: 1/385، وابن ماجہ فی المقدمه، باب: تعظیم حدیث رسول اللہ والتغلیظ

علی من عارضه (19)

❷ صحیح

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❶  
 بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لینا چاہئے۔“

**فوائد:**..... جھوٹ گھڑنا صرف الفاظ ہی آپ کے ذمے تھوپنا نہیں بلکہ حدیث رسول کی جانتے بوجھتے اپنی ضلالت کی ترویج کے لیے تاویل بھی اسی ذمے میں آئے گی۔

614. فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا حَدَّثَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُونِي أُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ تَجِدُوهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَوْ حَسَنًا عِنْدَ النَّاسِ فَاعْلَمُوا أَنِّي قَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهِ. ❷  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما جب کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: ”جب تم مجھ سے سنو کہ میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں۔ اور تم اسے قرآن یا لوگوں کے نزدیک بہتر نہ پاؤ تو جان لو کہ میں نے آپ ﷺ پر جھوٹ باندھا۔“

**فوائد:**..... صحیح حدیث کبھی قرآن یا فطرت و عقل کے مخالف نہیں ہوگی لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عقل مستقیم و کامل ہو کیونکہ بعض اوقات علم کی کمی کی بنا پر ایک حدیث خلاف عقل محسوس ہوتی اس میں حدیث کا نہیں بلکہ عقل کا تصور ہوتا ہے۔ اسی لیے کچھ عرصے بعد جب اس کی حکمت سمجھ آتی ہے تو عقل عیش عیش کراٹھتی ہے۔ مثلاً ہاتھ چائنا یا کھانے کے برتن کو اچھی طرح صاف اگرچہ بے دین عقل اس سے کراہت کرتی ہے لیکن تجربات ان کے فوائد کی گواہی دے رہے ہیں اور انہیں حکمت کے موتی قرار دے رہے ہیں۔

615- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرَانَ.....  
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ إِنَّ أَزْهَدَ النَّاسِ فِي عَالِمِ أَهْلَهُ. ❸  
 سلیمان احوال بیان کرتے ہیں کہ عکرمہ نے کہا: عالم کو حقارت اور بے غیبتی سے الگ تھلگ چھوڑ دینے والے اس کے اپنے گھر کے لوگ ہوتے ہیں۔“

**فوائد:**..... دای کے نسخہ میں ہندیہ میں ”فسی عالم“ کے الفاظ ہیں اور یہی زیادہ بہتر ہیں۔ نیز مجمع الامثال میں اسی طرح کی ایک ضرب اللش بھی ہے۔ ”أَزْهَدُ النَّاسِ فِي عَالِمِ جِوَارِئِهِ“ یعنی عالم کی بے قدری کرنے میں اس سے آگے اس کے گھر اور آس پاس والے ہی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما

❶ صحیح

❷ منقطع، ضعیف کلید بن شہاب کی کوئی روایت ابن عباس سے متصل نہیں۔

❸ صحیح داری بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔ جبکہ اس کے شواہد موجود ہیں۔

کوان کی والدہ مجبور کر کے کسی عالم کے پاس مسئلہ دریافت کرنے لے جاتی ہیں تو وہ امام صاحب کے سامنے ہچکچاتا ہے تو آپ اسے کہتے ہیں کہ میری والدہ آپ کے جواب سے ہی مطمئن ہوں گی لہذا وہ عالم جواب دے دیتا ہے۔

[51]..... بَابُ مُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ

علمی باتوں پر گفتگو کرنے کا بیان

617- أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجَرِيرِيِّ وَأَبِي مَسْلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ابْنِ نَضْرَةَ بَيَانِ كَرْتِهِ هِيَ كَمَا ابُو سَعِيدِ خَدْرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَعَى كَمَا: قَالَ تَذَاكُرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ. ❶

”حدیث میں گفتگو کرو، کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کو تازہ کرتی ہے۔“

**فوائد:**..... جس طرح فلسفی بات کرتا ہے تو بات سے بات نکالتا ہے اسی طرح جب اہل حدیث احادیث کا تذکرہ کرتے ہیں تو حدیث سے حدیث یاد آتی جاتی ہے۔ اور سابقہ پر بھی سنی حدیثیں مذاکرے سے تازہ ہو جاتی ہیں۔

618- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَذَاكُرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ. ❷

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ”حدیث میں گفتگو کرو کیونکہ ایک حدیث، دوسری حدیث تازہ کرتی ہے۔“

619- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَذَاكُرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ. ❸

ابو نضرہ بیان کرتے ہیں کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ”حدیث میں گفتگو کرو کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد دلاتی ہے۔“

620- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ.....

❶ صحیح آئندہ حوالہ دیکھئے۔

❷ صحیح أخرجه ابن ابی شیبہ : 733/8 (6184) والرامهرمزی فی المحدث الفاصل (723) والخطیب فی الجامع (1882)

❸ صحیح سابقہ حوالہ ملاحظہ کریں۔

ابونضرہ، ابوسعید سے نقل کرتے ہیں اور اس میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

عَنْ أَبِي نُضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. ①

621- وَابْنُ عَلِيَّةٍ.....

اور جریری بھی بواسطہ ابونضرہ ابوسعید سے یہی نقل کرتے ہیں۔

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نُضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. ②

ابوسلمہ ابونضرہ کے طریق سے ابوسعید سے یہی قول روایت کرتے ہیں اس میں اُس نے زیادہ کلام ہے۔“

622. أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمَةَ يَعْنِي عَنْ أَبِي نُضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَفِيهِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا ③

623- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ.....

سفیان بیان کرتے ہیں کہ عمرو نے کہا: طاؤس نے مجھ سے کہا: ”ہمیں بھی ساتھ لے جاؤ ہم لوگوں میں بیٹھیں۔“

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي طَاوُسٌ أَذْهَبُ بِنَا نُجَالِسُ النَّاسَ. ④

624- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُضَيْمِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةَ.....

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ عمرو نے کہا: طاؤس نے مجھ سے کہا: ”اس حدیث میں گفتگو کرو کہیں یہ تمہیں بھول نہ جائے یہ قرآن کی طرح اکٹھی محفوظ نہیں کی گئی۔ اگر تم اس حدیث کے ساتھ مذاکرہ نہ کرو گے تو یہ تمہارے دلوں سے نکل جائے گی اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے کل حدیث بیان کی تھی آج نہ کروں گا بلکہ گذشتہ کل بیان کرو اور آج بیان کرو اور آئندہ کل بھی بیان کرو۔“

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ لَا يَنْفَلِكُ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَ الْقُرْآنِ مَجْمُوعٌ مَحْفُوظٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَذَاكَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ يَنْفَلِكُ مِنْكُمْ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ حَدَّثْتُ أَمْسٍ فَلَا أُحَدِّثُ الْيَوْمَ بَلْ حَدَّثْتُ أَمْسٍ وَتُنَحِّدْتُ الْيَوْمَ وَتُنَحِّدْتُ غَدًا. ⑤

② صحیح أخرجه الخطيب في الجامع (1883)

① صحیح سابقہ ہی کر رہے۔

③ صحیح گذشتہ اثر (617) ملاحظہ کیجئے۔

④ حسن واری منفرد ہیں۔

⑤ ضعیف جعفر، سعید سے روایت کرنے میں صحیح نہیں، أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل (729)

**فوائد:** ..... حدیث کو یاد رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ایک دفعہ پڑھ کر چھوڑنے کی بجائے اس کو مسلسل دوہرایا جائے کوئی بھی علم اس کو یاد رکھنے کا یہی طریقہ ہے ورنہ آہستہ آہستہ ذہن سے محو ہوتا چلا جاتا ہے۔

625- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مَيْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةَ.....  
 حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رُدُّوا الْحَدِيثَ وَاسْتَذَكُرُوهُ فَإِنَّهُ إِنْ لَمْ تَذَكُرُوهُ ذَهَبَ وَلَا يَقُولَنَّ رَجُلٌ لِحَدِيثٍ قَدْ حَدَّثَهُ قَدْ حَدَّثَهُ مَرَّةً فَإِنَّهُ مَنْ كَانَ سَمِعَهُ يَزِدَادُ بِهِ عِلْمًا وَيَسْمَعُ مَنْ لَمْ يَسْمَعْ. ❶

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”حدیث کو دہرایا کرو اور اسے یاد کیا کرو، کیونکہ اگر تم اسے یاد نہ کرو گے تو وہ بھول جائے گی اور کوئی آدمی یہ نہ کہے کہ میں نے اسی حدیث کو ایک بار بیان کر چکا ہوں کیونکہ جس نے سنی ہوگی اس کو وہ اور زیادہ معلوم ہو جائے گی اور جس نے نہ سنی ہوگی وہ اسے سن لے گا۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا حدیث کا تکرار یاد والے کے لیے پختگی جب کہ جاہل کے لیے علم باعث ہوگا۔

626- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....  
 عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ تَذَاكَرُوا فَإِنَّ إِحْيَاءَ الْحَدِيثِ مَذَاكِرَتُهُ. ❷

یزید بن ابوزید بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابولیلی نے کہا: ”تم حدیث میں گفتگو کرتے رہو کیونکہ حدیث کو زندہ رکھنا اس میں گفتگو کرنا ہے۔“

627- أَخْبَرَنَا قَيْصَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ.....  
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ ذِكْرَهُ حَيَاتُهُ. ❸

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے کہا: ”حدیث میں گفتگو کرو کیا کیونکہ اس میں گفتگو کرنا ہی اس کی زندگی ہے۔“

628- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ.....  
 عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ شِهَابٍ يُحَدِّثُ الْأَعْرَابَ. ❹

زیادہ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ابن شہاب دیہاتی لوگوں سے حدیث بیان کرتے تھے۔

❶ ضعیف مندل بن علی ضعیف ہے۔

❷ ضعیف المحدث الفاضل للرامهرمزی (727)

❸ صحیح أخرجه الخطيب في الجامع (1886) وابن أبي شيبة (6188) ❹ صحیح الجامع للخطيب (1888)

629- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ.....

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ كَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ يَجْمَعُ صَيَانَ الْكُتَابِ يُحَدِّثُهُمْ يَحْفَظُ بِذَلِكَ. ❶  
اعمش بیان کرتے ہیں کہ اسماعیل بن رجاء بچوں کو جمع کر کے ان کے پاس حدیث بیان کرتے تھے وہ اس طرح حدیث یاد کرتے تھے۔

**فوائد:**..... کیا بہترین طریقہ ہے کوئی آدمی میسر نہ ہو تو بچوں کو جمع کرنا ان سے احادیث کا دور کرنا چنداں مشکل نہیں۔

630- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الشَّقْرِيِّ يَعْنِي إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَ حَدِيثَكَ مَنْ يَشْتَهِيهِ وَمَنْ لَا يَشْتَهِيهِ فَإِنَّهُ بَصِيرٌ عِنْدَكَ كَأَنَّهُ إِمَامٌ تَقْرَأُهُ. ❷  
ابو عبد اللہ شقری بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”اپنی حدیث بیان کرتے رہو لوگ اس کی خواہش کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں کیونکہ وہ تمہارے نزدیک ایک کتاب کی طرح ہو جائے گی ہے جسے تم پڑھ رہے ہو۔“

**فوائد:**..... وعظ و تدریس میں یہ فرق ہے کہ وعظ اگر لوگوں کو اس میں دلچسپی ہو تو کرو۔ انہیں اکٹھا میں مبتلا نہیں کرنا چاہیے پیچھے گزر چکا۔ البتہ تدریس کے بارے سلف، ابراہیم رضی اللہ عنہ کی یہی رائے ہے کہ حدیث بلا اکٹھا کا خیال رکھے بیان کی جاسکتی کیونکہ سامع اس سے مستفید ہو یا نہ ہو البتہ استاذ کو یہ چیز لازمی نفع دے گی۔

631- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ.....

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ مِنَّا حَدِيثًا فَقَدْ أَكْرَمُوا بَيْنَكُمْ. ❸  
حجاج عطاء سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب تم ہم سے کوئی حدیث سنو تو اس پر آپس میں گفتگو کیا کرو۔“

632- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ هُشَيْمٍ.....

أَخْبَرَنَا يُونُسُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي الْحَسَنَ يُونُسُ كَهْتَبَةُ هِيَ هَمَّ حَسَنَ كَيْ يَأْتِي تَحْتَهُ وَجِبَّ ان

❶ صحيح الجامع لابن عبدالر (712) والجامع للخطيب (780)

❷ صحيح الجامع للخطيب (1886) وابن ابى شيبة: 734/8 (6188)

❸ ضعيف حجاج بن أرتاة ضعيف هـ، الجامع الحطيب (469) المحدث الفاصل للرامهرمزي (728)



فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ تَذَكَّرْنَا بَيْنَنَا. ❶ ان کے پاس سے آتے تھے تو آپس میں گفتگو کرتے تھے۔

633- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُنَيْنِ

ابْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ

يُرَوِيَ حَدِيثًا فَلْيُرِدْهُ ثَلَاثًا. ❷ ابن عمرو رضي الله عنه سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”جب تم میں سے کوئی حدیث بیان کرنا چاہے تو اسے تین بار دہرانا

چاہئے۔“

**فوائد:** ..... سنی ہوئی بات جب تک زبان سے ادا نہ کی جائے اس کا نقش ذہن پر زیادہ گہرا نہیں ہوتا

اور وہ جلد مٹ جاتا ہے۔ لہذا علمی بات کم از کم دو تین دفعہ زبان یا قلم سے نکال لی جائے تو وہ زیادہ دیر تک یاد

ہتی ہے۔

634- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

لَيْلَى قَالَ إِحْيَاءُ الْحَدِيثِ مُذَاكَرَتُهُ.....

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ يَرْحَمُكَ

اللَّهُ كَمْ مِنْ حَدِيثٍ أُحْيِيَتْهُ فِي صَدْرِي

كَأَنَّ قَدْ مَاتَ. ❸ عبداللہ بن شداد نے کہا: ”اللہ آپ رحم کرے، کتنی حدیثیں جو بھول چکیں تھیں آپ نے انہیں میرے سینے میں زندہ کیا۔“

635- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ.....

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

كَانَ الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ الْعُكْلِيُّ وَابْنُ

شُبْرَمَةَ وَالْقَعْقَاعُ بْنُ يَزِيدَ وَمُغِيرَةُ إِذَا

صَلَّوْا الْعِشَاءَ الْأَحْرَةَ جَلَسُوا فِي الْفَقْهِ

فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمْ إِلَّا أَذَانَ الصُّبْحِ. ❹

**فوائد:** ..... سبحان اللہ سلف کس قدر علم کے شائق و شیداء تھے کہ علم کے لیے سونا بھول جائے ان کی

❶ صحیح دارمی مفرد ہیں۔

❷ صحیح الجامع الخطیب (640)

❸ ضعیف یزید بن ابی زیادہ ضعیف ہے، الجامع الخطیب (472) العلم لأبی خبیثمہ (73)

❹ صحیح العلم لأبی خبیثمہ (108) والمعرفہ للفسوی (614/2)

یہ مشقتیں محنتیں اس دین کی آیاری کا سبب بنیں۔ (جزاہم اللہ)

636- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ شَرِيكًا ذَكَرَ عَنْ لَيْثٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ قَالَ عَنْ  
اَلثَّيْنِ مِنْهُمْ لَا بَأْسَ بِالسَّمْرِ فِي  
عطاء اور طاؤس اور مجاہد ان تینوں میں سے دو اصحاب سے  
لیث یوں بیان کرتے ہیں: ”علمی باتوں پر رات بھر گفتگو  
کرنے میں کوئی حرج نہیں۔“  
الْفَقْهِ. ①

**فوائد:** ..... عشاء کے بعد آپ ﷺ نے باتیں کرنے سے منع کیا۔ (ترمذی) لیکن ترمذی میں ہی  
حدیث ہے کہ آپ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کے بعد مسلمانوں کے امور کے بارے گفتگو فرمایا کرتے  
تھے۔ لہذا اکثر علماء نے اسی بنا پر علمی و اصلاحی مجالس کے برپا کرنے کو عشاء کے بعد جائز رکھا ہے۔ جیسا کہ  
پچھلی حدیث میں سلف کا فعل بھی ذکر کیا گیا ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے ترجمۃ الباب باندھ کر اس مسئلہ کا جواز  
صحیح حدیث سے پیش فرمایا ہے۔ نیز آئندہ آثار بھی ملاحظہ فرمائیں۔

637- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ.....

عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَا بَأْسَ  
بِالسَّمْرِ فِي الْفَقْهِ. ②  
لیث بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”رات بھر علمی گفتگو  
کرنے میں کوئی حرج نہیں۔“

638- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ.....

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَدَارَسُ الْعُلَمَاءُ سَاعَةً مِنَ  
اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ إِحْيَانِهَا. ③  
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”ایک گھڑی علم پڑھنا، پڑھانا  
رات بھر جانے (قیام کرنے) سے بہتر ہے۔“

639- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ.....

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي جَابِرَ بْنَ عَبْدِ  
اللَّهِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ تَدَاكَّرْنَا  
عطاء سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”ہم جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے اور جب وہاں سے واپس آتے تھے تو  
آپس میں (علمی) گفتگو کرتے، اور زیر کو ان کی حدیثیں  
سب سے زیادہ یاد ہوتیں۔“

① ضعیف آئندہ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔

② ضعیف، العلم لأبی حشیمہ (110)

③ ضعیف ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں پایا۔ أخرجه معمر فی جامعہ الملحق بمصنف عبدالرزاق (20469)

مروان بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعد سے یہ کہتے ہوئے سنا: ”ابن شہاب نے ایک رات عشاء کے بعد ایک حدیث کا ذکر کیا اور وہ وضو کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔“ وہ کہتے ہیں: ”ان کی مجلس ایسے ہی رہی حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔“ مروان کہتے ہیں: ”کہ وہ مسلسل حدیث کا ذکر کرتے رہے۔“

640. أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ تَدَاكَرَ ابْنُ شَهَابٍ لَيْلَةَ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَدِيثًا وَهُوَ جَالِسٌ مُتَوَضِّئًا قَالَ فَمَا زَالَ ذَلِكَ مَجْلِسَهُ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ مَرْوَانُ جَعَلَ يَتَدَاكَرُ الْحَدِيثَ.

641. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ .....

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: ”جب میں عبید اللہ بن عبد اللہ سے کوئی سوال کرتا تو گویا کہ اس سوال کی وجہ سے میں نے دریا بہا دیا۔“

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ إِذَا لَقَيْتُ عَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَ مَا أَفْجُرُ بِهِ بَحْرًا.

**فوائد:** ..... اس میں ان کی علمی لیاقت کا بیان ہے کہ ایک سوال کے جواب میں علم کے دریا بہا

دیتے۔

642. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ .....

عثمان بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حارث عسکلی اور اس کے ساتھی رات کو بیٹھے اور علمی گفتگو کرتے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ الْحَارِثُ الْعُسْكَلِيُّ وَأَصْحَابُهُ يَتَجَالَسُونَ بِاللَّيْلِ وَيَتَدَاكُرُونَ الْفِقْهَ.

643. أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ .....

ابولاحوص بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا: ”اس حدیث میں گفتگو کرو، کیونکہ اس پر گفتگو کرنا ہی اس کی زندگی ہے۔“

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَدَاكَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّ حَيَاتَهُ مَدَاكَرَتُهُ.

644. أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ .....

عون بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس کے پاس جب ان کے ساتھی آئے۔ تو انہوں نے کہا: ”کیا تم جمع ہو کر بیٹھے ہو؟“ انہوں نے کہا: ”ہم اسے نہیں چھوڑتے۔“ عبد اللہ

عَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ حِينَ قَدِمُوا عَلَيْهِ هَلْ تَجَالَسُونَ قَالُوا لَيْسَ نَتَرُكَ ذَلِكَ قَالَ فَهَلْ تَزَاوَرُونَ





”اگر آپ لوگوں کو ایک ہی چیز پر جمع کر دیتے (تو بہتر ہوتا)۔“ انہوں نے کہا: ”مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ وہ اختلاف نہ کریں؟“ حید کہتے ہیں: ”پھر انہوں نے تمام مقامات یا تمام شہروں کی طرف لکھا۔ کہ ہر قوم اس چیز کے مطابق فیصلہ کرے جس پر ان کے علماء متفق ہوں۔“

**فوائد:** ..... اس سے کئی ایک باتیں معلوم ہوئیں: (۱) تابعین و تبع تابعین کے سنہری دور میں ابھی تک تقلید کے جراثیم سرایت نہیں کیے تھے لوگ مختلف فقہا میں سے جس کی بات قرآن و حدیث کے زیادہ قریب ہوتی اسے لے لیتے۔ (۲) علماء کا دلیل کی بنا پر آپس میں اختلاف نہ تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے معیوب سمجھا نہ اس کو ختم کرنے کی کاوش کی۔ بلکہ یہ کہا کہ مجھے ان اختلاف نہ کرنا پسند نہیں یعنی ہر مجتہد کو اپنی رائے کے اظہار اور اس پر عمل کا پورا پورا اختیار ہے۔ (۳) بہر حال اپنے گورنروں کی جانب یہی پیغام بھیجا کہ جمہور کی رائے کا احترام کیا جائے کیونکہ عموماً جمہور کا طریق ہی ہدایت کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

653- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ.....

عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَخْتَلِفُوا فَإِنَّهُمْ لَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى شَيْءٍ فَتَرَكَهُ رَجُلٌ تَرَكَ السُّنَّةَ وَلَوْ اخْتَلَفُوا فَأَخَذَ رَجُلٌ بِقَوْلٍ أَحَدٍ أَخَذَ بِالسُّنَّةِ ❶

عون بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: ”کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ اختلاف نہ کریں کیونکہ اگر وہ ایک بات پر متفق ہو جائیں اور ایک آدمی اسے چھوڑ دے تو اس نے سنت کو چھوڑ دیا۔ اور اگر وہ اختلاف کریں اور کوئی آدمی کسی ایک کے قول کو اختیار کر لے تو اس نے سنت کو اختیار کر لیا۔“

**فوائد:** ..... حقیقت یہی ہے کہ اجماع ایک شرعی ماخذ ہے جب سبھی علماء ایک موقف پر جمع ہو جائیں اس کے بعد آنے والوں میں سے کسی کو اس کے خلاف کی اجازت نہیں۔ کیونکہ اجماع کے ذریعے کسی حکم کے مستحکم ہوجانے کے بعد وہ سنت قرار پاتی ہے۔ اس کا انکار یا اس سے اختلاف ناجائز ٹھہرتا ہے۔

654- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ.....

❶ صحیح الفقیہ والمتفقہ (745)

❷ ضعیف المسعودی ضعیف ہے۔

عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ رُبَّمَا رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ الرَّأْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ. ❶  
لیث کہتے ہیں کہ طاؤس نے کہا: ”ایک بار ابن عباس رضی اللہ عنہما  
رائے پر قائم ہوئے پھر اسے چھوڑ دیا۔“

**فوائد:** ..... اہل علم کی یہی شان رہی ہے انہوں نے کبھی کسی مسئلے کو اُن کا مسئلہ نہیں بنایا۔ جب بھی ان  
پر ان کے موقف کے خلاف دلیل واضح ہوئی انہوں نے اس کو چھوڑنے میں دیر نہیں لگائی۔

655- أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَانَا هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ  
عُرْوَةَ.....

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ لَبِي  
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِنَّ عُمَرَ قَالَ لِي إِنِّي  
قَدْ رَأَيْتُ فِي الْجَدِّ رَأْيًا فَإِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ  
تَتَّبِعُوهُ فَاتَّبِعُوهُ قَالَ عُثْمَانُ إِنَّ نَتَبِعُ  
رَأْيَكَ فَإِنَّهُ رَشِدٌ وَإِنْ نَتَبِعُ رَأْيَ  
الشَّيْخِ قَبْلَكَ فَبِعَمِّ ذُو الرَّأْيِ كَانَ  
قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَجْعَلُهُ أَبًا. ❷  
مروان بن حکم کہتے ہیں کہ مجھے عثمان بن عفان نے کہے کہ  
مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے دادا کے متعلق ایک رائے  
قائم کی۔ اگر تم اس کی پیروی کرنا مناسب سمجھو تو اس کی  
پیروی کرو۔“ عثمان نے کہا: ”اگر ہم آپ کی رائے مان  
لیں گے تو بہتر ہے اور اگر آپ سے پہلے شیخ کی رائے تسلیم  
کریں گے تو اچھا ہے۔ وہ بھی اچھی رائے قائم کرنے  
والے تھے۔“ مروان کہتے ہیں: ”ابو بکر دادا کو باپ کے حکم  
میں قرار دیتے تھے۔“

**فوائد:** ..... اصحاب خیر، اہل علم و اہل دانش کا یہ دتیرہ رہا ہے کہ انہوں نے دوسروں کے مقابلے میں  
اپنی رائے کا اظہار تو کیا ہے لیکن عوام کو مجبور نہیں کیا کہ فیصلہ ان کی رائے پر ہو اور اسے ہی ترجیح دی جائے یہی  
راہ ہدایت اور بچاؤ کا راستہ ہے۔

[53]..... بَابُ فِي الْعَرُضِ..... (حدیث) پیش کرنا

656- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ.....  
حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى  
الشَّعْبِيِّ أَحَادِيثَ الْفُقَهَةِ فَأَجَازَهَا لِي. ❸  
عاصم احوال بیان کرتے ہیں کہ میں نے فقہ کے لئے شعبی  
کے سامنے حدیثیں پیش کیں انہوں نے مجھے اسے روایت  
کرنے کی اجازت دے دی۔

❶ ضعیف الیث ضعیف ہے۔

❷ صحیح المعرفہ للفسوی 826/2، والکفایہ للخطیب (ص 624)

**فوائد:** ..... روایت لینے کا جس طرح ایک طریقہ حدیث کا استاذ سے سنا ہے اسی طرح محدثین کے اس کے ساتھ مزید طریقے بیان کیے جاتے ہیں جس میں ایک عرض یعنی شاگرد استاذ پر حدیث کو پیش کرتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ احادیث شیخ کی ذاتی ہوں کسی دوسرے شیخ سے سنی ہوئیں نہ ہوں۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ شیخ کے سننے سے منضبط و محفوظ ہو جائیں اور وہ محفوظ ہو جائیں عرض کا درجہ سماع کے بعد آتا ہے۔

657- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قُلْتُ  
لِعُمْرُو بْنِ دِينَارٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
لِرَجُلٍ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِسَهَامٍ  
أُمِسْتُ بِبِضَالِهَا قَالَ نَعَمْ. ①

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا: ”کیا تم نے جابر بن عبد اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو فرمایا جو تیرے لئے ہوئے مسجد سے گذرا ”اپنے تیروں کی نوک بند کر۔“ انھوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

**فوائد:** ..... اس میں بھی محل استشہاد یہی ہے کہ سفیان نے اپنے شیخ عمر پر حدیث پیش کی۔

658- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْبَلُهَا  
وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ. ②

سفیان کہتے ہیں میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے کہا: ”کیا تو نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں اس کا بوسہ لیتے تھے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“

659- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا وَسْكَينُ بْنُ بَكْرِيرٍ.....

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ  
بِحَدِيثٍ فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ أَحَدِثْ بِهِ  
عَنْكَ قَالَ أَوْ لَيْسَ إِذَا كَتَبْتُ إِلَيْكَ

شعبہ کہتے ہیں کہ میرے پاس منصور نے ایک حدیث لکھی میں ان سے ملا اور کہا: ”کیا میں آپ کی طرف سے اسے نقل کروں؟“ انہوں نے کہا: ”کیا ایسا نہیں ہے کہ جب

① متفق عليه البخارى، كتاب الصلاة (451) باب يؤخذ بالقول والنبل اذا مر بالمسجد، ومسلم، كتاب البر والصلة، باب:

من مر بسلاح في مسجد أو سوق (2614)

② متفق عليه البخارى، كتاب الصوم، باب القبلة للصائم (1928) ومسلم، كتاب الصيام، باب: أن القبلة في الصوم ليست

محرمه (3569)





عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
عَرَضَ الْكِتَابَ وَالْحَدِيثَ سَوَاءً. ❶  
جعفر بن محمد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ قرآن اور  
حدیث پیش کرنا برابر ہے۔

664- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ.....  
كَانَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ يَرَى عَرَضَ  
الْكِتَابِ وَالْحَدِيثِ سَوَاءً وَكَانَ ابْنُ  
أَبِي ذُنُبٍ يَرَى ذَلِكَ. ❷  
زید بن اسلم کتاب اور حدیث کو بیان کرنا برابر سمجھتے تھے۔  
اور ابن ابو ذنوب بھی اس کے بیان کرنے کو برا سمجھتے تھے۔

665- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ.....  
عَنْ مَالِثِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ يَرَى  
الْعَرَضَ وَالْحَدِيثَ سَوَاءً. ❸  
مالک بن انس حدیث اور کتاب کے پیش کرنے کو برابر  
سمجھتے تھے۔

[54]..... بَابُ الرَّجُلِ يُفْتِي بِشَيْءٍ ثُمَّ يَبْلُغُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

فَيَرْجِعُ إِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

جو شخص کسی بات کا فتویٰ دیتا ہے پھر اس کے متعلق نبی ﷺ  
کا قول معلوم ہو تو اس کی طرف لوٹ آتا ہے

666- أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ.....  
كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ يَقُومُ عَنْ يَسَارِهِ  
فَحَدَّثَنِي عَنْ سُمَيْعِ الزِّيَّاتِ. عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ  
فَأَخَذَ بِهِ. ❹  
ابراہیم کہتے تھے ایک مشہور امام کے بائیں طرف کھڑا ہونا  
چاہیے تو میں نے اسے بیان کیا کہ سمیع الزیات نے ابن  
عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ”نبی ﷺ نے اسے اپنی  
دائیں طرف کھڑا کیا تھا۔“ تو اس نے اسے اختیار کیا۔

668- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَنَسَةَ بِنْتِ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ  
زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ.....

❶ ضعیف المعرفة للفنوی 826/2

❷ ضعیف دارمی بیان میں منفرد ہیں۔

❸ صحیح الکفاہیة للخصیب (ص 270)

❹ صحیح أخرجه البخاری کتاب الأذان باب وضوء الصبیان (859) ومسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الدعاء فی

الصلاة اللیل وقیامہ (723)

شروع ہوگی جس دن وہ فوت ہوا۔“ اور میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا تو انھوں نے کہا: ”اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔“ میں نے ابو قلابہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: ”اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔“ میں نے محمد بن سیرین سے کہا تو انھوں نے کہا: ”اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔“ حماد کہتے ہیں کہ مجھے نافع نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔ اور میں نے عکرمہ سے سنا، وہ کہتے تھے: ”اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔“ انھوں نے کہا کہ جابر بن زید نے کہا: اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی کہتے ہیں کہ جس دن وہ فوت ہوا، اسی دن شروع ہوگی۔ حماد کہتے ہیں: میں نے لیث سے سنا وہ حکم سے بیان کر رہے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ علی کہتے ہیں کہ جس دن اس کے پاس خبر پہنچی اس دن شروع ہوگی۔ عبداللہ بن عبد الرحمن نے کہا: ”میں کہتا ہوں، جس دن وہ فوت ہوا۔“

فَقَالَ مِنْ يَوْمِ تُوْفِي. قَالَ: وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنْ يَوْمِ تُوْفِي وَسَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ مِنْ يَوْمِ تُوْفِي. قَالَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ مِنْ يَوْمِ تُوْفِي. قَالَ وَسَكَانُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ مِنْ يَوْمِ تُوْفِي. قَالَ حَمَّادٌ وَسَمِعْتُ لَيْثًا حَدَّثَ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مِنْ يَوْمِ تُوْفِي. قَالَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَوْمِ بَاتِيهَا الْخَبَرُ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَقُولُ مِنْ يَوْمِ تُوْفِي. ❶

**فوائد:** ..... ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے شیوخ کے مطابق جیسا سنا دیا فتویٰ دے دیا لیکن طلق کے ملنے پر مخالف رائے کا پتہ چلا تو ان کا دھیان اس جانب گیا اور ان کی سوچ میں وسعت پیدا ہو گئی لہذا اسمیل الرشاد کے حصول کے لیے کثیر شیوخ سے استفادہ ضروری ہے۔

[55]..... بَابُ الرَّجُلِ يُفْتَى بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَرَى غَيْرَهُ

جو شخص کسی چیز کا فتویٰ دے پھر اسے بدل دے

671- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ.....

وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں کہ حکم بن مسعود نے کہا: ”ہم عمر کے پاس مشرک میں آئے تو انہوں نے شریک نہیں کیا۔ پھر ہم ان کے پاس دوسرے سال گئے تو انہوں نے شریک کر دیا۔ ہم نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا: ”وہ فیصلہ اس حکم کی بنا پر تھا جو ہم نے پہلے کیا۔ اور یہ اس حکم کی بنا پر ہے جو ہم نے اب کیا۔“

عَنْ وَهْبِ بْنِ مَنِبِّهٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِي الْمَشْرُكَةِ فَلَمْ يُشْرِكْ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَشْرِكْ فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ تِلْكَ عَلَيَّ مَا قَصَيْنَا وَهَدَيْهِ عَلَيَّ مَا قَصَيْنَا. ①

**فوائد:**..... کسی نئی بات کے ظہور کے سبب اگر فتویٰ بدلنا پڑے تو ان کا مسئلہ بنائے بغیر اس کو بدل لینا چاہیے اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ یہ خدا خوف علماء کو شیوہ رہا ہے کہ وہ حقیقت بدلنے کی بجائے اپنا موقف بدلایا کرتے تھے۔

### [56]..... بَاب فِي إِعْظَامِ الْعِلْمِ

علم کی تعظیم کرنے کا بیان

672- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ.....

حجاج اسود بیان کرتے ہیں کہ ابن منبہ نے کہا: ”پہلے علم والے جو گذر چکے ہیں اپنے علم سے دنیا والوں پر کنجوسی کرتے تھے۔ تو دنیا والے ان کے علم میں رغبت کرتے تھے اور ان پر اپنی دنیا خرچ کرتے تھے۔ اور آج کل اہل علم نے دنیا والوں کے لئے اپنے علم کو عالم کر دیا ہے اور دنیا والے ان کے علم سے بے رغبت ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے علم والوں پر اپنی دنیا سے کنجوسی کی۔“

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الْأَسْوَدُ قَالَ قَالَ ابْنُ مَنِبِّهٍ كَانَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مَا مَضَى يَصْنُونَ بِعِلْمِهِمْ عَنْ أَهْلِ الدُّنْيَا فَيُرْعَبُ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي عِلْمِهِمْ فَيُبْذَلُونَ لَهُمْ دُنْيَاهُمْ وَإِنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ الْيَوْمَ بَذَلُوا عِلْمَهُمْ لِأَهْلِ الدُّنْيَا فَزَهَدَ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي عِلْمِهِمْ فَصَنُوا عَلَيْهِمْ بِدُنْيَاهُمْ. ②

**فوائد:**..... علم کی بات راغب لوگوں کو ہی سانی بتانی چاہیے جو کہ اس کے اہل ہوں اس سے علم کی قدر ہوتی ہے اور علماء کی بھی جب کہ جاہلوں کے سامنے علم کے موتی بکھیرنا بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہے۔ امام اعمش کا قول بھی گزر چکا ہے کہ علم کا ضیاع غیر اہل لوگوں میں اس کا بیان کرنا ہے۔

① صحیح ابن ابی شیبہ 11/255 (11144) مصنف عبدالرزاق 10/249 (19005)

② منقطع، ضعیف حجاج اسود نے وہب کو نہیں پایا۔

673- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْكُمَيْتِ.....

علی بن وہب ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ ضحاک بن موسیٰ نے کہا کہ سلیمان بن عبد الملک کا مدینہ سے گزر ہوا اور وہ مکہ جانا چاہتے تھے تو چند دن مدینہ ہی میں قیام کیا انہوں نے مدینہ والوں سے کہا: ”کیا مدینہ میں کوئی ایسا آدمی ہے جو نبی ﷺ کے صحابہ سے ملا ہو؟“ انہوں نے کہا: ”ابوحازم ہیں۔“ انہوں نے ان کی طرف پیغام بھیجا، جب ابوحازم، سلیمان بن عبد الملک کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: ”اے ابوحازم! یہ کیسی جفا ہے؟“ ابوحازم نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! آپ نے مجھ میں کونسی جفا دیکھی ہے؟“ انہوں نے کہا: ”میرے پاس مدینہ کے تمام لوگ آئے ہیں اور آپ میرے پاس نہیں آئے۔“ انہوں نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! میں آپ کے لئے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ وہ بات کہیں جو نہ ہوئی ہو، آج سے پہلے نہ میں آپ کو پہچانتا تھا اور نہ ہی میں نے آپ کو دیکھا تھا۔“ ضحاک بن موسیٰ کہتے ہیں کہ سلیمان نے محمد بن شہاب زہری کی طرف متوجہ ہو کر کہا: ”شیخ نے سچ کہا ہے اور تو نے غلطی کی ہے۔“ سلیمان نے کہا: ”اے ابوحازم! ہمیں کیا ہے کہ ہم موت کو برا سمجھتے ہیں۔“ ابوحازم نے کہا: ”اس لئے کہ تم نے آخرت کو اجازت دیا اور دنیا کو آباد کیا اور اب آبادی سے اجازت کی طرف منتقل ہونے کو برا سمجھتے ہو۔“ سلیمان نے کہا: ”اے ابوحازم! آپ نے سچ کہا اور کل کو اللہ کے پاس کیسے جانا ہوگا۔“ ابوحازم نے کہا: ”نیکی کرنے والا ایسے ہوگا جیسے غائب رہنے والا اپنے گھر والوں کے پاس

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مُوسَى قَالَ مَرَّ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُرِيدُ مَكَّةَ فَأَقَامَ بِهَا أَيَّامًا فَقَالَ هَلْ بِالْمَدِينَةِ أَحَدٌ أَتَرَكَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا لَهُ أَبُو حَازِمٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَارَسَلْ إِلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ يَا أَبَا حَازِمٍ مَا هَذَا الْجَفَاءُ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَآئِي جَفَاءٍ رَأَيْتَ مِينَى. قَالَ آتَانِي وَجُوهُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَمْ تَأْتِنِي. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعِيدْكَ بِاللَّهِ أَنْ تَقُولَ مَا لَمْ يَكُنْ مَا عَرَفْتَنِي قَبْلَ هَذَا الْيَوْمِ وَلَا أَنَا رَأَيْتَكَ. قَالَ فَالتَفَتَ سُلَيْمَانُ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ شَهَابِ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ أَصَابَ الشَّيْخُ وَأَخْطَأْتُ. قَالَ سُلَيْمَانُ يَا أَبَا حَازِمٍ مَا لَنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ لِأَنَّكُمْ أَخْرَبْتُمْ الْأَجْرَةَ وَعَمَّرْتُمْ الدُّنْيَا فَكْرَهْتُمْ أَنْ تُنْقَلُوا مِنَ الْعُمُرَانِ إِلَى الْخِرَابِ. قَالَ أَصَبْتَ يَا أَبَا حَازِمٍ فَكَيْفَ الْقُدُومُ غَدًا عَلَى اللَّهِ. قَالَ أَمَّا الْمُحْسِنُ فَكَالْغَائِبِ يَقْدُمُ عَلَى أَهْلِهِ وَأَمَّا الْمُسِيءُ فَكَالْبَاقِي يَقْدُمُ عَلَى

جاتا ہے اور جو برائی کرنے والا ہے وہ بھاگے ہوئے غلام کی طرح ہے جو اپنے آقا کے پاس جاتا ہے۔“ سلیمان رو دیئے اور انہوں نے کہا: ”کاش میں سمجھتا کہ ہمارے لئے اللہ کے پاس کیا ہے؟“ ابو حازم نے کہا: ”اپنے اعمال کو اللہ کی کتاب پر پیش کرو۔“ سلیمان نے کہا: ”انہیں میں کہاں پاؤں گا؟“ ابو حازم نے کہا: ”نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے۔ اور بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔“ (الانظطار: ۱۳، ۱۴) سلیمان نے کہا: ”اے ابو حازم! اللہ کی رحمت کہاں ہوگی؟“ ابو حازم نے کہا: ”اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”اے ابو حازم! اللہ کے بندوں میں سے زیادہ عزت والا کون ہے؟“ انہوں نے کہا: ”صاحب مروت اور عقل مند۔“ سلیمان نے کہا: ”کون سے اعمال زیادہ افضل ہیں؟“ ابو حازم نے کہا: ”فرائض ادا کرنا حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کرنا۔“ سلیمان نے کہا: ”کونسی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟“ ابو حازم نے کہا: ”جس پر احسان کیا گیا ہو اس کی دعا اپنے محسن کے لئے۔“ سلیمان نے کہا: ”کونسا صدقہ افضل ہے؟“ ابو حازم نے کہا: ”مصیبت زدہ سائل کو دینا اور جتلانا کرنے والے تنگ دست کی کمائی کوشش، جس میں احسان اور تکلیف دینا نہ ہو۔“ سلیمان نے کہا: ”کون سی بات زیادہ انصاف والی ہے؟“ ابو حازم نے کہا: ”اس شخص کے پاس سچی بات کہنا جس سے تمہیں خوف ہو یا جس سے تجھے کچھ امید ہو۔“ سلیمان نے کہا: ”مومنین میں سے زیادہ عقلمند کون ہے؟“ ابو حازم نے کہا:

مَوْلَاهُ. فَبَكَى سُلَيْمَانُ وَقَالَ لَيْتَ شِعْرِي مَا لَنَا عِنْدَ اللَّهِ. قَالَ اغْرِضْ عَمَلَكَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ قَالَ وَأَيُّ مَكَانٍ أُجِدُّهُ قَالَ إِنَّ الْأُبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ. قَالَ سُلَيْمَانُ فَأَيَّنَ رَحْمَةُ اللَّهِ يَا أَبَا حَازِمٍ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ رَحْمَةُ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ يَا أَبَا حَازِمٍ فَأَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَكْرَمُ قَالَ أَوْلُو الْمُرُوءَةِ وَالنَّهْيِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ فَأَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ أَذَاءُ الْفَرَايِضِ مَعَ اجْتِنَابِ الْمَحَارِمِ. قَالَ سُلَيْمَانُ فَأَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ دُعَاءُ الْمُحْسِنِ إِلَيْهِ لِلْمُحْسِنِ. قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ لِلْسَّائِلِ الْبَائِسِ وَجَهْدُ الْمُقْبِلِ لَيْسَ فِيهَا مَنْ وَلَا أَدَى. قَالَ فَأَيُّ الْقَوْلِ أَعْدَلُ قَالَ قَوْلُ الْحَقِّ عِنْدَ مَنْ تَخَافُهُ أَوْ تَرْجُوهُ. قَالَ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْبَسُ قَالَ رَجُلٌ عَمِلَ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَذَلَّ النَّاسَ عَلَيْهَا. قَالَ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَحْمَقُ قَالَ رَجُلٌ انْحَطَّ فِي هَوَىٰ أَخِيهِ وَهُوَ ظَالِمٌ فَبَاعَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ أَصَبْتُ فَمَا تَقُولُ فِيمَا نَحْنُ

”ایسا آدمی جو اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دے۔“ سلیمان نے کہا: ”کونسا مومن احق ہے؟“ ابو حازم نے کہا: ”وہ آدمی جو اپنے ظالم بھائی کی خواہش میں گر گیا اور اپنی آخرت کو غیر کی دنیا کے بدلہ میں بیچ ڈالا۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”آپ نے سچ کہا، آپ ہمارے متعلق کیا کہتے ہیں؟“ ابو حازم نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! مجھے معاف رکھئے۔“ سلیمان نے کہا: ”نہیں، مگر مجھے نصیحت کیجئے۔“ انہوں نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! تمہارا باپ دادا نے لوگوں کو تلواریں سے مغلوب کر دیا اور اس ملک کو زبردستی مسلمان کے مشورے اور خوشی کے بغیر لے لیا۔ حتیٰ کہ ان میں سے بہت لوگ مارے گئے اور بڑی خونریزی کی وہ سے دنیا سے چلے گئے۔ کاش! آپ کو علم ہوتا کہ انہوں نے کیا کہا اور ان سے کیا کہا گیا۔“ پھر ان کی مجلس کے ایک آدمی نے ابو حازم سے کہا: ”اے ابو حازم! تم نے بری بات کہی۔“ ابو حازم نے کہا: ”تو جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ اللہ نے علماء سے وعدہ لیا ہے کہ علم کو لوگوں کے سامنے واضح کریں گے اور اسے نہیں چھپائیں گے۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”ہماری اصلاح کیسے ہوگی؟“ ابو حازم نے کہا: ”تم شیخی کو چھوڑ دو اور عاجزی کو تقام لو اور مال برابر تقسیم کرو۔“ سلیمان نے کہا: ”ہمارے لئے مال لینا کیسا ہے؟“ ابو حازم نے کہا: ”تم اسے جائز طریقے سے لو اور اس کے حقداروں میں صرف کرو۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”اے ابو حازم! آپ کو کیا ہے آپ ہمارے پاس رہیں آپ کو ہم سے فائدہ پہنچے

فِيهِ. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ تُغْفِيَنِي. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ لَا وَلَكِنْ نَصِيحَةٌ تُلْقِيهَا إِلَيَّ. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ آبَائِكَ قَهَرُوا النَّاسَ بِالسَّيْفِ وَأَخَذُوا هَذَا الْمُلْكَ عَنوةً عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا رِضَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا مِنْهُمْ مَقْتَلَةً عَظِيمَةً فَقَدْ ارْتَحَلُوا عَنْهَا فَلَوْ أُشْعِرْتُ مَا قَالُوا وَمَا قِيلَ لَهُمْ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ بِنَسٍّ مَا قُلْتَ يَا أبا حَازِمٍ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ كَذَبْتَ إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ مِيثَاقَ الْعُلَمَاءِ لَيَبَيِّنَنَّ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُونَهُ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ فَكَيْفَ لَنَا أَنْ نُصَلِّحَ قَالَ تَدْعُونَ الصَّلْفَ وَتَمَسْكُونَ بِالْمَرُوئَةِ وَتَقْسِمُونَ بِالسَّوِيَّةِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ كَيْفَ لَنَا بِالْمَأْخِذِ بِهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ تَأْخِذُهُ مِنْ جِلِّهِ وَتَضَعُهُ فِي أَهْلِهِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ هَلْ لَكَ يَا أبا حَازِمٍ أَنْ تَصْحَبَنَا فَتُصِيبَ مِنَّا وَنُصِيبَ مِنْكَ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ وَلَمْ ذَاكَ قَالَ أَخْشَى أَنْ أُرَكَّنَ إِلَيْكُمْ شَيْئًا قَلِيلًا فَيُذَيِّقَنِي اللَّهُ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ ارْفَعْ إِلَيْنَا حَوَائِجَكَ قَالَ

اور ہمیں آپ سے فائدہ پہنچے۔“ انہوں نے کہا: ”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”کیوں؟“ انہوں نے کہا: ”میں تمہاری طرف تھوڑا سا جھک جاؤں گا تو اللہ دنیا اور آخرت کا دو گنا عذاب مجھے چکھائے گا۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”اپنی ضرورتوں کو ہمارے پاس پیش کیجئے۔“ ابو حازم نے ان سے کہا: ”تو مجھے آگ سے نجات دلا کر جنت میں داخل کرے گا؟“ سلیمان نے کہا: ”مجھے اس پر اختیار نہیں ہے۔“ ابو حازم نے کہا: ”اس کے علاوہ میری کوئی ضرورت نہیں ہے۔“ سلیمان نے کہا: ”میرے لئے دعا کیجئے۔“ ابو حازم نے کہا: ”اے اللہ! اگر سلیمان تیرا دوست ہے تو دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں اس کے لئے آسان کر دے اور اگر یہ تیرا دشمن ہے تو اسے پیشانی سے پکڑ کر ایسی چیز کی طرف راغب کر جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو خوش ہے۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”بس کیجئے۔“ ابو حازم نے کہا: ”اگر تو اس کا اہل ہے تو میں نے مختصر مگر جامع دعا کی ہے اگر تو اس کا اہل نہیں ہے تو مجھے یہ بات کیا فائدہ دے گی کہ میں ایسی کمان سے تیر چلاؤں جس میں تانت نہیں ہے۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”مجھے نصیحت کیجئے۔“ ابو حازم نے کہا: ”میں آپ کو نصیحت کروں گا اور مختصر کروں گا، اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور اسے اس بات سے پاک رکھو کہ وہ تمہیں وہاں دیکھے جہاں سے اس نے منع کیا ہے یا اس جگہ نہ پائے جہاں جانے کا اس نے تجھے حکم دیا ہے۔“ اور جب سلیمان اس کے پاس سے باہر گیا۔ تو ابو حازم کی

تُدَجِّنِي مِنَ النَّارِ وَتُدْجِلْنِي الْجَنَّةَ. قَالَ سُلَيْمَانُ لَيْسَ ذَلِكَ إِلَيَّ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَمَا لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ غَيْرُهَا. قَالَ فَادْعُ لِي قَالَ أَبُو حَازِمٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ سُلَيْمَانُ وَوَلَيْكَ فَيَسِّرْهُ لِيخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَإِنْ كَانَ عَدُوَّكَ فَخُذْ بِنَاصِيَتِهِ إِلَيَّ مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ قَطُّ قَالَ أَبُو حَازِمٍ قَدْ أُوجِزْتُ وَأَكْثَرْتُ إِنْ كُنْتُ مِنْ أَهْلِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ أَهْلِهِ فَمَا يَنْفَعُنِي أَنْ أُرْمَى عَنْ قَوْسٍ لَيْسَ لَهَا وَتَرٌّ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ أَوْصِنِي قَالَ سَأُوصِيكَ وَأَوْجِزُ عَظْمَ رَبِّكَ وَنَزَّهُهُ أَنْ يَرَاكَ حَيْثُ نَهَاكَ أَوْ يَفْقِدَكَ حَيْثُ أَمَرَكَ فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ بَعَثَ إِلَيْهِ بِمِائَةِ دِينَارٍ وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ أَنْفَقَهَا وَلَكَ عِنْدِي مِثْلُهَا كَثِيرٌ. قَالَ فَارْدِّهَا عَلَيْهِ وَكَتَبَ إِلَيْهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُعِيدَكَ بِاللَّهِ أَنْ يَكُونَ سُؤْلُكَ إِيَّايَ هَزْلًا أَوْ رِدْوِي عَلَيْكَ بَدْلًا وَمَا أَرْضَاهَا لَكَ فَكَيْفَ أَرْضَاهَا لِنَفْسِي. وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ لَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهَا رِعَاءَ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمْ جَارِيَتَيْنِ تَدُودَانِ فَسَأَلَهُمَا



طرف سو دینا بھیجے اور لکھا: ”ان کو خرچ کرو آپ کے لئے میرے پاس اس کی مثل بہت زیادہ ہیں۔“ راوی کہتا ہے کہ ابو حازم نے واپس کر دیا اور اسے لکھا: ”اے امیر المؤمنین! میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں کہ آپ مجھ سے کوئی فضول سوال کریں۔ یا آپ اور تیری بخشش کو تجھ پر واپس کر دوں اور میں انہیں آپ کے لئے بھی پسند نہیں کرتا اپنے لئے کیسے پسند کروں گا اور اس کی طرف یہ لکھا: ”موسیٰ بن عمران جب مدین میں پانی کے پاس پہنچے تو وہاں چرواہوں کو پایا۔ جو پانی پلا رہے تھے۔ اور ان کے علاوہ دو لڑکیوں کو پایا جو (اپنے جانوروں کو) روک رہی تھیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ”ہم چرواہوں کے لوٹ جانے کے بعد پلائیں گی کیونکہ ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے۔“ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں پانی پلایا پھر سائے کی طرف چلے۔ اور کہا: ”اے میرے رب! میں اس بھلائی کا محتاج ہوں۔ جو تو نے میرے پاس اتاری۔“ اور یہ بات اس وجہ سے کہی کہ وہ بھوکے اور خوفزدہ تھے۔ اور کہیں امن نہ پایا تو اپنے رب سے سوال کیا۔ اور لوگوں سے سوال نہ کیا۔ اور چرواہے نہ سمجھ سکے اور دونوں لڑکیاں سمجھ گئیں۔ جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس گئیں تو انہوں نے اس قصے کی اور موسیٰ کی بات کی خبر دی۔ تو ان کے باپ نے کہا اور وہ شعیب تھے: ”کہ وہ آدمی بھوکا ہے۔“ ان دونوں میں سے ایک سے کہا کہ اسے بلا لاؤ۔ جب وہ موسیٰ کے پاس گئی تو اس کی عزت کی اور اپنے چہرے کو چھپایا۔ اور کہنے لگی: ”میرا باپ تجھے بلا رہا ہے

فَقَالَتْ لَا نَسْقِي حَتَّى يُصَدِّرَ الرَّعَاءَ  
وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى  
إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ  
إِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ  
جَائِعًا خَائِفًا لَا يَأْمَنُ فَسَأَلَ رَبَّهُ وَلَمْ  
يَسْأَلِ النَّاسَ فَلَمْ يَفْطِنِ الرَّعَاءُ  
وَقَطِنَتِ الْجَارِيَتَانِ فَلَمَّا رَجَعَتَا إِلَى  
أَبِيهِمَا أَخْبَرَتَاهُ بِالْقِصَّةِ وَبِقَوْلِهِ فَقَالَ  
أَبُوهُمَا وَهُوَ شَعِيبٌ هَذَا رَجُلٌ جَائِعٌ  
فَقَالَ لِيَأْخُذْهُمَا أَذْهَبِي فَأَذِيعِهِ فَلَمَّا  
أَتَتْهُ عَظَمَتُهُ وَعَطَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ إِنَّ  
أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيكَ أَجْرَ مَا  
سَقَيْتَ لَنَا فَسَقَى عَلَى مُوسَى حِينَ  
ذَكَرْتَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا وَلَمْ يَجِدْ  
بُذًا مِنْ أَنْ يَتَّبِعَهَا إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ الْجِبَالِ  
جَائِعًا مُسْتَوْحِشًا فَلَمَّا تَبِعَهَا هَبَّتِ  
الرِّيحُ فَجَعَلَتْ تَصْفِقُ يَأْبَاهَا عَلَى  
ظَهْرِهَا فَتَصِفُّ لَهُ عَجِيزَتَهَا وَكَانَتْ  
ذَاتَ عَجْزٍ وَجَعَلَ مُوسَى يُعْرِضُ مَرَّةً  
وَيَغْضُ أُخْرَى فَلَمَّا عِيلَ صَبْرُهُ نَادَاهَا  
يَا أُمَّةَ اللَّهِ كُونِي خَلْفِي وَأَرِنِي  
السَّمْتَ بِقَوْلِكَ ذَا. فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى  
شُعَيْبٍ إِذَا هُوَ بِالْعِشَاءِ مُهَيَّأً فَقَالَ لَهُ  
شُعَيْبٌ اجْلِسْ يَا شَابُّ فَنَعَشَ. فَقَالَ

تاکہ تجھے اس کی مزدوری دے جو تو نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے۔“ جس وقت اس نے اپنے جانوروں کو پانی پلانے کی مزدوری کا ذکر کیا تو یہ بات موسیٰ علیہ السلام پر مشکل گزری۔ اور انہوں نے اس بات کے علاوہ کوئی چارا نہ سمجھا کہ اس کے پیچھے چلیں کیونکہ وہ ان پہاڑوں کے درمیان بھوکے اور خوفزدہ تھے۔ جب وہ اس کے پیچھے چلنے لگے تو ہوا تیز چلنے لگی اور اس لڑکی کے کپڑوں کو اس کی پشت سے اڑانے لگی۔ تو موسیٰ کو اس کا پچھلا حصہ نظر آنے لگا۔ اور وہ بڑے سرینوں والی تھی۔ اور موسیٰ کبھی منہ پھیر لیتے اور کبھی آنکھیں بند کر لیتے جب برداشت نہ ہوا تو اسے آواز دی: ”اے اللہ کی بندی! میرے پیچھے ہو جا اور مجھے یہ کہہ کر راستہ دکھا کہ وہ (راستہ) ہے۔“ جب شعیب کے پاس گئے تو کھانا تیار تھا۔ شعیب نے ان سے کہا: ”اے نوجوان! بیٹھ جا اور کھانا کھا لے۔“ موسیٰ نے ان سے کہا: ”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“ شعیب نے ان سے کہا: ”کیوں، کیا تم بھوکے نہیں ہو؟“ موسیٰ نے کہا: ”کیوں نہیں مگر میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ یہ اس کے عوض میں نہ ہو جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلایا ہے۔ اور میں ایسے خاندان سے ہوں جو سونے سے بھری ہو زمین کے بدلہ میں بھی اپنے دین سے کچھ فروخت نہیں کرتے۔“ شعیب نے کہا: ”نہیں اے نوجوان! میری اور میرے آباء و اجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان کو دعوت دیتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں۔“ تو موسیٰ بیٹھ گئے اور بیٹھ کر کھانا کھایا۔ ”اگر یہ سودینار اس کے بدلہ میں ہیں جو میں نے بیان کیا ہے تو مجبوری کی حالت میں مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اس سے زیادہ حلال ہے اور اگر یہ بیت المال سے ملا ہے تو میرے علاوہ اور بہت سے حقدار ہیں۔ اور آپ نے ہمارے درمیان تقسیم میں برابری کی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں۔“

لَهُ مُوسَىٰ أَعُوذُ بِاللَّهِ فَقَالَ لَهُ شُعَيْبٌ لِمَ  
أَمَا أَنْتَ جَائِعٌ. قَالَ بَلَىٰ وَلَكِنِّي  
أَخَافُ أَنْ يَكُونَ هَذَا عَوَضًا لِمَا  
سَقَيْتُ لَهُمَا وَإِنَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ لَا نَبِيعُ  
شَيْئًا مِنْ دِينِنَا بِمِلْءِ الْأَرْضِ ذَهَبًا.  
فَقَالَ لَهُ شُعَيْبٌ لَا يَا شَابُّ وَلَكِنَّهَا عَادَتِي  
وَعَادَةُ آبَائِي نُقْرِي الضَّيْفَ وَنُطْعِمُ  
الطَّعَامَ فَجَلَسَ مُوسَىٰ فَأَكَلَ. فَإِنْ  
كَانَتْ هَذِهِ الْمِائَةُ دِينَارٍ عَوَضًا لِمَا  
حَدَّثْتُكَ فَالْمَيْتَةُ وَالِدَمُّ وَلِنَعْمِ الْخِنْزِيرِ  
فِي حَالِ الْإِضْطِرَارِ أَحَلُّ مِنْ هَذِهِ وَإِنْ  
كَانَ لِحَقِّي لِي فِي بَيْتِ الْمَالِ قَلْبِي فِيهَا  
نُظْرًا فَإِنْ سَاوَيْتَ بَيْنَنَا وَإِلَّا فَلَيْسَ لِي  
فِيهَا حَاجَةٌ ❶

**فوائد:** ..... حق کہنا اور ڈٹ جانا یہی علماء کی شان ہے کہ نہ تو مال کی لالچ اور نہ ہی سلطنت کا خوف

کوئی بھی چیز ان کے انحراف کا باعث نہ بن سکی۔

674- أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَانَ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَسَمَلِيِّ .....

زید عی بیان کرتے ہیں کہ بعض علماء نے کہا: ”اے صاحب علم! اپنے علم پر عمل کر اور اپنے مال سے زائد حصہ لوگوں کو دے اور اپنی زائد بات کو روک لے۔ صرف وہ بات کہو جو تجھے تیرے رب کے نزدیک نفع دے۔ اے صاحب علم! جس بات کا تجھے علم ہوا پھر تو نے اس پر عمل نہ کیا تو جس وقت تو اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو یہ بات تیری جنت اور معذرت کو ختم کر دی گی۔ اے صاحب علم! اللہ کی عبادت جس کا تجھے حکم کیا گیا ہے وہ تجھے اس کی نافرمانی سے روکے گی۔ جس سے تجھے منع کیا گیا ہے۔ اے صاحب علم! اپنے کام میں کمزور اور غیر کے کام میں مضبوط نہ ہو۔ اور اے صاحب علم! دوسروں کا کام تجھے اپنے کام سے نہ روکے۔ اے صاحب علم! علماء کی تعظیم کر اور ان پر ہجوم رکھ اور ان کی باتیں سنو اور ان سے جھگڑا نہ کرو۔ اے صاحب علم! علماء کے علم کی وجہ سے ان کی تعظیم کر اور جاہلوں کو ان کی جہالت کی وجہ سے چھوٹا جان اور ان کو دور نہ کر بلکہ ان کو قریب کر اور ان کو علم پڑھا اے عالم! کسی مجلس میں کوئی بات نہ کر حتیٰ کہ تو اسے سمجھ لے۔ تو کسی کی بات کا جواب نہ دے حتیٰ کہ اس کو سمجھ لے جو اس نے تجھے بات کہی۔ اے صاحب علم! اللہ سے اور لوگوں سے دھوکا نہ کھا کیونکہ اللہ سے دھوکا کھانا یہ ہے کہ اس کے حکم کو چھوڑ دیا جائے۔ اور لوگوں سے دھوکا کھانا یہ ہے کہ ان کی

أَخْبَرَنَا زَيْدُ الْعَمِيْنُ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ أَنَّهُ قَالَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ اْعْمَلْ بِعِلْمِكَ وَأَعْطِ فَضْلَ مَالِكَ وَأَحْبِسِ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِكَ إِلَّا بِشَيْءٍ مِنَ الْحَدِيثِ يَنْفَعُكَ عِنْدَ رَبِّكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّ الْأَدَى عِلِمْتُ ثُمَّ لَمْ تَعْمَلْ بِهِ قَاطِعٌ حُجَّتِكَ وَمَعْدِرَتِكَ عِنْدَ رَبِّكَ إِذَا لَقِيْتَهُ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّ الْأَدَى أُمِرْتُ بِهِ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ لِيَشْغَلَكَ عَمَّا نُهِيتَ عَنْهُ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا تَكُونَنَّ قَوِيًّا فِي عَمَلٍ غَيْرِكَ ضَعِيفًا فِي عَمَلٍ نَفْسِكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا يَشْغَلَنَّكَ الْأَدَى لِغَيْرِكَ عَنِ الْأَدَى لَكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ جَالِسِ الْعُلَمَاءِ وَزَاحِمَهُمْ وَاسْتَمِعْ مِنْهُمْ وَدَعْ مُنَازَعَتَهُمْ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ عَظْمُ الْعُلَمَاءِ لِعِلْمِهِمْ وَصَغُرُ الْجَهَالِ لِجَهْلِهِمْ وَلَا تَبَاْعِدْهُمْ وَقَرِّبْهُمْ وَعَلِمْتَهُمْ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا تُحَدِّثْ بِحَدِيثٍ فِي مَجْلِسٍ حَتَّى تَفْهَمَهُ وَلَا تُجِبْ امْرَأً فِي قَوْلِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مَا قَالَ

خواہشات کی فرمانبرداری کی جائے۔ اور اللہ کی طرف سے اس چیز سے ڈر جس چیز سے اس نے تجھے ڈرایا ہے۔ اور لوگوں کو اس کے فتنے سے خبردار کرو۔ اے صاحب علم! دن کی روشنی سورج کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ اسی طرح علم اللہ کی فرمانبرداری کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ اے صاحب علم! کھیتی پانی اور مٹی کے بغیر درست نہیں ہوتی اس طرح ایمان، علم اور عمل کے بغیر درست نہیں ہوتا۔ اے صاحب علم! ہر مسافر زادراہ لیتا ہے اور قریب ہے کہ جب اسے زادراہ کی ضرورت پڑے تو وہ چیز پائے جو اس نے زادراہ لی ہے اس طرح ہر عمل کرنے والا جب اسے آخرت میں عمل کی ضرورت پڑے گی تو دنیا میں جو کچھ اس نے عمل کیا تھا۔ اس کا ثواب پائے گا۔ اے صاحب علم! جب اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنی عبادت پر تجھے آمادہ کرے تو جان لے اس نے صرف یہی چاہا ہے کہ تجھ پر ظاہر کر دے کہ اس کے نزدیک تیری عزت ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور کی طرف نہ گھومنا ورنہ تو اس کی عزت سے ذلت کی طرف لوٹ آئے گا۔ اے صاحب علم! اگر تو پتھر اور لوہا اکٹھا کرے تو تجھ پر اس سے زیادہ آسان ہے کہ تو اپنی بات کسی ایسے آدمی کے پاس بیان کرے جو تیری بات کو نہ سمجھ سکتا ہو اور اس شخص کی مثال جو اپنی بات اس کے پاس بیان کرتا ہے جو قبول نہیں کرتا اس شخص کی طرح ہے جو مردے کو پکارتا ہے اور قبروں والوں کے لئے کھانا رکھتا ہے۔“

لَكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا تَغْتَرَّ بِاللَّهِ  
وَلَا تَغْتَرَّ بِالنَّاسِ فَإِنَّ الْعُرَّةَ بِاللَّهِ تَرُكُ  
أَمْرِهِ وَالْعُرَّةَ بِالنَّاسِ اتِّبَاعُ أَهْوَائِهِمْ  
وَاحْتِدَارُ مِنَ اللَّهِ مَا حَذَرَكَ مِنْ نَفْسِهِ  
وَاحْتِدَارُ مِنَ النَّاسِ فِئْتَهُمْ يَا صَاحِبَ  
الْعِلْمِ إِنَّهُ لَا يَكْمُلُ ضَوْءُ النَّهَارِ إِلَّا  
بِالشَّمْسِ كَذَلِكَ لَا تَكْمُلُ الْحِكْمَةُ  
إِلَّا بِطَاعَةِ اللَّهِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّهُ لَا  
يَصْلُحُ الْمَرْزُوعُ إِلَّا بِالمَاءِ وَالتُّرَابِ  
كَذَلِكَ لَا يَصْلُحُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِالْعِلْمِ  
وَالْعَمَلِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ كُلُّ مُسَافِرٍ  
مُتَزَوِّدٌ وَسَيَجِدُ إِذَا احتَاجَ إِلَى زَادِهِ مَا  
تَزَوَّدَ وَكَذَلِكَ سَيَجِدُ كُلُّ عَامِلٍ إِذَا  
احتَاجَ إِلَى عَمَلِهِ فِي الآخِرَةِ مَا عَمِلَ  
فِي الدُّنْيَا يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ  
أَنْ يَحْضَلَكَ عَلَى عِبَادَتِهِ فَاعْلَمْ أَنَّهُ  
إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يَبَيِّنَ لَكَ كَرَامَتَكَ عَلَيْهِ  
فَلَا تَحْوَلَنَّ إِلَى غَيْرِهِ فَتَرْجِعَ مِنْ كَرَامَتِهِ  
إِلَى هَوَانِهِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذَا  
تَنَقَّلَ الْحِجَارَةَ وَالْحَدِيدَ أَهْوَنُ  
عَلَيْكَ مِنْ أَنْ تُحَدِّثَ مَنْ لَا يَعْقِلُ  
حَدِيثَكَ وَمَنْ لَمْ يَحْدِثْ مَنْ لَا  
يَعْقِلُ حَدِيثَهُ كَمَنْ لَمْ يَنَادِ  
الْمَيِّتَ وَيَضَعَ الْمَائِدَةَ لِأَهْلِ

الْقُبُورِ ۱

**فوائد:** ..... کیا ہی بہترین مثال ہے کہ جاہلوں میں علمی گفتگو ایسے ہی ہے کیا جیسے قبر والوں کے لیے دسترخوان لگانا یا مردے کو پکارنا۔ جس طرح مردے دسترخوان سے کچھ نہیں اٹھا سکتے۔ اسی طرح جاہلوں کے دامن ہمیشہ علم سے خالی رہتے ہیں۔

[57]..... بَابِ رِسَالَةِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْخَوَاصِ الشَّامِيِّ

عباد بن عباد خواص شامی کا خط

عبد الملک بن سلیمان ابو عبد الرحمن انطاکی کہتے ہیں کہ ابو عقبہ عباد بن عباد خواص شامی نے لکھا کہ ”حمیر صلوة کے بعد تم لوگ سمجھو اور سمجھ بڑی نعمت ہے کیونکہ بہت سے عقلمند جن کا دل اس چیز کی گہرائی اور باریکی میں جانے کی وجہ کی وجہ سے جو اس کے لئے نقصان دہ ہے ضروری چیز سے فائدہ اٹھانے سے رکا ہوا ہے حتیٰ کہ وہ اسے بھول گیا۔ اور یہ بات انسان کے کمال عقل سے ہے کہ وہ اس چیز پر غور نہ کرے جو قابل غور نہیں ہے تاکہ اس کا کمال عقل اس کے لیے اچھے اعمال میں اپنے سے کم تر کے ساتھ مقابلہ کرنے میں وبال جان نہ بن جائے، شخص سے گرفت نہ کرے یا وہ جس کا دل کسی بدعت میں مشغول ہو۔ جس نے اپنے دین کو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے علاوہ اور لوگوں کے سپرد کر دیا ہے یا اس بدعت کے متعلق اپنے رائے پر اکتفا کیا۔ کہ اس کو اسی میں ہدایت اور اس کو چھوڑنے میں گمراہی نظر آتی ہے۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ اس نے اسے قرآن سے لیا ہے۔ حالانکہ وہ قرآن سے راہنماؤں کی طرف دعوت دیتا ہے۔ کیا اس کے اور اس کے ساتھیوں

675. أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْخَوَاصِ الشَّامِيِّ أَبِي عُتْبَةَ قَالَ أَمَا بَعْدُ اعْقِلُوا وَالْعَقْلُ بِنِعْمَةٍ قُرْبٌ ذِي عَقْلٍ قَدْ شُغِلَ قَلْبُهُ بِالتَّعَمُّقِ فِيمَا هُوَ عَلَيْهِ ضَرُرٌ عَنِ الْإِنْتِفَاعِ بِمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ حَتَّى صَارَ عَنْ ذَلِكَ سَاهِبًا وَمِنْ فَضْلِ عَقْلِ الْمَرْءِ تَرُكُ النَّظَرِ فِيمَا لَا نَظَرَ فِيهِ حَتَّى لَا يَكُونَ فَضْلَ عَقْلِهِ وَبِأَلَا عَلَيْهِ فِي تَرُكِ مُنَافَسَةِ مَنْ هُوَ دُونَهُ فِي الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ أَوْ رَجُلٍ شُغِلَ قَلْبُهُ بِبِدْعَةٍ قَلَّدَ فِيهَا دِينَهُ رَجَالًا دُونَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ اكْتَفَى بِرَأْيِهِ فِيمَا لَا يَرَى الْهُدَى إِلَّا فِيهَا وَلَا يَرَى الضَّلَالَةَ إِلَّا بِتَرْكِهَا يَزْعُمُ أَنَّهُ أَخَذَهَا مِنَ الْقُرْآنِ وَهُوَ يَدْعُو إِلَى

۱ اسنادہ مظلم داری بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

سے پہلے قرآن جاننے والے نہ تھے۔ جو اس کی محکم آیات پر عمل کرتے تھے اور اس کی مشابہات پر ایمان رکھتے تھے۔ اور قرآن کی طرف سے وہ نہایت کھلے ہوئے راستہ کے نشانات پر تھے۔ اور قرآن رسول اللہ ﷺ کا پیشوا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے پیشوا تھے۔ اور آپ کے صحابہ اپنے بعد والوں کے پیشوا تھے۔ وہ لوگ تھے جو شہروں میں مشہور و معروف تھے۔ اور باوجود اس کے کہ ان کے آپس میں اختلاف تھے وہ بدعتوں کے رد میں متفق تھے۔ اور بدعتوں کو ان کی رائے نے مختلف راستوں میں حیران کر دیا۔ جو میانہ روی سے ٹیڑھے اور سیدھے راستہ سے الگ ہیں۔ اور ان کے امیروں نے ان کو گمراہی کے میدانوں میں تھکا دیا اور وہ ان میں اپنی رفتار سے بھٹکے ہوئے چلے جب شیطان نے ان کی گمراہی کے لئے کوئی بدعت نکالی تو اس کو چھوڑ کر وہ اور کی طرف مائل ہوئے کیونکہ انہوں نے اسلاف کا قول نہ دیکھا۔ اور نہ ہی مہاجرین کی فرمانبرداری کی۔“ عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے زیاد سے کہا: ”کیا تم جانتے ہو کہ اسلام کو کونسی چیز گراتی ہے؟ عالم کی بھول اور منافق کا قرآن سے جھگڑا کرنا اور گمراہ پیشوا۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو، غیبت اور چغلی اور دوغلے پن سے بچو جو تمہارے قرآن کے حافظوں اور مسجد میں رہنے والوں میں موجود ہے اور ذکر کیا گیا ہے کہ دنیا میں دوغلہ پن اختیار کرنے والے دوزخ میں بھی ایسا ہی کریں گے۔ غیبت کرنے والا تجھ سے ملتا ہے تو تجھ سے دوسرے کی غیبت کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ تو اس کی غیبت کو

فِرَاقِ الْقُرْآنِ أَمَّا كَانَ لِلْقُرْآنِ حَمَلَةٌ قَبْلَهُ وَقَبْلَ أَصْحَابِهِ يَعْمَلُونَ بِمُحْكَمِهِ وَيُؤْمِنُونَ بِمُتَشَابِهِهِمْ وَكَانُوا مِنْهُ عَلَى مَنَارٍ كَوَضَّحِ الطَّرِيقِ فَكَانَ الْقُرْآنُ إِمَامًا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِمَامًا لِأَصْحَابِهِ وَكَانَ أَصْحَابُهُ أُمَّةً لِمَنْ بَعْدَهُمْ رَجَالٌ مَعْرُوفُونَ مَسُوبُونَ فِي الْبُلْدَانِ مُتَّفِقُونَ فِي الرَّدِّ عَلَى أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ مَعَ مَا كَانَ بَيْنَهُمْ مِنَ الْاِخْتِلَافِ وَتَسْتَجْعُ أَصْحَابُ الْأَهْوَاءِ بِرَأْيِهِمْ فِي سُبُلٍ مُخْتَلِفَةٍ جَائِرَةٍ عَنِ الْقَصْدِ مُفَارِقَةٍ لِلصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ فَتَوَهَّتْ بِهِمْ أَدِلَّةٌ وَهُمْ فِي مَهَامَةٍ مُضَلَّةٍ فَأَمَعُوا فِيهَا مُتَعَسِّفِينَ فِي تَبَيُّهِمْ كُلَّمَا أَحَدَتْ لَهُمُ الشَّيْطَانُ بِدَعَا فِي ضَلَالَتِهِمْ انْتَقَلُوا مِنْهَا إِلَى غَيْرِهَا لِأَنَّهُمْ لَمْ يَطْلُبُوا أَثَرِ السَّالِفِينَ وَلَمْ يَقْتَدُوا بِالْمُهَاجِرِينَ وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لِيَزَادَ هَلْ تَدْرِي مَا يَهْدِيهِمُ الْإِسْلَامَ زَلَّةٌ عَالِمٍ وَجِدَالٌ مُنَاقٍ بِالْقُرْآنِ وَأُمَّةٌ مُضَلُّونَ اتَّقُوا اللَّهَ وَمَا حَدَّثَ فِي قُرَائِكُمْ وَأَهْلِ مَسَاجِدِكُمْ مِنَ الْغَيْبَةِ وَالنَّمِيمَةِ وَالْمَشْيِ بَيْنَ النَّاسِ بِوَجْهَيْنِ

پسند کرتا ہے اور تیرے ساتھی کے پاس جاتا ہے تو تیرے بارے میں اس سے اسی طرح کی باتیں کرتا ہے اور تم دونوں سے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے اور تم دونوں سے وہ بات چھپی رہتی ہے جو دوسرے ساتھی کے پاس کرتا ہے جس کے سامنے ہوتا ہے اس طرح سامنے ہوتا ہے جس طرح دوست سامنے ہوتا ہے اور جس کی پیٹھ پیچھے ہوتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے دشمن ہوتا ہے۔ جس کے سامنے ہوتا ہے اس کی خصوصیت ظاہر ہوتی ہے اور جس کے پیٹھ پیچھے ہوتا ہے۔ اس کی عزت باقی نہیں رہتی۔ جس کے پاس ہوتا ہے، اسے تعریف سے دھوکا دیتا ہے اور جس کی سے غائب ہوتا ہے۔ اس کی غیبت کرتا ہے۔ اے اللہ کے بندو! کیا تم لوگوں میں کوئی اچھا آدمی اور اصلاح کرنے والا نہیں جو اس مکاری کو ختم کرے اور اپنے مسلمان کی عزت کا دفاع کرے، بلکہ اس کو ان کی خواہش معلوم ہوئی تو اس نے ان سے اپنی ضرورت پوری کی اور انہوں نے بھی اس کی ضرورت پوری کر دی۔ اور اس نے ان کے دین کے ساتھ اپنے دین کو بھی برباد کیا۔ اس لئے تم اللہ سے ڈرو اور اپنے غیر موجود لوگوں کی عزت سے (برائی کو) دور کرو۔ اور ان کا ذکر بھلائی سے کرو۔ اور اللہ سے اپنی قوم کی خیر خواہی چاہو۔ تم قرآن و حدیث کے عالم ہو اور قرآن کلام نہیں کرتا جب تک اس سے کلام نہ کیا جائے اور سنت خود عمل نہیں کر سکتی یہاں تک کہ اس پر عمل کیا جائے اور جاہل کیسے جان سکے گا جب عالم ہی خاموش ہوگا اور ظاہر اُبری بات سے منع نہیں کرے گا اور جو بھلائی چھوڑ دی گئی ہے اس کا

وَلِسَانَيْنِ وَقَدْ ذُكِرَ أَنَّ مَنْ كَانَ ذَا  
وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي  
النَّارِ يَلْقَاكَ صَاحِبُ الْعَيْبَةِ فَيُعْتَابُ  
عِنْدَكَ مَنْ يَرَى أَنَّكَ تَحِبُّ غَيْبَتَهُ  
وَيُخَالِفُكَ إِلَى صَاحِبِكَ فَيَأْتِيهِ  
عَنْكَ بِمِثْلِهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ أَصَابَ عِنْدَ  
كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا حَاجَتَهُ وَخَفِيَ عَلَى  
كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا أَتَى بِهِ عِنْدَ  
صَاحِبِهِ حُضُورُهُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ  
حُضُورُ الْإِخْوَانِ وَعَيْبَتُهُ عَلَى مَنْ غَابَ  
عَنْهُ عَيْبَةُ الْأَعْدَاءِ مَنْ حَضَرَ مِنْهُمْ  
كَانَتْ لَهُ الْأَثَرَةُ وَمَنْ غَابَ مِنْهُمْ لَمْ  
تَكُنْ لَهُ حُرْمَةٌ يَفْتِنُ مَنْ حَضَرَهُ  
بِالتَّزْكِيَةِ وَيُعْتَابُ مَنْ غَابَ عَنْهُ بِالْعَيْبَةِ  
فَيَا لِعِبَادِ اللَّهِ أَمَا فِي الْقَوْمِ مِنْ رَشِيدٍ  
وَلَا مُصْلِحٍ يَقْمَعُ هَذَا عَنْ مَكِيدَتِهِ  
وَيَرُدُّهُ عَنْ عَرْضِ أُخِيهِ الْمُسْلِمِ بَلْ  
عَرَفَ هَوَاهُمْ فِيمَا مَثَى بِهِ إِلَيْهِمْ  
فَاسْتَمَكْنَ مِنْهُمْ وَأَمَكْنُوهُ مِنْ حَاجَتِهِ  
فَأَكَلْ بِدِينِهِ مَعَ أَذْيَانِهِمْ فَاللَّهُ اللَّهُ  
ذُبُّوا عَنْ حُرْمِ أَعْيَابِكُمْ وَكُفُّوا  
أَلْسِنَتَكُمْ عَنْهُمْ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَنَاصِحُوا  
اللَّهُ فِي أُمَّتِكُمْ إِذْ كُنْتُمْ حَمَلَةَ الْكِتَابِ  
وَالسُّنَّةِ فَإِنَّ الْكِتَابَ لَا يَنْطِقُ حَتَّى

حکم نہیں کرے گا۔ حالانکہ جنہیں کتاب دی گئی اللہ نے ان سے وعدہ لیا ہے کہ: ”وہ اسے لوگوں کے سامنے بیان کریں گے اور اسے نہیں چھپائیں گے۔“ تم اللہ سے ڈرو، کیونکہ تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں پرہیزگاری کمزور اور عاجزی کم ہو گئی ہے۔ اور علم کو اس کے بگاڑنے والوں نے حاصل کیا اور انہوں نے اس بات کو پسند کیا کہ وہ علم حاصل کر کے مشہور ہوں اور اس بات کو نا پسند کیا کہ علم برباد کرنے میں مشہور ہوں۔ اس میں غلطیاں داخل کرنے کی وجہ سے انہوں نے علم میں اپنی خواہشات کے موافق کام کیا۔ اور مسائل کو انہوں نے صحیح باتوں سے پھیر کر جسے انہوں نے چھوڑ دیا ان غلط باتوں کی طرف لے جاتے ہیں جس پر انہوں نے عمل کیا۔ لہذا ان کے گناہ ایسے ہیں جو بخشے نہیں جاتے اور ان کا قصور ایسا ہے جس کا اقرار نہیں کیا جاتا۔ جب راہبر ہی راستہ سے بھٹکا ہوا ہو تو راہ رو اور راستہ تلاش کرنے والا سیدھی راہ کیسے پائے گا انہوں نے دنیا کو پسند کیا اور دنیا داروں کے مرتبہ کو نا پسند کیا لہذا وہ عیش و عشرت میں تو ان کے شریک رہے اور بات چیت میں ان سے الگ رہے اور باتوں کے ذریعہ سے انہوں نے اپنے آپ سے اس بات کو دور کرنا چاہا کہ دنیا داروں کی طرف ان کی نسبت کی جائے۔ لہذا وہ جس چیز کی نفی کرتے تھے اس سے بیزار نہ ہو سکے۔ اور جس چیز کی طرف انہوں نے نسبت کی اس میں داخل نہ ہو سکے۔ کیونکہ جو شخص حق پر عمل کرے وہ (اپنے عمل سے) بولتا ہے اگرچہ خاموش ہی ہو۔ اور ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

يُنطِقُ بِهِ وَإِنَّ السُّنَّةَ لَا تَعْمَلُ حَتَّى يُعْمَلَ بِهَا فَمَتَى يَتَعَلَّمُ الْجَاهِلُ إِذَا سَكَتَ الْعَالِمُ فَلَمْ يُنَكِّرْ مَا ظَهَرَ وَنَمْ يَأْمُرُ بِمَا تَرِكَ وَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ اتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ رَقِيَ فِيهِ الْوَرَعُ وَقَلَّ فِيهِ الْخُشُوعُ وَحَمَلَ الْعِلْمُ مَفْسِدُوهُ فَأَحْبَبُوا أَنْ يُعْرِفُوا بِحَمَلِهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُعْرِفُوا بِإِضَاعَتِهِ فَنَطَقُوا فِيهِ بِالْهَوَى لَمَّا أَدْخَلُوا فِيهِ مِنَ الْخَطَا وَحَرَفُوا الْكَلِمَ عَمَّا تَرَكُوا مِنَ الْحَقِّ إِلَى مَا عَمِلُوا بِهِ مِنْ بَاطِلٍ فَذُنُوبُهُمْ ذُنُوبٌ لَا يُسْتَغْفَرُ مِنْهَا وَتَقْصِيرُهُمْ تَقْصِيرٌ لَا يُعْتَرَفُ بِهِ كَيْفَ يَهْتَدِي الْمُسْتَدِلُّ الْمُسْتَرْشِدُ إِذَا كَمَانَ الدَّلِيلُ حَائِرًا؟ أَحَبُّوا الدُّنْيَا وَكَرِهُوا مَنْزِلَةَ أَهْلِهَا فَشَارَكُوهُمْ فِي الْعَيْشِ وَزَايَلُوهُمْ بِالْقَوْلِ وَدَافَعُوا بِالْقَوْلِ عَنِ أَنْفُسِهِمْ أَنْ يُنْسَبُوا إِلَى عَمَلِهِمْ فَلَمْ يَتَبَرَّتُوا مِمَّا اتَّفَقُوا مِنْهُ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي مِمَّا نَسَبُوا إِلَيْهِ أَنْفُسَهُمْ لِأَنَّ الْعَامِلَ بِالْحَقِّ مُتَكَلِّمٌ وَإِنْ سَكَتَ وَقَدْ ذُكِرَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ



فرماتا ہے: ”میں دانا کے ہر قول کو قبول نہیں کرتا، مگر میں اس کی خواہش اور ارادے کو دیکھتا ہوں اگر اس کی خواہش اور ارادہ میرے لئے ہو تو اس کی خاموشی کو اپنی تعریف اور عزت قرار دیتا ہوں اگرچہ وہ بات نہ کرے۔“ اور اللہ فرماتا ہے: ”تورات دیئے گئے لوگوں کی کی مثال جنھوں نے پھر اسے نہ اٹھایا (یعنی اس پر عمل نہ کیا) اس گدھے کی طرح ہے جو بوجھ اٹھاتا ہے۔“ (الحجۃ: آیت نمبر ۵) اور اللہ فرماتا ہے: ”جو کچھ ہم نے تمہیں دیا اسے مضبوطی سے تھام لو۔“ (بقرہ: ۶۳) یعنی جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرو۔ لہذا حدیث پر عمل کئے بغیر اس کے زبانی نسبت پر اکتفا نہ کرو کیونکہ حدیث پر عمل کئے بغیر اس کا دعویٰ کرنا قول جھٹلانا ہے اور علم کا برباد کرنا۔ اور بدعتوں کی برائی اس غرض سے نہ کرو کہ اس سے تمہیں زینت حاصل ہو۔ کیونکہ کا بگاڑ تمہاری بھلائی میں زیادتی نہیں کر سکتا۔ اور بدعات والوں پر سرکشی کرتے ہوئے انھیں عیب نہ لگاؤ۔ کیونکہ یہ سرکشی تمہارے نفسوں کی برائی کی وجہ سے ہے۔ اور حکیم کو لائق نہیں کہ وہ بیمار کا ایسی دوا سے علاج کرے جو بیمار کو تو اچھا کر دے مگر وہ خود بیمار ہو جائے۔ کیونکہ جب وہ بیمار ہو گا تو بیماروں کا علاج چھوڑ کر اپنے مرض میں مشغول ہو جائے گا۔ بلکہ اس کے لائق یہ ہے کہ اپنے نفس کے لئے صحت کا طلب گار رہے۔ تاکہ وہ بیماروں کے علاج پر قادر رہے۔ لیکن تمہارا معاملہ ان باتوں کے بارے میں جن سے اپنے بھائیوں کو منع کرتے ہو اس طرح تم اپنی جانوں کے لیے پسند کرو اور اللہ کی رضا کے لیے ان سے خیر خواہی

اتَّقِبَلْ وَلَكِنِّي أَنْظُرُ إِلَى هَمِّهِ وَهَوَاهُ  
فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ لِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ  
حَمْدًا وَوَقَارًا لِي وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ وَقَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا التَّوْرَةَ  
ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا لَمْ يَعْمَلُوا بِهَا كَمَا  
الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَثْقَالَ كَثِيرًا وَقَالَ  
خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ قَالِ الْعَمَلُ بِمَا  
فِيهِ وَلَا تَكْتَفُوا مِنَ السَّنَةِ بِأَنْتَ حَالِهَا  
بِالْقَوْلِ دُونَ الْعَمَلِ بِهَا فَإِنَّ أَنْتَ حَالِ  
السَّنَةِ دُونَ الْعَمَلِ بِهَا كَذِبٌ بِالْقَوْلِ  
مَعَ إِضَاعَةِ الْعَمَلِ وَلَا تَعْيَبُوا بِالْبَدْعِ  
تَزِينًا بَعِيْبَهَا فَإِنَّ فَسَادَ أَهْلِ الْبَدْعِ  
لَيْسَ بِزَانِدٍ فِي صَلَاحِكُمْ وَلَا تَعْيَبُوهَا  
بَغْيًا عَلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ الْبَغْيَ مِنْ فَسَادِ  
أَنْفُسِكُمْ وَلَيْسَ يَنْبَغِي لِلطَّيِّبِ أَنْ  
يُدَاوِيَ الْمَرْضَى بِمَا يُبْرِيهِمْ وَيَمْرِضُهُ  
فَإِنَّهُ إِذَا مَرِضَ اشْتَغَلَ بِمَرَضِهِ عَنْ  
مُدَاوِيهِمْ وَلَكِنْ يَنْبَغِي أَنْ يَلْتَمِسَ  
لِنَفْسِهِ الصَّحَّةَ لِيَقْوَى بِهِ عَلَى عِلَاجِ  
الْمَرْضَى فَلْيَكُنْ أَمْرُكُمْ فِي مَا تَكْرَهُونَ  
عَلَى إِخْوَانِكُمْ نَظْرًا مِنْكُمْ لِأَنْفُسِكُمْ  
وَنَصِيحَةً مِنْكُمْ لِرَبِّكُمْ وَشَفَقَةً مِنْكُمْ  
عَلَى إِخْوَانِكُمْ وَأَنْ تَكُونُوا مَعَ ذَلِكَ  
بِعُيُوبِ أَنْفُسِكُمْ أَعْنَى مِنْكُمْ بِعُيُوبِ

اور اپنے بھائیوں پر مہربانی ہو۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی ہو کہ غیروں کے عیب کی نسبت اپنے عیب کی اصلاح زیادہ مقصود ہو۔ اور یہ کہ تم لوگوں میں ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہو۔ اور یہ بھی ہو کہ جو شخص تمہیں نصیحت کرے اور تمہاری نصیحت قبول کرے (وہ تمہارے نزدیک نیک بخت ہو) اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اللہ اس پر رحم کرے جو میرا عیب مجھے بتلا دے۔ تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ جو بات تم کہو وہ برداشت کی جائے۔ اور اگر ویسی ہی بات وہ کہے تو تم اس پر غضبناک ہو جاتے ہو۔ تم لوگوں پر ان کی ان باتوں کے متعلق غصہ میں آجاتے ہو جن کو برا سمجھتے ہو۔ اور تم خود اسی طرح ہی کرتے ہو۔ کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر گرفت کی جائے۔ اپنی اور زمانے والوں کی رائے کو ناقص سمجھو اور بات کرنے سے پہلے یقین کر لو اور علم پڑھو اس سے قبل کہ تم عمل کرو۔ کیونکہ ایسا زمانہ آئے گا جس میں حق اور باطل خلط ملط ہو جائیں گے اور اچھی بات بری ہو جائے گی اور بری بات اچھی ہو جائے گی۔ تم سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ان باتوں کے ذریعہ اللہ کے قریب ہونا چاہتا ہے، جو اس کو اللہ سے دُور کر دے اور کتنے ہی اللہ تعالیٰ سے محبت ان باتوں سے پچھتتے ہیں، جن سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”جس شخص کے لئے اس کا برا کام مزین کر دیا گیا ہو وہ اسے اچھا سمجھتا ہو۔“ (فاطر: ۸) لہذا شبہ کی باتوں میں توقف اختیار کرو حتیٰ کہ حق دلیل کے ساتھ واضح ہو جائے۔ کیونکہ جو بغیر علم کے

غَيْرِكُمْ وَأَنْ يَسْتَطِعَ بَعْضُكُمُ بَعْضًا  
النَّصِيحَةَ وَأَنْ يَحْظَىٰ عِنْدَكُمْ مَنْ  
بَدَلَهَا لَكُمْ وَقِيلَهَا مِنْكُمْ وَقَدْ قَالَ عُمَرُ  
بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجِمَ اللَّهُ  
مَنْ أَهْدَىٰ إِلَيَّ عُيُوبِي تُحِبُّونَ أَنْ  
تَقُولُوا فَيَحْتَمَلَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ  
مِثْلُ الَّذِي قُلْتُمْ غَضِبْتُمْ تَجِدُونَ عَلَى  
النَّاسِ فِيمَا تُنْكِرُونَ مِنْ أُمُورِهِمْ  
وَتَأْتُونَ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَا تُحِبُّونَ أَنْ  
يُوجَدَ عَلَيْكُمْ أَتَّهُمُوا رَأَيْكُمْ  
وَرَأَىٰ أَهْلَ زَمَانِكُمْ وَتَبْتَنُوا قَبْلَ أَنْ  
تَكَلِّمُوا وَتَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ تَعْمَلُوا فَإِنَّهُ  
يَأْتِي زَمَانٌ يَشْتَبِهُ فِيهِ الْحَقُّ وَالْبَاطِلُ  
وَيَكُونُ الْمَعْرُوفُ فِيهِ مُنْكَرًا وَالْمُنْكَرُ  
فِيهِ مَعْرُوفًا فَكَمْ مِنْ مُتَقَرِّبٍ إِلَى اللَّهِ  
بِمَا يُبَاعِدُهُ وَمُنْتَحَبٍ إِلَيْهِ بِمَا يُغْضِبُهُ  
عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَقْمَنَ زَيْنَ لَهُ سُوءُ  
عَمَلِهِ فَرَأَاهُ حَسَنًا الْآيَةَ فَعَلَيْكُمْ  
بِالْوُقُوفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ حَتَّى يَبْرُرَ  
لَكُمْ وَاصْبِحِ الْحَقَّ بِالْبَيِّنَةِ فَإِنَّ الدَّاحِلَ  
فِيمَا لَا يَعْلَمُ بِغَيْرِ عِلْمٍ آثِمٌ وَمَنْ نَظَرَ  
لِلَّهِ نَظَرَ اللَّهِ لَهُ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ فَاتَّمُوا  
بِهِ وَأُمُوا بِهِ وَعَلَيْكُمْ بِطَلَبِ أَثَرِ  
الْمَاضِينَ فِيهِ وَلَوْ أَنَّ الْأَخْبَارَ وَالرُّهْبَانَ

ان باتوں میں داخل ہو وہ گنہگار ہے اور جو شخص اللہ کے لئے مہربانی کرے اللہ اس پر مہربانی کرتا ہے۔ قرآن کو لازم پکڑو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ اور اس کا ارادہ کرو۔ اور قرآن کے متعلق پہلے لوگوں کا قول تلاش کرو اگر علماء و فقہاء کو اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ اگر وہ کتاب اور اس کے بیانات کو جاری کریں گے تو ان کی عزت جاتی رہے گی اور ان کا مرتبہ کم ہو جائے گا تو وہ کتاب میں تحریف نہ کرتے اور نہ اسے چھپاتے۔ مگر جب انہوں نے کتاب کے خلاف عمل کیا اور تو اس خوف سے کہ ان کے مرتبہ میں کمی ہو جائے گی اور ان کی برائی لوگوں پر ظاہر ہو جائے گی تو انہوں نے تفسیر کے ذریعہ سے کتاب میں تحریف کی۔ اور جہاں تحریف نہ کر سکے اسے چھپا لیا اور اپنے مرتبہ کو بلند رکھنے کے لئے اپنے کام سے سکوت اختیار کیا اور قوم کی خاطر مدارات کے لیے ان کے عمل سے سکوت اختیار کیا۔ حالانکہ اہل کتاب سے اللہ نے وعدہ لیا ہے کہ وہ اسے لوگوں کے سامنے بیان کریں گے اور اسے نہیں چھپائیں گے، بلکہ وہ خود ہی قوم کے افعال کے حامی بن گئے اور اس میں ان کے دوست بن گئے۔

لَمْ يَتَّقُوا زَوَالَ مَرَاتِبِهِمْ وَفَسَادَ مَنْزِلَتِهِمْ بِإِقَامَةِ الْكِتَابِ وَتَبَيَّنَ مَا حَرَّفُوهُ وَلَا كَتَمُوهُ وَلَكِنَّهُمْ لَمَّا خَالَفُوا الْكِتَابَ بِأَعْمَالِهِمْ اتَّمَسُوا أَنْ يَخْذَعُوا قَوْمَهُمْ عَمَّا صَنَعُوا مَخَافَةَ أَنْ تَفْسُدَ مَنَازِلُهُمْ وَأَنْ يَتَبَيَّنَ لِلنَّاسِ فِسَادُهُمْ فَحَرَّفُوا الْكِتَابَ بِالتَّفْسِيرِ وَمَا لَمْ يَسْتَطِيعُوا تَحْرِيفَهُ كَتَمُوهُ فَسَكْتُوا عَنْ صَنِيعِ أَنْفُسِهِمْ إِبْقَاءَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ وَسَكْتُوا عَمَّا صَنَعَ قَوْمُهُمْ مُصَانَعَةً لَهُمْ وَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ بَلْ مَالَتُوا عَلَيْهِ وَرَقَّفُوا لَهُمْ فِيهِ. ①

**فوائد:** ..... بدعت کے متعلق یہ بات عقل پہ دستک دیتی ہے کہ صاحب البدعہ اسی کو ہدایت خیال کرتا ہے جب کہ اس کے چھوڑنے کو گمراہی اور جسے وہ قرآن کے موافق سمجھ رہا ہوتا ہے حقیقت میں وہ اس کے برعکس ہوتی ہے چونکہ قرآن رسول اللہ ﷺ سے لے کر صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین سبھی نے اس کا مطالعہ کیا ہوتا ہے اس کو سمجھا ہوتا ہے لیکن کسی کی سمجھ میں وہ نکتہ نہیں آتا جو اس صاحب کے ذہن میں سما جاتا ہے۔ یہی اس کی گمراہی کی دلیل ہے۔

# ۱..... کتاب الطهارة

[1].....باب فَرُضِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ

وضو اور نماز کی فرضیت کا بیان

676- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ.....

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”جب ہمیں اس بات سے منع کیا گیا کہ ہم نبی ﷺ سے سوالات کی ابتداء کریں، تو ہم پسند کرتے تھے کہ کوئی عقلمند جنگلی اور دیہاتی نبی کریم ﷺ سے آ کر کوئی بات پوچھے اور ہم آپ کے پاس موجود ہوں۔ ایک وقت ہم اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے دوڑا نو ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے کہا: ”اے محمد ﷺ! بے شک تمہارا قاصد ہمارے پاس گیا اس نے ہم سے یہ بات کہی کہ آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ نے آپ کو بھیجا ہے۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس نے سچ کہا۔“ اس آدمی نے کہا: ”اس ذات کی قسم! جس نے آسمان کو بلند کیا، اور زمین کو بچھایا، اور پہاڑوں کو گاڑا، کیا اللہ نے آپ کو بھیجا ہے؟“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس آدمی نے کہا: ”تمہارے قاصد نے ہم سے کہا ہے آپ کہتے ہیں ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس آدمی نے سچ کہا۔ اس آدمی نے کہا:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا نَهَيْنَا أَنْ نَبْدِيَ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يُقَدِّمَ الْبَدْوِيُّ وَالْأَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلُ النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيُنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَجَنَّا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَسُولَكَ أَنَا فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ فَبِأَلَدِي رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ اللَّهُ أَرْسَلَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ. قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ. قَالَ فَبِأَلَدِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمْرَكَ بِهِذَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ. قَالَ فَإِنَّ

اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا، اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ شخص کہنے لگا: آپ کا قاصد کہتا ہے: ہم پر ایک سال میں ایک ماہ کے روزے فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے، کیا اس بات کا آپ کو اللہ نے حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! وہ کہنے لگا: آپ کے قاصد نے ہمیں کہا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ ہم پر ہمارے مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، کیا اس کا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ کہنے لگا: آپ کے قاصد نے ہمیں کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ جو شخص جانے آنے کی طاقت رکھتا ہو تو اس پر بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا، کیا اللہ نے اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس آدمی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں ان میں سے کسی چیز کو نہیں چھوڑوں گا اور نہ ہی ان میں زیادتی کروں گا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”پھر اعرابی جلدی سے کھڑا ہو گیا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس نے سچ کہا ہے تو جنت میں داخل ہو گا۔“

رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ. قَالَ فَبِالَّذِي أُرْسَلْتَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا فِي أُمُورِنَا الرِّكَاءَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أُرْسَلْتَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ. قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ إِلَى الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ. قَالَ فَبِالَّذِي أُرْسَلْتَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ. قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَدْعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا أُجَاوِزُهُنَّ قَالَ ثُمَّ وَثَبَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ صَدَقَ الْأَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ. ❶

**فوائد:** ..... اسلام کے پانچ ستون ہیں (۱) کلمہ (۲) نماز (۳) زکوٰۃ (۴) روزہ (۵) حج۔ ان میں

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب العلم، باب ماجاء فی العلم (63) ومسلم، کتاب الإیمان، باب : بیان الصلوات التي هي

سے کوئی ایک نکال دیا جائے تو وہ اسلام کی عمارت گرانے کا باعث ہوگا۔ لہذا ان میں سے کسی ایک کا انکار بندے کو کافر کر دیتا ہے۔ نیز ان سب کی ادائیگی پر جنت میں داخلے کی خوشخبری سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی ادائیگی باعث نجات ہے۔ کیونکہ یہ پانچ بنیادی ارکان اصلاح افراد و معاشرہ کا پورا پورا باب اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہیں لہذا ان کی ادائیگی بندے کے ہر کام کو احسان کی طرف مائل کر دیتی ہے۔

677- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.....

انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے کہا: ”اے بنو عبدالمطلب کے لڑکے! تجھ پر سلامتی ہو۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر بھی۔“ اس نے کہا: ”میں آپ کے ماموؤں بنو سعد بن بکر میں سے ایک آدمی ہوں اور میں اپنی قوم کی طرف سے قاصد بن کر آیا ہوں، اور میں تم سے کچھ باتیں پوچھوں گا اور اپنے مسائل میں تم پر سختی کروں گا اور آپ کو قسم دے کر پوچھوں گا اور آپ کے قسم دلانے میں آپ پر سختی کروں گا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے بنو سعد کے بھائی! اپنے سوالات کرو۔ اس نے کہا: ”آپ کو کس نے پیدا کیا؟ اور جو آپ سے پہلے تھے انہیں کس نے پیدا کیا؟ اور جو آپ کے بعد ہوں گے انہیں کون پیدا کرے گا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ۔“ اس نے کہا: ”میں آپ کو اسی کی قسم دیتا ہوں کیا اس نے آپ کو بھیجا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”سات آسمانوں اور سات زمینوں کو کس نے پیدا کیا؟ اور ان کے درمیان رزق کس جاری کیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے۔“ اس نے کہا: ”میں آپ کو اس کی قسم دیتا ہوں کہ اسی نے آپ کو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أُعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غَلَامَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ مِنْ أَخْوَالِكَ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ وَأَنَا رَسُولُ قَوْمِي إِلَيْكَ وَوَأَفِدُهُمْ وَإِنِّي سَأِلُكَ فَمَشِدٌ مُسَأَلِي إِلَيْكَ وَمُنْشِدٌكَ فَمَشِدٌ مُنْشِدِي إِلَيْكَ. قَالَ خُذْ عَنْكَ يَا أَحَابِي سَعْدٍ قَالَ مَنْ خَلَقَكَ وَخَلَقَ مَنْ قَبْلَكَ وَمَنْ هُوَ خَالِقُ مَنْ بَعْدَكَ؟ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَنَشِدُكَ بِذَلِكَ أَهْوَأُ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ وَأَجْرَى بَيْنَهُنَّ الرِّزْقَ؟ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَنَشِدُكَ بِذَلِكَ أَهْوَأُ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ وَأَمَرْنَا رُسُلَكَ أَنْ نُصَلِّيَ فِي الْيَوْمِ

بھیجا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”ہم نے اپنی کتاب میں پایا اور ہمیں آپ کے قاصدوں نے حکم دیا کہ ہم رات اور دن میں پانچ نمازیں ان کے مقررہ وقت میں ادا کریں، میں آپ کو اسی کی قسم دلاتا ہوں کیا اسی نے آپ کو حکم دیا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”ہم نے اپنی کتاب میں پایا اور ہمیں آپ کے قاصدوں نے حکم دیا کہ ہم اپنے مالوں سے زکوٰۃ ادا کریں اور فقیروں کی طرف لوٹائیں، میں آپ کو اسی کی قسم دلاتا ہوں کیا آپ کو اس نے اس کا حکم دیا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ پھر اس نے کہا: ”جو پانچویں بات ہے اس کے متعلق میں آپ سے نہیں پوچھوں گا نہ ہی مجھے اس کی ضرورت ہے۔“ پھر اس نے کہا: ”اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اور میری قوم سے جس نے میری اتباع کی ہم ضرور ان باتوں پر عمل کریں گے۔“ پھر وہ واپس چلا گیا تو نبی ﷺ مسکرائے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اس نے سچ کہا تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔“

وَاللَّيْلَةَ خُمْسَ صَلَوَاتٍ لِمَوَاقِيتِهَا  
فَنَشَدْتِكَ بِذَلِكَ أَهْوَأَ أَمْرِكَ؟ قَالَ  
نَعَمْ قَالَ فَبِنَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ  
وَأَمَرْتَنَا رُسُلَكَ أَنْ نَأْخُذَ مِنْ حَوَائِثِ  
أَمْوَالِنَا فَفَرَدَّهَا عَلَيَّ فَقَرَأَ بِنَا فَنَشَدْتِكَ  
بِذَلِكَ أَهْوَأَ أَمْرِكَ بِذَلِكَ قَالَ نَعَمْ  
ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْخَامِسَةُ فَلَسْتُ  
بِسَائِلِكَ عَنْهَا وَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا ثُمَّ  
قَالَ أَمَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لِأَعْمَلَنَّ  
بِهَا وَمَنْ أَطَاعَنِي مِنْ قَوْمِي ثُمَّ رَجَعَ  
فَصَحَّحَتِ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ  
نَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ. ❶

**فوائد:**..... جنت کی بشارت ان بندوں کے لیے تھی جنہوں نے اسلام اور تمام احکام کا ذکر کر کے ان پر کار بند رہنے کی قسم کھائی تھی۔ لہذا یہ دو ارکان کے ذکر والی روایت درست نہیں اور ضعیف ہونے کی بنا پر حجت بھی نہیں بن سکتی۔

678- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ

❶ سند ضعیف أخرجه ابن ابی شیبہ فی الإیمان، بہر حال حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے سابق ولاحق

كُهَيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ نُؤَيْفٍ عَنِ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنو سعد بن بکر نے ضمام بن اللہ بن ثعلبہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، وہ آپ کے پاس گیا اور اس نے اپنے اونٹ کو مسجد کے دروازے کے پاس بٹھایا، پھر اسے باندھ دیا۔ پھر مسجد میں داخل ہوا۔ اور رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ضمام قوی آدمی تھا اور اس کے بالوں کی دو چونٹیاں تھیں۔ حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہو کر کہنے لگا: ”تم میں سے عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔“ اس نے کہا: ”محمد؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”اے عبدالمطلب کے بیٹے! میں آپ سے کچھ باتیں پوچھوں گا اور مسائل میں سختی کروں گا، آپ اپنے دل میں کچھ محسوس نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے دل میں کچھ محسوس نہیں کروں گا جو چاہو پوچھو۔“ اس نے کہا: ”میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں جو آپ کا معبود ہے اور آپ سے پہلے لوگوں کا معبود ہے اور آپ کے بعد آنے والوں کا معبود ہوگا، کیا اس اللہ نے آپ کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو آپ کا اور آپ سے پہلے لوگوں کا معبود ہے اور آپ سے بعد والوں کا معبود ہے، کیا اس اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم اس اکیلے کی عبادت کریں؟ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں؟ اور یہ کہ ہم ان بتوں کو چھوڑ دیں جن کی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بَنُو سَعْدِ بْنِ بَكْرِ ضَمَامَ بْنَ ثَعْلَبَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَأَنَاخَ بَعِيرَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي أَصْحَابِهِ وَكَانَ ضَمَامٌ رَجُلًا جَلْدًا أَشْعَرَ ذَا عَدِيرَتَيْنِ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَيُّكُمْ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَأَلْتُكَ وَمُعَلِّظٌ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ فِي نَفْسِكَ قَالَ لَا أَجِدُ فِي نَفْسِي فَسَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاللَّهِ إِيَّاكَ وَإِلَهُ مِنْ كَانَ قَبْلَكَ وَإِلَهُ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ اللَّهُ بَعَثَكَ إِلَيْنَا رَسُولًا؟ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَسْأَلُكَ بِاللَّهِ إِيَّاكَ وَإِلَهُ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ وَإِلَهُ مَنْ كَائِنٌ بَعْدَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَعْبُدَهُ وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَخْلَعَ هَذِهِ الْأَنْدَادَ الَّتِي كَانَتْ أَبَاؤُنَا تَعْبُدُهَا مِنْ دُونِهِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ فَأَسْأَلُكَ بِاللَّهِ إِيَّاكَ وَإِلَهُ مَنْ كَانَ



اللہ کے علاوہ ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو آپ کا اور آپ سے پہلے لوگوں کا معبود ہے اور آپ کے بعد آنے والوں کا معبود ہے، کیا اللہ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم پانچ نمازیں پڑھیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پھر وہ اسلام کے فرائض میں سے ایک ایک کا ذکر کرنے لگا۔ زکوٰۃ، روزے اور حج اور اسلام کے تمام فرائض کا اس نے ذکر کیا۔ اور ہر فرض کے لئے آپ کو قسم دیتا جیسے پہلی بات میں اس نے آپ کو قسم دی۔ حتیٰ کہ جب وہ فارغ ہوا تو اس نے کہا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں! اور عنقریب میں اس فریضے کو ادا کروں گا اور اس چیز سے بچوں گا جس سے آپ نے مجھے منع کیا۔ پھر اس نے کہا: ”نہ میں زیادہ کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔“ پھر وہ اپنے اونٹ کی طرف گیا، جب وہ جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر دو چوٹیوں والے نے سچ کہا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ پھر وہ اپنے اونٹ کے پاس گیا اور اس کی رسی کو کھولا اور چلا گیا۔ حتیٰ کہ وہ اپنی قوم کے پاس واپس پہنچا اور اس کی قوم کے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ پہلی بات جو اس نے کہی وہ یہ تھی: ”لات و عزیٰ کے چوڑوں کا نام لے کر گالی دی۔“ انہوں نے کہا: ”خبردار! اے ضام! پھلہری اور جنون اور کوڑھ سے ڈر۔“ اس نے

قَبْلَكَ وَإِلَيْهِ مَنْ هُوَ كَأَنَّ بَعْدَكَ  
 آلَهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ هَذِهِ الصَّلَوَاتِ  
 الْخَمْسَ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جَعَلَ  
 يَذْكُرُ فَرَايِضَ الْإِسْلَامِ فَرِيضَةَ فَرِيضَةً  
 الزَّكَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْحَجَّ وَشَرَائِعَ  
 الْإِسْلَامِ كُلَّهَا وَيُنَاشِدُهُ عِنْدَ كُلِّ  
 فَرِيضَةٍ كَمَا نَاشِدُهُ فِي الَّتِي قَبْلَهَا حَتَّى  
 إِذَا فَرَغَ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
 وَسَأُودِي هَذِهِ الْفَرِيضَةَ وَأَجْتَنِبُ مَا  
 نَهَيْتَنِي عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَا أَزِيدُ وَلَا أَنْقُصُ  
 ثُمَّ انصَرَفَ إِلَى بَعِيرِهِ فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ حِينَ وَلَّى إِنَّ يَصْدُقُ ذُو  
 الْعَقِيصَتَيْنِ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَاتَى إِلَى  
 بَعِيرِهِ فَأَطْلَقَ عِقَالَهُ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى قَدِمَ  
 عَلَى قَوْمِهِ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ مَا  
 تَكَلَّمَ أَنْ قَالَ يَا سِتِّ اللَّاتِ وَالْعُزَّى  
 قَالُوا مَهْ يَا ضِمَامُ اتَّقِ الْبَرَصَ وَاتَّقِ  
 الْجُنُونَ وَاتَّقِ الْجُدَامَ قَالَ وَيَلَكُمْ  
 إِنَّهُمَا وَاللَّهِ مَا يَضُرَّانِ وَلَا يَنْفَعَانِ إِنَّ  
 اللَّهَ قَدْ بَعَثَ رَسُولًا وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ كِتَابًا  
 اسْتَنْقَذَكُمْ بِهِ مِمَّا كُنْتُمْ فِيهِ وَإِنِّي  
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا  
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَقَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِهِ

بِمَا أَمَرَكُمْ بِهِ وَنَهَاكُمْ عَنْهُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أَمْسَى مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَفِي حَاضِرِهِ رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَّا مُسْلِمًا قَالَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا سَمِعْنَا بِوَأْفِدِ قَوْمٍ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ صِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ۝

کہا: ”تم پر افسوس ہے اللہ کی قسم! وہ دونوں نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان دے سکتے ہیں۔ بے شک اللہ نے ایک رسول بھیجا ہے اور اس پر ایک کتاب اتاری جس نے تمہیں ان باتوں سے نجات دی جن میں تم مبتلا ہو اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور

حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں تمہارے پاس اس کی طرف سے وہ چیز لایا ہوں جس کا انہوں نے تمہیں حکم دیا اور جس سے انہوں نے تمہیں منع کیا۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”اللہ کی قسم! اس دن کی شام بھی نہ ہوئی تھی کہ اس کے پاس موجود تمام مرد اور عورتیں مسلمان ہو گئے۔“ کریب کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”ہم نے کسی قوم کا قاصد صمام رضی اللہ عنہ بن ثعلبہ سے اچھا نہیں سنا۔“

**فوائد:** ..... سابقہ احادیث کی طرح اس میں بھی نماز کی فرضیت کا بیان ہے، نیز لات وعزلی کی توجہ کی پاداش میں لوگوں کا صمام رضی اللہ عنہ کو اس کے سنگین نتائج کی دھمکی دینا ظاہر کرتا ہے کہ مشرک جسے بھی اللہ کا شریک مقرر کرتا ہے، تو شیطان مشرک نہ کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے دل میں خوف پیدا کرنے کے لیے طرح طرح تکلیفیں پہنچاتا ہے، جس سے مشرک کا اعتقاد شریکوں پر مزید پختہ ہو جاتا ہے، لیکن توحید کا اقرار کرتے ہی بندہ جب ایمان کی قوت حاصل کرتا ہے تو شیطان اس کو نقصان پہنچانے سے عاجز آ جاتا ہے اور شیطانی تدابیر کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔

[2]..... بَاب مَا جَاءَ فِي الطُّهُورِ

طہارت و پاکیزگی کا بیان

679- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ عَنِ أَبِي سَلَامٍ.....

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمَلُّ الْمِيمِزَانَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمَلُّانِ مَا بَيْنَ

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ اور ”الحمد لله“ ترازو کو بھر دیتا ہے۔ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر، کہنا آسمان و زمین کی فضا کو بھر دیتے ہیں، اور نماز نور ہے اور

① صحیح سابقہ تعلیقات ملاحظہ کریں۔

صدقہ ڈھال ہے۔ اور وضو چمک ہے۔ اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے۔ اور تمام لوگ صبح کرتے ہیں۔ پس وہ اپنے نفسوں کو بیچنے والے ہوتے ہیں پس کوئی انہیں آزاد کر دیتے ہیں یا کوئی ہلاک کر بیٹھتے ہیں۔“

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ  
وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالْوُضُوءُ ضِيَاءٌ  
وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ وَكُلُّ  
النَّاسِ يَغْدُو فَيَبِيعُ نَفْسَهُ فَمُعْتَقُهَا أَوْ  
مُؤَبِّقُهَا. ❶

**فوائد:** ..... ایمان دو چیزوں کا متقاضی ہے: (۱) صفائی (۲) عمل۔ صفائی سے مراد ظاہری و باطنی

صفائی ہے۔ جب انسان کا ظاہر و باطن نجاستوں الائنسوں سے پاک ہو جاتا ہے تو اسے نصف ایمان حاصل ہو گیا تو باقی نصف اعمال کی بدولت حاصل ہوگا۔ (۲) کلمات و عبادات کا بھی وزن ہوگا، اس کو عقل مانے یا نہ مانے، لیکن اس بات کو جھٹلایا نہیں جاسکتا ہے۔ آج کل اگر گیس ہو اور غیرہ کو ریکارڈ کیا جاسکتا ہے بجلی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے تو اللہ کے لیے ان اعمال کو تو لانا کس طرح محال ہو سکتا ہے؟ (۳) نماز کا نور۔ یہ قیامت کو حاصل ہونے والا نور ہے جس کی روشنی میں لوگ جائیں گے (۴) ”صدقہ ڈھال ہے“ مراد اس سے مصائب و آلام سے دفاع حاصل ہوتا ہے (۵) قرآن کو پڑھ کر اس پر عمل پیرا ہونا یہ بندے کے حق میں، جب کہ عمل نہ کرنے کی صورت میں یہ خلاف حجت ہوگا۔ (۶) نفسوں کو بیچنے سے مراد نیک و بد اعمال ہیں۔ نیک اعمال کرنے والا رحمن کے ہاتھ جب کہ برے اعمال کرنے والا شیطان کے ہاتھ اپنے اعمال بیچ ڈالتا ہے۔

680- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيْجِ النَّهْدِيِّ.....

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَقَدَهُنَّ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَدَيْ أَوْ قَالَ  
عَقَدَهُنَّ فِي يَدِهِ وَيَدُهُ فِي يَدِي سُبْحَانَ  
اللَّهِ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمَلَأُ  
الْمِيزَانَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمَلَأُ مَا بَيْنَ  
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْوُضُوءُ نِصْفُ  
الْإِيمَانِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ. ❷

بنو سلیم کا ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ میں ان کاموں کو شمار کیا، یا اس نے کہا کہ اپنے ہاتھ پر ان کاموں کو شمار کیا اور آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا۔ ”سبحان اللہ“ نصف ترازو ہے۔ اور ”الحمد لله“ ترازو کو بھر دیتا ہے اور ”اللہ اکبر“ آسمان اور زمین کے خلا کو بھر دیتا ہے۔ اور وضو نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔“

❶ صحیح أخرجه مسلم، کتاب الطہارۃ، باب: فضل الوضوء (533) والترمذی، کتاب الدعوات، باب: 86 (3517)

❷ صحیح احمد 260/4، والشعب للبيهقي 291/3 (3575)

**فوائد:** ..... اس حدیث سے دو مزید باتوں کا علم ہوا (۱) وضو نصف ایمان ہے (۲) روزہ نصف صبر ہے۔ صبر کی دو قسمیں ہیں (۱) خواہشات سے رک جانا (۲) مصائب پر صبر اختیار کرنا۔ روزے سے چونکہ اول الذکر صبر حاصل ہوتا ہے، لہذا اسے نصف صبر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

681- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.....

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَنْ تُحْصُوا وَأَعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَقَالَ الْآخَرَانِ مِنْ خَيْرِ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ. ①

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سیدھے رہو اور ٹیڑھے نہ ہو اور جان لو کہ تمہارا بہترین عمل نماز ہے۔“ دوسرے راوی نے کہا: ”تمہارے بہترین عملوں سے نماز ہے اور وضو کی حفاظت مومن ہی کرتا ہے۔“

**فوائد:** ..... اس سے معلوم ہوا وضو پر محافظت یعنی جب بھی وضو ٹوٹے تو اسے دوبارہ بنا لیا جائے، یہ ایمان کی علامت ہے۔

682- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ ابْنُ عَطِيَّةٍ أَنَّ أَبَا كَبْشَةَ السَّلُولِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ.....

سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ. ②

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کی سیدھے رستہ کی طرف راہنمائی کرو اور میانہ روی اختیار کرو۔ اور تمہارے اعمال سے بہترین عمل نماز ہے۔ اور وضو پر بیہنگی مومن ہی کرتا ہے۔“

① صحیح ابن ماجہ، کتاب الطهارة، باب: المحافظة على الوضوء (277) وأخرجه الخطيب في تاريخه 293/1

② صحیح احمد، 282/5، وابن حبان (1037) والطبرانی في الكبير 101/2 (1444)

[3]..... بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾..... آيَةٌ

اللہ کے فرمان ”اور جب تم نماز کے کیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو دھولو“ کی تفسیر

683- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ عَلِيٍّ.....

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن مسعودؓ ایک ہی وضو سے تمام نمازیں پڑھتے تھے۔ اور علیؓ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے۔ اور پھر یہ آیت پڑھی: ”جب تم نماز میں کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو دھولو۔“ (مائدہ: ۶)

عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوَضُوءٍ وَاحِدٍ وَأَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتَلَاهِيهِ الْآيَةُ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ الْآيَةَ. ①

684- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ.....

محمد بن یحییٰ بن حبان کہتے ہیں کہ میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا: ”ابن عمر کا وضو یا بغیر وضوء کی حالت میں، ہر نماز کے لئے وضو کرنا کس وجہ سے تھا؟ انہوں نے کہا: انہیں زید بن خطاب کی بیٹی اسماء نے بیان کیا کہ: ”عبد اللہ بن حنظلہ بن ابوعامر نے اس سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو پاکیزگی اور ناپاکی ہر صورت میں ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنے کا حکم دیا گیا۔ جب آپ کو یہ بات مشکل لگی تو آپ کو ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم ہوا۔“ اور ابن عمرؓ سمجھتے تھے کہ وہ اس بات پر قوت رکھتے ہیں اس لئے وہ ہر نماز کے لئے وضو کرنا نہ چھوڑتے تھے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ تَوَضَّؤَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَلِكَ قَالَ حَدَّثْتَهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِالْوَضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا سَقَى ذَلِكَ عَلَيْهِ أَمَرَ بِالسَّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى أَنَّ بِهِ عَلَى ذَلِكَ قُوَّةً فَكَانَ لَا يَدْعُ الْوَضُوءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ. ②

① منقطع، ضعیف أخرجه الطبري حديث سعد في التفسير 111/6

② صحيح احمد: 225/5، ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب السواك (48) والحاكم 155/1-156

**فوائد:**..... نماز کے لیے طہارت، وضو شرط ہے، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ لی جائیں تب بھی درست ہے۔ اور ہر نماز کے لیے وضو کرنا یہ بھی اگرچہ متوضی طاہر ہی ہو اس حالت میں ”نور علی نور“ ہو جائے گا۔ نیز مسواک کا حکم ہر نماز کے لیے، یہ آپ کے ساتھ خاص ہے۔ مسلمانوں کے لیے یہ باعث فضیلت ہے، لازم نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے اگر مجھے مشقت کا ڈرنہ ہو، تو میں اسے ہر نماز کے لیے لازم قرار دے دیتا۔ (متفق علیہ)

685- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ.....

عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى كَانَ يَوْمَ فُتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَأَيْتَكَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ إِنِّي عَمَدًا صَنَعْتُ يَا عُمَرُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فَذَلَّ فِعْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ مَعْنَى قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ الْآيَةَ لِكُلِّ مُحَدِّثٍ لَيْسَ لِلطَّاهِرِ وَمِنْهُ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ وَاللَّهِ أَعْلَمُ. ①

ابن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے۔ حتیٰ کہ جب مکہ فتح ہوا تو اس دن آپ نے ایک ہی وضو سے تمام نمازیں ادا کیں۔ اور اپنے موزوں پر مسح کیا تو آپ سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے آج آپ کو وہ کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو آپ نے پہلے کبھی نہیں کیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر رضی اللہ عنہ! میں نے ارادہ سے ایسا کیا ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ کا یہ فعل اللہ کے اس قول کے یہ معنی بتاتا ہے“ کہ: ”جب تم نماز میں کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے ہاتھوں اور چہروں کو دھو لیا کرو۔“ یہ حکم ہر بے وضو کے لئے ہے، پاک کے لیے نہیں ہے۔ اور اسی سے نبی ﷺ کا فرمان ہے: ”بے وضو ہو جانے سے ہی وضو (لازم) ہے۔“ (واللہ اعلم)

**فوائد:**..... آپ ﷺ کا فرمانا کہ ”یہ (ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھنا) میں نے عمداً جان بوجھ کر کیا ہیں تو ابو محمد رضی اللہ عنہ کے مطابق اس سے یہی مطلب نکلتا ہے کہ نماز کے لیے نیا وضو تب لازم ہے، اور جب بے وضو ہو قرآن میں جو ہے کہ ”جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو وضو کرو۔“ اس آیت کا مطلب بھی یہی ہوگا

① صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب جواز صلوات کلھا بوضوء واحد (640) والنسائی، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء

## [4]..... بَابُ فِي الدَّهَابِ إِلَى الْحَاجَةِ

## قَضَاءُ حَاجَتِ كَلِّ جَانِ كَابِيَانِ

686- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ  
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ إِلَيَّ  
الْحَاجَةَ أَبْعَدُ. ❶

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”کہ میں آپ کے  
کسی سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا اور رسول اللہ ﷺ  
جب قضاے حاجت کے لئے جاتے تو بہت دور جاتے۔“

**فوائد:**..... معلوم ہوا قضاے حاجت کے لیے حتی الوسع دور ہونا اور نظروں سے اوجھل ہو کر بیٹھنا  
ضروری ہے۔

687- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ وَهَبٍ.....

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ تَبَاعَدَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ  
الْأَدَبُ. ❷

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب  
قضاے حاجت کے لئے جاتے تو بہت دور چلے جاتے۔  
ابو محمد کہتے ہیں: ”یہی ادب ہے۔“

## [5]..... بَابُ التَّسْتُرِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

## قَضَاءُ حَاجَتِ كَلِّ وَقْتِ جِهِنَا

689- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الْحَمِيرِ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ  
الْخَيْرِيُّ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ مَنْ اُكْتَحَلَ فُلْيُوتِرٌ مَنْ فَعَلَ  
ذَلِكَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَاحِرَجٍ  
مَنْ اسْتَجَمَرَ فُلْيُوتِرٌ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا: ”جو کوئی سرمہ لگائے اسے چاہئے کہ طاق لگائے۔  
اور جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا جس نے نہ کیا تو کوئی  
حرج نہیں۔ اور جو کوئی (استنجا کے لیے) ڈھیلے استعمال

❶ حسن احمد 4/248، وأبو داؤد، كتاب الطهارة، باب التخلی عند قضاء الحاجه (1)

❷ صحیح سابقہ حاشیہ دیکھئے۔

کرے اسے چاہئے کہ طاق استعمال کرے، جس نے اس طرح کیا اس نے بہت اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ اور جو کوئی کھانا کھائے وہ (دانوں کا) خلال کرے، جو چیز خلال کرنے سے نکالے اسے پھینک دے اور جو چیز زبان سے نکالے وہ کھا سکتا ہے۔ جو کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو چھپ جائے۔ اگرچہ وہ ریت کا ٹیلہ ہی پائے۔ جسے وہ اپنے پیچھے کر لے۔ کیونکہ شیطان بنو آدم کی پیٹھوں سے کھیلتا ہے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جو نہ کرے اس پر کوئی حرج نہیں۔“

أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ مَنْ أَكَلَ  
فَلْيَتَحَلَّلْ فَمَا تَحَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَكَ  
بِلِسَانِهِ فَلْيَتْبَلِعْ مَنْ أَتَى الْغَائِطَ  
فَلْيَسْتَبْرِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا كَتِيبَ رَمَلٍ  
فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ يَتَلَاغَبُونَ  
بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ  
وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ ①

**فوائد:** ..... معلوم ہوا سرمدہ لگانے اور قضائے حاجت کے وقت ڈھیلہ استعمال کرتے ہوئے طاق عدد کو ملحوظ رکھنا مستحب ہے، البتہ ضروری نہیں۔ حدیث کے آخر میں قضائے حاجت کے آداب میں جو حرج کی نفی ہے وہ چھپنے سے نہیں۔ کیونکہ استتار یعنی پردہ تو لازم ہے۔ حرج کی نفی ٹیلے کے پیچھے چھپنے سے ہے کہ استتار لازم چاہے وہ کسی قسم کی آڑ کے ذریعے حاصل ہو یا خواہ بہت دور جانے یا رات کے اندھیرے وغیرہ سے حاصل ہو جائے۔

690- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ  
الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ .....  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ  
مَا اسْتَتَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ  
أَوْ حَائِشٌ نَخْلٍ ②

عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے وقت اوٹ کے لیے ٹیلے یا کھجور کے جھنڈ کو زیادہ پسند کرتے تھے۔

① حسن ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الاستتار فی الخلاء (35) وابن ماجہ، کتاب الطہارۃ و سنہا، باب: الاربتاد

للغائط والبول (337)

② صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب ما يستتر به لفضاء الحاجة (772) وأبو داؤد، کتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من

القيام على الآداب والبهايم (2549)



[6]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ

قضائے حاجت یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی ممانعت

691- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ.....

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو میرا قاصد بن کر اہل مکہ کے پاس جا اور کہنا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں سلام کہتے ہیں! اور تمہیں حکم دیتے ہیں کہ جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ۔“

**فوائد:**..... قضائے حاجت کے دوران استقبال قبلہ یا استدبار یعنی قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا ممنوع

ہے۔ کسی مجبوری کی حالت میں جائز ہے۔

692- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ.....

ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم قضائے حاجت کے لئے یا پیشاب کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ۔“ کہتے ہیں: پھر ابو ایوب نے کہا: ”ہم ملک شام آئے تو وہاں بیت الخلاوں کو قبلہ کے رخ بنا ہوا پایا جب ہم قضائے حاجت سے واپس آتے تو اللہ سے بخشش مانگتے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یہ حدیث (۶۹۱) عبدالکریم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور عبدالکریم متروک کے مشابہ ہے۔“

① صحیح بالشواہد الحاکم 412/3

② متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب: لا تستقبل القبلة بغائط أو بول (144) ومسلم کتاب الطهارة، باب

الاستطابة (608)

**فوائد:** ..... ابوایوب رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ فرماتے ہیں ہم ان بیت الخلاء میں تھوڑا رخ تبدیل کر کے بیٹھتے تھے۔ لہذا یہ احوط ہوا کہ آڑ کے باوجود رخ پھیر لیا جائے۔

[7]..... باب حدیث عمرو بن عون (لَا يَرْفَعُ ثُوبَهُ حَتَّى يَذْنُوبَ مِنَ الْأَرْضِ)

عمرو بن عون کی حدیث (زمین کے قریب ہو کر کپڑا اٹھانا)

693- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ ثُوبَهُ حَتَّى يَذْنُوبَ مِنَ الْأَرْضِ. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ مَحَمَّدٌ هُوَ أَدَبٌ وَهُوَ أَشْبَهُ مِنْ حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ. ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے حتیٰ کہ وہ زمین کے قریب ہو جاتے۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”یہی ادب ہے۔“ اور وہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ بہتر ہے۔ (۶۸۶)

**فوائد:** ..... یہ کمال حیاء کی دلیل ہے، لہذا مومن کو اس سنت کا خیال رکھنا چاہیے۔

[8]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی طرف منہ کرنے کی رخصت

694- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا عَلَى لِبْسَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنے گھر کی چھت پر دیکھا۔ کہ آپ دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔

**فوائد:** ..... امت کے لیے قول رسول پر عمل کرنا ہوتا ہے، فعل رسول ﷺ اگر قول کے مخالف ہو تو

اسے خاصہ پر محمول کرنا چاہیے۔ یا ہو سکتا ہے اس کی کوئی مخفی علت ہو جس کی ہمیں خبر نہیں دی گئی۔ پھر ناظر کو مشاہدے کی غلطی بھی تو لگ سکتی ہے۔

❶ صحیح ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب کیف التکشف عند الحاجہ (14)

❷ متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب من تبرز علی لبستین (145)



إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ. ❶ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ. .... "اے اللہ! میں خبیث جنوں اور جن زادیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

**فوائد:** ..... العمری کی حدیث میں اس دعا کے شروع میں "بسم اللہ" کے لفظ بھی آئے ہیں (فتح الباری) یہ کہنے سے بندے کی شرمگاہ جنوں کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ (مفہوم، ترمذی، صحیح)

### [11]..... بَابِ الْإِسْتِطَابَةِ

#### استنجاء کرنے کا بیان

697- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِفَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِي عَنْهُ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی قضاے حاجت کے لئے جائے تو اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے کر جائے، جن کے ساتھ وہ استنجاء کرے، کیونکہ وہ اسے کافی ہیں۔"

**فوائد:** ..... کم از کم استنجاء میں تین ڈھیلے استعمال کرنے چاہئیں (دیکھیے صحیح مسلم عن سلمان) البتہ پاکی کے لیے زائد میں کوئی حرج نہیں۔ مجبوری کی حالت میں تین سے کم بھی ہوں تو طہارت حاصل ہو جائے گی۔

698- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ هُوَ ابْنُ مُسْبِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ.....

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ مِنْهُنَّ رَجِيعٌ يَعْنِي الْإِسْطِطَابَةَ. ❸

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین پتھر (ضروری ہیں) جن میں گوبر نہ ہو، یعنی استنجاء کے لیے۔"

❶ متفق علیہ البیہاری، کتاب الوضوء، باب ما یقول عند الخلاء (142) و مسلم، کتاب الحيض، باب ما یقول اذا اراد دخول الخلاء (829)

❷ صحیح ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة (40) والنسائی، کتاب الطهارة، باب الاجتزاء فی الاستطابہ بالحجارة دون غيرها (44)

❸ صحیح أبو داؤد، کتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة (4) وابن ماجه، کتاب الطهارة و سننها، باب الاستنجاء بالحجارة والنهی عن الروث والرمة (315)

## [12]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِجْاءِ بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثٍ

ہڈی یا گوبر سے استنجاء کرنا

699- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ هُوَ ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَنْتَ رَسُولِي إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقُلْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْكُمْ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكُمْ أَنْ لَا تَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ وَلَا بِعَرَّةٍ. قَالَ أَبُو عَاصِمٍ مَرَّةً وَيَنْهَأُكُمْ أَوْ يَأْمُرُكُمْ. ①

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تم میرے قاصد بن کر اہل مکہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں سلام کہتے ہیں اور تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم ہڈی اور بیٹنی (لید) کے ساتھ استنجاء نہ کرو۔“ ابو عاصم نے ایک بار کہا: وہ تمہیں منع کرتے ہیں، یا حکم دیتے ہیں۔

**فوائد:**..... ابو داؤد میں بسند حسن کو نکلے کا بھی ذکر ہے کہ اس سے بھی استنجاء ممنوع ہے۔

## [13]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِجْاءِ بِالْيَمِينِ

دائیں ہاتھ سے استنجاء کی ممانعت

700- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَمَسُّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ. ②

ابو قتادہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔ اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔“

**فوائد:**..... دائیں ہاتھ سے پاکیزگی والے اور اچھے اچھے کام کیے جاتے ہیں، مثلاً کھانا، پینا، مصافحہ کرنا وغیرہ۔ اس کے برعکس بائیں ہاتھ مردوہات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً استنجاء، ناک صاف کرنا وغیرہ۔ لہذا اس بنا پر دائیں کو بائیں پر فضیلت دی گئی ہے۔ اور مردوہات میں دائیں ہاتھ استعمال کرنے سے روکا گیا ہے۔

① متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب النهی عن الاستنجاء باليمين (153) ومسلم، کتاب الطہارۃ، باب النهی عن الاستنجاء باليمين (612)

② صحیح أخرجه مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الاستطابة (609) ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب: كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة (8)

## [14]..... بَابُ الْإِسْتِجَاءِ بِالْأَحْجَارِ

پتھروں سے استنجاء کرنا

701- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي

صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ أَعْلَمُكُمْ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَإِذَا اسْتَطَبْتَ فَلَا تَسْتَطِبْ بِمِيمِكَ وَكَانَ يَأْمُرُنَا بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ قَالَ زَكَرِيَّا يَعْنِي الْعِظَامَ الْبَالِيَةَ. ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہارے لئے بچوں کے لیے باپ کی طرح ہوں میں تمہیں سکھاتا ہوں تم (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پیٹھ اور جب تم استنجاء کرو تو اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرو۔ اور ہمیں تین پتھروں کا حکم دیتے تھے اور گوبر اور رمتہ سے منع کرتے تھے۔ زکریا کہتے ہیں رمتہ سے مراد ہے بوسیدہ ہڈیاں۔“

**فوائد:**..... استنجاء میں ممنوعہ چیزوں کے علاوہ کوئی بھی چیز جس سے پاکی حاصل ہو جائے مثلاً نشو، پانی وغیرہ ان کا استعمال جائز ہے۔ البتہ پانی سے استنجاء افضل ہے۔

## [15]..... بَابُ الْإِسْتِجَاءِ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجاء کرنا

702- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ آمَتَهُ أَنَا وَعِغْلَامٌ بَعْنَزَةَ وَإِدَاوَةَ فَيَتَوَضَّأُ. ②

انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ”نبی ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو میں اور ایک لڑکا لوہے کی نوک والا ڈنڈا (برچھی) اور لوٹالے کر آپ کے پاس لاتے، پس آپ ﷺ وضو کرتے۔“

① متفق علیہ البخاری الوضوء، باب الاستنجاء بالماء (150) ومسلم، کتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالماء من التبر

(618)

② متفق علیہ سابقہ تخريج ملاحظہ کریں۔

703- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ جَاءَ الْغُلَامُ بِإِذَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ كَانَ يَسْتَنْجِي بِهِ. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَبُو مُعَاذٍ اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ مَنِيعٍ أَبِي مَيْمُونَةَ. ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو ایک لڑکا پانی کا لوٹا لے کر آتا، جس سے آپ استنجاء کرتے۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”ابو معاذ کا نام عطاء بن منیع ابو میمونہ ہے۔“

704- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ذَرٍّ.....

عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي وَكَانَتْ تَحْتِ حُدَيْفَةَ أَنَّ حُدَيْفَةَ كَانَ يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. ❷

مسیب بن نجبتہ کہتے ہیں کہ مجھے میری پھوپھی نے بتایا، اور وہ حدیفہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی کہ حدیفہ پانی سے استنجاء کرتے تھے۔

[16]..... بَابُ فِي مَنْ يَمْسَحُ يَدَهُ بِالْتَّرَابِ بَعْدَ الْإِسْتِنْجَاءِ

استنجاء کرنے کے بعد مٹی سے ہاتھ ملنا

705- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مَوْلَى لَأَبِي هُرَيْرَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ائْتِنِي بِوَضُوءٍ ثُمَّ دَخَلَ غِيْضَةً فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَاسْتَنْجَى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالْتَّرَابِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ. ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس پانی لاؤ، پھر آپ درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو گئے۔ پھر میں آپ کے پاس پانی لایا تو آپ نے استنجاء کیا، پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مٹی سے ملا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ دھویا۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا کہ قضائے حاجت کے لیے چھپ کر بیٹھنا چاہیے۔ اور استنجاء کے بعد اچھی طرح

❶ صحیح سابقہ حوالہ دیکھئے۔

❷ ضعیف اس میں جہالت ہے۔ ابن ابی شیبہ 152/1

❸ حسن ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب الرجل يده الأرض اذا استنجى (45) والنسائي، کتاب الطهارة، باب ذلك اليد بالأرض بعد الاستنجاء (50) دیکھیے، آئندہ حدیث

پانی اور مٹی کے ساتھ ہاتھوں کو صاف کرنا چاہیے، تاکہ ہاتھ پر کوئی گندگی کا نشان یا جراثیم باقی نہ رہے۔ مٹی میں اللہ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ اس سے تمام جراثیم ختم ہو جاتے ہیں اور اچھی طرح صاف ہو جاتے ہیں۔ آج بڑے بڑے قیمتی صابن بھی مٹی کی افادیت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر مٹی میسر نہ ہو تو صابن سے ہاتھ دھولے جائیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ اس میں کچھ بندے ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں (التوبہ: 108) یہ آیت اہل قبا کے بارے میں نازل ہوئی جس میں ان کی مدح کی گئی اور وہ پانی سے استنجا کیا کرتے تھے۔ (صحیح ابن ماجہ) (۲) قضائے حاجت میں برچھی لے کر جانا یہ زمین نرم کرنے کے لیے ہوتی تاکہ پیشاب کے چھینٹے نہ اڑیں۔ نیز کھلے میدان میں موذی حشرات الارض وغیرہ مارنے کے لیے بھی مفید ہے۔ نیز معلوم ہوا پیغمبر بھی انسان ہیں اور ان کا پاخانہ بھی پاک نہیں ہوتا۔ اسی لیے آپ ﷺ اپنا ہاتھ اچھی طرح صاف کیا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں بدعتی غالی (غلو پسند) لوگوں نے جتنی روایات نقل کی ہیں وہ حد درجہ ضعیف، مردود اور موضوع ہیں۔

706- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ .....  
 حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

ابراہیم بن جریر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔  
 عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ①

[17]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء سے نکلتے وقت کیا کہنا چاہئے

707- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ .....  
 أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ

ابو بردہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ: ”نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو کہتے: ”غفرانک“ ②  
 قَالَ غَفْرَانِكَ. ②

**فوائد:** ..... پاخانہ پیشاب رک جائے تو بندہ کن تکالیف سے دوچار ہوتا ہے۔ یہ تو جس کو پیش آئے وہی جان سکتا ہے۔ لہذا ایسی بڑی بڑی نعمتوں کا شکر کا حقہ ادا نہ ہو تو یہ کوتاہی ہے۔ اسی لیے بیت الخلاء سے

① حسن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب ذلك يده بالأرض بعد الاستنجاء (359)

② صحيح أبو داود، كتاب الطہارۃ، باب ما يقول الرجل اذا خرج من الخلاء (30) والترمذی، كتاب الطہارۃ، باب

ما يقول اذا خرج من الخلاء (7)







الْحَقِيقَةِ.....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ  
وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ. ❶

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وضو نماز کی چابی ہے۔ اور اس کے علاوہ باتوں کو حرام کرنا اللہ اکبر کہنا ہے اور انہیں حلال کرنا سلام پھیرنا ہے۔“

[23]..... بَابُ كَمْ يَكْفِي فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ

وضو کے لئے کفایت کرنے والے پانی کا بیان

715- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو رِيحَانَةَ.....

عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ  
بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ. ❷

سفینہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک مد سے وضو کرتے اور ایک صاع سے غسل کرتے۔

**فوائد:**..... ایک ”مد“ دونوں ہاتھوں کو بھرنے کے برابر (تقریباً نوچھٹا تک) اور صاع ۴ مد (تقریباً ۲ کلو ۰۰ گرام کا) ہوتا ہے۔ لہذا اس سے معلوم ہوا آپ ﷺ وضو و غسل کے لیے کم از کم پانی استعمال کرتے تھے۔ کیونکہ یہ بہت سے فوائد کے ساتھ ساتھ بچت اور حساب دینے میں آسانی کا باعث ہے۔ نیز یہ احتیاط پانی کی قلت کے پیش نظر بھی ہو سکتی ہے، گوکہ آج پانی کی دستیابی کے وسائل کافی ہیں، مگر پھر بھی احتیاط کا پہلو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

716- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ  
قَالَ.....

سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكْوَلِ وَيَغْتَسِلُ  
بِخُمْسِ مَكَاكِكَ. ❸

انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ: ”رسول اللہ ﷺ ایک مد سے وضو کرتے اور پانچ مد سے غسل فرمالتے تھے۔“

❶ حسن نیز اس کے شواہد بھی موجود ہیں، جن سے یہ قوت حاصل کرتی ہے۔ دیکھئے نصب الرایۃ 1/307-308

❷ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب ما يكفي من الماء في الغسل والوضوء (736) والترمذی، کتاب الطهارة، باب، في الوضوء بالمد (56)

❸ متفق عليه البخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء (201) ومسلم کتاب الحيض، باب: ما يكفي من الماء في الغسل والوضوء (734)

**فوائد:**..... اس میں غسل کے لیے ۵۷ کا ذکر ہے جو کہ تقریباً اڑھائی کلو سے اوپر بنتا ہے۔

[24]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمِيْضَةِ

لوٹے سے وضو کرنا

717- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ.....

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذٍ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِينَا فِي مَنْزِلِنَا فَأَخَذُ مِيْضَةً لَنَا تَكُونُ مِدًّا وَتُلْتُ مِدًّا أَوْ رُبْعَ مِدٍّ فَأَسْكُبُ عَلَيْهِ فَيَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. ❶

ربیع بن العفراء بنت معوذ بن عفراء کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں ہمارے گھر تشریف آتے تو میں اپنا ایک لوٹا لیتی۔ جو کہ ایک مد اور تہائی مد کا تھا۔ یا چوتھائی مد کا ہو گا، تو میں آپ ﷺ پر پانی انڈیلتی تو آپ تین تین بار (اعضاء دھو کر) وضو کرتے۔

**فوائد:**..... سوا مد سے تین تین دفعہ اعضا کا دھولینا، یہ اس کے باکفایت ہونے پر دلالت کرتا ہے کہ اتنے پانی کو کم نہیں سمجھنا چاہیے۔

[25]..... بَابُ التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوءِ

وضو میں بسم اللہ کہنا

718- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ.....

حَدَّثَنِي رُبَيْعُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ. ❷

ربیع بن عبد الرحمن بن ابوسعید خدری اپنے باپ اور اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں۔“

**فوائد:**..... وضوء شروع کرتے ہوئے بسم اللہ کہنا اس کے حکم کے بارے فقہاء کا اختلاف ہے۔ اس کی اسناد میں کلام کی بنا پر جمہور اسے سنت بتاتے ہیں۔ اور بعض ائمہ اور امام البانی رحمہ اللہ وغیرہ اس کی سند کے

❶ حسن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب الرجل یستعین علی وضوئہ فیصب علیہ (390) والبیہقی، کتاب الطہارۃ،

باب: الدلیل علی انه یأخذ لكل عضو ماء..... (237)

❷ صحیح بالشواہد ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب: ماجاء فی التسمیۃ فی الوضوء (397) والدارقطنی، باب التسمیۃ

مجموعے طرق سے صحت حاصل کر لینے کی بنا پر اسے واجب قرار دیتے ہیں، کیونکہ حدیث کے مطابق نہ پڑھنے والے کا وضو ہی نہیں ہوتا۔ اس لیے یہی موقف درست اور زیادہ محتاط معلوم ہوتا ہے۔ (۱) باقی بسبب اللہ بھول جانا اس کا حکم الگ ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے کہ میری امت سے بھول، غلطی اور مجبوری کو معاف کر دیا گیا ہے۔ (ابن ماجہ) (۲) رہی اس کے کلمات کی بات تو یہ فقط ”بسم اللہ“ ہی ہیں، الرحمن الرحیم کا اضافہ راجح معلوم نہیں ہوتا۔ احمد وغیرہ میں ایک حدیث ہے کہ آپ ﷺ برتن میں ہاتھ رکھا پھر ”بسم اللہ“ فرمایا۔

[26]..... بَابُ فِيمَنْ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُمَا

اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے برتن میں داخل کرنا

719- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍو بْنَ.....

اوس بن اوس یحذیثک عن جدہ اوس بن ابی اوس بن اوس انہ زای رسول اللہ ﷺ تو وصاً فاستو کف ثلاثاً فقلت انا له ائی شیء استو کف ثلاثاً قال غسل یدیه ثلاثاً.

اوس بن ابی اوس نے اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ: ”انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ بہایا۔“ میں نے ان سے پوچھا: کونسی چیز تین مرتبہ بہائی۔ انہوں نے کہا: ”اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔“

**فوائد:**..... وضو شروع کرتے وقت اگر ہاتھ صاف و پاک ہوں تو انہیں برتن میں داخل کیا جاسکتا ہے ورنہ انہیں تین مرتبہ دھو کر اس میں ڈالا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم سے نیند سے بیدار ہو تو ہاتھ دھو کر پانی میں ہاتھ ڈالے۔ کیونکہ اسے نہیں معلوم اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے۔ (تشفیق علیہ) اس میں بھی کئی حکمتیں پنہاں ہیں (۱) بالخصوص عرب کے لوگ ڈھیلوں سے استنجا کرتے اور ازار بند کھلا باندھتے تھے، اس لیے رات کو شرم گاہ کو ہاتھ لگنے سے ہاتھ پر نجاست لگ سکتی ہے۔ (۲) زیادہ تر صحرا اور کھلے مکانوں میں رہتے جہاں کیڑے کھوڑے کا آجانے کا خدشہ ہوتا۔ دونوں صورتوں کے احتمال کے پیش نظر ہاتھ دھونا ہی اولیٰ ہے۔

[27]..... بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا

وضو کے اعضاء کو تین تین بار دھونا

720- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ



فَفَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ  
ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ  
مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ ①

ڈالا اور تین بار دھویا۔ اور اپنے چہرے کو تین بار دھویا اور  
اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دو بار دھویا۔ پھر انہوں نے  
کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح وضو کرتے  
ہوئے دیکھا۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا کہ ایک وضو میں ہر عضو کو الگ الگ تعداد میں دھویا جاسکتا ہے۔

722- أَخْبَرَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ .....

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا  
مِنْهُ ②

عمرو بن یحییٰ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن  
زید نے نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

[29]..... بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

وضو کے اعضاء کو ایک ایک بار دھونا

723- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ .....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
أَلَا أُنَبِّئُكُمْ أَوْ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً أَوْ  
قَالَ مَرَّةً مَرَّةً ③

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے  
فرمایا: ”کیا میں تمہارے پاس بیان نہ کروں، یا میں تمہیں  
رسول اللہ ﷺ کے وضو کی خبر نہ دوں؟“ پھر انہوں نے  
ایک ایک بار اعضاء کو دھو کر وضو کیا۔ یا راوی نے ایک ایک  
بار کہا۔“

724- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاورِدِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ  
عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ .....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً جَمَعَ بَيْنَ الْمُضْمَضَةِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک ایک  
بار اعضاء کو دھو کر وضو کیا۔ اور کلی کے لیے اور ناک میں

① متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب: مسح الرأس كنه (185) ومسلم، کتاب الطہارۃ، باب فی وضوء النبی ﷺ (554)

② صحیح سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

③ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب: الوضوء مرة مرة (157)

اکٹھاپانی ڈالو۔

وَالِاسْتِشْقَاقِ ❶

[30]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

مکمل وضو کرنا

725- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جس سے اللہ گناہوں کو مٹاتا ہے اور نیکیوں کو زیادہ کرتا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نا پسندیدہ اوقات میں اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا بَلَى. قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكْرُوهَاتِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ. ❷

**فوائد:**..... ”مکروہات“ کا مطلب انتہائی سردی میں یعنی جب پانی چھونے کو جی نہ چاہ رہا ہو وغیرہ (۲) مساجد کی طرف زیادہ قدم سے پتہ چلتا ہے، کہ گھر مسجد سے قریب ہونا کوئی زیادہ فضیلت کا باعث نہیں۔ بلکہ جتنا دور ہوگا، اتنا ہی اجر کی زیادتی کا باعث ہے۔

726- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَعُودٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ.....

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح ذکر کرتے ہوئے سنا۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بِنَحْوِهِ. ❸

727- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَرِيدٍ عَنْ أَبِي الْجَهْضَمِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

❶ صحیح سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

❷ صحیح ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی اسباغ الوضوء (427)

❸ صحیح سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔



عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ  
أَمَرْنَا بِإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ. ❶  
ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:  
”ہمیں مکمل وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔“

[31]..... بَاب فِي الْمَضْمُضَةِ

کلی کرنے کا بیان

728- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ.....

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عُلْقَمَةَ الْهُمْدَانِيُّ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ الرَّحْبَةَ  
بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ قَالَ فَجَلَسَ فِي  
الرَّحْبَةِ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ ابْنِي بَطْهُورٍ  
قَالَ فَاتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطُسْتٍ  
قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ وَنَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ إِلَيْهِ  
فَادْخَلَ يَدُهُ الْيُمْنَى فَمَلَأَ فَمَهُ  
فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَشَرَ بِيَدِهِ  
الْيُسْرَى فَعَلَّ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ  
مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ طُهَّورٍ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فَهَذَا طُهَّورُهُ. ❷

خالد بن علقمہ ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبدخیر نے  
بیان کیا ”علی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد صحن میں  
آئے اور بیٹھ گئے۔ اور انہوں نے اپنے غلاموں سے  
کہا: ”میرے لئے وضو کا پانی لاؤ۔“ راوی کہتا ہے: ”وہ  
غلام علی رضی اللہ عنہ کے پاس برتن لایا، جس میں پانی تھا، اور ایک  
تھال لایا۔“ عبدخیر کہتے ہیں: ”ہم بیٹھ کر انہی کی طرف  
دیکھ رہے تھے، انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ اس میں ڈالا اور  
اپنا منہ بھر لیا اور کلی کی۔ اور ناک میں پانی ڈالا اور ناک  
کو اپنے بائیں ہاتھ سے جھاڑا، اسی طرح تین بار کیا۔“ پھر  
انہوں نے کہا: ”جو شخص رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھنا  
چاہے تو یہی آپ کا وضو ہے۔“

**فوائد:** ..... وضو میں کلی و ناک میں پانی چڑھانا واجب ہے۔ احناف کے ہاں وضو میں کلی واجب  
نہیں۔ البتہ غسل میں واجب ہے، حالانکہ غسل اور وضو میں کلی کا فرق کسی دلیل سے ثابت نہیں۔ یہ فقہ حنفیہ کی  
من مرضیاں ہیں۔ اس حدیث میں کلی و پانی چڑھانے کے بارے میں صراحت نہیں، کہ ایک چلو سے یہ کام  
کرنا ہے یا علیحدہ علیحدہ۔ بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صراحت مذکور ہے کہ ایک ہی چلو سے دونوں کام کیے  
جائیں گے۔ البتہ بعض علماء ان کو الگ الگ کرنے کی طرف بھی گئے ہیں۔ ابو داؤد کی حدیث اس بارے آتی  
ہے۔ لیکن وہ ضعیف ہے۔ البتہ تاریخ ابن ابی خثیمہ میں صحیح روایت ہے کہ کلی اور ناک کے لیے الگ الگ پانی

❶ صحیح احمد 1/232 وابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی اسباغ الوضوء (426)

❷ صحیح

لہذا جائز ہے، لہذا جس طرح آسانی ہو کر لینا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

729- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ.....

حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَقْبَةَ الْمُرَادِيُّ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ خَيْرٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. ①  
حسن بن عقبہ مرادی کہتے ہیں کہ عبدخیر نے پہلی اسناد کے  
ساتھ اسی طرح مجھ سے بیان کیا۔

[32]..... بَابُ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ وَالِاسْتِجْمَارِ

ناک میں پانی ڈالنا اور ڈھیلے استعمال کرنا

730- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ عَائِدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ اسْتَنْشَقَ فَلْيَسْتَنْشِرْ  
وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ. ②  
عائذ اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ  
سے سنا وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ  
فرماتے ہوئے سنا: ”جو کوئی ناک میں پانی ڈالے تو اسے  
چاہئے کہ اسے جھاڑے، اور جو کوئی ڈھیلے استعمال کرے وہ  
انھیں طاق استعمال کرے۔“

فوائد:..... معلوم ہونا ناک جھاڑنا واجب ہے۔

[33]..... بَابُ فِي تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ

داڑھی میں خلال کرنے کا بیان

731- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ.....

عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ  
تَوْضًا فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوْضًا. ③  
شقیق بن سلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عثمان رضی اللہ  
وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ تو انہوں نے اپنی داڑھی کا خلال  
کیا اور انہوں نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی  
طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔“

① صحیح سابقہ حدیث ہی کمر آئی ہے۔

② متفق عنہ أخرجه البخاری، کتاب الوضوء، باب الاستنثار فی الوضوء (161) ومسلم، کتاب الطهارة، باب فی

الاستنثار والاستجمار (561)

③ صحیح الترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی تخلیل اللحية (31) وابن ماجه، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی

تخلیل اللحية (430)



عذاب ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یہ حدیث میرے نزدیک  
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث سے زیادہ بہتر ہے۔“  
لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا  
أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَمْرٍو. ❶

**فوائد:**..... وضو میں کسی بھی عضو کا کہیں سے خشک رہ جانا وضو نامکمل رہ جانے کا باعث ہے، باقی  
اعضاء کی نسبت چونکہ یہ پاؤں، ایڑیوں میں زیادہ ہوتا ہے، لہذا اس کا خصوصی تذکرہ کیا گیا ہے۔

[36]..... بَابُ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ وَالْأُذُنَيْنِ

سر اور کانوں کا مسح کرنا

735- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ.....

عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ  
تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا  
وَبَاطِنِهِمَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ أَوْ كَالَّذِي  
صَنَعْتُ. ❷

شقیق بن سلمیٰ کہتے ہیں میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے  
ہوئے دیکھا۔ تو انہوں نے اپنے کانوں کی اندرونی سطح پر مسح  
کیا۔ پھر انہوں نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی  
طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا، جس طرح میں نے کیا۔“

**فوائد:**..... کانوں کا مسح بھی سر کے ساتھ واجب ہے الصحیحہ میں حدیث ہے ”الْأُذُنَانِ

مِنَ الرَّأْسِ“ (کان سر کا حصہ ہیں) لہذا ان کا حکم بھی سر والا ہوگا۔

[37]..... بَابُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

رسول اللہ ﷺ اپنے سر (کے مسح) کے لئے نیا پانی لیتے تھے

736- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ الْمَازِنِيِّ  
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ  
بِالْجُحْفَةِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَشَقَّ لِمِ  
عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی اپنے چچا عاصم مازنی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے  
ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ”جھٹھ“ مقام پر وضو  
کرتے ہوئے دیکھا، پھر آپ نے کھلی کی اور ناک میں پانی

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الأعقاب (165) ومسلم، کتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلین

بکمالہما (573)

❷ حسن (731) میں اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

ڈالا۔ پھر آپ ﷺ نے تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے پاؤں کو دھویا حتیٰ کہ انہیں صاف کر دیا۔ پھر اپنے سر کا اس پانی سے مسح کیا جو آپ کے ہاتھوں کا بچا ہوا نہیں تھا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”اس حدیث سے ابو عاصم پہلے مسح کی تفسیر کرنا چاہتے ہیں۔“

غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُرِيدُ بِهِ تَفْسِيرَ مَسْحِ الْأُولَى. ۵

**فوائد:** ..... یعنی مسح کے لیے نیا پانی لیا۔ البتہ ابوداؤد میں حسن درجے کی حدیث آتی ہے۔ جس میں نیا پانی نہ لینے کی صراحت ہے۔ لیکن بعض علماء نے اس کے اضطراب کی جانب اشارہ کیا ہے۔ بہر حال بہتر طریقہ اول الذکر ہی ہے البتہ دوسرے طریقے کا بھی جواز نکلتا ہے۔

### [38]..... بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

#### پگڑی پر مسح کرنے کا بیان

737- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أُمَيَّةَ الضَّمُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ وَالْعِمَامَةِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ إِي وَاللَّهِ. ۵

جعفر اپنے باپ عمرو بن امیہ ضمیری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور پگڑی پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ ابو محمد سے کہا گیا: ”آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”اللہ کی قسم! جی ہاں۔“

**فوائد:** ..... عمامہ پر مسح کے دو طریقے ہیں (۱) فقط عمامے پر مسح کیا جائے۔ جیسا کہ عمرو بن العاص بن امیہ سے بخاری و احمد وغیرہ میں ثابت ہے (۲) کچھ پیشانی پر اور باقی عمامے پر مسح کیا جائے۔ دیکھیے مسلم عن المغیرہ۔

① صحیح احمد 41/4، و مسلم کتاب الطہارۃ، باب فی وضوء النبی ﷺ (236)

② صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب المسح علی الخفین (204) والنسائی، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی

## [39]..... بَاب فِي نَضْحِ الْفَرْجِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے بعد شرمگاہ پر چھینٹے مارنا

738- أَخْبَرَنَا قَيْصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ابْنِ عَبَّاسٍ ذِي الْمُنْدَبِيلِ بَيَانِ كَرْتِهِ بِسُؤَالِهِ عَنْ نَبِيِّ ﷺ أَيْكَ بَارَ مَرَّةً مَرَّةً وَنَضَحَ فَرْجَهُ. ①  
وضو کیا اور آپ اپنی شرمگاہ پر چھینٹے مارے۔

**فوائد:**..... شرمگاہ پر چھینٹے مارنا دفع و مساویں کے لیے ہے۔ یعنی اگر شیطان و سوسہ ڈالے کہ تمہاری شرمگاہ سے قطرہ نکلا ہے۔ جس سے وضو ٹوٹ گیا ہے، تو اس کے دور کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بندہ شرمگاہ پر پانی چھڑک لے تاکہ آدمی سمجھے کہ یہ میرا چھڑکا ہوا پانی ہے، نہ کہ شرمگاہ سے نکلا ہوا۔ جس سے سوسہ زائل ہو جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

## [40]..... بَاب الْمُنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے بعد رومال استعمال کرنا

739- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْبَلٍ عَنْ كُرَيْبٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُ مِيمُونَةَ خَالَتِي عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ يُؤْتَى بِالْإِنَاءِ فَيَفْرَغُ بِمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَسَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمُنْدِيلِ فَيَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَنْفُضُ أَصَابِعَهُ وَلَا يَمْسُهُ. ①  
ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ سے نبی ﷺ کے جنابت کے غسل کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا: ”برتن لایا جاتا اور آپ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرمگاہ کو اور جہاں نجاست لگی ہوتی دھوتے۔ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر اپنا سر اور تمام جسم دھوتے۔ پھر جگہ بدل کر اپنے پاؤں دھوتے۔ پھر آپ ﷺ کو کپڑا دیا جاتا تو اسے اپنے آگے رکھ لیتے اور اپنے جسم کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے، اس کپڑے کو استعمال نہ کرتے۔“

① صحیح البیہقی، کتاب الطہارۃ، باب الانتضاح بعد الوضوء لرد الوسواس 162/1

② متفق علیہ البخاری، کتاب الغسل، باب مسح اليد بالتراب لتكون أنقى (620) ومسلم، کتاب الحيض، باب صفة

غسل الجنابة (720)

**فوائد:** ..... رومال، کپڑے کا دیا جانا اس بات پر دل ہے کہ آپ ﷺ اسے استعمال کرتے تھے تبھی تو آپ ﷺ کو یہ پیش کیا جاتا تھا، جیسا کہ ترمذی میں بھی حسن درجے کی حدیث ہے، جس میں کپڑے سے وضو والے اعضاء خشک کرنے کا بیان ہے۔ لہذا اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

[41]..... باب فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

740- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ.....

المُغْبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنِّي رَاحِلَتُهُ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَقْرَعْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلِيهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعِيهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعِيهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَيْهِ فَقَالَ دَعَهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. ①

مغیرہ رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں سفر میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس پانی ہے؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ پھر آپ اپنی سواری سے اتر کر چلنے لگے، حتیٰ کہ رات کی تاریکی میں چھپ گئے۔ پھر آپ آئے اور میں نے آپ پر لوٹے سے پانی ڈالا۔ تو آپ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا۔ اور آپ ﷺ پر اونی جبہ تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے بازوؤں کو اس سے نہ نکال سکے تو آپ ﷺ نے جبہ کے نیچے سے ان کو نکال لیا۔ اور اپنے بازوؤں کو دھویا اور سر کا مسح کیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے موزے اتارنے کے لئے جھکا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”انہیں رہنے دو، کیونکہ میں نے انہیں وضو کے بعد پہنا ہے۔“ پس آپ ﷺ نے ان پر مسح کیا۔

**فوائد:** ..... ثابت ہوا موزوں پر مسح جائز ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ طاہر ہونے کی حالت میں پہنے

گئے ہوں۔

① متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب الرجل یوضئ صاحبه (182) ومسلم، کتاب الطهارة، باب المسح علی

## [42]..... بَابُ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَسْحِ

## مسح کی مقررہ مدت کا بیان

741- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ.....

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَسَاوِيْرٍ وَيَوْمًا وَيَلَيْلَةً لِلْمَقِيْمِ يَعْنِي الْمَسْحَ عَلَى الْخَفِيْنِ. ①

علیؑ بن ابوطالب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں مقرر کیں۔ اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مقرر کی۔ یعنی موزوں پر مسح کے متعلق۔“

**فوائد:**..... مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہے، جب کہ مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔ نیز مسح کی مدت ابتداء پہلی دفعہ مسح کرنے کے وقت سے ہوگی۔

## [43]..... بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ

## جوتے پر مسح کرنا

742- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيْمٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَوَسَّعَ ثُمَّ قَالَ لَوْ لَا آتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَلَّ كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي فَعَلْتُ لَرَأَيْتُ أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ بِقَوْلِهِ تَعَالَى وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ. ②

عبدخیر کہتے ہیں کہ میں نے علیؑ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا: ”انہوں نے جوتیوں پر مسح کیا اور وسیع جگہ کا مسح کیا۔ پھر انہوں نے کہا: ”اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے نہ دیکھا ہوتا۔ جس طرح میں نے کیا ہے، تو میری رائے ہوتی کہ پاؤں کے اوپر والے حصہ سے اس کا نیچے والا حصہ مسح کا زیادہ مستحق ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے منسوخ ہے: ”اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھوؤ۔“ (مائدہ: 6)

① صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين (637) والنسائي، كتاب الطهارة، باب التوقيت

في المسح على الخفين للمقيم (128، 129)

② صحیح ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب كيف المنح (162، 163) والدارقطني 1/204، 205 (4)



**فوائد:** ..... (۱) جو توں پر سح جائز ہے، مگر اس شرط پر کہ اس کے ساتھ موزہ یا جراب پہنی ہوئی ہو، کیونکہ ٹخنوں سے کم کسی چیز پر سح نہیں ہوتا۔ (۲) حدیث کو عقل و قیاس پر ترجیح دی جائے گی (۳) ابو محمد کا اسے منسوخ قرار دینا درست نہیں۔ کیونکہ آیت میں پاؤں دھونے کا ذکر ہے۔ تو حدیث میں اس کی وضاحت ہے کہ جب پاؤں ننگے ہوں تو انہیں دھویا جائے گا۔ البتہ موزوں یا جرابوں کی صورت میں ان پر سح کیا جائے گا۔

#### [44]..... بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

#### وضو کے بعد کی دعا

743- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ

عَمِّهِ.....

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں گئے، تو رسول اللہ ﷺ بیٹھے اپنے ساتھیوں سے باتیں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سورج کے بلند ہونے کے وقت کھڑا ہو، اور وضو کرے تو اچھا وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے، تو گناہوں سے ایسے نکل جیسے گا، جیسے وہ اس دن (معصوم) تھا جب اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔“ عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ”اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے توفیق دی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اس بات کو سنا، عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کہا: اور وہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے: ”کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تیرے آنے سے پہلے اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات کہی ہے۔“ میں نے کہا: ”میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، وہ کوئی بات ہے؟“ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی اچھی طرح وضو کرے اور اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائے۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا اپنی نظر آسمان

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يَحَدِّثُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ مَنْ قَامَ إِذَا اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَ عُقْبَةُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي أَنْ أَسْمَعَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ الْخَطَابِ وَكَانَ تَجَاهِي جَالِسًا اتَّعَجَبُ مِنْ هَذَا فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ عَجَبٌ مِنْ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَ فَقُلْتُ وَمَا ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَقَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ قَالَ نَظَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَنُتَحَّتْ لَهُ  
ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهِنَّ  
شَاءَ. ❶

کی طرف کرے۔ اور کہے: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے  
علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں  
گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے  
رسول ہیں۔“ تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے

کھول دیئے جائیں گے وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔“  
**فوائد:** ..... صحیح مسلم میں آسمان کی جانب نظر اٹھانے کا ذکر نہیں۔ یہ ابوداؤد کے اندر ہے۔ لیکن وہ  
حدیث ضعیف ہے۔ اسی طرح انگلی اٹھانا بھی ثابت نہیں۔ مگر افسوس! کے غیر ثابت روایات پر عمل کرنا اور صحیح  
احادیث کو ٹھکرانا اہل بدعت کو شیوہ رہا ہے۔ نیز معلوم ہوا جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

### [45]..... بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ

#### وضو کی فضیلت کا بیان

744- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ عَاصِمِ بْنِ سَفْيَانَ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ  
السَّلَاسِلِ فَرَجَعُوا إِلَى مَعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ  
أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ أَبُو  
أَيُّوبَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ  
مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ  
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ أَكْذَابًا يَا  
عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ. ❷

عاصم بن سفیان بیان کرتے ہیں کہ لوگ غزوہ سلاسل میں گئے۔  
پھر لوٹ کر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو ان کے پاس  
ابوایوب اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما تھے۔ تو ابوایوب رضی اللہ عنہ نے  
کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:  
”جو اس طرح وضو کرے گا جس طرح اسے حکم دیا گیا اور اسی  
طرح نماز پڑھے گا جس طرح حکم دیا گیا، تو اس کے سابقہ  
برے کام معاف کر دیئے جائیں گے۔“ انہوں نے کہا:  
”اے عقبہ! کیا ایسے ہی ہے؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

745- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُهَيْلٍ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الذکر المستحب عقب الوضوء (552) و ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب ما یقول  
اذا توضع (169)

❷ صحیح الطبرانی فی الکبیر 156/4، 157 (3994-3995)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مسلمان یا مومن بندہ جب وضو کرتا ہے پس وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں، پانی کے ساتھ، یا پانی کے آخری قطرہ سے، جو اس نے اپنی آنکھوں سے کئے ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو پانی سے یا پانی کے آخری قطرہ سے وہ گناہ نکل جاتے ہیں جو اس نے اپنے ہاتھوں سے پکڑنے کی وجہ سے کئے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔“

**فوائد:** ..... ان گناہوں سے صغیرہ گناہ مراد ہیں، کیونکہ کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔

746- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ.....

ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ درخت کے نیچے بیٹھا تھا تو انہوں نے درخت کی ایک سوکھی ہوئی ٹہنی پکڑ کر اسے حرکت دی۔ حتیٰ کہ اس کے پتے جھڑ گئے۔ انہوں نے کہا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟“ میں نے اس سے کہا: ”آپ نے ایسا کیوں کیا؟“ انہوں نے کہا: ”اسی طرح میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب مسلمان وضو کرتا ہے تو اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پانچوں نمازیں پڑھتا ہے، تو اس کے گناہ ان پتوں کی طرح جھڑے جاتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”دن کے دونوں کناروں اور رات کے اندھیرے میں نماز پڑھو، یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے۔“ یہاں تک پڑھی۔ (ہود: 114)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُؤْمِنُ فَعَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ حَاطِيَّةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بَعَيْنِهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا عَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ حَاطِيَّةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ. ①

عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ تَحْتِ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنَا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاكَ وَرَقُهُ قَالَ أَمَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا قُلْتُ لَهُ لِمَ فَعَلْتَهُ قَالَ هَكَذَا فَعَلَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءِ وَصَلَّى الْخُمْسَ تَحَاتُّ ذُنُوبُهُ كَمَا تَحَاتُّ هَذَا الْوَرَقُ ثُمَّ قَالَ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِلَيَّ قَوْلِهِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ. ②

① صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الطهارة (576) و الترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی فضل الطهور (2)

② قوی بالشواهد دیکھئے۔ الترغیب والترہیب 1/136-137

## [46]..... بَابُ الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ

ہر نماز کے لئے وضو کرنا

747- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَانَ أَحَدُنَا يَكْفِيهِ الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحَدِّثْ. ❶

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے۔ اور ہم میں سے کسی کا جب تک وضو نہیں ٹوٹا تھا تو وہی (پہلا وضو) اس کے لئے کافی ہوتا تھا۔

**فوائد:**..... افضل یہی ہے کہ ہر نماز کے لیے وضو کیا جائے نیز آپ ﷺ سے بھی ایک وضو کے

ساتھ کئی نمازیں ثابت ہیں۔

## [47]..... بَابُ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ

جب تک وضو نہ ٹوٹے، وضو کے عدم (وجوب) کا بیان

748- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ حَرَكَةً فِي دُبُرِهِ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَحَدَتْ أَوْ لَمْ يُحَدِّثْ فَلَا يَنْصَرِفَنَّ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی نماز میں اپنی دبر میں کوئی حرکت محسوس کرے پس اسے شک ہو کہ وضو ٹوٹا ہے یا نہیں، تو وہ اپنی جگہ سے نہ ہٹے، حتیٰ کہ آواز سن لے یا بدبو محسوس کرے۔“

**فوائد:**..... آپ کا وضو یقینی ہے، جب کہ وضو ٹوٹنے کے بارے میں شک ہے، تو یقین پر ہی عمل ہوگا۔

## [48]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

نیند سے وضو کرنا

749- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنِي

❶ صحیح البخاری کتاب الوضوء، باب الوضوء من غیر حدث 214 وابن ماجہ، کتاب الطهارة، باب الوضوء لكل

صلاة (509)

❷ مسلم، کتاب الحيض، باب الدليل على أن تيقن الطهارة ثم شك في الحديث..... (803) وأبو داود، کتاب الطهارة

باب اذا شك في الحديث (177)

عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسِ الْكَلَّاعِيِّ.....

معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آکھیں دبر کا تمہ ہیں جب آنکھ سو جائے تو تمہ کھل جاتا ہے۔“ ابو محمد عبداللہ سے کہا گیا: ”کیا آپ بھی اس کے قائل ہیں۔“ انہوں نے کہا: ”نہیں، جب کھڑا کھڑا سو جائے، تو اس پر وضو نہیں ہے۔“

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وَكَأَنَّ السَّهَ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ لَا إِذَا نَامَ قَائِمًا لَيْسَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ. ❶

**فوائد:**..... سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، لیکن کھڑے ہونے کی حالت میں نیز اس طرح بیٹھنے سے کہ جس میں اعضاء ڈھیلے نہ پڑیں، وضو نہیں ٹوٹتا۔ جیسا کہ مسلم وغیرہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا فعل منقول ہے کہ بیٹھے بیٹھے سو جائے پھر اٹھ کر بلا وضو نماز ادا کر لیتے۔

[49]..... بَابُ فِي الْمَذْيِ

مذی کا بیان

750- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ.....

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی اور میں اس کی وجہ سے اکثر غسل کرتا تھا۔ اس بات کا میں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا اور اس کے متعلق آپ سے پوچھا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے اس کے لئے صرف وضو کافی ہے۔“ معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے کہا: ”جو میرے کپڑے کو لگ جائے اس کے لئے کیا حکم ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جہاں آپ کا خیال ہو کہ مذی لگی ہے، وہاں ایک چلو لے کر چھینے مار ڈالو۔“

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقِي مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً فَكُنْتُ أَكْثِرُ الْغُسْلَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ. قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ خَذْ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَانْضَحْهُ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَهُ. ❷

❶ حسن بالشاهد الطبرانی الكبير 372/19 (875) والحلية 305/9، ويكفئ نيل الأوطار 241/1-242 والمحلّي

❷ صحيح ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب في المذّي (210) والترمذی، كتاب الطهارة، باب ماجاء في المذّي يصيب الثوب (115)

**فوائد:** ..... ”نذی“ وہ پانی ہے جو بیوی سے بوس و کنار یا شہوت کے وقت لیس دار صورت میں نکلے اس سے وضو کیا جائے گا، اور جہاں کپڑے وغیرہ پر لگی ہو، وہاں پانی کا چھیننا مار لیا جائے۔

[50]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكْرِ

شرمگاہ کو چھونے سے وضو کرنا

751- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ  
بِسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيَانِ كَرْتِي هُنَّ فِي مِثْلِهَا  
اللَّهُ ﷺ كُوِيَه فِرْمَاتِي هُوِيَه سَا: ”جُو شُخْصِ اِيْنِي شِرْمِغَاه  
مِنْ مَسِّ الذَّكْرِ. ❶  
چھوئے تو اس کے بعد وضو کرے۔“

752- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ  
عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ.....

عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ  
النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ  
فَلْيَتَوَضَّأْ فَقَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا أَوْفَقُ  
فِي مَسِّ الْفَرْجِ وَقَالَ الْوُضُوءُ  
أُبَيَّتُ. ❷  
بِسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيَانِ كَرْتِي هُنَّ فِي مِثْلِهَا  
اللَّهُ ﷺ فِرْمَار هِي تَحِي: ”جُو شُخْصِ اِيْنِي شِرْمِغَاه كُو چھوِي  
اسے چاہئے کہ وہ وضو کرے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”شرمگاہ کو  
چھونے کے متعلق یہ حدیث زیادہ قوی ہے۔“

**فوائد:** ..... (۱) مذکورہ حدیث میں ”فرج“ کا لفظ آیا ہے جو کہ قبل و دربر عورت اور مرد کو شامل ہے۔  
(۲) طلق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کی حدیث جو کہ بظاہر اس کے خلاف ہے جس میں آکہ تناسل کے چھونے کو ناقض وضو میں شمار نہیں کیا گیا۔ ان دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ جب بلا حائل نیت شہوت سے چھوا جائے، تو وضو ٹوٹ جائے گا۔  
فقہاء محدثین اسی کے قائل ہیں۔

[51]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا

753- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

❶ صحیح ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذکر (181) والترمذی، کتاب الطهارة، باب الوضوء من

مس الذکر (82، 84)

❷ صحیح بیہقی ترجمہ گزر چکی ہے۔

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ.....

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ لَا. ❶

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو واجب ہوتا ہے۔“ ابو محمد سے کہا گیا: ”کیا آپ اسے اختیار کرتے ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“

**فوائد:**..... پہلے ہی حکم تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسا کہ آگے حدیث آرہی ہے۔ لہذا اب آگ سے پکی چیز سے وضو ضروری نہیں۔

[52]..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ

آگ سے پکی چیز سے وضو چھوڑ دینے کی رخصت

754- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ.....

عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْتَرُّ مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَى السِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَرُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأ. ❷

عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ میں بکری کا کندھا پکڑے کاٹتے ہوئے (کھاتے) دیکھا، پھر نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ ﷺ نے چھری کو پھینک دیا۔ جس سے وہ کاٹ رہے تھے، پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔“

[53]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ

دریا کے پانی سے وضو کرنا

755- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَرَائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ

❶ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب الوضوء مما مست النار (785) والنسائي، كتاب الطهارة، باب الوضوء مما غيرت النار (179)

❷ متفق عليه البخاري، كتاب الوضوء، باب من لم يتوضأ من لم شاة والسويق (208) ومسلم كتاب الحيض، باب نسخ الوضوء مما مست النار (91)

يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْجَلَّاحِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ الْمَخْزُومِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ أَبِيهِ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مدلج سے رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ آدمی آئے۔ انہوں نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! ہم دریا میں کام کرنے والے لوگ ہیں۔ کشتیوں پر سوار ہو کر شکار کرتے ہیں، اس میں ایک، دو اور تین اور چار راتیں غائب رہتے ہیں۔ اور ہم بیٹھا پانی اپنے ساتھ پینے کے لیے رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو ہمیں اپنی موت کا خوف ہوتا ہے کہ اس سے پاکیزگی حاصل نہیں ہوئی۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسی سے وضو کرو کیونکہ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رِجَالٌ مِنْ بَنِي مُدَلِّجٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ هَذَا الْبَحْرِ نَعَالِجُ الصَّيْدِ عَلَى رَمْتٍ فَنَعَزُبُ فِيهِ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ وَالْأَرْبَعِ وَنَحْمِلُ مَعَنَا مِنَ الْعُدْبِ لِيُشْفَاهَنَا فَإِنْ نَحْنُ تَوَضَّأْنَا بِهِ حَشِينَا عَلَى أَنْفُسِنَا وَإِنْ نَحْنُ انْتَرْنَا بِأَنْفُسِنَا وَتَوَضَّأْنَا مِنَ الْبَحْرِ وَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا مِنْ ذَلِكَ فَحَشِينَا أَنْ لَا يَكُونَ طَهُورًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ الطَّاهِرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتُهُ. ①

**فوائد:** ..... (۱) سمندر کا پانی پاک ہے اس سے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے (۲) اس کا مردار حلال ہے اس سے مراد ہر وہ جاندار ہے جو پانی ہی میں زندہ رہ سکتا ہے، باہر آنے سے اس کی موت واقع ہو جاتی ہو، ایسا کوئی جانور مردہ بھی مل جائے تو وہ حلال ہے۔ (۳) سائل کو سوال کے متعلق اضافی چیز سے خبردار کر دینا درست ہے۔

756- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَالِكِ قِرَاءَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنَ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا اس نے کہا: ”ہم سمندر میں ہوتے ہیں اور

① صحیح ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب الوضوء بماء البحر (83) والترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی ماء البحر

أنه طهور (69)



وَمَعَنَا الْقَلِيلُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ  
عَطِشْنَا أَفْتَوَضَّأْنَا مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ  
الْحِلُّ مَيْتَتُهُ. ①

ہمارے پاس تھوڑا سا پانی ہوتا ہے۔ اگر ہم اس سے وضو  
کریں تو پیاسے رہ جائیں تو کیا ہم دریا کے پانی سے وضو  
کر سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا پانی  
پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔“

### [54]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ الرَّائِدِ

کھڑے پانی سے وضو کرنا

757- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا  
يُؤُولُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ  
يَعْتَسِلُ مِنْهُ. ②

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم  
میں سے کوئی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ کیا پھر  
اسی سے غسل کرے گا۔“

**فوائد:**..... اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر غسل نہیں کرنا۔ تو پھر کھڑے پانی میں پیشاب کیا جاسکتا  
ہے۔ بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ عموماً قریبی گھاٹوں سے لوگ طہارت و استعمال کے لیے پانی لیتے ہیں، لہذا اس  
میں گندگی نہیں ڈالنی چاہیے، کیوں کہ گندگی اس کے رنگ، بو، ذائقہ کے تبدیل ہونے سے اسے ناپاک  
کردے گی۔

### [55]..... بَابُ قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِي لَا يُنْجَسُ

ناپاک نہ ہونے والے پانی کی مقدار کا بیان

758- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ  
الزُّبَيْرِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ  
يُسْأَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بِالْقَلَاةِ مِنْ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں  
کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ سے اس پانی  
کے متعلق پوچھا جا رہا تھا جو وسیع بیابان میں ہوتا ہے اور اس

① صحیح ترمذی گزر چکی ہے۔

② متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب البول فی الماء والدائم (239) و مسلم کتاب الطهارة، باب النهی عن

البول فی الماء الراكد (653)

الأَرْضِ وَمَا يَنْوُبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ  
وَالسَّبَاعِ فَقَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلْتَيْنِ لَمْ  
يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ. ❶

پر درندوں اور چوپایوں کی بھی آمد و رفت ہوتی ہے۔ تو  
آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب پانی کے دو منکے ہوں تو اسے  
کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔“

759- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ ابْنِ  
الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ  
عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنْوُبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ  
وَالسَّبَاعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا  
كَانَ الْمَاءُ قُلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پانی  
کے متعلق پوچھا گیا، جس پر درندوں اور چوپایوں کی آمد و  
رفت ہوتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب پانی  
دو منکے ہوں تو ناپاک نہیں ہوتا۔“

**فوائد:**..... اس سے ہجر مقام کے منکے مراد ہیں، جو کہ کافی بڑے ہوتے تھے، ان میں تقریباً دو سو دس  
(210) لیٹر پانی آجاتا تھا۔ چنانچہ پانی کی اتنی مقدار اگر ہو تو اس میں گندگی پڑنے کے سبب وہ ناپاک نہیں  
ہوتا، جب تک کہ اس کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائے۔

[56]..... بَابُ الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ

استعمال شدہ پانی سے وضو کرنے کا بیان

760- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَأَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ  
جَابِرًا يَقُولُ جَاءَ نَبِيَّ ﷺ  
يَعُوذُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ  
وَصَبَّ مِنْ وُضُوئِهِ عَلَيَّ فَعَقَلْتُ. ❸

محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ  
کہتے ہوئے سنا نبی ﷺ میری تیمارداری کے لئے میرے  
پاس آئے اور میں بیمار تھا، مجھے ہوش نہ تھا۔ آپ ﷺ  
نے وضو کیا اور اپنے وضو کا کچھ پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آ  
گیا۔“

❶ صحیح ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب ما ينحس الماء (63) والترمذی، کتاب الطهارة، باب ما جاء في الماء لا ينحسه  
شئ (67)

❷ صحیح سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

❸ متفق علیہ البخاری، کتاب الطهارة، باب صب النبي وضوءه علی مغمی علیہ (194) ومسلم، کتاب الفرائض، باب  
میراث الکلالہ (4124)

**فوائد:** ..... ثابت ہوا عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے وضو اور غسل کیا جاسکتا ہے۔ البتہ جس حدیث میں منع آیا ہے (نسائی) تو وہ نہی تنزیہی ہے کہ جس سے بچنا اولیٰ، جب کہ بوقت ضرور استعمال جائز ہے۔

[57]..... بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا

761- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فَاعْتَسَلَتْ فِي جَفْنَةٍ مِنْ جَنَابَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى فَضْلِهَا يَسْتَحِمُّ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ اغْتَسَلْتُ فِيهِ قَبْلَكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيَّ الْمَاءِ جَنَابَةً. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بیویوں میں سے کسی نے ایک بڑے ٹب (برتن) میں غسل جنابت کیا تو نبی ﷺ اس کے باقی ماندہ پانی سے غسل کرنے لگے، تو اس نے کہا: ”آپ سے پہلے میں نے اس میں غسل کیا ہے۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنابت پانی میں نہیں ہے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا بلی کا جھوٹا پاک ہے لیکن اگر اس کے منہ پر گندگی لگی ہو تو اس کا حکم الگ ہے پھر اگر وہ دو وقتوں سے کم ہے تو وہ ناپاک ہو جائے گا۔

762- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[58]..... بَابُ الْهَرَّةِ إِذَا وَلَعَتْ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں بلی کا منہ ڈالنا

763- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارِكِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ.....

❶ صحيح الشواهد ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب الماء لا ينجس (68) والترمذی، كتاب أبواب الطهارة، باب ما حاء في

الرحضة في ذلك (65)

❷ صحيح سابقه تخرج ملاحظه فرمائیں..

ابوققاده رضی اللہ عنہ اپنی بہو کبہ کے پاس گئے، تو اس نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا۔ ایک بلی آکر اس سے پانی پینے لگی، تو ابوققاده نے اس کے لئے برتن کو جھکا دیا، حتیٰ کہ اس نے پی لیا۔ کبہ کہتی ہیں کہ ابوققاده رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میں تعجب سے (دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے کہا: ”اے میری بھتیجی! کیا تم تعجب کرتی ہو؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ نجس نہیں ہے۔ وہ تم پر گھومنے والوں یا گھومنے والیوں سے ہے۔“

أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ  
وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ  
فَأَصْفَى لَهَا أَبُو قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتَّى  
شَرِبَتْ قَالَتْ كَبِشَّةٌ فَرَأَى أَنْظَرُ فَقَالَ  
أَتَعْجَبِينَ يَا بِنْتَ أُخِي؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ  
بِنَجْسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَافِينِ عَلَيْكُمْ  
وَالطَّوَافَاتِ. ①

### [59]..... بَاب فِي وُلُوغِ الْكَلْبِ

کتے کا (برتن میں) منہ ڈالنا

764- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ.....

عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:  
”جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو اسے سات بار دھوؤ اور  
آٹھویں بار مٹی سے صاف کرو۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
قَالَ إِذَا وُلِعَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ  
فَاعْبَلُوهُ سَبْعَ مِرَارٍ وَالثَّمَانَةَ عَقْرُوهُ  
فِي التُّرَابِ. ②

**فوائد:**..... (۱) معلوم ہوا کتا نجس ہے۔ (۲) کتے کا جھوٹا پانی وغیرہ ناپاک ہوگا، اس سے طہارت حاصل کرنا درست نہیں۔ (۳) کتے کے جھوٹے برتن کو سات مرتبہ دھویا جاسکتا ہے۔ جن میں سے ایک مرتبہ مٹی سے، جدید تحقیق کے مطابق کتے کی زبان میں بسا اوقات انتہائی خطرناک جراثیم ہوتے ہیں جو کہ آگے برتن میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ مٹی ان کا بہترین توڑ ثابت ہوئی ہے۔ (۴) یہ حکم سبھی کتوں کا ہے۔ البتہ شکاری کتے میں شکار کی حد تک فقط اجازت ہے۔

① صحیح ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب سور الهرة (75) والترمذی، کتاب أبواب الطهارة، باب ماجاء فی سور الهرة

(92) والسائی کتاب الطهارة، باب سور الهرة (68)

② صحیح مسلم، کتاب المسافاة، باب الأمر بقتل الکلاب وبتک نسخته (3997) وأبو داؤد، کتاب الطهارة، باب

الوصوء بسور الکلب (73)

## [60]..... بَابُ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمَنِ

چوہیا کا گھی میں گرنا

765- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.....

عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمَنِ فَمَاتَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقَوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُّوهُ. ❶

میسونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک چوہیا گھی میں گر کر مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اور جو اس کے ارد گرد ہے پھینک دو اور باقی کھا لو۔“

**فوائد:**..... ثابت ہوا چوہیا بھی ناپاک ہے۔ چوہیا جس چیز میں واقع ہو اگر تو وہ جامد۔ ہے پھر تو ارد گرد سے صفائی کافی ہے۔ ورنہ ساری چیز ہی انڈھیل دی جائے گی۔

## [61]..... بَابُ الْإِتْقَاءِ مِنَ الْبَوْلِ

پیشاب سے پرہیز کرنا

766- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ طَاوُسٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ لِقَالَ إِنَّهُمَا لِيَعْدَبَانِ فِي قُبُورِهِمَا وَمَا لِيَعْدَبَانِ فِي كَبِيرٍ كَانَ أَحْلَهُمَا يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَكَانَ الْآخَرُ لَا يَسْتَنْزِيهِ عَنِ الْبَوْلِ - أَوْ مِنَ الْبَوْلِ. قَالَ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَكَسَرَهَا فَعَرَزَ عِنْدَ رَأْسِ كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا قِطْعَةً ثُمَّ قَالَ عَسَى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا حَتَّى تَيْبَسَا. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گذر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان دونوں (قبر والوں) کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے، اور ان کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ ان میں سے ایک چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی کو توڑ کر ہر ایک قبر کے سر کے پاس گاڑا پھر آپ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ ان کے خشک ہونے تک ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے۔“

❶ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب ما يقع من النجاسات في السمن والماء (235) وأبو داود، کتاب الأطعمة، باب في الفارة تقع في السمن (3481) والنسائی، کتاب الفرع، باب الفارة تقع في السمن (4269، 4270)

❷ متفق عليه البخاری، کتاب الوضوء، باب ماجاء في غسل البول (218) ومسلم کتاب الطہارۃ، باب الدلیل علی نجاسة البول و وجوب الاستبراء منه (675)

**فوائد:**..... (۱) پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا باعث عذاب ہے۔ (۲) اس سے عذاب قبر کا اثبات ہوتا ہے۔ (۳) صغیرہ گناہوں سے بھی عذاب ہوتا ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے ”وما یعدذبان فی کبیر“ (۴) آپ کو چونکہ اطلاع مل گئی تھی کہ ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے تو آپ ﷺ نے ٹہنیاں لگا دیں یہ آپ ﷺ کی سفارش کا طریقہ کار تھا جو کہ قبول کی گئی، لیکن اس کو دلیل بنا کر اس کو معمول نہیں بنانا چاہیے کیونکہ اس کے علاوہ آپ ﷺ یا صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس واقعہ کا تسلسل نہیں ملتا۔ اگر اس حدیث سے پھول چڑھانے کا جواز ملتا تو صحابہ رضی اللہ عنہم سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں کی قبروں پر گل پاشیاں کرتے۔ مگر اہل بدعت بلا خوف و خطر احادیث کے مفہوم کو بگاڑ دیتے ہیں اور عوام کو گمراہ بناتے ہیں۔

## [62]..... باب الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

### مسجد میں پیشاب کرنا

767- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.....

عَنْ أَنَسِ قَالَ جَاءَ أُعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا قَامَ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ قَالَ فَصَاحَ بِهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَفَّهُمْ عَنْهُ ثُمَّ دَعَا بِذَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَى بَوْلِهِ ①

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا، جب وہ اٹھ کر گیا تو اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”لوگ اس پر بلند آواز سے بولنے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں روک دیا پھر آپ نے پانی کا ایک ڈول مگلوایا اور اس کے پیشاب پر بہا دیا۔“

### فوائد:

- (۱) اس سے آپ کے حلم، رحمت و شفقت کا اندازہ ہوتا ہے۔
- (۲) پیشاب کو اچانک روک لینا چونکہ پریشانی و تکلیف کا باعث بنتا ہے اس لیے آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس سے روک دیا۔
- (۳) مسجد چونکہ کچی تھی اس لیے لازماً پیشاب جذب ہو گیا ہوگا ایسی حالت میں اس پر پانی بہا دینا کافی ہے۔
- (۴) مسجد کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے شور شرابہ کرنا اس سے بڑی خرابی ہے۔

① متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب صب الماء علی البول فی المسجد (132) و مسلم، کتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول (658)

## [63]..... بَابُ بَوْلِ الْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَطْعَمْ

کھانا نہ کھانے والے بچے کے پیشاب کا بیان

768- أَخْبَرَنَا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَحَدَّثَنَا عَنْ يُونُسَ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ.....

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ فَأَجْلَسَتْهُ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ عَلَيْهِ قَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ. ①

ام قیس بنت محسن بنی تھو اپنے بیٹے کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئیں، جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ اس نے اسے آپ ﷺ کی گود میں بٹھا دیا، تو اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا۔ ام قیس کہتی ہیں: ”آپ ﷺ نے پانی منگوا یا اور اس پر چھینٹے مارے اسے دھویا نہیں۔“

## [64]..... بَابُ الْأَرْضِ يُطَهَّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا

ایک زمین دوسری زمین سے پاک ہوتی ہے

769- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أُمِّ وَدَيْدَةَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ.....

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانٌ كَرْتِي هُنَّ كِهْ اِن كِي اِيك لُونْدِي نِي اَم سَلْمَه سِي پُوچْهَا كِه مِيں لَبِي چَا دَر اُو رَحْتِي هُون اُو رَكْنَدِي وَا لِي جَكِه مِيں چَلْتِي هُون۔ اَم سَلْمَه نِي كِهَا كِه رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نِي فَرَمَا يَا: ”بَعْدُ وَا لِي جَكِه اَسِي پَاك كِر دِي تِي هِي۔“ مِيں نِي اَبُو مُحَمَّد سِي كِهَا: ”كِيَا اَبُو بِي اَسِي اِخْتِيَار كِرْتِي هِي؟“ اَنهُون نِي كِهَا: ”مِيں نِي هِي جَانْتَا۔“ لَا اُذْرِي. ②

**فوائد:**..... اسلام نے چونکہ پردے کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ عورت کا پاؤں بھی ننگا ہو کر اجنبی

مرد کی توجہ کا مرکز نہیں بننا چاہیے۔ اس لیے عورت کو یہ اجازت ہے کہ پاؤں سے نیچے بالشت بھر کر پڑا سکتی

① منفق عليه البحاری، کتاب الوضوء، باب بول الصبيان (223) و مسلم کتاب الطہارۃ، باب حکم بول الطفل الرضيع علی کیفیتہ غسلہ (663)

② صحيح بالشواهد ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الأذى يصبب الذليل (383) و الترمذی فی ابواب الطہارۃ، باب ما جاء فی الوضوء من لموطا (143)

ہیں جب عورتوں نے گندگی کا عذر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد آنے والی مٹی اس گندگی کو پاک کر دے گی یعنی کپڑے آلودہ ہو جائیں کوئی حرج نہیں نفس آلودہ نہ ہونے پائیں۔ آپ ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ کے لیے زمین مسجد اور پاکی کا باعث قرار دی گئی ہے۔

[65]..... بَابُ التَّيْمِمِ

تیمم کرنا

770- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ الْعَطَارِدِيُّ.....

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے پھر آپ اترے پانی منگوا لیا اور وضو کیا پھر نماز کے لئے اذان کہی گئی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو ایک آدمی الگ بیٹھا تھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟“ اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جنبی ہوں اور پانی نہیں ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مٹی کو اختیار کرو، وہی تیرے لئے کافی ہے۔“

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ نُوْدِي بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَلَتَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مَنَعَكَ يَا فَلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ. ①

771- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ.....

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی سفر میں گئے، نماز کا وقت ہو گیا اور ان کے پاس پانی نہیں تھا، انہوں نے پاک مٹی سے تیمم کیا اور نماز پڑھی، پھر انہوں

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتْهُمَا الصَّلَاةُ وَوَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا

① متفق عليه البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام (3571) ومسلم کتاب المساجد، باب قضاء

الصلوة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها (1562)



نے (نماز کے) وقت میں ہی پانی پالیا تو ان میں سے ایک نے وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کی اور دوسرے نے نہ پڑھی۔ پھر دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا۔ جس نے دوبارہ نہیں پڑھی: ”تو نے سنت کو پالیا اور تمہارے لئے وہی نماز کافی ہے۔“ اور جس نے دوبارہ پڑھی اس سے فرمایا: ”تمہارے لئے دوہرا اجر ہے۔“

فَصَلِّاَ ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ بَعْدَ فِي الْوَقْتِ  
فَاعَادَا أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ  
يُعِدِ الْآخَرَ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
فَذَكَرَا ذَلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ  
أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْرُكَ لَكَ صَلَاحُكَ  
وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ  
مَرَّتَيْنِ. ❶

**فوائد:** ..... (۱) معلوم ہوا تیمم کی حالت میں نماز پڑھ لینے کے بعد پانی مل جانے کی صورت میں اسے دہرانے کی ضرورت نہیں (۲) مسئلے کا علم نہ ہونے کی بنا پر اگر دوسری مشقت اٹھائی جائے گی تو اس کا اجر بھی دوہرا ملے گا۔ لیکن سنت معلوم ہونے کے بعد ایسا کرنا ناجائز ہوگا۔

[66]..... بَابُ التَّيْمُمِ مَرَّةً

ایک ضرب سے تیمم کرنا

772- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ.....

عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تیمم کے بارے میں فرماتے تھے۔ ”تیمم کے لئے چہرہ اور ہاتھوں کے لئے ایک ہی ضرب کافی ہے۔“ عبد اللہ نے کہا: اس کی سند صحیح ہے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي التَّيْمُمِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَحَّ إِسْنَادُهُ. ❷

**فوائد:** ..... ”تیمم“ کا معنی: قصہ و ارادہ کرنا ہے۔ جب کہ شریعت میں زمین پر ہاتھ مار کر اسے فقط منہ اور ہاتھوں پر ملنے کا نام ہے۔ مذکورہ حدیث کے مطابق اس کے لیے ایک ہی ضرب کافی ہے۔ یہ راجح ہے۔ جن احادیث میں دو ضربوں کا ذکر ہے، وہ ضعیف و مرجوح ہیں۔ لیکن احناف حسب عادت راجح حدیث کی مخالفت

❶ حسن ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب التيميم يجد الماء بعدما يصلى في الوقت (338) والنسائي، كتاب الغسل، باب

التيميم لمن يجد الماء بعد الصلاة (341)

❷ سندہ صحیح جبکہ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ الدار قطنی 182/1، 183

میں ضعیف پر ہی عمل کرتے ہیں۔ نیز ”کفین“ سے صرف ہاتھ ہی مراد ہیں، کلائیوں تک۔ اور بعض احادیث میں جو بظلموں یا کہنیوں کا ذکر ہے وہ ضعیف ہے۔ نیز غسل و وضوء کے لیے ایک ہی طریقے سے تیمم کیا جائے گا۔

773- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ.....

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا  
اسْتَعَارَتْ قِلَادَةً مِنْ أَسْمَاءَ فَهَلَكَتْ  
فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاسًا مِنْ  
أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمْ الصَّلَاةُ  
فَصَلُّوا مِنْ غَيْرِ وَضُوءٍ فَلَمَّا اتَّوَا النَّبِيُّ ﷺ  
شَكُّوا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيْمَمِ  
فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكَ اللَّهُ  
خَيْرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا  
جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ  
لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً. ❶

عروہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
اسماء رضی اللہ عنہا کا ہار پہنا وہ گم ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے  
لوگوں کو اس کی تلاش میں بھیجا۔ جب نماز کا وقت ہو گیا تو  
انہوں نے وضوء کے بغیر نماز پڑھی پھر وہ نبی ﷺ کے  
پاس آئے اور انہوں نے اس بات کی شکایت کی تو تیمم کی  
آیت نازل ہوئی۔ اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر نے حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ”اللہ تمہیں بہتر جزا دے، جب کبھی  
کوئی مسئلہ پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اس سے  
خلاصی کی صورت نکالی اور مسلمانوں کے لئے اس میں  
برکت مقرر کی۔“

**فوائد:** ..... (۱) یہ غزوہ بنی مطلق کا واقعہ ہے۔ اس دوران تیمم کا حکم نازل ہوا (۲) اس واقعہ سے

علم غیب کو آپ ﷺ کے لیے ثابت کرنے کی کوشش جڑ سے کٹ جاتی ہے۔ کہ ہار اونٹ کے نیچے پڑا جب  
کہ آپ ﷺ کو اس کے بارے میں خبر ہی نہ ہو سکی۔ لہذا سارا قافلہ پریشان پڑا ہے اور ہار کی تلاش میں  
مارا مارا پھر رہا ہے، یعنی نہ پتہ چلے تو قریب کی خبر نہ ہو اور اللہ بتانے پہ آئے ہزاروں میل دور ہزاروں سال قبل  
وبعد کی خبریں بتادیں۔ مگر اہل بدعت ایسی احادیثوں کی تاویل کرنے میں بڑے ماہر ہیں۔

[67]..... بَابُ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

جنابت سے غسل کرنا

774- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبِ عَنِ  
أَبْنِ عَبَّاسٍ.....

❶ متفق عليه البخاری کتاب النکاح، باب الاستعارة الثياب للروس وغيرها (5164) ومسلم، کتاب الحيض، باب

میسونہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے لئے پانی رکھا آپ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھوں پر بہایا پھر اس سے اپنی شرمگاہ کو دھویا اور اسے زمین یا دیوار پر ملا۔ سلیمان نے شک کیا ہے۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنا چہرہ اور بازو دھوئے۔ اور اپنے سر اور پورے جسم پر پانی بہایا۔ جب فارغ ہو گئے تو الگ ہو کر اپنے پاؤں دھوئے۔ میں نے آپ کو تولیہ دیا تو آپ نے انکار کر دیا اور اپنے ہاتھوں سے جسم کو صاف کیا۔ ”انہوں نے کہا: ”میں نے آپ ﷺ پر پردہ کئے رکھا حتیٰ کہ آپ نے غسل کر لیا۔“ سلیمان نے کہا: سالم نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ کا یہ جنابت کا غسل تھا۔

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِنَبِيِّ ﷺ مَاءً فَأَفْرَغَ عَلَيَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَغْسِلُ بِهَا فَرْجَهُ فَلَمَّا فَرَعَ مَسَحَهَا بِالْأَرْضِ أَوْ بِحَائِطٍ شَلَّتْ سُلَيْمَانُ ثُمَّ تَمَضَّمُضٌ وَاسْتَنْشَقُ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَصَبَّ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَجَسَدِهِ فَلَمَّا فَرَعَ تَنَسَّحَى فَعَسَلَ رِجْلَيْهِ فَأَعْطَيْتُهُ مِلْحَفَةً فَأَبَى وَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهِ قَالَتْ فَسَتَرْتَهُ حَتَّى اغْتَسَلَ قَالَ سُلَيْمَانُ فَذَكَرَ سَالِمٌ أَنَّ غُسْلَ النَّبِيِّ ﷺ هَذَا كَانَ مِنْ جَنَابَةِ ①

775. أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے، پھر نماز کے وضوء کی طرح وضوء کرتے۔ پھر اپنے ہاتھ کو پانی میں داخل کرتے۔ پھر آپ اس سے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ حتیٰ کہ جب آپ سمجھتے کہ بال تر ہو گئے ہیں تو اپنے ہاتھ سے تین چلو بھر کر اپنے سر پر بہاتے پھر غسل کرتے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یہ حدیث میرے نزدیک سالم بن ابو جعد کی حدیث سے زیادہ بہتر ہے۔“

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ كَفَّهُ فِي الْمَاءِ فَيَخْلِلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ حَتَّى إِذَا خِيلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ اسْتَبْرَأَ الْبَشْرَةَ عَرَفَ بِيَدِهِ ثَلَاثَ عَرَاقَاتٍ فَصَبَّهَا عَلَيَّ رَأْسَهُ ثُمَّ اغْتَسَلَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ②

① متفق عليه البخاری، کتاب الغسل، باب الوضوء قبل العمل (249) ومسلم کتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة

(720)

② صحيح مسلم، کتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة (716) وابوداؤد، کتاب الطهارة، باب في الغسل من الجنابة

(242)

[68]..... بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

مرد اور عورت کا ایک ہی برتن میں غسل کرنا

776- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُغْتَسِلُ أَنَا عَائِشَةُ بْنُ النَّخَعِ بَيَانِ كَرْتِي هِيَ: "جَنَابَتِ كِي حَالَتِ مِي، مِي  
وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ اور رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی برتن میں غسل کر لیا  
الْجَنَابَةِ. ❶ کرتے تھے۔"

777- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُغْتَسِلُ أَنَا عَائِشَةُ بْنُ النَّخَعِ بَيَانِ كَرْتِي هِيَ: "مِي نِي لِي  
وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور وہ تانے کا بنا ہوا  
الْفَرْقِ. ❷ ایک برتن تھا۔"

**فوائد:**..... (۱) قرآن میں جیسا کہ خاوند، بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا ہے۔ لہذا ان کا آپس میں کوئی پردہ نہیں، چنانچہ وہ اکٹھے غسل بھی کر سکتے ہیں (۲) عورت اور مرد ایک دوسرے کے استعمال شدہ پانی سے طہارت حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ جب عورت نے پانی لیا تو وہ عورت کا مستعمل ہو گیا اور جب مرد نے لیا تو اس کا مستعمل ہو گیا اور آپ ﷺ کا منع کرنا کراہت پر مبنی ہے۔ (۳) بوقت ضرورت برہنہ بات بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ دوسری احادیث میں ہے۔

[69]..... بَابُ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

جَنَابَتِ كِي حَالَتِ مِي لِي بَالِ بَرَابَرِجَلِه (خَشَك) چھوڑ دینا

778- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ.....

❶ صحیح أخرجه البخاری، کتاب الغسل، باب غسل الرجل مع امرأته (250) ومسلم، کتاب الحيض باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة (319)  
❷ صحیح سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

علیؑ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی جنابت کی حالت کی بال برابر جگہ چھوڑ دے اس کو پانی نہ پہنچے تو اس کے ساتھ آگ سے ایسے اور ایسے کیا جائے گا۔“ علیؑ کہتے ہیں: ”اسی وجہ سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کی۔“ اور وہ بال کترواتے تھے۔

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يُصَبِّهَا الْمَاءُ فَعَلْ بِهَا كَذًا وَكَذًا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيُّ فَمَنْ تَمَّ عَادِيْتُ رَأْسِي وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَةً. ①

**فوائد:** ..... ایک ہی غسل میں کئی بیویوں، یا ایک ہی بیوی سے ایک سے زائد مرتبہ تعلقات قائم کیے جاسکتے ہیں۔ البتہ درمیان میں غسل یا وضو کر لینا نشاط و چستی کا باعث ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا ہر بیوی کے پاس غسل کرنا بھی ثابت ہے۔ (ابوداؤد: حسن) آپ ﷺ کو تیس مردوں کی طاقت حاصل تھی (بخاری) چنانچہ آپ ﷺ کے لیے یہ ممکن تھا۔ لیکن عموماً ایسا آپ ﷺ کسی سفر سے واپسی پر ایسا کرتے، ورنہ آپ ﷺ باری کا خیال رکھتے تھے۔

## [70]..... بَابُ الْمَجْرُوحِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ

### زخمی جنبی کا بیان

779- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ بَلَغَنِي.....

عطاء بن ابورباح کہتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباسؓ کو یہ خبر دیتے ہوئے سنا کہ ”ایک آدمی نبی ﷺ کے زمانہ میں زخمی ہو گیا۔ پھر اسے احتلام ہوا اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا پس وہ مر گیا۔ اس بات کا نبی ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا اللہ

أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ إِنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَصَابَهُ احْتِلَامٌ فَأَمَرَ بِالْإِعْتِسَالِ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَمْ

① صحیح ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الغسل من الجنابة (249) وابن ماجہ کتاب الطہارۃ و سننہا، باب بحث کل شعرة جنابة (599) نیز دیکھئے نیل الأوطار 311/1 والمجموع للنووی 180/2-186 والعلل لدارقطنی

يَكُنْ شِفَاءَ الْعِي السُّؤَالِ وَقَالَ عَطَاءٌ  
بَلَّغْنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَلُ بَعْدَ ذَلِكَ  
فَقَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ  
حَيْثُ أَصَابَهُ الْجُرْحُ. ❶

انہیں قتل کرے، کیا جہالت کے مریض کا علاج پوچھ لینا  
نہیں ہے؟“ عطاء کہتے ہیں مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ  
نبی ﷺ سے اس کے بعد پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے  
فرمایا: ”اگر وہ اپنے جسم کو دھو لیتا اور اسے جہاں زخم لگا تھا  
وہاں سے اپنے سر کو چھوڑ دیتا (تو اسے کافی تھا)۔“

[71]..... بَابُ فِي الَّذِي يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ .

ایک غسل میں چند عورتوں سے صحبت کرنا

780- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ.....  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ  
عَلَى نِسَائِهِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ. ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن  
ایک ہی غسل میں اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے۔

781- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ.....  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ  
عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ جُمَعَ. ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات  
ایک ہی غسل میں اپنی سب بیویوں کے پاس گئے۔

[72]..... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُسْتَتَرَ بِهِ

اس چیز کا بیان جس کا پردہ بہتر ہے

782- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ.....  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرَدْتُ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسْرَرْتُ  
إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِّنْ

عبداللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے  
ایک دن مجھے اپنے پیچھے سوار کیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے  
کوئی خفیہ بات کی، جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا، اور

❶ صحیح ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی المجرع یتیم (337) جبکہ عطاء سے منقول آخری جزء منقطع ہے۔

❷ سند صحیح جبکہ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ ابوداؤد، کتاب الطہارۃ باب فی الحنب یعود (218) والنسائی کتاب  
الطہارۃ باب اتیان النساء قبل احدثات الغسل (263)

❸ صحیح احمد، 252/3، سابقہ حوالہ ملاحظہ کریں۔

النَّاسِ وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَرَّ النَّبِيُّ ﷺ نَبِيٌّ ﷺ اپنی قضاء حاجت کے لئے اس بات کو پسند  
لِحَاجَتِهِ هَدَفَ أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ. ❶ کرتے تھے کہ آپ کسی ٹیلے یا کھجور کے جھنڈ میں جائیں۔“

[73]..... بَابُ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرنا

783- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ عُمَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ تَصِيْبِي الْجَنَابَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَمْرَةٌ أَنْ يَغْسِلَ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْقُدُ. ❷  
ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور کہا: ”میں رات کو جنبی ہوتا ہوں۔“  
آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ”وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئیں پھر وضو کریں اور سو جائیں۔“

784- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَتْ كَانَ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَنَامُ. ❸  
عبدالرحمن بن اسود اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں  
میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو کیا کرتے؟ انہوں نے کہا: ”آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر سو جاتے۔“

**فوائد:**..... سونے یا کھانے پینے سے قبل وضو کر لینا مستحب ہے۔ ابو داؤد میں آپ ﷺ نے اس

کی وجہ یہ بتائی ہے کہ ہو اطیب، ازکی و اطہر، کہ یہ زیادہ پاکی و طہارت کا باعث ہے۔ ان الفاظ سے ان کا مستحب ہونا معلوم ہوتا ہے۔ البتہ اہل ظاہر اس کے وجوب کے قائل ہیں یعنی اگر غسل لیٹ کرنا ہو تو وضو ضرور کرے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب ما يستره لقضاء الحاجة (772) و ابو داؤد، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم (2549)

❷ متفق عليه البخارى، كتاب الغسل، باب الحنب يتوضأ ثم ينام (290) و مسلم كتاب الحيض، باب جواز نوم الحنب واستحباب الوضوء ..... (702)

❸ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب جواز نوم الحنب (698) ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب من قال يتوضأ الحنب (224)

[74]..... بَابُ الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ

پانی، پانی سے ہے

785- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادٍ وَكَانَ مَرْضِيًّا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبُو أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَّانَ كَرْتِي هِي كِه نَبِي ﷺ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ. ❶

نے فرمایا: ”پانی سے پانی واجب ہوتا ہے۔“

**فوائد:**..... اس سے مراد کہ خروج منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔ یہ شرم و حیاء والے معنی کو ادا کرنے کا انتہائی احسن اور بلیغ انداز ہے۔ یہ حکم اب منسوخ ہے، جیسا کہ اگلی حدیث میں وضاحت آ رہی ہے۔ لیکن احتلام کی صورت میں یہ حدیث ابھی بھی قابل عمل ہے۔

786- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَاسْمِعَ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً حِينَ تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الْيَسِيَّ كَانُوا يُفْتَوْنَ بِهَا فِي قَوْلِهِ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِيهَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْإِعْتِسَالِ بَعْدَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ غَيْرُهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ. ❷

سہل بن سعد ساعدی بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا اور آپ سے سنا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت پندرہ برس کے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ فتویٰ جو لوگ دیتے تھے کہ ”پانی سے پانی واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جس کی اجازت رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی ابتداء میں دی تھی، پھر بعد میں آپ ﷺ نے غسل کا حکم دیا۔ عبد اللہ کہتے کہ اس کے علاوہ ایک اور شخص نے کہا کہ زہری نے کہا: ”یہ حدیث مجھ سے ایک معتبر شخص نے سہل بن سعد سے نقل کی۔“

❶ صحیح لیکن یہ منسوخ ہے، آئندہ حدیث دیکھئے۔

❷ صحیح دیکھئے آئندہ سند، نیز الناسخ و المنسوخ لابن شاہین (17) ابو داؤد کتاب الطهارة، باب فی الإكسال (214)



787- أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَهْرَانَ الْجَمَّالُ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ الْحَلْبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ أَبِي عَسَّانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ  
الْفُتَيْبَةَ ابْنَ كَانُوا يُفْتُونَ بِهَا الْمَاءَ مِنْ  
الْمَاءِ كَمَا نَتَّ رُحْصَةً رَخَصَهَا رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ أَوْ الزَّمَانَ  
ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدَهُ. ❶

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ مسئلہ  
جس کا فتویٰ دیتے تھے کہ ”پانی سے پانی واجب ہے۔“  
رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے شروع یا ابتدائی زمانہ میں  
اس کی رخصت دی۔ پھر آپ ﷺ نے غسل کا حکم دے  
دیا۔

[75]..... باب فِي مَسِّ الْخِثَانِ الْخِثَانِ

شرمگاہ کا شرمگاہ کو چھونا

788- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ.....  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا  
جَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا  
فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:  
”جب کوئی شخص اس کی چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھے  
پھر کوشش کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔“

**فوائد:**..... ”شعب“ کا معنی شاخ ہوتا ہے۔ عورت کی چار شاخوں سے مراد اس کی دونائیں  
اور بازو ہیں۔ بعض نے رانیں اور پاؤں بھی مراد لیے ہیں۔ بہر حال مقصود اس سے جماع ہے ”جہدھا“  
سے مراد جماع کا عمل ہے۔ چاہے حشفہ ہی غائب ہو ہو تو غسل واجب ہو جائے گا نیز یہ حدیث ”الماء من  
الماء“ والی حدیث ناخ ہے۔

[76]..... باب فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

عورت کا نیند میں وہ چیز دیکھنا جو آدمی دیکھتا ہے

789- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

❶ صحیح ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب فی الإكسال (215) والترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء أن الماء من الماء (110)

❷ متفق علیہ البخاری، کتاب الغسل، باب اذا التقى الختانان (291) ومسلم، کتاب الحيض، باب نسخ الماء من الماء (781)



آئیں اور آپ کے پاس ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اس نے کہا: ”عورت اپنے خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو آدمی دیکھتا ہے!“ تو ام سلمہ نے کہا: ”اے ام سلیم! تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔“ تو نبی ﷺ نے ام سلیم کی طرف داری میں فرمایا: ”بلکہ تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں، تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی ضروری باتوں کے متعلق پوچھے۔ جب عورت پانی دیکھے تو غسل کرے۔“ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں! بچے کی پھر مشابہت کہاں سے ہوتی ہے؟ عورتیں بھی مردوں کی طرح ہی ہیں۔“

اللَّهِ ﷺ أُمُّ سُلَيْمٍ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ  
فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى  
الرَّجُلُ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَرَبْتُ يَدَاكَ  
يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَضَحَّتِ الْبَيْسَاءُ فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ مُنْتَصِرًا لِأُمِّ سُلَيْمٍ بَلْ أَنْتِ  
تَرَبْتُ يَدَاكَ إِنَّ خَيْرَ كُنَّ الَّتِي تَسْأَلُ  
عَمَّا يَعْنِيهَا إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَلْتُغْتَسِلُ  
قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَلِلْبَيْسَاءِ مَاءٌ قَالَ نَعَمْ  
فَأَنْتِي يُشْبِهُهُنَّ الْوَلَدُ إِنَّمَا هُنَّ شَفَائِقُ  
الرِّجَالِ. ❶

**فوائد:** ..... (۱) ان دونوں روایتوں میں زہری و ہشام نے اختلاف کیا ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا یہ مکالمہ عائشہ یا ام سلمہ کس سے ہوا تھا۔ امام ابوداؤد وغیرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ترجیح دیتے ہیں۔ جب کہ بخاری وغیرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو جب کہ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے دونوں موجود ہوں اور دونوں سے مکالمہ ہوا ہو (عون المعبود) (۲) پتہ چلا کہ مسئلہ دریافت کرنے میں کسی قسم کی شرم و حیا کو آڑے نہیں آنے دینا چاہیے۔ یہ ایک پسندیدہ فعل ہے جیسا کہ آپ ﷺ اعتراض پر ام سلیم کا ساتھ دیتے اور ان کی تعریف کرتے ہیں (۳) بچے کے والدین مشابہت اسی پانی کی بنا پر ہوتی ہے کہ جس کا پانی غالب آجائے بچہ اسی کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

[77].....باب مَنْ يَرَى بَلَلًا وَلَمْ يَذْكُرِ احْتِلَامًا

اس شخص کے متعلق جو چیز دیکھتا ہے مگر اسے احتلام یاد نہیں ہے

792- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَوْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
عَنِ الْقَاسِمِ.....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ

❶ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب وجوب الغسل على المرأة بعروج المعنى (707) واحمد (3/199)



فَاتَوَضَّأُ. ❶ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں جو وضو کروں؟“

**فوائد:** ..... (۱) آپ ﷺ کی چونکہ یہ عادت مبارکہ تھی کہ ہر وقت وضو کی حالت میں رہتے، اسی لیے آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا (۲) معلوم ہوا کہ وضو فقط نماز کے لیے شرط ہے، تلاوت وغیرہ کے لیے مستحب تو ہے، ضروری نہیں۔

### [80]..... بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

#### مستحاضہ کا بیان

795- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول ﷺ بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمن بن عوف کی بیوی تھیں، انہیں سات سال تک استحاضہ رہا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ حیض نہیں ہے یہ صرف ایک رگ ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز ادا کرو۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں اور وہ اپنی بہن زینب بنت جحش کے لگن میں بیٹھتی تھیں، حتیٰ کہ خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی۔“

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اسْتُحِضْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِينَ فَشَكَيْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَإِنَّمَا هِيَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاعْتَسَلِي ثُمَّ صَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تُصَلِّي وَكَانَتْ تَقْعُدُ فِي مِرْكَنِ لِأُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّىٰ إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ. ❷

❶ صحیح مسلم کتاب الحيض، باب جواز أكل المحدث الطعام وأنه لا..... (826)

❷ متفق عليه البخاری، کتاب الحيض، باب عرق الاستحاضة (327) ومسلم کتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها (754)

**فوائد:** ..... عورت کو تین قسم کے خون آتے ہیں (۱) حیض یعنی ماہواری کا خون (۲) نفاس، یعنی ولادت کے بعد نفاس کا خون (۳) استحاضہ جو ان دونوں خونوں کے علاوہ ہو۔ استحاضہ کا خون کسی رگ زخم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (۲) استحاضہ کی حالت میں عورت کا نماز کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔ یہی جمہور کا موقف ہے۔ بخاری میں ”تَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلَاةٍ“ وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے، حدیث اس کی دلیل ہے۔ (۳) ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ نے حیض سے فراغت کے موقع پر غسل کا حکم دیا، استحاضہ کے لیے غسل کرنا ان کا اپنا فعل تھا۔ (۴) ان کاٹب میں بیٹھنا خون معلوم کرنے کے لیے ہوتا کیونکہ حیض کا خون سیاہی مائل گہرا ہوتا ہے، جب کہ استحاضہ سرخی مائل پتلا ہوتا ہے، تو وہ رنگ جانچنے کے لیے اس میں بیٹھتیں۔ (۵) استحاضہ کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا جائز ہے۔

### [81]..... بَابُ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لئے مباشرت کرنا (یعنی بیوی کو ساتھ لپٹانا)

796- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيَانٍ كَرْتِي هِيَ كَمَا نَبِي ﷺ رُزْهَ كِي حَالَتِ مِي يَبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ. ①

797- أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ البَصْرِيُّ رُوْحُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيَانٍ كَرْتِي هِيَ كَمَا نَبِي ﷺ رُزْهَ كِي حَالَتِ مِي يَبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ. ②

**فوائد:** ..... روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے۔ البتہ مباشرت یعنی بیوی کو ساتھ لٹالینا اور جسم سے جسم ملانا جائز ہے۔ لیکن یہ اجازت اس شخص کو ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھتا ہو۔

### [82]..... بَابُ الْحَائِضِ تَبَسُّطِ الْخُمْرَةِ..... حَيْضِ وَالِي عَوْرَتِ كَا مَصْلِي بَجْهَانَا

798- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنِي عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ

① متفق عليه البخاری، کتاب الحيض، باب مباشرة الحيض (300) ومسلم، كتاب الحيض، باب مباشرة الرجل الحائض فوق الإزار (677)

② صحيح سابقه ہی مکرر آتی ہے۔

القاسم.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جائے نماز پکڑاؤ۔ انہوں نے کہا: میں تو حائضہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا حیض و جنابت سے مسلمان نجس نہیں ہوتا، بلکہ طاہر ہی رہتا ہے۔ جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مومن پلید نہیں ہوتا ہے۔ جب کہ مشرک انسان ہر حالت میں پلید ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ اِنَّ الْمَشْرِكُوْنَ نَجَسٌ ﴾ (توبہ: ۲۸) ”مشرک سراسر پلید ہے۔“

[83]..... بَابُ فِي دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

حیض کا خون کپڑے پر لگ جانا

799- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ جَدَّتِهَا.....  
 أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ  
 امْرَأَةً وَهِيَ تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
 كَيْفَ تَصْنَعُ بِنُوبِهَا إِذَا طَهَّرَتْ مِنْ  
 مَحِيضِهَا قَالَتْ إِنْ رَأَيْتِ فِيهِ دَمًا فَحُكِّيهِ  
 ثُمَّ اقْرُصِيهِ ثُمَّ انْضَجِي فِي سَائِرِ  
 ثَوْبِكَ ثُمَّ صَلِّي فِيهِ. ①  
 اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے ایک عورت سے سنا وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ رہی تھی کہ عورت جب حیض سے پاک ہو جائے، تو اپنے کپڑے کو کیسے کرے؟ تو آپ نے فرمایا: اگر اس میں خون دیکھے تو اس کو رگڑے، پھر کھرچے، پھر سارے کپڑے پر چھینٹے مار لے، پھر اس میں نماز پڑھ لے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا حیض کا خون پلید ہے، اسے مل کر دھویا جائے گا، باقی غسل کے پانی کے ساتھ بیری کے پتوں کا استعمال جیسا کہ اگلی حدیث میں آرہا ہے تو یہ بہتر طہارت کے لیے ہے۔ بیری کے پتے اگر میسر نہ ہوں تو مجبوری کی حالت میں اس کے متبادل صابن، شیمپو وغیرہ کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور اسی طرح خوشبودار روئی کا فائدہ یہ ہوتا ہے حیض کا خون جو کہ کریہہ بدبودار ہوتا ہے، اس کی بو ختم ہو جائے۔

① صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب تناوله الحائض الخمره والثوب (687) ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب فی الحيض تناول من المسعد (261)

② متفق عليه البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم (227) و مسلم، کتاب الطهارة، باب نحاسة الدم و كيفية غسله (673)

## [84]..... بَاب فِي غُسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ

## استحاضہ والی عورت کا غسل کرنا

800- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بِنِ عَثْمَانَ.....

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کر اور اپنے جسم کو صاف کر پھر اپنے سر پر پانی ڈالو حتیٰ کہ وہ بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر کستوری لگی ہوئی روئی لے۔“ اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! اسے کیا کروں؟“ تو آپ خاموش ہو گئے۔ اس نے پھر کہا: ”اے اللہ کے رسول! اسے کیا کروں؟ آپ خاموش رہے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”کستوری لگائی ہوئی روئی لے اور اسے خون کے نشانات پر لگا۔“ رسول اللہ ﷺ سن رہے تھے اور انکار نہیں کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَيْضِ قَالَ خُذِي مَاءً لَكَ وَسِدْرًا لَكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَأَنْقِي نَمَّ صُبِّي عَلَى رَأْسِكَ حَتَّى تَبْلُغِي شُؤُونَ الرَّأْسِ ثُمَّ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً قَالَتْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَتْ قَالَتْ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَبْعِي بِهَا آثَارَ الدَّمِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمَعُ فَمَا أَنْكَرَ عَلَيْهَا. ①

801- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابو حنیسہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میں استحاضہ والی عورت ہوں، میں پاک نہیں ہوتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، یہ صرف ایک رگ ہے۔ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دو، جب حیض ختم ہو جائے تو خود سے خون کو صاف کرو اور نماز پڑھو۔“

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَأَدْعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ

① صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب استحباب استعمال المغتسلة من الحيض..... (748) واہن ماجہ، کتاب الطهارة، باب فی الحائض کیف تغتسل (642)



فَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِي. ❶

**فوائد:** ..... معلوم ہوا استحاضہ کی حالت میں نماز ضرور پڑھی جائے گی، نماز کے اعتبار سے اس کا حکم

طہر والا ہی ہے۔

802- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جحش کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مستحاض ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا۔ وہ بھرے ٹب میں بیٹھتی تھی۔ اور اس میں اپنے جسم کو غوطہ دیتی تھی۔ پھر وہ اس سے نکلتی خون اس پر غالب آتا پھر وہ نماز پڑھتی۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ اسْتَحِضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ كَانَتْ لَتَدْخُلَ الْمِرْكَنَ وَإِنَّهُ لَمَمْلُوءٌ مَاءً فَتَغْمِسُ فِيهِ ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْهُ وَإِنَّ الدَّمَ لَعَالِيهِ فَتُصَلِّي. ❷

803- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فلاں عورت کو رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم دیا۔ جب اس پر یہ کام مشکل ہوا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ ظہر اور عصر کو ایک ہی غسل سے پڑھے اور مغرب اور عشاء کو ایک غسل سے جمع کرے اور فجر کے وقت غسل کرے۔ ابو محمد نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ وہ سہلہ بنت سہیل تھیں۔ یزید بن ہارون نے کہا کہ وہ سہلہ بنت سہیل تھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا هِيَ قَلَانَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهَا أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ وَتَغْتَسِلَ لِلْفَجْرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ النَّاسُ يَقُولُونَ سَهْلَةُ بِنْتُ سَهِيلٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ سَهْلَةُ

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم (228) و مسلم کتاب الحيض، باب المستحاضة و غسلها و صلاتها (751)

❷ متفق علیہ البخاری، کتاب الحيض، باب عرق الاستحاضة (327) و مسلم، کتاب الحيض، باب المستحاضة و غسلها و صلاتها (754)

بُنْتُ سَهْلٍ. ❶

**فوائد:** ..... یہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا ہی تھیں۔ یہ استحباب پر محمول ہے۔ جیسا کہ جمہور کا موقف ہے۔ کیونکہ بیہتی وغیرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح سند سے حدیث مروی ہے کہ وہ ایک دفعہ غسل کرے گی پھر آئندہ حیض تک وضو ہی کرے۔

804- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ.....

شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن قاسم سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا، تو اس نے مجھے اپنے باپ سے خبر دی۔ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت مستحاضہ ہوئی تو اسے حکم دیا گیا..... شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن سے کہا: کیا نبی ﷺ نے اسے حکم دیا؟“ اس نے کہا: میں نبی ﷺ سے کوئی بات نقل نہیں کروں گا..... کہا: پس اسے حکم دیا گیا کہ وہ ظہر میں تاخیر کرے اور عصر میں جلدی کرے۔ اور ان دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرے۔ اور مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء میں جلدی کرے، ان دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرے۔

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً اسْتَحْيِضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَتْ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّبِيُّ ﷺ أَمَرَهَا قَالَ لَا أَحَدَيْتُكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا قَالَ فَأَمَرْتُ أَنْ تُؤَخَّرَ الظُّهْرُ وَتُعَجَّلَ العَصْرُ وَتَغْتَسِلَ لهُمَا غَسْلًا وَتُؤَخَّرَ المَغْرِبُ وَتُعَجَّلَ العِشَاءُ وَتَغْتَسِلَ لهُمَا غَسْلًا وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ غَسْلًا. ❷

805- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش سات سال مستحاضہ رہیں۔ اور وہ عبدالرحمن بن عوف کی بیوی تھیں، اس نے اس بات کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک وہ حیض نہیں ہے وہ تو ایک رگ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَحْيِضْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ وَهِيَ تَحْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَاسْتَكْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا

❶ صحیح النسائی کتاب الطهارة، باب ذکر اغتسال المستحاضة (213) ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب من قال تجمع

بین الصلاتین وتغتسل لهما غسلاً (294)

❷ صحیح أخرجه الطيالسی (63/1) (241) والبیہقی فی الصلاة 352/1

ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرو اور نماز پڑھو۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی۔ پھر نماز پڑھتی۔ اس نے کہا: ”وہ اپنی بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے لگن میں بیٹھتی حتیٰ کہ خون کی سرخی پانی پر آجاتی۔“

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِحَيْضَةٍ  
إِنَّمَا هُوَ عَرْقٌ فَبِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةَ  
فَدَعَى الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاعْتَسَلِي  
وَصَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ  
لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تُصَلِّي قَالَتْ وَكَانَتْ  
تَقْعُدُ فِي مِرْكَنٍ لِأُخْتَيْهَا زَيْنَبِ بِنْتِ  
جَحْشٍ حَتَّىٰ إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو  
الْمَاءَ. ①

806۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....  
عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابوجحش نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میں استحاضہ والی عورت ہوں، کیا نماز چھوڑ دوں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، وہ ایک رگ ہے۔ وہ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو۔ جب حیض جتنی مدت گزر جائے تو اپنے بدن سے خون دھوؤ اور وضو کر کے نماز پڑھو۔“ ہشام نے کہا: ”میرے والد کہتے تھے۔“ استحاضہ والی عورت پہلا غسل کرے۔ پھر اس کے بعد جو کچھ ہو تو وہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔“

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ  
أَسْتَحَاضُ أَفَاتْرُكُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا  
إِنَّمَا ذَلِكَ عَرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ  
فَبِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةَ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ  
فَبِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاعْسَلِي عَنْكَ  
الدَّمَ وَتَوَضَّئِي وَصَلِّي قَالَ هِشَامُ  
فَكَانَ أَبِي يَقُولُ تَغْتَسِلُ غُسْلَ الْأَوَّلِ  
ثُمَّ مَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِنَّهَا تَطْهَرُ  
وَتُصَلِّي. ②

**فوائد:**..... ہشام رضی اللہ عنہ کا موقف ہی جمہور کے نزدیک قابل ترجیح ہے۔

807۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ  
يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ.....

① صحیح احمد 83/6، ابویعلیٰ فی المسند (4405)

② صحیح شرح معانی الآثار للطحاوی (103/1)



”ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور وہ سات سال مستحاضہ رہیں، انہوں نے اس بات کی آپ سے شکایت کی اور اس کے متعلق فتویٰ پوچھا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”یہ حیض نہیں، یہ ایک رگ ہے۔ غسل کرو پھر نماز پڑھو۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”ام حبیبہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں پھر نماز پڑھتیں اور وہ لگن میں بیٹھتی تھیں تو خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی پھر وہ نماز پڑھتی تھیں۔“

النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ جَاءَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ اسْتَحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَأَشْتَكْتُ ذَلِكَ إِلَيْهِ وَاسْتَفْتُهُ فِيهِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هَذَا لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هَذَا عَرْقٌ فَأَغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي. قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَجْلِسُ فِي الْمِرْكَنِ فَتَعْلُو حُمْرَةَ الدَّمِ الْمَاءَ ثُمَّ تُصَلِّي. ❶

810- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ”ام حبیبہ بنت جحش، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مستحاضہ ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا۔ اور وہ اپنے جسم کو پانی سے بھرے ہوئے لگن میں غوطہ دیتی تھیں پھر وہ اس سے نکلتیں اور خون پانی پر غالب آ جاتا، پھر وہ نماز پڑھتیں۔“

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ كَانَتْ اسْتَحِيضَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ كَانَتْ لَتَنْغَمِسُ فِي الْمِرْكَنِ وَإِنَّهُ لَمَمْلُوءٌ مَاءً ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْهُ وَإِنَّ الدَّمَ لَعَالِيهِ فَتُصَلِّي. ❷

811- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ.....

زہری بیان کرتے ہیں کہ قاسم نے کہا: وہ بادیہ بنت غیلان ثقفیہ تھیں۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّهَا كَانَتْ بَادِيَةَ بِنْتُ غَيْلَانَ الثَّقَفِيَّةَ. ❸

❶ صحیح اخرجہ ابو عوانہ 320/1، ابویعلیٰ فی المسند (4410)

❷ ضعیف اس میں محمد بن اسحاق مدلس راوی کا علم ہے، احمد 237/6، نیز (802، 805) کے تحت یہ حدیث گزری ہے۔

❸ مدلس، ضعیف دیکھئے اسد الغابہ (34/7) والاصابة 151/12

عبدالرحمن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”وہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو تھیں جسے استحاضہ ہوا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اسے ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا تھا۔ جب اس پر یہ مشکل ہوا تو اسے ظہر اور عصر ایک ہی غسل سے پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ اور مغرب اور عشاء ایک ہی غسل سے پڑھنے کا حکم دیا۔ اور صبح کے لئے وہ غسل کرتی تھیں۔“

812. وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا هِيَ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو اسْتُحِضَتْ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَمْرَهَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا جَهَدَهَا ذَلِكَ أَمْرًا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ. ①

813- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ.....

سعد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ (استحاضہ کے بارے میں) ان (محدثین) کا اختلاف اس وجہ سے ہوا ہے کہ وہ تینوں (عورتیں) عبدالرحمن بن عوف کی بیویاں تھیں، چنانچہ کسی نے کہا: وہ ام حبیبہ تھیں۔“ اور کسی نے کہا: وہ بادیہ تھیں۔ اور کسی نے کہا: وہ سہلہ بنت سہیل تھیں۔“

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّمَا جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ أَنَّهُنَّ ثَلَاثُهُنَّ كُنَّ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ أُمُّ حَبِيبَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ بَادِيَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ. ②

814- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى.....

قعقاع بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سعید سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا: ”اے میرے بھتیجے! اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا اور کوئی نہیں۔ جب حیض آئے تو وہ نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔“

أَنَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدًا عَنِ الْمُسْتَحِضَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهَذَا مِنِّي إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَلْتَدْعِ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَصَلِّ. ③

① صحیح شرح معانی الآثار للطحاوی 101/1 والإصابة 151/12

② صحیح سابقہ دونوں حاشیے ملاحظہ کریں، واصل الغایة 34/7

③ صحیح ابن ابی شیبہ 126/1-127، باب المستحاضة کیف تصنع؟ والبیہقی، کتاب الحيض، باب فی الاستطهار

**فوائد:** ..... معلوم ہوا حدیثِ نعمت کے لیے اپنی علمیت کا اظہار کرنا معیوب نہیں۔ بلکہ یہ شکرِ نعمت میں شامل ہے۔

815۔ أَخْبَرَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمَّارِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَحْتَشِي وَتَسْتَفِرُّ ثُمَّ تُصَلِّي فَقَالَ الرَّجُلُ وَإِنْ كَانَ يَسِيلُ قَالَ وَإِنْ كَانَ يَسِيلُ مِثْلَ هَذَا الْمُتَعَبِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما استحاضہ والی عورت کے متعلق کہتے ہیں: ”وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے، پھر روئی بھر کر کپڑا باندھے، پھر نماز پڑھے۔“ کسی نے کہا: ”اگرچہ خون بہہ رہا ہو؟“ ابن عباس نے کہا: ”اگرچہ خون پر نالے کی طرح بہہ رہا ہو۔“

**فوائد:** ..... یعنی کپڑا باندھ کر وقتی روک تھام کر کے نماز ادا کر لے۔ یہی حکم سلسل البول والے کا ہے یا جس کی مسلسل ہوا خارج ہو رہی ہو اور پھر وہ ایک دفعہ وضو کرے پھر ہوا یا پیشاب کا خیال نہ کرے۔

816۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ.....

عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ قَوْلًا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدَ آتِئَةِ امْرَأَةٍ فَقَالَتْ أَدْخُلُ الْكُعْبَةَ وَأَنَا حَائِضٌ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ تَنْجِيئُهُ نَجًّا اسْتَدْخِلِي ثُمَّ اسْتَفِرِّي ثُمَّ ادْخِلِي. ❷

عمار بن ابو عمار بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا استحاضہ والی عورت کے متعلق بہت سخت قول تھا۔ پھر اس کے بعد رخصت دی۔ ان کے پاس ایک عورت آئی۔ اس نے کہا: ”میں حیض (استحاضہ) کی حالت میں کعبہ میں داخل ہو سکتی ہوں؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں، اگر خون جاری ہو تو روئی باندھ، پھر کپڑا باندھ، پھر داخل ہو جا۔“

817۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ.....

عَنْ قَمِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتَهَا عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَتْ تَنْتَظِرُ أَقْرَاءَ هَا الَّتِي كَانَتْ تَتْرُكُ فِيهَا الصَّلَاةَ قَبْلَ ذَلِكَ

قمیر کہتی ہیں کہ اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا: ”وہ اپنے حیض والے دنوں کو دیکھے، جن میں وہ پہلے نماز چھوڑتی تھی۔ اور جب

❶ صحیح فی المحلی 252/1 تعلقاً

❷ صحیح دارمی، بیان میں منفرد ہیں۔

فَبِذَا كَانَ يَوْمُ طَهْرِهَا الَّذِي كَانَتْ  
تَطْهَرُ فِيهِ اغْتَسَلَتْ ثُمَّ تَوَضَّأَتْ عِنْدَ  
كُلِّ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ. ❶

پاکیزگی کا وہ دن آئے، جس میں وہ پاک ہوتی تھی تو غسل  
کرے پھر ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔“

**فوائد:**..... اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل کا حکم منسوخ ہو گیا ہے کیونکہ آپ ﷺ کی زوجہ  
محترمہ آپ کی وفات کے بعد اسے ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دے رہی ہیں۔ اور یہی فتویٰ خود نبی ﷺ سے  
آگے آنے والی حدیث (820) میں مرفوع طور پر بھی ثابت ہے۔

818- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعْتَمِرٍ.....

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ حَيْهٍ عَنْ  
أَبِي جَعْفَرٍ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ. ❷

اسماعیل اپنے قبیلہ کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ  
ابو جعفر نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح ہی نقل کیا۔

819- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ قَمِيرٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَنْتَظِرُ  
أَيَّامَهَا الَّتِي كَانَتْ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ فِيهَا  
فَبِذَا كَانَ يَوْمُ طَهْرِهَا الَّذِي كَانَتْ  
تَطْهَرُ فِيهِ اغْتَسَلَتْ ثُمَّ تَوَضَّأَتْ عِنْدَ  
كُلِّ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا گیا تو  
انہوں نے کہا: ”جن دنوں میں وہ حیض کی وجہ سے نماز  
چھوڑا کرتی تھی ان کا انتظار کرے، جب اس کی پاکی کا  
وقت ہو، جس میں وہ پاک ہوتی تھی، تو غسل کرے۔ پھر ہر  
نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔“

820- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ.....

عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدْعُ  
الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا فِي كُلِّ شَهْرٍ فَبِذَا  
كَانَ عِنْدَ انْقِضَائِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ  
وَصَامَتْ وَتَوَضَّأَتْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ❹

عدی بن ثابت اپنے باپ اور دادا سے بیان کرتے ہیں کہ  
نبی ﷺ نے استحاضہ والی عورت کے متعلق فرمایا: ”وہ ہر  
مہینے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔ جب ان کے  
گزرنے کا وقت ہو تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور روزہ  
رکھے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔“

❶ صحیح مصنف ابن ابی شیبہ 1/26، وعبدالرزاق (1170)

❷ صحیح ابن ابی شیبہ 1/26، باب المستحاضة كيف تصنع؟

❸ صحیح بالشوہد باب شرح معانی الآثار للطحاوی 1/102، وابدوداؤد، کتاب الطهارة، باب من قال تغتسل من

طهورالی طهر (297)



821- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

کثیر اور حفص، حسن سے اس مستحاضہ عورت کے متعلق نقل کرتے ہیں، جو اپنے حیض کے دن پہنچاتی ہو۔ جب اسے طلاق دی جائے اور اسے عرصہ تک خون جاری رہے تو حیض کے دنوں کی مقدار یعنی تین حیض عدت گزارے اور نماز کے متعلق حیض کے دنوں میں ہر مہینہ نماز نہ پڑھے۔“

عَنْ كَثِيرٍ وَحَفْصِ بْنِ الْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا طَلَّقَتْ فَيَطُولُ بِهَا الدَّمُ فَإِنَّهَا تَعْتَدُ قَدْرَ أَقْرَائِهَا ثَلَاثَ حِيضٍ وَفِي الصَّلَاةِ إِذَا جَاءَ وَقْتُ الْحِيضِ فِي كُلِّ شَهْرٍ أَمْسَكَتْ عَنِ الصَّلَاةِ. ①

822- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى.....

معتمر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ”ایک عورت کے ایام حیض معلوم تھے۔ پھر وہ کسی ماہ حیض کے وقت سے پانچ یا چار یا تین دن زیادہ کرے۔ (تو ان زائد دنوں کا کیا حکم ہے؟)“ انہوں نے کہا: ”وہ ان میں نماز پڑھے گی۔“ میں نے کہا: دو دن؟ انہوں نے کہا: ”یہ اس کے حیض میں سے ہوں گے ہے۔“ میں نے ابن سیرین سے کہا تو انہوں نے کہا: ”عورتیں اس کے متعلق زیادہ جانتی ہیں۔“

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ امْرَأَةٌ كَمَا نَحَى حَيْضُهَا مَعْلُومًا فَرَأَدَتْ عَلَيْهِ خَمْسَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ أَوْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ تَصَلِّيَ قُلْتُ يَوْمَئِذٍ قَالَ ذَلِكَ مِنْ حَيْضِهَا وَسَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ قَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ. ②

**فوائد:** ..... مرفوع احادیث میں یہ بات گزر چکی ہے کہ وہ ایام حیض کے بقدر ہی ایام گزارے گی، پھر غسل کر کے نماز پڑھے گی، ہاں اگر دنوں کی کمی بیشی کا مسئلہ ہو تو حدیث نمبر (۸۰۷) کے تحت (شرح میں) ذکر کروہ طریقوں میں کسی ایک طریقے کے ذریعے وہ ان ایام کا اندازہ لگا کر غسل کرے گی۔

823- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى.....

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حسن نے اس عورت کے متعلق جو پاکی کے دنوں میں خون دیکھے، کہا: ”میرا خیال ہے کہ وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔“

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ أَيَّامَ طَهْرِهَا قَالَ أَرَى أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ. ③

① صحیح دیکھئے مصنف عبدالرزاق 245/6، 246 وابن ابی شیبہ 158/5

② صحیح دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 94/1

③ صحیح دیکھئے ابن ابی شیبہ 538/2، والمحلّی 203/2

**فوائد:**..... یعنی ایسے خون کا حکم استحاضہ والا ہی ہے۔

824- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ.....

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَرْأَةِ تَسْتَحَاضُ قَالَ تَنْتَظِرُ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحِيضُ فَلْتَحْرِمُ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَتَغْتَسِلَ وَلْتَصِلَ حَتَّى إِذَا كَانَ أَوَانُهَا الَّذِي تَحِيضُ فِيهِ فَلْتَحْرِمِ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَتَغْتَسِلَ فَإِنَّمَا ذَاكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يُرِيدُ أَنْ يُكْفِرَ إِحْدَاهُنَّ. ❶

شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مستحاضہ عورت کے متعلق سوال کیا گیا۔ انہوں نے کہا: ”وہ حیض کی اس مدت کا اندازہ رکھے جس میں اسے حیض کا خون آتا تھا، پس ان ایام میں وہ نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے اور نماز پڑھے۔ حتیٰ کہ جب اس کے حیض کا (دوبارہ) وقت آ جائے پھر نماز چھوڑ دے۔ پھر غسل کرے۔ یہ (استحاضہ) شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ شیطان چاہتا ہے اس کے ذریعہ سے عورتوں میں سے کسی کو کافرہ (بے نماز) بنا دے۔“

**فوائد:**..... استحاضہ یہ شیطان کے چوکے کا نتیجہ ہوتا ہے، جس سے مومنات کی نمازوں وغیرہ میں

خلل ڈال کر ان سے کفر کرانا چاہتا ہے۔ اس لیے اس میں نماز نہیں چھوڑنی چاہیے۔

825- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَحْتَشِي كُرْسُفًا وَتَوَضُّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ❷

محمد بن علی ابو جعفر مستحاضہ عورت کے متعلق کہتے ہیں: ”وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے، پھر روئی کی گدی بھرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے۔“

826- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرِ امْرَأَةٍ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْمُسْتَحَاضَةُ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَوَضُّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ. ❸

شععی مسروق کی عورت قمیر سے نقل کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”مستحاضہ عورت اپنے حیض کے دنوں میں بیٹھے، پھر ایک غسل کرے اور نماز کے لئے وضو کرے۔“

❷ صحیح (818) میں یہ گزر چکی ہے۔

❶ حسن بوجہ شہر بن حوشب

❸ صحیح (817) کے تحت یہ گزر چکی ہے۔

827- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ اسْتُحِضَتْ  
امْرَأَةٌ مِنْ آلِ أَنَسٍ فَأَمَرُونِي فَسَأَلْتُ  
ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَمَا مَا رَأَتْ الدَّمَ  
الْبَحْرَانِيَّ فَلَا تُصَلِّيْ فَإِذَا رَأَتْ الطُّهْرَ  
وَلَوْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَلْتُغْتَسِلْ  
وَلتُصَلِّ. ❶

انس بن سیرین کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ کے قبیلہ کی ایک  
عورت کو استحاضہ ہوا، لوگوں نے مجھے کہا تو میں نے ابن  
عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: انہوں نے کہا: ”اگر وہ گہرا سرخ  
خون دیکھتی ہے تو نماز نہ پڑھے، اور جب پاکی دیکھے  
اگرچہ دن کی ایک گھڑی میں ہو تو غسل کرے اور نماز  
پڑھے۔“

828- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَتْ أُمُّ وَدِدٍ  
لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اسْتُحِضَتْ  
فَأَمَرُونِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ  
فَقَالَ إِذَا رَأَتْ الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ فَلَا  
تُصَلِّيْ فَإِذَا رَأَتْ الطُّهْرَ فَلتُغْتَسِلْ  
وَلتُصَلِّ. ❷

انس بن سیرین کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ام ولد  
(لونڈی) کو استحاضہ ہوا، تو لوگوں نے مجھے کہا کہ میں ابن  
عباس رضی اللہ عنہما سے فتویٰ پوچھوں۔ میں نے ان سے پوچھا۔ تو  
انہوں نے کہا: ”جب وہ گہرا سرخ خون دیکھے تو نماز نہ  
پڑھے۔ جب پاکی دیکھے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔“

829- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ.....

عَنِ الضَّحَّاكِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهُ فَقَالَتْ  
إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتِ  
دَمًا غَيْظًا فَأَمْسِكِي أَيَّامَ أَقْرَانِكَ. ❸

ضحاک سے مروی ہے کہ ایک عورت نے ان سے پوچھا:  
میں استحاضہ میں مبتلا عورت ہوں، (میں کیسے کروں؟) اس  
نے کہا: میں مستحاضہ ہوں، انہوں نے کہا: ”جب تو تازہ خون  
دیکھے، تو اپنے حیض کے دنوں کی حد تک نماز سے رک جا۔“

830- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے مستحاضہ عورت کے متعلق

❶ صحیح مصنف ابن ابی شیبہ 128/1، باب کیف تصنع؟

❷ صحیح سابقہ حاشیہ دیکھئے۔

❸ ضعیف حجاج بن نصیر ضعیف ہے۔

کہا: ”وہ اپنے حیض کے دنوں میں (نماز سے) بیٹھے، پھر ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء میں جلدی اور یہ عشاء کا وقت ہی ہوگا۔ اور فجر کے لئے ایک غسل کرے۔ روزہ نہ رکھے اور نہ ہی اس کا شوہر اس کے پاس جائے۔ اور نہ ہی وہ قرآن کو ہاتھ لگائے۔“

تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتُوَخَّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَذَلِكَ فِي وَقْتِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَلَا تَصُومُ وَلَا يَأْتِيهَا رُوجُهَا وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ. ❶

**فوائد:** ..... جب مستحاضہ نماز پڑھ سکتی ہے، تو روزہ بالاولیٰ رکھ سکتی ہے، کیونکہ وہ طاہر کے حکم میں ہی ہے۔ لہذا اس کا خاوند اس سے جماع بھی کر سکتا ہے۔ جیسا کہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ان کا خاوند حالت استحاضہ میں ہم بستری کر لیا کرتا تھا۔ (صحیح ابوداؤد) جمہور بھی اسی کے قائل ہیں اور اس کے قرآن چھونے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (ان شاء اللہ)

831- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ..... عَنْ عَطَاءٍ كَيْتَيْهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَسْتَحَاضَةً عَوْرَتِهَا مَتَّعَتْ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَغُسْلًا لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَكَانَ يَقُولُ تُوَخَّرُ الظُّهْرُ وَتُعَجَّلُ الْعَصْرُ وَتُوَخَّرُ الْمَغْرِبُ وَتُعَجَّلُ الْعِشَاءُ. ❷

عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مستحاضہ عورت کے متعلق کہتے تھے: ”وہ ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے۔ اور وہ کہتے تھے: مغرب اور عشاء کے لئے ایک غسل کرے اور وہ کہتے تھے: ظہر میں تاخیر کرے اور عصر میں جلدی کرے۔ مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء میں جلدی کرے۔“

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا: ”جب اس کے حیض کا وقت گزر جائے تو عصر کے وقت بھر پور وضو کیا کرے، پھر ایک کپڑا لے کر اس کے ساتھ لنگوٹ باندھ لے، پھر ظہر اور عصر کی اکٹھی نماز پڑھے۔ پھر اسی طرح مغرب اور عشاء کی نماز کے وقت

832- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى .....

عَنْ عُمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا خَلَفَتْ قُرُوءَهَا فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْعَصْرِ تَوَضَّأَتْ وَضُوءًا سَابِقًا ثُمَّ لَتَأْخُذُ ثَوْبًا فَلَتَسْتَنْفِرُ بِهِ ثُمَّ

❶ صحیح مصنف عبدالرزاق (1172) والمحلّی 214/2

❷ صحیح مصنف ابن ابی شیبہ 137/1، باب المستحاضة كيف تصنع

لِتُصَلِّيَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ لَتَفْعَلَ  
مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ لِيُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ  
وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ لَتَفْعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ  
ثُمَّ تُصَلِّيَ الصُّبْحَ. ❶

کرے پھر اسی طرح کر کے صبح کی نماز پڑھے۔“

**فوائد:** ..... اگر مستحاضہ استحباب پر عمل کرتے ہوئے غسل کرنا چاہتی ہے تو وہ آسانی کے لیے ان تین اوقات میں غسل کر لے تو یہ بھی درست ہے۔ جس طرح کہ طاقت رکھنے والی ہر نماز کے لیے غسل کر سکتی ہے

833- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.....

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ وَسَعِيدٍ  
وَعُكْرِمَةَ قَالُوا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ  
تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ لِصَلَاةِ الْأُولَى  
وَالْعَصْرِ فَتُصَلِّيهِمَا وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ  
وَالْعِشَاءِ فَتُصَلِّيهِمَا وَتَغْتَسِلُ لِصَلَاةِ  
الْغَدَاةِ. ❷

عبدالکریم کہتے ہیں کہ عطاء، سعید، اور عکرمہ نے مستحاضہ عورت کے متعلق یوں کہا: ”وہ روزانہ پہلی نماز کے لئے غسل کرے، پھر ظہر و عصر پڑھے۔ مغرب کے لئے غسل کرے اور عشاء بھی پڑھے، اور صبح کی نماز کے لئے غسل کرے۔“

834- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْبِدٍ.....

حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ  
قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَجْمَعُ  
بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَإِنَّ رَأَتْ شَيْئًا  
اِغْتَسَلَتْ وَجَمَعَتْ بَيْنَ الْمَغْرِبِ  
وَالْعِشَاءِ. ❸

حصین کہتے ہیں کہ عبداللہ بن شداد نے کہا: ”مستحاضہ عورت غسل کرے اور ظہر وہ عصر جمع کرے۔ پھر اگر کچھ دیکھے تو غسل کرے اور مغرب اور عشاء کو جمع کرے۔“

❶ صحیح داری بیان میں مفرد ہیں۔

❷ صحیح المحلی 2/214 و مصنف عبدالرزاق (1171)

❸ صحیح ابوداؤد نے حدیث 296 کے بعد معلق بیان کیا ہے۔

[85]..... بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ وَتَجَامَعُ وَتَصُومُ

جو کہتا ہے کہ مستحاضہ ایک ظہر سے لے کر دوسری ظہر تک ایک غسل کرے اور اس سے صحبت کی جائے اور وہ روزہ بھی رکھے

835- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ سُمَيِّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا وَتَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ وَتَسْتَدْفِرُ بِثَوْبٍ وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَتَصُومُ فَقُلْتُ عَمَّنْ هَذَا فَأَخَذَ الْحَصَا. ❶

سہی کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے مستحاضہ عورت کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا: ”وہ اپنے حیض کے دنوں میں بیٹھ رہے، اور (ان کے بعد) ایک ظہر سے دوسری ظہر تک کے لئے غسل کرے۔ اور کپڑے کی گدی باندھے۔ اس کا خاوند اس کے پاس جائے اور وہ روزہ بھی رکھے۔“ میں نے کہا: ”یہ کس کا قول ہے؟“ انہوں نے

کنکری اٹھائی اور اسے مارنا چاہی۔

**فوائد:** ..... (۱) یہ بات تابعین رحمہم اللہ وصحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے کہ ہر دن میں ایک غسل کر لے یعنی ظہر سے قبل۔ جب کہ صحیح حدیث میں ظہر کے بعد ایک ہی دفعہ غسل کا اثبات بھی ملتا ہے (۲) مستحاضہ روزہ بھی رکھے گی اور ہم بستری بھی کر سکتی ہے۔ یہی قول زیادہ صحیح ہے۔

836- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغْبِرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنَّ غَلْبَهَا الدَّمُ اسْتَفْرَتْ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ ذَلِكَ. ❷

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے کہا: ”وہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک کے لئے غسل کرے۔ اور ہر نماز کے لئے وضو کرے۔ اگر خون اس پر غالب آجائے تو وہ لگوت باندھ لے اور حسن رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کہتے تھے۔“

837- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى.....

أَنَّ سُمَيَّا مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنَ حَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ غَلَامِ سَمِي كَتَبَ

❶ صحیح ابن ابی شیبہ 1/127، و عبدالرزاق (1179)

❷ صحیح ابن ابی شیبہ 1/127 و أخرج أثر الحسن، ابن ابی شیبہ 1/129

ہیں کہ قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نے اس کو سعید بن مسیب کی طرف یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ استحاضہ والی عورت غسل کیسے کرے؟ انہوں نے کہا: وہ ظہر سے لے کر آئندہ ظہر تک کے لئے غسل کرے۔ اگر خون اس پر غالب ہو جائے، تو وہ ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔

بِنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْقَعْقَاعَ  
بْنَ حَكِيمٍ وَزَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أُرْسِلَاهُ إِلَى  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ يَسْأَلُهُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ  
الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ سَعِيدٌ تَغْتَسِلُ مِنَ  
الظُّهْرِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْعَدِ لِمَا لَصَلَاةِ الظُّهْرِ  
فَإِنْ غَلِبَهَا الدَّمُ اسْتَفْرَتِ وَتَوَضَّأَتْ  
لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ. ①

838- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ.....

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا: ”وہ ایک ظہر سے آئندہ ظہر تک کے لئے غسل کرے۔“

عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ فِي  
الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ  
إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنَ الْعَدِ. ②

839- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ.....

حمید کہتے ہیں کہ حسن نے کہا کہ استحاضہ والی عورت مہینہ سے اپنے حیض والے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔ پھر ایک ظہر سے دوسری ظہر تک کے لئے غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے۔ اور روزہ رکھے۔ اور نماز پڑھے۔ اور اس کا شوہر اس کے پاس آئے۔

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ  
الْمُسْتَحَاضَةُ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ  
حَيْضِهَا مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنَ  
الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ وَتَوَضَّأَتْ عِنْدَ كُلِّ  
صَلَاةٍ وَتُصَوِّمُ وَتُصَلِّي وَيَأْتِيهَا رَوْجُهَا. ③

840- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ.....

عباد بن منصور کہتے ہیں کہ حسن اور عطاء نے اسی طرح کہا۔

حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ  
الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ مِثْلَ ذَلِكَ. ④

① صحیح ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب من قال المستحاضة تغتسل من طهر الى طهر (301) نیز (835) کے تحت گزر چکی ہے۔

② حیدر دیکھئے سابق تعلیق و مصنف عبدالرزاق (1210)

③ صحیح دیکھئے سابقہ حاشیہ

④ ضعیف عباد بن منصور ضعیف ہے۔

841- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ قَمِيرٍ امْرَأَةٍ مَسْرُوقٍ أَنَّ عَائِشَةَ  
عَنْ قَمِيرِ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ أَنَّ عَائِشَةَ  
مَسْرُوقِ كِي بِيوِي قَمِيرِ كَهْتِي هِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نِي اِيكِ مَسْتَحَاضَةٍ  
عُورَتِ كِي مُتَعَلِّقِ كِهَا كِه وَه رُو زَانِه اِيكِ بَارِ غَسْلِ كَرِي۔  
يَوْمَ مَرَّةٍ ❶

842- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ.....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ  
عَنْ نَافِعِ كِهْتِي هِي كِه اِبْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كِهْتِي تَحِي كِه اسْتِحَاضَةِ وَالِي  
فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ مِنْ ظَهْرِ إِلَى  
ظَهْرِ قَالَ مَرْوَانُ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ ❷  
عُورَتِ اِيكِ ظَهْرِي سِي لِي كِه دُوسْرِي ظَهْرِي تِكِ كِي لِي غَسْلِ  
كَرِي۔ مَرْوَانِ نِي كِهَا: يَهِي قَوْلِ اُو زَاعِي كِه اِي۔

843- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.....

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ كِهْتِي هِي كِه سَعِيدِ بْنِ مَيْتَبِ نِي كِهَا كِه اسْتِحَاضَةِ  
الْمُسَيَّبِ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ  
كُلَّ يَوْمٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْأُولَى. (لَيْسَ  
هَذَا بِمَعْمُولٍ) ❸  
عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ كِهْتِي هِي كِه سَعِيدِ بْنِ مَيْتَبِ نِي كِهَا كِه اسْتِحَاضَةِ  
وَالِي عُورَتِ هِر رُو زِي پَهْلِي نِمَازِ كِي لِي غَسْلِ كَرِي۔ (يِي قَوْلِ  
قَابِلِ عَمَلِ نِي هِي۔)

[86]..... بَابُ مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا

جو كِهْتا هِي اسْتِحَاضَةِ وَالِي عُورَتِ سِي اس كِه شُو هِر صَحْبَتِ كِر سَكْتا هِي

844- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا عَتَّابٌ هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ الْجَزْرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ.....

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي  
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي  
الْمُسْتَحَاضَةِ لَمْ يَرَبَأَسَا أَنْ يَأْتِيَهَا  
اس مِي كُوِي حَرْجِ نِي هِي سَجْهْتِي تَحِي كِه اس كِه شُو هِر اس كِي  
پَاسِ آئِي۔  
زَوْجُهَا ❹

**فوائد:** ..... يِي قَوْلِ اقْرَبِ اِلَى الصَّوَابِ هِي جِي سَا كِه حَمْنِ بِنْتِ جَحْشِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَارَامِ حَبِيْبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِي  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سِي اس كِه ثُبُوتِ يَهِي مُلْتَا هِي۔

845- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

❶ صحيح المحمدي 214/2 دیکھے حدیث سابق (817)

❷ حسن بوجہ کیر بن معروف کی وجہ سے دیکھے مصنف عبدالرزاق (1167)

❸ صحيح عبدالرزاق (1210)

❹ صحيح مصنف عبدالرزاق (1188، 1189)



عَنْ سَالِمِ الْأَفْطَسِ قَالَ سَأَلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَتَجَامَعُ الْمُسْتَحَاضَةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَكْبَرُ مِنَ الْجَمَاعِ. ❶

سالم افطس کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر سے سوال کیا گیا کہ کیا مستحاضہ عورت سے صحبت کی جاسکتی ہے؟ انہوں نے کہا: ”نماز صحبت سے بڑی ہے۔“

846- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ سُمَيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا. ❷

سعی کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے کہا: ”مستحاضہ عورت کے پاس اس کا شوہر جاسکتا ہے۔“

847- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ.....

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا. ❸

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا کہ اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے۔

848- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْخَصِيرِ. ❹

عبداللہ بن مسلم کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا کہ اس کا شوہر اس سے صحبت کرے خواہ خون چٹائی پر ٹپکتا ہو۔

**فوائد:** ..... یعنی ایک تو یہ ہے کہ خون کچھ دیر کے لیے رکا ہوا ہے اور دوسرے یہ کہ خون جاری ہو تو

اس حالت میں بھی جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

849- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.....

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قِيلَ لِبَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ إِنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ لَا يَغْشَاهَا زَوْجُهَا قَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزْنِيُّ الصَّلَاةُ

حمید کہتے ہیں کہ بکر بن عبداللہ سے کہا گیا کہ حجاج بن یوسف کہتے تھے مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر صحبت نہ کرے۔ بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا: ”نماز زیادہ حرمت والی ہے، اس کا شوہر اس سے صحبت کرے۔“

❶ صحیح مصنف عبدالرزاق (1187) وابن ابی شیبہ 279/4

❷ صحیح مصنف عبدالرزاق (1186)

❸ صحیح مصنف عبدالرزاق (1186) مصنف ابن ابی شیبہ بنبرہ 279/4

❹ ضعیف عبداللہ بن مسلم ضعیف ہے۔ لیکن حدیث صحیح ہے، دیکھئے سابقہ (845,846)

أَعْظَمُ حُرْمَةً يُغْشَاهَا زَوْجُهَا. ❶

850- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ يَأْتِيهَا حَمِيدٌ كَيْتَةٌ هِيَ كَمَا حَسَنٌ نَزَلَ بِهَا: "مُسْتَحَاضَةٌ عَوْرَتُكَ مِنْ زَوْجِهَا. ❷"

851- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا فَإِذَا حَلَّتْ لَهَا الصَّلَاةُ فَلْيَطَّأَهَا. ❸

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ عطاء نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا: "اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے۔ اور حیض کے دنوں میں وہ نماز چھوڑ دے گی۔ پس جب وہ نماز کے لئے پاک ہو جائے گی تو اس کا شوہر اس کے پاس جائے۔"

852- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرْعَةَ الْخَارِفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ قَالَ شَعْبِيُّ كَيْتَةٌ هِيَ كَمَا حَسَنٌ نَزَلَ بِهَا: "مُسْتَحَاضَةٌ عَوْرَتُكَ مِنْ زَوْجِهَا. ❹"

853. أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ قَالُوا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتُصُومُ رَمَضَانَ وَيُغْشَاهَا زَوْجُهَا. ❺

قتادہ کہتے ہیں سعید بن مسیب اور حسن اور عطاء نے مستحاضہ کے متعلق یوں کہا: "وہ غسل کرے۔ اور نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے، اور اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے۔"

❶ منقطع، ضعیف ابن ابی شیبہ 279/4، باب من قال یأتی المستحاضہ زوجہا

❷ صحیح ویکھے سابقہ (847)

❸ ضعیف أخرجه ابن ابی شیبہ 279/4، باب من قال یأتی المستحاضہ زوجہا

❹ اسنادہ ضعیف ولكن له شواهد، ابن ابی شیبہ 279/4

❺ صحیح ابن ابی شیبہ 279/4

[87]..... بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُجَامِعُ الْمُسْتَحَاضَةَ زَوْجَهَا

جو یہ کہتا ہے کہ مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر صحبت نہ کرے

854- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ حَفْصِ بْنِ الْوَدَاعِ قَالَ كَانَ يَقُولُ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا يَغْشَاهَا زَوْجُهَا قَالَ أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ هَذَا عَنِ الْحَسَنِ ❶

حفص کہتے ہیں کہ حسن کہتے تھے، مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر صحبت نہ کرے۔ ابو نعمان کہتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا: ”میں کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے یہ قول حسن سے نقل کیا ہو۔“

855- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ.....

عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَدَاعِ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَغْشَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ❷

خالد کہتے ہیں کہ محمد اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ آدمی استحاضہ کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے۔

**فوائد:**..... یہ اور آئندہ آنے والے اقوال سبھی مرجوح ہیں، جیسا کہ پیچھے وضاحت ہو چکی ہے۔

856- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا يَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَلَا تَصُومُ وَلَا تَمَسُّ الْمُضْحَفَ ❸

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”مستحاضہ عورت کے پاس اس کا شوہر نہ جائے۔ اور نہ وہ روزے رکھے۔ اور نہ قرآن کو ہاتھ لگائے۔“

857- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا يَأْتِيهَا زَوْجُهَا ❹

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”استحاضہ والی عورت کے پاس اس کا شوہر نہ جائے۔“

❶ صحیح و لکنہ شاذ دیکھے (847، 850، 853)

❷ صحیح ابن ابی شیبہ 378/4

❸ صحیح مصنف عبدالرزاق (1193)

❹ صحیح ابن ابی شیبہ (278/4)

858- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ.....

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ يُقَالُ  
الْمُسْتَحَاضَةُ لَا تُجَامَعُ وَلَا تَصُومُ وَلَا  
تَمَسُّ الْمُصْحَفَ إِنَّمَا رُخِّصَ لَهَا فِي  
الصَّلَاةِ قَالَ يَزِيدُ يُجَامَعُهَا زَوْجُهَا وَيَحِلُّ  
لَهَا مَا يَحِلُّ لِلطَّاهِرِ. ❶

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: کہا جاتا تھا کہ:  
”مستحاضہ عورت سے صحبت نہ کی جائے، اور نہ وہ روزے  
رکھے، اور نہ وہ قرآن کو ہاتھ لگائے۔ صرف اسے نماز کی  
رخصت دی گئی ہے۔“ یزید کہتے ہیں: ”اس کا شوہر اس  
سے صحبت کرے۔ اس (عورت) کے لیے وہ سب کچھ  
حلال ہے، جو طاهر عورت کے لیے حلال ہے۔“

**فوائد:**..... یزید رضی اللہ عنہ کا قول یہی درست ہے مستحاضہ کا حکم طہر والا ہی ہے۔

[88]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْثَرِ الْحَيْضِ

زیادہ سے زیادہ مدت حیض کے متعلق اقوال کا بیان

859- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ.....

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ  
تُمْسِكُ الْمَرْأَةُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي حَيْضِهَا  
سَبْعًا فَإِنْ طَهَّرَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا  
أَمْسَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَشْرِ فَإِنْ  
طَهَّرَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ  
وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❷

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”عورت اپنے حیض میں  
سات دن تک نماز سے رکی رہے اگر وہ پاک ہوگئی تو  
(ٹھیک)، ورنہ سات اور دس کے درمیانی مدت تک رکی  
رہے۔ اگر وہ پاک ہوئی تو (ٹھیک) ورنہ غسل کرے اور  
نماز پڑھے اور وہ مستحاضہ ہے۔“

**فوائد:**..... حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے متعلق علماء و فقہاء میں اختلاف ہے، چونکہ اس کے  
متعلق کوئی صحیح، صریح دلیل نہیں ملتی، لہذا ہر کوئی اپنی ترجیح کے مطابق قیاس آرائی کرتا ہے۔ چار مسلک میں  
سے احناف کے نزدیک زیادہ سے زیادہ پندرہ دن۔ اور مالکیہ کے نزدیک مختلف عورتوں میں مختلف مدت ہوتی  
ہے۔ مثلاً (15-3-20) دن جب کہ شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک 15 دن اور ان کی راتیں ہیں۔ ہمارے ہاں  
راج موقوف مالکیہ کا ہے۔

❶ سندہ حسن دیکھئے گزشتہ اثر (856)

❷ صحیح ہشیم سے عام کی صراحت بھی منقول ہے۔

860- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْحَيْضُ رُبْعٌ كَقَبْتِ هُنَّ كِه حَسَنُ نِي كِه: ”حِيضُ دَسْ دِن تَك هِي، جُو عَشْرٌ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❶“  
 اس سِي زَاكِدُ هُوُوهُ اسْتَحَاضَه هِي۔“  
 861. وَقَالَ عَطَاءُ الْحَيْضُ خَمْسٌ عَشْرَةٌ. ❷“  
 اور عَطَاءُ نِي كِه: ”حِيضُ پِنْدَرَه دِن تَك هِي۔“

862- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ سُفْيَانَ عَنِ الْجَلْدِيِّ بْنِ أَيُّوبَ.....

عَنْ أَبِي إِيَّاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ ابُو اِيَّاسِ مُعَاوِيَه بِنُ قُرَّةَ كَقَبْتِ هُنَّ كِه اَنَسُ بِنُ مَالِكِ بْنِ النُّعْمَانِ بِنِ مَالِكٍ قَالَ الْحَيْضُ عَشْرَةٌ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❶“  
 نِي كِه: ”حِيضُ دَسْ دِن تَك هُو تَا هِي پَسِ جُو اس سِي زَاكِدُ وَهُ اسْتَحَاضَه هِي۔“

863- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُحَمَّدُ بِنُ زَيْدُ كَقَبْتِ هُنَّ كِه سَعِيدُ بِنُ جُبَيْرٍ قَالَ الْحَيْضُ إِلَى ثَلَاثِ عَشْرَةٍ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❶“  
 مَدَتِ تِيرَه دِن تَك هِي جُو زَاكِدُ هُوُوهُ اسْتَحَاضَه هِي۔“

864- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجَلْدِيِّ بْنِ أَيُّوبَ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَعَاوِيَه بِنُ قُرَّةَ كَقَبْتِ هُنَّ كِه اَنَسُ بِنُ مَالِكِ بْنِ النُّعْمَانِ نِي كِه: ”حِيضُ كِي مَدَتِ دَسْ دِن تَك هِي۔ پَهْرُ وَهُ اسْتَحَاضَه هُو كَا۔“  
 هِي مُسْتَحَاضَةٌ. ❷“

865- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُحَمَّدُ بِنُ زَيْدُ كَقَبْتِ هُنَّ كِه سَعِيدُ بِنُ جُبَيْرٍ قَالَ الْحَيْضُ إِلَى ثَلَاثَةِ عَشْرٍ يَوْمًا فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❶“  
 مَدَتِ تِيرَه دِن تَك هِي۔ پَسِ جُو اس كِي عِلَاوَه هِي وَهُ اسْتَحَاضَه

❶ حسن ربیع بن صبیح کی بناء پر مصنف عبدالرزاق (1151)

❷ حسن البیهقی، کتاب الحیض، باب اکثر الحیض 321/1، وابن ابی شیبہ 283/5 باب ماقالوا فی الحیض

❸ ضعیف جداً ابن ابی شیبہ 283/5، باب ماقالوا فی الحیض وعبدالرزاق (1150)

❹ صحیح أخرجه ابن ابی شیبہ 283/5، باب ماقالوا فی الحیض

❺ ضعیف جداً (862) کے تحت گزر چکی ہے۔ نیز دیکھیے ابن عدی 598/2

سِوَى ذَلِكَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❶ ہے۔

866- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ.....

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”جب عورت (مسلل) خون دیکھے تو وہ نماز سے رکی رہے۔ اپنے حیض کے ایک یا دو دن بعد تک، پھر وہ اس کے بعد مستحاضہ ہے۔“

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا رَأَتْ الدَّمَ فَإِنَّهَا تُمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ أَيَّامِ حَيْضِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ هِيَ بَعْدَ ذَلِكَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❷

**فوائد:**..... یہ ایک یا دو دن، بطور احتیاط ہیں۔

867- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَلْدِيِّ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ.....

انس سے روایت ہے کہ مستحاضہ تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو، دس دن تک (استحاضہ کی بجائے حیض ہی سمجھتی ہوئی) انتظار کرے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَنْتَظِرُ ثَلَاثًا أَرْبَعًا خَمْسًا سِتًّا سَبْعًا ثَمَانِيًا تِسْعًا عَشْرًا. ❸

868- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عطاء سے روایت ہے کہ ہمیں خبر پہنچی کہ مستحاضہ اپنے حیض پر ایک دن مزید انتظار کر سکتی۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَنْتَظِرُ أَعْلَى أَقْرَانِهَا يَوْمًا. ❹

869- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ.....

ربیع بن صبیح اس شخص سے بیان کرتے ہیں جس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”جو خون دس دن سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔“

حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ مَنْ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا زَادَ عَلَى الْعَشْرِ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❺

❶ صحیح دیکھے سابقہ (863)

❷ صحیح دیکھے سابقہ (859)

❸ ضعیف جدًا أخرجه ابن ابی شیبہ 283/5

❹ ضعیف ابن جریر مدلس کا معنی ہے دیکھے مصنف عبدالرزاق (1157)

❺ منقطع ضعیف داری بیان کرنے میں مفرد ہیں۔

870- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مَهْلَهْلِ عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَقْصَى الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ. ❶  
ابن جریر بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔“

[89]..... بَابُ فِي أَقْلِ الْحَيْضِ

حیض کی کم سے کم مدت

871- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ.....

قَالَ سُفْيَانُ بَلَغَنِي عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ سَبَّلَ عَبْدُ اللَّهِ الدَّارِمِي تَأْخُذُ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ عَادَتَهَا وَسَأَلْتَهُ أَيْضًا عَنْ هَذَا قَالَ أَقْلُ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَأَكْثَرُهُ خَمْسَ عَشْرَةَ. ❷  
سُفیان کہتے ہیں کہ مجھے انس رضی اللہ عنہ کی طرف سے اس بات کا پتہ چلا کہ انہوں نے کہا: ”حیض کی کم سے کم مدت تین دن ہے۔“ عبد اللہ دارمی سے سوال کیا گیا: ”کیا آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں، جب اس کی یہ عادت ہو۔ اور اس کے متعلق میں نے ان سے بھی پوچھا۔“ انہوں نے کہا: ”حیض کی کم سے کم مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہے۔“

**فوائد:**..... زیادہ سے زیادہ مدت کی طرح حیض کی کم از کم مدت کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔

چاروں مسالک میں یہ احناف کے نزدیک 3 دن، مالکیوں کے نزدیک کم از کم کوئی مدت نہیں، جبکہ شوافع وحنابلہ کے نزدیک کم از کم ایک دن ایک رات ہے۔

872- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارِكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ أَبُو سَعْدِ الصَّاعَنَانِيُّ عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَدْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثٌ. ❸  
ربیع بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”حیض کی کم از کم مدت تین دن ہے۔“

❶ صحیح دارقطنی 208/1، بخاری نے اسے کتاب الحيض، باب اذا حاضت في شهر ثلاث حيض میں معلق بیان کیا ہے۔  
حافظ ابن حجر نے فتح الباری 425/1 میں کہا ہے کہ دارمی نے اسے صحیح سند سے موصولاً بیان کیا ہے۔

❷ منقطع، ضعیف دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ اسنادہ ضعیف محمد بن ابی زکریا ضعیف ہے۔

873۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ.....

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ  
مَعْقِلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي  
أَذْنَى الْحَيْضِ يَوْمٌ. ❶  
معتقل بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”حیض کی کم از کم مدت ایک دن ہے۔“

874۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ.....

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا  
رَأَتْ الدَّمَ قَبْلَ حَيْضِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ  
فَهُوَ مِنَ الْحَيْضِ. ❷  
یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”جب عورت حیض کے سے قبل خون دیکھے تو وہ حیض ہے۔“

**فوائد:** ..... حیض میں چند دن آگے پیچھے ہو سکتے ہیں، اس لیے حسن رحمہ اللہ کا قول قابل عمل ہوگا۔

[90]..... بَابُ فِي الْبُكَرِ يَسْتَمِرُّ بِهَا الدَّمُ

کنواری عورت کے متعلق جسے خون ہمیشہ جاری رہتا ہے

875۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ.....

حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَيْسِ بْنِ  
سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْبُكَرِ إِذَا  
نَفَسَتْ فَاسْتَحْيَضَتْ قَالَا تَمْسِكُ عَنِ  
الصَّلَاةِ مِثْلَ مَا تَمْسِكُ الْمَرْأَةُ مِنْ  
نِسَائِهَا. ❸  
حماد، قتادہ سے اور قیس بن سعد، عطاء سے نقل کرتے ہیں کہ ان دونوں نے کنواری عورت کے متعلق کہا: ”جب اسے حیض آئے، پھر استحاضہ ہو جائے، تو نماز سے اتنی دیر رکے۔ جتنی دیر اس کی خاندان کی عورتیں رکھتی ہیں۔“

876۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
قَالَ سُفْيَانُ إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ أَوَّلَ مَا  
تَحْيِضُ تَجْلِسُ فِي الْحَيْضِ مِنْ نَحْوِ  
نِسَائِهَا سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هَذَا فَقَالَ  
هُوَ أَشْبَهُ الْأَشْيَاءِ. ❹  
محمد بن یوسف بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے کہا: ”عورت پہلے حیض ہی سے استحاضہ والی ہو جائے تو اپنے خاندان کی عورتوں کے حیض کے برابر بیٹھے۔“ اس کے متعلق عبد اللہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ”یہ سب اقوال سے زیادہ درست ہے۔“

❶ صحیح أخرجه دارقطنی 802/1، والبيهقي في العدد 419/7

❷ صحیح وهيب بن خالد، وہ یونس بن عبید ہے۔

❸ صحیح مصنف عبدالرزاق (1200)

❹ صحیح مصنف عبدالرزاق (1203)



**فوائد:** ..... لہذا جس عورت کو اپنے ایام حیض کی خبر نہ ہو، تو وہ اپنے خاندان کی دوسری عورتوں پر اپنے آپ کو قیاس کرے گی۔ جب کہ حدیث 807 میں مذکور دو طریقوں کے مطابق تمیز نہ ہو سکتی ہو۔

[91]..... بَابُ فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ

بوڑھی عورت کے متعلق جو خون دیکھے

877- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ قَالَ لَا تَرَاهُ حَيْضًا. ❶  
لیث کہتے ہیں کہ عطاء نے اس بوڑھی عورت کے متعلق جو خون دیکھے یہ کہا: ”وہ اسے حیض خیال نہ کرے۔“

**فوائد:** ..... وہ بوڑھی عورتیں جن کو حیض کا خون آنا بند ہو چکا ہے۔ تو وہ اگر خون دیکھتی ہیں تو وہ ان کا حکم استحاضہ والا ہی ہوگا۔ جیسا کہ اگلے آثار میں بھی آ رہا ہے۔ اگرچہ ان میں ضعف ہے لیکن قرین قیاس یہی معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

878- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِيهِ ابْنُ جُرَيْجٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَهَا الْحَيْضُ ثَلَاثِينَ سَنَةً ثُمَّ رَأَتْ الدَّمَ فَأَمَرَ فِيهَا بِشَأْنِ الْمُسْتَحَاضَةِ. ❷  
ابن عطاء کہتے ہیں کہ عطاء نے اس عورت کے متعلق کہا جس کو تیس برس سے حیض نہ آیا ہو، پھر وہ خون دیکھے تو اس کے متعلق حکم دیا کہ ”وہ استحاضہ والی عورت کی طرح کرے۔“

879- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ قَالَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَفْعَلُ كَمَا تَفْعَلُ الْمُسْتَحَاضَةُ. ❸  
ابن جریج نے اس بوڑھی عورت کے متعلق کہا، جو خون دیکھے کہ ”اس کی حیثیت مستحاضہ عورت والی ہے، وہ ایسے ہی کرے جیسے مستحاضہ کرتی ہے۔“

880- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ.....

❶ ضعیف لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔

❷ ضعیف ابن جریج کا صحابہ ہے۔ عبدالرزاق (1181) نیز دیکھے آئندہ اثر۔

❸ ضعیف سابقہ اثر ملاحظہ کریں۔

حجاج، عطاء اور حکم بن عتیبہ سے اس عورت کے متعلق جسے حیض نہ آتا ہو یہ نقل کرتے ہیں کہ: ”جب وہ خون دیکھے تو وضو کرے اور نماز پڑھے اور غسل نہ کرے۔“ عبد اللہ سے بڑھیا کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ”وہ وضو کرے اور نماز پڑھے اور جب اسے طلاق دی جائے تو مہینوں کے حساب سے عدت پوری کرے۔“

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ فِي النَّبِيِّ قَعَدَتْ مِنَ الْمَحِيضِ إِذَا رَأَتْ الدَّمَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَلَا تَغْتَسِلُ سَأَلَ عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْكَبِيرَةِ قَالَتْ تَوَضَّأْتُ وَتُصَلِّي وَإِذَا طَلِقْتُ تَعْتَدُ بِالْأَشْهُرِ. ❶

**فوائد:** ..... ”یا ناسات“ یعنی جنہیں حیض نہ آتا ہو ان کی عدت تین ماہ ہی ہے۔ جیسا کہ یہ قرآن

سے ثابت ہے۔ (الطلاق: 4)

### [92]..... بَابُ فِي أَقَلِّ الطُّهْرِ

پاکی کی کم از کم مدت

881. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الطُّهْرُ خَمْسُ عَشْرَةَ. ❷  
محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا: ”پاکی کی کم از کم مدت پندرہ دن ہے۔“

**فوائد:** ..... ”طہر“ ایسے وقت کو کہتے ہیں جب عورت حیض و نفاس سے پاک ہو۔ اس کی مدت میں اختلاف ہے۔ جمہور کے نزدیک اس کی کم از کم مدت 15 دن۔ جب کہ زیادہ سے زیادہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ کیونکہ بسا اوقات یہ سال و دو سال کا بھی ہو جاتا ہے۔ جب کہ حنابلہ کم از کم 13 دن بیان کرتے ہیں۔ صحیح بات یہی ہے کہ اس کی مدت کا تعین کرنا مشکل ہے۔

882- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

عَنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِي شَهْرٍ أَوْ فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثَلَاثَ حِيضٍ قَالَ فَإِذَا شَهِدَتْ لَهَا الشُّهُودُ الْعُدُولُ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّهَا رَأَتْ مَا يَحْرَمُ عَلَيْهَا الصَّلَاةَ مِنْ طُمُوثٍ

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”جب عورت ایک ماہ یا چالیس دن میں تین دفعہ حائضہ ہو کہا: پس جب عورتوں میں سے معتبر گواہ اس کے لئے گواہی دے دیں کہ عورتوں کے حیض کی طرح جو حیض مشہور ہے۔ جس سے عورت کے لئے نماز حرام ہو جاتی ہے کہ اسے خون نظر آتا

❶ ضعیف حجاج بن أرمطة ضعیف ہے۔

❷ صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

رہا ہے تو اس کی مدت پوری ہوگئی۔ ابو محمد نے کہا: ”میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”پندرہ روز کی پاکی بہتر ہے۔“

النِّسَاءِ الَّذِي هُوَ الطَّمْتُ الْمَعْرُوفُ  
فَقَدْ خَلَا أَجْلَهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ  
سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ  
أَسْتَحِبُّ الطَّهْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ. ❶

**فوائد:** ..... یعنی اگر کوئی عورت اپنی کم از کم مدت حیض و طہر ظاہر کر کے جلد چھٹکارا حاصل کرنا چاہے تو اس کے بیان کی شہادتوں سے تسلی کی جائے گی، پھر حکم لگایا جائے گا۔  
883- أَخْبَرَنَا يَعْلَى.....

اسماعیل کہتے ہیں کہ عامر نے کہا: ”ایک عورت اپنے شوہر سے جھگڑتی ہوئی علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی، جس نے اسے طلاق دی تھی۔ اس نے کہا: ”مجھے ایک مہینہ میں تین حیض آئے۔“ علی رضی اللہ عنہ نے شرح رحمہ اللہ سے کہا: ”ان کے درمیان فیصلہ کرو۔“ اس نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! آپ کے یہاں موجود ہوتے ہوئے؟“ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”ان کے درمیان فیصلہ کرو۔“ اس نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! آپ کے یہاں موجود ہوتے ہوئے؟“ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”ان کے درمیان فیصلہ کرو۔“ اس نے کہا: ”اگر خاص اس عورت کے خاندان کے دیدار اور ایمان دار لوگوں میں سے کوئی عورت آ کر کہے کہ اسے تین حیض آئے ہیں اور ہر حیض کے بعد وہ پاک ہو جاتی تھی اور نماز پڑھتی تھی۔ تو یہ بات اس کے لئے جائز ہوگی، ورنہ نہیں۔“ تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”قالون، قالون۔“ (رومی زبان میں ”قالون“ کے معنی ہیں ”تو نے اچھا کیا“)

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ جَاءَتْ  
امْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ تَحَاصِمُ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا  
فَقَالَتْ قَدْ حِضْتُ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ  
حِيضٍ. فَقَالَ عَلِيُّ لِشُرَيْحٍ أَفْضُ  
بَيْنَهُمَا. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْتَ هَا  
هُنَا قَالَ أَفْضُ بَيْنَهُمَا قَالَ يَا أَمِيرَ  
الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْتَ هَا هُنَا قَالَ أَفْضُ  
بَيْنَهُمَا قَالَ إِنْ جَاءَتْ مِنْ بَطَانَةِ أَهْلِهَا  
مِمَّنْ يُرْضَى دِينُهُ وَأَمَانَتُهُ تَزْعُمُ أَنَّهَا  
حَاصَتْ ثَلَاثَ حِيضٍ تَطْهَرُ عِنْدَ كُلِّ  
قُرْبٍ وَتُصَلِّيُ جَازًا لَهَا وَإِلَّا فَلَا فَقَالَ  
عَلِيُّ قَالُونَ وَقَالُونَ بِلِسَانِ الرُّومِ  
أَحْسَنَتْ. ❷

**فوائد:** ..... اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) کبار اہل علم کی موجودگی میں صفاران کے

❶ صحیح المحلی 272/10

❷ صحیح أخرجه ابن منصور (1309-1310) والمحلی 72/10 والبيهقي في العدد 419/7

کہنے یا اجازت سے اپنی رائے پیش کر سکتے ہیں (۲) اس اثر کے مطابق طہر کی مدت 10 دن سے بھی کم بنتی ہے۔ لہذا کم از کم مدت کا فیصلہ کرنا مشکل ہے۔ اس کو عورتوں کی طبیعت پر ہی چھوڑ دیا جائے گا۔

884۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ قَالِ الْحَيْضُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ أَتَقُولُ بِهَذَا قَالَ لَا سُبُلَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ شُرَيْحٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ لَا وَقَالَ ثَلَاثَ حَيْضٍ فِي الشَّهْرِ كَيْفَ يَكُونُ. ❶

خالد حداء کہتے ہیں کہ عکرمہ نے یہ آیت پڑھی: ”عورتوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے رحموں میں پیدا شدہ چیز کو چھپائیں۔“ ابو محمد سے کہا گیا کہ: ”کیا تم بھی اس کے قائل ہو؟“ تو انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ اور عبد اللہ سے شرح کی حدیث کے متعلق پوچھا گیا کہ: ”آپ اس کے قائل ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ اور انہوں نے کہا: ”ایک مہینہ میں تین حیض کس طرح ہو سکتے ہیں؟“

**فوائد:** ..... آیت میں ہے کہ وہ اپنے پیٹوں میں جو چیز ہے اسے ظاہر کریں، بتادیں۔ عکرمہ رضی اللہ عنہما اس سے حیض مراد لیتے ہیں جب کہ ابو محمد رضی اللہ عنہما کی رائے میں یہ نہیں تھی کیونکہ اس سے بچہ مراد ہے۔

[93]..... بَابُ الطُّهْرِ كَيْفَ هُوَ

پاکی کیسے حاصل ہوتی ہے؟

885۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ.....

عمرہ کہتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کو اس بات سے منع کرتی تھیں کہ وہ رات کو حیض دیکھیں، اور فرماتی تھیں کہ: کبھی وہ زرد اور مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے۔“

عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ كَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهَى النِّسَاءَ أَنْ يَنْظُرْنَ لَيْلًا فِي الْمَحِيضِ وَتَقُولُ إِنَّهُ قَدْ يَكُونُ الصَّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ. ❷

**فوائد:** ..... حیض کا خون تین طرح کا ہوتا ہے: (۱) گہرا سیاہی مائل جیسے پیچھے گزر چکا ہے۔ (۲)

یا زرد (۳) یا خاکی۔

❷ صحیح أخرجه ابن ابی شیبہ 93/1، باب فی المرأة

❶ صحیح أخرجه ابن ابی شیبہ 234/5

تطهير..... والبيهقي في الحيض 336/1، باب الصفرة والكدر في أيام الحيض

تورات کو دیکھنے سے اسی لیے روکا جا رہا ہے کہ رات کو جانچنا مشکل ہوتا ہے، ہو سکتا انجانے میں عورت اسے طہر سمجھ بیٹھے۔

886- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَوْلَاةِ عَمْرَةَ قَالَتْ.....

كَانَتْ عَمْرَةَ تَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ لَا يَغْتَسِلْنَ حَتَّى تَخْرُجَ الْقَطَنَةُ بِيضَاءً. ❶  
 عمرہ کی لونڈی سے بیان کرتے ہیں کہ عمرہ عورتوں کو حکم دیتی تھی کہ وہ غسل نہ کریں حتیٰ کہ روئی سفید نکل آئے۔

**فوائد:**..... حیض کے ایام کے دوران اگر زردی یا خاکی رنگ نظر آتا ہے تو یہ حیض کی علامت ہی ہے۔ اس دوران عورت اگر (جو روئی اس نے اپنی شرمگاہ پر باندھی ہو) اس پر سفیدی نظر آئے، تو وہ طہر ہوگا۔ البتہ ایام حیض کے بعد جو کہ ہر عورت کو اپنے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر زردی یا خاکی رنگ بھی نظر آتا ہے تو وہ طہر ہی ہوگا۔ جیسے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم طہر کے بعد زردی یا خاکی رنگ کے خون کو کچھ شمار نہیں کرتی تھیں۔ (صحیح ابوداؤد)

887- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ.....

قَالَ سَفِيَانُ الْكُذْرَةُ وَالصُّفْرَةُ فِي أَيَّامِ الْحَيْضِ حَيْضٌ وَكُلُّ شَيْءٍ رَأَتْهُ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَيْضِ مِنْ دَمٍ أَوْ كُذْرَةٍ أَوْ صُفْرَةٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ سَأَلْتُ تَأْخُذُ بِقَوْلِ سَفِيَانَ قَالَ نَعَمْ. ❷  
 سفیان کہتے ہیں کہ حیض کے دنوں میں زرد اور نیالہ رنگ حیض کہلائے گا۔ اور ایام حیض کے بعد خون، نیالے، یا زرد رنگ کا جو کچھ بھی دیکھے وہ استحاضہ ہے۔“ عبد اللہ سے سوال کیا گیا کہ ”آپ سفیان کے قول کو اختیار کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔“

**فوائد:**..... واضح ہوا کہ ایام حیض میں یہ رنگ (نیالہ پن وغیرہ) حیض، جب کہ بعد کے ایام میں طہر شمار ہوگا۔

888- أَخْبَرَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ صَاحِبَتَيْهِ.....

فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَكَانَتْ فِي حَجْرٍ عَمْرَةَ قَالَتْ أُرْسِلَتْ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَمْرَةَ بِكُرْسُفَةٍ قُطِنٍ فِيهَا كَالصُّفْرَةِ  
 فاطمہ بنت محمد، جو عمرہ کی گود میں تھیں، وہ کہتی ہیں کہ ”قریش کی ایک عورت نے عمرہ کے پاس روئی کا ایک ٹکڑا بھیجا جس میں زردی سی لگی ہوئی تھی۔ وہ اس سے پوچھتی تھی کہ

❶ ضعیف اس میں جہالت ہے، ابن ابی شیبہ 94/1، باب فی الطہر ماہو

❷ صحیح مصنف عبدالرزاق (1203)

تَسْأَلُهَا هَلْ تَرَى إِذَا لَمْ تَرَ الْمَرْأَةَ مِنَ  
الْحَيْضَةِ إِلَّا هَذَا أَنْ قَدْ طَهَّرْتَ فَقَالَتْ  
لَا حَتَّى تَرَى الْبَيَاضَ خَالِصًا. ❶

آپ کی کیا رائے ہے کہ جب عورت کو حیض میں سے اس  
رنگ کے علاوہ کچھ نظر نہ آئے تو کیا وہ پاک ہوگی؟ عمرہ  
نے کہا: ”نہیں، جب تک وہ خالص سفیدی نہ دیکھے۔“

**فوائد:** ..... خالص سفیدی دیکھنے کا حکم اس عورت کے لیے جو نئی حیض ہونا شروع ہوئی ہے، اور  
جسے اپنے ایام کی صحیح خبر نہیں۔ جب کہ جن کو خبر ہو تو وہ طہر کے ایام میں زرد خاکی رنگ کچھ شمار نہیں کریں گی  
(کما تقدم)

889۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ  
قَالَ.....

حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كُنَّا  
نَكُونُ فِي حَجْرِهَا فَكَانَتْ إِحْدَانَا  
تَحِيضُ ثُمَّ تَطَهَّرُ فَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي ثُمَّ  
تَنَكُّسُهَا الصُّفْرَةَ الْبَسِيرَةَ فَتَأْمُرُنَا أَنْ  
نَعْتَزِلَ الصَّلَاةَ حَتَّى لَا نَرَى إِلَّا  
الْبَيَاضَ خَالِصًا. ❷

فاطمہ بیان کرتی ہیں کہ اسماء نے کہا اور ہم سب اس کی  
پرورش میں تھیں۔ اور ہم میں سے بعض کو حیض ہوتا تھا۔ پھر  
وہ پاک ہوتی اور غسل کر کے نماز ادا کرتی۔ پھر کچھ زردی  
لوٹ آتی تھی، تو وہ ہمیں حکم کرتی تھیں کہ وہ نماز سے علیحدہ  
رہیں، حتیٰ کہ ہم خالص سفیدی دیکھ لیں۔“

890۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْكُدْرَةُ  
وَالصُّفْرَةُ وَالْدَّمُ فِي أَيَّامِ الْحَيْضِ بِمَنْزِلَةِ  
الْحَيْضِ. ❸

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا کہ ٹیالہ اور زرد رنگ کا  
خون حیض کے دنوں میں حیض ہی کے مرتبہ پر ہے۔

891۔ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ  
مُوسَى.....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ  
عطاء بن ابورباح کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”جب

❶ ضعیف أخرجه البيهقي في الحيض 1/336، باب الصفرة والكدر في أيام الحيض

❷ صحيح مصنف ابن أبي شيبة 1/94، باب في الطهر ماهو؟ وبما يعرف؟ والبيهقي في الحيض 1/336

❸ ضعیف ابن جریج عن سے روایت کرتا ہے، دیکھئے مصنف عبدالرزاق (1158) وابن ابی شیبہ 1/94

عورت کو خون نظر آئے تو وہ نماز سے رک جائے۔ حتیٰ کہ  
اسے پاکی چونے کی طرح (سفید) نظر آئے پھر غسل کر  
کے نماز ادا کرے۔“

892- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عمر احوال بیان کرتے ہیں کہ ”حسن زرد اور نیالہ رنگ  
(طہر) شمار نہیں کرتے تھے۔ اور نہ اس پانی کے سے رنگ کو  
جس میں گوشت دھویا گیا ہو۔“

893- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ.....

محمد کہتے ہیں کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”ہم زرد اور نیالے  
رنگ کو کچھ شمار نہیں کرتے تھے۔“

[94]..... بَابُ الْكُدْرَةِ إِذَا كَانَتْ بَعْدَ الْحَيْضِ

اس نیالے رنگ کے متعلق جو حیض کے بعد ظاہر ہو

894- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى.....

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں ”کہ حسن نے اس  
عورت کے متعلق کہا: ”جسے اپنے پاکی کے دنوں میں خون  
نظر آئے۔ انہوں نے کہا: ”میرا خیال ہے وہ غسل کرے  
اور نماز ادا کرے۔“

**فوائد:**..... یہ قول صحیح ہے جیسا کہ (893) حدیث سے واضح ہے۔

895. وَقَالَ ابْنُ سَيْرِينَ لَمْ يَكُونُوا

ابن سیرین نے کہا: ”لوگ نیالے اور زرد رنگ میں

① حسن البيهقي في الحيض، باب الصفرة والكدر في أيام الحيض 336/1 ومسالك في الطهارة باب طهر الحائض (99)

② صحيح آئنه اثر (894) دیکھئے۔

③ صحيح أخرجه البخاري، كتاب الحيض، باب الصفرة والكدر في غير أيام الحيض (326) وابدوؤد، كتاب الطهارة، باب المرأة ترى الكدر (307، 308)

④ صحيح أخرجه ابن أبي شيبة 94/1، باب في المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر۔

يُرُونَ بِالْكَذْرَةِ وَالصُّفْرَةَ بَأْسًا. ❶

کچھ حرج نہیں جانتے تھے۔“

896- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ.....

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
الْحَنْفِيَّةِ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ بَعْدَ  
الطُّهْرِ قَالَ تِلْكَ التَّرِيَّةُ تُغَسِّلُهُ  
وَتَوْضَأُ وَتُصَلِّي. ❷

عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ محمد بن حنفیہ نے اس عورت  
کے متعلق کہا جو پاکی کے بعد زردی دیکھے۔ انہوں نے  
کہا: ”وہ تری ہے۔ اسے دھوے اور وضو کرے اور نماز  
پڑھے۔“

897- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَحَجَّاجٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ.....

عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ  
لَيْسَ فِي التَّرِيَّةِ شَيْءٌ بَعْدَ الْغُسْلِ إِلَّا  
الطُّهُورُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ التَّرِيَّةُ الصُّفْرَةُ  
وَالْكَذْرَةُ. ❸

یونس اور حمید بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”غسل کے  
بعد تر چیز پاکی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔“ عبداللہ نے  
کہا: ”وہ تری زرد اور شمالہ رنگ ہے۔“

898- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَعَقَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَتْ  
الْمَرْأَةُ التَّرِيَّةَ بَعْدَ الْغُسْلِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ  
فَإِنَّهَا تَطْهَرُ وَتُصَلِّي. ❹

حارث بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب عورت  
غسل کے ایک یا دو دن بعد (زرد یا شمیلی) تری دیکھے وہ  
پاکیزگی حاصل کر لے اور نماز پڑھے۔“

899- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنْ قَيْسِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَيْسَ فِي  
التَّرِيَّةِ بَعْدَ الْغُسْلِ إِلَّا الطُّهُورُ. ❺

قیس بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”غسل کے بعد تری  
(زردی سی) پاکی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔“

900- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ قَتَادَةَ.....

❶ صحیح ابن ابی شیبہ 93/1-94، باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

❷ ضعیف ابن ابی شیبہ 93/1، باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

❸ صحیح دیکھے ابن ابی شیبہ 94/1

❹ حسن مصنف عبدالرزاق (1161) وابن ابی شیبہ 93/1 باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

❺ صحیح مصنف ابن ابی شیبہ 94/1، باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر نیز آئندہ (905، 907) اثر دیکھے۔



اُمّ ہذیل بیان کرتی ہیں کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے نبی ﷺ کی بیعت کی تھی، انہوں سے کہا: ”ہم غسل کے بعد مٹیا لے اور زرد رنگ کو کچھ نہیں شمار کرتی تھیں۔“

عَنْ أُمِّ الْهَذِيلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَكَانَتْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كُنَّا لَا نَعْتَدُ بِالْكُدْرَةِ وَالصُّفْرَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ شَيْئًا. ①

901- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ.....

یونس بیان کرتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب عورت غسل کے ایک یا دو دن کے بعد گاڑھا، تازہ خون دیکھے تو وہ نماز سے ایک روز رک جائے پھر اس کے بعد استحاضہ ہوگا۔“

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا رَأَتْ الْحَائِضُ دَمًا غَيْبًا بَعْدَ الْغُسْلِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَإِنَّهَا تُمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ يَوْمًا ثُمَّ هِيَ بَعْدَ ذَلِكَ مُسْتَحَاضَةٌ. ②

**فوائد:**..... حسن رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ ایک کی کمی ہمیشہ ممکن ہے۔ لہذا شک رفع کرنے کے لیے

اتنا رک جائے گا، اگر اس کے بعد بھی خون جاری رہے تو اسے استحاضہ شمار کیا جائے گا۔

902- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ.....

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عورت حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر طہر کے بعد اسے کچھ نظر آئے، جو اسے شک میں ڈالے تو یہ شیطان کا رحم میں چوکا لگانا ہے، جب صرف نکسیر یا خون کے قطرے، یا گوشت دھوئے ہوئے پانی کی طرح دیکھے، تو وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتی ہے۔ پھر نماز پڑھے، اور اگر تازہ خون ہو جس میں کوئی شک نہ ہو تو نماز چھوڑ دے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”جب عورت کی (حیض کی مدت) سات دن ہو، پھر وہ پاکی دیکھے اور وہ نکاح کرے پس وہ دس دنوں کے درمیان خون دیکھے، تو نکاح جائز اور

عَنْ عَلِيِّ قَالَ إِذَا تَطَهَّرَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْمَحِيضِ ثُمَّ رَأَتْ بَعْدَ الطُّهْرِ مَا يَرِيهَا فَإِنَّهَا هِيَ رُكُضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فِي الرَّحِمِ فَإِذَا رَأَتْ مِثْلَ الرَّعَافِ أَوْ قَطْرَةَ الدَّمِ أَوْ غَسَالَةَ اللَّحْمِ تَوَضَّأَتْ وَضُوءَهَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ تُصَلِّيُ فَإِنْ كَانَ دَمًا غَيْبًا الَّذِي لَا خَفَاءَ بِهِ فَلْيَنْدِعِ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ إِذَا كَانَ أَيَّامُ الْمَرْأَةِ سَبْعَةً فَرَأَتْ الطُّهْرَ بَيَاضًا فَتَزَوَّجَتْ ثُمَّ

① صحیح الحاکم 1/174، و ابوداؤد فی الطہارۃ، باب فی المرأة ترى الكدرة والصفرة بعد الطهر (307)

② صحیح دارمی منفرد ہیں۔

صحیح ہے۔ اگر وہ سات دن سے کم مدت میں پاکی دیکھے اور نکاح کرے پھر خون دیکھے تو وہ نکاح جائز نہیں، وہ حیض ہے۔“ عبد اللہ سے سوال کیا گیا: ”کیا آپ اس کے قائل ہیں۔“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

رَأَتِ الدَّمَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَشْرِ  
فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ صَحِيحٌ فَإِنْ رَأَتْ  
الطُّهْرَ دُونَ السَّبْعِ فَتَزَوَّجَتْ ثُمَّ رَأَتْ  
الدَّمَ فَلَا يَجُوزُ وَهُوَ حَيْضٌ وَسُئِلَ عَبْدُ  
اللَّهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ نَعَمْ. ①

**فوائد:** ..... یزید بن ہارون رضی اللہ عنہ کے قول سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک طہر کی کم از کم مدت دس دن ہے، اگر حیض کے خون کے بند ہونے کے دس دن بعد پھر خون آجاتا ہے تو یہ درمیانے دس دن طہر کے شمار ہوں گے اور اس میں کیا گیا نکاح وغیرہ جائز ہوگا، لیکن اگر خون کی بندش 7 دن سے زیادہ رہتی ہے تو یہ حیض کے ایام ہی شمار ہوں گے۔ ان میں کیا گیا نکاح وغیرہ ناجائز تصور ہوگا۔

903- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمَرْأَةِ يَكُونُ  
حَيْضُهَا سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ تَرَى كُنُوزَةً  
أَوْ صُفْرَةً أَوْ تَرَى الْقَطْرَةَ أَوْ الْقَطْرَتَيْنِ مِنَ  
الدَّمِ أَنَّ ذَلِكَ بَاطِلٌ وَلَا يَضُرُّهَا شَيْءٌ. ②

حارث بیان کرتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق کہا جس کو چھ یا سات دن حیض آتا ہے، پھر وہ ٹیالہ یا زرد رنگ دیکھے۔ یا خون کے ایک یا دو قطرے دیکھے، تو وہ باطل اس سے کچھ نقصان نہیں ہوگا۔“

**فوائد:** ..... یہ حدیث اگرچہ ضعیف، لیکن بات صحیح ہے، کیونکہ یہ زردی یا ٹیالہ خون ایام طہر کا ہے۔ لہذا ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مطابق اس کی کچھ اہمیت نہیں۔

904- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.....

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءَ عَنِ  
الْمَرْأَةِ تَغْتَسِلُ مِنَ الْحَيْضِ فَتَرَى  
الصُّفْرَةَ قَالَ تَوْضَأُ وَتَنْضَحُ. ③

عبد الکریم نے کہا: ”میں نے عطاء سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو حیض کا غسل کرتی ہے، پھر وہ زرد رنگ دیکھتی ہے؟ انہوں نے کہا: ”وضو کرے اور چھینٹے مارے۔“

①- حسن ابن ابی شیبہ 93/1، باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

②- ضعیف شریک نے ابواسحاق سے اخیر عمر میں سماع کیا

③- حسن ابن ابی شیبہ 94/1، باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

905- أَخْبَرَنَا يُعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ.....

عطاء نے استحاضہ والی عورت کے متعلق کہا: ”وہ اپنے حیض میں ایک یا دو دن نماز چھوڑ دے۔ پھر غسل کرے۔ جب ظہر کا وقت ہو تو وہ دیکھے اگر تری ہو تو وضو کر کے نماز پڑھے۔ اور اگر خون ہو تو ظہر میں تاخیر کرے اور عصر میں جلدی کر کے ان دونوں نمازوں کو ایک ہی غسل سے پڑھے۔ پھر جب سورج غروب ہو تو دیکھے، اگر تری ہو تو وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر خون ہو تو مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی کر کے دونوں نمازوں کو ایک ہی غسل سے ادا کرے۔ پھر جب فجر طلوع ہو تو دیکھے اگر تری ہو تو وضو کر کے نماز ادا کرے اور اگر خون ہو تو غسل کر کے فجر کی نماز پڑھے۔ وہ روزانہ تین بار ایسا کرے۔“ ابو محمد نے کہا: ”میرے نزدیک اقراء سے مراد نزدیک حیض ہے۔“

عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ تَدْعُ الصَّلَاةَ فِي قُرْوِنَهَا ذَلِكَ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ تَغْتَسِلُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْأُولَى نَظَرَتْ فَإِنْ كَانَتْ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ دَمًا أَخْرَبَ الظُّهْرَ وَعَجَلَتْ الْعَصْرَ ثُمَّ صَلَّتَهُمَا بِغُسْلٍ وَاحِدٍ فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ نَظَرَتْ فَإِنْ كَانَتْ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ دَمًا أَخْرَبَ الْمَغْرِبَ وَعَجَلَتْ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّتَهُمَا بِغُسْلٍ وَاحِدٍ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَظَرَتْ فَإِنْ كَانَتْ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ دَمًا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْغَدَاةَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْأَقْرَاءُ عِنْدِي الْحَيْضُ. ①

**فوائد:** ..... یہ مستحاضہ کے متعلق وارد ہونے والے غسل اور وضو کے حکم میں ایک بہترین تطبیق ہے۔ بہر حال یہ ضروری نہیں۔ دونوں حالتوں میں غسل بھی درست ہے اور وضو بھی، تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

906- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اعتکاف کیا۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ کی کسی بیوی نے بھی اعتکاف کیا اور وہ مستحاضہ تھیں۔ وہ خون دیکھتیں تو بعض اوقات اپنے نیچے طشت رکھ لیتیں۔“ عکرمہ نے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا نے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَكَفَ وَاعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ قُرْبًا مَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَرَزَعَمَ

① صحیح مصنف عبدالرزاق (1161)

أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ: كَسَمَ كَإِنِّي دَيْكِيَا تَوَانِيهِ نِي فَرَمَايَا: ”گویا کہ یہ وہی چیز کَانَ هَذَا شَيْءٌ كَانَتْ قَلَانَةُ تَجِدُهُ. ❶ ہے جو فلاں عورت بھی پاتی ہے۔“

**فوائد:** ..... اس سے ثابت ہوا، مستحاضہ طاہرہ کے حکم میں ہی ہے، وہ مسجد بھی جاسکتی ہے۔ اعتکاف بھی بیٹھ سکتی ہے۔ اور قرآن کریم کو بھی چھو سکتی ہے۔

907۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ.....

عَنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطْهَرُ مِنَ الْمَحِيضِ ثُمَّ تَرَى الصُّفْرَةَ؟ قَالَ: تَوَضَّأُ. ❷

حجاج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو حیض سے پاک ہوتی ہے، پھر زرد رنگ دیکھتی ہے۔ انہوں نے کہا: ”وہ وضو کرے۔“

908. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: قَرَأْتُ عَلَى زَيْدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ مَالِكِ بْنِ هُوَ: ابْنِ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ كَانَتْ حَيْضُهَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ فَزَادَتْ حَيْضُهَا قَالَ: تَسْتَطْهَرُ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. ❸

ابو محمد کہتے ہیں میں نے زید بن یحییٰ پر پڑھا، وہ مالک بن انس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے ان سے (امام مالک سے) اس عورت کے متعلق پوچھا جو سات روز حالت حیض ہوتا تھا، پھر اس کا حیض بڑھ گیا؟ انہوں نے کہا: ”وہ (زیادہ سے زیادہ) مزید تین دن کے بعد پاک ہو جائے گی۔“

[95]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْهَرُ عِنْدَ الصَّلَاةِ أَوْ تَحِيضُ

اس عورت کے متعلق جو نماز کے وقت پاک ہوتی ہے یا حیض میں مبتلا ہوتی ہے

909۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَوَّامٍ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا طَهَّرَتْ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ فَلَمْ تَغْتَسِلْ وَهِيَ قَادِرَةٌ عَلَى أَنْ تَغْتَسِلَ فَضَتْ تِلْكَ الصَّلَاةِ. ❹

ہشام حسن رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب عورت کسی نماز کے وقت پاک ہو جائے، پھر وہ غسل کی قدرت رکھنے کے باوجود غسل نہ کرے، تو اس نماز کی قضا ادا کرے۔“

❶ صحیح احمد 131/6، والبخاری، کتاب الحيض، باب الاعتكاف للمستحاضة (309، 310، 311)

❷ ضعيف حجاج بن أرتاة ضعيف ہے دیکھئے اثر نمبر (899، 905)

❸ صحیح دیکھئے التمهيد 76/16

❹ صحیح ابن ابی شیبہ 337/2، باب فی الحائض تطهر آخر النهار

**فوائد:** ..... لہذا جو عورت حیض سے پاک ہو جائے لیکن اس نے کسی وجہ سے غسل نہ کیا ہو تو وہ اس وقت رہ جانے والی نماز کو قضاء کے طور پر لازمی ادا کرے گی۔

910۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ.....

عَنْ عُمَرُو عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ حَاضَتْ فَلَا تَقْضِي إِذَا طَهَّرَتْ. ①

عمر و کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب عورت دو رکعت نماز پڑھ لے۔ پھر وہ حیض میں مبتلا ہو جائے تو جب پاک ہو تو اس نماز کی قضا ادا نہ کرے۔“

911. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا الْمُعَمَّرِيُّ أَبُو سُفْيَانَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَنَادَةَ..... الخ ②

محمد بن عیسیٰ، ابوسفیان محمد بن حمید معمری عن معمر عن قتادہ کے طریق سے روایت کرتے ہیں..... الخ

912۔ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ.....

حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تَطْهَرُ عِنْدَ الظُّهْرِ فَتُوَجَّرُ غُسْلَهَا حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ قَالَا: تَقْضِي الظُّهْرَ. ③

اسی طرح حجاج سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امام عطاء نے اس عورت کے متعلق کہا: ”جو ظہر کے وقت پاک ہو جائے اور غسل میں دیر کرے حتیٰ کہ عصر کا وقت ہو جائے تو وہ نماز ظہر کی قضا دے گی۔“

913. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنبَأَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ. ④

”ہشیم بیان کرتے ہیں کہ یونس نے حسن سے اسی طرح روایت کیا ہے۔“

914. وَمُعِيرَةُ عَنْ عَامِرٍ..... الخ ⑤

”اور معیرہ، عامر کے طریق سے روایت کرتے ہیں۔ الخ“

915. وَعَبِيدَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تَقْرُطُ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يُدْرِكَهَا الْحَيْضُ قَالُوا تُعِيدُ تِلْكَ الصَّلَاةَ. ⑥

عبیدہ، ابراہیم سے اس عورت کے متعلق نقل کرتے ہیں جو نماز پڑھنے میں غفلت کرے حتیٰ کہ اسے حیض آجائے۔ تو ان سب نے کہا: ”وہ اس نماز کو (پاکیزگی اختیار کرنے پر) لوٹائے گی۔“

① صحیح: ابن ابی شیبہ 339/2 ② صحیح: مصنف عبدالرزاق (1288) ③ صحیح مصنف عبدالرزاق (1288)

④ صحیح: ابن ابی شیبہ 337/2، باب فی الحائض تطہر آخر النہار، مصنف عبدالرزاق (1286)

⑤ صحیح: دیکھئے مصنف عبدالرزاق (1289)، وابن ابی شیبہ 339/2

⑥ صحیح: ابن ابی شیبہ 339/2

**فوائد:** ..... یہی بات قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کہ ایسی عورت طہارۃ کے بعد اس نماز کو دہرائے گی۔

916- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ.....

أَبِي سُلَيْمَانَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِي  
أَمْرَةِ حَضْرَتِ الصَّلَاةِ فَفَرَطْتُ حَتَّى  
حَاصَتْ قَالَا: تَقْضِي تِلْكَ الصَّلَاةَ  
إِذَا اغْتَسَلْتُ. ❶

ابوسلیمان اور یونس کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ سے اس عورت  
کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ جس پر نماز کا وقت ہو گیا  
پھر اس نے غفلت اختیار کی حتیٰ کہ حیض آ گیا۔ ”جب وہ  
غسل کرے تو اس نماز کی قضا کرے۔“

917- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ وَقَنَادَةَ قَالَا:  
إِذَا ضَيَّعَتِ الْمَرْأَةُ الصَّلَاةَ حَتَّى  
تَحِيضُ فَعَلَيْهَا الْقِضَاءُ إِذَا طَهَّرَتْ. ❷

ہشام حسن رضی اللہ عنہ اور قنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ  
دونوں نے فرمایا: ”جب عورت نماز کو ضائع کر دے۔ حتیٰ  
کہ اسے حیض آجائے تو جب وہ پاک ہو اس پر قضا ہوگی۔“

918- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا  
فَرَطْتُ ثُمَّ حَاصَتْ قُضَتْ. ❸

مغیرہ امام شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:  
”جب عورت غفلت کرے۔ پھر حائضہ ہو جائے تو اس  
نماز کی قضا دے۔“

919- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا عَنْ يَعْقُوبَ.....

عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
قَالَ: إِذَا حَاصَتْ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ  
الصَّلَاةِ فَلَيْسَ عَلَيْهَا الْقِضَاءُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ  
يَعْقُوبُ هُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ قَاضِي مَرُورٍ  
وَأَبُو يُوسُفَ شَيْخٌ مَكِّيٌّ. ❹

ابو یوسف سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ  
انہوں نے کہا: ”جب عورت کو نماز کے وقت حیض آئے تو  
اس پر قضا نہیں ہوگی۔“ ابو محمد نے کہا: ”یعقوب، قعقاع  
کے بیٹے اور ”مرو“ کے قاضی ہیں اور ابو یوسف مکہ کے شیخ  
ہیں۔“

920- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.....

❶ صحیح: سابقہ (913) نیز آئندہ اثر ملاحظہ کریں۔

❷ صحیح: (913، 916) کے تحت گزر چکا ہے۔

❸ صحیح: دیکھئے سابقہ اثر (914)

❹ صحیح: داری بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

عَنْ حَجَّاجٍ وَقَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا طَهَّرْتَ قَبْلَ الْمَغْرَبِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَإِذَا طَهَّرْتَ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّتِ الْمَغْرَبَ وَالْعِشَاءَ. ❶

حجاج اور قیس عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب عورت مغرب سے پہلے پاک ہو تو ظہر و عصر کی نماز بھی ادا کرے اور جب فجر سے پہلے پاک ہو تو مغرب اور عشاء کی نماز بھی ادا کرے۔“

**فوائد:** ..... مغرب سے پہلے پاک ہونے والی نے چونکہ صرف عصر کو ہی پاکی کی حالت میں پایا ہے جو کہ وجوب صلاۃ کا سبب ہے لہذا صرف عصر کی اس پر فرض ہوگی ظہر کی ادائیگی ضروری نہیں جیسا کہ آگے انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے۔ (واللہ اعلم)

921- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ.....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ. ❷

علی بن زید سعید بن مسیب سے اس طرح روایت کرتے ہیں۔

922- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ.....

عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ. ❸

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح کہا۔

923- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ.....

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْحَائِضِ تُصَلِّي الصَّلَاةَ الَّتِي طَهَّرْتَ فِيهَا. ❹

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے حائضہ عورت کے متعلق کہا: ”وہ جس وقت پاک ہو اسی وقت کی نماز پڑھے گی۔“

924- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ.....

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ قَالُوا: إِذَا طَهَّرْتَ الْحَائِضُ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّتِ الْمَغْرَبَ وَالْعِشَاءَ وَإِذَا طَهَّرْتَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

ابن ابونجیح عطاء، طاؤس اور مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب حائضہ عورت فجر سے پہلے پاک ہو تو مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرے گی اور اگر سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہو تو ظہر اور عصر کی

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 336/2، 337، باب فی الحائض تطہر آخر النہار۔

❷ اسنادہ ضعیف، لیکن حدیث ما قبل کی بناء پر قوت حاصل کر لیتی ہے۔

❸ صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ 337/2، باب فی الحائض تطہر آخر النہار

❹ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1286)

نماز ادا کرے گی۔

صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ. ①

925۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ.....

جب وہ دن کے آخر میں پاک ہو تو ظہر اور عصر کی نماز پڑھے اور جب وہ رات کے آخر میں پاک ہو تو مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرے۔“

عَنِ الْحَكَمِ فِي الْحَائِضِ إِذَا رَأَتْ  
الظُّهْرَ آخِرَ النَّهَارِ صَلَّتِ الظُّهْرَ  
وَالْعَصْرَ وَإِذَا طَهَّرَتْ آخِرَ اللَّيْلِ  
صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ. ②

محمد بن یوسف، سفیان، لیث اور طاؤس نے بھی ایسے ہی کہا۔

926۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ

سُفْيَانَ عَنْ نُيْتِ عَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ. ③

927۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ.....

شعبہ کہتے ہیں کہ مغیرہ نے کہا ابراہیم کہتے تھے: ”جب عورت عصر کی نماز کے وقت پاک ہو تو ظہر و عصر کی نماز پڑھے۔“

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَغِيرَةَ قَالَ كَانَ  
إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ: إِذَا طَهَّرَتْ عِنْدَ الْعَصْرِ  
صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ. ④

928۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ قَالَ.....

شعبہ کہتے ہیں میں نے حماد سے پوچھا انہوں نے کہا: ”جب عورت نماز کے وقت پاک ہو تو وہ نماز پڑھے۔“

قَالَ شُعْبَةُ: سَأَلْتُ حَمَادًا قَالَ: إِذَا  
طَهَّرَتْ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ صَلَّتْ. ⑤

929۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ يُونُسَ وَحَمِيدٍ.....

حسن بن علیؓ کہتے ہیں کہ انس نے کہا: ”جب عورت نماز کے وقت پاک ہو تو وہی نماز ادا کرے اس کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھے گی۔“

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ إِذَا طَهَّرَتْ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ صَلَّتْ  
تِلْكَ الصَّلَاةَ وَلَا تُصَلِّيْ غَيْرَهَا. ⑥

① صحیح: ابن ابی شیبہ 337/2

② صحیح: مصنف عبدالرزاق (1282) وابن ابی شیبہ 337/2

③ ضعیف: ابن ابی شیبہ 337/2، باب الحائض تطهر آخر النهار اسی طرح دیکھئے مصنف عبدالرزاق (1282)

④ صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ 337/2

⑤ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

⑥ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔



930۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ قَرَأْتُ عَلَى.....

زید بن یحییٰ عن مالک قال: سألتُه  
عَنِ الْمَرْأَةِ تَطَهَّرُ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ تُصَلِّي  
الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ طَهَّرَهَا  
قَرِيبًا مِنْ مَغِيبِ الشَّمْسِ قَالَ: تُصَلِّي  
الْعَصْرَ وَلَا تُصَلِّي الظُّهْرَ وَلَوْ أَنَّهَا لَمْ  
تَطَهَّرْ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ لَمْ يَكُنْ  
عَلَيْهَا شَيْءٌ. سَأَلَ عَبْدُ اللَّهِ تَأْخُذُ بِهِ؟  
قَالَ: لَا. ❶

زید بن یحییٰ عن مالک قال: سألتُه  
عَنِ الْمَرْأَةِ تَطَهَّرُ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ تُصَلِّي  
الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ طَهَّرَهَا  
قَرِيبًا مِنْ مَغِيبِ الشَّمْسِ قَالَ: تُصَلِّي  
الْعَصْرَ وَلَا تُصَلِّي الظُّهْرَ وَلَوْ أَنَّهَا لَمْ  
تَطَهَّرْ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ لَمْ يَكُنْ  
عَلَيْهَا شَيْءٌ. سَأَلَ عَبْدُ اللَّهِ تَأْخُذُ بِهِ؟  
قَالَ: لَا. ❶

**فوائد:** ..... یعنی اگر عورت ظہر کے آخری اور عصر کے اول میں پاک ہوئی ہے تو یہ چونکہ جمع صورتی کا وقت جس میں دونوں نمازیں اکٹھی کر کے بھی پڑھی جاسکتی ہیں لہذا یہ عورت دونوں نمازیں ہی غسل کر کے ادا کرے گی۔ لیکن اگر عصر کا اول وقت گزر چکا ہے تو اب صرف عصر ہی ادا کرے گی یہ بات درست معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

[96]..... بَابُ إِذَا اخْتَلَطَتْ عَلَى الْمَرْأَةِ أَيَّامُ حَيْضِهَا فِي أَيَّامِ اسْتِحَاظَتِهَا

جب عورت کے حیض اور استحاضہ کے دن متشابہ ہو جائیں

931۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ الْمُحَارَبِيِّ.....  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:  
كَتَبْتُ إِلَيْهِ امْرَأَةً إِنِّي قَدْ اسْتَحْضْتُ  
مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَبَلَّغْنِي أَنَّ عَلِيًّا قَالَ  
تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:  
مَا نَجِدُ لَهَا غَيْرَ مَا قَالَ عَلِيُّ. ❶

سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ  
انہیں ایک عورت نے لکھ کر بھیجا کہ ”میں اتنے عرصہ سے استحاضہ  
میں مبتلا ہوں مجھے یہ خبر ملی کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: ”استحاضہ  
والی عورت ہر نماز کے وقت غسل کرے۔“ ابن عباس نے  
کہا: ”ہم علی رضی اللہ عنہ کے قول کے علاوہ اور کچھ نہیں پاتے۔“

**فوائد:** ..... استحاضہ کے بیان میں یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ مستحاضہ کے لیے غسل مستحب جبکہ وضو

❶ صحیح: داری بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1178) شرح معانی الآثار للطحاوی 101/1

ضروری ہے۔ لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما اور علی رضی اللہ عنہ کو وضو کی خبر نہ ہونا یہ اس بات کی خبر دیتی ہے عہد صحابہ اور ان کے قریبی زمانے میں حدیثیں مکمل طور پر جمع نہ تھیں کسی کو کوئی حدیث معلوم ہوتی اور کسی کو نہ، اس لیے بعض کسی مسئلے سے متعلق حدیث سے واقف ہوتے اور بعض اجتہاد دورائے سے کام لیتے لیکن بعد والوں کے لیے جب کہ احادیث جمع ہو چکی ہیں کسی طور پر بھی یہ جائز نہیں کہ وہ مخالف دلیل مل جانے کے باوجود کسی کے قول و فعل کو حجت بنائے اور اس پر ڈٹا رہے یہ سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں۔

932- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ.....

حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَوْ عِكْرِمَةُ قَالَ: ابوسلمہ رضی اللہ عنہ یا عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”زنب رضی اللہ عنہ كَانَتْ زَيْنَبُ تَعْتَكِفُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَبِي ﷺ کے ساتھ اعتکاف بیٹھیں اور انہیں استحاضہ کا وَهِيَ تُرِيْقُ الدَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ عَارِضِهِ لَاحِقٍ تَهَا أَتَى النَّبِي ﷺ نے اسے ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا۔“

**فوائد:**..... یہ حکم استحباب پر مبنی ہے اس امر کو وجوب سے پھیرنے والا قرینہ صارفہ وضو کے حکم والی

حدیث ہے جو کہ (803) کے فوائد میں گزر چکی ہے۔

933- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ عَن يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ مَسْعُودٌ كَانَا يَقُولَانِ: الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ①

934- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ.....

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ: تَغْتَسِلُ بَيْنَ كُلِّ صَلَاةَيْنِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا. قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ وَمَكْحُولٌ يَقُولَانِ: تَغْتَسِلُ

اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابورباح کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ”استحاضہ والی عورت ہر دو نمازوں کے لئے غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے۔“ اوزاعی نے کہا: ”زہری اور مکحول بھی کہتے تھے کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے۔“

① صحیح: مصنف عبدالرزاق (117) والبیہقی فی الحيض، باب غسل المستحاضة 351/1

② منقطع، ضعیف: ابن ابی شیبہ 127/1، باب المستحاضة كيف تصنع؟

## عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ❶

935- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ

أَبِي كَثِيرٍ .....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ وَهَبُ: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ام حبیبہ اور وہب نے کہا کہ ام حبیبہ بنت جحش ہنسی کا خون جاری تھا تو اس کے متعلق انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے حکم دیا: ”وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔“

## صَلَاةٍ وَتُصَلِّيَ ❷

936- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ .....

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَقُولُ: كَتَبَتْ امْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ إِنِّي اسْتَحَاضْتُ فَلَا أَطْهَرُ وَإِنِّي أَذْكَرُ كَمَا اللَّهُ إِلَّا أَفْتَيْتُمَانِي: وَإِنِّي سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا كَانَ عَلِيُّ يَقُولُ: تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فِقْرَأْتُ وَكَتَبْتُ الْجَوَابَ بِيَدِي مَا أَحَدٌ لَهَا إِلَّا مَا قَالَ عَلِيُّ فَقِيلَ إِنَّ الْكُوفَةَ أَرْضٌ بَارِدَةٌ فَقَالَ: لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَابْتَلَاهَا بِأَشَدِّ مِنْ ذَلِكَ. ❸

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ”ایک عورت نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن جبیر رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا کہ میں استحاضہ والی عورت ہوں اور پاک نہیں ہوتی۔ اور میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتی ہوں کہ تم مجھے فتویٰ دو، میں نے لوگوں سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ”علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ہر نماز کے لئے غسل کرے۔“ (سعید بن جبیر کہتے ہیں) میں نے پڑھا اور اپنے ہاتھ سے جواب لکھا کہ: ”میں اس کے لئے علی رضی اللہ عنہ کے قول کے علاوہ اور کچھ نہیں پاتا۔“ تو کہا گیا کہ: ”کوفہ کا علاقہ بہت ٹھنڈا ہے۔“ انہوں نے کہا: ”اگر اللہ چاہتا تو اسے اس سے بھی سخت مصیبت میں مبتلا کر دیتا۔“

937- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ قَيْسٍ .....

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ

❶ صحیح: (831، 833، 920) کے تحت اثر گزر چکا ہے۔

❷ صحیح: ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب من روى أن المستحاضة...، 293، والبيهقي كتاب الحيض، باب غسل

المستحاضة 351/1

❸ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1179) وشرح معانی الآثار للطحاوی 100/1

کا علاقہ بہت ٹھنڈا ہے (تو پانچ وقت غسل کرنا مشکل ہے)۔ انہوں نے کہا: ”وہ ظہر میں تاخیر کرے اور عصر میں جلدی کرے اور ایک غسل کرے، پھر مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی کر کے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے الگ غسل کرے۔“

أَرْضَهَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ فَقَالَ: تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ  
وَتُعَجِّلُ العَصْرَ وَتَغْتَسِلُ غُسْلًا  
وَتُؤَخِّرُ المَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ العِشَاءَ  
وَتَغْتَسِلُ غُسْلًا وَتَغْتَسِلُ لِفَجْرِ  
غُسْلًا. ❶

938- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ.....

عروہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ”زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جحش کی بیٹی جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تھی اسے استحاضہ تھا وہ لگن سے نکلتی تھی تو خون اس پر غالب ہوتا تھا پھر بھی وہ نماز پڑھتی تھی۔“

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ  
سَلَمَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تَحْتُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَتْ  
تُسْتَحَاضُ فَكَانَتْ تَخْرُجُ مِنْ مَرْكَبِهَا  
وَأِنَّهُ لَعَالِيهِ الدَّمُ فَتُصَلِّي. ❷

939- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّمَشْقِيُّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ.....

اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے زہری اور یحییٰ بن ابوکثیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”عورت ہر نماز کے لئے الگ ایک غسل کرے۔“ اوزاعی کہتے ہیں: ”مجھے مکحول سے بھی اسی طرح خبر پہنچی۔“

حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ  
وَيَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولَانِ: تُفْرِدُ  
لِكُلِّ صَلَاةٍ اغْتِسَالًا: قَالَ الأَوْزَاعِيُّ:  
وَيُلَفِّغِي عَنْ مَكْحُولٍ مِثْلَ ذَلِكَ. ❸

940- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبِ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ.....

عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے: ”استحاضہ والی عورت ہر دو نمازوں کے لئے ایک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لئے الگ غسل کرے۔“

أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ  
يَقُولُ: لِكُلِّ صَلَاتَيْنِ اغْتِسَالًا وَتُفْرِدُ  
لِصَلَاةِ الصُّبْحِ اغْتِسَالًا. ❹

941- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ.....

❶ صحیح: شرح معانی الآثار 101/1-102

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ، 138/1، باب المستحاضہ کیف تصنع، والاستاذ کار لاین عبدالبر 228/3

❸ صحیح: دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❹ صحیح: (831، 922) کے تحت گزر چکی ہے۔

حماد کوئی کہتے ہیں کہ ایک عورت نے ابراہیم سے سوال کیا کہ: میں استحاضہ والی عورت ہوں تو انہوں نے کہا: ”پانی سے چھینے مار کیونکہ اس سے تیرا خون رک جائے گا۔“

عَنْ حَمَادِ الْكُوفِيِّ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ  
إِبْرَاهِيمَ فَقَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَقَالَ  
عَلَيْكَ بِالْمَاءِ فَإِنْ نَضَّحِيهِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ  
الدَّمَ عَنكَ. ❶

**فوائد:** ..... وقتی طور پر یہ طریقہ اختیار کیا جائے تاکہ نماز اچھے طریقے سے ادا ہو سکے۔

942- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ.....

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے اس طلاق شدہ عورت کے متعلق کہا جس کو (حیض بند ہونے کی وجہ سے) شک ہو جائے کہ ”وہ ایک سال انتظار کرے۔ اگر حیض آ جائے تو ٹھیک ورنہ سال گزرنے کے بعد تین ماہ انتظار کرے۔ اگر حیض آ جائے ٹھیک ورنہ اس کی عدت پوری ہوگی۔“

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُطَلَّغَةِ  
الَّتِي ارْتَبَتْ بِهَا تَرْبُصُ سَنَةً فَإِنْ  
حَاضَتْ وَإِلَّا تَرْبُصَتْ بَعْدَ انْقِضَاءِ  
السَّنَةِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ حَاضَتْ وَإِلَّا  
فَقَدْ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا. ❷

**فوائد:** ..... یہ اس عورت کے لیے جسے حیض آتا تھا طلاق کے ایام میں بندش ہوگی اب چونکہ حمل

کاشک ہے لہذا شک رفع کرنے کے لیے اسے سال تک انتظار کرنا پڑے گا۔

عبداللہ بن مسلمہ کہتے ہیں کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ استحاضہ والی عورت کو طلاق دی جائے تو اس کی عدت کیا ہے؟ انہوں نے ابن شہاب سے نقل کیا کہ سعید بن مسیب نے کہا: ”اس کی عدت ایک برس ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یہی قول امام مالک کا ہے۔“

943. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ  
سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ  
إِذَا طَلِقَتْ فَحَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ  
قَالَ: عِدَّتُهَا سَنَةٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: هُوَ  
قَوْلُ مَالِكٍ. ❸

**فوائد:** ..... یہ اس صورت میں جب مستحاضہ کو حیض نہ آ رہا ہو کیونکہ حیض کی صورت میں حیض کا ہی

شمار ہوگا۔

❶ صحیح: حجاج، ابن منہال جبکہ حماد ابن سلمہ مراد ہے۔

❷ حسن: دیکھئے مصنف عبدالرزاق (11098)

❸ صحیح: مالک فی الطلاق، باب جامع عدة الطلاق (71) وابن ابی شیبہ 158/5، باب ما قالوا فی الرجل يطلق امرأته

944- أَخْبَرَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عمر و بن دینار کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ بن زید سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جسے جوانی طلاق دی گئی ہو اور بڑھاپے کے بغیر ہی اس کا حیض بند ہو گیا ہو۔ انہوں نے کہا: ”حیض کے بغیر ہی حیض شمار کرے۔“ اور طاؤس نے کہا: ”یعنی کہ تین ماہ۔“

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَأَلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطَلَّقَ وَهِيَ شَابَةٌ فَتَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا مِنْ غَيْرِ كِبَرٍ قَالَ: مِنْ غَيْرِ حَيْضٍ تَحْيِضُ وَقَالَ طَاوُسٌ: ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ. ①

**فوائد:**..... اس کا حکم بھی (الطلاق: 4) میں ”یا کسأت“ والا ہوگا۔

945- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى.....

معمّر کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: ”جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اسے ایک یا دو حیض آئے پھر حیض بند ہو گیا۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے ہے تو تین ماہ عدت پوری کرے اور اگر جوان ہے اور اسے شک ہو گیا ہے تو وہ شک کے بعد ایک سال عدت پوری کرے۔“

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا إِنْ كَانَ ذَلِكَ مِنْ كِبَرٍ اعْتَدَتْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَإِنْ كَانَتْ شَابَةً وَارْتَابَتْ اعْتَدَتْ سَنَةً بَعْدَ الرَّبِيبَةِ. ②

946- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خِيَاطٍ حَدَّثَنَا عُنْدَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

قنادہ رضی اللہ عنہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”استحاضہ والی عورت اور وہ عورت جس کا حیض قائم نہ رہے اور ایک ماہ میں ایک دفعہ کبھی دو دفعہ حیض آتا ہے تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔“

عَنْ قَنَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: الْمُسْتَحَاضَةُ وَالَّتِي لَا يَسْتَقِيمُ لَهَا حَيْضٌ فَتَحْيِضُ فِي شَهْرٍ مَرَّةً وَفِي الشَّهْرِ مَرَّتَيْنِ عَدَّتْهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ. ③

947- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خِيَاطٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ.....

ہشام حماد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَمَادٍ قَالَ: تَعْتَدُ

① صحیح: مصنف عبدالرزاق (11122)

② صحیح: عبدالرزاق (11097) والطبری 141-140/28

③ صحیح: عبدالرزاق (11123) والطبری فی التفسیر 141/28 وابن ابی شیبہ 159-158/5

بِالْأَقْرَاءِ. ❶ ”استحاضہ والی عورت حیض کے شمار سے عدت گزارے۔“

948- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ابن شہاب سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”استحاضہ والی عورت کی عدت ایک سال ہے۔“

فوائد: ..... دیکھیے سابقہ فوائد نمبر 943۔

949- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَيْسَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ.....

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ يونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”استحاضہ والی عورت حیض کے شمار سے عدت گزارے۔“

950- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى.....

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بِالْأَقْرَاءِ عَنْ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَهْلُ الْحِجَازِ يَقُولُونَ الْقُرُوءِ۔“ سے مراد پاکی ہے اور اہل عراق نے کہا: اس سے مراد حیض ہے۔“ عبد اللہ کہتے ہیں: ”میں بھی کہتا ہوں اس سے مراد حیض ہی ہے۔“

فوائد: ..... ”قروء“ کے لفظ میں فقہاء نے اختلاف کیا ہے کہ اس کا معنی طہر ہے یا حیض۔ احناف

قروء سے حیض، جبکہ شافعی و مالکی طہر مراد لیتے ہیں۔ جب کہ اس کا راجح معنی حیض ہی ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا ”أَنْ تَعْتَدِي بِثَلَاثِ حِيضٍ“ کہ تو تین حیض عدت گزارے اور امام ابن قیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”قروء“ کا لفظ شارع کے کلام میں حیض کے معنی میں ہی استعمال ہوا ہے۔ اگرچہ یہ لفظ لغت میں دونوں معنوں کے لیے مشترک استعمال ہوتا ہے۔

951- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ.....

❶ صحیح: دیکھے ابن ابی شیبہ 5/1158 اس میں اس کا شاہد ہے۔

❷ صحیح: دیکھے سابقہ (943)

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 5/158

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 5/138





میں نے کہا: ”اگر اس نے طلاق دی اور اسے ہر سال ایک بار حیض آتا ہے تو وہ کتنی عدت گزارے؟ انہوں نے کہا: ”اگر اسے اس طرح حیض آتے ہیں اسے معلوم ہیں تو ہماری رائے ہے کہ وہ انہی کے حساب سے عدت گزارے۔“

955. قُلْتُ: وَكَيْفَ إِنْ كَانَ طَلَّقَ وَهِيَ تَحِيضٌ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً كَمْ تَعْتَدُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَتْ تَحِيضٌ أَقْرَأُهَا مَعْلُومَةٌ هِيَ أَقْرَأُهَا فَإِنَّا نَرَى أَنْ تَعْتَدَ أَقْرَائِهَا. ①

**فوائد:** ..... یہ بات قرین صواب معلوم نہیں ہوتی ہے کیونکہ عدت کا مقصد استبراء رحم ہے لہذا وہ سال گزرنے سے معلوم ہو جاتا ہے لہذا اس طرح کے مسئلے سے دوچار عورت ایک سال ہی عدت گزارے۔ (واللہ اعلم)

956. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارِكِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ.....

اوزاعی کہتے ہیں میں نے زہری سے اس آدمی کے متعلق - پوچھا جو ایسی لوٹڈی خریدتا ہے جو حیض کو نہیں پہنچی اور نہ ہی اس طرح کی عمر والیوں کو حمل ہوتا ہے تو کتنا عرصہ اس سے دور رہے؟ انہوں نے کہا: ”تین ماہ۔“ اور یحییٰ بن کثیر نے کہا: ”پینتالیس دن۔“

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْجَارِيَةَ لَمْ تَبْلُغِ الْمَحِيضَ وَلَا تَحْمِلُ مِثْلَهَا بِكُمْ يَسْتَبْرِئُهَا؟ قَالَ: بِثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ. ②  
957. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ:  
بِخَمْسَةِ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا. ③

**فوائد:** ..... یہ انہوں نے تین طہر و حیض کم از کم مدت مراد لی ہے کہ اتنے دنوں میں عورت عدت سے فارغ ہو سکتی ہے لہذا وہ کم از کم مدت ہی گزارے۔

958. أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ حَمَّادٍ.....

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما استخاضہ والی عورت کے متعلق کہتے تھے: ”وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔“

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي. ④

① صحیح: سابقہ سند ہی ہے۔

② صحیح: (1217) میں دوبارہ آئے گی۔

③ صحیح: (1218) میں دوبارہ آئے گی۔

④ صحیح: ابن ابی شیبہ 127/1، باب المستحاضة كيف تصنع؟

اور حماد نے کہا: ”اگر استحاضہ والی عورت بھول کر چند ماہ نماز چھوڑ دے تو وہ ان کی قضا ادا کرے۔“ ان سے کہا گیا کہ وہ ان کی قضا کیسے کرے؟ انہوں نے کہا: ”اگر وہ طاقت رکھے تو ایک ہی دن میں ان کو پورا کرے؟“ عبداللہ سے کہا گیا: ”کیا آپ بھی اس کے قائل ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”اللہ کی قسم! جی ہاں۔“

960. وَقَالَ حَمَادٌ: لَوْ أَنَّ مُسْتَحَاضَةً جَهِلَتْ فَتَرَكَتِ الصَّلَاةَ أَشْهُرًا فَإِنَّهَا تَقْضِي تِلْكَ الصَّلَوَاتِ قِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ تَقْضِيهَا؟ قَالَ: تَقْضِيهَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ إِنْ اسْتَطَاعَتْ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ؟ قَالَ: إِي وَاللَّهِ. ❶

**فوائد:** ..... یہ انتہائی ناقابل تلافی کوتاہی ہے بہر حال اب وہ معافی مانگ کر آئندہ اس کا اعادہ نہ

کرے تو اسے قضا کی ضرورت نہیں۔ (واللہ اعلم)

[97]..... بَابُ فِي الْحُبْلَى إِذَا رَأَتْ الدَّمَ

حاملہ عورت کا بیان کہ جب وہ خون دیکھے

961- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ.....

مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے زہری سے حاملہ عورت کے متعلق پوچھا جو خون دیکھتی ہے؟“ انہوں نے کہا: ”نماز چھوڑ دے۔“

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ؟ فَقَالَ: تَدْعُ الصَّلَاةَ. ❷

**فوائد:** ..... حاملہ کے حائضہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ مالکی و شوافع کے نزدیک وہ

حائضہ ہو سکتی ہے جب کہ احتاف و حنابلہ کے نزدیک یہ ممکن نہیں۔ لیکن شیخ عبدالرحمن سعدی امام احمد سے ایک دوسری روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ حائضہ ہو سکتی ہے اور یہی بات درست معلوم ہوتی ہے۔ لہذا اگر دورانِ حمل حیض آجائے تو عورت نماز چھوڑ دے گی۔ لیکن یاد رہے ایسا بہت کم ہے۔ (واللہ اعلم)

962- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى.....

عثمان بن اسود کہتے ہیں: میں نے مجاہد سے اپنی بیوی کے متعلق پوچھا کہ اس نے خون دیکھا ہے اور میرا خیال ہے وہ حاملہ بھی ہے؟ انہوں نے کہا: یہ رحموں میں کمی کی وجہ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ امْرَأَتِي رَأَتْ دَمًا وَأَنَا أُرَاهَا حَامِلًا؟ قَالَ: ذَلِكَ غَيْضٌ

❶ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❷ صحیح: مالک کتاب الطہارۃ، باب جامع الحيضة (103) و مصنف عبدالرزاق (1209)

سے ہے۔ ”اللہ جانتا ہے جو ہر مؤنث حاملہ ہوتی ہے اور جو رحم میں کم ہوتا ہے اور بڑھتا ہے۔“ (رعد: ۸) جو کچھ رحم میں کم ہوتا ہے اتنا ہی حالت حمل میں وہ دیکھ لیتی ہے۔“

الْأَرْحَامُ ﴿ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيصُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ﴿ ﴿ فَمَا عَاصَتْ مِنْ شَيْءٍ رَأَتْ مِثْلَهُ فِي الْحَمْلِ. ①

963- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عاصم احوالِ عکرمہ سے اس آیت ”اللہ جانتا ہے جو ہر مؤنث حاملہ ہوتی ہے اور جو رحموں میں کم ہوتا ہے اور بڑھتا ہے اور ہر چیز اس کے پاس اندازے کے ساتھ ہے۔“ (رعد: ۸) کی تفسیر کے متعلق کہتے ہیں کہ: یہ حمل کے باوجود حیض ہے اور حمل میں جتنے دن بھی حیض ہو، اتنا ہی حمل کی طہارت کے دنوں میں اضافہ ہوتا ہے۔“

عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ﴿ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيصُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ﴿ ﴿ قَالَ: ذَٰلِكَ الْحَيْضُ عَلَى الْحَبْلِ لَا تَحِيضُ يَوْمًا فِي الْحَبْلِ إِلَّا زَادَتْهُ طَاهِرًا فِي حَبْلِهَا. ②

964- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.....

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”حاملہ جب خون دیکھے تو نماز سے رک جائے حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے۔“

عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَمْرٌ لَا يُخْتَلَفُ فِيهِ عِنْدَنَا عَنْ عَائِشَةَ: الْمَرْأَةُ الْحُبْلَىٰ إِذَا رَأَتْ الدَّمَ أَنَّهَا لَا تُصَلِّي حَتَّى تَطْهَرَ. ③

965- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ.....

عاصم کہتے ہیں کہ عکرمہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: ”جو رحموں میں کم ہوتا ہے۔“ وہ حمل کی حالت میں حیض ہے۔ اور اس آیت کی تفسیر میں کہا: ”جو رحموں میں زیادہ ہوتا ہے۔“

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿ وَمَا تَغِيصُ الْأَرْحَامُ ﴿ ﴿ قَالَ هُوَ الْحَيْضُ عَلَى الْحَبْلِ ﴿ وَمَا تَزْدَادُ ﴿ ﴿ قَالَ: فَلَهَا

② صحیح: أخرجه الطبري في التفسير 111/13

① صحیح: أخرجه الطبري في التفسير 110/13

③ منقطع ضعيف: دارى منفرد ہیں لیکن آئندہ دواثر دیکھئے۔

کہ اس سے مراد عورت کے ہر اس دن کے بدلے جس میں اسے حمل میں حیض آیا ہو اس کی پاکی میں ایک دن زیادہ ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ پاکی کے نو ماہ مکمل کرے۔“

بِكُلِّ يَوْمٍ حَاضَتْ فِي حَمْلِهَا يَوْمًا  
تَزْدَادُ فِي طَهْرِهَا حَتَّى تَسْتَكْمِلَ  
تِسْعَةَ أَشْهُرٍ طَاهِرًا. ①

966- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

ابو بشر کہتے ہیں کہ مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: ”جو رجون میں کم ہوتا ہے۔“ جب عورت کو حمل کی حالت میں حیض آئے تو اس کے بچہ میں اتنی کمی ہوگی۔ اور جب نو ماہ سے بڑھ جائے تو جو کمی ہوئی وہ پوری ہوگی۔“

عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿ وَمَا تَغِيضُ  
الْأَرْحَامَ ﴾ قَالَ: إِذَا حَاضَتْ الْمَرْأَةُ  
وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ يَكُونُ ذَلِكَ نَقْصَانًا  
مِنَ الْوَلَدِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى تِسْعَةِ أَشْهُرٍ  
كَانَ تَمَامًا لِمَا نَقَصَ مِنْ وَلَدِهَا. ②

**فوائد:** ..... دورانِ حمل چونکہ حیض کا خون بچے کی پرورش کا ذریعہ بنتا ہے۔ لہذا جب وہ حیض کی

صورت میں خارج ہونا شروع ہو جائے گا تو وہ بچے کے لیے نقصان کا باعث بنے گا لیکن ایامِ حمل بڑھ جاتے ہیں تو بچے کا یہ نقصان پورا ہو جاتا ہے۔

967- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

حمید، بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”میری بیوی حمل کی حالت میں حائضہ ہو جاتی تھی۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں نے سلیمان بن حرب سے سنا وہ کہتے تھے میری بیوی حمل کی حالت میں حائضہ ہو جاتی تھی۔“

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ  
أَنَّهُ قَالَ: أُمْرَأَتِي تَحِيضُ وَهِيَ حُبْلَى. ③  
967. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ  
سُلَيْمَانَ بْنَ حَرْبٍ يَقُولُ: أُمْرَأَتِي  
تَحِيضُ وَهِيَ حُبْلَى. ④

968- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ.....

یحییٰ بن سعید، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب حاملہ خون دیکھے تو نماز سے رک جائے

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا  
قَالَتْ: إِذَا رَأَتْ الْحُبْلَى الدَّمَ فَلْتُمْسِكْ

① صحیح: الطبری فی التفسیر 111/13

② صحیح: الطبری فی التفسیر 110-109/13

③ صحیح: دارمی مفرد ہیں۔

④ صحیح: دارمی مفرد ہیں۔

عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ حَيْضٌ. ❶ کیونکہ وہ حیض ہے۔“

969. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلُ ذَلِكَ. ❷  
عبداللہ بن مسلمہ کہتے ہیں امام مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان کیا کہ ان کو بھی یہ خبر پہنچی کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح کہا۔

970. أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ.....

عَنْ لَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ: إِنْ كَانَ الدَّمُ عَبِيْطًا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ. ❸  
لیث کہتے ہیں کہ شعبی نے اس حاملہ عورت کے متعلق کہا جو خون دیکھے: ”اگر خون تازہ ہو تو وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ اور اگر تری (زرر یا میا لے رنگ کا پانی) دیکھے تو وضو کر کے نماز پڑھے۔“

**فوائد:** ..... یہ تب ہے جب اسے استحاضہ کا خون سمجھا جائے جب کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

971. أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ مِثْلَهُ. ❹  
ابو مغیرہ، اوزاعی سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

972. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ هُوَ ابْنُ الْعَوَامِ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنْ كَانَ تَرَاهُ كَمَا كَانَ تَرَاهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي أَقْرَانِهَا تَرَكَتِ الصَّلَاةَ وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْيَوْمِ أَوْ الْيَوْمَيْنِ لَمْ تَدَعْ الصَّلَاةَ. ❺  
ہشام کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”اگر عورت کو اس طرح خون آئے جیسے اس کو پہلے حیضوں میں خون آتا تھا۔ تو نماز چھوڑ دے اور اگر ایک یا دو دن آئے تو نماز نہ چھوڑے۔“

**فوائد:** ..... یعنی اگر سابقہ حیض کی عادت کے مطابق ہو تو یہ حیض شمار ہوگا ورنہ (استحاضہ کی طرح)

کوئی طبعی مسئلہ سمجھا جائے گا۔

❶ ضعیف: جبکہ اس کے برعکس حدیث مروی ہے، دیکھیے آئندہ (973)

❷ ضعیف: ابن ابی شیبہ 2/212، باب فی الحامل تری الدم أتصلی أم لا

❸ صحیح: داری منفرد ہیں۔

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/212، باب فی الحامل تری الدم أتصلی أم لا

❺ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/212، باب فی الحامل تری الدم أتصلی أم لا



عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: تَغْسِلُ عَنْهَا الدَّمَ وَتَتَوَضَّأُ وَتُصَلِّي. ❶

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے اس حاملہ کے متعلق کہا جسے خون نظر آئے: ”وہ خون کو دھو کر وضو کرے اور نماز پڑھے۔“

977- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ.....

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ قَالَا إِذَا رَأَتْ الْحَامِلُ الدَّمَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّت. ❷

حجاج کہتے ہیں کہ عطاء اور حکم دونوں نے کہا: ”جب حاملہ خون دیکھے وہ وضو کر کے نماز پڑھے۔“

978- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعٍ هُوَ ابْنُ أَبِي رَاشِدٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: تَوَضَّأَتْ وَتُصَلِّي. ❸

”عطاء نے حاملہ کے متعلق جسے خون نظر آئے یہ کہا: ”وہ وضو کر کے نماز ادا کرے۔“

979- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ. ❹

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”وہ مستحاضہ کی جگہ پر ہے۔“

980- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ جَرِيرٍ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يَكُونُ حَيْضٌ عَلَى حَمَلٍ. ❺

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”حمل حیض نہیں ہوتا۔“

981- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ. ❻

ہشام کہتے ہیں کہ حسن نے حاملہ کے متعلق کہا جسے خون نظر آئے: ”وہ استحاضہ والی کے مرتبہ پر ہے۔“

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/212، باب فی الحامل تری الدم أتصلی أم لا۔ نیز آئندہ (982) اثر ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحیح: دیکھئے آئندہ اثر۔

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/12، فی الحامل تری الدم أتصلی أم لا۔

❹ صحیح: (975) کے تحت گذر چکا ہے۔ آئندہ (981) دیکھئے۔

❺ صحیح: سابق (972) ملاحظہ کیجئے۔

❻ صحیح: دیکھئے: گزشتہ (975، 979)۔

982- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: إِذَا رَأَتْ  
الْحَامِلُ الدَّمَ لَمْ تَدْعُ الصَّلَاةَ. ❶  
مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”حاملہ جب خون دیکھے تو  
نماز نہ چھوڑے۔“

983- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ بْنِ  
عُتَيْبَةَ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْجُبْلَى وَالَّتِي  
قَعَدَتْ عَنِ الْمَحِيضِ: إِذَا رَأَتْ الدَّمَ  
تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَلَا تَغْتَسِلَانِ. ❷  
حجاج کہتے ہیں کہ عطاء اور حکم بن عتیبہ دونوں نے حاملہ اور  
اس عورت کے متعلق جو حیض سے نا امید ہو گئی ہو، کہا:  
”جب وہ دونوں خون دیکھیں تو وضو کریں اور نماز  
پڑھیں۔ غسل نہ کریں۔“

984- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنْ حَمَادٍ.....

عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَغْتَسِلَانِ  
وَتَصَلِّيَانِ. ❸  
مطر کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”وہ دونوں غسل کریں اور نماز  
پڑھیں۔“

985- أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الدِّمَشْقِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى.....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ: إِنَّ الْجُبْلَى لَا تَحِيضُ إِذَا رَأَتْ  
الدَّمَ فَلْتَغْتَسِلْ وَتَصَلِّ. ❹  
عطاء بن ابورباح کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”حاملہ  
حائضہ نہیں ہو سکتی۔ جب وہ خون دیکھے تو غسل کر کے نماز  
ادا کرے۔“

986- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ.....

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا  
رَأَتْ الدَّمَ وَهِيَ تَمَحُّضُ قَالَ: هُوَ  
حَيْضٌ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ. ❺  
حکم کہتے ہیں کہ ابراہیم نے حاملہ عورت کے متعلق کہا کہ:  
”جب اسے خون نظر آئے اور وہ خالص خون ہو تو وہ حیض  
ہے وہ نماز چھوڑ دے۔“

**فوائد:** ..... یہی درست معلوم ہوتا ہے کہ اگر آثار و قرآن سے اس کا حیض ہونا معلوم ہو جائے تو اسی

❶ صحیح: دیکھئے گزشتہ (976، 980)

❷ ضعیف: حجاج بن ارطاة ضعیف ہے۔

❸ ضعیف: مطر عن عطاء ضعیف ہے۔

❹ حسن: عبدالرزاق (1214)

❺ اسنادہ قوی: ابن ابی شیبہ 2/213 باب ما فیہ اذا رأتہ وہی تطلق



کے احکام لاگو ہوں گے۔

987- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ.....

يُونُسُ كَيْتَابُ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ إِذَا ضَرَبَهَا الطَّلُقُ وَرَأَتْ الدَّمَ عَلَى الْوَلَدِ فَلْتُمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ؟ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: تَصَلِّي مَا لَمْ تَضَعْ. ①

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے حاملہ کے متعلق کہا کہ: ”جب اسے دردزہ شروع ہو اور بچہ کی پیدائش سے پہلے اسے خون نظر آئے تو وہ نماز سے رک جائے۔“ عبداللہ کہتے ہیں: ”جب تک وہ جنم نہ دے وہ نماز پڑھتی رہے۔“

[98]..... بَابُ وَقْتِ النَّفْسَاءِ وَمَا قِيلَ فِيهِ

نفاس والی عورت کی مدت اور ان اقوال کے متعلق جو اس کے بارے میں منقول ہیں

988- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ.....

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ فِي النَّفْسَاءِ: كَطَهْرِ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهَا. ②

معمر کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے نفاس والی عورت کے متعلق کہا: ”اس کی حالت طہر کے دن اتنے ہی ہوں گے جتنے ان کی دیگر عورتوں کے ہوتے ہیں۔“

**فوائد:**..... ولادت کے بعد جاری ہونے والا خون نفاس کا خون کہلاتا ہے یہ احکامات کے اعتبار

سے حیض کے مشابہہ ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت 40 دن ہے۔ محمد بن ابراہیم آل شیخ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نفاس والی عورت کی اگر عادت 40 سے زائد گزارنے کی ہے تو ٹھیک ورنہ 40 دن کے بعد نماز، روزہ کا اہتمام کرے گی۔ (الفتاویٰ للمرأة المسلمة) یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے (واللہ اعلم) نیز اس کی کم از کم مدت کے بارے میں بھی اختلاف ہے لہذا وہ جب بھی پہلے پاک ہو جائے تو وہ نماز روزے کا اہتمام کرے گی۔ مذکورہ اثر میں ہے کہ نفاس میں بتلا ہونے والی اگر شک میں مبتلا ہے تو وہ اپنے ساتھ کی عورتوں کے مطابق نفاس کا وقت گزارے گی۔

989- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ.....

يُونُسُ كَيْتَابُ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِي النَّفْسَاءِ: كَطَهْرِ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهَا. ②

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے نفاس والی عورت کے متعلق کہا: ”وہ نماز سے چالیس دن رکی رہے۔ اگر وہ پاکی دیکھے

تو پاک ہی ہے اور اگر پاکی نہ دیکھے تو نماز سے پانچ چھ دن رک جائے۔ پھر اگر وہ پاکی دیکھے تو وہ پاک ہے وگرنہ وہ پچاس دن نماز سے رکی رہے اگر پاکی دیکھے تو وہ پاک ہے وگرنہ وہ استحاضہ والی ہے۔“

رَأَتْ الطُّهْرَ فَذَلِكَ وَإِنْ لَمْ تَرَ الطُّهْرَ  
أَمْسَكْتَ عَنِ الصَّلَاةِ أَيَّامًا خَمْسًا سِتًّا:  
فَإِنْ طَهَّرْتَ فَذَلِكَ وَإِلَّا أَمْسَكْتَ عَنِ  
الصَّلَاةِ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْخَمْسِينَ، فَإِنْ  
طَهَّرْتَ فَذَلِكَ وَإِلَّا فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❶

**فوائد:** ..... راجح موقف یہی ہے کہ 40 دنوں کے بعد عورت استحاضہ کے حکم میں ہوگی۔ جیسا کہ امام ترمذی صحابہ اور اہل علم کا 40 دن پر اجماع نقل کرتے ہیں۔ (ترمذی، کتاب الطہارۃ حدیث 139 کے بعد) حسن رضیہ (50) جب کہ شافعی (60) بتاتے ہیں بقیہ تقریباً سبھی 40 پر متفق ہیں۔

990۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ.....

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ  
أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْرُبُ النِّفْسَاءَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا  
وَقَالَ الْحَسَنُ: النِّفْسَاءُ خَمْسَةٌ  
وَأَرْبَعُونَ إِلَى خَمْسِينَ فَمَا زَادَ فِيهِ  
مُسْتَحَاضَةٌ. ❷

حسن، عثمان بن ابوالعاص کے متعلق کہتے ہیں کہ: ”کہ وہ چالیس دن تک نفاس والی عورت کے قریب نہ جاتے تھے۔“ اور حسن نے کہا: ”نفاس پختالیس روز سے پچاس روز تک ہے جو اس سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔“

991۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ.....

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ  
قَالَ: وَقْتُ النِّفْسَاءِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَإِنْ  
طَهَّرْتَ وَإِلَّا فَلَا تُجَاوِزُهُ حَتَّى  
تُصَلِّيَ. ❸

حسن کہتے ہیں کہ عثمان بن ابوالعاص نے کہا: ”نفاس والی عورت کی مدت چالیس روز ہے اگر پاک ہو جائے تو ٹھیک ورنہ اس سے آگے نہ گزرے حتیٰ کہ نماز پڑھے۔“

992۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ كَانَ

اشعث کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”اگر نفاس والی عورت کی

❶ ضعیف: (858) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ ضعیف: حسن کا عثمان سے سماع ثابت نہیں۔ مصنف عبدالرزاق (1201)

❸ ضعیف: البیہقی فی الحیض 341/1، باب النفاس وعبدالرزاق (1202)

لِلنَّفَسَاءِ عَادَةً وَإِلَّا جَلَسْتُ أَرْبَعِينَ كَوْنِي عَادَتٍ هُوَ تَوَثُّيكَ هِيَ أَلَّا تَجْلِسِي رُفْعًا يَوْمًا  
 لَيْلَةً. ❶

**فوائد:** ..... 40 دن کے بعد آنے والے خون کے بارے راجح بات یہی ہے جیسا کہ 988 کے تحت  
 محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ کا قول بھی گزر چکا ہے۔

993۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ.....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: النَّفَّاسُ ابْنُ جُرَيْجٍ كَيْفَ هِيَ كَمَا عَطَاءُ نَعَى: "نَفَّاسٌ يَوْمًا  
 حَيْضٌ." ❷

**فوائد:** ..... یہ اثر اگرچہ ثابت نہیں البتہ صحیح بات یہی ہے کہ دونوں احکام کے اعتبار سے یکساں ہیں  
 کیونکہ حیض کا خون جو کہ حمل کے دوران بند ہو جاتا ہے اور بچے کی پرورش کا سبب بنتا ہے تو ولادت کے بعد وہی  
 مسلسل جاری ہوتا ہے۔

994۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ.....

عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَلِكٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يُونُسُ بْنُ مَاهَلِكٍ كَيْفَ هِيَ كَمَا عَطَاءُ نَعَى: "نَفَّاسٌ  
 قَالَ: تَنْتَظِرُ النَّفَّاسُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ نَحْوَهَا." ❸

[99]..... بَابُ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَصَلِّي فِي ثَوْبِهَا إِذَا طَهَّرَتْ

حائضہ کے متعلق کہ جب وہ پاک ہو جائے تو اپنے انہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے

995۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ جَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلِ الْبَصْرِيِّ  
 عَنْ مُسَّةَ.....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ النَّفَّاسُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
 أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَكَانَتْ  
 ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا: "رسول اللہ  
 ﷺ کے زمانہ میں نفاس والی عورتیں چالیس دن یا راتیں  
 بیٹھتی تھیں اور ہم میں سے بعض عورتیں چہرے کی چھائیوں

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 368/4، باب ما قالوا فی النفساء

❷ ابن جریر مدلس عن سے روایت کرتا ہے۔

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 368/4، باب ما قالوا فی النفساء، والبیہقی فی الحیض 341/1

إِحْدَانَا تَطْلِي الْوُرُسَ عَلَى وَجْهِهَا مِنْ  
الْكَلْفِ. ❶

کی وجہ سے درس نامی گھاس کا لپکرتی تھیں۔“

**فوائد:** ..... ”درس“ نامی بوٹی فقط عرب میں یمن کے علاقے میں ہوتی ہے اور یہ رنگائی و لپک وغیرہ کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

996- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ جَلْدٍ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَنَّ امْرَأَةً لِعَائِدِ بْنِ  
عَمْرٍو نُفِسَتْ فَجَاءَتْ بَعْدَ مَا مَضَتْ  
عِشْرُونَ لَيْلَةً فَدَخَلَتْ فِي لِحَافِهِ  
فَقَالَتْ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: أَنَا قَلَانَةُ ابْنِي  
فَدُ تَطَهَّرْتُ فَرَكَّصَهَا بِرَجُلِهِ فَقَالَ: لَا  
تُغْرَبِي عَنْ دِينِي حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعُونَ  
لَيْلَةً. ❷

معاویہ بن قرۃ بیان کرتے ہیں کہ عائذ بن عمرو کی بیوی کو  
نفاس ہوا تو وہ بیس راتیں گزرنے کے بعد آئی اور ان کے  
لحاف میں داخل ہوتی تو انھوں نے کہا: ”یہ کون ہے؟“ اس  
نے کہا: ”میں فلاں ہوں کیونکہ میں پاک ہو گئی ہوں۔“  
اس نے اسے اپنے پاؤں سے مارا اور کہا: ”تو مجھے میرے  
دین سے نہ پھلاحتی کہ چالیس دن گزر جائیں۔“

997- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ.....

عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَلِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ: النَّفْسَاءُ تَجْلِسُ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ  
يَوْمًا. ❸

یوسف بن ماہک کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا:  
”نفاس والی عورتیں چالیس دن گزرنے کا انتظار کرے۔“

998- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ  
مَاهَلِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: النَّفْسَاءُ  
تَنْتَظِرُ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. ❹

عمرو بن عون نے بھی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی  
اسناد سے اسی طرح کہا۔

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 368/4، باب ماقالوا فی النفساء کم تجلس حتی یغشاها زوجھا۔ احمد 300/6،

والحاکم 175/1

❷ ضعیف جداً: ابن ابی شیبہ 367/4، باب ماقالوا فی النفساء کم تجلس حتی یغشاها زوجھا والدارقطنی 222/1

❸ صحیح: دیکھئے سابقہ (994)

❹ صحیح: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

999- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ.....

معتمر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حسن نے نفاس والی جوخون دیکھے کے متعلق کہا: ”وہ چالیس دن انتظار کرے پھر نماز پڑھے۔“ شععی نے کہا: ”دو ماہ انتظار، پھر بھی اگر وہ خون دیکھتی ہے تو وہ استحاضہ والی عورت کے مرتبہ پر ہے۔“

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ قَالَ فِي النَّفْسَاءِ الَّتِي تَرَى الدَّمَ: تَرْبُصُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تَصَلِّي وَقَالَ الشَّعْبِيُّ شَهْرَيْنِ ثُمَّ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ. ❶

**فوائد:** ..... دو ماہ والا قول جمہور کے نزدیک مرجوح ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

1000- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ.....

ابراہیم بن سلیمان افسس کہتے ہیں کہ میں نے علاء بن حارث سے سنا کہ کھول نے کہا: ”عورت اگر لڑکے کو جنم دے تو تیس دن انتظار کرے، اگر لڑکی ہو تو چالیس دن انتظار کرے یعنی کہ نفاس والی عورت۔“ مروان کہتے ہیں: ”سعید بن عبدالعزیز کا قول بھی یہی ہے اور اوزاعی نے کہا: ”وہ دونوں برابر ہیں۔“

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَفْطَسُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: الْمَرْأَةُ تَنْتَظِرُ مِنَ الْغَلَامِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَمِنَ الْجَارِيَةِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. يَعْنِي النَّفْسَاءَ قَالَ مَرْوَانُ: هُوَ قَوْلُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ هُمَا سَوَاءٌ. ❷

**فوائد:** ..... درست یہی ہے کہ نفاس کے حوالے سے لڑکے اور لڑکی میں کوئی فرق نہیں۔

1001- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ.....

یونس، حسن سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب عورت کو دردزہ کے وقت ایک یا دو دن پہلے خون نظر آئے تو وہ نفاس ہوگا۔“

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا رَأَتْ الدَّمَ عِنْدَ الطَّلُقِ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنَ النَّفَاسِ. ❸

**فوائد:** ..... سابقہ اقوال کے مطابق یہی درست معلوم ہوتا ہے کہ یہ حیض یا نفاس کا خون شمار کیا جائے

اگرچہ عطاء ربیعہ کی رائے اس کے برعکس ہے (واللہ اعلم)

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 367-368/4 باب ما قالوا فی النفساء

❷ صحیح: دارمی مفرد ہیں۔

❸ صحیح: دارمی مفرد ہیں۔

1002- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ.....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحَامِلِ      ابن جریج، عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس  
تَرَى الدَّمَ وَهِيَ تَطْلُقُ قَالَ: تَصْنَعُ مَا      حاملہ عورت کے متعلق کہا: جسے درد زہ کی حالت میں خون  
تَصْنَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ. ①      نظر آئے کہ: ”وہ ایسے ہی کرے جیسے مستحاضہ کرتی ہے۔“

[100]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تُجْبِبُ ثُمَّ تَحِيضُ

اس عورت کا بیان جو پہلے جنبی ہو اور پھر اسے حیض آجائے

1003- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تُجْبِبُ      مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”جس عورت کو جنابت کی  
ثُمَّ تَحِيضُ قَالَ: تَغْتَسِلُ. ②      حالت میں حیض آئے وہ غسل کرے۔“

**فوائد:** ..... دوران جنابت حیض آنے پر غسل ضروری معلوم نہیں ہوتا کیونکہ غسل سے مقصود طہارت کا حصول ہے جب کہ دوران حیض وہ ناممکن ہے۔ لہذا یہ کار لا حاصل کی طرح ہے بہر حال اگر غسل کر لیا جائے تو کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا جبکہ بہت سے ائمہ کے اقوال بھی اس کے مؤید ہیں۔ (واللہ اعلم)

1004- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ مَثَلَهُ. ③      ہشام حسن سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

1005- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَطَاءٍ      علاء بن مسیب، عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ ”حیض  
قَالَ: الْحَيْضُ أَكْبَرُ. ④      (ناپاکی سے) بڑھ کر ہے۔“

**فوائد:** ..... عطاء رضی اللہ عنہ کا بھی یہی موقف ہے کہ حیض جنابت کی بنسبت بڑی ناپاکی ہے لہذا حیض کی موجودگی میں جنابت کا غسل چنداں اہم نہیں۔

1006- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ.....

① صحیح: ابن ابی شیبہ 2/213 باب فی الحامل ترى الدم

② صحیح: ابن ابی شیبہ 1/77 باب فی المرأة تحب ثم تحيض ، وعبدالرزاق (1059)

③ صحیح: عبدالرزاق (1300)

④ صحیح: عبدالرزاق (1060)

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ غَشِيَ  
امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ فَقَالَ: تَغْتَسِلُ أَحَبُّ  
إِلَى. ❶

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے اس شخص کے متعلق کہا جس  
نے اپنی بیوی سے صحبت کی پھر اسے حیض آئے: ”میرے  
نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ غسل کرے۔“

1007- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ.....

عَنْ حَجَّاجِ جَعْنُ عَطَاءٍ وَالنَّخَعِيِّ قَالَا  
لِتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ. ❷

حجاج کہتے ہیں عطاء اور نخعی دونوں نے کہا کہ: ”اسے  
چاہئے وہ غسل جنابت کرے۔“

1008- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ حَمَادٍ.....

عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَ ذَلِكَ. ❸

عامر احوال کہتے ہیں کہ حسن نے بھی اسی طرح کہا۔

1009- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ.....

حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سُبُلٌ  
عَنْهَا حَمَادٌ فَقَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ:  
تَغْتَسِلُ. ❹

علاء بن مسیب کہتے ہیں کہ حماد سے اس کے متعلق سوال کیا  
گیا تو انہوں نے کہا: ابراہیم کہتے ہیں: ”وہ غسل کرے۔“

1010- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ فَضِيلٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:  
تَغْتَسِلُ. ❺

محمد بن سالم کہتے ہیں کہ شعبی نے کہا: ”وہ غسل کرے۔“

[101]..... بَابُ الْحَائِضِ تَوَضُّأً عِنْدَ وَقْتِ الصَّلَاةِ

حیض والی عورت کا نماز کے وقت غسل کرنا

1011- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ.....

❶ صحیح: (1003) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ ضعیف: حجاج بن ارطاة ضعیف ہے۔

❸ صحیح: دیکھئے۔ (1004)

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 77/1 باب فی المرأة تحب ثم تحيض

❺ ضعیف: دارمی منفرد ہیں۔

یحییٰ بن ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حکم بن عتیبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”لوگ حائضہ کے متعلق یہ پسند کرتے تھے کہ وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے پھر وہ نماز کے وقت اللہ کی تکبیر اور تسبیح بیان کرے۔“

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عَتِيبَةَ يَقُولُ: كَانَ يُعْجِبُهُمْ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ أَنْ تَوَضَّأَ وَضُوءَهَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ تَسْبَحَ اللَّهُ وَتُكَبِّرَهُ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ. ❶

**فوائد:** ..... حائضہ کے لیے ذکر و اذکار کی ممانعت نہیں، جیسا کہ حج میں حائضہ عورت کو سوائے طواف کے تمام احکام بجالانے ہوتے ہیں اس کی دلیل صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حائضہ تکبیر و تہلیل وغیرہ کر سکتی ہے لیکن ہر نماز کے وقت وضو کر کے اس کا اہتمام کرنا، اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی، لہذا یہ ضروری نہیں۔

1012- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

سلیمان تمیمی کہتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے کہا: ”حیض والی عورت ہر نماز کے وقت وضو کرے اور اللہ کا ذکر کرے؟“ تو انہوں نے کہا: ”میں نے اس کی کوئی دلیل نہیں پائی۔“

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي قَلَابَةَ الْحَائِضُ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَذْكُرُ اللَّهَ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ لِهَذَا أَصْلًا. ❷

1013- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ.....

خالد بن یزید صدیقی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر چھٹی حیض والی عورت کو حکم دیا کرتے تھے کہ: ”وہ نماز کے وقت وضو کرے اور اپنی مسجد کے صحن میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر اور تسبیح بیان کرے۔“

حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الصَّدْفِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ الْمَرْأَةَ الْحَائِضَ عِنْدَ أَوَانِ الصَّلَاةِ أَنْ تَوَضَّأَ وَتَجْلِسَ بِنَاءِ مَسْجِدِهَا فَتَذْكُرُ اللَّهَ وَتُسَبِّحَ. ❸

1014- حَدَّثَنَا يَعْلَى.....

❶ صحیح: داری منفرد ہیں۔

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ 342/2، باب الحائض هل تسبیح؟

❸ خالد بن یزید الصدیقی کا ترجمہ نہیں ملا، ابن ابی شیبہ 343/2



عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء سے حیض والی عورت کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ قرآن پڑھے؟ انہوں نے کہا: ”چند آیات کے ٹکڑوں کے علاوہ کچھ نہ پڑھے لیکن ہر نماز کے وقت وضو کرے پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور تسبیح، تکبیر کہے اور اللہ عزوجل سے دعا کرے۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ أَنْقَرًا؟ قَالَ: لَا إِلَّا طَرَفَ الْآيَةِ وَلَكِنْ تَوَضَّأَ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَتَسْبِيحٌ وَتُكَبِّرُ وَتَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. ❶

**فوائد:** ..... حائضہ و جنبی کے قرآن پڑھنے کے متعلق اختلاف ہے کیونکہ اس کے متعلق وارد ہونے والی تقریباً تمام روایات ضعیف ہیں لہذا ابن باز رحمہ اللہ ان اقوال کو جمع کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ علماء کے دو اقوال میں سے صحیح ترین قول یہ ہے کہ حیض و نفاس والی عورت کے لیے قرآن پڑھنا جائز ہے، رہا جنبی تو وہ جب تک غسل نہ کرے قرآن نہیں پڑھ سکتا۔ (فتاویٰ ابن باز مترجم 50/1) فرق اس لیے بھی درست ہے کہ حائضہ کے لیے حقیقی مجبوری ہے کہ وہ ایک مدت تک پاک نہیں ہو سکتی جب کہ جنبی آدمی اگلی گھڑی طہارت حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اگر شائق تلاوت ہے تو فوراً غسل کر لے۔

1015- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ.....

شیبانی اور یحییٰ بن ابوعمر ہیں جو اہل رملہ سے تھے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں کھول نے بیان کیا کہ: ”حائضہ عورت کو نماز کے اوقات میں وضو کرنے اور قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا حکم دیا جائے۔“

حَدَّثَنَا الْقَيْسَانِيُّ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو مِنْ أَهْلِ الرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ: تَوَضَّأَ الْحَائِضُ تَوَضَّأً عِنْدَ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَتَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَتَدْكُرُ اللَّهَ. ❷

[102]..... بَابُ فِي الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

حیض والی عورت روزے کی قضا کرنے اور نماز کی قضا نہ کرنے

1016- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

حماد، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب حیض والی عورت اور جنبی سجدہ تلاوت سنیں تو جنبی

عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سَمِعَ الْحَائِضُ وَالْجُنْبُ السَّجْدَةَ يَغْتَسِلُ

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 342/2

❷ صحیح: داری بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

الْجُنُبُ وَيَسْجُدُ وَلَا تَقْضِي الْحَائِضُ  
 غسل کرے اور سجدہ کرے اور حائضہ سجدہ نہ کرے کیونکہ  
 ① لَأَنَّهَا لَا تُصَلِّي. وہ نماز نہیں پڑھتی۔“

**فوائد:** ..... سجدہ تلاوت کے بارے فقہاء میں اختلاف ہے راجح یہی ہے کہ یہ سنت ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کے بارے آتا ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن منبر پر سورۃ نحل پڑھی تو نیچے اتر کر سجدہ کیا جبکہ اگلے جمعے پھر تلاوت کی تو سجدہ نہ کیا اور کہا کہ ہمیں ان کا حکم نہیں (مفہوم: بخاری) لہذا جب یہ ضروری قرار نہیں پایا تو جنبی و حائضہ کے لیے اس کی ادائیگی لازم قرار نہ پائی البتہ جنبی اگر غسل کر کے سجدہ کر لے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے ماسوائے حائضہ کے کہ وہ اس قابل نہیں۔

1017- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَائِضِ  
 مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے حائضہ کے متعلق کہا کہ:  
 تَسْمَعُ السَّجْدَةَ قَالَ: لَا تَقْضِي. ②  
 ”جب وہ آیت سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے۔“

1018- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ.....

عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ  
 ابو معشر کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”اس کے ذمہ کچھ نہیں  
 عَلَيْهَا شَيْءٌ. ③ ہے۔“

1019- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ مُعْتَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا  
 اسود کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”ہم رسول اللہ ﷺ  
 نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا يَأْمُرُ  
 کے پاس حائضہ ہوتی تھیں تو آپ ﷺ ہم میں سے کسی  
 امْرَأَةً مِّنَا بِرَدِّ الصَّلَاةِ. ④ کو نماز لوٹانے کا حکم نہ دیتے تھے۔“

1020- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.....

عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ  
 معاذ کہتے ہیں کہ کسی عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
 أَتَقْضِي إِحْدَانَا صَلَاةَ أَيَّامِ حَيْضِهَا؟  
 پوچھا: ”کیا ہم سے کوئی حیض کے دنوں کی نماز کی قضا  
 كَرَّةً؟“ انہوں نے کہا: ”کیا تم حرور یہ ہو؟“ ہمیں  
 فَقَالَتْ: أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا

① صحیح: مصنف عبدالرزاق (1232) وابن ابی شیبہ 340/2 باب الحائض لا تقضى الصلاة

② صحیح: سابقہ نقل کر رہے۔

③ صحیح: سابقہ دونوں آثار ملاحظہ کیجئے۔

④ ضعیف: ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی قضاء رمضان (1670)

تَحِيضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا تُمْرُ بِقِضَاءٍ. ❶  
 رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں حیض آتا تھا تو آپ ﷺ ہمیں نماز کی قضا کا حکم نہیں دیتے تھے۔“

**فوائد:** ..... ”حروریہ“ یہ حروراء مقام کی طرف نسبت ہے جو کہ کوفہ کے قریب ہے یہ خارجیوں کے لیے بولا جانے والا لفظ ہے کیونکہ انہوں نے سب سے پہلے خروج کر کے اس مقام پر اجتماع کیا تھا یہ دور صحابہ میں ظاہر ہونے والا انتہائی متشدد گروہ تھا جو کہ مرتکب کبیرہ کو کافر گردانتے تھے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم انہیں ”کلاب النار“ کے لقب سے موسوم کرتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ حائضہ روزوں کے ساتھ فوت شدہ نمازوں کی بھی قضائی دے گی۔ جبکہ مذکورہ حدیث کے مطابق حائضہ پر نمازوں کی قضائی لازم نہیں۔

1021. أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا  
 ابونعمان نے کہا: ”گویا کہ حماد نے ایوب کی حدیث کو  
 حَمَادٌ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ عَنْ مُعَاذَةَ  
 ٹکڑے کر کے اس ٹکڑے کو بیان کیا ہے۔“  
 قَالَ أَبُو النُّعْمَانِ: كَانَ حَمَادًا فَرَّقَ  
 حَدِيثَ أَيُّوبَ فَجَاءَ بِهِذَا. ❶

**فوائد:** ..... مذکورہ اثر سے واضح ہوا کہ سلف صالحین پوری حدیث کی بجائے صرف مطلوبہ ٹکڑے کو بیان کرنا جائز سمجھتے تھے۔

1022. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....  
 عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمَامِرٍ قَالَ:  
 عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ عامر نے کہا: ”جب حائضہ  
 إِذَا سَمِعَتْ الْحَائِضُ السَّجْدَةَ فَلَا  
 عورت آیت سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے۔“  
 تَسْجُدُ. ❶

1023. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....  
 عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ:  
 خالد حداء کہتے ہیں کہ ابو قلابہ نے کہا: ”حائضہ آیت سجدہ  
 لَا تَسْجُدُ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ إِذَا سَمِعَتْ  
 سننے پر سجدہ نہ کرنے۔“  
 السَّجْدَةَ. ❶

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحيض، باب لا تنقض الحائض الصلاة (321) ومسلم كتاب الحيض، باب وجوب قضاء  
 ❷ صحيح مسلم، كتاب الحيض (335)  
 ❸ اسنادہ ضعیف: لیکن اثر بعد والے آثار سے قوت حاصل کر لیتا ہے۔  
 ❹ صحیح: داری منفرد ہیں۔

1024- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدٍ.....

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلْحَائِضِ أَنْ تَسْجُدَ إِذَا  
سَمِعَتْ السَّجْدَةَ. ❶

حسن بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ ابراہیم حائضہ عورت کے لیے  
اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ وہ سجدہ سن کر سجدہ کرے۔“

1025- أَخْبَرَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ.....

عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَجَلَانَ قَالَ: سَأَلْتُ  
ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ هَلْ  
تَقْضِيَانِ الصَّلَاةَ إِذَا تَطَهَّرْنَ؟ قَالَ: هُوَ  
ذَا أَرْوَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَوْ فَعَلْنَا ذَلِكَ  
أَمَرْنَا نِسَاءَنَا بِذَلِكَ. ❷

ابوغالب عجلان کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
حیض اور نفاس والی عورت کے متعلق پوچھا کہ جب وہ  
پاک ہو جائے تو نماز کی قضا کرے؟ انہوں نے کہا: ”یہ  
رسول اللہ ﷺ کی بیویاں ہیں اگر وہ ایسا کرتی ہیں تو ہم  
بھی اپنی بیویوں کو ایسا کرنے کا حکم دیں۔“

1026- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ لَيْثٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ: أَتَتْ امْرَأَةً إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ:  
أَقْضِي مَا تَرَكْتُ مِنْ صَلَوَاتِي فِي  
الْحَيْضِ عِنْدَ الطُّهْرِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ:  
أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ وَتَطْهَرُ فَلَا  
يَأْمُرُنَا بِالْقَضَاءِ. ❸

عبدالرحمن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک  
عورت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تو اس نے کہا: ”میں نے  
جو نمازیں حیض میں چھوڑی ہیں کیا پاکی کے بعد ان کی قضا  
کروں؟“ انہوں نے کہا: ”کیا تو حروریہ ہے؟ ہم میں  
سے کوئی جب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حائضہ ہو کر  
غسل طہارت کرتی تو آپ ﷺ نماز قضا کرنے کا حکم  
نہیں دیتے تھے۔“

1027- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.....

عَنْ كَثِيرِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ  
لِفَاطِمَةَ يَعْنِي بِنْتَ عَلِيٍّ أَتَقْضِيْنَ صَلَاةَ

کثیر بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہ یعنی علی کی بیٹی  
سے کہا: ”کیا تم حیض کے دنوں کی نمازوں کی قضا کرتی

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 14/2

❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ متفق علیہ: (1019)، (1020)، (1021) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

أَيَّامِ حَيْضِكَ؟ قَالَتْ: لَا. ❶  
ہو؟۔ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“

1028- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرَّشِكِ قَالَ.....

سَمِعْتُ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ سَأَلَتْهَا امْرَأَةً  
أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ قَالَتْ:  
أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ حَضْنَ نِسَاءَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فَأَمْرَهُنَّ يَجْزِينَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:  
مَعْنَاهُ أَنَّهُنَّ لَا يَقْضِينَ. ❷  
معاذہ کہتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی عورت نے پوچھا:  
”کیا حائضہ اپنی ان دنوں کی نماز کی قضا کرے؟۔“ تو انہوں  
نے کہا: ”کیا تو حروریہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی ازواج  
کو حیض آیا تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ وہ کافی ہیں۔“ عبداللہ  
کہتے ہیں: ”اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ قضا نہ کریں۔“

[103]..... بَابُ الْحَائِضِ تَذَكُّرُ اللَّهِ وَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ

حائضہ عورت کا اللہ عزوجل کا ذکر کرے اور قرآن نہ پڑھے

1029- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ  
وَالجُنْبُ يَذْكُرَانِ اللَّهَ وَيُسْمِيَانِ. ❸  
مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”حائضہ اور جنبی اللہ کا  
ذکر کر سکتے ہیں اور نام لے سکتے ہیں۔“

**فوائد:** ..... حائضہ و جنبی کے لیے اذکار کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ آپ ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے (مسلم و ابوداؤد) نیز آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا  
کو دورانِ حج جب وہ حائضہ ہو گئیں تو انہیں فرمایا تھا کہ طواف کے علاوہ کبھی افعالِ سرانجام دو (بخاری) لہذا  
مذکورہ دلائل کے بعد اذکار کی مشروعیت میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔

1030- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمَا قَالَا: لَا يَقْرَأُ  
الْجُنْبُ وَالْحَائِضُ آيَةَ تَامَّةً يَقْرَأُ أَنْ  
پڑھیں۔ قرآن کا کوئی ٹکڑا یا حرف پڑھ لیں۔“

الْحَرْفُ. ❹

❶ ضعیف: ابن ابی شیبہ 340/2 باب الحائض لا تقضي الصلاة

❷ صحیح مسلم، کتاب الحيض (335) (68)

❸ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1305)

❹ ضعیف: ابن ابی شیبہ 102/1 باب من رخص للحنب أن يقرأ من القرآن

**فوائد:** ..... آیت قرآن کریم کی ایک چھوٹی سے چھوٹی اکائی ہے۔ ایک آیت پڑھنا گویا قرآن کی تلاوت کرنا ہے۔ جبکہ ایک آیت سے بھی کم پڑھنا تلاوت کے زمرے میں نہیں آتا بلکہ اذکار و دعا کی قسم بن جاتی ہے۔ لہذا جو اہل علم جنسی وحائضہ کے لیے تلاوت کو ناجائز تصور کرتے ہیں ان کے نزدیک وہ قرآن کی مکمل آیت تلاوت نہیں کر سکتے۔ جب کہ آیت کا کچھ حصہ پڑھنا اس کے لیے جائز ہے جیسا کہ ان کے لیے اذکار کے جواز کی گزشتہ فوائد میں بحث گزر چکی ہے۔

1031۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَرَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.....

عَنْ فِرَاسٍ عَنِ عَامِرِ الْجُنُبِ فراس کہتے ہیں کہ عامر نے کہا: ”حائضہ اور جنسی قرآن نہ پڑھیں۔“ وَالْحَائِضُ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ. ①

1032۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ أَوْ إِبْرَاهِيمَ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے یا اس بات سے منع کرتے تھے: ”کہ جنسی قرآن پڑھیں۔“ شُعْبَةُ يَنْهَى أَنْ يَقْرَأَ الْجُنُبُ. قَالَ شُعْبَةُ: کہتے ہیں: ”میں نے حائضہ کے متعلق بھی کتاب میں وَجَدْتُ فِي الْكِتَابِ وَالْحَائِضُ. ② پایا۔“

**فوائد:** ..... حائض و جنسی کے حق میں تلاوت قرآن مکروہ ہونا ہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے نیز جواز قراءت کے بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ان کا قول بخاری میں تعلقاً مروی ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ بھی ایام حیض میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو سوائے طواف کے سبھی افعال حج کی ادائیگی کی اجازت سے والی حدیث سے اس کے جواز کی طرف ہی گئے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف تلاوت قرآن کی ممانعت کے بارے آنے والی تقریباً تمام روایات ضعیف ہیں جن کو بنیاد بنا کر ائمہ نے اس کی تلاوت کو ناجائز ٹھہرایا ہے لہذا طرفین کے دلائل سے تلاوت قرآن کی کراہت راجح معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

1033۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ.....

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَرْبَعَةٌ لَا حَمَّادٍ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: چار شخص قرآن نہ پڑھیں: ”بیت الخلاء میں جانے والا، حمام میں جانے والا،

① حسن: ابن ابی شیبہ 102/1، 103 باب من كره أن يقرأ الحنب القرآن

② صحيح: مصنف عبدالرزاق (1307) وابن ابی شیبہ 102/1

الْحَمَّامِ وَالْجُنْبِ وَالْحَائِضِ إِلَّا الْآيَةَ  
وَنَحْوَهَا لِلْجُنْبِ وَالْحَائِضِ. ❶  
جنبی اور حائضہ مگر ایک آیت یا اس کے قریب پڑھ لینا  
جنبی اور حائضہ کے لئے جائز ہے۔“

1034- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ.....

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَحَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالُوا:  
الْحَائِضُ وَالْجُنْبُ يَسْتَفْتِحُونَ الْآيَةَ  
وَلَا يَتِيمُونَ آخِرَهَا. ❷  
حجاج نے کہا کہ عطاء اور حماد، ابراہیم اور سعید بن جبیر نے  
کہا: ”حائضہ اور جنبی کوئی آیت شروع کریں تو اسے آخر  
تک پورا نہ کریں۔“

1035- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ فِي  
الْحَائِضِ قَالَ: لَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ. ❸  
عاصم احول کہتے ہیں کہ ابو عالیہ نے حائضہ کے متعلق کہا:  
”وہ قرآن نہ پڑھے۔“

1036- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ.....

عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ  
تَرْقِي أَسْمَاءَ وَهِيَ عَارِكٌ. ❹  
ابن ابوملیکہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا حیض کی حالت میں  
اسماء کو دم کرتی تھیں۔“

1037- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ.....

حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: الْجُنْبُ  
يَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ. ❺  
ہشام کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جنبی اللہ کا ذکر کر سکتا  
ہے۔“

1038- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ:  
لَا يَقْرَأُ الْجُنْبُ وَلَا الْحَائِضُ وَلَا يُقْرَأُ  
فِي الْحَمَّامِ وَحَالَانِ لَا يَذْكُرُ الْعَبْدُ  
سیار نے کہا: ابو وائل کہتے تھے: ”کہا جاتا تھا کہ جنبی،  
حائضہ اور حمام میں جانے والا قرآن نہ پڑھے۔ دو حالتیں  
ایسی ہیں جن میں بندہ اللہ کا ذکر نہ کرے۔ بیت الخلاء میں

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 114/1، باب الرجل يذكر الله وهو على الخلاء أو يجمع

❷ ضعيف: ابن ابی شیبہ 102/1 من رخص للجنب أن يقرأ القرآن

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 103/1، باب من رخص للجنب

❹ صحیح: ابن ابی ملیکہ، وہ عبد اللہ بن عبید اللہ ہے۔

❺ صحیح: عبد الرزاق (1302)

فِيهِمَا اللَّهُ عِنْدَ الْخَلَاءِ وَعِنْدَ الْجَمَاعِ  
إِلَّا أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ بَدَأَ فَسَمَّى  
اللَّهَ. ❶

اور صحبت کے وقت، جب آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے تو  
بسم اللہ سے شروع کرے۔“

**فوائد:** ..... ”کہا جاتا تھا“ اس سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی صریح دلیل نہ تھی البتہ لوگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ (۱) حائضہ و جنبی (۲) حمام میں داخل ہونے والا (”حمام“ عرب میں جسم کو گرمانے، اس میں پسینے کے ذریعے فاسد مادوں کے اخراج کے لیے کمرے بنائے ہوتے تھے جن میں لوگ کپڑے وغیرہ اتار کر داخل ہوتے) (۳) بیت الخلاء جانے والا (۴) جماع کرنے والا، یہ تلاوت نہ کریں۔ یعنی ان حالتوں میں تلاوت ادب کے خلاف سمجھی جاتی تھی۔ لیکن حیض و جنابت کا حکم ذرا مختلف ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

1039- أَخْبَرَنَا يَعْلَى.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي  
الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَقْرَأُ قَالَ: لَا إِلَّا  
طَرَفَ الْآيَةِ. ❷

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاءؓ سے حائضہ کے متعلق  
پوچھا گیا کہ: ”کیا وہ قرآن پڑھ سکتی ہے؟“ انہوں نے  
کہا: ”آیات کے ٹکڑوں کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھ سکتی۔“

1040- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ.....

عَنْ أَبِي عَطَّافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:  
أَرْبَعٌ لَا يَحْرُمَنَّ عَلَى جُنْبٍ وَلَا حَائِضٍ  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ سَبَّحَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدَ  
اللَّهِ يَقْرَأُ الْجُنْبُ آيَةَ آيَةٍ؟ قَالَ: لَا  
يُعْجِبُنِي. ❸

ابوعطاف کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ نے کہا: ”چار چیزیں ایسی  
ہیں جو جنبی اور حائضہ پر حرام نہیں ہیں۔ سُبْحَانَ اللَّهِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ ابو محمد عبداللہ  
(دارمی) سے پوچھا گیا کہ کیا جنبی ایک ایک آیت پڑھ سکتا  
ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے اچھا نہیں لگتا (کہ وہ ایسا  
کرے۔)

[104]..... بَابُ الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ فَلَا تَسْجُدُ

حائضہ سجدہ سے تو سجدہ نہ کرے

1041- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

❶ صحیح: أخرجه مختصراً ابن أبي شيبة 102/1، باب من كره أن يقرأ الحنب القرآن

❷ صحیح: داری منفرد ہیں۔

❸ صحیح: دیکھئے سابقہ (1014)



عُبَيْدُ اللَّهِ.....

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَنِ الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ؟ قَالَ: لَا تَسْجُدُ لِأَنَّهَا صَلَاةٌ. ❶

مسلم بن صبیح سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حیض والی عورت کے متعلق پوچھا گیا: ”کیا وہ سجدہ کرے؟۔“ انہوں نے کہا: ”وہ سجدہ نہ کرے کیونکہ وہ نماز ہی ہے۔“

**فوائد:**..... حائضہ عورت جب اس سے بہتر فعل نماز ادا نہیں کر سکتی تو اس کے لیے سجدہ کیسے ضروری ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کا حکم بھی ندب ہے۔

1042- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ.....

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَآبِي الصُّحَى قَالَا: لَا تَسْجُدُ. ❷

حسن بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ ابراہیم اور ابو حنیفہ دونوں نے کہا: ”وہ سجدہ نہ کرے۔“

1043- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَمِيرٍ.....

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَا: لَيْسَ عَلَيْهَا ذَلِكَ الصَّلَاةُ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ. ❸

حجاج کہتے ہیں کہ ابراہیم اور سعید بن جبیر نے کہا: ”حائضہ پر سجدہ فرض نہیں ہے۔ نماز فرضیت میں اس سے بڑھ کر ہے۔“

1044- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ.....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مُنِعَتْ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. ❹

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”حیض والی عورت سجدہ سے بہتر چیز سے روک دی گئی یعنی نماز سے۔“

1045- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُنْدَرٌ.....

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تَسْجُدُ. ❺

اشعث کہتے ہیں کہ حسن نے کہا کہ: ”وہ سجدہ نہ کرے۔“

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 14/2

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ 14/2 باب الحائض تسمع السجدة

❸ ضعیف: ابن ابی شیبہ 14/2 باب الحائض تسمع السجدة

❹ اسنادہ ضعیف: لیکن ما قبل و مابعد سے تقویت حاصل ہو جاتی ہے، ابن ابی شیبہ 14/2 الحائض تسمع السجدة

❺ صحیح: ابن ابی شیبہ 14/2 الحائض تسمع السجدة

1046- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ.....

عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَرْأَةِ  
تَرَى الطَّهْرَ فَتَسْمَعُ السَّجْدَةَ؟ قَالَ: لَا  
تَسْجُدُ حَتَّى تَغْتَسِلَ. ❶

یونس کہتے ہیں کہ زہری نے اس عورت کے متعلق جسے پاکی  
نظر آئے اور وہ سجدہ کی آیت سنے، فرمایا: تو وہ سجدہ نہ  
کرے حتیٰ کہ غسل کرے۔

1047- أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا عَن وَاثِلِ بْنِ  
مُهَانَءَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ  
لِلنِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ  
فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لَيْسَتْ مِنْ عَلَيْهِ النِّسَاءِ  
لِمَ؟ أَوْ بِمَ؟ أَوْ فِيمَ؟ قَالَ: إِنَّكُنَّ تُكْفِرْنَ  
اللَّعْنَ وَتُكْفِرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ: وَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ: مَا مِنْ نَاقِصِي الدِّينِ وَالْعَقْلِ  
أَغْلَبَ لِلرِّجَالِ ذَوِي الْأَمْرِ عَلَى  
أَمْرِهِمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِ اللَّهِ:  
مَا نَقْصَانُ عَقْلِيهَا؟ قَالَ جُعِلَتْ شَهَادَةُ  
امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ. قَالَ: سَأَلْنَا  
نُقْصَانَ دِينِهَا؟ قَالَ: تَمُكُّ كَذَا  
وَكَذَا مِنْ يَوْمٍ وَآيَلَةَ لَا تُصَلِّي لِلَّهِ  
صَلَاةً. ❷

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عورتوں سے  
فرمایا: ”صدقہ کرو کیونکہ تم زیادہ آگ والیاں ہو۔“ تو ایک  
عورت نے جو اونچے درجے والی عورتوں میں سے نہیں تھی،  
کہا کیوں؟ کس وجہ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیونکہ  
تم زیادہ لعنت کرتی ہو اور شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔“  
ابن مہانہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے یہ بھی کہا: ”دین اور عقل  
میں ناقص ہو کر عورتوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے جو اختیار  
والے مردوں کے اختیار پر غالب ہو۔“ ایک شخص نے کہا:  
ان کی عقل میں کیا نقصان ہے؟ تو انہوں نے کہا: دو  
عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر قرار دی گئی ہے۔ راوی  
کہتے ہیں کہ پوچھا گیا کہ ان کے دین کا کیا نقصان ہے؟  
انہوں نے کہا: ”وہ کئی کئی رات اور دن رکی رہتی ہیں اور  
اللہ کے لیے نماز نہیں پڑھتیں۔“

**فوائد:** ..... اس حدیث سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) عورتوں کی خطاؤں کی کثرت کی  
بنا پر انہیں صدقے کا خصوصی حکم ہے (۲) صدقہ جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کرنے اور مصائب سے چھٹکارے کا سبب  
ہے (۳) جہنم میں اکثر آبادی عورتوں کی ہوگی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خاندانوں کی ناشکری اور آپس میں لعن

❶ صحیح: داری منفرد ہیں۔

❷ حسن: وائل بن کی وجہ سے۔

طعن بہت کرتی ہیں (۳) عورت، مرد کے مقابلہ میں دینی اور دنیوی اعتبار سے کم ہے (۵) دو عورتوں کی گواہی ان کے نقصانِ عقل کی وجہ سے ایک مرد کے قائم مقام ہوگی۔ انفرادی اعتبار سے اگرچہ کوئی عورت کسی مرد سے زیادہ ذہین ہو سکتی ہے بہر حال مجموعی اعتبار سے عقل و دین میں مرد ہی کو فوقیت حاصل ہے اور یہ حدیث اس کی صریح دلیل ہے۔

[105]..... بَابُ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَصَلِّي فِي ثَوْبِهَا إِذَا طَهَّرَتْ

حائضہ عورت کا اپنے کپڑوں میں نماز پڑھنا جب وہ پاک ہو جائے

1048- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِذَا طَهَّرَتِ الْمَرْأَةُ  
مِنَ الْحَيْضِ فَلْيَسْبِعْ ثَوْبَهَا الَّذِي يَلِي  
جِلْدَهَا فَلْيَغْسِلْ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَى  
ثُمَّ تَصَلِّي فِيهِ. ①

عبدالرحمن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”جب عورت حیض سے پاک ہو جائے  
تو اپنے اس کپڑے کو تلاش کرے جو اس کے جسم پر لگا تھا  
پھر اس کی گندگی کو دھو کر اس میں نماز پڑھ سکتی ہے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا کہ حائضہ کا جسم پاک ہی ہوتا ہے وہ نجس نہیں ہوتا۔ نجاست حقیقی نہیں بلکہ حکمی  
ہے اس لیے اس سے مس ہونے والا کپڑا یا کوئی دوسری چیز پاک ہی متصور ہوں گے ان میں نماز ادا کرنے میں  
کوئی حرج نہیں البتہ حیض کا خون ناپاک ہے وہ اگر کپڑوں کو لگا ہوگا تو اسے دھونا یا اچھی طرح کھرج کر صاف  
کر لینا ضروری ہے۔

1049- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ  
يَكُونُ لِأَحَدَانَا الدَّرْعُ فِيهِ تَحِيضٌ وَفِيهِ  
تُجْنِبُ ثُمَّ تَرَى فِيهِ الْقَطْرَةَ مِنْ دَمٍ  
حَيَّضَتِهَا فَتَقْصَعُهُ بِرِيقِهَا. ②

عطا کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم میں سے کسی  
عورت کے پاس تھیں ہوتی تھی اسی میں اسے حیض آتا اور  
وہ اس میں جنبی ہوتی تو پھر اگر اس میں اپنے حیض کے خون  
کا کوئی قطرہ دیکھتی تو اسے تھوک لگا کر اپنے ناخنوں سے مل  
دیتی تھی۔“

① صحیح: البيهقي، كتاب الصلاة، باب ذكر البيان أن النضح ..... 604/2 - 407

② صحیح ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب المرأة تغسل ثوبها الذي نلبس في حیضها (364) و عبدالرزاق (1229)

1050- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَدَلِيُّ.....

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: إِنَّ  
إِحْدَاكُنَّ تَسْبِقُهَا الْقَطْرَةُ مِنَ الدَّمِ فَإِذَا  
أَصَابَتْ إِحْدَاكُنَّ ذَلِكَ فَلْتَقْصِعْهُ  
بِرِيقِهَا. ❶

حسن رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ ام سلمہ نے کہا:  
”تم سے کسی ایک کو خون کا قطرہ نظر آتا ہے جب تم میں  
سے کسی کو یہ معاملہ درپیش ہو تو اس پر تھوک لگا کر اپنے  
ناخنوں سے مل دے۔“

1051- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ.....

عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
إِذَا غَسَلَتِ الْمَرْأَةُ الدَّمَ فَلَمْ يَذْهَبْ  
فَلْتَغْيِرْهُ بِصُفْرَةٍ وَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ. ❷

معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:  
”جب کوئی عورت خون دھوئے پھر بھی اس کا نشان نہ  
جائے تو اس کپڑے کو ورس کے زرد رنگ سے یا زعفران  
سے متغیر کر دے۔“

**فوائد:** ..... یعنی خون دھونے کے بعد اس کا اثر و نشان باقی بھی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ  
پچھلے دنوں آثار سے بھی واضح ہے لیکن اس کی بدنمائی کو چھپانے کے لیے اس کا رنگ تبدیل کرنا اچھا ہے۔

1052- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرَّشِكِ قَالَ: سَمِعْتُ.....

مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهَا  
امْرَأَةٌ: الدَّمُ يَكُونُ فِي التُّوبِ فَأَغْسِلْهُ  
فَلَا يَذْهَبْ فَأَقْطِعْهُ قَالَتْ الْمَاءُ  
طَهُورٌ. ❸

معاذہ عدویہ کہتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی عورت نے کہا:  
”کپڑے میں خون دھونے اس کا نشان باقی رہے تو میں  
اسے کاٹ دیتی ہوں۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”پانی پاک کر  
دیتا ہے۔“

1053- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّبَالَيْسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ.....

حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ  
خِلَاسَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ  
تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُو الْقَاسِمِ

جابر بن صبح کہتے ہیں کہ میں نے خلاس بن عمرو سے سنا وہ  
کہہ رہے تھے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا  
کہ ”رسول اللہ ﷺ ابو القاسم ایک ہی اور ضعیفی میں میرے

❶ ضعیف: ابوبکر الحدادی متروک الحدیث ہے۔ داری مفرد ہیں۔

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب المرأة تغسل ثوبها (357) والبيهقي، کتاب الصلاة، باب ما يستحب من

استعمال..... 408/2

❸ صحیح: البيهقي، کتاب الصلاة، باب ذكر البيان ان الدم..... 408/2

ساتھ ہوتے اور میں حیض کی حالت میں لیٹی ہوتی۔ اگر آپ ﷺ کو مجھ سے کچھ لگ جاتا تو آپ ﷺ اسے دھو ڈالتے اس کے علاوہ باقی کپڑا نہ دھوتے۔ اور اسی میں نماز پڑھ لیتے۔ پھر واپس آتے اور پھر اگر آپ ﷺ کو مجھ سے کوئی چیز لگ جاتی تو اسی طرح کرتے۔ اتنی ہی جگہ دھوتے باقی کپڑے کو نہ دھوتے اور اسی میں نماز پڑھ لیتے۔“

**فوائد:** ..... (۱) معلوم ہوا حائضہ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا جائز ہے (۲) وہ طاہرہ ہی ہے (۳)

جبئی کا بھی یہی حکم سمجھا جائے گا۔ موجودہ دور میں کسی بھی صابون سے طہارت حاصل کر لینا درست ہے۔

1054- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ.....

حماد کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”عورت کو جن کپڑوں میں حیض آئے اگر اسے خون لگے تو اسے دھو دے۔ ورنہ اسے دھونا لازم نہیں ہے۔ اگر اسے اس میں پسینہ آئے تو اسے یہ کافی ہے کہ اس پر پانی کے چھینٹے مارے۔“

عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: فِيمَا تَلِسُ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ وَهِيَ حَائِضٌ إِنْ أَصَابَهُ دَمٌ غَسَلَتْهُ وَإِلَّا فَلَيْسَ عَلَيْهَا غَسْلُهُ وَإِنْ عَرَفَتْ فِيهِ فَإِنَّهُ يُجْزئُهَا أَنْ تَنْضَحَهُ. ②

1055- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى.....

عثمان کہتے ہیں مجاہد نے کہا: ”حائضہ اپنے انہیں کپڑوں میں نماز پڑھ لے جس میں اسے حیض آیا اگر اسے خون لگ جائے تو خون والی جگہ کو دھو دے۔“

عَنْ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ تُصَلِّي فِي ثِيَابِهَا الَّتِي تَحِضُّ فِيهَا إِلَّا أَنْ يُصِيبَ شَيْئًا مِنْهَا دَمٌ فَتَغْسِلَ مَوْضِعَ الدَّمِ. ③

1056- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ.....

① صحیح: مسند موسیٰ میں اس کے شاہد موجود ہیں۔

② صحیح: ابن ابی شیبہ، باب فی المرأة یصیب ثیابها من دم حیضها (95/1)

③ صحیح: ابن ابی شیبہ، باب فی المرأة یصیب ثیابها من دم حیضها (96/1)

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: اسما بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق پوچھا جو کپڑوں کو لگ جاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے کھرچ کر اس پر پانی کے چھینٹے مارو۔“

1057- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ.....

عَنْ مُعِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”حیض والی عورت کے کپڑے کو جب خون نہ لگا ہو تو وہ اپنے کپڑے نہ دھوئے۔“

1058- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ.....

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: اسما بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ایک عورت سے سنا جو رسول اللہ ﷺ سے اپنے کپڑوں کے متعلق پوچھ رہی تھی کہ وہ جب حیض سے پاک ہو جائے تو انہیں کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تجھے ان میں خون نظر آئے تو اسے کھرچ دے پھر اسے پانی لگا کر اٹھیوں سے مل دے۔ پھر اس پر چھینٹے مار کر اس میں نماز پڑھ لے۔“

1059- أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَابِتِ الْحَدَّادِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصِنٍ.....

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ فَقَالَ: اغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَحَكِّيهِ ام قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق پوچھا جو کپڑوں میں لگ جاتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور بیری سے دھو دو اور

① متفق علیہ: أخرج البخاری، كتاب الوضوء، باب غسل الدم (227) ومسلم، كتاب الطهارة، باب النجاسة (291)

② صحیح: دارمی مفرد ہے۔

③ صحیح: دیکھئے سابقہ (799، 1056)

بِضَلْعٍ ①

اسے انگلیوں سے مل دو۔“

**فوائد:** ..... بیری کے پتوں میں چونکہ صفائی کی اہلیت زیادہ ہوتی ہے لہذا اس کا بھی ذکر کر دیا ورنہ اس کا استعمال ضروری نہیں۔

1060- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ.....

سَمِعْتُ كَرِيمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ  
وَسَأَلْتُهَا امْرَأَةً فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ يُصِيبُ  
ثَوْبَهَا مِنْ دَمٍ حَيْضَتِهَا؟ فَقَالَتْ:  
لَتَغْسِلُهُ بِالْمَاءِ قَالَتْ: فَإِنَّا نَغْسِلُهُ فَيَبْقَى  
أَثْرُهُ؟ قَالَتْ: إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ. ②

کریمہ کہتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، ان سے  
کسی عورت نے پوچھا تھا کہ عورت کے کپڑے کو حیض کا  
خون لگ جاتا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”اسے چاہئے کہ  
اسے پانی سے دھو ڈالے۔“ اس نے کہا: ”ہم اسے دھوتے  
ہیں تو اس کا نشان باقی رہتا ہے؟“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:  
”یقیناً پانی پاک کر دیتا ہے۔“

1061- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ.....

حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:  
كَانَتْ عَائِشَةُ تَرَى الشَّيْءَ مِنْ  
الْمَحِيضِ فِي ثَوْبِهَا فَتَحْتَهُ بِالْحَجَرِ أَوْ  
بِالْعُودِ أَوْ بِالْقُرْنِ ثُمَّ تَرُشُّهُ. ③

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے  
کپڑوں میں جب حیض سے کچھ لگا ہوا دیکھتی تو اسے پتھر،  
لکڑی یا سینگ سے کھرچ دیتی، پھر اس پر چھینٹے مارتی۔“

[106]..... بَابُ فِي عَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ

حائضہ اور جنبی کے پسینہ کے متعلق

1062- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ  
جُبَيْرٍ عَنِ الْجُنُبِ يَعْرِقُ فِي الثَّوْبِ ثُمَّ  
يَمْسَحُهُ بِهِ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ. ④

عثمان بن حنیم کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے جنبی کے  
پسینہ کے متعلق پوچھا جو کپڑوں میں ہو پھر وہ اسے مس کرے؟  
انہوں نے کہا: ”اس میں کوئی حرج نہیں۔“

① صحیح: احمد 6/356، وابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب المرأة تغسل ثوبها الذي تحيض فيه (363)

② حسن: ابن ابی شیبہ 1/198، باب فی الدم یغسل من الثوب فیبقی اثره نیز (1253) میں صحیح سند سے گزر چکی ہے۔

③ صحیح: عبدالرزاق (1228)

④ صحیح: ابن ابی شیبہ 1/191، باب فی الجنب یعرق فی الثوب

**فوائد:** ..... جنبی کا جسم پاک ہوتا ہے لہذا اس سے نکلنے والے پسینے کا بھی یہی حکم ہوگا جیسا کہ سابق ولاحق آثار اس بات پر شاہد ہیں جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے بعد کھسک گئے تھے تو واپسی پر جب وہ غسل کر کے آئے تو ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ مومن پاک ہی ہوتا ہے۔ (مفہوم) اس حدیث سے امام بخاری رضی اللہ عنہ نے بھی جنبی پسینے کے پاک ہونے پر استدلال کیا ہے۔

1063۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُفَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِعَرَقِ الْجُنُبِ فِي الثَّوْبِ بَأْسًا. ①  
عبداللہ بن عثمان بن حنفیم کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اس بات میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے کہ جنبی کا پسینہ کپڑے میں لگ جائے۔

1064۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ.....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا. ②  
عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ امام شعبی رضی اللہ عنہ بھی اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

1065۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ.....

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَا كُنْتُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَأَنْوَاعٍ يَجِدُونَ ثَوْبَيْنِ فَقَالَ إِذَا اغْتَسَلْتَ الْتَسَّ تَلْبَسُهُ لَذَاكَ بِذَاكَ. ③  
حمید کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کے پاس دو کپڑے نہیں تھے اور حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جب تم غسل کرتے ہو تو ان کو نہیں پہننے ہو تو یہ اسی وجہ سے ہے۔“

1066۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ عَائِشَةَ سَأَلَتْ عَنْ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَلْبَسُ الثَّوْبَ فَيَعْرِقُ فِيهِ فَلَمْ تَرَهُ بِأَسًا. ④  
قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو عورت سے صحبت کرے پھر کپڑے پہنے تو اس میں پسینہ آئے؟ تو اس میں انہوں نے کوئی حرج نہ سمجھا۔“

1067۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ.....

① صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

② صحیح: ابن ابی شیبہ 1/191، باب فی الحب یرق فی الثوب

③ صحیح: دارمی بیان کرنے میں مفرد ہیں۔

④ صحیح: عبدالرزاق (1431) وابن ابی شیبہ 1/191، باب فی الحب یرق فی الثوب



عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَأْسَ  
أَنْ يَغْرُقَ الْجُنْبُ وَالْحَائِضُ فِي الثُّوبِ  
يُصَلِّي فِيهِ. ❶

ابن جریج کہتے ہیں کہ امام عطاء رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اس بات  
میں کچھ حرج نہیں کہ جنسی اور حائضہ اس کپڑے میں نماز  
پڑھیں جس میں انہیں پسینہ آئے۔“

1068- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ .....

عَنْ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْجُنْبِ  
يَغْرُقُ فِي ثَوْبِهِ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ وَلَا  
يَنْصَحُهُ بِالْمَاءِ. ❷

ابو حمزہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے جنسی شخص کے متعلق  
کہا: ”اس کے کپڑے میں پسینہ آئے تو اس کو کچھ نقصان  
نہیں اور نہ ہی وہ پانی سے اس پر چھینٹے مارے۔“

1069- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ .....

عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَائِضِ  
إِذَا عَرِقَتْ فِي ثِيَابِهَا فَإِنَّهُ يُجْزئُهَا أَنْ  
تَنْصَحَهُ بِالْمَاءِ. ❸

حماد کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”حائضہ کو جب  
کپڑے میں پسینہ آئے تو پانی سے چھینٹے مارنا ہی اس کے  
لئے کافی ہے۔“

**فوائد:** ..... چھینٹے مارنا محض تکلف ہی ہے جبکہ سابقہ فوائد و آثار سے معلوم ہو چکا ہے کہ جنسی کا پسینہ پاک ہوتا ہے۔

1070- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ .....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ كَانَ يَغْرُقُ فِي  
الثُّوبِ وَهُوَ جُنْبٌ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ. ❹

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جنابت کی حالت میں  
کپڑوں میں پسینہ آتا تھا پھر وہ انہی کپڑوں میں نماز پڑھ  
لیتے تھے۔“

1071- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ حَسَّانٍ .....

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ لَمْ  
يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِغَرَقِ الْحَائِضِ  
وَالْجُنْبِ. ❺

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حائضہ اور جنسی کے پسینہ  
میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

❶ ضعیف: ابن ابی شیبہ 191/1، باب فی الجنب یغرق فی الثوب

❷ ضعیف: ابن ابی شیبہ 191/1، باب فی الجنب یغرق فی الثوب

❸ صحیح: سابقہ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔

❹ صحیح: مالک، کتاب الطهارة، باب جامع غسل الجنابة (89) وابن ابی شیبہ 191/1، باب فی الجنب یغرق فی الثوب

❺ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1430) وابن ابی شیبہ 191/1 باب فی الجنب یغرق فی الثوب

## [107]..... باب مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

حائضہ سے بوس و کنار یا مباشرت کرنا

1072- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مَا يَحِلُّ لِي مِنْ أَمْرَاتِي وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: لَتَشُدَّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَانِكَ بِأَعْلَاهَا. ❶

زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ میرے لئے میری حائضہ بیوی سے کیا چیز حلال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اپنا تہہ بند مضبوطی سے باندھے، پھر اس سے اوپر والے حصہ پر تجھے اختیار ہے۔“

**فوائد:**..... یہ حدیث اگرچہ معطل ہونے کی بنا پر ضعیف ہے بہر حال مسئلہ اسی طرح ہے، کہ حیض کی حالت میں عورت سے مباشرت کرنے یعنی جسم سے جسم ملانے میں کوئی حرج نہیں۔ عورت اپنا لنگوٹ باندھ لے تاکہ حیض کا خون نہ لگے اور مرد حرام جگہوں سے بچا رہے۔ اس کے بعد عورت کے بقیہ جسم سے فائدہ بلاشبہ جائز ہے جیسا کہ آئندہ آثار و احادیث سے بات مزید واضح ہو جائے گی۔

1073- أَخْبَرَنَا خَالِدُ حَدَّثَنَا مَالِكُ.....

عَنْ نَافِعٍ قَالَ: أُرْسِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لِيَسْأَلَهَا: هَلْ يَبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَتْ: لَتَشُدَّ إِزَارَهَا عَلَى أَسْفَلِهَا ثُمَّ يَبَاشِرُهَا. ❷

نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ ”کیا آدمی اپنی حائضہ بیوی سے مباشرت کر سکتا ہے؟“ تو انہوں نے کہا: ”عورت اچھی طرح ازار باندھے پھر وہ آدمی اس سے مباشرت کر سکتا ہے۔“

1074- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيْبِ.....

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا فِي مَرَاتِحِهَا وَبَيْنَ أَفْحَادِهَا

حماد کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ: ”حائضہ سے اس کا شوہر اس کے پیٹ کے نیچے اور زانوں میں صحبت کر سکتا

❶ معطل، ضعیف: مالک کتاب الطهارة، باب ما يحل للرجل امرأته وهي حائض (95) والبيهقي، كتاب النكاح، باب

أتيان الحائض 191/7

❷ رجالة ثقات: مالك، كتاب الطهارة، باب ما يحل للرجل من امرأته وهي حائض (97) والبيهقي كتاب النكاح، باب

إتيان الحائض 190/7-191

ہے جب اسے انزال ہو جائے تو عورت کو جو کچھ لگا ہوا ہو  
 اسے دھولے اور وہ شخص غسل کرے۔“ ❶

**فوائد:** ..... اس سے معلوم ہوا کہ سلف کے نزدیک سمیلین چھوڑ کر باقی اعضاء سے استمتاع جائز ہے، مزید آئندہ اثر ملاحظہ کیجیے۔

1075- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى.....

عبد اللہ بن عدی کہتے ہیں کہ میں نے عبد الکریم سے حائضہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ابراہیم (نخعی) فرماتے تھے: ”ام عمران (ان کی بیوی) جانتی ہے کہ میں اس کے سرین میں چوٹ لگاتا ہوں جب کہ وہ حائضہ ہوتی تھی۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَائِضِ فَقَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَقَدْ عَلِمْتُ أُمَّ عِمْرَانَ أَنِّي أَطْعَمُ فِي أَلْتَيْهَا يَعْنِي وَهِيَ حَائِضٌ. ❶

1076- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ.....

مالک بن مغول کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے عطاء سے حائضہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے خون والی جگہ کے علاوہ کچھ حرج نہیں سمجھا۔“

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَطَاءً عَنِ الْحَائِضِ فَلَمْ يَرَبِمَا دُونَ الدَّمِ بَأْسًا. ❶

1077- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

اسود کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”جب میں حائضہ ہوتی تو نبی ﷺ مجھے حکم دیتے، میں تہ بند باندھتی اور آپ ﷺ مجھ سے مباشرت کرتے۔“

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ إِذَا حِضْتُ أَمْرِي النَّبِيُّ ﷺ فَاتَرَرُ وَكَانَ يَبَاسِرُنِي ❶

1078- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

❶ صحیح: عبدالرزاق (971) معناه

❷ صحیح: دارمی مفرد ہیں۔

❸ منقطع، ضعیف: مالک نے عطاء سے نہیں سنا۔ دارمی بیان کرنے میں مفرد ہیں۔

❹ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الحيض، باب مباشرة الحائض (300) ومسلم کتاب الحيض، باب مباشرة

الحائض فوق الإزار (293)

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حیض کی حالت میں آدمی کے لئے اس کی بیوی سے کیا حلال ہے؟ انہوں نے کہا: ”جو تہہ بند سے اوپر ہے۔“

حَدَّثَنِي مِيمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَتْ: مَا فَوْقَ الْإِزَارِ. ❶

**فوائد:** ..... تہہ بند سے نیچے بھی مثلاً عورت کی رانیں اور ناٹگوں سے بھی استمتاع میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا اثر بھی آگے آ رہا ہے جس سے زیریں حصے سے استمتاع کا جواز ملتا ہے۔

1079- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عِيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ.....

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: ”جب آدمی کی بیوی حائضہ ہو تو آدمی پر اس سے کیا چیز حرام ہے؟ انہوں نے کہا: ”جماع کے علاوہ ہر چیز حلال ہے۔“ مسروق کہتے ہیں: میں نے کہا: ”جب وہ دونوں احرام کی حالت میں ہوں تو آدمی کے لئے اس کی بیویوں سے کیا چیز حلال ہے؟“ اس نے کہا: ”بات چیت کے علاوہ ہر چیز حرام ہے۔“

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا؟ قَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ غَيْرِ الْجِمَاعِ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِنْهَا إِذَا كَانَا مُحْرَمَيْنِ؟ قَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ غَيْرِ كَلَامِهَا. ❷

**فوائد:** ..... یہ چھوٹا ایام حیض میں ہے جب دونوں حلال ہوں جبکہ احرام کی حالت میں یہ بھی جائز نہیں۔

1080- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ.....

ایک آدمی کہتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک شخص سے کہا: ”خون کے وقت پرہیز کرو۔“

عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِإِنْسَانٍ اجْتَنِبْ شِعَارَ الدَّمِ. ❸

1081- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ، باب فی الرجل مالہ من امرأته اذا كانت حائضًا 255/4

❷ صحیح: سابقہ حدیث عائشہ ملاحظہ کیجئے۔

❸ ضعیف: الجلد بن ایوب ضعیف ہے نیز عائشہ سے بیان کرنے والا مجہول ہے۔

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا  
كَفَّ الْأَدَى يَعْْنَى الدَّمَ. ❶  
اسماعیل کہتے ہیں کہ شععی نے کہا: ”جب ناپاکی یعنی خون  
سے بچا، تو کوئی حرج نہیں۔“

**فوائد:** ..... شععی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ان کے تفرّد پر محمول کیا جائے گا۔

1082- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.....

عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ  
تُؤْتَى الْحَائِضُ بَيْنَ فَحْلِهَا وَفِي  
سُرِّيَّهَا. ❷  
لیث کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”اس بات میں کچھ حرج نہیں  
کہ حائضہ سے اس کے زانوؤں اور ناف کی جگہ سے آیا  
جائے۔“

1083- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ لَيْثٍ.....

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُقْبَلُ بِهِ وَيُدْبَرُ إِلَّا  
الدُّبْرَ وَالْمَحِيضَ. ❸  
مجاہد سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”عورت سے آگے  
اور پیچھے سے صحبت کی جائے مگر دبر اور حیض (حیض والی  
جگہ) سے بچا جائے۔۔“

1084- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فِي لِحَافٍ فَوَجَدْتُ مَا تَجِدُ  
النِّسَاءُ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
”مَا لِكَ أَنْفِسْتِ؟“ قُلْتُ: وَجَدْتُ مَا  
تَجِدُ النِّسَاءُ قَالَ: ”ذَلِكَ مَا كَتَبَ اللَّهُ  
عَلَى بَنَاتِ آدَمَ“ قَالَتْ: فَقُمْتُ  
فَأَصْلَحْتُ مِنْ شَأْنِي ثُمَّ رَجَعْتُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”ادْخُلِي فِي اللَّحَافِ“  
فَدَخَلْتُ. ❹  
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ایک لِحاف میں رسول اللہ ﷺ  
کے ساتھ تھی میں نے وہ چیز پائی جو عورتیں پاتی ہیں۔ میں  
اٹھ کر کھڑی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے کیا  
ہوا؟ کیا تجھے حیض آیا ہے؟“ میں نے کہا: ”میں وہ چیز پاتی  
ہوں جو عورتیں پاتی ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ وہ  
چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے لکھ دی ہے۔“  
ام سلمہ کہتی ہیں: ”میں کھڑی ہوئی اور اپنی حالت درست کی  
پھر واپس آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لِحاف میں  
داخل ہو جاؤ۔“ میں داخل ہو گئی۔

❶ صحیح: أخرجه الطبري في التفسير 384/2

❷ ضعيف: ليث بن أبي سليم ضعيف ہے۔ لیکن ابن ابی شیبہ 256/4 میں حسن کا اثر اس کا شاہد ہے جو کہ حسن درجے کا ہے۔

❸ ضعيف: ليث بن أبي سليم ضعيف ہے۔ داری بیان کرنے میں اکیلے ہیں لیکن سابقہ اثر دیکھیے۔

❹ حسن: احمد 298/6 وابن ماجه، كتاب الطهارة، باب ما للرجل من امرأته إذا كانت حائضاً (637)

**فوائد:** ..... معلوم ہوا حالت حیض میں ویسے نہیں لیٹنا جائے گا بلکہ تہہ بند، لنگوٹ وغیرہ کا اہتمام لیٹنا

جائز ہے۔

1085- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ .....

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لحاف میں لیٹی ہوئی تھی۔ تو مجھے حیض آ گیا میں کھسک گئی میں نے اپنے حیض کے کپڑے پکڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تجھے حیض آیا ہے؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے (بعد ازاں پھر) بلایا اور میں پھر آپ کے ساتھ کھیل میں لیٹ گئی۔ زینب بنت ام سلمہ کہتی ہیں ”کہ ام سلمہ اور رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں ایک ہی برتن میں غسل کرتے۔ اور روزے کی حالت میں آپ ﷺ ان کو بوسہ دیتے۔“

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعَةً فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَأَنْسَلْتُ فَأَخَذْتُ يَابَ حِضَّتِي فَقَالَ: أَنْفَسْتُ؟“ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ: دَعَانِي فَأَضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ قَالَتْ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَسِلَانِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَكَانَ يُقْبِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ. ①

**فوائد:** ..... اس سے درج ذیل مزید باتیں معلوم ہوئیں: (۱) میاں بیوی اکٹھے غسل کر سکتے ہیں

(۲) روزے کی حالت میں بوس و کنار کیا جاسکتا ہے لیکن یہ اجازت اس کے لیے ہے جس کو اپنی طبیعت پر ضبط و کنٹرول حاصل ہے اگر حرام کے ارتکاب کا خدشہ ہو تو پھر بیچنا ہی بہتر ہے۔

1086- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ .....

عبد اللہ بن شداد کہتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی سے حیض کی حالت میں تہ بند سے اوپر مباشرت کرتے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْأِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ فَوْقَ الْإِزَارِ وَهِيَ حَائِضٌ. ②

① متفق علیہ أخرجه البخاری، کتاب الحيض، باب من سَمِيَ النِّفَاسَ حَيْضًا (298) و مسلم، کتاب الحيض، باب الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد (296)

② صحيح ويكفي سنن البيهقي 191/7

1087- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ.....

عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَمْرٍو بْنِ شُرْحِبِيلَ،  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
يَأْمُرُ إِحْدَانًا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ  
عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ يَبَاشِرُهَا. ❶

ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل،  
”جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ ﷺ  
مضبوطی سے تہ بند باندھنے کا حکم دیتے پھر آپ ﷺ اس  
سے مباشرت کرتے۔“

1088- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ  
كُنْتُ أَتَزُرُّ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُدْخِلُ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي لِحَافِهِ. ❷

ابو میسرہ کہتے ہیں کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا: ”میں حیض  
کی حالت میں تہ بند باندھتی پھر رسول اللہ ﷺ کے  
ساتھ لِحاف میں داخل ہوتی۔“

1089- أَخْبَرَنَا عَمْرٍو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: سَأَلَ ابْنُ  
جُبَيْرٍ مَا لِلرَّجُلِ مِنْ أَمْرَائِهِ إِذَا كَانَتْ  
حَائِضًا؟ قَالَ: مَا فَوْقَ الْإِزَارِ. ❸

یزید بن ابوزیاد کہتے ہیں ابن جبیر سے سوال کیا گیا کہ مرد  
کے لئے اپنی حائضہ بیوی سے کون سی چیز حلال ہے؟  
انہوں نے کہا: ”جو تہ بند سے اوپر ہو۔“

1090- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمِيْدَةَ فِي  
الْحَائِضِ قَالَ الْفَرَّاشُ وَاحِدٌ وَاللُّحْفُ  
شَتَّى فَإِنْ كَانُوا لَا يَجِدُونَ رَدَّ عَلَيْهَا  
مِنْ لِحَافِهِ. ❹

محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عبیدہ نے حائضہ کے متعلق  
کہا: ”بستر ایک ہو اور لِحاف الگ الگ ہوں اگر وہ نہ پائے  
تو آدمی اپنا لِحاف اس پر ڈال دے۔“

1091- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ:

محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ شریح نے کہا: ”آدمی کے لئے

❶ صحیح: سابقہ (1077) کے تحت تخریج ملاحظہ کریں۔

❷ صحیح: البیہقی، کتاب الطهارة، باب الرجل یصیب من الحائض ما دون الجماع 1/314

❸ ضعیف: یزید بن ابی زیادہ ضعیف ہے۔ ابن ابی شیبہ 4/254، باب فی الرجل ماله من امرأته وہی حائض

❹ صحیح: أخرجه الطبری فی التفسیر 2/382

لَهُ مَا فَوْقَ السَّرَرِ أَوْ السَّرَّةِ. ❶ اس کی حائضہ بیوی سے ناف سے اوپر جائز ہے۔“

**فوائد:** ..... یہ احتیاط کے زیادہ قریب ہے البتہ ٹانگوں سے استمتاع بھی جائز ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے اور آئندہ بھی آرہا ہے۔

1092- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ .....  
 يَزِيدَ بْنِ بَابُوَسَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَشَّحُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَيُصِيبُ مِنْ رَأْسِي وَيَنِي وَيَبْنَهُ ثَوْبٌ. ❷

یزید بن بابنوس کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ حیض کی حالت میں مجھے چمپا لیتے اور میرے سر کا بوسہ لیتے اور میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کپڑا ہوتا۔“

1093- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ .....  
 عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَأُخْرَجُوا مِنْ الْبَيْتِ وَلَمْ تَكُنْ مَعَهُمْ فِي الْبُيُوتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى﴾ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَأَنْ يُشَارِبُوهُنَّ وَأَنْ يَكُنَّ مَعَهُمْ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتْ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ هَذَا أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ فَجَاءَ عَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ”یہودیوں کی کسی عورت کو جب حیض آتا تو وہ اس کے ساتھ نہ کھاتے اور نہ پیتے بلکہ اسے گھر سے نکال دیتے۔ اور وہ ان کے ساتھ گھروں میں نہ رہتی۔“ تو نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”سوال کرتے ہیں آپ سے حیض کے متعلق کہہ دیجئے کہ وہ تکلیف و گندگی ہے۔“ (البقرہ: ۲۲۲) تب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ: ”وہ اپنی عورتوں کے ساتھ کھائیں پیئیں اور انہیں اپنے ساتھ گھروں میں رکھیں اور لوگ ان کے ساتھ جماع کے علاوہ ہر کام کریں۔“ تو یہودیوں نے کہا: ”یہ جب ہمارے کسی کام کو چھوڑنا چاہتا ہے تو اس میں ہماری مخالفت کرتا ہے۔“ عباد بن بشر اور اسید بن حفیر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اس کی خبر دی اور کہا: ”اے اللہ کے رسول!

❶ صحیح: عبدالرزاق (1239) والتفسیر للطبری 384/2

❷ صحیح: ابوداؤد الطیالسی 62/1 (238) والبیہقی فی الحيض، باب مباشرة الحائض فيما فوق الإزار 312/1



ہم لوگ حیض کی حالت میں ان سے صحبت نہ کریں۔“ تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ سخت متغیر ہو گیا حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ ان دونوں سے ناراض ہو گئے ہیں وہ دونوں اٹھ کر باہر چلے گئے اور آپ ﷺ کے پاس دودھ کا ہدیہ بھیجا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلایا۔ وہ دونوں آئے تو ہم نے جان لیا کہ آپ ﷺ ان سے ناراض نہیں ہوئے۔“

فَأَخْبَرَاهُ بِذَلِكَ وَقَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ؟ فَتَمَعَّرَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَمَعَّرًا شَدِيدًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلْتُهُمَا هَدِيَّةً لَبِنٍ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آثَارِهِمَا فَرَدَّهُمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا. ❶

**فوائد:** ..... یہ زیادہ احتیاط کی بات ہے کہ رخصت کے باوجود حائضہ سے دور رہنا، اگر ایسا ہو تو بہت

اچھا ہے۔

1094- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ .....

شیبہ بن ہشام را سبی کہتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبد اللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی بیوی کے ساتھ حیض کی حالت میں ایک ہی لحاف میں لیٹتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ”ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خاندان کے لوگ حیض کی حالت میں ان سے الگ رہتے تھے۔“

حَدَّثَنِي شَيْبَةُ بْنُ هِشَامٍ الرَّاسِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الرَّجُلِ يُصَاجِعُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي لِحَافٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ: أَمَّا نَحْنُ آلَ عُمَرَ فَنَهَجْرُهُنَّ إِذَا كُنَّ حَائِضًا. ❷

1095- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ .....

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب عورت جنبی اور حائضہ نہ ہو تو اس کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ مَا لَمْ تَكُنْ جُنْبًا أَوْ حَائِضًا. ❸

**فوائد:** ..... جنبی و حائضہ کے بچے ہوئے پانی سے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے لیکن اس میں

❶ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب جواز غسل المرأة الحائض رأس زوجها (302)

❷ حسن: ابن ابی شیبہ 255/4، باب الرجل ماله من امرأته اذا كانت حائضًا

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ، باب الوضوء بفضل المرأة 33/1 و عبد الرزاق (394)

بعض لوگوں کے نزدیک کراہت ہے اس کی تفصیل 777 نمبر حدیث کے تحت گزر چکی ہے۔

1096- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ غِيْلَانَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: تَضَعُهُ  
وَضَعًا يَعْنِي عَلَى الْفَرْجِ. ❶  
غیلان کہتے ہیں کہ حکم نے کہا: ”تم کوئی چیز رکھ سکتے ہو۔  
یعنی شرمگاہ پر (پھر ان سے مباشرت کر سکتے ہو)۔“

**فوائد:**..... آپ ﷺ کا فرمانا ان سے نکاح یعنی جماع، دخول کے علاوہ کبھی کچھ حلال ہے

جیسا کہ سابقہ حدیث 1093 میں ہے اس سے مذکورہ حدیث کے مفہوم کو تقویت حاصل ہوتی ہے (واللہ اعلم)

1097- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبِ مَوْلَى  
عُرْوَةَ عَنْ نُدْبَةَ مَوْلَاةٍ مَيْمُونَةَ.....

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ  
وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ  
أَنْصَافَ الْفَخْذَيْنِ أَوْ الرُّكْبَتَيْنِ  
مُحْتَجِزَةً بِهِ. ❷  
نبی ﷺ کی بیوی میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: ”نبی ﷺ  
اپنی بیویوں کو حیض کی حالت میں مباشرت کرتے تھے۔  
جب اس کے بدن پر تہہ بند بندھا ہوتا تھا۔ جو آدھی ران یا  
زانوں تک پہنچا ہوتا۔“

[108]..... بَابُ الْحَائِضِ تَمْشِطُ زَوْجَهَا

حائضہ کا اپنے شوہر کو کنگھی کرنا

1098- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُرْجِلُ رَأْسَ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. ❸  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”میں حیض کی حالت میں رسول  
اللہ ﷺ کے سر میں کنگھی کرتی۔“

**فوائد:**..... ثابت ہوا عورت گھر کے جمیع کام سرانجام دے سکتی ہے اس کا جسم، ہاتھ سبھی پاک ہیں۔

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 255/4، باب فی الرجل مالہ من امرأته وہی حائض

❷ صحیح: دیکھیے گزشتہ اثر (1086)

❸ صحیح: مالک، کتاب الطہارۃ، باب طہر الحائض (104) والبخاری، کتاب الحيض، باب غسل الحائض رأس

زوجها وترجيلها ومسلم، کتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (297)

1099- أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. ❶

ہشام بن عروہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”میں حیض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔“

1100- أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ نَافِعِ قَالَ: كُنَّ جَوَارِي ابْنِ عُمَرَ يَغْسِلُنَّ رِجْلَيْهِ وَهَنَّ حَيْضٌ وَيُعْطِيَنَّهُ الْخُمْرَةَ. ❷

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی لونڈیاں حیض کی حالت میں ان کے پاؤں دھوتیں اور انہیں جائے نماز دیتیں۔“

1101- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُوْتِي بِالْإِنَاءِ فَأَضَعُ فِيهِ فَأَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ فَيَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي وَضَعْتُ فَيَشْرَبُ وَأُوْتِي بِالْعَرَقِ فَأَنْتَهَسُ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي وَضَعْتُ فَيَنْتَهَسُ ثُمَّ يَأْمُرُنِي فَأَنْزِرُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُبَاشِرُنِي. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”میرے پاس برتن لایا جاتا تھا اور میں حیض کی حالت میں منہ لگا کر اس سے پانی پیتی تھی اور جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اسی جگہ سے منہ لگا کر رسول اللہ ﷺ پانی پیتے تھے۔ اور گوشت والی ہڈی لائی جاتی میں اسے دانتوں سے نوجتی تھی۔ جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اسی جگہ پر منہ لگا کر آپ ﷺ بھی اسے نوچتے تھے۔ حیض کی حالت میں آپ مجھے تہ بند باندھنے کا حکم دیتے اور مجھ سے مباشرت کرتے۔“

**فوائد:**..... اس سے معلوم ہوا کہ حائضہ و جنبی کا لعاب بھی پاک ہوتا ہے اپنی اہلیہ سے پیار و ملامت

انتہائی پسندیدہ فعل ہے۔

1102- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

❶ صحیح: ساریہ تغلیث ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحیح: مالک، کتاب الطهارة، باب جامع غسل الجنابة (90) وعبدالرزاق (1255)

❸ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب غسل الحائض رأس ..... (300)

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”کہا جاتا تھا کہ حائضہ کے ہاتھ میں حیض نہیں ہوتا وہ اپنے ہاتھ دھو کر آنا گوندھے اور نبیذ بنائے۔“

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: الْحَائِضُ لَيْسَتْ الْحَيْضَةُ فِي يَدِهَا تَغْسِلُ يَدَهَا وَتَعَجِنُ وَتَنْبِذُ. ❶

1103- أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”کہا جاتا تھا کہ حائضہ کے ہاتھ میں حیض نہیں ہوتا اور وہ کہتے تھے کہ حیض والی عورت قبیلے کی پیاری ہوتی ہے۔“

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: إِنَّ الْحَائِضَ حَيْضَتُهَا لَيْسَتْ فِي يَدِهَا وَكَانَ يَقُولُ: الْحَائِضُ حُبُّ الْحَيِّ. ❷

1104- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ.....

سفیان کہتے ہیں کہ حماد نے کہا میں نے ابراہیم سے یہودی اور نصرانی، مجوسی اور حائضہ سے مصافحہ کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس میں وضو تجویز نہیں کیا۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَادٍ قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُصَافِحَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ وَالْحَائِضِ فَلَمْ يَرِ فِيهِ وُضُوءًا. ❸

**فوائد:** ..... کفار و مشرکین کے بارے جو یہ آتا ہے ”إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ“ مشرک پلید ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پلیدی معنوی ہے حسی نہیں۔

1105- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ السُّدِّيُّ.....

عبداللہ ہی کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: ”رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے۔ آپ ﷺ نے کسی لونڈی سے کہا: مجھے جائے نماز پکڑاؤ۔ عائشہ کہتی ہیں: آپ ﷺ کا ارادہ تھا کہ وہ اسے بچھائیں اور آپ ﷺ اس پر نماز پڑھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا وہ حیض والی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبُهَمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ: نَارِ لِي الْخُمْرَةَ. قَالَتْ: أَرَادَ أَنْ يَبْسُطَهَا وَيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: إِنَّهَا حَائِضٌ فَقَالَ: إِنَّ حَيْضَتَهَا لَيْسَ فِي يَدِهَا. ❹

❶ صحیح: داری منفرد ہیں۔

❷ صحیح: داری منفرد ہیں۔

❸ صحیح: عبدالرزاق (455)

❹ حسن: دیکھئے آئندہ حدیث (1111)

1106- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ.....

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَغْسِلُهُ يَعْنِي: وَهُوَ مُعْتَكِفٌ. ❶

عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ مسجد سے اپنے سر کو نکالتے اور میں اسے دھوتی یعنی کہ آپ ﷺ اعتکاف کی حالت میں ہوتے۔“

1107- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ تُوَضِّيَ الْحَائِضُ الْمَرِيضَ. ❷

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم اس بات میں کچھ حرج سمجھتے تھے کہ حائضہ بیمار کو وضو کرائے۔

1108- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. ❸

اسود کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”میں حیض کی حالت میں نبی ﷺ کے سر کو دھوتی تھی۔“

1109- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ.....

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ وَهُوَ عَاكِفٌ. ❹

عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”میں رسول اللہ ﷺ کے سر کو حیض کی حالت میں دھوتی جبکہ آپ ﷺ حالت اعتکاف میں ہوتے۔“

1110- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ.....

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُغِيرَةَ قَالَ: أَرْسَلَ أَبُو ظَبْيَانَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْحَائِضِ تَوَضُّأُ الْمَرِيضِ؟ قَالَ: نَعَمْ

شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ سے سنا، انہوں نے کہا: ابو ظلیان نے ابراہیم کی طرف کسی آدمی کو بھیجا کہ وہ ان سے پوچھے: ”کیا حائضہ بیمار کو وضو کروا سکتی ہے؟“ انہوں نے

❶ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (298) (8)

❷ صحیح: یہ حدیث مطولاً (1110) میں آ رہی ہے۔

❸ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الحيض، باب مباشرة الحائض (301) ومسلم، کتاب الحيض، باب جواز غسل

الحائض رأس زوجها (297)

❹ صحیح: دیکھئے گزشتہ (1106)

وَتُسْنِدُهُ؟ قَالَ: لَا فَقُلْتُ لِلْمُغْبِرَةِ: کہا: ”جی ہاں! اور وہ اسے ٹیک لگا سکتی ہے؟ یعنی کہ نماز میں۔  
سَمِعْتَهُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتُسْنِدُهُ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ. ❶  
”انہوں نے کہا: ”نہیں۔ میں نے مغیرہ سے کہا تو نے ابراہیم سے اس کو سنا؟ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ امام عبداللہ دارمی کہتے ہیں کہ: ٹیک لگنے سے مراد نماز میں ٹیک لگانا ہے۔

**فوائد:** ..... بہر حال صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ وضو کروانے میں کوئی حرج نہیں۔

1111- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنِي عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ .....  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے کہا:  
”وَأُولَئِي الْخُمْرَةَ.“ قَالَتْ: إِنِّي حَائِضٌ. ”مجھے جائے نماز پکڑاؤ۔“ انہوں نے کہا: ”میں حائضہ  
قَالَ: ”إِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكَ.“ ❷ ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حیض تیرے ہاتھ میں  
نہیں ہے۔“

1112- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ .....  
عَنْ كَثِيرِ بْنِ شَنْظِيرٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كثیر بن شنظیر کہتے ہیں کہ حسن سے پوچھا گیا حائضہ سے  
سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ حَائِضٍ شَرِبَتْ مِنْ مَاءِ پانی پیا جائے یا اس سے وضو کیا جائے؟ تو وہ ہنسے اور کہا:  
أَيْتَوَضَّأُ بِهِ؟ فَضَحِكَ وَقَالَ نَعَمْ. ❸ ”جی ہاں۔“

1113- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ  
الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ .....  
عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ  
مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ قَالَ: ”وَأَكْلُهَا.“ ❹

حرام بن معاویہ اپنے چچا عبداللہ بن سعد سے بیان کرتے  
ہیں کہ: ”میں نے نبی ﷺ سے حائضہ کے ساتھ کھانا  
کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس  
کے ساتھ کھاؤ۔“

❶ منقطع، ضعیف: عبدالرزاق (1259) نیز دیکھئے گزشتہ اثر (1107)

❷ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (298) ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الحائض تناول من المسجد (261)

❸ صحیح: عبدالرزاق (391) وابن ابی شیبہ 34/1، باب فی فضل شراب الحائض

❹ صحیح: احمد 342/4، والترمذی، کتاب الطہارۃ، باب فی موكلة الحائض سورها (133)

1114- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ.....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ جَارِيَتَهُ أَنْ تَنَاوِلَهُ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَنَقُولُ: إِنِّي حَائِضٌ فَيَقُولُ: إِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ لِي كَقِلَّتِ فَنَنَاوِلُهُ. ❶

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں اپنی کسی لونڈی سے کہتے: ”مجھے جائے نماز پکڑاؤ؟“ وہ کہتی: ”میں حائضہ ہوں۔“ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے: ”تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔“ تو وہ ان کو جائے نماز پکڑا دیتی۔

1115- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ.....

عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُوَآكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِنَّ بَعْضَ أَهْلِی لِحَائِضٌ وَإِنَّا لَمُتَعَشُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ جَمِيعًا.“ ❷

حرام بن حکیم اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حائضہ کے ساتھ کھانے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری ایک بیوی حائضہ ہے اور ہم انشاء اللہ رات کا کھانا اکٹھے کھائیں گے۔“

1116- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ.....

الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ لَا تَرَى بَأْسًا أَنْ تَمَسَّ الْحَائِضُ الْخُمْرَةَ. ❸

قاسم بیان کرتے ہیں: کہ ”عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات میں حرج نہیں سمجھتی تھیں کہ حائضہ جائے نماز کو ہاتھ لگائے۔“

**فوائد:** ..... سابقہ و مذکورہ قرآن سے معلوم ہوا کہ عورت کے ہاتھ پاک ہیں وہ جائے نماز وغیرہ کو چھو سکتی ہے۔ البتہ قرآن چھونے کے بارے میں اختلاف ہے بعض محدثین و فقہاء دلائل کی بنا پر اسے جائز قرار دیتے ہیں جبکہ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء اسے ممنوع قرار دیتے ہیں اور جمہور کی بات ہی قوی معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 360/2، باب فی الحائض تناول الشئ من المسجد

❷ صحیح: سابقہ (1114) ملاحظہ کیجئے۔

❸ صحیح۔

[109]..... بَابُ مُجَامَعَةِ الْحَائِضِ إِذَا طَهَّرَتْ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ

حائضہ سے پاکی کے وقت غسل کرنے سے پہلے صحبت کرنا

1117- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ.....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْحَائِضِ إِذَا طَهَّرَتْ مِنْ الدَّمِ لَا يَقْرُبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ. ①  
عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”حیض والی عورت جب خون سے پاک ہو جائے تو اس کا شوہر غسل سے پہلے اس سے صحبت نہ کرے۔“

**فوائد:**..... انقطاع حیض کے بعد غسل سے پہلے عورت کے پاس جانے کے بارے علماء کا اختلاف ہے وجہ اختلاف سورۃ بقرہ (۲۲۲) میں آنے والا ”تَطَهَّرْنَ“ کا لفظ ہے اس سے پہلے ”حَتَّى تَطَهَّرْنَ“ کا لفظ جس سے سبھی کے نزدیک انقطاع حیض مراد ہے جبکہ ”تطهرون“ سے بعض انقطاع حیض اور بعض نے غسل مراد لیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اس سے پانی کے ذریعے طہارت مراد لیتے ہیں (تیسیر العلی القدر) نیز جمہور اور امام مالک رضی اللہ عنہ بھی غسل ضروری خیال کرتے ہیں۔ دوسری طرف ابن حزم رضی اللہ عنہ اور البانی رضی اللہ عنہ وغیرہ بلا غسل بھی قریت کو جائز خیال کرتے ہیں لہذا بہتر یہی معلوم ہوتا ہے بلکہ نفاست و شریعت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ عورت سے غسل کے بعد ہی مقاربت اختیار کی جائے (واللہ اعلم)

1118- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى.....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ سَوَاءً. ②  
عثمان بن اسود، امام مجاہد سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

1119. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: سُنِلَ سَفِيَانُ أَيْجَامِعُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِذَا انْقَطَعَ عَنْهَا الدَّمُ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ فَقَالَ: لَا. فَقِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ تَرَكَتِ الْغُسْلَ يَوْمَئِذٍ أَوْ أَيَّامًا؟ قَالَ: تَسْتَتَابُ. ③  
محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ سفیان سے سوال کیا گیا کہ جب عورت سے خون ختم ہو جائے تو آدمی غسل کرنے سے پہلے اس سے جماع کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ کہا گیا: ”اس کے متعلق کیا رائے ہے کہ وہ ایک یا دو دن غسل کو چھوڑے رکھے۔ انہوں نے کہا: ”اس سے توبہ کرائی جائے۔“

① صحیح: ابن ابی شیبہ 96/1، باب فی المرأة ینقطع عنها الدم فیاتیها قبل أن تغتسل

② صحیح: (1122) میں یہ حدیث آ رہی ہے۔ ③ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔



**فوائد:** ..... انقطاع حیض کے بعد بلا وجہ غسل نہ کرنا اور نمازیں ضائع کرتے رہنا یہ کبیرہ گناہوں میں سے جس سے توبہ ضروری ہے، بہر حال مقاربت کے حوالے سے غسل کا انتظار ہی بہتر ہے۔

1120- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُجَاهِدٍ  
 ﴿وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾ قَالَ:  
 حَتَّى يَنْقَطِعَ الدَّمُ ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾  
 قَالَ: إِذَا اغْتَسَلْنَ. ①

سفیان اس شخص سے بیان کرتے ہیں جو انہیں مجاہد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی: ”عورتوں کے قریب نہ جاؤ حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں۔“ (البقرہ: ۲۲۲) انہوں نے کہا: ”اس کی تفسیر یہ ہے کہ حتیٰ کہ خون ختم ہو جائے۔“ ”جب وہ پاک ہو جائیں۔“ کی تفسیر یہ ہے کہ ”جب وہ غسل کر لیں۔“

1121- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ  
 ﴿حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾ قَالَ: إِذَا انْقَطَعَ  
 الدَّمُ. ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ قَالَ:  
 اغْتَسَلْنَ. ②

ابن ابونجیح کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں۔“ کا مطلب یہ ہے کہ جب خون ختم ہو جائے۔“ ”جب وہ پاک ہو جائیں۔“ انہوں نے کہا: ”اس سے مراد یہ ہے کہ وہ غسل کر لیں۔“

1122- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى.....

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ  
 مُجَاهِدًا عَنِ امْرَأَةٍ رَأَتْ الطَّهْرَ أَيَحُلُّ  
 لِرُزُوجِهَا أَنْ يَأْتِيَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟  
 قَالَ: لَا. حَتَّى تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ. ③

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے پوچھا جب کوئی عورت پاک ہو جائے تو اس کے خاوند کے لئے غسل سے پہلے اس سے صحبت کرنا حلال ہے؟ انہوں نے کہا: ”نہیں، حتیٰ کہ اس کے لئے نماز حلال ہو جائے۔“

**فوائد:** ..... یہ غسل کی جانب اشارہ ہے کیونکہ نماز طہارت کے بغیر حلال نہیں ہوتی۔

1123- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ.....

① ضعیف: نیز آئندہ اثر ملاحظہ کیجئے۔

② صحیح: التفسیر للطبری، 386-385/1، وعبدالرزاق (1272)

③ صحیح: ابن ابی شیبہ، 96/1، باب فی المرأة ینقطع عنها الدم

حجاج بن ارطاة کہتے ہیں کہ میں نے عطاء اور میمون بن مهران سے سوال کیا اور حماد، ابراہیم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”اس سے صحبت نہ کرے حتیٰ کہ وہ غسل کر لے۔“

حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً وَمَيْمُونُ بْنَ مِهْرَانَ وَحَدَّثَنِي حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا: لَا يَغْسَاهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ. ①

1124- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ.....

ہشام، حسن سے اس آدمی کے متعلق روایت کرتے ہیں جو پاکی کے وقت غسل سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کرے انہوں نے کہا: ”وہ حائضہ ہے جب تک غسل نہ کرے اور اس پر کفارہ ہے۔ اور مرد پر لازم ہے کہ جب تک وہ غسل نہ کرے اس سے پہلی حالت پہ رہے۔“

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ امْرَأَتَهُ وَقَدْ رَأَتْ الطُّهْرَ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ قَالَ: هِيَ حَائِضٌ مَا لَمْ تَغْتَسِلْ وَعَلَيْهِ الْكُفَّارَةُ وَلَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلَ. ②

**فوائد:** ..... غسل سے پہلے بیوی کے ساتھ مقاربت کرنے پر کفارہ کا لازم ہونا یہ محل نظر ہے جبکہ کئی

علماء جب اس کے قائل بھی ہوں البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ خلاف اولیٰ ہے (واللہ اعلم)

1125- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ.....

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے۔“

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يَغْسَاهَا زَوْجُهَا. ③

1126- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ يَقُولُ.....

ابوالخیر مرشد بن عبداللہ یزنی کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے: ”اللہ کی قسم! میں اپنی بیوی سے اس دن مباشرت نہیں کرتا جس دن وہ پاک ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ ایک دن گزر جائے۔“

قَالَ أَبُو الْخَيْرِ مَرْتَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَجَامِعُ امْرَأَتِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي تَطْهُرُ فِيهِ حَتَّى يَمُرَّ يَوْمٌ. ④

① صحیح: (1117) کے تحت یہ اثر گزر چکا ہے۔

② صحیح: (1117) کے تحت یہ اثر گزر چکا ہے۔

③ صحیح: الطبری فی التفسیر 386/2

④ صحیح: دارمی بیان کرنے میں مفرد ہیں۔

**فوائد:** ..... حضرت عقبہ بن النضرؓ کی یہ احتیاط قابل تحسین ہو سکتی ہے ضروری نہیں۔

1127- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ.....

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جو پاکی دیکھتی ہے کہ کیا غسل سے پہلے اس کا شوہر اس سے مباشرت کرے؟ انہوں نے کہا: ”نہیں، حتیٰ کہ وہ غسل کر لے۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الطَّهْرَ أَيَاتِهَا رُوحَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ قَالَ: لَا حَتَّى تَغْتَسِلَ. ❶

1128- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

لیف بن ابوسلیم عطاء سے اس عورت کے متعلق نقل کرتے ہیں جس کا حیض کا خون رک جائے، انہوں نے کہا: ”اگر اس پر شہوت غالب آجائے۔ تو عورت اپنی شرمگاہ دھو لے۔ پھر مرد اس کے پاس آئے۔“

عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ يَنْقَطِعُ عَنْهَا الدَّمُ قَالَ: إِنْ أَدْرَكَهُ الشَّبَقُ غَسَلَتْ فَرْجَهَا ثُمَّ آتَاهَا. ❷

فروہ بن ابو مغراء کہتے ہیں کہ میں نے شریک سے سنا ان سے کوئی آدمی پوچھ رہا تھا کہ: ”جس عورت کا خون ختم ہو جائے اس کا شوہر غسل سے پہلے اس سے صحبت کر سکتا ہے؟“ تو عبدالملک نے کہا کہ عطاء بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے شہوت غالب آنے والے کے لئے رخصت دی۔ ابو محمد دارمی کہتے ہیں کہ ”مجھے خوف ہے کہ راوی سے خطا ہوئی ہو اور مجھے خوف ہے کہ یہ حدیث لیث کی روایت سے ہو میں اسے عبدالملک کی روایت سے نہیں جانتا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”الشبق، وہ شخص ہے جو شہوت کی خواہش والا ہو۔“

1129- أَخْبَرَنَا فَرُوهُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ شَرِيكًا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: الْمَرْأَةُ يَنْقَطِعُ عَنْهَا الدَّمُ أَيَاتِهَا رُوحَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ: قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ لِلشَّبَقِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَخَافُ أَنْ يَكُونَ ذَا خَطَأٍ أَخَافُ أَنْ يَكُونَ مِنْ حَدِيثِ لَيْثٍ لَا أَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الشَّبَقُ الَّذِي يَشْتَهِي. ❸

❶ صحیح: (1117، 1123) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ ضعیف: ابن ابی شیبہ 96/1

❸ حسن: شریک کی وجہ سے

[110]..... بَابُ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَحْتَضِبُ وَالْمَرْأَةِ تُصَلِّي فِي الْحِضَابِ  
حائضہ عورت کے متعلق جو خضاب لگائے اور عورت کا خضاب لگا کر نماز پڑھنے کے متعلق  
1130- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى قَالَ زَعَمَ لَنَا هُشَيْمٌ.....

عَنْ أَبِي حُرَّةَ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابو حرة واصل بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”میں  
عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: رَأَيْتُ نِسَاءً مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ يُصَلِينَ فِي الْحِضَابِ. ❶  
نے مدینہ کی کئی عورتوں کو خضاب لگائے نماز پڑھتے ہوئے  
دیکھا۔“

**فوائد:**..... خضاب، یہ بالوں کو رنگنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اس اثر کے ضعیف ہونے کی وجہ  
سے اس سے حجت پکڑنا درست معلوم نہیں ہوتا بہر حال آگے صحیح آثار آرہے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ نماز  
کے اوقات کے علاوہ یہ بلا کراہت درست ہے۔

1131- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ.....  
عَمَّنْ سَمِعَ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمَسُّحُ عَلَى الْحِضَابِ؟ فَقَالَتْ: لِأَنَّ  
”عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جو  
خضاب پر مسح کرتی ہو؟“ تو انہوں نے کہا: ”اگر میرے  
ہاتھ چھری سے کاٹ دیئے جائیں تو یہ بات میرے نزدیک  
(خضاب لگا کر مسح کرنے سے) زیادہ بہتر ہے۔“

1132- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.....  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ تَصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي الْحِضَابِ؟ قَالَتْ:  
”کیا عورت خضاب لگا کر نماز پڑھ سکتی ہے؟“  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اتار دو۔“  
ابو محمد دارمی کہتے ہیں: ”ابوسعید ابو عبس کا بیٹا ہے اور ابو  
عبس کا نام سعید بن کثیر بن عبید ہے۔“

❶ ضعیف: حشیم دلس عن سے بیان کرتے ہیں۔

❷ ضعیف فیہ: ابی ابی شبیبہ، 129/1، باب المرأة تحضب وهي على وضوء والبيهقي في الطهارة 77/1

❸ صحيح: ابی ابی شبیبہ، 119/1، باب المرأة تحتضب وهي على غير وضوء والبيهقي في الطهارة 77/1، باب فروع

1133- أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّ نِسَاؤُنَا يَخْتَضِبْنَ بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحْنَ فَتَحْنَهُ فَتَوَضَّأْنَ وَصَلَّيْنَ ثُمَّ يَخْتَضِبْنَ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الظُّهْرِ فَتَحْنَهُ فَتَوَضَّأْنَ وَصَلَّيْنَ بِأَحْسَنِ حِضَابٍ وَلَا يَمْنَعُ مِنَ الصَّلَاةِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”ہمارے گھر کی عورتیں رات کو خضاب لگاتی تھیں اور جب صبح ہوتی تو اسے اتار دیتیں اور وضو کر کے نماز پڑھتیں، پھر نماز کے بعد خضاب لگاتیں اور جب ظہر کا وقت ہوتا تو اسے اتار دیتیں پھر وضو کر کے نماز پڑھتیں تو یہی خضاب اچھا ہو جاتا تھا اور نماز سے بھی نہیں روکتا تھا۔“

1134- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ.....

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نِسَاءَ ابْنِ عُمَرَ كُنَّ يَخْتَضِبْنَ وَهُنَّ حَيْضٌ. ❷

نافع کہتے ہیں کہ ”ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عورتیں حیض کی حالت میں خضاب لگاتیں۔“

**فوائد:**..... حیض کی حالت میں خضاب کا یہ فائدہ ہے کہ بار بار لگانے اتارنے کی مشقت سے بچا جاسکتا ہے۔

1135- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ.....

عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّ نِسَاؤُنَا إِذَا صَلَّيْنَ الْعِشَاءَ الْأَخِيرَةَ اخْتَضِبْنَ فَإِذَا أَصْبَحْنَ أَطْلَقْنَهُ وَتَوَضَّأْنَ وَصَلَّيْنَ وَإِذَا صَلَّيْنَ الظُّهْرَ اخْتَضِبْنَ فَإِذَا أَرَدْنَ أَنْ يُصَلَّيْنَ الْعَصْرَ أَطْلَقْنَهُ فَأَحْسَنَ حِضَابَهُ وَلَا يَحْسِبَنَّ عَنِ الصَّلَاةِ. ❸

ابو مجلز کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”ہماری عورتیں جب عشاء کی نماز سے فارغ ہوتیں تو خضاب لگاتیں۔ اور جب صبح ہوتی تو اسے اتار کر وضو کر کے نماز پڑھتیں۔ اور جب ظہر کی نماز پڑھ لیتیں تو خضاب لگاتیں اور جب عصر کی نماز کا ارادہ کرتیں تو اسے اتار دیتیں ان کا یہی خضاب اچھا ہو جاتا تھا اور نماز میں بھی رکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔“

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 120/1 باب المرأة تخضب وهي على غير وضوء

❷ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ صحیح: دیکھئے گزشتہ (1133)

[111]..... بَابُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ

حیض کی حالت میں مرد کا اپنی عورت کے پاس جانے کا بیان

1136- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ح وَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ.....

عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي أَهْلَةَ وَهِيَ حَائِضٌ      عامر اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں: جو حیض کی حالت  
قَالَ ذَنْبٌ أَتَاهُ يَسْتَعْفِرُ اللَّهَ وَيَتَوَبُ إِلَيْهِ      میں اپنی بیوی کے پاس جائے کہ وہ ایک گناہ کا مرتکب ہوا  
وَلَا يَعُوذُ. ❶      لہذا وہ اللہ سے بخشش مانگے اور توبہ کرے اور دوبارہ ایسا نہ  
کرے۔“

**فوائد:**..... حالت حیض میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے لیکن اگر کوئی اس حرام کام کا ارتکاب

کر بیٹھے تو اس بارے کوئی صریح مرفوع روایت نہ ہونے کی بنا پر اہل علم میں اختلاف ہے بغیر کسی کفارے کے  
کچھ اس پر توبہ کو لازم قرار دیتے ہیں جب کہ بعض ابن عباس رضی اللہ عنہما کی موقوف حدیث سے حجت پکڑتے ہوئے  
توبہ کے ساتھ ساتھ دینار یا نصف دینار صدقہ کو لازم قرار دیتے ہیں احتیاطاً غائی الذکر بات ہی راجح معلوم  
ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم) سو یہاں پر اہل علم کے اقوال کا ذکر ہے جو کہ فقط توبہ کے قائل ہیں۔

1137- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْمُثَنَّى.....

عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ. ❷      ”عطاء سے بھی اسی طرح کا قول مروی ہے۔“

1138- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ  
الْقَعْقَاعِ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ      محمد بن زید کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: ”جو حیض کی  
حالت میں صحبت کرے وہ گنہگار ہے لیکن اس پر کفارہ نہیں۔“  
قَالَ: ذَنْبٌ أَتَاهُ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ. ❸

1139- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ      عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ان

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 32/4/1 و عبدالرزاق (1268)

❷ صحیح بشواہدہ: ابن ابی شیبہ 32/4/1 و عبدالرزاق (1269)

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 32/4/1

انہ سُسِئِلَ عَنِ الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَعْتَدِرُ إِلَى اللَّهِ وَيَتَوَبُّ إِلَى اللَّهِ. ❶

سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جائے؟ انہوں نے کہا: ”وہ شخص اللہ سے معافی مانگے اور توبہ کرے۔“

1140- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي إِذَا وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ. ❷

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”تو اللہ سے بخشش طلب کر اور تجھ پر کوئی کفارہ نہیں ہے یعنی جب حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے۔“

1141- أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ.....

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَنْبَرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ: سُئِلَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ. ❸

مالک بن خطاب عنبری کہتے ہیں کہ ابن ابوملیکہ سے میرے سامنے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جائے؟ انہوں نے کہا: ”وہ اللہ سے بخشش طلب کرے۔“

1142- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.....

عَنْ أَبِي قَلَابَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَبُو لُذْمَا قَالَ تَأْتِي امْرَأَتَكَ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَعُدْ. ❹

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اس نے کہا: ”میں نے خواب میں دیکھا ہے گویا میں خون کا پیشاب کر رہا ہوں۔“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا تو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“ ابو بکر نے کہا: ”اللہ سے ڈرو، اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔“

1143- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فِي

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 32/4/1

❷ صحیح بشواہدہ: دیکھئے سابقہ (1137)

❸ صحیح بشواہدہ: مالک بن خطاب بارے جرح و تعدیل مروی نہیں، باقی رجال ثقات ہیں۔

❹ منقطع، ضعیف: ابوالقلاہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا، أخرجه عبدالرزاق (1270) وابن ابی شیبہ 31/4/1

الَّذِي يَقَعُ عَلَىٰ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ  
جواپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرے؟ انہوں  
قَالَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ. ❶  
نے کہا: ”وہ اللہ سے بخشش طلب کرے۔“

[112].....بَاب مَنْ قَالَ عَلَيْهِ الْكُفَّارَةُ

جو کہتا ہے کہ حائضہ سے صحبت پر کفارہ ہے

1144- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ.....

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ  
الْحَسَنَ يَقُولُ فِي الَّذِي يُفْطِرُ يَوْمًا مِنْ  
رَمَضَانَ قَالَ: عَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ أَوْ بَدَنَةٌ  
أَوْ عِشْرِينَ صَاعًا لِأَرْبَعِينَ مَسْكِينًا  
وَفِي الَّذِي يَغْشَىٰ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ  
مِثْلُ ذَلِكَ. ❶  
یزید بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے ہوئے  
سنا کہ: ”جو شخص رمضان کے ایک دن کا روزہ چھوڑ دے تو  
اس کے ذمہ غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا یا ایک قربانی کا جانور  
(اونٹ) یا چالیس مسکینوں کو بیس صاع کھلانا لازم ہے۔  
اور یہی اس شخص پر ہے جو اپنی بیوی سے حیض کی حالت  
میں صحبت کرے۔“

**فوائد:**..... حسن رضی اللہ عنہ اس قول میں متفرد ہیں اس باب میں زیادہ مشہور دو قول ہی ہیں سابق تو یہ

والا، اور لاحق صدقے والا۔

1145- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ.....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِي  
امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ  
بِنِصْفِ دِينَارٍ. ❷  
مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”نبی ﷺ نے  
اس شخص کے متعلق فرمایا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی  
سے صحبت کرے: ”وہ نصف دینار صدقہ کرے۔“

1146- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ.....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي  
يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ  
حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے وہ ایک دینار یا

❶ صحیح: عبدالرزاق (1297) وابن ابی شیبہ 32/3/1

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ 32/4/1

❸ حسن: احمد 272/1، و ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی إتيان الحائض (266)



بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ شَكَّ  
الْحَكْمُ. ❶

نصف دینار صدقہ کرے۔“ حکم کو شک ہوا ہے۔

**فوائد:** ..... مذکورہ حدیث میں آدھا دینار یا ایک دینار کا ذکر ہے، اس میں ”اَوْ“ تخییر کے لیے ہے یا شک کی وجہ سے صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تخییر کے لیے جیسا کہ صحیح ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی کی روایت ہے کہ اگر ابتدائے حیض ہو تو ایک دینار، جب کہ اخیر میں نصف دینار صدقہ کرنا ہوگا، اور ترمذی میں ہے کہ خون سرخ ہو تو ایک دینار جب کہ زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرنا ہوگا۔

1147- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكْمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ.....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الذِّى  
يَغْشَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَصَدَّقُ  
بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ قَالَ شُعْبَةُ: أَمَّا  
حِفْظِي فَهُوَ مَرْفُوعٌ وَأَمَّا فَلَانٌ وَفَلَانٌ  
فَقَالَا: غَيْرُ مَرْفُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ:  
حَدَّثَنَا بِحِفْظِكَ وَذَعَّ مَا قَالَ فَلَانٌ  
وَفَلَانٌ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَحْبُّ إِلَيَّ  
عُمَرُتُ فِي الدُّنْيَا عُمَرُ نُوْحٍ وَإِنِّي  
حَدَّثْتُ بِهِذَا أَوْ سَكْتُ عَنْ هَذَا قَالَ  
أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ زَيْدِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ  
وَكَانَ وَالِي عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى  
الْكُوفَةِ. ❷

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے متعلق جو حالت حیض میں اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے کہا کہ: ”وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔“ شعبہ کہتے ہیں مجھے اس طرح یاد ہے کہ وہ مرفوع حدیث ہے مگر فلاں اور فلاں کہتے ہیں کہ مرفوع نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے کہا: آپ ہم سے اپنی یاد کے موافق بیان کریں اور فلاں اور فلاں کے قول کو چھوڑ دیں تو شعبہ نے کہا: ”اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے دنیا میں سیدنا نوح علیہ السلام کی عمر دی جائے اور میں اس کو بیان کروں یا خاموشی اختیار کروں۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”عبدالحمید زید بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب کے بیٹے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے کوفہ کے گورنر تھے۔“

**فوائد:** ..... (۱) یہ حدیث اگرچہ موقوف بھی ہو تب بھی یہ حکماً مرفوع ہی ہوگی کیونکہ ایسی بات صحابی اپنے پاس سے نہیں کہہ سکتا ہے۔ (۲) لوگوں نے جب شعبہ رضی اللہ عنہ کو اپنے حافظے سے سنا لے کو کہا تو انہوں نے

❶ صحیح: احمد، 1/230، و ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی آتیان الحائض (264)

❷ صحیح: المتقی لابن ابی جبارود (109)

کہا کہ مجھے بیان حدیث سے کوئی لالچ نہیں بلکہ میں تبلیغ کے فریضے کی وجہ سے ادا ہوئی کر رہا ہوں۔ لہذا جو حقیقت ہے اسے کھول کر بیان کرنا ضروری ہے۔

1148- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ.....

عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا آتَاهَا فِي دَمٍ فِدِينَارٌ وَإِذَا آتَاهَا وَقَدْ انْقَطَعَ الدَّمُ فَيَصْفُ دِينَارًا. ①

کسی آدمی سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”جب آدمی حیض کی حالت میں صحبت کرے تو ایک دینار ہے اور جب خون بند ہونے پر صحبت کرے تو نصف دینار ہے۔“

1149- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خُصَيْفٍ.....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ. ②

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی ﷺ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے کہ: ”وہ نصف دینار صدقہ کرے۔“

1150- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ.....

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كَانَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ امْرَأَةٌ تَكْرَهُ الْجَمَاعَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَهَا اغْتَلَّتْ عَلَيْهِ بِالْحَيْضِ فَرَوَعَ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ صَادِقَةٌ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِخُمْسِي دِينَارٍ. ③

عبد الحمید بن زید بن خطاب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی ایک بیوی تھی جو صحبت کو ناپسند کرتی تھی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب بھی اس سے صحبت کرنا چاہتے تو وہ حیض کا بہانہ کر دیتی۔ ایک دفعہ انہوں نے اس سے صحبت کی تو وہ واقعی حیض کی حالت میں تھی۔ پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ نے انہیں دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرنے کا حکم دیا۔“

1151- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي جَعْفَرِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَإِنَّ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب حیض کی حالت میں آدمی بیوی کے پاس جائے تو اگر تازہ

② صحیح: دیکھئے سابقہ (1145)

① ضعیف: اس میں جہالت ہے۔

③ معضل، ضعیف: دیکھئے ابوداؤد (266) والبیہقی 316/1

كَانَ الدَّمُ عَمِيْطًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ  
وَإِنْ كَانَتْ صَفْرَةً فَلْيَتَصَدَّقْ بِبِصْفٍ  
خون ہو تو وہ ایک دینار صدقہ کرے، اور اگر زرد رنگ کا ہو  
تو نصف دینار صدقہ کرے۔“

دینار. ❶

1152- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ هُوَ ابْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ  
الْحَكَمِ.....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ  
الَّذِي يَأْتِي أَمْرَاتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ  
يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ أَوْ بِبِصْفٍ دِيْنَارٍ وَقَالَ  
إِبْرَاهِيمُ: يَسْتَعْفِرُ اللَّهَ. ❷

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق  
پوچھا گیا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جائے،  
انہوں نے کہا: ”ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔“  
اور ابراہیم نے کہا: ”وہ اللہ سے بخشش طلب کرے۔“

1153- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.....

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا وَقَعَ  
عَلَى أَمْرَاتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَعَلَيْهِ أَنْ  
يَتَصَدَّقَ بِدِيْنَارٍ. ❸

عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”جب کوئی  
آدمی حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے اس پر  
لازم ہے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے۔“

1154- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي  
رَجُلٍ جَامَعَ أَمْرَاتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ:  
يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ. ❹

عبد الملک کہتے ہیں کہ عطاء نے اس شخص کے متعلق کہا جو  
اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرے کہ: ”وہ  
ایک دینار صدقہ کرے۔“

1155- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:  
يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ أَوْ نِصْفِ دِيْنَارٍ. ❺

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: ”وہ  
(حائضہ سے صحبت کرنے والا) ایک دینار یا نصف دینار  
صدقہ کرے۔“

❶ عبد الکریم ابن مالک یا ابوامیر ہے لہذا اس کی صحت بارے قطعاً حکم کا نا مشکل ہے۔ دیکھئے معجم الطبرانی الکبیر (12135)

❷ صحیح: یہ ابن عباس پر موقوف ہے۔  
❸ ضعیف: محمد بن ابی لیلیٰ ضعیف ہے۔ دیکھئے کزشتہ (1151)

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 32/4/1

❺ ضعیف: دیکھئے کزشتہ (1153)

1156- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيدٍ.....

شعیب بن اسحاق کہتے ہیں کہ اوزاعی نے اس آدمی کے متعلق کہا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے یا اس حالت میں کہ اسے پاکی نظر آئے اور ابھی تک اس نے غسل نہ کیا ہو کہ ”وہ اللہ سے بخشش مانگے اور دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرے۔“

عَنْ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْوَزَاعِيِّ فِي رَجُلٍ يَغْتَسِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَوْ رَأَتْ الطُّهْرَ وَلَمْ تَغْتَسِلْ قَالَ: يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَيَتَصَدَّقُ بِخُمُسِ دِينَارٍ. ❶

**فوائد:** ..... صدقہ کرنا اچھی عادت ہے البتہ اس حالت میں صدقہ ضروری نہیں۔ بس یہ ہے کہ اسے خلاف اولیٰ کہا جاسکتا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

1157- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ.....

عبد الملک کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”جب کوئی اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کرے تو وہ نصف دینار صدقہ کرے۔“ کسی آدمی نے کہا: ”حسن کہتے ہیں کہ وہ ایک غلام آزاد کرے۔“ فرمایا: ”میں تمہیں منع نہیں کرتا جتنا تم سے ہو سکے اللہ کے قریب ہو جاؤ۔“

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ: فَإِنَّ الْحَسَنَ يَقُولُ: يُعْتِقُ رَقَبَةً فَقَالَ: مَا أَنَهَاكُمْ أَنْ تَقْرَبُوا إِلَيَّ اللَّهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. ❷

**فوائد:** ..... معلوم ہوا گناہ سرزد ہو جانے کے بعد جتنی نیکیاں کی جائیں اچھی بات ہے کیونکہ قاعدہ ہے ”إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ“ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

1158- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.....

عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے متعلق کہا جو اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کرے کہ۔ ”کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے۔“

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ. ❸

❶ صحیح

❷ اسنادہ حید

❸ ضعیف: یہ موقوف ہے (1155) کے تحت گزر چکی ہے۔

## [113]..... بَابُ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَذْبَارِهِنَّ

عورتوں سے دربر میں صحبت کرنا

1159- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ.....

عَنْ ابْنِ سَابِطٍ قَالَ: سَأَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ: ابْنُ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ؟ قَالَتْ: سَلْ يَا ابْنَ أَحْيَى عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ: أَسْأَلُكَ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَذْبَارِهِنَّ فَقَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ الْأَنْصَارُ لَا تُجَبِّي وَكَانَتْ الْأُمَّهَاجِرُونَ تُجَبِّي فَتَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنَ الْأُمَّهَاجِرِينَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَبَّاهَا فَأَبَتْ الْأَنْصَارِيَّةُ فَأَتَتْ أُمَّ سَلَمَةَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهَا فَلَمَّا أَنْ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَحْيَتْ الْأَنْصَارِيَّةُ وَخَرَجَتْ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ أُمَّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: "أَدْعُوهَا لِي فَدَعَيْتُ لَهُ فَقَالَ لَهَا: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ صَمَامًا وَاحِدًا وَالصَّمَامُ: السَّبِيلُ الْوَاحِدُ. ①

ابن سابط کہتے ہیں کہ میں نے حفصہ بنت عبدالرحمن (عبدالرحمن، یہ سیدنا ابو بکر کے بیٹے ہیں) سے کہا: "میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں لیکن شرماتا ہوں کہ تم سے اس کے متعلق پوچھوں" حفصہ نے کہا: "اے بھتیجے! جو چاہے پوچھو۔" عبدالرحمن نے کہا: "میں عورتوں سے دربر میں صحبت کے متعلق آپ سے پوچھتا ہوں۔" حفصہ نے کہا: "ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بیان کیا کہ انصاری عورتوں کو منہ کے بل نہیں لٹاتے تھے اور مہاجرین منہ کے بل لٹاتے تھے پھر ایک مہاجر نے انصاری عورت سے نکاح کیا تو اسے منہ کے بل لٹانا چاہا، انصاری عورت نے انکار کر دیا وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اس بات کا ذکر کیا۔ جب نبی ﷺ آئے تو انصاری عورت شرم کر باہر چلی گئی پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے پاس اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس عورت کو میرے پاس بلاؤ۔" وہ آپ ﷺ کے پاس بلائی گئی تو آپ ﷺ نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی: "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم جیسے چاہو اپنی عورتوں کے پاس جاؤ۔" (البقرہ: ۲۲۳) سوراخ ایک ہو اور سام ایک راستہ کو کہتے ہیں۔"

**فوائد:**..... اس حدیث سے درج ذیل فوائد حاصل ہوئے (۱) شرعی مسئلہ پوچھنے میں شرم نہیں

کرنی چاہیے کیونکہ اس میں شرم باعث جہالت و ہلاکت ہے (۲) اگر کوئی قابل حیاء مسئلہ دریافت کرنے میں ہچکچائے تو اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے نہ کہ اس سے پہلو تہی برتی جائے (۳) یہاں عورتوں کو ان کی دبروں میں آنے سے مراد عورت سے پشت کی جانب سے ”قبض“ میں جماع ہے (۴) مقام دخول ایک ہی ہو تو کوئی سا طریقہ بھی استعمال کیا جائے تو وہ حلال ہے۔ البتہ عورت کی دُبر میں جماع کرنے والا لعنتی ہے۔

1160۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ.....

مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تین بار قرآن سنایا ہر آیت پر ٹھہر کر میں ان سے پوچھتا کہ یہ آیت کس کے متعلق نازل ہوئی میں نے کہا: ”اے ابن عباس! آپ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کے ایک فرمان کا مطلب کیا ہے کہ ”جب وہ پاک ہو جائیں تو جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے وہاں سے جاؤ۔“ (بقرہ: ۲۲۲) انہوں نے فرمایا: ”جہاں سے تمہیں حیض کی حالت میں الگ رہنے کا حکم فرمایا تھا۔“

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَقَدْ عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ أَقِفُ عِنْدَ كُلِّ آيَةٍ أَسْأَلُهُ فِيهِمَ أَنْزَلَتْ وَفِيهِمْ كَمَا نَت؟ فَقُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (البقرة: ۲۲۲) قَالَ: مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ أَنْ تَعْتَزِلُوهُنَّ. ①

**فوائد:**..... (۱) معلوم ہوا کہ ائمہ کس قدر اہتمام سے قرآن کی تعلیم حاصل کرتے تھے کہ ایک ایک

آیت کو رک کر سمجھتے (۲) حالت حیض میں جس جگہ سے روکا گیا ہے حالت طہر میں اسی جگہ آنا ہے۔

1161۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے اس آیت کے بارے میں کہا: ”ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔“ (البقرہ: ۲۲۲) کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس جگہ کا حکم دیئے گئے ہیں جہاں سے حیض کی حالت میں منع کئے گئے تھے۔“

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالَ: أَمُرُوا أَنْ يَأْتُوا مِنْ حَيْثُ نُهُوا. ②

1162۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

① صحیح: ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح (2164)

② صحیح: ابن ابی شیبہ 232/4-233 باب فی قوله (فاتوھن من حیث امرکم اللہ) والتفسیر للطبری 388/2

عمش کہتے ہیں کہ ابوزین نے اس آیت کے بارے میں کہا کہ ”ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے۔“ (البقرۃ: ۲۲۲) ”اس کا مطلب ہے پاکی سے پہلے۔“

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالَ مِنْ قِبَلِ الطُّهْرِ. ❶

1163- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.....

ابراہیم بن مہاجر کہتے ہیں کہ مجاہد نے اس آیت: ”جو تمہارے رب نے تمہارے لئے تمہاری بیویوں سے پیدا کیا تم اسے چھوڑ دیتے ہو۔“ (الشعراء: ۱۶۶) کے بارے میں کہا: ”اللہ کی قسم! وہ حیض کی جگہ ہے۔“

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ مِنْكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ﴾ قَالَ: هُوَ وَاللَّهُ الْقُبْلُ. ❷

1164- أَخْبَرَنَا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ.....

خالد بن رباح کہتے ہیں کہ عکرمہ نے اس آیت: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں ان کے پاس جہاں سے چاہو جاؤ۔“ (البقرۃ: ۲۲۳) کے بارے میں کہا: ”وہ صرف شرمگاہ ہے۔“

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ رِبَاعٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ الْفَرْجُ. ❸

**فوائد:** ..... معلوم ہوا ”انہی شئتم“ سے مراد کھیت میں آنے کے لیے سمت متعین نہیں البتہ کھیت متعین ہے جدھر سے بھی آؤ، انا کھیت ہی میں ہے جو کہ اگلی شرمگاہ ہے۔ مسئلہ کی نوعیت و کیفیت کو سمجھانے کے لیے قرآنی اسلوب بے مثال ہے۔

1165- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ.....

علی بن علی رفاعی کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”یہودی مسلمانوں پر سخت اعتراض کرنے میں کوتاہی نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے: ”اے محمد ﷺ کے اصحاب! واللہ! تمہارے لئے اپنی عورتوں سے ایک ہی طریقہ سے صحبت کرنا جائز ہے۔“ تو اللہ نے یہ آیت نازل

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الرَّفَاعِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كَانَتْ الْيَهُودُ لَا تَأَلَوُ مَا شَدَدَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَمَا نَأُوا يَقُولُونَ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْتُوا نِسَائِكُمْ

❶ صحیح: التفسیر للطبری 389/2 وابن ابی شیبہ 233/4 باب فی قوله ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾

❷ حسن: ابن ابی شیبہ 232/4 صحیح: ابی ابی شیبہ 239/4 باب فی قوله تعالیٰ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾

کی: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم جہاں سے چاہو ان کے پاس جاؤ۔“ تو اللہ نے مومنو! کو ان کی ضرورت پر کھلا چھوڑ دیا۔

إِلَّا مِنْ وَجْهِ وَاحِدٍ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ فَحَلَى اللَّهُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَبَيْنَ حَاجَتِهِمْ. ❶

1166- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ.....

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”تم جہاں سے چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔“ انہوں نے کہا: ”تم ان کے آگے اور پیچھے سے صحبت کرو مگر وہ صحبت کرنے کی جگہ ہو۔“

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ قَالَ: أَيْتَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهَا وَمِنْ خَلْفِهَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ فِي الْمَأْتَى. ❷

1167- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ.....

خالد کہتے ہیں کہ عکرمہ نے کہا: جاہلیت کے زمانہ میں لوگ حائض مجوسیوں جیسا برتاؤ کرتے تھے نبی ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ”لوگ تم سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجئے وہ ناپاکی ہے حیض میں عورتوں سے الگ رہو ان کے پاس نہ جاؤ حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں۔“ (البقرہ: ۲۲۲) تو ان کے بارے میں سختی اور بڑھ گئی۔

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَصْنَعُونَ فِي الْحَائِضِ نَحْوًا مِنْ صَنِيعِ الْمُجُوسِ فَلَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ ﴿ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَدْنَىٰ فَاعْتَرَلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ﴾ فَلَمْ يَزِدْ الْأَمْرُ فِيهِنَّ إِلَّا شِدَّةً. ❸

1168- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مَوْلًى عَنْ سُفْيَانَ.....

ابن ابونجیح کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”قُلْ هُوَ أَدْنَىٰ“

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿ قُلْ ﴾

❶ صحیح: ابی ابی شبیہ 232/4

❷ ضعیف: التفسیر للطبری 392/2

❸ صحیح: مسند ابیان کرنے میں دارمی منفرد ہیں، أخرجه مختصراً ابن ابی شبیہ 229/4



هُوَ أَدَى ﴿ قَالَ: هُوَ الدَّمُ. ① (البقرة: ۲۲۲) سے مراد خون ہے۔“

1169- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ.....

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَنَادَةَ ﴿ قُلْ هُوَ أَدَى ﴾ معمر کہتے ہیں کہ قنادہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ﴿ قُلْ هُوَ أَدَى ﴾  
قَالَ: قَدْرٌ. ② (البقرة: ۲۲۲) کا مطلب گندگی ہے۔“

1170- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَاطٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا حَدَّثَ.....

عَنْ عَيْسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ﴿ نَسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَاتُّوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ قَالَ: إِنَّ شِئْتَ فَاعْزَلْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَعْزَلْ. ③  
عیسیٰ بن قیس کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے اس آیت: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم جہاں سے چاہو ان کے پاس جاؤ۔“ کے بارے میں کہا: ”اگر تم چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔“

**فوائد:** ..... عزل کہتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی کی شرمگاہ میں دخول کرے لیکن اخراج منی کے وقت عضو مخصوص کو باہر نکال لے تاکہ پانی اندر نہ گرنے پائے۔ حمل سے بچنے کے لیے اس طریقے کو اختیار کیا جاتا ہے۔ اس کی مشروعیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ لیکن اتنی بات سچی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس جان کو پیدا کرنا چاہیں وہ پیدا ہو کر رہتی ہے، پھر عزل کا کیا فائدہ؟ جب کہ عزل سے بیوی کے حق پر بھی ڈاکہ ڈالا جاتا ہے جو کہ درست نہیں۔ واللہ اعلم

1171- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ.....

عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَيْفَ شِئْتَ يَعْنِي: نُيْتَهَا فِي الْفَرْجِ. ④  
عوف کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”جیسے تو چاہے۔“ یعنی کہ شرمگاہ میں صحبت کر۔

1172- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلْمُسْلِمِينَ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُدْبِرَةٌ جَاءَ وَلَدُهُ أَحْوَلُ فَانزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿ نَسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَاتُّوا

جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہودی مسلمانوں کو کہتے تھے: ”جو شخص اپنی بیوی سے دبر کی طرف سے صحبت کرتا ہے اس کی اولاد بھینگی ہوتی ہے۔“ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی: ”عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم چاہو اپنی

② صحیح: التفسیر للطبری 381/2

① ضعيف: التفسیر للطبری 381/2

③ ضعيف: التفسیر للطبری 395/2 واسباب النزول للواحدي (ص: 54)

④ صحیح: عبد الوہاب، ابن عبد الجبید ہے جبکہ عوف، ابن ابی ہیلہ ہے۔

حَرُّكُمْ أَنْتِي شُتْمٌ. ﴿١﴾ کھیتی کے پاس جاؤ۔“ (البقرة: ۲۲۳)

1173- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ.....

عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ  
عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿ فَاتُوا حَرُّكُمْ أَنْتِي  
شُتْمٌ ﴾ قَالَ: يَأْتِي أَهْلَهُ كَيْفَ شَاءَ فَايْمًا  
وَقَاعِدًا وَبَيْنَ يَدَيْهَا وَمِنْ خَلْفِهَا. ﴿٢﴾  
ہو کر یا بیٹھ کر، آگے سے یا پیچھے سے۔“

1174- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَحِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
﴿ فَاتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ﴾  
قَالَ: فِي الْفَرْجِ. ﴿٣﴾  
یزید بن ولید کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”ان کے پاس  
جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے (البقرة: ۲۲۳)۔“  
اس کا مطلب ہے ”شرمگاہ۔“

**فوائد:** ..... یعنی ”حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ“ سے سمت نہیں بلکہ کھیتی مراد ہے۔ جہاں کا تمہیں حکم دیا  
ہے یعنی شرمگاہ کا۔

[114]..... بَابُ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبْرِهَا

جو شخص اپنی بیوی سے در میں صحبت کرتا ہے

1175- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى.....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ  
قَالَ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبْرِهَا فَهُوَ مِنَ  
الْمَرْأَةِ مِثْلَهُ مِنَ الرَّجُلِ، ثُمَّ تَلَا  
﴿ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ  
أَذَى فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ  
وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَيَاذًا  
عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”جو اپنی بیوی سے  
در میں صحبت کرتا ہے وہ اس طرح ہے جس طرح اس نے  
کسی مرد سے یہ کام کیا۔“ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:  
”لوگ تم سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ وہ  
ناپاکی ہے حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے  
قریب نہ جاؤ حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں جب وہ پاک ہو

① صحیح: ابن ابی شیبہ 230/4 باب، فی قوله تعالیٰ (نساؤ کم حرث لکم) والبیہقی فی معرفة السنن والآثار 160/10 (14052)

② صحیح: ابن ابی شیبہ 229/4 باب فی قوله تعالیٰ (نساؤ کم حرث لکم)

③ صحیح: ابن ابی شیبہ 232/4 باب فی قوله (فاتوهن من حیث امرکم اللہ) والتفسیر للطبری 388/2

جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے۔“ (البقرہ: ۲۲۲) اور حیض میں ان سے الگ رہنے سے مراد شرمگاہ سے الگ رہنا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں جہاں سے تم چاہو اپنی کھیتوں کے پاس جاؤ۔“ (البقرہ: ۲۲۳) یعنی کھڑے ہو کر، بیٹھے ہوئے، منہ سامنے کئے ہوئے یا پیچھے پھیرے ہوئے۔ مگر شرمگاہ میں۔

تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ؟  
أَنْ تَعْتَرِلُوهُنَّ فِي الْمَحِيضِ: الْفُرْجُ ثُمَّ  
تَلَا ﴿يَسْأَلُكُمْ خَرْبُكُمْ لَكُمْ فَأْتُوا  
خَرْبَكُمْ أَنْتُمْ﴾ فَأَيْمَةٌ وَقَاعِدَةٌ  
وَمُقْبِلَةٌ وَمُدْبِرَةٌ فِي الْفُرْجِ. ❶

**فوائد:**..... ”دُبر“ یعنی پاخانے والی جگہ میں جماع کرنا موجب لعنت ہے جیسا کہ آگے آثار و احادیث میں واضح طور پر آ رہا ہے جبکہ مذکورہ اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل علم بیوی یا مرد کی دبر میں آنے کو برابر خیال کرتے تھے۔ سب سے پہلے اس بُرے فعل کا آغاز قوم لوط علیہم السلام میں ہوا۔ قرآن کریم میں ہے کہ لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو روکتے ہوئے فرمایا کہ ”یہ ایسی بیماری جسے تم سے پہلے کسی نے نہیں اپنایا (عنکبوت: 28) اسی بنا پر اسے لواطت سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ نیز شرم گاہ کو کھیتی قرار دیا گیا ہے اور کھیت وہ ہوتا ہے جہاں دانہ ڈالنے سے وہ اگے جب کہ دبر میں کرنے سے کبھی بچہ پیدا نہیں ہوتا لہذا کھیتی سے مراد ”قُبُل“ ہی ہے۔

1176- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمِ الْأَثَرِمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجَبِيِّ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ  
أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا، أَوْ  
كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا  
أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنی حائضہ بیوی سے یا دبر میں صحبت کرے یا کاہن کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے اس چیز کا کفر کیا جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کی گئی۔“

**فوائد:**..... ”کاہن“ جو آئندہ کی خبریں بتائے بہر حال معلوم ہوا کہ دبر میں صحبت کرنا یہ کفریہ کام ہے۔ کفر سے یہاں تشدید و تغلیظ مراد ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی رضی اللہ عنہ اس حدیث کے ذکر کے بعد بیان کرتے

❶ صحیح التفسیر للطبری، 2/387-388 وابن ابی شیبہ 4/232

❷ صحیح أخرجه احمد 2/408 والبخاری فی الكبير 3/16-17 وابن ماجه، کتاب الطہارۃ، باب النهی عن أتیان

ہیں کیونکہ حیض کی حالت میں مقاربت کرنے سے ہم بتا چکے ہیں کہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا پڑے گا جس سے اس کے کبیرہ گناہ ہونے کا علم ہوتا ہے۔ لہذا یہ بھی کبیرہ گناہ شمار ہوں گے ہاں اگر کوئی ان اسلامی احکام کا انکار کرتے ہوئے ان افعال کو سرانجام دے گا تو پھر یہ کفر اپنے حقیقی معنی میں ہوگا۔ نیز طبی نکتہ نظر سے حالت حیض میں مباشرت کرنا اور دُر میں صحبت کرنی بیماریوں کا موجب ہے۔

1177- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْرِيِّ .....

عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ الْجَرُمِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ آتَى امْرَأَتِي حَيْثُ شِئْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمِنْ أَيْنَ شِئْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ وَكَيْفَ شِئْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ هَذَا يُرِيدُ السُّوءَ قَالَ: لَا، مَحَاشُ النِّسَاءِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ سِوَالِ عَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ: نَعَمْ. ❶

ابوقحطاف جرمی کہتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا: ”اے ابو عبدالرحمن! کیا میں اپنی بیوی سے جس طرح چاہوں صحبت کروں؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”اور جہاں سے چاہوں؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ ایک آدمی نے ان سے کہا: ”اے ابو عبدالرحمن! یہ برائی کا ارادہ کرتا ہے۔“ انہوں نے کہا: ”نہیں عورتوں کے پاخانہ کی جگہ تم پر حرام ہے۔“ عبداللہ سے پوچھا گیا: ”کیا آپ بھی اس کے قائل ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

1178- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ .....

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ إِتْيَانَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا وَيَعِيبُهُ عَيْبًا شَدِيدًا. ❷

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی بیوی کی دُر میں صحبت کرے اور اس کو بہت سخت عیب ناک سمجھتے تھے۔

1179- حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ .....

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ ﴿إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ مَا نَزَى

ابونجیح کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے اس آیت کے بارے میں کہا: ”تم بے حیائی کی طرف آتے ہو جو جہاں والوں سے کسی نے تم سے پہلے نہیں کی۔“ (سورۃ عنکبوت: ۲۸)

❶ حسن: ابن ابی شیبہ 4/252 باب ماجاء فی أتیان النساء فی أدبارهن

❷ صحیح: البہیقی کتاب النکاح، باب أتیان النساء فی ادبارهن 7/199 والتفسیر للطبری 2/393

ذَكَرَ عَلَى ذَكَرٍ حَتَّى كَانُ قَوْمٌ لَوْطٌ. ❶ انہوں نے کہا: ”قوم لوط سے پہلے کسی مرد نے کسی دوسرے مرد سے بدکاری نہیں کی۔

**فوائد:** ..... معلوم ہوا مرد کے ساتھ مرد کی بدکاری کا سب سے پہلے رواج دو لوط علیہ السلام میں ہی ہوا۔ سابقہ امتوں میں یہ قبیح بیماری نہ تھی۔

1180- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُخَلَّدٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي ذُبْرِهَا لَمْ يَنْظُرُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❷ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنی بیوی کی دبر میں صحبت کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھیں گے۔“

**فوائد:** ..... اللہ کے نہ دیکھنے سے مراد نظر رحمت سے نہ دیکھنا ہے کیونکہ قیامت کے دن کوئی بھی اللہ کی نظر سے اوجھل نہیں ہو سکتا۔

1181- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحْمَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَامٍ الْحَنْفِيِّ.....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرَفْ وَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ يُصَلِّى وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنْ الْحَقِّ سَيْلَ عَبْدِ اللَّهِ عَلِيُّ بْنُ طَلْقٍ لَهُ صُحْبَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ. ❸ علی بن طلح کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے تو وہ لوٹ جائے اور وضو کر کے پھر نماز پڑھے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنی عورتوں کی دبر میں صحبت نہ کرو کیونکہ اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔“ عبد اللہ سے پوچھا گیا کہ علی بن طلح صحابی تھے؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

1182- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ.....

❶ صحیح: التفسیر للطبری 2/144 والبیہقی فی الشعب (5400)

❷ صحیح: أخرجه احمد 2/444 و ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح (2162)

❸ صحیح: دیکھئے ابن ابی شیبہ 4/251 و سنن البیہقی 7/198

سعید بن یسار ابو الحباب کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ”آپ لوگوں کے متعلق تحمیس کرنے میں کیا فرماتے ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”تحمیس کسے کہتے ہیں؟ تو میں نے دبر کا ذکر کیا انہوں نے کہا: ”کیا مسلمانوں میں سے کوئی ایک مسلمان یہ بھی کرتا ہے؟“

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحُبَابِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: مَا تَقُولُ فِي الْحَوَارِي حِينَ أَحْمِضُ بِهِنَّ؟ قَالَ وَمَا التَّحْمِيزُ؟ فَذَكَرْتُ الدُّبْرَ. فَقَالَ: هَلْ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. ❶

**فوائد:** ..... اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس فعل کو کس قدر شنیع خیال کرتے تھے کہ اسے

مسلمانوں کی شان کے لائق ہی نہیں سمجھتے تھے۔

1183- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُصَيْنٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَكَانَ مِنْ أَسْنَانِي .....

ہرمی بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے مجلس میں بنو واقف کی عورتوں کی حالت کا ذکر کیا اور ان سے صحبت کا ذکر کیا تو خزیمہ بن ثابت نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اے لوگو! اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا، تم عورتوں سے ان کی دبر میں صحبت نہ کرو۔“

حَدَّثَنِي هَرْمِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: تَذَاكَرْنَا شَأْنَ النِّسَاءِ فِي مَجْلِسِ بَنِي وَاقِفٍ وَمَا يُؤْتَى مِنْهُنَّ فَقَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ. ❷

1184- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ .....

نصیف کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: لوگ عورتوں سے حیض کی حالت میں صحبت کرنے سے پرہیز کرتے تھے اور ان کی دبر میں صحبت کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ سے لوگوں نے اس کے متعلق پوچھا تو اللہ نے یہ آیت نازل کی: ”لوگ تجھ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجئے وہ گندگی ہے

حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانُوا يَجْتَنِبُونَ النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَيَأْتُونَهُنَّ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ

❶ صحیح شرح معانی الآثار للطحاوی 1/41 والنسائی فی الکبری (8979)

❷ صحیح دیکھے الکبری لنسائی (8982-8983)

عورتوں سے حیض میں الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ  
 حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں جب وہ پاک ہو جائیں تو جہاں  
 سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے ان کے پاس جاؤ۔“ (البقرة: ۲۲۲) یعنی کہ شرمگاہ میں اور اس سے آگے نہ بڑھو۔“

1185- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ.....

عَنْ طَاوُسٍ وَسَعِيدٍ وَمَجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ  
 أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ إِتْيَانَ النِّسَاءِ فِي  
 أَذْبَارِهِنَّ وَيَقُولُونَ: هُوَ الْكُفْرُ. ②  
 طَاوُس اور سعید اور مجاہد اور عطاء سب اس بات کو برا سمجھتے  
 ہیں کہ عورتوں کی دیر میں صحبت کی جائے۔ اور وہ کہتے ہیں:  
 ”یہ کفر ہے۔“

**فوائد:**..... اس کفر سے حدیث نمبر 1176 میں مذکورہ کفر کی طرف اشارہ ہے جس کی وضاحت وہاں  
 پر ہو چکی ہے۔

[115]..... بَابُ اغْتِسَالِ الْحَائِضِ إِذَا وَجَبَ الْغُسْلُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ

حائضہ عورت کا غسل کرنا جب حیض سے پہلے اس پر غسل واجب ہو

1186- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ.....  
 حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ وَالزُّهْرِيِّ  
 قَالَا: الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ  
 وَاحِدٌ. ③  
 اوزاعی کہتے ہیں کہ عطاء اور زہری دونوں نے کہا: ”حیض  
 اور جنابت کا غسل ایک ہی ہے۔“

**فوائد:**..... حیض سے قبل اگر جنابت بھی لاحق ہو تو فراغ حیض کے بعد دونوں کے لیے ایک ہی  
 غسل کافی ہے جب کہ بعض حیض کی حالت میں غسل جنابت ضروری خیال کرتے ہیں جیسا کہ پیچھے گزر چکا  
 ہے۔ لیکن اول الذکر موقف ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

1187- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

① حسن: التفسیر للطبری 381/2

② صحیح: ابن ابی شیبہ، باب فی المرأة تغتسل 74/1

③ صحیح: ابن ابی شیبہ، باب فی المرأة تغتسل 74/1

عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: خَلِّى شَعْرَكَ بِالْمَاءِ قَبْلَ أَنْ تَحْلَلَهُ نَارٌ قَلِيلَةً الْبُقْيَا عَلَيْهِ. ①

ابراہیم کہتے ہیں کہ حذیفہ نے اپنی بیوی سے کہا: ”اپنے بالوں میں پانی سے خلال کر اس سے قبل کہ اس کو آگ کی لپٹ پہنچے جو ان پر رحم نہیں کرے گی۔“

1188- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ صَدَقَةَ بِنِ سَعِيدِ الْحَنْفِيَّ

حَدَّثَنِي جَمِيعُ بْنُ عُمَيْرٍ أَحَدُ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا إِحْدَاهُمَا كَيْفَ تَصْنَعِينَ عِنْدَ الْغُسْلِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَطَهَّرُ طَهُورَهُ لِلصَّلَاةِ وَيُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَنَحْنُ نَفِيضُ عَلَى رُءُوسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضَّفَرِ. ②

جمیع بن عمیر جو تیم اللہ بن ثعلبہ کے بیٹوں سے ہے۔ انہوں نے کہا: ”میں اپنی والدہ اور خالہ کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو ان میں سے ایک نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ”رسول اللہ ﷺ تو اس طرح وضو کرتے تھے جس طرح نماز کا وضو ہوتا ہے اور اپنے سر پر تین دفعہ پانی بہاتے تھے۔ اور ہم اپنے سروں پر چوٹی کی وجہ سے پانچ مرتبہ پانی بہاتیں۔“

**فوائد:** ..... صحیح حدیث میں دوران غسل تین دفعہ سر پر پانی ڈالنے کا حکم ہے جو کہ مرد و عورت کے لیے برابر ہے یہی درست ہے جب کہ مذکورہ حدیث ضعیف ہونے کی وجہ سے حجت نہیں۔

1189- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَائِدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْمَرْأَةِ تَغْتَسِلُ تَنْقُضُ شَعْرَهَا؟ فَقَالَتْ: بَخٍ وَإِنْ أَنْفَقَتْ فِيهِ أَوْقِيَّةً؟ إِنَّمَا يَكْفِيهَا أَنْ تُفْرِغَ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا. ③

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے اس عورت کے متعلق پوچھا جو اپنے بال کھول کر غسل کرتی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ”یوں اگر وہ اس کے لیے اوقیہ خرچ کر دے تو اس کو کافی ہے کہ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا اگر عورت غسل کے لیے اپنے سر کے بال کھول لے تو یہ طہارت کے لیے

① منقطع، ضعیف: ابراہیم نے حذیفہ کو نہیں پایا۔ أخرجه ابن ابی شیبہ 1/74

② ضعیف: ابو دائود، کتاب الطهارة، باب فی الغسل من الحنابة (241) والبیہقی، کتاب الطهارة، باب غسل المرأة من الحنابة والحیض 1/180

③ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (1048)



زیادہ عمدہ ہے اگرچہ نہ کھولنے کا بھی جواز ہے جس طرح کہ آگے آ رہا ہے اور سر کو اچھی طرح تر کرنے کے لیے زیادہ پانی کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں۔

1190- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: تَخْلِلُهُ بِأَصَابِعِهَا. ❶  
 علقمہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”عورت اپنی انگلیوں سے اپنے بالوں میں خلال کرے۔“

1191- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ حَجَّاجٍ.....

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ فِي الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ يَصْبَانِ الْمَاءَ صَبًّا وَلَا يَنْقُضَانِ شُعُورَهُمَا. ❷  
 ابو زبیر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے حائضہ اور جنبی کے متعلق کہا: ”وہ پانی بہائیں اور اپنے بالوں کو نہ کھولیں۔“

**نوائد:** ..... حائضہ اور جنبی دونوں کے غسل کا طریقہ ایک ہی ہے البتہ سر کے بال کھولنے کے بارے عائشہ رضی اللہ عنہا سے حکماً مروی ہے کہ حائضہ اپنے بال کھولے (ابن ماجہ) لیکن اس حکم کو بعض علماء نے استنباب پر محمول کیا ہے کیونکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے سر کے بال باندھ لیتی ہوں کیا غسل جنابت کے لیے ان کو کھولوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے سر پر تین چلو پانی بہا دیا کرو، اتنا ہی کافی ہے۔ (احمد، مسلم) اس روایت کے ایک لفظ میں حیض کے لفظ بھی آتے ہیں۔ نیز عائشہ رضی اللہ عنہا سے بال نہ کھولنے کا جواز بھی ملتا ہے۔ (مسلم، کتاب الحيض) البتہ اولیٰ اور زیادہ صحیح یہی ہے کہ غسل کے لیے بالوں کو کھولا جائے۔

1192- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ.....

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ. ❸  
 حجاج کہتے ہیں کہ عطاء نے بھی اسی طرح کہا۔

1193- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ.....

عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِذَا مَنْصُور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”جب عورت بالوں کی

❶ ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبہ باب فی المرأة تغتسل شعرها 74/1

❷ ضعیف: ابن ابی شیبہ 74/1

❸ ضعیف: ابن ابی شیبہ 74/1

بَلَّتْ أَصُولَهُ وَأَطْرَافَهُ لَمْ تَنْقُضَهُ. ❶  
 جڑوں اور کناروں کو تر کر لے تو وہ بال نہ کھولے۔“

1194- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ.....

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ بْنِ نِسَاءِ ابْنِ عُمَرَ وَأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ كُنَّ إِذَا اغْتَسَلْنَ لَمْ يَنْقُضْنَ عِقْصَهُنَّ مِنْ حَيْضٍ وَلَا جَنَابَةٍ. ❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نافع نے کہا: ”ابن عمر کی بیویاں اور ان کی ام ولد لونڈیاں جب حیض اور جنابت کا غسل کرتی تھیں تو بالوں کی چوٹیاں نہیں کھولتی تھیں۔“

**فوائد:**..... اس اثر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حیض و جنابت میں بال کھولنا فرض نہیں۔ بس بندھے

بالوں کی جڑوں میں انگلیاں داخل کر کے تین دفعہ پانی بہا لیا جائے۔

1195- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَا تَنْقُضَنَّ عِقْصُكُنَّ مِنْ حَيْضٍ وَلَا مِنْ جَنَابَةٍ. ❸

”ام سلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”عورتیں حیض اور جنابت کے وقت (غسل کے) وقت اپنے بالوں کی چوٹیاں نہ کھولیں۔“

1196- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ.....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أَشَدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَوْ عُقْدَهُ قَالَ: أَحْفِنِي عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ اغْمِزِي عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَفْنَةٍ عَمْرَةً. ❹

نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک عورت آئی۔ اس نے کہا: میں اپنے سر کی چوٹی یا گرہیں مضبوط باندھتی ہوں یا اس نے کہا: گرہ لگاتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالو اور ہر لپ کے بعد نچوڑ ڈالو۔“

1197- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنْ هَمَامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُدَيْفَةَ هَمَامِ بْنِ حَارِثٍ كَيْتَبُوهُ لَمْ يَنْقُضُوا حَيْضَهُنَّ وَلَا جَنَابَتَهُنَّ

❶ صحیح: داری بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ باب فی المرأة تغتسل أنتفض شعرها 74/1

❸ ضعیف: ام محمد امیة یا امیہ بنت عبداللہ ہیں اور شرط ابن حبان پر ہیں۔

❹ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب حکم ضفائر المغتسلة 330

”اے بالوں کی جڑوں تک انگلیاں پہنچا، تاکہ اس کو آگ نہ پہنچے جو ان پر رحم نہیں کرے گی۔“ منصور کہتے ہیں: ”یعنی جنابت کے غسل کے وقت۔“

أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اسْتَأْصِلِي الشَّعْرَ لَا تَخَلِّلِي نَارًا قَلِيلًا بُقْيَاهَا عَلَيْهِ قَالَ مَنْصُورٌ: يَعْنِي الْجَنَابَةَ. ❶

**فوائد:** ..... معلوم ہوا دوران غسل بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا ضروری ہے اس میں سستی غسل میں کمی اور خسارے کا باعث ہے۔

1198- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ مَنْصُورٍ عَنِ إِبْرَاهِيمَ .....  
عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اسْتَأْصِلِي الشَّعْرَ بِالْمَاءِ لَا تَخَلِّلِي نَارًا قَلِيلًا بُقْيَاهَا عَلَيْهِ. ❷

ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حدیفہ نے اپنی بیوی سے کہا: ”پانی کو بالوں کی جڑوں تک پہنچا، تاکہ ان پر وہ آگ نہ پہنچے جو ان پر رحم نہ کرے گی۔“

1199- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى .....  
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: إِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَا تَنْقُضْ شَعْرَهَا وَلَكِنْ تَصُبِّ الْمَاءَ عَلَى أَصُولِهِ وَتَبُلُّهُ. ❸

ابوزبیر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب عورت جنابت کا غسل کرے تو اپنے بالوں کو نہ کھولے البتہ وہ بالوں کی جڑوں پر پانی ڈالے اور انہیں گیلا کرے۔“

1200- أَخْبَرَنَا يَعْلَى .....  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تُصَيِّبُهَا الْجَنَابَةَ وَرَأْسُهَا مَغْفُوصٌ تَحْلُهُ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا الْمَاءَ صَبًّا حَتَّى تُرْوَى أَصُولَ الشَّعْرِ. ❹

عبدالمملک کہتے ہیں کہ عطاء نے اس عورت کے متعلق کہا جس کو جنابت ہو اور اس کے سر کے بال بندھے ہوئے ہوں کیا وہ اسے کھول دے؟ انہوں نے کہا: ”نہیں، مگر وہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ حتیٰ کہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں۔“

❶ صحیح: البیہقی، کتاب الطهارة، باب غسل المرأة من الجنابة والحیض 180/1 وابن ابی شیبہ 74/1

❷ حسن: جعفر بن حارث کی وجہ سے۔

❸ ضعیف: مجاہد بن أدراسة ضعیف ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبہ 74/1 باب فی المرأة تغتسل

❹ صحیح: عبدالرزاق (1055) نیز دیکھیے اثر (1056)

1201- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ حَدَّثَنِي حَبِيبَةُ بِنْتُ حَمَادٍ.....

حَدَّثَنِي عُمَرَةُ بِنْتُ حَيَانَ السَّهْمِيَّةُ  
قَالَتْ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ:  
أَمَا تَسْتَطِيعُ إِحْدَاكُنَّ إِذَا طَهَّرْتَ مِنْ  
حَيْضِهَا أَنْ تَدْخَنَ شَيْئًا مِنْ قُسْطٍ فَإِنْ  
لَمْ تَجِدْ فَشَيْئًا مِنْ آسٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ  
فَشَيْئًا مِنْ نَوَى فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَشَيْئًا مِنْ  
مِلْحٍ. ❶

عمرہ بنت حیان سہمیہ کہتی ہیں کہ مجھے ام المؤمنین عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے کہا: ”کیا تم میں سے کوئی عورت اس بات کی  
طاقت نہیں رکھتی کہ جب وہ حیض سے پاک ہو تو قسط کی  
دھونی لے، اگر وہ نہ پائے تو آس کی، اگر وہ بھی نہ پائے تو  
کھجور کی سٹھلی سے اور اگر وہ بھی نہ پائے تو نمک سے۔“

1202- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ.....

عَنْ مَعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
إِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَمِسْ  
أَثَرَ الدَّمِ بِطِيبٍ. ❷

معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”جب کوئی  
عورت حیض کا غسل کرے تو خون کے نشان پر خوشبو  
لگائے۔“

1203- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نِسَاءَهُ  
وَأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ كُنَّ يَغْتَسِلْنَ مِنَ  
الْحَيْضَةِ وَالْحَنَابَةِ وَلَا يَنْقُضْنَ  
شُعُورَهُنَّ وَلَكِنْ يُبَالِغْنَ فِي بَلِّهَا. ❸

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیویاں اور ام ولد لونڈیاں  
جب حیض اور جنابت کا غسل کرتی تھیں تو اپنے بالوں کو  
نہیں کھولتی تھیں مگر ان کو تر کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔“

**فوائد:** ..... یہ اثر بھی (1191) کے تحت بیان کردہ موقف کی تقویت کا باعث ہے کہ حیض و جنابت

میں سر کے بال کھولنا فرض نہیں۔ ہاں حیض کے بعد کھولنا مستحب ضرور ہے۔ واللہ اعلم

[116]..... بَابُ دُخُولِ الْحَائِضِ الْمَسْجِدَ

حائضہ کا مسجد میں داخل ہونا

1204- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

❶ ضعف: آئمہ اڑا ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحیح: ابو النعمان وہ محمد بن الفضل ہیں۔

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 1/74 باب فی المرأة تغتسل أنتقض شعرها

عَنْ مُعْبِرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَأْسَ  
أَنْ تَتَنَاوَلَ الْحَائِضُ مِنَ الْمَسْجِدِ  
مَنْغِيرَهُ كَهَيْتِهِ هِيَ كَمَا إِبْرَاهِيمُ نَعَى: "اس بات میں کوئی حرج  
نہیں کہ حائض مسجد سے کوئی چیز پکڑ لے۔"  
الشَّيْءُ. ❶

**فوائد:** ..... اس مسئلہ کی دلیل صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے  
انہیں مسجد سے مصلیٰ پکڑوانے کا کہا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حائضہ کا جسم پاک ہے اسی سے بعض اہل علم  
حائضہ کے مسجد میں داخلے کو بھی روا سمجھتے ہیں بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو بلاوجہ داخلہ درست نہیں (واللہ اعلم)  
1205- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ.....

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَتَنَاوَلُ  
الْحَائِضُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَا  
تَدْخُلُهُ. ❷  
منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: "حائضہ مسجد سے کوئی  
چیز پکڑ سکتی ہے مگر وہ اس میں داخل نہیں ہو سکتی۔"

**فوائد:** ..... یہ قول مرجوح ہے کیونکہ جب وہ کوئی شے پکڑ سکتی ہے تو کوئی شے مسجد میں رکھنے پر بھی  
کوئی حرج نہیں ہونا چاہیے۔ البتہ ایسا بوقت اشد ضرورت ہی کرنا چاہیے۔  
1206- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ.....

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَنَادَةَ قَالَ: الْجُنُبُ  
يَأْخُذُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَا يَضَعُ فِيهِ. ❸  
ہشام کہتے ہیں کہ قنادہ نے کہا: "جنسی مسجد سے کوئی چیز پکڑ  
لے مگر اس میں رکھے نہیں۔"  
1207- أَخْبَرَنَا يَعْلَى.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي  
الْحَائِضِ: تَنَاوَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الشَّيْءَ  
قَالَ: نَعَمْ إِلَّا الْمُصْحَفَ. ❹  
عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء سے کہا گیا: "حائضہ مسجد سے  
کوئی چیز پکڑ سکتی ہے؟" انہوں نے کہا: "جی ہاں! قرآن  
کے علاوہ۔"

**فوائد:** ..... حائضہ کا قرآن پکڑنا اگرچہ اس کو بعض اہل علم کے عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث "إِنَّمَا  
حَيْضَتُكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ" کی وجہ سے جائز قرار دیا ہے۔ جب کہ راجح اس کا درست نہ ہونا ہی ہے۔

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/360

❷ حسن: ابن ابی شیبہ 2/360 باب فی الحائض تناول الشیء من المسجد

❸ صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ 2/360 باب فی الحائض تناول الشیء من المسجد

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/360 باب فی الحائض





علم کا اختلاف ہے جبکہ اس میں بھی راجح یہی ہے کہ یہ مکروہ ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے باب باندھا ہے ”بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّغْلِيْقِ“ اور امام عبدالرحمن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کو ترجیح دیتے ہیں (۲) بیت الخلاء میں اگر کسی چیز پر اللہ کا نام نقش ہو تو اسے لیجانے سے بچنا چاہیے جیسا کہ ابو داؤد میں روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں اپنی انگوٹھی اتار لیتے تھے کیونکہ محمد، رسول، اللہ کاندہ تھا۔ یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے بہر حال اہل علم اس کے ہی قائل و فاعل ہیں۔

[119]..... بَابُ الْحَائِضِ إِذَا طَهَّرَتْ وَلَمْ تَجِدِ الْمَاءَ

حائضہ جب پاک ہو جائے اور پانی نہ پائے

1213- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَوْذَبٍ.....

مطر کہتے ہیں کہ میں نے حسن اور عطاء سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس کے ساتھ سفر میں اس کی بیوی کو حیض آجائے پھر وہ پاک ہو جائے اور پانی نہ پائے؟ ان دونوں نے کہا: ”وہ تیمم کرے اور نماز پڑھے۔“ مطر کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: کیا اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں نماز اس سے بڑی ہے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا انقطاع حیض کے بعد اگر پانی دستیاب نہ ہو تو تیمم کو اپنایا جائے گا اور نماز ادا کی جائے گی۔ نیز ہم بستری بھی کی جاسکتی ہے یہ رائے صائب معلوم ہوتی ہے۔

1214- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ.....

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے اس عورت کے متعلق کہا جو پاک ہوتی ہے اور پانی نہیں پاتی، کہا کہ جب وہ تیمم کر لے تو اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے۔“ عبداللہ سے پوچھا گیا: ”آپ بھی ایسے کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ”اللہ کی قسم! جی ہاں۔“

① حسن: ابن ابی شیبہ 97/1 باب من اذطهرت وهي في سفر تیمم۔ والبیہقی فی الحیض 310/1

② حسن: ابن ابی شیبہ 97/1 باب من اذطهرت وهي في سفر تیمم۔ والبیہقی فی الحیض 310/1



## [120]..... بَابُ اسْتِبْرَاءِ الْأُمَّةِ

لوٹڈی سے استبراء کرنا

1215- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.....

عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي اسْتِبْرَاءِ الْأُمَّةِ  
 إِنَّ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ قَالَ خَمْسَةَ  
 وَأَرْبَعِينَ ❶

لیث کہتے ہیں کہ طاؤس نے لوٹڈی سے علیحدہ رہنے کے متعلق کہا اگر اسے حیض نہ آئے تو پینتالیس دن علیحدہ رہے۔

**فوائد:**..... وہ لوٹڈی جسے حیض آتا ہے اس کی عادت آزاد عورت کے مقابلے میں نصف یعنی ایک حیض ہے (ابوداؤد) لیکن اگر حیض نہ آتا ہو تو جتنی دیر میں تسلی نہ ہو جائے اتنی دیر لوٹڈی سے علیحدگی اختیار کرنا افضل واولیٰ ہے۔ مذکورہ 45 دن والا اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن آگے صحیح بھی آرہا ہے اور 3 ماہ بھی سلف سے ثابت ہے۔

1216- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ.....

عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ  
 ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ❷

خالد حذاء کہتے ہیں کہ ابو قلابہ نے کہا: ”تین ماہ علیحدہ رہے۔“

1217- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْوَّاحِدِ.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ  
 الرَّجُلِ يَتَّاعُ الْجَارِيَةَ لَمْ تَبْلُغِ  
 الْمَحِيضَ وَلَا تَحْمِلُ مِنْهَا كَمْ  
 يَسْتَبْرِئُهَا قَالَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ❸

اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو لوٹڈی خریدتا ہے جسے حیض نہیں آتا اور نہ ہی اسے مل ہوتا ہے کہ وہ اس سے کتنی دیر علیحدہ رہے؟ انہوں نے کہا: ”تین ماہ۔“

1218- وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ

بِخَمْسَةِ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا ❹

1219- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ.....

- ❶ ضعیف: ابن جریر عن سے بیان کرتے ہیں، أخرجه عبدالرزاق (925)  
 ❷ ضعیف ولكن له شواهد: أخرجه ابن ابی شیبہ 4/226 دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 5/122-127 باب کم عدة الأمة  
 ❸ حسن: أخرجه البيهقي في العدد 7/45 باب في استبراء من ملك أمة  
 ❹ صحيح: دیکھئے گزشتہ (956)

عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ  
 بِشَهْرٍ سُنِلَ عَبْدُ اللَّهِ بِأَيِّهِمَا تَقُولُ قَالَ  
 ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ أَوْ ثَقُّ وَشَهْرٌ يَكْفِي. ❶

یحییٰ بن بشر کہتے ہیں کہ عکرمہ نے کہا: ”ایک ماہ۔“ عبد اللہ  
 سے پوچھا گیا: آپ ان دونوں باتوں میں سے کس کے  
 قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: تین ماہ بہتر ہیں اور ایک ماہ بھی  
 کافی ہے۔“

**فوائد:** ..... مذکورہ اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ایک ماہ بھی انتظار صحیح ہے۔ لیکن تین ماہ اولیٰ ہیں  
 مراد جتنی مدت زیادہ ہوگی اتنی تسلی زیادہ ہوگی۔



## ۲..... کتاب الصلاة

[1]..... باب فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ

نمازوں کی فضیلت

1220- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ.....

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ عَذِبٍ عَلَى بَابٍ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ①

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرضی نمازوں کی مثال اس چلتی ہوئی نہر کی طرح ہے جو کسی کے دروازے پر بہ رہی ہو اور وہ روزانہ اس سے پانچ بار غسل کرتا ہو۔“

**فوائد:**..... اس حدیث میں فرض نمازوں کو نہر کی مثال سے بیان کیا گیا ہے جیسے آدمی نہر میں بار بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہتی، اسی طرح فرض نمازوں سے بھی آدمی کے صغیرہ گناہ بھڑ جاتے ہیں۔

1221- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَاذَا تَقُولُونَ ذَلِكَ مُبْقِيًا مِنْ ذَرْبِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ ذَرْبِهِ قَالَ كَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس سے پانچ بار غسل کرے تو تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ اس کے جسم پر میل باقی رہے گی؟“ انہوں نے کہا: ”اس کے جسم پر میل نہیں رہے گی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسی طرح پانچ نمازوں کی

يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عِنْدِي أَصَحُّ ①

مثال ہے جن سے اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“ عبد اللہ کہتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میرے نزدیک بہت صحیح ہے۔

**فوائد:** ..... معلوم ہوا کہ فرض گناہوں کے کفارے کا سبب ہے اس سے انسانی لغزشیں بخش دی جاتی ہیں۔ یہ صغیرہ گناہوں کے متعلق ہے کیونکہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بخشے نہیں جاتے۔

## [2]..... بَابُ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

### نماز کے اوقات کے متعلق

1222- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ.....

مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي زَمَنِ الْحِجَاكِ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَهِيَ حَيَّةٌ أَوْ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ حِينَ تَجِبُ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ رُبَّمَا عَجَلَّ وَرُبَّمَا أَخَّرَ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَجَلَّ وَإِذَا تَأَخَّرُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ رُبَّمَا كَانُوا أَوْ كَانَ يُصَلِّيهَا بَغْلَسٍ ②

محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضوان اللہ علیہم سے سنا انہوں نے کہا: ہم نے حجاج کے زمانہ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اوقات نماز کے متعلق پوچھا اور وہ نماز کو اس کے وقت سے تاخیر کر کے پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: ”نبی ﷺ ظہر کی نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج ڈھلتا تھا۔ اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب اس کی دھوب ابھی تیز ہوتی۔ یا اس کا رنگ صاف ہوتا۔ اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج غروب ہوتا تھا۔ اور عشاء کی نماز کبھی جلدی پڑھ لیتے اور کبھی تاخیر کرتے۔ اور صبح کی نماز (اکثر) اندھیرے میں پڑھتے تھے۔“

**فوائد:** ..... حدیث سے درج ذیل مسائل معلوم ہوئے (۱) ظہر کا وقت سورج ڈھلتے ہی شروع ہو جاتا ہے (۲) عصر کا وقت تب شروع ہوتا ہے کہ سورج ابھی صاف و بلند ہو۔ حدیث جبریل میں ہے انہوں

① صحیح: مسلم، کتاب المساجد، باب المشی الی الصلاة تمحی بہ الخطایا (1521)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، باب الصَّلَاةِ الْخَمْسَةِ كِفَارَةً (528) و مسلم، کتاب المساجد، باب

المشی الی الصلاة تمحی بہ الخطایا (1520)



فی حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَطْهَرَ. ❶ رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھتے تو دھوپ آپ کے حجرے میں ہوتی۔ اس سے قبل کہ وہ چھت پر چڑھے۔

**فوائد:** ..... آپ ﷺ کے حجرے چھوٹے چھوٹے تھے لہذا ایسے حجرے کے صحن میں دھوپ کا اترا اسی وقت ممکن ہے جب سورج ابھی خوب بلند ہوا تو معلوم ہوا عصر کی نماز اول وقت جب کہ سورج ابھی بلند ہو پڑھنا افضل ہے۔

### [3]..... بَابُ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ اذان کی ابتدا کے متعلق

1224- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ.....

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ جس وقت تشریف لائے ابو محمد کہتے ہیں: یعنی مدینہ میں تو لوگ بلائے بغیر نماز کے وقت نماز کے لئے جمع ہوتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارادہ کیا کہ یہودیوں کی سرگئی کی طرح سرگئی بجائیں جس سے وہ اپنی نمازوں کے لئے بلائے جائیں پھر آپ نے اسے برا سمجھا تو ناقوس بنانے کا حکم دیا تاکہ اسے بجاکر مسلمانوں کو نماز کے لئے بلایا جائے لوگ اسی حالت میں تھے کہ حارث بن خزرج کے بھائی عبداللہ بن زید بن عبد ربہ نے خواب دیکھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! گزشتہ رات میرے پاس کوئی گھونسنے لگا: اور ایک آدمی میرے پاس سے گزرا جس کے سبز کپڑے تھے اور وہ اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے تھا میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! تو اس ناقوس کو پیچھے گا اس نے کہا:

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَدِمَهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُعْنَى الْمَدِينَةَ إِنَّمَا يُجْتَمِعُ إِلَيْهِ بِالصَّلَاةِ لِحِينَ مَوَاقِيتِهَا بِغَيْرِ دَعْوَةٍ فَهَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَجْعَلَ بُرْقًا كَبُوقِ الْيَهُودِ الَّذِينَ يَدْعُونَ بِهِ لِصَلَاتِهِمْ ثُمَّ كَرِهَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِالنَّاقُوسِ فَنَحِثَ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلْمُسْلِمِينَ إِلَى الصَّلَاةِ فَيَنَامُهُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ أَخُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ طَافَ بِي اللَّيْلَةَ طَائِفٌ مَرَّيِي رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب مواقیات الصلاة، باب وقت المغرب (560) ومسلم کتاب المساجد، باب استحباب

التبکیر بالصبح فی أول وقتها (1458)



أُتِبْتُ ① ”الحمد لله: یہ اور مضبوط ہو گیا۔“

**فوائد:** ..... (۱) سچا خواب علم نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے یہ خواب دیکھنے والے کی عزت و کرامت کو ظاہر کرتا ہے لہذا اس سے عبد اللہ بن زید، عمر بن الخطاب کی عظمت ظاہر ہوئی (۲) ثابت ہوا اذان دوہری جب کہ اقامت اکہری کہی جاتی ہے (۳) اذان اونچی آواز والے کو دینی چاہیے۔

1224. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنِيهِ سَلَمَةُ قَالَ حَدَّثَنِيهِ ابْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ .....

الْحَارِثُ التَّمِيمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ .

حارث تیمی کہتے ہیں کہ محمد نے اپنے باپ عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

1225. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ .....

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاقُوسِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ②

محمد بن عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ نے بیان کیا کہ میرے والد عبد اللہ بن زید نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے ناقوس کا حکم دیا پھر انہوں نے پہلی حدیث کی طرح ہی ذکر کیا۔

#### [4]..... بَابُ فِي وَقْتِ أَذَانِ الْفَجْرِ فجر کی اذان کے متعلق

1226. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ .....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا سَأَلَ ابْنَ عَمْرٍو عَنْ مَرْفُوعِ بَيَانِ كَرْتِهِ هُوَ كَيْفَ

① متفق علیہا البخاری، کتاب مواقیات الصلاة، باب مواقیات الصلاة وفضلها (521) ومسلم کتاب المساجد، باب، اوقات الصلوات الخمس (394)

② صحیح أخرجه البيهقي في دلائل البقرة 17/7-18 وابن ماجه، كتاب الأذان والسنة فيها، باب، بدء الأذان (706)



يُؤَدِّنُ بَلِيلٍ فَكُلُّوْا وَاشْرَبُوْا حَتَّى يُؤَدِّنَ ۖ  
ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ .<sup>1</sup> تو تم کھاؤ اور پیو حتی کہ ابن ام مکتوم اذان دے۔“

**فوائد:** ..... (۱) ثابت ہوا تہجد کی اذان دی جاسکتی ہے جیسا کہ بلال رضی اللہ عنہ دیتے تھے (۲) سحری کے وقت کے اختتام کا تھوڑا آگے پیچھے ہو جانا معیوب نہیں کیونکہ ابن ام مکتوم نابینے صحابی تھے طلوع فجر دیکھ کر فوری اذان نہیں دے سکتے تھے حتیٰ کہ انہیں کہا جاتا کہ آپ ﷺ نے صبح کر دی صبح کر دی۔

1227۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا عَبْلَةُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ الْقَاسِمِ .....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ  
مُؤَدِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بِلَالَ يُؤَدِّنُ بَلِيلٍ  
فَكُلُّوْا وَاشْرَبُوْا حَتَّى تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ  
اُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ الْقَاسِمُ وَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا  
إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيُرْفَى هَذَا .<sup>2</sup>

عائشہ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کے دو مؤذن تھے بلال اور ابن ام مکتوم تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات کو اذان کہتا ہے تو تم کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔ قاسم کہتے ہیں: ”ان دونوں کے درمیان اتنا فرق تھا کہ وہ نیچے اترتا تھا اور وہ اوپر چڑھتا تھا۔“

**فوائد:** ..... اس سے دونوں اذانوں کے درمیان وقت کی کمی کو اظہار کرنا مقصود ہے یعنی تھوڑی دیر بعد ہی فجر کی اذان دے دی جاتی نہ کہ حقیقتاً ایسا ہوتا ورنہ تو دو اذانوں کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بلال کی اذان قیام اللیل کرنے والے کو تنبیہ کرنے کے لیے ہوتی کہ وہ اب سحری کھالے۔

[5]..... بَابُ التَّثْوِيْبِ فِي اَذَانِ الْفَجْرِ

فجر کی اذان میں تھویب کہنا

1228۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ .....

عَنْ حَفْصِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ الْمُؤَدِّنِ  
أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُؤَدِّنُ فِي مَسْجِدِ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَفْصُ حَدَّثَنِي

حفص بن عمر بن سعد کہتے ہیں کہ سعد رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اذان کہتے تھے۔ حفص کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے گھر کے لوگوں نے بیان کیا کہ بلال رسول اللہ ﷺ

1 صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔ سابق و لاحق ملاحظہ کریں۔

2 صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب کیف الأذان (499) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی بدء الأذان (189)

کے پاس صبح کی نماز کی خبر دینے گیا لوگوں نے کہا: آپ ﷺ سوئے ہوئے ہیں۔ تو بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی بلند آواز سے کہا: ”نماز نیند سے بہتر ہے۔“ تو یہ جملہ فجر کی نماز کی اذان میں مقرر کر دیا گیا۔ ابو محمد کہتے ہیں کہ سعد قرظ کے ساتھ مشہور ہے۔ ❶

**فوائد:** ..... الصلاة خَيْرٌ مِنَ النُّومِ یہ کلمہ اذانِ فجر کا حصہ ہے جو صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

[6]..... بَابُ الْأَذَانِ مَثْنِي مَثْنِي وَالْإِقَامَةَ مَرَّةً

اذان دو دفعہ اور اقامت ایک دفعہ کہنا

1229- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي الْمَثْنِيِّ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَثْنِي مَثْنِي وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَإِذَا سَمِعْنَا الْإِقَامَةَ تَوَضَّأْنَا أَحَدُنَا وَخَرَجَ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ تھے اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ۔ البتہ جب قد قامت الصلوة کہتے تو دو دفعہ کہتے۔ جب ہم اقامت سنتے تو ہم میں سے بعض اس وقت وضو کر کے جاتے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا اذان کے کلمات دوہرے جب کہ اقامت اکہری کہی جائے گی جبکہ دوہری

اقامت تب ہے جب کہ اذان ترجیح سے کہی گئی ہو۔ جیسا کہ آئندہ آ رہا ہے۔

1230- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّبْرَانِيُّ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ.....

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ. ❸

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان حفت اور اقامت طاق کہے۔“

❶ متفق عليه البخاری، کتاب الأذان، باب أذان أعمى (617)

❷ صحيح البخاری، کتاب الأذان، باب الأذان قبل الفجر (622)

❸ ضعيف أخرجه الطبرانی في الكبير (40/6) (5449)

1231- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَسْمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ.....  
 عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَمْرٌ بِلَالُ  
 أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا  
 الْإِقَامَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ  
 سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ  
 أَنَسٍ نَحْوَهُ. ❶

### [7]..... باب التَّرجيعِ فِي الْأَذَانِ

اذان میں لوٹنا

1232- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ ابْنِ  
 مُحَيْرِيزٍ.....

ابومخزومہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تقریباً بیس  
 آدمیوں کو اذان کہنے کا حکم دیا تو آپ ﷺ کو ابومخزومہ  
 کی آواز زیادہ پسند آئی آپ ﷺ نے اسے اذان  
 سکھائی۔ ”اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے“  
 اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا  
 ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ  
 اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ  
 اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ  
 کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی  
 معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود  
 نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں،  
 میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز  
 کی طرف آؤ نماز کی طرف آؤ فلاح کی طرف آؤ“

❶ صحیح: أخرجه أبو داود، كتاب الصلاة، باب في الإقامة (510) والنسائي، كتاب الاذان، باب تنبيه الأذان (628)

فلاح کی طرف آؤ، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا  
ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اقامت کے الفاظ  
دو دو مرتبہ سکھائے۔

مَثْنَى مَثْنَى .<sup>1</sup>

**فوائد:** ..... معلوم ہوا ترجیح کے ساتھ اذان یعنی شہادتین کے کلمات کو دوہرا کر اذان پڑھنا اور  
دوہری اقامت یہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا طریقہ تھا جو کہ انہیں نبی ﷺ نے سکھایا تھا یہ واقعہ جنگ حنین سے واپسی کا  
ہے اس کے بعد ابو محذورہ رضی اللہ عنہ مکہ کے مؤذن مقرر کر دیے گئے اذان کے لیے بلند آواز والے آدمی کا انتخاب  
کرنا چاہیے جیسا کہ پیچھے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکا ہے اسی طرح آواز کی خوبصورتی کا خیال  
رکھنا بھی ضروری جیسا کہ مذکورہ حدیث میں درج ہے۔

1233- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَيْلِدِ الطَّبَالِيسِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الْمُنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ  
الْأَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنِي مَكْبُولٌ أَنَّ ابْنَ  
مُحَيْرِيزٍ.....

حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
اللَّهُ ﷻ عَلَّمَهُ الْإِذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ  
كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سِتْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً .<sup>2</sup>  
ابو محذورہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے  
اذان کے 19 کلمے سکھائے۔ اور اقامت کے سترہ کلمے  
سکھائے۔“

[8]..... بَابُ الْإِسْتِدَارَةِ فِي الْإِذَانِ

اذان میں دائیں اور بائیں منہ کرنا

1234- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي جَحْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ  
رَأَى بِلَالًا أَذَّنَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُ فَاهُ  
هَاهُنَا وَهَاهُنَا بِالْأَذَانِ .<sup>3</sup>  
عمرو بن ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ  
انہوں نے بلال کو اذان کہتے ہوئے دیکھا ابو جحیفہ کہتے  
ہیں: ”میں ان کے منہ کو دیکھنے لگا کہ وہ اپنے منہ کو ادھر ادھر  
ادھر کر رہے تو میں بھی اذان میں اس طرح کرنے لگا۔“

<sup>1</sup> متفق علیہ البخاری، کتاب الأذان، باب بدء الأذان (603) ومسلم، کتاب الصلاة، باب الأمر بشفع الأذان وإيتيار الإ  
قامة (836) <sup>2</sup> صحیح سابقہ کرر آئی ہے۔

<sup>3</sup> صحیح أخرجه البيهقي في الصلاة/1/416 باب من قال تشبیه الإقامة وتجمع الأذان أخرجه مسلم كتاب الصلاة، باب  
صفة الأذان (840) وابو داؤد، كتاب الصلاة باب كيف الأذان (500)

1235- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدًا عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ.....

أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بِلَالَ رَكَزَ  
الْعِزَّةَ ثُمَّ أَدَّنَ وَوَضَعَ أُصْبُعِيهِ فِي أُذُنَيْهِ  
فَرَأَيْتُهُ يَدُورُ فِي أَذَانِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ أَصَحُّ ❶

ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ: ”بلال رضی اللہ عنہ نے برچی گاڑی  
پھر اذان کہی اور اپنی انگلیوں کو اپنی کانوں میں ڈالا اور میں  
نے ان کو دیکھا کہ وہ دائیں بائیں منہ کرتے ہیں۔ عبد اللہ  
نے کہا: ”ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔“

**فوائد:** ..... کانوں میں انگلیاں ڈالنا مستحب ہے یہ آواز کی بلندی کا باعث ہیں اسی طرح جسم کو  
گھمائے بغیر گردن کو ادھر ادھر گھمانا یہ بھی مسنون ہے جیسا کہ مسلم و ابوداؤد میں حدیث آتی ہے۔

[9]..... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ

اذان کے وقت دعا کرنا

1236- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرِيَمٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ  
الزَّمَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ بْنُ دِينَارٍ قَالَ.....

أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ ﷻ قَالَ لِنَتَانٍ لَا تَرَدَّانِ أَوْ قَلَّ مَا  
تُرَدَّانِ الدُّعَاءَ عِنْدَ الْبَدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاسِ  
حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُ بَعْضًا ❷

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو  
وقت ایسے ہیں جن میں دعا رد نہیں ہوتی یا فرمایا دعا کم ہی  
رد ہوتی ہے اذان کے وقت اور لڑائی کے وقت دعا کرنا  
جب وہ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں۔“

**فوائد:** ..... لہذا ان دو وقتوں کی فضیلت ثابت ہوئی قبولیت دعا کے لیے یہ انتہائی اہم ہیں۔

[10]..... بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْأَذَانِ

اذان کے وقت کیا کہنا چاہئے

1237- أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا

ابو سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس  
وقت تم مؤذن کی آواز سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ

❶ صحیح: ابو داؤد کتاب الصلاة، باب كيف الأذان (503) وابن ماجه، كتاب الأذان، باب الترجيع في الأذان (708)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الصلاة، باب ستره المصلى (1119) ومسلم كتاب الصلاة باب في المؤذن يستد يرفي

يَقُولُ ①.

کہتا ہے۔“

1238۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْحَارِثِ.....

عیسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ: ”ہم معاویہؓ کے پاس گئے اس نے اذان کہی اس نے اللہ اکبر، اللہ اکبر کہا معاویہ نے بھی اللہ اکبر، اللہ اکبر کہا مؤذن نے کہا۔ اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ معاویہ نے بھی کہا: میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ معاویہ نے کہا: میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: مجھے میرے بعض ساتھیوں نے بتایا کہ جب مؤذن نے کہا: حَسْبِيَ عَلَى الصَّلَاةِ تو معاویہ نے کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پھر معاویہ نے کہا: میں نے تمہارے نبی کو اس طرح کہتے ہوئے سنا۔“

عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى مُعَاوِيَةَ فَنَادَى الْمُنَادِي فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى وَأَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ لَمَّا قَالَ حَسْبِيَ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ يَقُولُ هَذَا ②.

1239۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

محمد بن عمرو اپنے باپ اور دادا سے بیان کرتے ہیں کہ: ”معاویہ نے کہنا مؤذن نے کہا: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ تو معاویہ نے بھی کہا: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ مؤذن نے کہا: اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. مؤذن نے کہا: اَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. اَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ تو معاویہ نے بھی کہا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ

① متفق عليه سابق تعلق ملاحظ کریں۔

② حسن أخرجه ابو داؤد، كتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء (2540)

أَنَّ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ الْمُؤَدِّنُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الْمُؤَدِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ الْمُؤَدِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ الْمُؤَدِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا فَعَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ❶

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدَ رَسُولَ اللَّهِ . أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدَ رَسُولَ اللَّهِ . مؤذن نے کہا: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ . حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ تو معاویہ نے کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مؤذن نے کہا: ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ . حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ تو معاویہ نے کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ . مؤذن نے کہا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تو معاویہ نے کہا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پھر معاویہ نے کہا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا اذان کے جواب میں وہی کلمات دوہرائے جائیں گے البتہ جیعلتین کے موقع

پر جواباً لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا جائے گا۔

[11]..... بَابُ الشَّيْطَانِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ فَرَّ

شیطان جب اذان سنے تو بھاگ جاتا ہے

1240- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو شیطان گوز مارتے ہوئے پیچھے کی طرف بھاگتا ہے جی کہ وہ اذان نہیں سنتا جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے اور جب تھویب کہی جائے تو پیچھے بھاگتا ہے جب تھویب ختم ہو جاتی ہے تو وہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَبِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ وَإِذَا تَوَبَّ أَدْبَرَ فَبِذَا قُضِيَ التَّوْبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول اذا سمع المنادی (611) ومسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب

القول مثل قول المؤذن (836)

بَيِّنَاتُ الْخَلَائِقِ وَنَفْسِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا  
 وَكَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ قَبْلَ ذَلِكَ  
 قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ ثَوْبٌ يَعْنِي أُقِيمَ .<sup>1</sup>

واپس آجاتا ہے حتی کہ وہ آدمی کے دل میں دوسرے ڈالتا  
 ہے اور وہ کہتا ہے کہ فلاں فلاں بات یاد کر جسے وہ پہلے  
 بھولا ہوتا ہے اسے وہ یاد کرواتا ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں:  
 ”تھویب سے اقامت مراد ہے۔“

**فوائد:**..... اذان کی آواز شیطان کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے۔ بلکہ ہر وہ کلمہ جس میں اللہ تعالیٰ کی  
 کبریائی تقدیس، تسبیح کا ذکر ہوتا ہے ذریات شیطان کے لیے تکلیف دہ ہے۔

[12]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ

اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی ممانعت

1241- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ.....

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ أَنَّ أَبَا  
 هُرَيْرَةَ رَأَى رَجُلًا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ  
 بَعْدَ مَا أُذِّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ أَمَا هَذَا فَقَدْ  
 غَضَى أَبَا الْقَاسِمِ .<sup>2</sup>

ابو شعثاء محاربی کہتے ہیں: ”جب مؤذن نے اذان کہی تو  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی کو مسجد سے نکلتے ہوئے دیکھا تو  
 انہوں نے کہا: ”اس نے ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی  
 کی۔“

**فوائد:**..... معلوم ہوا اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے نکلنا مشروع نہیں ہاں وضو بنانے کے لیے یا  
 کسی ضرورت کی بنا پر لوٹ آنے کی نیت سے نکلنا جائز ہے۔

[13]..... بَابُ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ

ظہر کے وقت کے متعلق

1180- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
 خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى  
 بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ .<sup>3</sup>

انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سورج کے ڈھلنے  
 کے وقت باہر نکلے اور انہیں ظہر کی نماز پڑھائی۔“

① صحیح: أخرجه البخاري، كتاب الجمعة، باب يجب الإمام على المنبر إذا سمع النداء (914)

② حسن: شرح معاني الآثار للطحاوي 1/145

③ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب فضل التأذين (608) ومسلم كتاب الصلاة، باب فضل الأذان وهرب الشيطان

عند سماعه (857)



**فوائد:**..... ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلتے ہی شروع ہو جاتا ہے اور ادائیگی ظہر کا یہی بہترین وقت ہے اگرچہ ظہر کا وقت سائے کے ایک مثل ہونے تک پھیلا ہوا ہے۔ جیسا حدیث جبریل سے واضح ہے۔ (صحیح ترمذی)

### [14]..... بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ

ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

1243- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي أَبُو شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب گرمی بہت زیادہ ہو تو ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میرے نزدیک یہ تاخیر اس وقت ہوتی ہے جب گرمی لوگوں کو تکلیف دے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا عِنْدِي عَلَى التَّأْخِيرِ إِذَا تَأَدُّوا بِالْحَرِّ. ❶

**فوائد:**..... گرمی کی شدت میں نماز کو تھوڑا موخر کر لینا مستحب ہے گرمی کی شدت جہنم کی شدت کے

سبب ہے۔

### [15]..... بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ

عصر کا وقت

1244- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

انس کہتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے پھر کوئی جانے والا ”عوالی“ کی طرف جاتا پھر واپس آتا اور سورج ابھی بلند ہوتا۔“

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الدَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفَعَةً. ❷

❶ صحیح: مسلم کتاب المساجد، باب النهی عن الخروج من المسجد اذا اذن المؤذن (1487) و ابو داؤد، کتاب

الصلاة، باب الخروج من المسجد بعد الأذان (536)

❷ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب موافیت الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال (540) والنسائی کتاب الموافیت،

باب، أول وقت الظهر (495)

**فوائد:** ..... مذکورہ حدیث دلیل ہے کہ عصر کو اس کے اول وقت پڑھنا ہی افضل ہے جو کہ سائے ایک مثل ہونے پر شروع ہوتا ہے۔ ”عمالی“ مدینہ سے باہر بالائی طرف بستیاں تھیں جو کہ مختلف فاصلوں پر ڈیرے تھے۔ وہاں پر جا کر واپس آنا بھی ممکن ہے جب عصر کو اول وقت میں ادا کیا گیا ہو۔

### [16]..... بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

#### مغرب کا وقت

1245- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ.....

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ سَاعَةً تَغْرُبُ الشَّمْسُ إِذَا غَابَ حَاجِبُهَا. ❶  
سلمتہ بن اکوع کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا یعنی کہ اس کا کنارہ غائب ہو جاتا۔

### [17]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ

#### مغرب میں تاخیر کی ممانعت

1246- أَخْبَرَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ.....  
عَبَّاسُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَنْتَظِرُوا بِالْمَغْرِبِ اشْتِيَاقَ النُّجُومِ. ❷  
عباس کہتے ہیں: کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری امت ہمیشہ بھلائی پر رہے گی جب تک وہ مغرب کے وقت ستاروں کے ظاہر ہونے کا انتظار نہ کرے۔“

**فوائد:** ..... ثابت ہوا مغرب کو غروب آفتاب کے فوری بعد اول وقت میں پڑھنا افضل ہے۔

### [18]..... بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ

#### عشاء کا وقت

1247- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ حَبِيبِ بْنِ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیئ الصلاة، باب الابراد بالظھر فی شدۃ الحر (536) ومسلم۔ کتاب المساجد باب استحباب الابراد بالظھر فی شدۃ الحر (1394)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیئ الصلاة، باب وقت العصر (548) ومسلم کتاب المساجد، باب استحباب التکبیر بالصلاة (1407)

سَالِمٍ.....

نعمان بن بشیرؓ نے کہا: ”اللہ کی قسم! میں اس نماز کے وقت کو سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے تھے۔ جب تیسری تاریخ کو چاند ڈوبتا ہے۔“ یحییٰ نے کہا: ”ابوعوانہ نے یہ حدیث بشیر بن ثابت کی کتاب سے لکھوائی۔“

عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسَ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَلَاثَةِ قَالَ يَحْيَى أَمَلَهُ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ .<sup>①</sup>

**فوائد:**..... تیسری رات کے چاند کے ڈوبنے کا وقت قریباً غروب آفتاب کے ڈھائی، تین گھنٹے کے بعد ہوتا ہے۔ معلوم ہوا لوگوں کی آسانی کے لیے آپ ﷺ عشاء کو شروع وقت میں ادا کر لیتے تھے۔ البتہ مستحب وقت تاخیر سے ادا کرنا ہی ہے تحدیثِ نعمت یا یقینی علم کی خبر دینے کے لیے اپنی فضیلت بیان کی جاسکتی ہے۔

### [19]..... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ عشاء کی نماز کی تاخیر کو پسند کرنا

1248- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَعَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

ابو ہریرہ کہتے ہیں: ”کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز میں تاخیر کی قریب تھا کہ رات کا تہائی حصہ گزر جاتا تو آپ تشریف لائے اور لوگ متفرق طور پر حلقوں کی شکل میں سو رہے تھے۔ آپ ﷺ غصہ میں آ گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی آدمی لوگوں کو ایک ہڈی یا دو مونے کھروں کے لئے بلائے تو وہ اس کے لئے دوڑے آئیں گے اور لوگ اس نماز سے غائب ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى كَادَ أَنْ يَذْهَبَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ أَوْ قَرِيبَهُ فَجَاءَ وَفِي النَّاسِ رُقُودٌ وَهُمْ عَزُونَ وَهِيَ حِلْقٌ فَغَضِبَ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَذَى النَّاسَ وَقَالَ عَمْرُو نَذَبَ النَّاسَ إِلَى عَرْقٍ أَوْ مَرْمَاتَيْنِ لَأَجَابُوا إِلَيْهِ وَهُمْ

① متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب وقت المغرب (561) ومسلم کتاب المساجد، باب بیان أن أول وقت المغرب (438)

میں چاہتا ہوں کہ کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ نماز پڑھائے اور میں ان لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو اس نماز سے بچھے ہیں ان کے گھروں سمیت انہیں آگ لگا دوں۔“

يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ لَهَمَمْتُ أَنْ  
أَمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اتَّخَلَفَ  
عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الدُّوْرِ الَّذِينَ يَتَخَلَّفُونَ  
عَنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ فَأَضْرِمَهَا عَلَيْهِمْ  
بِالنَّيِّرَانِ ❶

**فوائد:**..... (۱) عشا کو مؤخر کرنا مستحب ہے (۲) جماعت کو چھوڑنے پر مابیٰ تنبیہ کی جاسکتی ہے (۳) پہرے یا کسی فلاح کے کام کے لیے جماعت کو چھوڑا جاسکتا ہے۔ اگر اس کی اہمیت ہو کہ وہ کام ہر صورت کرنا ہے۔  
1249- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں اتنی تاخیر کی حتیٰ کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے آپ کو آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو گئے تو رسول اللہ ﷺ باہر آئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے علاوہ اور کوئی اہل زمین سے اس نماز کو نہیں پڑھتا اور اس زمانہ میں مدینہ والوں کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔“

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ  
مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يُصَلِّيَ هَذِهِ الصَّلَاةَ  
غَيْرَكُمْ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يُصَلِّيَ يَوْمَئِذٍ  
غَيْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ❷

1250- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْمُغْبِرَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ أَنَّ أُمَّ  
كُلثُومَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے تاخیر کی۔ حتیٰ کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا اور مسجد والے بھی سو گئے پھر آپ باہر آئے اور انہیں نماز پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہی اصل وقت ہے اگر میں اپنی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ  
وَرَقَدَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ فَصَلَّاهَا  
فَقَالَ إِنَّهَا لَوْ قُتِلَتْهَا لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ

❶ صحیح بالشواہد ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی وقت المغرب (418) وابن ماجہ، کتاب الصلاة، باب وقت الصلاة باب فی وقت العشاء الآخرة (419) والنسائی، کتاب المواقیب، باب الشفق (527)

❷ صحیح ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی وقت العشاء الآخرة (419) والنسائی، کتاب المواقیب، باب الشفق (527)

عَلَى أُمَّتِي ① . امت پر مشکل نہ سمجھتا تو اسی وقت کا حکم دیتا۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا حصول فضیلت سے رفع مشقت اولیٰ ہے اگر ممکن ہو تو عشاء کی تاخیر کو ہی اپنایا جائے گا۔ لیکن جماعت چھوڑنا درست نہیں۔

1251- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ أَنَّنَا سَفِيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ  
فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ نَامَ النِّسَاءِ  
وَالْوِلْدَانَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ  
عَنْ شِقْفِهِ وَهُوَ يَقُولُ هُوَ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ  
أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي ② .

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات نماز میں تاخیر کی تو کہا گیا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! نماز پڑھائیے۔ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔“ آپ ﷺ اپنے ایک بازو سے پانی صاف کرتے ہوئے باہر آئے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو یہی افضل وقت ہے۔“

[20]..... بَابُ التَّغْلِيْسِ فِي الْفَجْرِ

فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا

1252- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ  
يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْفَجْرَ ثُمَّ  
يَرْجِعْنَ مُتَلَفِعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ قَبْلَ أَنْ  
يُعْرِفْنَ ③ .

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی بیویاں فجر کی نماز نبی ﷺ کے ساتھ پڑھتی تھیں۔ پھر وہ اپنی چادریں اوڑھ کر اس سے پہلے واپس آ جاتی تھیں کہ وہ پہنچانی جائیں۔“

① صحیح: أخرجه مسلم، كتاب المساجد، باب ماروى فى التخلف عن الجماعة (1480) وابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات بصلاة العشاء والفجر فى جماعة (797)

② متفق عليه: البخارى، كتاب الأذان، باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم (862) ومسلم، كتاب المساجد، باب وقت العشاء (534)

③ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب المساجد، باب وقت العشاء وتاخيرها (1443) والنسائى، كتاب المواقيت باب آخر وقت العشاء (535)

**فوائد:** ..... (۱) معلو ہوا فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کی جائے گی (۲) عورتوں کے نہ پہنچانے جانے کا مطلب یہ ہے کہ دور سے دیکھنے پر معلوم نہیں ہوتا تھا کہ عورت ہے یا مرد (۳) عورتیں مسجد میں نماز ادا کر سکتی ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ خوشبو کے استعمال اور اظہار زینت سے مکمل پرہیز کرنے والی ہوں۔

[21]..... بَابِ الْإِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

فجر کو روشنی میں پڑھنا

1253- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ.....

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَسْفَرُوا بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَكْثَمُ لِلْأَجْرِ ①

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”صبح کی نماز روشنی میں پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔“

**فوائد:** ..... جیسا کہ پچھلی حدیث میں گزرا ہے کہ آپ ﷺ فجر کو اندھیرے میں ادا کرتے تھے نیز آپ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین کا بھی یہی معمول رہا ہے کیونکہ سیدنا عمر، سیدنا علی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم پر فجر کی تاریکی میں ہی حملے ہوئے لہذا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی تطبیق دی جاسکتی ہے کہ ”اسفروا الصبح“ سے مراد طلوع فجر ہے۔ یعنی فجر اچھی طرح واضح ہو جائے ہو سکتا ہے لوگ جلدی میں طلوع فجر کا خیال نہ رکھتے ہوں۔ لہذا انہیں اس کام سے روکا جا رہا ہو نیز امام طحاوی کہتے ہیں کہ فجر کی قراءت اسی قدر لمبی کی جائے کہ اختتام نماز تک روشنی ہو جائے اور امام خطابی فرماتے ہیں کہ افضل یہی ہے کہ طلوع فجر کے بعد جلد ہی اسے ادا کیا جائے۔ (عمون المعبود)

1254- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ.....

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَوْرُوا بِحَلَاةِ الْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْثَمُ لِلْأَجْرِ ②

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فجر کی نماز روشنی میں پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔“

① متفق علیہ البخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب النوم قبل العشاء لمن غلب (571) ومسلم، کتاب المساجد باب وقت العشاء وتاخيرها (1450)

② صحيح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب التكبير بالصبح (1400) والنسائي كتاب المواقيت، باب التغليس في الفجر (545)

1255- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ.....

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُجْلَانَ نَحْوَهُ أَوْ  
سُفْيَانَ كَتَبَ هُنَا أَنَّ ابْنَ عُجْلَانَ نَهَى بِهَذَا طَرَحَ كَلَامًا.....  
أَسْفَرُوا ①

[22]..... بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةٍ فَقَدْ أَدْرَكَ

جس شخص نے ایک رکعت پالی اس نے نماز کو پالیا

1256- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ  
أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا ②  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”جس نے کسی نماز کی ایک رکعت کو پالیا اس نے اس نماز  
کو پالیا۔“

**فوائد:**..... معلوم ہوا کہ نماز کے انتہاء وقت سے قبل اگر ایک رکعت ادا کر لی گئی ہے خصوصاً فجر و عصر

کی نماز میں اب اگلی رکعتیں اگرچہ طلوع یا غروب آفتاب کے دوران بھی ادا کر لی جائیں تو وہ نماز ہونجائے  
گی۔

1257- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ③  
ابو سلمہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلی  
حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

1258- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ  
وَعَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ  
تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ  
أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”جس شخص نے سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی نماز کی  
ایک رکعت پالی اور جس نے سورج کے غروب ہونے سے  
پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے اس نماز کو پالیا۔“

① صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب الصلاة باب ماجاء فی الإسفار بالفجر (154) والنسائی، کتاب مواقیب الصلاة، باب  
الإسفار (547)

② صحیح: مصنف عبدالرزاق (2159) نیز سابق حدیث ملاحظہ کریں۔

③ حسن: سابقہ حوالہ دیکھئے۔

تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا. ❶

## [23]..... بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

### نمازوں کی حفاظت کرنا

1259- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجِ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ.....

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
”جب تم کسی آدمی کو مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھو۔ تو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اللہ کی مسجدوں کو ایمان والے ہی آباد کرتے ہیں۔“ (توبہ: ۸۱)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ مَسْجِدًا فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ. ❷

**فوائد:**..... یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے البتہ آیت سے استدلال یہی ہوتا ہے کہ مسجدوں کا خیال رکھنے والے ان کی آبادی کا بندوبست کرنے والے اہل ایمان ہیں۔

1260- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا کہ اس نے آدھی رات قیام کیا۔ اور جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا کہ اس نے پوری رات قیام کیا۔“

عَنْ عَثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ. ❸

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب من ادرك من الصلاة ركعة (580) ومسلم، کتاب المساجد، باب من

ادرك ركعة من الصلاة فقد (1370)

❷ متفق علیہ: سابقہ حدیث دیکھئے۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب من ادرك من الفجر ركعة (579) ومسلم، کتاب المساجد، باب من

ادرك ركعة من الصلاة: 1373



**فوائد:** ..... یہ حدیث اللہ کی کمال مہربانی کی دلیل ہے کہ وہ کس طرح اپنے بندوں کو نوازتا ہے نیز یہ نمازیں اگرچہ ان میں مشقت زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ نمازیں منافقوں پر بھاری ہیں لہذا اللہ نے انہیں فضیلت بھی اسی قدر عطا کر دی ہے۔

[24]..... بَابِ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ

اول وقت نماز پڑھنے کو پسند کرنا

1261- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عِزَّارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ أَوْ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا .

ولید بن عیزار کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو شیبانی سے سنا کہ وہ عبد اللہ کے مکان کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ اس گھر والے نے نبی ﷺ سے پوچھا: ”کونسا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ افضل ہے یا زیادہ پیارا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نماز کو وقت پر پڑھنا۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا عمومی حالات میں بہترین کام نماز کو وقت پر ادا کرنا ہے اگرچہ پیش آمدہ

حالات کی بنا پر افضلیت کا حکم مختلف ہوتا رہتا ہے۔

1262- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ كَعْبِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ سَبْعَةٌ مِّنَّا ثَلَاثَةٌ مِنْ عَرَبِنَا وَأَرْبَعَةٌ مِنْ مَوَالِنَا أَوْ أَرْبَعَةٌ مِنْ عَرَبِنَا وَثَلَاثَةٌ مِنْ مَوَالِنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعْضِ حُجْرِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا

کعب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سات آدمی مسجد میں تھے۔ ان میں سے تین عرب سے تھے اور چار ہمارے آزاد کردہ غلاموں سے تھے یا چار عرب سے تھے اور تین ہمارے آزاد غلاموں سے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ اپنے حجرے سے نکل کر ہمارے پاس آئے حتیٰ کہ آپ ہمارے پاس بیٹھ گئے تو آپ ﷺ

① ضعیف: الترمذی، کتاب التفسیر، باب تفسیر سورة التوبه (3093) وابن ماجه كتاب المساجد والجماعات باب

لرؤم المساجد وانتظار الصلاة (806)



تاخیر کریں گے تو تم کیا کرو گے؟“ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نماز کو وقت پر پڑھ کر باہر نکل جانا اور اگر جماعت کھڑی ہو جائے اور تو مسجد میں ہی ہو تو پھر ان کے ساتھ نماز پڑھ لینا۔“

الصَّلَاةُ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَعْلَمُ قَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَهَا وَخَرَجَ  
فَبِإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي  
الْمَسْجِدِ فَصَلِّ مَعَهُمْ ❶

**فوائد:** ..... (۱) نماز کو وقت پر ادا کرنا ضروری ہے اس کے لیے جماعت کا انتظار نہیں کیا جائے گا (۲) ادائیگی صلاہ کے ساتھ ساتھ فتنہ و تفرقہ سے بچنا بھی لازم ہے۔ (۳) فریضے کی ادائیگی کے بعد اگر جماعت مل جائے تو اس کے ساتھ شامل ہونا لازم ہے۔ البتہ جماعت کی نماز نفل کی نیت سے پڑھی جائے گی آئندہ حدیث دیکھئے۔

1264- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ .....

ابو ذر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ذر! تم اس وقت کیا کرو گے؟ جب تم ایسے حکمرانوں کو پاؤ گے جو نماز کے وقت تاخیر کریں گے۔“ میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول اس کے متعلق آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نماز کو اس کے وقت پر پڑھ لینا اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لینا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”ابن صامت! ابو ذر کے بھیجے ہیں۔“

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا  
أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أَدْرَكْتَ أَمْرَاءَ  
يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ مَا  
تَأْمُرُنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ  
لَوْ قَتَلَهَا وَاجْعَلْ صَلَاتِكَ مَعَهُمْ نَافِلَةً  
قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنُ الصَّامِتِ هُوَ ابْنُ  
أَخِي أَبِي ذَرٍّ ❷

[26]..... بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ نَسِيَهَا

جو شخص نماز سے سو جائے یا اسے بھول جائے

1265- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ .....

❶ صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب فضل الجہاد والسير (2782) و الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الوقت

الاول من الفضل (170)

❷ صحیح دارمی منفرد ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَقُولُ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِيُذَكِّرَ. ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نماز بھول جائے یا اس وقت سو جائے تو جب اسے یاد آئے وہ اسے پڑھ لے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔“ (طہ: ۱۴)

**فوائد:** ..... (۱) بھول کر یا سونے کی وجہ سے نماز کا نکل جانا قابل مواخذہ نہیں بلکہ جاگ یا یاد آتے ہی اسے پڑھ لینا چاہیے یہی اسکا کفارہ ہے (۲) معلوم ہوا کہ ان دونوں حالتوں میں انسان مکلف نہیں ہوتا۔

[27]..... بَاب فِي الَّذِي تَفَوُّتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ  
اس شخص کے متعلق جس کی عصر کی نماز فوت ہو جائے

1266- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُهُ قَالَ إِنَّ الَّذِي تَفَوُّتُهُ الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ. ❷

سالم اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کا مال اور اس کا اہل ہلاک ہو گیا۔“

**فوائد:** ..... انسان کا دنیا میں سب سے قیمتی متاع یہی آل اولاد اور گھربار ہی ہوتا ہے ان کا چھین جانا گویا کہ دنیا تباہ ہو جانا ہے لہذا اس سے عصر کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مگر افسوس کہ کئی مسلمانوں کو یہ نماز ترک کرتے ہوئے احساس تک نہیں ہوتا۔

1267- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَوَلَدَهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَوْ مَالَهُ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا کہ اس کی اولاد اور اس کے اہل برباد و ہلاک ہو گئے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یا اس کا مال۔“

❶ صحیح: مسلم، کتاب المساجد، باب کراهية تاخير الصلاة عن وقتها (1466) والنسائي، کتاب الإقامة، باب الصلاة مع أئمتها الجور (777)

❷ صحیح: سابقہ ہی کمر ہے۔ مسلم فی المساجد (1466)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقيت، باب من نسي صلاة (598) ومسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة فائتة واستحباب (1564)

## [28]..... بَاب فِي الصَّلَاةِ الْوُسْطَى

## نماز وسطی کے متعلق

1268- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَيْدَةَ.....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ  
الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيُؤْتُهُمْ نَارًا  
كَمَا حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى  
غَابَتِ الشَّمْسُ. ❶

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کافروں کی قبروں اور ان گھروں کو آگ  
سے بھر دے جس طرح انہوں نے ہمیں نماز وسطی سے  
روک رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔“

**فوائد:**..... صلاۃ وسطی کی تعیین و تحدید کے متعلق علماء کے کم و بیش سترہ مختلف اقوال ہیں لیکن ان

سب میں سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ نماز عصر ہے (نیل الاوطار) نیز یہ صریح صحیح حدیث اس کی پختہ دلیل ہے۔

## [29]..... بَاب فِي تَارِكِ الصَّلَاةِ

## نماز ترک کرنے والے کے متعلق

1269- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ  
أَوْ قَالَ جَابِرٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَبَيْنَ  
الْكُفْرِ إِلَّا تَرَكْتُ الصَّلَاةَ قَالَ لِي أَبُو  
مُحَمَّدَ الْعَبْدُ إِذَا تَرَكَهَا مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ  
وَعِلَّةٍ وَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يُقَالَ بِهِ كُفْرًا وَلَمْ  
يُصَفِّ بِالْكُفْرِ. ❷

ابوزبیر کہتے ہیں کہ انہوں نے جابر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندے اور شرک کے درمیان  
یا کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔“ ابو محمد کہتے  
ہیں: ”بندہ جب عذر اور سبب کے بغیر نماز چھوڑے تو  
ضروری ہے کہا جائے اس میں کفر ہے مگر اس نے کفر کو  
بیان نہیں کیا۔“

**فوائد:**..... وجوب صلاۃ کا منکر اگر نماز چھوڑے تو وہ بالاتفاق کافر ہے البتہ وجوب کا قائل اگر سستی

و کاہلی سے چھوڑے تو اس بارے فقہائے امت کا اختلاف ہے لیکن راجح یہی ہے کہ اگر تو وہ جاہل ہے تو اسے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب اثم من فاتته العصر (552) ومسلم کتاب المساجد، باب التغلیظ فی

تغیبت الصلاة العصر (1416)

❷ متفق علیہ: سابقہ حدیث مکرر آتی ہے۔

بتایا جائے گا جب کہ وجوب کا علم ہونے کے بعد چھوڑے تو اس سے توبہ کروائی جائے گی اگر توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اس کا حالت کفر میں ہونا واضح ہے۔ بے نماز کے کفر کے درج ذیل دلائل ہیں۔ (۱) (أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ لَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (الروم: 13) نماز قائم کرو مشرک نہ بنو۔ (۲) آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے اور کافروں کے درمیان عہد نماز ہے جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا۔ نیز جمہور، مالک شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے وجوب کا اعتقاد رکھتے ہوئے محض سستی و کاہلی سے نماز چھوڑنے پر وہ کافر نہیں ہوتا بلکہ فاسق ہو جائے گا وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ محض زانی کی طرح اسے تلوار کے ساتھ بطور حد قتل کیا جائے گا لہذا نماز دین کا ایک انتہائی اہم رکن ہے اس کے بغیر دین اپنی بنیاد پر کھڑا نہیں رہ سکتا حدیث میں ہے ”معالے کی اصل اسلام اور نماز اس کا ستون ہے“ (ترمذی) چنانچہ اسے کسی بھی حالت میں چھوڑنا روا نہیں۔

[30]..... بَابُ فِي تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَى الْكَعْبَةِ  
بیت المقدس سے کعبہ کی طرف قبلہ بدلنے کے متعلق

1270- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي قُبَاءٍ جَانِبَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْزَلَ عَلَيهِ الْقُرْآنَ وَأَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَ وَجُوهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا فَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ. ①

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: ”ایک دفعہ لوگ فجر کی نماز کے لیے قبا مسجد میں تھے ایک آدمی آیا اس نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا۔“ تو لوگوں نے اس طرف منہ کر لیا اور لوگوں کا چہرہ شام کی طرف تھا۔ وہ گھومے اور انہوں نے کعبہ کی طرف چہرہ کر لیا۔“

**فوائد:**..... (۱) معلوم ہوا اسلام میں خبر واحد حجت ہے۔ مقلدین کو اپنے خود ساختہ اصولوں کی تصحیح کرنی چاہیے (۲) نماز کی اصلاح کے لیے دوران نماز حرکت جائز ہے (۳) یہ حدیث نسخ الحدیث بالقرآن کی بھی مثال ہے کیونکہ بیت المقدس کی جانب نماز کا حکم قرآن میں نہیں اترا تھا بلکہ اس کا عملی ثبوت آپ کی سنت سے ہی ملتا تھا۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الجہاد، باب الدعاء علی المشرکین بالہزيمة والزلزلة (2931) ومسلم کتاب المساجد، باب ماجاء فی صلاة الوسطی (1419)

1271- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عِكْرِمَةَ .....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى  
بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا  
كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ①

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عرض کی گئی: ”اے اللہ کے رسول!  
جو لوگ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے  
اور اب وہ فوت ہو چکے ہیں ان کے متعلق آپ کا کیا خیال  
ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”اللہ تعالیٰ ایسا  
نہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے۔“ (بقرہ: ۱۴۳)

**فوائد:** ..... یعنی جو لوگ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کر سکے بلکہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے  
ہی فوت ہو گئے انہیں انکے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نمازوں کو ایمان قرار دیا ہے۔

[31]..... بَابُ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

نماز شروع کرنے کے متعلق

1272- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا بِدَائِلِ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِي  
الْجَوْرَاءِ .....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَيَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ  
بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَيُخْتِمُهَا  
بِالتَّسْلِيمِ ②

عائشہ بنت ابی بکر کہتی ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ اللہ اکبر کہہ کر  
نماز شروع کرتے تھے۔ اور الحمد للہ رب العالمین سے  
قرأت شروع کرتے تھے اور سلام کے ساتھ نماز کو ختم  
کرتے تھے۔“

**فوائد:** ..... (۱) نماز کی ابتداء تکبیر سے ہوگی (۲) باواز بلند نیت سے نماز کی ابتداء نہیں کی جائے گی  
کیونکہ نیت دل کے فعل کا نام ہے۔ السَّيِّئَةُ فَعَلَ الْقَلْبُ (۳) آپ ﷺ عموماً ”الحمد لله“ سے قراءت شروع کرتے تھے قراءت کی ابتداء ”بسم اللہ“ سے کرنے کے بھی اگرچہ دلائل ملتے ہیں اور شوافع بھی  
اسی کے قائل لیکن جمیع احادیث کو جمع کرنے سے یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے کہ بسم اللہ کو سرا پڑھا جائے اور  
قراءت کو الحمد لله سے شروع کیا جائے، جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے رسول اللہ ﷺ، ابو بکر و

① صحیح بالشواہد براء کی تفسیر علیہ حدیث اس کی شاہد ہے دیکھئے، بحاری کتاب الإیمان، باب الصلاة من الإیمان (40)  
ومسلم، کتاب المساجد، کتاب الصلاة، باب تحویل القبلة من القدس الی الکعبة (525)

② صحیح مسلم، کتاب الصلاة، ما یجمع صفة الصلاة (1 1 1 0) وابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیہا،  
باب القراءة (812)





اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے سب گناہوں کو بخش دے۔ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر تیرے علاوہ کوئی اچھے اخلاق کی رہنمائی کرنے والا نہیں اور برائی کو مجھ سے دور کر دے تیرے علاوہ اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ میں حاضر ہوں تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائی کی نسبت تیری طرف نہیں ہے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو بابرکت ہے اور تو ہی بلند ہے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔“

عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ  
بِذُنُوبِي فَأَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ  
الدُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ  
الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ  
وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا  
إِلَّا أَنْتَ لَتَيْتِكَ وَسَعْدَيْتِكَ وَالْخَيْرُ  
كُلُّهُ فِي يَدَيْتِكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ  
أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ  
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ . ❶

**فوائد:** ..... تکبیر تحریمہ کے بعد سکتے ہیں کہ جس کا ذکر آگے آرہا ہے یہ دعائیں پڑھی جائیں ان میں

اپنی بے بسی کا اقرار اور مالک کی عظمت کا اظہار ہے۔

1275- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي  
الْمُتَوَكِّلِ.....

ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور کہتے: ”اے اللہ تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ۔ اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری ذات بلند ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں شیطان مردود سے سننے اور جاننے والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں اس کے وسوسوں سے اور اس کی پھونکوں سے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔“ پھر اپنی نماز شروع کرتے۔ حضرت جعفر کہتے ہیں کہ طر نے اس

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَكَبَّرَ قَالَ  
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ  
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ  
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ  
الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ  
وَنَفْعِهِ وَنَفْحِهِ ثُمَّ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ قَالَ  
جَعْفَرُ وَقَسْرَهُ مَطَرٌ هَمَزُهُ الْمَوْتَةُ

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء فی صلاة اللیل وقیامہ (1809) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب

من ذکر أنه یرفع یدیه اذا قام (744)

وَنَفَثَهُ السَّعْرُ وَنَفَخَهُ الْكَبِيرُ. ❶  
حدیث کی تفسیر یوں کی ہے کہ: ”ہمزہ کے معنی جنون ہے اور نفثہ کے معنی شعر اور نَفْثِہ کے معنی غرور ہے۔“

**فوائد:** ..... (۱) معلوم ہوا شیطان درج ذیل اثر ڈالتا ہے جو کہ انتہائی خطرناک ہیں لہذا ان سے خصوصی پناہ مانگی گئی ہے (۱) اسکا دماغ خراب کر دینا (۲) بندے کو فضول شعر و شاعری کی طرف راغب کرنا۔ (۳) تکبر میں مبتلا کر دینا (اعاذ اللہ عنہما) (۲) آپ ﷺ سے اس دعا کا ذکر نفل نمازوں کے اندر ہے۔

[34]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نماز میں اونچی آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کی ممانعت

1276- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَسِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ بِهَذَا نَقُولُ وَلَا أَرَى الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. ❷  
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”نبی ﷺ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم الحمد لله رب العالمين سے قرأت شروع کرتے تھے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”ہم بھی اسی کے قائل ہیں اور ہماری یہ رائے نہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اونچی آواز سے پڑھی جائے۔“

**فوائد:** ..... قراءت ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ اونچی آواز میں پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے راجح یہی ہے کہ اسے پست آواز میں پڑھا جائے ہاں کبھی جبراً بھی پڑھ لی جائے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ اس بارے میں مجر اور انس رضی اللہ عنہم کی احادیث آتی ہیں لیکن وہ کلام سے خالی یا صریح نہیں لہذا امام ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عام اوقات میں پوشیدہ پڑھنا ہی سنت ہے جب کہ بعض اوقات اونچی آواز سے پڑھنا بھی جائز ہے اور یہی مسلک معتدل ہے (مجموع الفتاویٰ) نیز عبد الرحمن مبارکپوری بھی اسی کے قائل ہیں (تحفة الاحوذی)

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب من رأى الاستفتاح بسبحانك (775) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ما يقول عند افتتاح الصلاة (242)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب حجة من قال لا يحجر بالبسملة (809) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب من لم ير الجهر بيسم الله الرحمن الرحيم (782)

## [35]..... بَابُ قَبْضِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

1277- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.....

عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَاثِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ  
الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى قَرِيبًا مِنْ  
الرُّسْغِ. ①

عبدالجمار بن وائل بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے  
کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنا دایاں  
ہاتھ بائیں ہاتھ پر گٹ کے قریب رکھتے تھے۔

**فوائد:**..... (۱) احادیث میں ہاتھ باندھنے کے تین طریقے مروی ہیں (۱) دائیں کو بائیں ہاتھ پر  
(۲) دائیں ہاتھ کو کلائی پر (۳) دائیں ہاتھ کو بازو پر (دیکھیںے وائل بن حجر کی حدیث: صحیح ابوداؤد) (۲) نماز  
میں ہاتھ کہاں باندھنے چاہئیں؟ صحیح اور راجح موقف یہی ہے کہ سینے پر باندھے جائیں۔ حضرت وائل بن  
حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ((فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى  
عَلَى الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ)) آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا، اپنے سینے پر (صحیح ابن  
حزیمہ 479، السنن الكبرى 2/30) سیدنا حضرت بلب طائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ((وَرَأَيْتُهُ يَضَعُ عَلَى  
صَدْرِهِ)) میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ (ہاتھ) اپنے سینے پر رکھتے تھے۔ (مسند احمد 5/226  
حدیث 22313) ان دونوں مقبول روایات کی تائید مرسل حدیث سے بھی ہوتی جو کہ حنفی مقلدین کے ہاں  
حجت ہے اعلاء السنن (82/10) حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ  
الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ)) (سنن ابی داؤد۔  
حدیث 759) نبی کریم ﷺ اپنا دایاں ہاتھ نماز میں اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر اپنے سینے پر باندھتے تھے۔  
یاد رہے! زیر ناف ہاتھ باندھنے والی روایات سخت ضعیف ہیں بلکہ امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
مُتَّفَقٌ عَلَى ضَعْفِهِ اس کے ضعیف ہونے اتفاق ہے مگر حنفی مقلدین محض اہل حدیث کی مخالفت میں آج  
تک اس ضمن میں بعید تاویلات و تحریفیات کرتے آرہے ہیں اور وہ اپنے موقف کو ثابت کرنے میں بری طرح  
ناکام ہیں۔

① صحیح کتاب الصلاة، باب وضع یدہ الیمنی علی الیسری بعد تکبیرة الاحرام (894) والنسائی، کتاب الافتتاح، باب  
موضع الیمین من الشمال فی الصلاة..... (888)

## [36].... بَاب لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

## سورة فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی

1278- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ.....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ "جو شخص سورة فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔"  
عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
فَلَا صَلَاةَ لَهُ .

**فوائد:**..... معلوم ہوا پھر نماز میں سورة فاتحہ پڑھنا لازم ہے وہ نماز چاہے جنازہ کی ہو عیدین کی ہو، خسوف، کسوف غرض کوئی نماز ہو یہ جمع صلوات کی سبھی رکعات میں لازماً پڑھی جائے گی جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورة فاتحہ نہ پڑھی پس وہ ناقص ہے ناقص، ناقص ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو اس کو دل میں پڑھ (مسلم) مدرسہ نبوت کے پہلے شیخ الحدیث سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی صراحت کے بعد کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش باقی نہیں رہتی، مگر پھر بھی حنفی مقلدین قیل وقال سے باز نہیں آتے۔ (اللہ یہدیہم) اسی طرح عباده بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نماز فجر میں آپ ﷺ کے پیچھے تھے آپ ﷺ نے قرآن پڑھا وہ آپ ﷺ پر بھاری ہو گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو ہم نے کہا ہاں! اللہ کے رسول نے آپ ﷺ نے فرمایا سوائے فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھا کرو کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورت فاتحہ نہ پڑھے (ابو داؤد، امام بیہقی نے اسے صحیح، جب کہ ترمذی و دردار قسطنی نے اس حسن کہا ہے) لہذا مذکورہ دلائل سے بالجزم ثابت ہو جاتا ہے کہ سورة فاتحہ نماز میں پڑھنا فرض ہے برابر ہے کہ بندہ اکیلا ہو یا امام کے پیچھے، نیز صحیح مسلم میں صحیحاً مردی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور پھر آگے سورة فاتحہ کا ذکر ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ سورة فاتحہ ہی نماز ہے لہذا ان صریح دلائل کو جھٹلانا جاہلی تعصب یا تقلیدی جاود کا کرشمہ تو ہو سکتا ہے عمل بالسنۃ ہرگز نہیں (العباد باللہ) (۱) البتہ آیت ﴿فَأَقْرَعُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾ سے مذکورہ دلائل کا رد کرنا صحیح نہیں کیونکہ یہ آیت عام ہے اور حدیث (لا صلوة) اس کی تخصیص کرتی ہے۔ (۲) اسی

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم فی الصلوات کلھا فی الحضر والسفر ..... (756) ومسلم کتاب الصلاة باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة وأنه اذا لم یحسن الفاتحة ..... (872)

طرح ﴿إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ یہاں ”انصتوا“ یعنی خاموشی سے یہ مراد لینا ہے کچھ پڑھنا نہیں یہ استدلال بھی درست نہیں کیونکہ انصت اور پڑھنا ایک دوسرے کی ضد نہیں جیسے پیچھے مسلم کی حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”تو اپنے دل میں پڑھ لے“ اس سے معلوم ہوتا ہے زبان سے خاموش رہتے ہوئے دل میں قراءت کر لینا مذکورہ آیت کے خلاف نہیں اس کی مزید وضاحت (1280) کے فوائد میں دیکھئے۔

### [37]..... بَابُ فِي السَّكْتَيْنِ دوسکتوں کے متعلق

1279- أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ.....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَيْنِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فَإِنَّكَرَ ذَلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوا إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ أَنْ قَدْ صَدَّقَ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ كَانَ قَنَادَةً يَقُولُ ثَلَاثُ سَكَنَاتٍ وَفِي الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ سَكْتَانِ ①

سمرہ رضی اللہ عنہ بن جندب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو سکتے کرتے ایک اس وقت جب نماز شروع کرتے اور دوسرا جب قرأت سے فارغ ہوتے۔ عمران بن حصین نے اس کا انکار کیا تو لوگوں نے ابی بن کعب کی طرف لکھا ابی بن کعب نے جواب دیا: ”سمرہ نے سچ کہا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”قنادہ کہتے تھے: تین سکتے ہیں مرفوع حدیث میں دو ہی سکتے ہیں۔“

**فوائد:**..... (۱) مذکورہ حدیث میں ”حسن عن سمرہ“ سند مختلف فیہ ہے لہذا امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کا حسن۔ جب کہ ترمذی کے شارح احمد شاہ رضی اللہ عنہ اور زبیر علی زئی رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے چنانچہ اس سے دو سکتوں کا ثبوت ملتا ہے جبکہ امام البانی رضی اللہ عنہ اسے ضعیف قرار دیتے ہیں لہذا ان کے نزدیک متفق علیہ سکتہ ایک ہے قراءت کو شروع کرتے ہوئے۔ (۲) قنادہ رضی اللہ عنہ نے جو تین سکتوں کا ذکر کیا ہے وہ تیسرا سورۃ فاتحہ کے بعد ہے۔

1280- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي

① ضعیف: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب السکة عند الافتتاح (777) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی

زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو .....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر اور قرأت کے درمیان سکتہ کرتے یعنی کہ ہلکا سا سکتہ تو میں نے آپ سے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ کو تکبیر اور قرأت کے درمیان سکتہ کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ کیا پڑھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں کہتا ہوں: اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی۔ اے اللہ میرے گناہوں کو صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی برف اور اولوں سے دھو دے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمَانُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً حَسِبْتُهُ قَالَ هُنِيئَةً فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَى وَأُمَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِسْكَاتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالطَّلْحِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ ❶

**فوائد:** ..... مذکورہ حدیث دلیل ہے کہ سکوت اور قراءت ایک دوسرے کے مخالف نہیں جیسا کہ

(1278) میں اس کا ذکر آیا ہے۔

### [38].... بَاب فِي فَضْلِ التَّامِينِ

#### آمین کہنے کی فضیلت کے متعلق

1281- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قرآن پڑھنے والا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین، کہتا ہے اور اس کے پیچھے والے لوگ آمین کہتے ہیں تو ان کی آمین اگر آسمان والوں کی آمین کے موافق ہو جائے تو ان کے پہلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ آمِينَ فَوَافَقَ ذَلِكَ أَهْلَ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ❷

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول عند التکبیر (744) و مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب

ما یقال بین تکبیرة الإحرام والقراءة (1353)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتأمین (782) و مسلم، کتاب الصلاة، باب التسمیع

والتعمید التأمین (919)

1282- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین“ کہے تو تم آمین کہو۔ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

**فوائد:** ..... (۱) آمین کہنا ضروری ہے۔ (۲) امام کے ”ولا الضالین“ کے بعد فوری آمین کہی جائے کیونکہ اس وقت فرشتے آمین کہتے ہیں تو انکی موافقت گناہوں کی بخشش کا باعث ہے۔

[39]..... بَابُ الْجَهْرِ بِالتَّامِينَ  
اوپنی آواز سے آمین کہنا

1283- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْعَبَّاسِ .....

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَبَّ وَلَا اللَّهُ ﷻ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ . ❷

وائل بن حجر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ولا الضالین پڑھتے تو بلند آواز سے آمین کہتے۔

**فوائد:** ..... معلوم ہوا آمین اوپنی آواز سے پکاری جائے گی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے استاذ امام عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حرم میں 200 صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا سبھی اوپنی آواز میں آمین کہتے تھے۔ اسی طرح عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”یہود تم سے کسی بات پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا سلام اور آمین کہنے سے کرتے ہیں“ (ابن ماجہ صحیح) اس سے بھی آمین اوپنی کہنے کی دلیل ملتی ہے بہر حال اتنی اوپنی

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتأمين (780) ومسلم کتاب الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمين (914)

❷ صحيح أخرجه ابو داود، كتاب الصلاة، باب التأمين وراء الإمام (932) والترمذی فی أبواب الصلاة، باب ماجاء فی التأمين (248)

آواز نہ نکالی جائے کہ انسان عجز و اعساری سے ہی نکل جائے اور خشوع و خضوع جاتا رہے۔ صحیح بخاری میں باب جہر الامام بالتامین کے بعد ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے آمین کہی تو مقتدیوں کی آواز سے مسجد گونج اٹھی۔ یعنی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رضی اللہ عنہم نے با آواز بلند آمین کہی اور یہ سلسلہ حرین شریفین میں آج تک تواتر سے جاری ہے۔ مگر مزاج مقلدین پر یہ بھی ناگوار ہے۔ (واللہ اعلم)

#### [40]..... بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ

ہر بار سر جھکانے اور اٹھانے کے وقت اللہ اکبر کہنا

1283م۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

ابوبکر بن عبدالرحمن اور ابوسلمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب وہ رکوع کرتے تو اللہ اکبر کہتے جب اپنا سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر کہتے: ربنا ولك الحمد پھر سجدہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے پھر اپنا سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے پھر دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر انہوں نے کہا: ”مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری نماز تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہہ ہے ہمیشہ آپ کی یہی نماز رہی حتیٰ کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔“

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا رَسَعَ كَبَّرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حِينَ قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَيْهًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا زَالَ هَذِهِ صَلَاتُهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

1284۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عُلْقَمَةَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

① متفق عليه: البخاری، کتاب الأذان، باب جہر الإمام بالتامین (780) ومسلم کتاب الصلاة، باب التسميع والتحميد والتامین (914)

② صحیح: أخرجه ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب التامین وراء الإمام (932) والترمذی فی أبواب الصلاة، باب ماجاء فی التامین (248)



بُكْبِرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضِعٍ وَقِيَامٍ ۝  
وہ سر جھکانے اور اٹھانے، کھڑا ہونے اور بیٹھنے کے وقت  
ہر دفعہ اللہ اکبر کہتے۔

**فوائد:** ..... معلوم ہوا ہر خفض و رفع، یعنی جھکتے، اٹھتے وقت تکبیر کہی جائے گی۔

[41]..... بَابُ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجود میں رفع الیدین کرنا

1285- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
كَانَ إِذَا دَخَلَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ  
حَذْوُ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَسَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ  
يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَّ  
مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ  
أَوْ فِي السُّجُودِ ۝

سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ  
جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے کندھوں  
کے برابر ہاتھ اٹھاتے تو اسی طرح کرتے۔ اور دو سجودوں  
کے درمیان یا سجدہ میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔“

**فوائد:** ..... (۱) رفع الیدین یعنی ہاتھوں کا اٹھانا جہاں نماز میں حسن کا باعث ہے وہاں اس میں انتہا  
درجہ کی عاجزی پائی جاتی ہے آدمی اپنے ہاتھ کو اٹھا کر اللہ کے سامنے تین مقامات پر اپنی بے بسی کا اظہار کرتا  
ہے مگر حنفی حضرات نے اس عظیم مسنون عمل کو بھی تقلید کی بھینٹ چڑھا کر اختلافی مسئلہ بنا دیا ہے جبکہ مذکورہ  
حدیث سے ثابت ہوا تین جگہوں پر رفع الیدین کرنا سنت ہے (۱) تکبیر تحریمہ (۲) رکوع جاتے (۳) رکوع  
سے اٹھتے وقت۔ اس کے علاوہ ایک چوتھی جگہ بھی ہے جیسا کہ بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے (اذا  
قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ) جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو ہاتھ اٹھاتے۔ (۲) ہاتھوں کو  
کندھوں تک اٹھایا جائے گا۔ اگرچہ کانوں تک بلند کرنے کے الفاظ بھی آتے ہیں جیسا کہ آئندہ روایت میں  
آ رہے ہیں لہذا اس سے معلوم ہوا کہ کانوں کو ہاتھ لگانا ضروری نہیں صرف ان کی سیدھ میں بلند کرنا ہی کافی  
ہے (۳) سجودوں میں رفع الیدین نہیں کیا جائے گا بہر حال مذکورہ حدیث بارے امام علی بن المدینی رضی اللہ عنہ

① متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الأذان، باب إتمام التكبير في الركوع (785) ومسلم، کتاب الصلاة، باب أثبات  
التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة (865)

② صحيح مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبیین (859) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب رفع  
الیدین فی الصلاة (721)

فرماتے ہیں کہ زہری عن سالم عن ابیہ کی سند سے یہ حدیث میرے نزدیک مخلوق پر واضح حجت اور دلیل ہے جو بھی اسے سنے لازم ہے کہ اس پر عمل کرے کیونکہ اس کی سند میں کوئی عیب و نقص نہیں (التلخیص الحبیر) خلافت نبیہتی میں ہے کہ ”موت تک آپ ﷺ کی یہی نماز رہی“ امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رفع الیدین کی حدیث 17 صحابہ سے مروی ہے (فتح الباری) جب کہ انکی اپنی تحقیق کے مطابق تقریباً عشرہ عشرہ مشرہ سمیت پچاس صحابہ نے اسے نقل کیا ہے لہذا رفع الیدین آپ ﷺ کی ثابت و متواتر محکم و غیر منسوخ سنت ہے جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ اپنے رسالہ ”جزء رفع الیدین“ میں حسن رحمہ اللہ اور حمید رحمہ اللہ سے حکایت کرتے ہیں (أَنَّ الصَّحَابَةَ كَانُوا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ) تمام صحابہ یہ عمل کرتے تھے امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں حسن رحمہ اللہ نے کسی ایک صحابی کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا (تحفہ)۔ اور حجر بن نصر مروی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رفع الیدین کی مشروعیت پر اہل کوفہ کے سوا سبھی علماء امصار نے اجماع کیا ہے (فتح الباری) نیز حنفی شیوخ الحدیث بھی لکھتے ہیں کہ رفع الیدین کے منسوخ ہونے کوئی حدیث ثابت نہیں اور ثبوت رفع الیدین والی احادیث درجہ تواتر تک ہیں۔ بہر حال آپ ﷺ کا رفع الیدین کو سرکش گھوڑوں کی ڈموں سے تشبیہ دے کر (أَسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ) (مسلم) کا حکم دینا یہ دوران سلام اٹھائے جانے والے ہاتھوں کے بارے تھا جو کہ لوگ سلام پھیرتے ہوئے اٹھاتے تھے جیسا کہ مسلم میں ہی مذکورہ باب میں ہی اس کا ذکر آتا ہے اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث جو کہ ابو داؤد میں مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں تم سب سے زیادہ نبی ﷺ کی نماز کے مشابہ نماز پڑھتا ہوں پھر انہوں نے صرف پہلی دفعہ میں رفع الیدین کیا۔ اول تو اس کی صحت میں کافی بحث ہے اور اگر صحیح بھی ہو تو صحیح، صریح، مرفوع، متواتر احادیث کے مقابلے میں اسے نہیں مانا جائے گا اور ویسے بھی یہ عدم رفع الیدین کے بارے میں صریح نہیں۔ (واللہ اعلم)

1286- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ.....  
عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ①

مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ اپنے کانوں کے برابر کر لیتے۔ اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے (تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے)۔

① صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب رفع الیدین (863) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب من ذکر أنه یرفع یدہ

**فوائد:** ..... پچھلی حدیث میں کندھوں کا ذکر ہے جب کہ اس میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے لہذا دونوں حدیثوں پر الگ الگ عمل بھی کیا جاسکتا ہے اور یوں جمع بھی دی جاسکتی ہے کہ انگلیاں کانوں تک اور انگوٹھے کندھے کے برابر اٹھالیے جائیں۔ (واللہ اعلم)

1287- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْيَحْضَبِيِّ .....

عَنْ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ يُكَبِّرُ إِذَا خَفَضَ وَإِذَا رَفَعَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ قَالَ قُلْتُ حَتَّى يَبْدُوَ وَضُحٌ وَجْهِهِ قَالَ نَعَمْ. ۱

وائل حضری کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ جب سر جھکاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب سر اٹھاتے اور تکبیر کے وقت اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے۔ اور اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے۔“ راوی کہتا ہے: میں نے کہا: حتیٰ کہ آپ کے چہرے کی سفیدی ظاہر ہو جاتی؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

**فوائد:** ..... (۱) اس حدیث میں فقط تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے اس کا یہ مطلب نہیں بقیہ جگہوں پر رفع الیدین نہیں کیا جائے گا کیونکہ عدم الذکر سے عدم الہیٰ لازم نہیں آتی دوسرا سابقہ احادیث میں رفع الیدین کے مزید مقامات کا ذکر ہے لہذا ثقہ کی زیادتی مقبول ہوتی ہے اس لیے اس زیادتی کو قبول کیا جائے گا۔ (۲) وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جو کہ 9 ہجری کو اسلام لائے وہ آپ ﷺ سے رفع الیدین والی نماز نقل کرتے اسی طرح اگلے سال وہ پھر تشریف لائے تو آپ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے پاتے ہیں (بحوالہ ابوداؤد) اس صحیح حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا موت تک آخری عمل کیونکہ اگلے سال ۱۰ ہجری کو جب آئے تو اسی سال آپ ﷺ کی وفات ہوئی ہے رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھنے کا ہی ذکر ہے۔ مزید اس مسئلہ میں امام گوندلوی رضی اللہ عنہ کی تحقیق الراخ اور مولانا زبیر علی زئی کی نورالعین کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ (واللہ اعلم)

[42]..... بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟

1288- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ .....

مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ گیا۔ اور ہم نوجوان تھے۔ ہم نے آپ ﷺ کے پاس بیس دن قیام کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ بہت نرم دل تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ ہمیں اپنے گھر والوں سے ملنے کا شوق ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ۔ اور انہی میں رہو اور ان کو حکم کرو اور سکھلاؤ اور اسی طرح نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے پھر جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان کہے۔ پھر تمہارا بڑا امامت کروائے۔“

1289۔ أَخْبَرَنَا عَفَانٌ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ .....

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تین آدمی جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کروائے اور امامت وہ کروائے جس کا علم زیادہ ہو۔“

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي وَنَحْنُ شَبَابَةٌ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَفِيقًا فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهْلِنَا قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَكُونُوا فِيهِمْ فَمَرَوْهُمْ وَعَلِمُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَوْمُكُمْ أَكْبَرُكُمْ ①

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ فَلْيُؤْمَرُ بِهِمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَبُهُمْ ②

**فوائد:** ..... (۱) تین بندے ہوں تو جماعت کروالینی افضل ہے نیز دو بندے بھی جماعت کروا سکتے ہیں جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ (۲) امامت کا زیادہ حقدار قرآن کو زیادہ پڑھنے والا اس کی سمجھ رکھنے والا ہے یہی صحیح ہے پچھلی حدیث میں جو ”اکبر“ کا ذکر ہے تو ان کی ترتیب اس طرح مسلم میں ہے کہ امامت اچھی قراءت والا کروائے اگر قراءت میں برابر ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا اس میں بھی برابر ہوں تو پہلے ہجرت کرنے والا اس میں بھی برابر ہوں تو پھر زیادہ عمر والا جب کہ اکبر کے لفظ کی یہ توضیح ممکن ہے مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ آنے والے چونکہ برابر علم حاصل کرتے رہے اس لئے ان میں سے اکبر کی تخصیص کر دی

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان باب، الأذان للمسافر إذا كانوا جماعة والإقامة وكذلك بعرفة وجمع (230) ومسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة (1533)

② صحيح مسلم، کتاب المساجد، باب من أحق بالإمامة (1527) والنسائي، کتاب الإمامة، باب اجتماع القوم في موضع هم فيه سواء (781)

کیونکہ وہ علم میں برابر تھے۔ نیز ابو داؤد کی ایک حدیث میں یہ تصریح بھی مذکور ہے کہ ہم ان دنوں علم میں قریب قریب تھے۔

[43]..... بَابُ مَقَامٍ مَنْ يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ

اس شخص کے کھڑا ہونے کے متعلق جو امام کے ساتھ اکیلا نماز پڑھے

1290- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جَبْرِ يُحَدِّثُ .....

ابن عباسؓ کہتے ہیں: میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس تھا عشاء کے بعد نبی ﷺ آئے تو آپ نے چار رکعت نماز پڑھی پھر کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بچہ سو گیا ہے؟“ یا آپ نے اس طرح کی کوئی اور بات کہی پھر آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ کے بائیں طرف جا کر کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر دائیں طرف کھڑا کر لیا۔“

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ أَنَا وَالْغُلَامُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَقَامَ فَصَلَّى فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ. ①

**فوائد:** ..... (۱) معلوم ہوا جب دو بندے جماعت کروائیں تو امام بائیں جانب کھڑا ہوگا (۲) اس دور کے بچوں میں اتباع اور عمل کے شوق کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے (۳) نماز کو درست کرنے کے لیے دوران نماز حرکت جائز ہے۔

[44]..... بَابُ فِيمَنْ يُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ وَالْإِمَامُ جَالِسٌ

اس شخص کے متعلق جو بیٹھے ہوئے امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے

1291- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ .....

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے۔ تو اس سے گر گئے آپ کی دائیں طرف خراشی گئی پھر آپ ﷺ نے نمازوں سے کوئی ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجَحَشَ شِقَهُ الْأَيْمَنَ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ جَالِسٌ

① متفق عليه: البخاری، کتاب الوضوء، باب التخفيف فی الوضوء (138) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب

الدعاء فی صلاة اللیل وقیامہ (1790)

تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی۔ اور جب آپ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے تم امام کی مخالفت نہ کرو جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ جب وہ ’سمع اللہ لمن حمدہ‘ کہے تو تم ’ربنا لک الحمد‘ کہو اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔“

**فوائد:** ..... (۱) راجح اور صحیح موقف یہی ہے کہ امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو بھی کھڑے ہو کر اور اگر کھڑے ہو کر پڑھائے تو پھر بھی پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جائے (۲) ”سمع اللہ“ کے جواب میں ”ربنا لک الحمد“ کے بارے میں بھی اختلاف ہے جب کہ اس میں بھی راجح یہ ہے کہ مقتدی بھی سمع اللہ کہے دیکھیے (1349)

1292- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ.....

عبداللہ کہتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اور میں نے ان سے کہا: ”کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے متعلق نہ بتائیں گی؟ انہوں نے کہا: ”کیوں نہیں؟ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی وجہ سے بوجھل ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا لوگوں نے نماز پڑھی؟“ ہم نے کہا: ”نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے لئے لگن میں پانی رکھو۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”ہم نے ایسے ہی کیا تو آپ نے غسل کیا پھر اٹھنے کی کوشش کی تو آپ پر بے ہوشی

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تَحْدِثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ بَلَى ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأَغْمَى عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ

متفق عليه: البخاری، کتاب الأذان باب انما جعل الإمام ليؤتم به (689) ومسلم كتاب الصلاة باب اتمام المأموم

طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟“ ہم نے کہا: ”نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے لئے لگن میں پانی رکھو۔“ ہم نے ایسے ہی کیا پھر آپ ﷺ نے جماعت کے لئے جانے کی کوشش کی تو آپ پر غشی طاری ہوگئی پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟“ ہم نے کہا: ”نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔“ عائشہ کہتی ہیں: لوگ مسجد میں بیٹھے عشاء کی نماز کے لئے نبی ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کو پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔“ تو پیغام دینے والا ان کے پاس گیا اور اس نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ ابوبکر بہت نرم دل تھے انہوں نے کہا: ”اے عمر رضی اللہ عنہ! لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ”آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”پھر ان دنوں میں ابوبکر نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طبیعت بلکہ محسوس کی تو دو آدمیوں کے درمیان باہر گئے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو بیچھے ہٹنے لگے تو نبی ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا وہ بیچھے نہ ہٹے اور آپ ﷺ نے دونوں آدمیوں سے فرمایا: ”مجھے ابوبکر کے پہلو میں بیٹھا دو۔“ تو انہوں نے آپ کو ابوبکر کے پہلو میں بیٹھا دیا عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ لَفَعَلْنَا ثُمَّ ذَهَبَ لِيُنَوِّءَ فَأُعْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْأَحِرَّةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَاتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ بِأَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَا عَمْرُؤُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرُؤُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ قَالَتْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِيفَةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا اجْلِسَا إِلَيَّ جَنْبِي فَأَجْلَسَاهُ إِلَيَّ جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ

”ابوبکر کھڑے ہو کر نبی ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھا رہے تھے اور لوگ ابوبکر کی نماز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔“ عبید اللہ کہتے ہیں: ”میں عبد اللہ بن عباس کے پاس گیا میں نے ان سے کہا: ”کیا میں آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی مرض کا حال بیان کروں، جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا ہے؟ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ان کے سامنے پیش کی انہوں نے اس سے کچھ انکار نہ کیا اس کے علاوہ انہوں نے کہا: ”عائشہ رضی اللہ عنہا نے تیرے پاس اس آدمی کا نام لیا جو عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا؟“ میں نے کہا: ”نہیں۔“ انہوں نے کہا: ”وہ علی بن ابوطالب تھے۔“

عَبِيدُ اللَّهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا فَقَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ۝

**فوائد:** ..... (۱) مذکورہ حدیث کے مفہوم بارے اختلاف ہے بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ امام تھے (بخاری) بعض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے (ترمذی و احمد) جب کہ مسلم میں ہے لوگ پہلے کھڑے تھے پھر ابوبکر اشارے پر بیٹھ گئے بہر حال راجح یہی معلوم ہوتا ہے جو کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ (۲) نماز باجماعت کی اہمیت کا اندازہ لگا جاسکتا ہے کہ بار بار افاقہ ہونے پر نماز کے لیے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں (۳) ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا اندازہ ہوتا ہے نیز اس میں آپ کی خلافت کا بھی اشارہ ہے۔ (۴) عائشہ رضی اللہ عنہا کا آپ ﷺ کو مسجد لانے والوں میں علی رضی اللہ عنہ کا نام نہ لینا یہ ناراضی کی بناء پر تھا اسی لیے راوی خصوصاً اس کا ذکر کر رہا ہے۔

[45]..... بَابُ الْإِمَامِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ أَنْشَرُ مِنْ أَصْحَابِهِ

امام اپنے مقتدیوں سے اوپچی جگہ پر نماز پڑھائے

1293- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْبِقُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ كَيْفَ هُوَ؟ قَالَ: ”مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ“

① متفق عليه: البخاری، کتاب الأذان باب انما جعل الإمام ليؤتم به (689) ومسلم كتاب الصلاة باب اتمام المأموم



دیکھا آپ ممبر پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اللہ اکبر کہا لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ اللہ اکبر کہا پھر آپ نے ممبر پر ہی رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا تو پچھلے پاؤں اترے اور ممبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر واپس ہوئے حتیٰ کہ آپ اپنی پوری نماز سے فارغ ہو گئے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”امام کے لئے رخصت ہے کہ اپنے مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہو اور اتنے کام کو نماز میں بھی جائز رکھا۔“

اللَّهُ ﷻ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ فَكَبَّرَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَنَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فِي ذَلِكَ رُخْصَةً لِلْإِمَامِ أَنْ يَكُونَ أَرْفَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَدَرُ هَذَا الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ أَيْضًا . ❶

**فوائد:** ..... امام کا مقتدیوں سے اونچا کھڑا ہونا ناروا ہے اسے مقتدیوں کے برابر کھڑا ہونا چاہیے جیسا کہ دارقطنی و ابوداؤد و غیرہما میں ابوسعود رضی اللہ عنہ سے اس معنی روایت آتی ہے ہاں کسی ضرورت کی بناء پر کھڑے ہونے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ مذکورہ حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ تعلیم کی غرض سے ممبر پر کھڑے ہو گئے۔

[46]..... بَابُ مَا أَمَرَ الْإِمَامُ مِنَ التَّخْفِيفِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں امام کو تخفیف کرنے کا حکم

1294- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ.....

ابوسعود انصاری کہتے ہیں: ”ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! میں صبح کی نماز میں اس وجہ سے تاخیر کرتا ہوں کہ فلاں شخص صبح کی نماز بہت طویل کرتا ہے۔“ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ غضب ناک نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! تم سے بعض لوگ لوگوں کو متنفر کرتے ہیں۔ جو لوگوں کو

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا فَلَانَّ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفَرِينَ فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب الاستعانة بالنجار والصناع في أعود المنبر والمسجد (447) ومسنم،

کتاب المساجد، باب جواز الخطوة والخطوتين في الصلاة (1216)

فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا  
النَّاسِ فِيهِمْ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا  
میں بوڑھے، کمزور اور حاجت مند ہوتے ہیں۔“

**فوائد:** ..... امام کو مقتدیوں کا خیال رکھنا چاہیے یہ نہ ہو کہ اس کا تقویٰ و خشیت دوسروں کے لیے  
فتنے کا سبب بن جائے اور وہ خیر کے کاموں سے متنفر ہو جائیں۔

[47]..... بَابُ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو لوگ کب کھڑے ہوں

1296- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ  
عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کے لئے اقامت  
کہی جائے تو کھڑے نہ ہوتی کہ تم مجھے دیکھ لو۔“

**فوائد:** ..... ثابت ہوا نماز کے لیے کھڑے ہونے کے لیے اقامت و روایت دونوں ضروری ہے  
ہماری تھوڑی سی بے صبری ہمیں سنت سے محروم کر دے اس سے احتراز ہی بہتر ہے۔

1297- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ  
حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ  
عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کے لئے اقامت  
کہی جائے تو کھڑے نہ ہوتی کہ تم مجھے دیکھ لو۔“

[48]..... بَابُ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

صف سیدھی کرنے کے متعلق

1298- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ.....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب العلم، باب الغضب فی الموعظة والتعليم إذا رأى ما يكره (90) ومسلم، كتاب الصلاة،

باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام الحديث (1044)

② صحيح: أخرجه البخاری، كتاب الأذان، باب متى يقوم الناس إذا رأوا الإمام عند الإقامة (637) ومسلم، كتاب

المساجد، باب متى يقوم الناس للصلاة (604)

③ صحيح سابقہ ہی مکرر ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
صَفِيں سِيْدِي كِرُو كِيُوْنِكُه صَف سِيْدِي كِرُنَا بِيْهُ اِن چِيْرُوں  
سے ہے جن سے نماز پوری ہوتی ہے۔<sup>❶</sup> تَمَامِ الصَّلَاةِ .

**فوائد:** ..... معلوم ہوا صف بنانے میں کوتاہی نماز میں نقص کا سبب ہے اس لیے اسے خصوصی توجہ دینی چاہیے جب کہ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم اکڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں حالانکہ نبی رحمت ﷺ کا فرمان ہے ”لِيُنُوَا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ“ (ابوداؤد) اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ۔ آپ ﷺ بندوں کے ذریعے صفیں درست کرواتے لیکن آج نہ ائمہ ہی اس جانب توجہ کرتے ہیں اور نہ ہی عمل بالنسۃ کا دم بھرنے والے اس کا خیال رکھتے ہیں۔ (اللّٰهُمَّ وَفَقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَىٰ۔)

[49]..... بَابُ فَضْلِ مَنْ يَصِلُ الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ

اس شخص کی فضیلت جو نماز میں صف ملاتا ہے

1299- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ مَصْرِفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْسَجَةَ .....

عَنِ الْبُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
”اِبْنِي صَفِيں سِيْدِي كِرُو تِهْمَارِي دَلُوں مِيں اِخْتِلَاف نِهِيں  
پڑے گا۔“ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ پہلی  
صف یا آپ نے فرمایا پہلی صفوں پر رحمت کرتا ہے اور  
فرشتے ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔“

**فوائد:** ..... (۱) امام کا مقتدیوں کو صفیں بنانے اور سیدھی کرنے کا حکم دینا سنت نبوی ﷺ ہے (۲) اسلام کا ہر حکم اخروی فوائد کے ساتھ ساتھ دنیاوی نفع کا بھی باعث ہے اگرچہ وہ ہمارے ذہن میں نہ بھی آئے جیسے کہ صفوں کی برابری دلوں میں محبت و موڈت کا سبب ہے۔ صفوں کی درستی کے بارے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کر کے فرمایا: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الأذان، باب إقامة الصف، من تمام الصلاة (723) ومسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وأقامتها وفضل الأول (974)

❷ صحيح: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب لتسوية الصفوف (664) والنسائي، کتاب الإمامة، باب كيف يقوم الإمام الصفوف (810)

بِرُكْبَةٍ صَاحِبِهِ وَكَعْبَهُ بِكَعْبِهِ (ابوداؤد: صحیح) میں نے دیکھا آدمی اپنے کندھے، ٹخنے گھٹنے کو اپنے ساتھی کے کندھے، گھٹنے، ٹخنے کے ساتھ ملاتا تھا۔ لہذا یہ سنت اب بہت کم نظر ہے کچھ تو اس کا ویسے ہی انکار کرتے ہیں (یہدیہم اللہ) جب کہ کچھ مان کر بھی نہیں مانتے (وَقَفَّهَمُ اللَّهُ لِلذَّكَ) (۳) پہلی صف کے اہتمام کی خصوصی رغبت دی گئی ہے لہذا اس فضیلت کے حصول میں رغبت کرنی چاہیے۔

### [50]..... بَابُ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

#### پہلی صف کی فضیلت

1300- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ.....

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَلِلصَّفِّ الثَّانِي مَرَّةً ❶  
عرباض بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ پہلی صف کے لئے تین بار بخشش کی دعا کرتے تھے اور دوسری صف کے لیے صرف ایک بار۔“

**فوائد:**..... اللہ اکبر، پیچھے اللہ کی رحمت، فرشتوں کی دعا کا تذکرہ ہوا اب آپ ﷺ بھی پہلی صف کے لیے بخشش کی دعا کر رہے ہیں جب کہ ہم اس فضیلت کے حصول میں اسی قدر مست ہیں بسا اوقات پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود پیچھے ہی بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو اس کے اجر کا پتہ چل جائے تو قرعہ اندازی کر کے اس کو حاصل کریں۔ (مسلم)

1301- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبِيِّ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ.....

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَلِلصَّفِّ الثَّانِي مَرَّةً ❷  
عرباض بن ساریہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

### [51]..... بَابُ مَنْ يَلِي الْإِمَامَ مِنَ النَّاسِ

#### لوگوں میں سے امام کے قریب کون شخص ہو

1302- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ

❶ صحیح النسائی، کتاب الإمامة، باب فضل الصف الأول والثانی (816) و ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلاة، باب فضل الصف المقدم (996)

❷ صحیح سابقہ ہی مکرر ہے۔

أَبِي مَعْمَرٍ .....

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ”تم مختلف نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا تمہارے عقلمند اور سمجھدار لوگوں کو میرے قریب کھڑے ہونا چاہیے پھر وہ جوان کے قریب ہیں پھر وہ جوان کے قریب ہیں۔“ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”آجکل تم لوگوں میں بہت سخت اختلاف ہے۔“

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسُحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلْبِسَنِي مِنْكُمْ أَوْلُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَانْتَمَ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا. ❶

**فوائد:** ..... (۱) صفوں کی درستی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود انہیں سیدھا کروا رہے ہیں (۲) اگلی صف میں امام کے قریب سمجھدار لوگ کھڑے ہوں۔

1303- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ .....

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے عقل مند اور سمجھدار لوگوں کو میرے قریب کھڑے ہونا چاہیے پھر وہ جوان کے قریب ہیں پھر جوان کے قریب ہیں اور تم الگ نہ رہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا اور بازار کے فتنوں سے بچو۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَلْبِسَنِي مِنْكُمْ أَوْلُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِنَّا كُمْ وَهَوَّشَاتِ الْأَسْوَاقِ. ❷

**فوائد:** ..... (۱) ”ہوش“ کہتے ہیں لوگوں میں ہلچل پیدا ہونا اور ہیجان و اضطراب پیدا ہونا۔ مراد صفیں درست کرواتے ہوئے سبھی ایک دوسرے کو سیدھا کرتے کرواتے بازاری ہلچل و ہیجان میں مبتلا نہ ہوں بلکہ پرسکون و باوقار انداز میں صفیں درست کروائی جائیں۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وأقامتها وفضل الأول فالأول منها (971) وابدؤاؤد، کتاب الصلاة، باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف وكرهية التأخر (674)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وأقامتها وفضل الأول (973) وابدؤاؤد، کتاب الصلاة، باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف، كراهية التأخر (674)

[52]..... بَابُ أَيِّ صُفُوفِ النِّسَاءِ أَفْضَلُ

عورتوں کی کوئی صف افضل ہے

1304- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوْلَاهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوْلَاهَا. ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مردوں کی بہترین صف پہلی اور بری کچھلی ہے اور عورتوں کی اچھی صف کچھلی ہے اور بری پہلی ہے۔“

**فوائد:**..... سبحان اللہ کیا خوب تقسیم ہے اختلاط کے فتنے کا کیا زبردست توڑ ہے کہ عورتیں مردوں کے آخر سے صفیں بنانا شروع کریں تاکہ مردوں سے زیادہ سے زیادہ دور رہ سکیں۔

[53]..... بَابُ أَيِّ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ أَثْقَلُ

منافقوں پر کوئی نماز مشکل ہے

1305- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ.....

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَشَاهِدُ فَلَانُ قَالُوا لَا فَقَالَ أَشَاهِدُ فَلَانُ فَقَالُوا لَا لِنَفِرِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ لَمْ يَشْهَدُوا الصَّلَاةَ فَقَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لِأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا. ②

ابی بن کعب کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر اپنا چہرہ ہماری طرف کر کے کہا: ”کیا فلاں حاضر ہے؟“ لوگوں نے کہا: ”نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا فلاں حاضر ہے؟“ لوگوں نے کہا: ”ہیں“ منافقوں کی ایک جماعت جو نماز میں حاضر نہیں ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نمازوں میں سے دو نمازیں منافقوں پر مشکل ہوتی ہیں اگر وہ جان لیں کہ دونوں میں کیا فضیلت ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوتے اگرچہ ان کو سرینوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔“

① صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وأقامتها وفضل الأول (973) وابدوداؤد، کتاب الصلاة، باب من

يستحب أن يلي الإمام في الصف، كراهية التأخر (674)

② صحیح: ابدوداؤد، کتاب الصلاة، باب فی فضل صلاة الجماعة (554) والنسائی، کتاب الإمامة، باب الجماعة

إذا كانوا اثنين (842)

**فوائد:** ..... (۱) آپ ﷺ کا طریقہ کار تھا اگر کسی میں کوئی برائی دیکھتے تو اسے براہ راست تنبیہ کی بجائے ساری مجلس و اجتماع کو مخاطب کر کے تو اس برائی کی شاعت بیان فرمادیتے جب کہ منافقین و اہل اہواء کا نام لے کر بھی بیان کر دیتے ہیں تاکہ ان کی حقیقت آشکار ہو جائے۔ معلوم ہوا ایسے منافقوں کی اسلام میں کوئی وقعت و حیثیت نہیں (۲) منافقین پر دو نمازیں بھاری ہیں ایک تو فجر دوسری عشاء جس کا ذکر آگے آ رہا ہے لہذا اگر کوئی مخلص مسلمان ان میں سستی کا مرتکب ہو رہا ہے تو اسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔ (۳) شعر ہے ”بِقَدَرِ الْكَدِّ تُكْسَبُ الْمَعَالِي“ محنت کے بقدر ہی بلندیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اسی طرح اگر یہ نمازیں مشکل و بھاری ہیں تو ان کا میزان میں وزن بھی اسی قدر بھاری ہوگا لہذا ان میں خوب رغبت سے شریک ہونا چاہیے۔

1306. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي . ①  
ابو محمد کہتے ہیں: عبد اللہ بن ابوبصیر نے کہا: ”مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے ابی سے اور ابی نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو سنا:

1307. أَخْبَرَنَا أَبُو عَسَانَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ . ②  
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

1308. أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ . ③  
عبد اللہ بن ابوبصیر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابی بن کعب نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی طرح بیان کیا۔

1309. أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَلَاةِ أَتَقَلُّ عَلَى الْمُنَافِقِينَ  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز سے زیادہ کوئی نماز مشکل

② سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

① سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

③ سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا. ❶

نہیں ہوتی اور اگر وہ جان لیں کہ ان میں کیا فضیلت ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں۔ اگرچہ انہیں سرینوں کے بل چل کر آنا پڑے۔“

**فوائد:**..... منافع آخرت سے کنارہ کشی اختیار کیے ہوتا ہے اسے فقط دنیا سے غرض ہوتی ہے جیسا کہ دور نبوی کے منافقوں کی امثلہ سے واضح ہے۔

[54]..... بَابُ فِيْمَنْ تَخَلَّفَ عَنِ الصَّلَاةِ

اس شخص کے متعلق جو نماز سے پیچھے رہ جائے

1310- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ فِتْيَانِي فَيَجْمَعُوا حَطْبًا فَأَمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى أَقْوَامٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ فَأَحْرِقَ عَلَيْهِمْ بِيُوتَهُمْ لَوْ كَانَ عَرَفًا سَمِينًا أَوْ مَعْرُقَتَيْنِ لَشَهَدُوهَا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے ارادہ کیا کہ اپنے کسی نوجوان کو حکم دوں کہ وہ لکڑیاں اکٹھی کرے پھر میں کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان کے پیچھے جاؤں جو اس نماز میں حاضر نہیں ہوئے پھر انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں اگر یہاں ایک موٹی ہڈی یا دو اچھے کھر ہوتے تو ان کے لئے ضرور حاضر ہوتے۔ اگر وہ جان لیں کہ ان میں کیا فضیلت ہے تو وہ سرینوں کے بل چل کر بھی آجاتے۔“

[55]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانَ مَطْرٌ فِي السَّفَرِ

جب سفر میں بارش ہو تو جماعت کے ساتھ نماز ترک کرنے کی رخصت

1311- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.....

❶ صحیح کتاب المساجد، باب ماروی فی التخلف عن الجماعة (1480) وابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب صلاة العشاء والفجر فی جماعة (797)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ماروی فی التخلف عن الجماعة (1481)



نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک سردی کی رات میں ضجنان جگہ پر اترے۔ انہوں نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے پکارا: نماز گھروں میں پڑھ لیں۔ پھر انہوں نے بتایا کہ: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سردی کی رات سفر میں ہوتے یا بارش ہوتی تو آپ مؤذن کو حکم دیتے تو وہ پکارتا:

”الصلاة في الرِّحَالِ.“

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَزَلَ بِضُجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الصَّلَاةَ فِي الرِّحَالِ ثُمَّ أَخْبَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ أَوْ مَطِيرَةٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الصَّلَاةَ فِي الرِّحَالِ. ①

**فوائد:** ..... معلوم ہوا سخت سردی یا بارش کے دوران ”الصلاة في الرِّحَالِ“ کہنا سنت ہے یہ

چاہے اذان کے بعد کلمات کہہ لیے جائیں یا جمعیتین کے بعد مؤذن کا اختیار ہے۔

[56]..... بَاب فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

باجماعت نماز کی فضیلت

1312- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ.....

ابوہند کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ ایک آدمی نے اپنے گھر میں نماز پڑھی پھر اس نے امام کو نماز پڑھاتا ہوا پایا کیا وہ امام کے ساتھ نماز پڑھے گا؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ میں نے کہا: ان دونوں نمازوں میں وہ کسے فرض شمار کرے گا؟ انہوں نے کہا: ”جو اس نے امام کے ساتھ نماز پڑھی کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے بیس سے زیادہ درجے افضل ہے۔“

أَبِي هِنْدٍ قَالَ قَالَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَجُلٌ صَلَّى فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَهُوَ يُصَلِّي أَيْضًا مَعَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بَأَيْتَهُمَا يَحْتَسِبُ قَالَ بِأَلْتِسَى صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحَدَّهُ بَضْعًا وَعَشْرِينَ جُزْأًا. ①

**فوائد:** ..... سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق مرفوع حدیث بھی مروی ہے۔ چنانچہ اگر

① صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الصلاة في الرجال في العطر (1600) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة (1060).

② صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة (1476) و ابن ماجہ، کتاب الصلاة والجماعات، باب فضل الصلاة في جماعة (789)

اکیلے میں نماز پڑھ لی ہو تو پھر جماعت کی حاضری کے وقت دوبارہ دوہرائی جائے گی۔

1313۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. ①  
عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز  
پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔“

**فوائد:** ..... جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا یہ اکیلے نماز پڑھنے سے 27 درجے افضل ہے جب کہ بعض روایتوں میں 25 درجے آئے ہیں۔ امام ابن حجر رحمہ اللہ نے ان کے درمیان توفیق کے گیارہ اقوال ذکر کئے ہیں ان میں سے راجح اسے قرار دیا ہے کہ 25 درجے سری نمازوں کے ساتھ خاص ہیں جب کہ 27 جہری کے ساتھ (واللہ اعلم) (فتح الباری)

[57]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ مَنَعِ النِّسَاءِ عَنِ الْمَسَاجِدِ وَكَيْفَ يَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ

عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع نہیں کرنا چاہیے اور جب وہ جائیں تو کس طرح جائیں؟

1314۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنْتُ أَحَدَكُمْ زَوْجَتَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا. ②  
ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت  
مانگے تو اسے منع نہ کرے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا اگر عورت مسجد میں نماز پڑھنے کا ارادہ ظاہر کرے تو اسے روکنا نہیں چاہیے

لیکن شرط یہ ہے کہ فتنے کا خطرہ نہ ہو جیسا کہ آئندہ احادیث میں خوشبو نہ لگانے کا ذکر آ رہا ہے یہ اصل میں فتنے سے بچنے کی جانب اشارہ ہے۔

1315۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا: ”تم اللہ کی بندویوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع نہ کروں

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة (645) و مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة

الجماعة..... (650)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب استئذان المرأة زوجها في الخروج الى المسجد وغيره (5238) و مسلم،

کتاب الصلاة، باب خروج النساء الى المساجد، اذا لم يترتب عليه فتنة (987)

وَيُخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ تَفَلَاتٍ . ❶  
 1316- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....  
 جب کہ وہ مسجد میں جائیں تو خوشبو لگاتے ہوئے نہ ہوں۔“

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بِإِسْنَادِ هَذَا  
 الْحَدِيثِ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ  
 النَّفْلَةَ الَّتِي لَا طِيبَ لَهَا . ❷  
 محمد بن عمرو اسی حدیث کی اسناد کے ساتھ بیان کرتے  
 ہیں۔ کہ سعید بن عامر نے کہا: ”النفلة وہ عورت ہے جسے  
 خوشبو نہ لگی ہو۔“

[58]..... بَابُ إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءَ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ

جب کھانا حاضر ہو اور نماز کھڑی ہو جائے

1317- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ.....  
 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 إِذَا وُضِعَ الْعِشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ  
 فَأَبْدَتُوا بِالْعِشَاءِ . ❸  
 عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 ”جب کھانا رکھا جائے اور نماز کا وقت ہو جائے تو کھانا  
 شروع کرو۔“

**فوائد:**..... نماز کے اندر ہر قسم کے ہموں و غموں کو پیس پشت ڈال کر کھڑے ہونا چاہیے اس مذکورہ  
 حکم کا بھی یہی مقصد ہے کہ دوران نماز کہیں ذہن کھانے میں ہی نہ کھویا رہے بلکہ بندہ کھانے سے فراغت  
 حاصل کر کے پھر نماز کی جانب متوجہ ہو۔

1318- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....  
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
 قَالَ إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأَقِيمَتِ  
 الصَّلَاةُ فَأَبْدَتُوا بِالْعِشَاءِ . ❹  
 انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ  
 نے فرمایا: ”جب کھانا حاضر ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو  
 پہلے کھانا کھا لو۔“

❶ صحیح: أخرجه ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب في خروج النساء الى المسجد (565)

❷ حسن:

❸ صحیح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام (1243) و الترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء اذا  
 حضرت العشاء ..... (353)

❹ صحیح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة الصلاة، بحضرة الطعام (1241) و الترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء  
 اذا حضر العشاء ..... (353)

## [59].... بَابُ كَيْفَ يُمَشَى إِلَى الصَّلَاةِ

## نماز کی طرف کیسے جانا چاہئے

1319- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا  
 اتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْمَعُونَ  
 وَأَتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا  
 أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأْتِمُوا ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:  
 ”جب تم نماز کے لئے جاؤ تو دوڑ کر مت جاؤ بلکہ تم چل کر  
 جاؤ اور اطمینان اختیار کرو اور جو نماز تم پا لو وہ پڑھ لو اور جو تم  
 سے فوت ہو جائے تو پوری کر لو۔“

**فوائد:**..... (۱) مؤمن کو اسلام نے ایک عزت دی ہے اس لیے اس کا تقاضا ہے کہ وہ کسی حالت میں  
 بے وقار نظر نہ آئے ایسی حرکت جو کہ اگرچہ خیر کے حصول کے لیے ہی ہو اس میں بھی وقار کو ملحوظ رکھنا  
 ضروری ہے (۲) ”جو پا لو پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کر لو“ مذکورہ روایت میں ”اتموا“ جب کہ  
 بعض میں ”فاقضوا“ کے الفاظ آئے ہیں اگرچہ بعض نے ”قضوا“ کے معنی کو ترجیح دیتے ہوئے کہا ہے  
 بالکل انہی حالات میں فوت شدہ نماز کو پورا کرنے کا کہا ہے کہ دونوں کے ایک ہی معنی پورا کرنے کے ہی ہیں  
 کیونکہ ”قضی“ صیغہ بھی پورا کرنے کے معنی میں آتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے ﴿إِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ﴾  
 (الجمعة)

1320- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 إِذَا آتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا  
 أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سَقِطْتُمْ فَأْتِمُوا ❷

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے  
 فرمایا: ”جب تم نماز کے لئے جاؤ تو اطمینان اختیار کرو جس  
 قدر تم پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہوگئی اسے پوری کر لو۔“

## [60].... بَابُ فِي فَضْلِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ

## مسجد کی طرف پیدل جانے کی فضیلت

1321- أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ.....

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الأذان، باب لاسعی الی الصلاة و لیاتی بالسکینة والوقار (636) ومسلم، کتاب  
 المساجد، باب استحباب اتیان الصلاة بوقار وسکینة (1358)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب الأذان، باب قول الرجل فاتتنا الصلوة (635) ومسلم، کتاب المساجد، باب استحباب  
 اتیان الصلاة بوقار وسکینة (1362)

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ  
بِالْمَدِينَةِ لَا أَعْلَمُ بِالْمَدِينَةِ مَنْ يُصَلِّي  
إِلَى الْقِبْلَةِ أَبَعَدَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ  
وَكَانَ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فَقِيلَ لَهُ لَوْ ابْتَعْتَ حِمَارًا  
تَرْكَبُهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظَّلْمَاءِ قَالَ  
وَاللَّهِ مَا يَسُرُّنِي أَنْ مَنَزَلِي بِلِزْقِ  
الْمَسْجِدِ فَأُخْبِرَ النَّبِيَّ ﷺ بِذَلِكَ  
فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
كَيْمَا يُكْتَبَ أَتْرَى وَخَطَايَ وَرُجُوعِي  
إِلَى أَهْلِي وَإِقْبَالِي وَإِدْبَارِي أَوْ كَمَا  
قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاكَ  
اللَّهُ ذَلِكَ كَمَلَّةً وَأَعْطَاكَ مَا  
اِحْتَسَبْتَ أَجْمَعُ أَوْ كَمَا قَالَ ❶

ابی بن کعب کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک آدمی تھا اور میں  
نہیں جانتا کہ قبلہ کی جانب پڑھنے والوں میں سے اس  
سے زیادہ کسی کا مکان مسجد سے دور ہو اور وہ ہمیشہ رسول  
اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوتا اس سے کہا گیا اگر  
تم ایک گدھا خرید لو اور اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار  
ہو کر مسجد میں جایا کرو اس نے کہا: ”اللہ کی قسم! مجھے یہ  
بات پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد سے ملا ہو۔“ نبی ﷺ کے  
پاس یہ بات بیان کی گئی تو آپ نے اس آدمی سے اس  
کے متعلق پوچھا اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! تاکہ  
میرے قدموں کے نشان اور میرا اپنے گھر والوں کی طرف  
لوٹ کر جانا اور میری آمد و رفت لکھی جائے گی۔“ یا اس  
طرح کے اور الفاظ اس نے کہے تو رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہیں یہ سب چیزیں دے اور تجھے ان  
سب چیزوں کا بدلہ دے جن کو تو نے ثواب گمان کیا ہے۔“  
یا آپ نے اسی طرح کے اور الفاظ کہے۔

**فوائد:** ..... معلوم ہوا مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے اسی لیے  
مدینہ کے اطراف میں رہنے والے جب مسجد نبوی کے گرد خالی جگہ دیکھ کر ادھر منتقل ہونے لگے تو آپ ﷺ  
نے انہیں روک دیا۔

[61]..... بَابُ فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدُّهُ

صف کے پیچھے اکیلے آدمی کا نماز پڑھنا

1322- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ هُوَ عَبَثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ هِلَالِ  
بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَأَقَامَنِي عَلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل كثرة الخطا الى المساجد (1512) و ابوداؤد، کتاب  
الصلاة، باب ماجاء في فضل المشي الى الصلاة (557)

وابصہ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے پیچھے ایک آدمی نے نماز پڑھی اور وہ صف میں نہیں ملا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”امام احمد بن حنبل عمرو بن مرہ کی حدیث کو صحیح کہتے تھے۔ اور میں یزید بن زیاد بن ابوجعد کی حدیث پر عمل کرتا ہوں۔“

يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبِدٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي هَذَا وَالرَّجُلُ يَسْمَعُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ صَلَّى خَلْفَهُ رَجُلٌ وَلَمْ يَتَّصِلْ بِالصَّفْوَفِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يُثَبِّتُ حَدِيثَ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ①

1323- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.....

وابصہ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے صفوں کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو نبی ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں بھی اسی کا قائل ہوں۔“

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبِدٍ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفْوَفِ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ بِهَذَا ②

**فوائد:** ..... بلاوجہ صف سے الگ کھڑے ہو کر یا پیچھے اکیلے نماز ادا کرنے سے نماز نہیں ہوتی ہاں اگر کسی سبب کی بنا پر ہو تو پھر کوئی حرج نہیں مثلاً کوئی اور آدمی میسر ہی نہیں وغیرہ۔ (واللہ اعلم بالصواب)

1324- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.....

انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے تیار کیا تھا آپ نے کھایا پھر فرمایا: ”کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔“ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مَلِيكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ قَوْمُوا فَلِأَصَلِّيَ بِكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ

① صحیح: الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة خلف الصف وحده (230)

② صحیح: سابقہ دونوں تعلیقات رکھئے۔

مِنْ طُولِ مَا أُبْسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمَ وَرَأَاهُ وَالْعُجُوزُ وَرَأَانَا فَصَلَّى لَنَا رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ①

چٹائی کی طرف گیا جو زیادہ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا اور رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے میں نے اور ایک یتیم لڑکے نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر فارغ ہو گئے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا اگر مجبوراً صاف میں اکیلے کھڑے ہونا پڑے تو نماز ہو جائے گی (ان شاء اللہ) جمہور اسی کو ترجیح دیتے ہیں نیز اگلی صف سے آدی کھینچنے والی حدیث ضعیف ہے اس لیے ناقابل حجت ہے۔

[62]..... بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

ظہر کی نماز میں قرأت کی مقدار

1325- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ .....

ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تین آیتوں کے برابر کھڑے ہوتے تھے۔ اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کی نصف مقدار اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کی مقدار پڑھتے اور بعد کی دو رکعتوں میں اس کی آدھی مقدار۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُومُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَفِي الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ ②

**فوائد:** ..... ثابت ہوا ظہر کی بعد والی دو رکعتوں کے اندر بھی قراءت جائز ہے۔

1326- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بَشِيرٍ .....

① متفق علیہ: البخاری کتاب الصلاة، باب الصلاة على الحصر (380) ومسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز الجماعة في النافلة والصلاة على الحصر وخمرة (1497)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها..... (755) ومسلم، کتاب الصلاة باب القراءة في الظهر والعصر (1015)

عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بَنَحْوِهِ  
وَزَادَ قَدْرَ قِرَاءَةِ الْمَنْزِيلِ  
السَّجْدَةِ. ❶

ابو صدیق، ابو سعید سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں  
اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ اس میں الم  
تنزیل السجدة کی مقدار پڑھتے تھے۔ اور بعض اوقات  
ہمیں بھی کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے پہلی رکعت کو طویل  
کرتے۔“

1327- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ.....  
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ  
يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ  
وَالطَّارِقِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ. ❷

جابر بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ظہر اور عصر کی  
نماز میں ”والسما و الطارق“ اور ”والسما ذات  
البروج“ پڑھتے تھے۔“

**فوائد:**..... (۱) مذکورہ و سابقہ روایت کے مطابق مسنون قراءت کا اہتمام افضل ہے۔ (۲) دوسری  
نمازوں میں کچھ قراءت اونچی کر دینا جائز ہے۔ (بعض کلمات)

[63]..... بَابُ كَيْفِ الْعَمَلِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کیسے کی جائے

1328- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....  
أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ  
يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَبِسُورَتَيْنِ مَعَهَا فِي  
الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ  
وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا  
وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى. ❸

ابو قتادہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ: ”یقیناً نبی  
ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ان  
کے ساتھ کوئی دو سورتیں پڑھتے تھے۔ اور بعض اوقات  
ہمیں کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے اور پہلی رکعت کو طویل  
کرتے۔“

**فوائد:**..... پہلی رکعت کو لمبا کرنے کی یہی حکمت ہے کہ اگر کوئی پیچھے رہ گیا ہے تو وہ بھی نماز  
میں شامل ہو جائے۔

❶ صحیح سابقہ حاشیہ دیکھئے۔

❷ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب قدر قرائة فی صلاة الظهر والعصر (307)

❸ متفق علیہ: البخاری کتاب الأذان باب القراء فی الظهر (759) ومسلم، کتاب الصلاة، باب القراء فی الظهر  
والعصر (1012)



1329- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سُنَادِهِ  
اوزاعی کہتے ہیں کہ یحییٰ نے اسی سند سے اسی طرح بیان  
کیا۔  
نَحْوَهُ. ❶

1330- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ.....

عبد اللہ بن ابوقادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں:  
”کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ  
اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف  
سورہ فاتحہ پڑھتے اور کوئی آیت کبھی ہمیں بھی سنا دیتے۔  
پہلی رکعت اتنی طویل کرتے تھے کہ دوسری رکعت اتنی  
طویل نہ کرتے تھے اسی طرح عصر کی نماز میں کرتے اسی  
طرح صبح کی نماز میں کرتے۔“  
وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ. ❷

**فوائد:** ..... (۱) دوسری دو رکعتوں میں قراءت کا اختیار ہے (۲) پہلی رکعت لمبی جب کہ دوسری  
پہلی کی نسبت ہلکی پڑھنا سنت ہے۔

[64]..... بَابُ فِي قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

نماز مغرب میں قرأت کی مقدار کا بیان

1331- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُتْبَةَ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ام فضل نے نبی ﷺ  
کو مغرب کی نماز میں سورۃ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا۔  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهَا  
سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ  
بِالْمُرْسَلَاتِ. ❸

❶ صحیح: سابق ولاحق ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الظهر والبصر (451)

❸ متفق علیہ: کتاب الأذان، باب القراءة فی المغرب (723) ومسلم کتاب الصلاة، باب القراءة فی الصبح (1045)

1332- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ.....

جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ جَبْرِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطْعِمٍ ابْنَ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ ①  
جبر بن عبد اللہ بن مطعم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو مغرب میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

[65]..... بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

عشاء میں قرأت کی مقدار

1333- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ فَجَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى الْعَتَمَةَ وَقَرَأَ الْبَقْرَةَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّى ثُمَّ ذَهَبَ فَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا يَسْأَلُ مِنْهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمُعَاذٍ فَاتِنًا فَاتِنًا أَوْ فَتَانًا فَتَانًا ثُمَّ أَمْرَةٌ بِسُورَتَيْنِ مِنْ وَسْطِ الْمَفْصَلِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ نَأْخُذُ بِهَذَا ②

جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ: ”معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں نماز پڑھاتے۔ ایک رات انہوں نے جا کر نماز پڑھائی اور سورہ بقرہ پڑھی تو انصار کا ایک آدمی اپنی نماز پڑھ کر چلا گیا۔ اسے خبر پئی کہ معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے برا بھلا کہا اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو تین دفعہ فتنے میں ڈالنے والا کہا پھر آپ نے اسے مفصل کے وسط سے دو سورتوں کا حکم دیا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”ہم بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔“

**فوائد:** ..... (۱) کسی پیش آمدہ عذر کی بناء پر جماعت کو چھوڑا جا سکتا ہے (۲) امام کا مقتدیوں کا خیال نہ رکھنا ان کو فتنے میں مبتلا کرنے کے مترادف ہے (۳) متغفل امام کے پیچھے فرائض والوں کی نماز ہو جاتی ہے (۴) اگر نیت مختلف کر لی جائے تو یہ ایک نماز کو دو دفعہ پڑھنے کے مترادف نہیں ہوگا (۵) اختلاف نیت جائز ہے۔ (۶) احناف، اختلاف نیت کے قائل نہیں۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب الجهر فی المغرب (765) ومسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الصبح .

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب اذا صلى ثم أم قوما (711) ومسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة فی العشاء

## [66]..... بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ

## فجر میں قراءت کی مقدار کا بیان

1334- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

زیاد بن علاقہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا کو یہ کہتے سنا کہ: ”انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو صبح کی دو رکعتوں میں سے کسی رکعت میں ”وَالنَّخْلَ بِسِقَاتٍ“ پڑھتے ہوئے سنا۔“ شعبہ کہتے ہیں: میں نے ان سے دوسری دفعہ پوچھا تو انہوں نے کہا: ”میں نے آپ کو سورۃ قاف پڑھتے ہوئے سنا۔“

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِي يَقُولُ إِنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَهُ يَقْرَأُ فِي إِحْدَى الرَّكَعَتَيْنِ مِنَ الصُّبْحِ وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ قَالَ شُعْبَةُ وَسَأَلْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ (ق) ❶

1335- أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ.....

قطبہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ: ”میں نے نبی ﷺ کو فجر کی پہلی رکعت میں ”وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ“ پڑھتے ہوئے سنا۔“

عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ فِي الرَّكَعَةِ الْأُولَى وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ. ❷

1336- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيحٍ.....

عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے صبح کی نماز میں ”إِذَا الشَّمْسُ كَوَّرَتْ“ پڑھتے ہوئے سنا جب آپ ”وَاللَّيْلَ إِذَا عَسَعَسَ“ پر پہنچے تو میں نے اپنے دل میں کہا: ”وَاللَّيْلَ إِذَا عَسَعَسَ“ کیا معنی ہیں؟“

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذَا الشَّمْسُ كَوَّرَتْ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ وَاللَّيْلَ إِذَا عَسَعَسَ جَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي مَا اللَّيْلُ إِذَا عَسَعَسَ. ❸

❶ صحیح مسلم کتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح (457) والنسائي، كتاب الافتتاح، باب القراءة في الصبح (949)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح (1025) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء في القراءة في صلاة الصبح (306)

❸ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح (1023) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء في القراءة في صلاة الصبح (306)

1337- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ.....

عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ حُرَيْثٍ

ولید عمر و بن حریث سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

بَنَحْوِهِ ❶

1338- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ.....

عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ  
أَبِي عَلِيٍّ أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَهُوَ عَلَى  
عُلُوِّيَّةٍ مِنْ قَصَبٍ فَسَأَلَهُ أَبِي عَنْ وَقْتِ  
صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ  
يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَ الظُّهْرَ إِذَا  
دَخَصَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ  
ثُمَّ يَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى أَهْلِهِ فِي أَقْصَى  
الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيتُ  
مَا ذَكَرَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ  
يُؤَخَّرَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَ  
الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ  
الصُّبْحِ وَالرَّجُلُ يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَكَانَ  
يَقْرَأُ فِيهَا مِنَ السِّتِينَ إِلَى الْمِائَةِ ❷

سیار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ ابو بزرہ  
اسلمی کے پاس گیا۔ اور وہ نزل کے بالا خانے پر تھے  
میرے والد نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے  
وقت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ”ہجیر جسے تم ظہر  
کہتے ہو رسول اللہ ﷺ اس وقت پڑھتے تھے جب  
سورج ڈھلتا تھا، اور عصر کی نماز پڑھتے پھر ہم میں سے کوئی  
اپنے اہل کی طرف مدینہ کی انتہا میں جاتا اور سورج کی  
ابھی شعاعیں تیز ہوتیں۔ راوی کہتا ہے کہ: انہوں نے جو  
مغرب کے متعلق ذکر کیا تھا اسے میں بھول گیا۔ اور آپ  
عشاء کی نماز جسے تم عتمہ کہتے ہو، میں تاخیر کو پسند کرتے  
تھے۔ اور صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھی  
کو پہچانتا۔ اور آپ ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو  
آیات تک پڑھتے تھے۔

**فوائد:**..... فجر میں ساٹھ سے سو تک آیات پڑھنا سنت ہے اور کثیر اجر و ثواب کا باعث ہے۔

[67]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت کا بیان

1339- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ

❶ صحیح: سابقہ مکرر آئی ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال (541) ومسلم، کتاب المساجد، باب استحباب التکبیر بالصبح فی اول وقتها (1462) وابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی وقت صلاة النبی ﷺ و کیف کان یصلیها (398)

رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ  
النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ وَقَدْ رَفَعُوا  
أَبْصَارَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَتَنْتَهَنَّ أَوْ  
لَا تَرْجِعُ إِلَيْكُمْ أَبْصَارُكُمْ. ❶

جابر بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد میں تشریف  
لے گئے اور لوگوں نے نماز میں اپنی نظریں آسمان کی  
طرف اٹھائی ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس  
بات سے باز آ جاؤ ورنہ تمہاری نظریں تمہاری طرف واپس  
نہیں لوٹائی جائیں گی۔“

**فوائد:**..... نماز میں ادھر ادھر دیکھنا اسے شیطان کے اچکنے سے تعبیر کیا گیا ہے بہر حال اس سے نماز  
باطل نہیں ہوتی۔ البتہ اجرو ثواب اور بلندی درجات میں کمی ضرور آتی ہے البتہ آسمان کی جانب دیکھنا انتہائی خطر  
ناک ہے کہ اس سے نظر چھین جانے کا خطرہ ہے لہذا یہ فعل اللہ کے غضب کا باعث بھی ہو سکتا ہے۔  
1340۔ أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَا بَالُ  
أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ  
فِي صَلَاتِهِمْ فَأَشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ  
حَتَّى قَالَ لَتَنْتَهَنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ  
لَيُحْطَفَنَّ اللَّهُ أَبْصَارَكُمْ. ❷

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ان  
لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنی نمازوں میں اپنی نظریں  
آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں؟ اس کے متعلق آپ کا فرمان  
اتنا سخت ہوا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس بات  
سے باز آ جاؤ گے یا اللہ تمہاری نظروں کو اچک لے گا۔“

[68]..... بَابُ الْعَمَلِ فِي الرَّكُوعِ

اس عمل کے متعلق جو رکوع میں کرنا چاہئے

1341۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الْعَبْدِيُّ.....

حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَنُو  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِذَا رَكَعُوا جَعَلُوا  
أَيْدِيَهُمْ بَيْنَ أَفْحَادِهِمْ فَصَلَّيْتُ إِلَيْهِمْ

مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود کے بیٹے  
جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھ اپنے زانوؤں کے درمیان  
کر لیتے تو میں نے سعد کے قریب نماز پڑھی پھر میں نے

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن رفع البصرانی السماء فی الصلاة (965) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب  
النظر فی الصلاة (912)

❷ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب رفع البصرانی السماء فی الصلاة (750) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب النظر فی  
الصلاة (913)

اس طرح کیا تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا پھر فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: ”اے میرے بیٹے! اپنے ہاتھ کو اپنے گھٹنوں پر رکھ۔“ اس دن کے بعد ایک دن دوسری بار میں نے اس طرح کیا اور انہی کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: ”ہم پہلے اسی طرح کرتے تھے اور (پھر) ہمیں حکم ہوا کہ ہم ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھیں۔“

جَبِ سَعِدٌ فَصَعْنَتْهُ فَضْرَبَ يَدِي فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بُنَيَّ اضْرِبْ بِيَدَيْكَ رُكْبَتَيْكَ ثُمَّ فَعَلْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى بَعْدَ ذَلِكَ يَوْمٍ فَصَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَضْرَبَ يَدِي فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا وَأَمْرُنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكْفِ عَلَى الرُّكْبِ. ①

**فوائد:** ..... (۱) شروع میں حالت رکوع میں ہاتھ جمع کر کے ان کو رانوں کے درمیان رکھا جاتا بعد میں یہ منسوخ ہو کر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہو گیا (۲) اولاد عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا یہ فعل ان کے والد گرامی کی پیروی میں تھا کیونکہ عبد اللہ رضی اللہ عنہما اسی طرح نماز پڑھتے رہے ہیں ہو سکتا ہے انہیں اس فعل کی منسوخیت کی اطلاع نہ ہوئی ہو یا کسی ایسے ذریعے سے ہوئی ہو کہ انہوں نے اسے قابل حجت نہ جانا ہو (واللہ اعلم)

1342. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُصْعَبٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. ②

ابو اسحاق مصعب سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

1343. أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ .....

عَنْ سَالِمِ الْبَرَادِيِّ قَالَ وَكَانَ أَوْفَقَ عِنْدِي مِنَ نَفْسِي قَالَ قَالَ لَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ أَلَا أَصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَفَرَجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ. ③

سالم براد کہتے ہیں کہ ابو مسعود انصاری نے ہم سے کہا: ”کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرح نماز نہ پڑھاؤں؟“ سالم کہتے ہیں: ”انہوں نے تکبیر کہی اور رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا حتیٰ کہ ان کے ہر عضو نے قرار پکڑا۔“

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب رفع الأکف علی الرکب فی الرکوع (790) ومسلم، کتاب المساجد، مواضع الصلاة، باب الندب الی وضع الأیدی علی الرکب فی الرکوع ونسخ التطبيق (1194)

② صحیح: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

③ صحیح: احمد، 4/120، باب داؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود (863)

**فوائد:** ..... (۱) معلوم ہوا رکوع میں ہاتھ کو پھیلا کر انگلیاں کھول کر رکھی جائیں گی (۲) اطمینان سے رکوع کیا جائے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پکڑ لے۔

[69].....بَاب مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں کیا پڑھنا چاہے؟

1344- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرَّرُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَمِّي .....

إِيَّاسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ  
عَامِرٍ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ  
رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ  
سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ  
اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ ❶

ایاس بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ”اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح بیان کرو۔“ (واقعہ: ۷۴) تو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اپنے رکوع میں مقرر کر لو۔“ اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ”اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح بیان کرو۔“ (اعلیٰ: ۱) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اپنے سجدہ میں مقرر کر لو۔“

**فوائد:** ..... (۱) رکوع و سجود کی دعائیں قرآن سے استدلال شدہ ہیں (۲) ”فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ“ چنانچہ اس سے ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ دعا قرار پائی جو کہ رکوع میں پڑھی جاتی ہے اور ”سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى“ اس سے سجدہ میں ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ دعا قرار پائی۔ جیسا کہ اگلی حدیث میں اس کی دلیل بھی آرہی ہے۔

1345- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ .....

عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ  
ذَاتَ لَيْلَةٍ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ  
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ  
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا أَتَى عَلَى آيَةٍ  
رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ وَمَا أَتَى

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک رات نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ اپنے رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ کہتے اور اپنے سجدے میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے۔ اور جب کوئی رحمت کی آیت ہوتی تو آپ اس پر ٹھہر کر سوال کرتے اور جب کوئی

❶ صحیح: أخرجه ابو داود، کتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده (869) وابن ماجه، کتاب اقامة

الصلوة والسنة فيها، باب، التسبيح في الركوع والسجود (887)

عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا تَعَوَّذَ ① عذاب کی آیت آتی تو آپ پناہ مانگتے۔

**فوائد:** ..... (۱) عذاب و رحمت پر ٹھہر کر سوال اور آیت عذاب پر ٹھہر کر پناہ مانگنا یہ سنون عمل ہے اور دعا کی قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔ (۲) یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر دوران قراءت مقتدی کو امام کی ”ولا الضَّالِّينَ“ کے جواب میں ”آمین“ کہنا پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

[70]..... بَابُ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں پہلوؤں کو علیحدہ رکھنے کے متعلق

1346- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ.....

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَأَبُو حُمَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ ثُمَّ رَكَعَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَرَ يَدَيْهِ فَتَحَاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَلَمْ يُصَوِّبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَقْنَعُهُ ②

عباس بن سہل کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ اور ابواسید اور ابوحمید اور سہل بن سعد جمع ہوئے تو انہوں نے نبی ﷺ کی نماز کا ذکر کیا ابوحمید نے کہا: ”میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے اور جس وقت رکوع کے لئے اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر رکوع کرتے اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے۔ گویا کہ انہیں پکڑے ہوئے ہوں اور اپنے ہاتھ تانت کی طرح سیدھے کرتے۔ انہیں اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے اور سر کو نہ زیادہ جھکاتے اور نہ زیادہ اٹھاتے۔“

**فوائد:** ..... (۱) یہ رکوع کی صفات کی جامع حدیث ہے کہ رکوع میں بازو تان کر انہیں پہلوؤں سے

جدا کر کے رکھا جائے گا (۲) سر کو برابر نہ زیادہ جھکا اور نہ زیادہ اٹھا رکھا جائے گا۔

[71]..... بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کی دعا کا بیان

1347- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

① صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة (1811) و ابو داؤد کتاب الصلاة، باب ما يقول



سالم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے تو اسی طرح کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کرتے اور کہتے: "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" اور سجدہ میں ایسا نہ کرتے۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا افْتَسَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ. ❶

**فوائد:** ..... (۱) تومہ میں پڑھی جانے والی دعائیں طرح آتی ہے (۱) اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الحمد (۲) رَبَّنَا وَلَكَ الحمد (۳) رَبَّنَا لَكَ الحمد۔ جیسا کہ آگے احادیث میں وضاحت آ رہی ہے (۲) ”سجدوں میں ایسا نہیں کرتے“ سے مراد رفع الیدین ہے۔

1348- أَخْبَرَنَا عِثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. ❷

عبداللہ بن عمر نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے صرف ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہا۔

**فوائد:** ..... یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اللہم کے الفاظ ذکر نہیں کیے لہذا یہ دونوں طرح ہی درست ہے۔

1349- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ.....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. ❸

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب امام ’سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ‘ کہے تو تم ’رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ‘ کہو۔“

**فوائد:** ..... اس کا یہ مطلب نہیں کہ امام تمہید نہیں کہے گا اور مقتدی تسمیح جیسا کہ امام مالک رضی اللہ عنہ اور ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ مذہب ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ امام جب منتقل ہوتا ہوا ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کے الفاظ ادا کرے گا تو مقتدی کھڑا ہونے کے بعد اس کے جواب میں ”رَبَّنَا وَلَكَ“ کے الفاظ ادا کرے گا یہ

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة باب استحباب رفع الیدین (859) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین فی الصلاة (722)

❷ صحیح: سابقہ ہی کر رہا ہے۔

❸ صحیح (1291) میں مطوٰلاً کر رکھی ہے۔

صورت ”ولا الضالين“ والی بنتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ امام کے جواب میں ”آمین“ کہو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ ولا الضالین اور امام ”آمین“ نہیں کہے گا بلکہ مراد ہے اس امام کے جواب میں آپ نے یہ کہنا ہے یہی موقف احمد ابو یوسف، محمد اور جمہور کا ہے (فتح) لہذا مقتدی بھی ”سمع اللہ“ کے الفاظ کہے گا اور امام ”ربنا و لك ..... (واللہ اعلم)

1350- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”امام صرف اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ جب وہ ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہے تو تم ”اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہو جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔“

1351- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ .....

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَظَبْنَا فَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا وَسَنَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلِيؤْتَمُّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمْ اللَّهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا

ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو ہمیں ہماری نماز سکھائی اور ہمارے لئے ہمارے (عبادت کے) طریقے بیان کئے ابو موسیٰ کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے آپ نے فرمایا: ”جب نماز کھڑی ہو تو تم میں سے کوئی تمہاری امامت کرے جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ ”غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ کہے تو تم آمین کہو اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب إقامة الصف من تمام الصلاة (722) ومسلم، کتاب الصلاة، باب اتمام

اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرو۔ کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔“ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ اسی کے بدلہ میں ہے (امام جتنی دیر پہلے رکوع میں جاتا اور پھر سر اٹھاتا ہے تم اتنی دیر بعد رکوع میں جاتے اور بعد میں سر اٹھاتے ہو) اور جب وہ ‘سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ’ کہے تو تم ‘اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ’ کہو یا آپ ﷺ نے ‘رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ’ فرمایا۔“ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے ‘سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ’ فرمایا ہے۔

وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَيَبْلُغُ بَيْتَكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَوْ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. ①

1352- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَرَعَةَ.....

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو کہتے: ”اے ہمارے رب سب تعریفیں تیری ہیں آسمان اور زمین بھر کر اور اس کے بعد تیری مشیت کے مطابق بھر کر، اے تعریف والے اور بزرگی والے، جو بندے نے کہا وہ اس سے زیادہ حقदार ہے۔ ہم سب تیرے غلام ہیں۔ اے اللہ! جسے تو دے دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور بزرگی والے کو بزرگی تجھ سے کوئی نفع نہیں دے گی۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءَ السَّمَوَاتِ وَمِلءَ الْأَرْضِ وَمِلءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ أَهْلِ النَّسَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُنَّا لَكَ عَبْدًا اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. ②

**فوائد:** ..... مسلک اہل حدیث کی صداقت اور عقیدہ توحید کی عظمت کو سمجھنے کے لیے آپ ﷺ کی

① صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الشہد فی الصلاة (902) و ابو داؤد کتاب الصلاة، باب الشہد (972)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب تفسیر الصلاة، باب صلاة القاعد (1114) و مسلم، کتاب الصلاة، باب ما یقول اذا رفع

رأسه من الركوع (1071)

دعاؤں پر غور کرنا چاہیے اور اہل حدیثوں کے تمام عقائد آپ ﷺ کی روزمرہ دعاؤں سے ثابت ہوتے ہیں اور عقیدہ توحید کی ایک مشق آپ ﷺ کی دعاؤں سے نمایاں ہوتی ہے عقیدہ توحید کی حامل کیا ہی زبردست دعا ہے جیسا کہ حمد و ثناء کے آخر میں ہے اللہ جس سے تو روک لے اسے دے کوئی نہیں سکتا اور جسے دینے پہ آئے اس سے روک نہیں سکتا اور تیرے ہاں کسی بزرگ کی بزرگی کام نہیں آتی۔ اللہ کے رسول ﷺ سے بڑھ کر دنیا میں کون بزرگ ہو سکتا ہے لہذا اپنے چچا ابوطالب کی ہدایت کی سر توڑ کوشش کرتے ہیں لیکن دربار خداوندی میں منظوری نہیں ہوتی چنانچہ وہ مشرک ہی فوت ہو جاتا ہے اور ارشاد خداوندی ہوتا ہے ”آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے“ چہ جائیکہ یہ پیر فقیر روحوں کے تھیلے چھین لیں منشاء الہی کے برعکس کام کرتے پھریں۔ (تدبیر و افہم)

1353- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ .....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِثْلَهُمَا وَمِثْلَهُمَا شِئْتُ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ لَا وَقِيلَ لَهُ تَقُولُ هَذَا فِي الْفَرِيضَةِ قَالَ عَسَى وَقَالَ كَلُّهُ طَيِّبٌ ۝

علیؑ بن ابی طالب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے: ”سن لیا اللہ نے اس شخص کی بات کو جس نے اس کی تعریف کی۔ اے ہمارے رب تیرے لئے ہی تعریف ہے۔ آسمان و زمین بھرے ہوئے اور وہ چیز بھری ہوئی ان دونوں (آسمانوں و زمین) کے درمیان ہے اور وہ چیز بھری ہوئی جو تو چاہے۔“ عبد اللہ سے کہا گیا: کیا آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ ان سے کہا گیا: فرض میں یہ پڑھنے کے آپ قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: ”ہو سکتا ہے۔ اور کہا: سب دعائیں اچھی ہیں۔“

**فوائد:** ..... لہذا یہ ثابت دعائیں بدل بدل کر پڑھتے رہنا چاہیے تاکہ ان فضائل سے بندہ محروم نہ رہے اور ان مختلف دعاؤں میں جو معرفت الہی اور عظمت خداوندی کے شہ پارے ہیں ان کا علم ہو، نیز عقیدہ اہل حق پر کھنے کے لیے آپ کی اوعیہ کو معیار بنائیں ان شاء اللہ عقیدہ توحید کی بڑائی نصیب ہوگی اور گمراہی

① صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الدعاء فی صلاة اللیل و قیام (771)

کے دروازے بند ہوں گے۔

[72]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ مُبَادَرَةِ الْأَيْمَةِ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع و سجود میں امام سے جلدی کرنے کی ممانعت

1354- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
إِنِّي قَدْ بَدَنْتُ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ  
وَلَا بِالسُّجُودِ فَإِنِّي مَهْمَا أَسْبَقُكُمْ  
حِينَ أَرْكَعُ تُذَرِكُونِي حِينَ أَرْفَعُ  
وَمَهْمَا أَسْبَقُكُمْ حِينَ أَسْجُدُ تُذَرِكُونِي  
حِينَ أَرْفَعُ. ①

معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”میں کمزور ہو گیا ہوں تم رکوع و سجود میں مجھ سے جلدی نہ  
کرو کیونکہ رکوع کرتے وقت جتنا تم سے پہلے میں جھکوں  
گا تو سر اٹھاتے وقت تم مجھے پالو گے۔ اسی طرح کا عمل  
سجدہ میں بھی ہوگا۔ یعنی جتنا پہلے سجدہ میں جاؤں گا تو مجھے  
پالو گے جب میں سر اٹھاؤں گا۔“

1355- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا  
يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ  
إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ  
رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُورَتَهُ صُورَةَ  
حِمَارٍ. ②

محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ کو یہ کہتے  
ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم سے کوئی  
اس بات سے نہیں ڈرتا کہ جب وہ امام سے پہلے اپنا سر  
اٹھائے تو اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر یا اس کی صورت کو  
گدھے کی صورت بنا دے۔“

**فوائد:**..... امام سے پہلے کرنے سے انتہائی احتیاط کرنی چاہیے و عید سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انتہائی

قیح حرکت اور برا عمل ہے مگر آج کل اس کے کرنے والے زیادہ ہیں۔

1356- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ قُلْفُلٍ.....

① حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب یومر بہ المأموم من اتباع الامام (619) وابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة، باب النهی ان یسبق (963)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب اثم من یرفع رأسه قبل الإمام (691) ومسلم، کتاب الصلاة، باب تحريم سبق الإمام برکوع (962)

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو نماز کی رغبت دلائی اور انہیں اس بات سے منع کیا کہ جب آپ ان کی امامت کریں تو وہ آپ سے پہلے رکوع و سجود کریں۔ اور آپ کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے فارغ ہو جائیں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں اپنے پیچھے اور آگے سے دیکھتا ہوں۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَسْبِقُوهُ إِذَا كَانَ يَوْمُهُمْ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَأَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ وَقَالَ إِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي وَأَمَامِي. ①

**فوائد:** ..... (۱) امام کی فراغت سے قبل فارغ ہونا نماز کے باطل ہونے کا سبب ہے کیونکہ جب امام سلام نہ پھیرے اور مقتدی پہلے پھیر دے گے تو لازماً نماز باطل ہو جائے گی اسی طرح سلام کے علاوہ بقیہ ارکان میں پہل بھی نماز کو باطل کر دینے کا باعث ہے۔ یہ عجیب ہے طبیعت ہے کہ جب امام سے قبل بندہ فارغ نہیں ہو سکتا تو ایسے ہی بلاوجہ جلدی حماقت کے سوا کیا ہو سکتی ہے یہ تو ایسے ہی ہے کہ بندہ ریل گاڑی کے ڈبوں میں دوڑ لگا دے کہ پہلے اسٹیشن پر پہنچ جاؤں۔ (۲) آپ ﷺ کے پیچھے سے دیکھنے کے متعلق مختلف احوال ہیں کچھ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ مہر نبوت سے دیکھتے تھے کچھ کہتے ہیں کہ پیچھے باریک سی آنکھیں تھیں بعض کے نزدیک سامنے ہی شمشے کی مانند نظر آ جاتا تھا۔ بہر حال زیادہ موٹھا گائیوں سے بہتر یہی ہے کہ ایمان بالغیب رکھا جائے کیفیت و ہیئت اللہ بہتر جانتا ہے آپ دیکھتے ضرور تھے۔ (واللہ اعلم)

[73]..... بَابُ السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَكَيْفَ الْعَمَلِ فِي السُّجُودِ

سات اعضاء پر سجدہ کرنا اور سجدہ میں کیا کرنا چاہئے

1357- أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ.....

طاؤس کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”تمہارے نبی کو حکم ہوا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور اس بات کا بھی حکم ہوا ہے کہ بال اور کپڑے نہ سمیٹے۔“ شعبہ کہتے ہیں: ”عمرو بن دینار نے دوسری بار یہ حدیث مجھ سے یوں بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حکم ہوا ہے کہ سجدہ

سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ وَأُمِرَ أَنْ لَا يَكْتَفَ شَعْرًا وَلَا تَوْبًا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِيهِ مَرَّةً أُخْرَى قَالَ أُمِرْتُ بِالسُّجُودِ وَلَا أَكْتَفَ شَعْرًا وَلَا

① صحیح: ابو داؤد کتاب الصلاة، باب فیمن ینصرف قبل الإمام (624) ومسلم، کتاب الصلاة، باب تحریم سبق الإمام

برکوع أو سجود (426)

کرتے ہوئے اپنے بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔“ ①

**فوائد:** ..... (۱) سات اعضاء سے مراد دو پیر، دو ہاتھ، دو گھٹنے اور ایک پیشانی کی ہڈی ناک بھی اس کے اندر آجاتا ہے لہذا ان اعضاء پر سجدہ کرنا لازم و ضروری ہے (۲) دوران نماز کپڑے اور بال سمیٹنے منع ہیں۔ اگلی حدیث میں اس کی وضاحت آرہی ہے۔

1358۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ وَيَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ .....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمِ الْجَهَّةِ قَالَ وَهَيْبٌ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكُفُّ الْيَابَ وَلَا الشَّعْرَ. ②

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حکم ہوا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں۔ پیشانی پر وہیب کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے کناروں اور آپ اپنے بال اور کپڑے نہ سمیٹتے تھے۔“

[74]..... بَابُ أَوَّلِ مَا يَقَعُ مِنَ الْإِنْسَانِ الْأَرْضَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ

انسان جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرے تو زمین پر پہلے کون سے اعضاء رکھے؟

1359۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ .....

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. ③

وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب اٹھنے لگتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔“

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب السجود علی سبعة اعظم (809) ومسلم، کتاب الصلاة، باب أعضاء السجود والنهی عن کف (1095)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب السجود علی الأنف (812) ومسلم کتاب الصلاة، باب أعضاء السجود والنهی عن کف (1097)

③ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب کیف یضع ركبته قبل يديه (838) والترمذی کتاب ابواب الصلاة باب ماجاء فی وضع الركبتين (268)

**فوائد:** ..... مذکورہ حدیث کو اگرچہ حسین سلیم رضی اللہ عنہ نے حسن قرار دیا ہے (واللہ اعلم) لہذا گھٹنوں کو پہلے رکھنے اور بعد میں اٹھانے کا عمل مرجوح قرار پائے گا جیسا کہ آئندہ صحیح حدیث اس کے مخالف بھی آ رہی ہے۔

1360۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَيَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ مَا تَقُولُ قَالَ كُلُّهُ طَيِّبٌ وَقَالَ أَهْلُ الْكُوفَةِ يَخْتَارُونَ الْأَوَّلَ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارا کوئی نماز پڑھے تو ایسے نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے اور وہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے۔“ عبداللہ سے کہا گیا: ”آپ کی کیا رائے ہے؟“ انہوں نے کہا: ”سب فعل جائز ہیں اور انہوں نے کہا: اہل کوفہ پہلی بات کو اختیار کرتے ہیں۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا سجدہ جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھتے ہیں دلائل کی بناء پر یہی بات اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے اگرچہ ابن قیم رضی اللہ عنہ وغیرہ اس کے خلاف بھی گئے ہیں (واللہ اعلم)

[75]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِفْتِرَاشِ وَنَقْرَةِ الْغُرَابِ

ہاتھ بچھانے اور کوڑے کی طرح ٹھونکنے مارنے کی ممانعت

1361۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَسَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ.....

أَنَّ سَبْنَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اغْتَدِلُوا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَسْطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيهِ بِسَاطِ الْكَلْبِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رکوع میں درمیانی حالت میں رہو اور تمہارا کوئی اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔“

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب کیف يضع ركبته قبل يديه (840) والترمذی، کتاب ابواب الصلاة، باب آخر منه (269)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب لا يفترش ذراعيه في السجود (822) ومسلم، کتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود ووضع الكفین (1102)



1362- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ افْتِرَاشِ السَّبْعِ وَنَقْرَةِ الْغُرَابِ وَأَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ كَمَا يُوطِنُ الْبَعِيرُ. ❶

عبدالرحمن بن شیبہ انصاری کہتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے دندنے کی طرح بازو پھیلانے اور کوئے کی طرح ٹھونگے مارنے سے منع کیا۔ اور اس بات سے منع کیا کہ آدمی جگہ مقرر کرے جس طرح اونٹ جگہ مقرر کرتا ہے۔“

**فوائد:**..... (۱) دوران سجدہ بازوؤں کو زمین پر بچھانا منع ہے (۲) تیزی میں نماز کی ادائیگی مکروہ ہے (۳) مسجد میں کسی ایک مقام کو اپنے لیے خاص کر لینا درست نہیں کیونکہ مسجد کی ہر جگہ سب کے لیے یکساں ہے۔

[76]..... بَابُ الْقَوْلِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دوسجدوں کے درمیان کی دعا

1363- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ.....

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي فَقِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ هَذَا قَالَ رَبَّمَا قُلْتُ وَرَبَّمَا سَكْتُ. ❷

طلحہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ حذیفہ سے بیان کرتے ہیں کہ: نبی ﷺ دو سجدوں کے درمیان کہتے: ”اے میرے رب! مجھے بخش دے۔“ عبداللہ سے کہا گیا: ”آپ بھی اس طرح کہتے ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”بعض اوقات کہہ لیتا ہوں بعض اوقات خاموش رہتا ہوں۔“

**فوائد:**..... سجدوں کے درمیان مذکورہ دعا پڑھنا سنت ہے اسی طرح ابوداؤد و نسائی وغیرہما میں ایک اور دعا مذکور ہے (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارزُقْنِي) بعض روایتوں میں مختلف الفاظ بھی آتے ہیں لہذا ان مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

❶ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا یقیم صلبہ (862) والنسائی، کتاب التطبيق، باب النهی عن نقرة الغراب (1111)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب ما یقول فی رکوعه وسجوده (873) والنسائی، کتاب التطبيق، باب ما یقول فی قیامه ذلك (1068)

## [77].... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجود میں قراءت سے ممانعت کا بیان

1364- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُهَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَبَشِّرَاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ أَلَّا إِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظُمُوا رَبِّكُمْ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهَدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنُوا أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ ①

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پردہ اٹھایا تو لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نبوت کی بشارتوں میں سے صرف اچھا خواب باقی رہ گیا جس کو مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ خبردار! میں رکوع اور سجدہ میں قراءت سے روکا گیا ہوں۔ رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور سجدوں کی دعاؤں میں کوشش کرو وہ (تمہاری دعا) قبول ہونے کے لائق ہے۔“

**فوائد:**..... (۱) آپ ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہاں سچا خواب اگر کسی کو آجائے تو یہ اور بات ہے (۲) رکوع و سجود میں قراءت حرام ہے اس سے نماز ضائع ہو جائے گی (۳) قرآن پڑھنا ثواب کا کام ہے البتہ ایسی جگہیں جہاں شریعت سے قرآن پڑھنا ثابت نہ ہو قراءت گناہ کا باعث بھی بن سکتی ہے (۴) سجدے میں بندہ اللہ کے انتہائی قریب ہوتا ہے چنانچہ انسان جتنا جھکتا جائے گا اتنا ہی رب کے قریب ہوتا جائے گا اس لیے سجدوں میں دعاؤں کا اہتمام ان کی قبولیت کو ممکن کر دینے والا ہے۔

1365- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُهَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں رکوع اور سجدہ میں قراءت سے روکا گیا ہوں۔“

① صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن القراءة القرآن (1073) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فی الدعاء فی الركوع والسجود (876)

أَوْ سَاجِدًا فَمَا الرُّكُوعُ فَعِظْمُوا فِيهِ الرَّبِّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَنِبُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنْ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ. ❶

رکوع میں رب کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں دعا کرنے کی کوشش کرو۔ وہ (تمہاری دعا) قبول ہونے کے لائق ہے۔“

[78]..... بَابُ فِي الَّذِي لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

اس شخص کے متعلق جو رکوع اور سجود پوری طرح نہیں کرتا

1366- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ هُوَ ابْنُ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ.....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُجْزِي صَلَاةً لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ. ❷

ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس آدمی کی نماز کفایت نہیں کرتی جو رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔“

1367- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةَ الذِّي يَسْرِقُ صَلَاتَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا. ❸

عبداللہ بن قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”برا چور وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے۔“ لوگوں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو رکوع اور سجدے کو پوری طرح نہیں کرتا۔“

1368- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ.....

رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةً وَمَالِكُ ابْنِ رَافِعٍ أَخُوَيْسٍ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ

رفاعہ بن رافع اور رفاعہ اور مالک رافع کے بیٹے ہیں۔ وہ دونوں بھائی اہل بدر سے ہیں انہوں نے کہا: ”ایک دفعہ ہم

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

❷ صحیح: ابو داؤد کتاب الصلاة باب صلاة من لا یقیم صلیہ (855) والترمذی کتاب أبواب الصلاة باب ماجاء فیمن لا یقیم صلیہ فی الرکوع (265)

❸ اسنادہ ضعیف ولكن له شاهد۔ اس میں ولید بن مسلم کا معنی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے یا رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور ہم آپ کے ارد گرد تھے۔ ہمام کو شک ہوا ہے۔ ایک آدمی آیا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگا۔ جب اس نے اپنی نماز پوری کر لی تو اس نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو اور لوگوں کو سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وعلیک واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔“ وہ آدمی واپس جا کر نماز پڑھنے لگا اور ہم چرائی ہوئی نظروں سے اس کی نماز کو دیکھنے لگے اور ہم نہیں سمجھ سکے کہ وہ اس میں کیا کمی کرتا ہے۔ جب اس نے اپنی نماز پوری کی تو اس نے آ کر رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو سلام کیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”وعلیک واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔“ ہمام کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ اسے دو بار یا تین بار حکم کیا گیا۔ اس آدمی نے کہا: ”میں نے کمی تو نہیں کی اور میں نہیں جانتا کہ آپ نے میری نماز میں کیا عیب دیکھا؟“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ اس طرح وضو کرے جس طرح اللہ عزوجل نے اسے حکم دیا ہے وہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے اور اپنے سر کا مسح کرے اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھوئے پھر اللہ کی بڑائی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے پھر قرآن میں سے اس قدر پڑھے جو اللہ نے اسے اس کے متعلق اجازت دی۔ پھر اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے۔ پھر اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھے حتیٰ

بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ شَكَ هَمَامٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى وَجَعَلْنَا نَرْمُقُ صَلَاتَهُ لَا نَدْرِي مَا يَعْيبُ مِنْهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ قَالَ هَمَامٌ فَلَا أُدْرِي أَمْرَهُ بِذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ الرَّجُلُ مَا أَلُوكَ فَلَا أُدْرِي مَا عَيْبُ عَلَى مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَا تَعْمُ صَلَاةٌ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبَغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدْيَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ ثُمَّ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا أَدْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ فَيَضَعُ كَفَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ

حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرِحِيَ  
وَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَسْتَوِي  
فَأَنَّمَا حَتَّى يُقِيمَ صُلْبَهُ فَيَأْخُذُ كُلَّ عَظْمٍ  
مَأْخُذَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ فَيَمْكِنُ  
وَجْهَهُ قَالَ هَمَامٌ وَرَبُّمَا قَالَ  
جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ  
مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرِحِيَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْتَوِي  
قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدِهِ وَيُقِيمُ صُلْبَهُ  
فَوَصَفَ الصَّلَاةَ هَكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ  
حَتَّى فَرَّغَ لَا تَبِثُ صَلَاةٌ أَحَدِكُمْ حَتَّى  
يُفْعَلَ ذَلِكَ . ❶

کہ اس کے جوڑا طمیان سے ٹھہر جائیں پھر وہ نَسَمِعَ اللَّهُ  
لِمَنْ حَمِدَهُ کہے۔ پھر سیدھا کھڑا ہو جائے۔ حتی کہ اس کی  
پیٹھ سیدھی ہو جائے۔ اور ہر ہڈی اپنی جگہ پر قرار پکڑے پھر  
اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے اور اپنے چہرے کو نکالے۔ ”ہمام  
کہتے ہیں: بعض دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی پیشانی  
کو زمین پر رکھے حتی کہ اس کے جوڑا طمیان پکڑیں اور  
ڈھیلے پڑ جائیں اور پھر اللہ اکبر کہے اور اپنی پیٹھ پر بیٹھ  
جائے اور اپنی پیٹھ کو سیدھا کرے۔ اسی طرح چار رکعتیں  
بیان کیں حتی کہ فارغ ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے  
فرمایا: ”تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوگی حتی کہ وہ  
اس طرح کرے۔“

**فوائد:** ..... (۱) یہ حدیث مسنی الصلاة (غلط نماز پڑھنے والا) کے نام سے مشہور ہے (۲)  
مسنی الصلاة خلافتی بن رافع بیان کیے جاتے ہیں دیکھیے (ابوداؤد) (۳) نماز میں طمیان واجب  
ہے جیسا کہ احناف سے امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اس کے قائل ہیں (۴) غلطی بتائے بغیر تنبیہ درست ہے (۵)  
تلاذہ کے ذہن میں بات کو راسخ کرنے کے لیے مختلف انداز اپنانا تعلیم کے لیے لازم ہے (۶) ”ثُمَّ يَفْرَأُ  
مِنَ الْقُرْآنِ مَا أَدْنَى اللَّهُ“ سے فاتحہ کی فرضیت کا انکار درست نہیں کیونکہ اسی حدیث کی ایک سند میں ”ثُمَّ  
إِقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ“ کے لفظ بھی آتے ہیں کہ پھر سورۃ فاتحہ پڑھو (۷) پھر آپ ﷺ نے رکوع کے بارے  
بتایا کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجائے اور پشت سیدھی ہو جائے اس سے ان لوگوں کا درد ہوتا ہے جو کہ رکوع جھکنے کو  
کہتے ہیں اس لیے پشت کو ذرا سا خم دینا ہی کافی ہے (۸) آخر میں صراحتاً مذکور ہے ایسا کئے بغیر کسی کی نماز  
پوری نہیں ہوتی جو کہ طمیان کے وجود کی دلیل ہے۔ یاد رہے! احناف صرف اہل حدیث کی ضد میں جلسہ  
استراحت کی سنت کے تارک ہیں۔

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا یقیم صلبہ (858) والنسائی، کتاب التطبيق، باب الرخصة فی ترک  
الذکر فی السجود (1135)

## [79]..... بَابُ التَّجَافِي فِي السُّجُودِ

سجدہ میں بازو علیحدہ رکھنے کے متعلق

1369- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ.....

عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى يَرَى مِنْ خَلْفِهِ وَضَحَ إِبْطِيهِ. ①

میسونہ بنت الحارث بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو بازو علیحدہ رکھتے حتیٰ کہ آپ کے پیچھے والا شخص آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ سکتا تھا۔

1370- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ.....

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى لَوْ شَأْنَتْ بِهِمَةُ تَمْرٍ تَحْتَهُ لَمَرَّتْ. ②

میسونہ بنت الحارث بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو ہاتھ الگ رکھتے حتیٰ کہ اگر کوئی بکری کا بچہ آپ کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔“

1371- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ.....

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ حَوَى بِيَدَيْهِ يَعْنِي جَنَحَ حَتَّى يَرَى وَضَحَ إِبْطِيهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ أَطْمَأَنَّ عَلَى فِجْذِهِ الْيُسْرَى. ③

نبی ﷺ کی بیوی میسونہ بنت الحارث بیان کرتی ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو علیحدہ رکھتے یعنی کہ پہلوؤں سے حتیٰ کہ آپ کے پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی اور جب بیٹھتے تو اپنی بائیں ران پر اطمینان سے بیٹھتے۔“

**فوائد:**..... (۱) سجدے میں بازو کو پہلوؤں سے الگ کھول کر رکھا جائے گا (۲) سجدوں کے

درمیان یا تشہد میں بائیں ران کو بچھا کر اس پر بیٹھنا مستحب ہے۔

① صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة (1109) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب صفة السجود (898)

② صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة (1108) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب صفة السجود (898)

③ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة (1108) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب صفة السجود (898)

[80]..... بَابُ قَدْرِكُمْ كَمَا كَانَ يَمُكُّ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ

نبی ﷺ اپنے سر اٹھانے کے بعد کتنی دیر ٹھہرتے

1372- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.....

حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ رُكُوعُهُ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودَهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ. ①

براء کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کا وقت آپ کا سجدہ اور دو سجدوں کے بعد کا وقفہ تقریباً برابر ہوتا۔

**فوائد:**..... اس حدیث میں حنفیہ و بریلویہ کا رد ہے جو رکوع اور سجدے سے سر اٹھاتے ہی فوراً زمین

پر دے مارتے ہیں آپ ﷺ اتنی دیر ٹھہرتے کے اس دوران دعائیں پڑھنے جن کا ذکر پیچھے گزر چکا ہے۔

1373- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُمَيْدٍ الْوَزَّانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى.....

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ وَرُكُوعَهُ وَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فَسَجَدَتُهُ فَجَلَسْتُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجَدَتُهُ فَجَلَسْتُهُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْإِنْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هِلَالُ بْنُ حُمَيْدٍ أَرَى أَبُو حُمَيْدٍ الْوَزَّانِ. ②

براء کہتے ہیں کہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی نماز میں دیکھا تو میں نے آپ کا قیام آپ کا رکوع اور رکوع کے بعد کا قیام اور دونوں سجدوں کے درمیان آپ کے جلسے اور سجدے اور سلام پھیرنے اور اپنی جگہ سے اٹھنے کے درمیان آپ کے جلسے کو تقریباً برابر پایا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میرا خیال ہے جو ہلال بن حمید ہے وہ ابو حمید وزان ہے۔“

[81]..... بَابُ السُّنَّةِ فِيمَنْ سُبِقَ بَعْضُ الصَّلَاةِ

اس شخص کے طریقہ کے متعلق جس کی نماز کا کچھ حصہ فوت ہو گیا ہو

1374- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

أَخْبَرَنِي عَبَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغْبِرَةِ وَحَمْرَةَ بْنِ الْمُغْبِرَةِ أَنَّهُمَا.....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب حد اتمام الركوع والاعتدال (792) ومسلم، کتاب الصلاة، باب اعتدال ارکان الصلاة وتخفيفها فی؟ (1058)

② صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

عروہ بن مغیرہ اور حمزہ بن مغیرہ دونوں نے مغیرہ بن شعبہ کو یہ بتاتے ہوئے سنا کہ: ”رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ مغیرہ بن شعبہ بھی آئے۔ حتیٰ کہ لوگوں کو صبح کی نماز میں کھڑا ہوا پایا اور عبدالرحمن بن عوف انہیں نماز پڑھا رہے تھے۔ تو عبدالرحمن نے فجر کی ایک رکعت رسول اللہ ﷺ کے آنے سے پہلے انہیں پڑھا دی پھر رسول اللہ ﷺ آئے تو عبدالرحمن دوسری رکعت میں لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہو گئے جب عبدالرحمن نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو لوگ گھبرا گئے اور انہوں نے کثرت سے سبحان اللہ کہا جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو لوگوں سے فرمایا: ”تم نے اچھا کام کیا۔“

سَمِعَا الْمَغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْبَلَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ الْمَغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ حَتَّى وَجَدُوا النَّاسَ قَدْ أَقَامُوا الصَّلَاةَ صَلَاةَ الْفَجْرِ وَقَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يُصَلِّي بِهِمْ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ رُكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَفَزِعَ النَّاسُ لِذَلِكَ وَكَثُرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ لِلنَّاسِ قَدْ أَصَبْتُمْ أَوْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ. ①

**فوائد:** ..... (۱) عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ امام الانبیاء ﷺ نے انکے پیچھے نماز ادا کی (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم کو جب معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ موجود ہیں اور نماز پڑھائیں گے تو وہ آخر تک آپکا انتظار کرتے جیسے کہ عشاء کی نماز کے ذکر میں پیچھے گزر چکا ہے یہاں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے سمجھا کہ آپ ﷺ کہیں دور نکل گئے ہیں اور شاید وقت کے اندر نہ آئیں کیونکہ یہ غزوہ تبوک کا واقعہ ہے اور آپ مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ قضاے حاجت کے لیے گئے تھے (دیکھیے مسلم)

1375- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزْنِيُّ عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ.....

المغيرة عن أبيه أنه قال فأنتهيننا إلى

① متفق عليه: البخاری، کتاب اللباس، باب حبة الصوف فی الغزوة (5799) ومسلم، کتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من یصلی بهم (951)



کھڑے تھے عبدالرحمن بن عوف انہیں نماز پڑھا رہے تھے۔ اور لوگوں کے ساتھ رکوع میں تھے جب انہوں نے نبی ﷺ کی آمد محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے اشارہ کیا کہ انہیں نماز پڑھاتے رہیں۔ جب سلام پھیرا تو نبی ﷺ کھڑے ہو گئے اور میں بھی کھڑا ہو گیا۔ اور ہم نے وہ رکعت پڑھی جو ہم سے فوت ہو گئی تھی۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں نماز کا فوت شدہ حصے کو پورا کرنے میں اہل کوفہ کے قول کا قائل ہوں کہ نماز کا فوت شدہ حصہ آخراً ردیا جائے۔“

الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ يُصَلُّونَ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَى إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْتُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبِقْنَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ فِي الْقَضَاءِ بِقَوْلِ أَهْلِ الْكُوفَةِ أَنْ يَجْعَلَ مَا فَاتَهُ مِنَ الصَّلَاةِ قَضَاءً. ①

**فوائد:** ..... (۱) عبدالرحمن رضی اللہ عنہ چونکہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے اس لیے آپ ﷺ نے آگے ہونا مناسب نہ سمجھا کہ اس سے نماز کی ترتیب میں حرج واقع ہوتا ورنہ آپ ﷺ کے آگے ہونے میں کوئی چیز مانع نہ تھی جس طرح کہ آپ ﷺ مرض الموت میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں آکر بیٹھ گئے تھے (۲) نماز میں گزرنے والی رکعت پوری کی جائے گی یا اس کی قضائی دی جائے گی تو صحیح یہی ہے کہ امام کے ساتھ ملنے والی رکعت پہلی شمار کر کے بقیہ پوری کی جائے گی تفصیل کے لیے سابقہ (1319) نمبر حدیث ملاحظہ کیجئے۔

[82]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُودِ عَلَى الثُّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبُرْدِ

گرمی اور سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت کے متعلق

1376. أَخْبَرَنَا عَمَّانُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے تھے جب ہم میں سے کوئی شخص زمین پر پیشانی رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا وہ اپنے کپڑے کو بچھاتا اور اس پر نماز پڑھتا۔“

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَاذًا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ. ②

① صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الناصیۃ (274) (81)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب السجود علی الثوب فی شدۃ الحر (385) و مسلم، کتاب المساجد باب

استحباب تقدیم الظہر فی اول الوقت (1406)

**فوائد:** ..... معلوم ہوا نماز کی ادائیگی کے لیے نگی زمین کا ہونا ضروری نہیں بلکہ کپڑے و چٹائی وغیرہ پر بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

### [83]..... بَابُ الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُدِ تشہد میں اشارہ کے متعلق

1377- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّلَيْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ.....

عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو هَكَذَا فِي الصَّلَاةِ  
وَأَشَارَ ابْنُ عُيَيْنَةَ بِإصْبَعِهِ وَأَشَارَ أَبُو  
الْوَلِيدِ بِالسَّبَّاحَةِ ❶

عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو  
نماز میں اس طرح دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ اور ابن عیینہ  
نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور ابوولید نے اپنی سبابہ انگلی  
سے اشارہ کیا۔

1378- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عَمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا  
قَعَدَ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ وَوَضَعَ يَدَهُ  
الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ  
يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَنَصَبَ  
إصْبَعَهُ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز کے آخر  
میں بیٹھے تو اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے اور  
دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنی انگلی کو اٹھاتے۔

**فوائد:** ..... (۱) تشہد میں انگلی کو اٹھا کر رکھا جائے گا (۲) دوران تشہد انگلی کو حرکت دینے کے بارے  
بھی دلیل ملتی ہے جیسا کہ امام شوکانی رحمہ اللہ بیہقی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اشارہ کرتے مگر حرکت  
میں کثرت تکرار نہ ہوتا تھا (نیل الاوطار)

### [84]..... بَابُ فِي التَّشَهُدِ تشہد کے متعلق

1379- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيبِ.....

❶ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب الإشارة فی التشہد (989) والسنائی، کتاب السہو، باب بسط اليسرى على  
الركبة (1269)

❷ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب صفة الجلوس في الصلاة (1309) و ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب الإشارة في  
التشہد (987)

عبداللہؐ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے۔ تو ہم یہ دعا پڑھتے: ”بندوں سے پہلے اللہ پر سلام ہو۔ جبرائیل علیہ السلام پر سلامتی ہو، اور میکائیل پر سلامتی ہو۔ اسرائیل پر سلامتی ہو اور فلاں اور فلاں پر سلامتی ہو۔“ تو رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ دعا پڑھو: ”تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! تم پر سلامتی ہو اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں اور ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔“ کیونکہ جب تم یہ دعا پڑھو گے تو آسمان اور زمین کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گی: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ پھر وہ جو چاہے اور جو پسند کرے وہی دعا پڑھے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامَ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامَ عَلَى ميكَائيلَ السَّلَامَ عَلَى إِسْرَافيلَ السَّلَامَ عَلَى فُلانَ وَفُلانَ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسْتُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قَلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَّخِيرَ مَا

شَاءَ. ۵

**فوائد:** ..... (۱) معلوم ہوا تشہد میں مذکورہ دعا پڑھنا ضروری ہے (۲) دعا میں ”السلام عليك“ آپ ﷺ کے لیے حاضر کی ضمیر استعمال کرنا یہ حکایتی ہے جیسا کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ خود بھی یہ پڑھا کرتے تھے نیز آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ نے ”السلام على النبي“ پڑھنا شروع کر دیا تھا (بخاری) نیز خطاب کبھی حاضر فی الذہن کے لیے بھی ہوتا ہے لہذا یہ اہل اہواء کی دلیل بننے کے قابل نہیں۔ اہل بدعت کو شرعی نصوص کے توڑ مروڑ سے پرہیز کرنا چاہیے۔

1380- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حِرِّيرٍ.....

① متفق عليه: البخاری، کتاب الأذان، باب التشهد فی الآخرة (831) ومسلم، کتاب الصلاة، باب التشهد فی

قاسم بن مخمرہ بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سے بیان کیا۔ کہ عبد اللہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ کا ہاتھ پکڑا پھر اسے نماز کا تشہد سکھایا کہ: ”تمام توئی بدنی اور پاکیزہ عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی! تجھ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔“ زہیر کہتے ہیں: ”میرا خیال ہے انہوں نے بھی کہا میں گواہی دیتا ہوں: ”کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں ان دونوں کلموں میں بھی شک ہوا جب تم نے اس طرح کر لیا یا تم فارغ ہو گئے تو تمہاری نماز پوری ہو گئی۔ اگر تم کھڑے ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور اگر تم بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔“

حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُخِمَّرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ يَدِي فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخَذَ يَدِي وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ يَدَ عَبْدِ اللَّهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُدَ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامِ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ قَالَ زُهَيْرٌ أَرَاهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَيْضًا شَكَتَ فِي هَاتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ إِذَا فَعَلْتَ هَذَا أَوْ قَضَيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ ❶

**فوائد:** ..... اخیر عمر میں عبد اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ ”تو نے نماز پوری کر لی“ اس سے معلوم ہوتا

ہے کہ ان کے نزدیک درود اور آخری تشہد واجب ہیں جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

[85]..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود پڑھنا

1381- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ ..... أَبِي لَيْلَى يَقُولُ لِقَبِي كَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ السَّلَامِ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي

ابو لیلی کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے کہا: ”کیا میں تجھے ایک تحفہ نہ دوں؟ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم نے کہا: ”ہمیں یہ تو معلوم ہو گیا کہ آپ پر سلام کیسے پڑھیں مگر آپ پر درود

قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. ❶

کیسے پڑھیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا تم کہو: ”اے اللہ! محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت بھیجی ہے شک تو تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔ محمد ﷺ پر اور آل محمد پر برکت نازل کر جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی ہے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔“

**فوائد:** ..... (۱) صحابہ کا پوچھنا کہ ہم آپ ﷺ پر درود کیسے پڑھیں جب کہ سلام کا ہمیں پتہ چل چکا ہے یہ اصل میں اس آیت کی جانب اشارہ ہے جو ﴿صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (احزاب: 56) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس آیت سے نماز میں درود و سلام مراد لیا تھا اور آپ ﷺ کے جواب سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس خیال کی تردید نہیں فرمائی بلکہ اسے برقرار رکھا ہے اور انہیں مذکورہ درود ابراہیمی سکھایا اسی سے علماء و ائمہ نے درود کے وجوب کی دلیل لی ہے کہ قرآن میں یہ امر کے صیغہ سے آیا ہے (۲) ”آل“ یہ کسی ذاتی تعلق دار کے لیے استعمال ہوتا ہے ”آل النبی ﷺ“ سے آپ کے رشتے دار مراد ہیں بعض کے نزدیک علمی طور پر آپ کے خاص متعلقین مراد ہیں۔ اگرچہ آل قوم و قبیلے اور ساتھیوں پر بھی بولا جاتا ہے مگر یہاں اور اس جیسی دیگر نصوص سے صرف آپ کے خاندانہ کے افراد مراد ہیں اور لفظ آل آپ ﷺ کے اہل بیت ہی کو شامل ہے آل میں ہر امتی یا صحابی کو شامل کرنا ہرگز درست نہیں۔

1382- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجَوِبِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ.....

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي كَانَ أَرَى الْبِدَاءَ بِالصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَلَسَ مَعَنَا فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ

عبداللہ بن زید انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نماز کی اذان دکھائی دی تو ابو مسعود رضی اللہ عنہ انصاری نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور سعد بن عبادہ کی بیٹھک میں ہمارے ساتھ بیٹھے آپ ﷺ سے بشیر بن سعد نے جو نعمان بن بشیر کے والد ہیں کہا:

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الدعوات، باب الصلاة على النبي ﷺ (6357) ومسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة على

النبي ﷺ بعد التشهد (907)

”اے اللہ کے رسول! اللہ نے ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہمیں خواہش ہوئی کہ انہوں نے آپ سے نہ پوچھا ہوتا پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم کہو: ”اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت بھیجی اور محمد ﷺ اور آل محمد پر برکت کر جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر جہاں والوں میں برکت نازل فرمائی، بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔“ اور سلام اسی طرح جس طرح تمہیں سکھلایا گیا ہے۔

عِبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرٌ بِنُ سَعْدٍ وَهُوَ أَبُو  
النُّعْمَانِ ابْنُ بَشِيرٍ أَمَرْنَا اللَّهَ أَنْ نُصَلِّيَ  
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيَ  
عَلَيْكَ قَالَ فَصَمَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
حَتَّى تَمَنِّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُولُوا  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ  
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ  
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ  
وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ ❶

### [86]..... بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشْهَدِ

#### تشہد کے بعد کی دعا

1383- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ .....  
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَّغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشْهَدِ  
فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ  
جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا  
وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”جب تم میں سے کوئی شخص تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں کی اللہ سے پناہ مانگے: جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور موت اور زندگی کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے۔“

**فوائد:** ..... مذکورہ حدیث میں چار چیزوں سے استفادہ کا حکم اس کے لزوم کی جانب اشارہ کرتا ہے لہذا آخر میں یہ دعا بھی ضروری کرنی چاہیے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد (906) و ابو داؤد، کتاب الصلاة باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد (980)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد باب ما يستعاد منه في الصلاة (1324) والنسائي، کتاب السهو، باب نوع آخر (1309)

1384. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ أَوْ رَأَى مِنْهُ فِي طَرَحِ بَيَانِ كَرْتِهِ هِيَ -

الْأَوْزَاعِي نَحْوَهُ. ❶

[87]..... بَابُ التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سلام پھیرنا

1385. حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ.....

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضَ خَدِّهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضَ خَدِّهِ. ❷

عامر بن سعد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف سلام پھرتے حتیٰ کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی پھر دائیں طرف سلام پھرتے حتیٰ کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی۔

**فوائد:**..... معلوم ہوا آپ ﷺ دو جانب سلام پھرتے اور گردن کو قدرے موڑتے تھے نیز آپ ﷺ سے ایک سلام بھی مروی ہے لہذا اہل علم کے نزدیک ایک سلام واجب جب کہ دوسرا مسنون ہے۔

1386. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ.....

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَجُلٍ بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَّى عَلِقَهَا وَقَالَ الْحَكَمُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُ ذَلِكَ. ❸

ابو معمر کہتے ہیں میں نے مکہ میں ایک آدمی کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو اس نے دو سلام پھیرے میں نے عبد اللہ سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: ”اس نے یہ بات کہاں سے سیکھی؟“ حکم کہتے ہیں: ”نبی ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔“

[88]..... بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ السَّلَامِ سَلَامِ كَيْ بَعْدُ كَيْ دَعَا

1387. أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ.....

❶ صحیح: سابقہ ہی مگر ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السلام للتحليل من الصلاة عند فراعظ و كيفية (1315) والنسائی، کتاب السهو باب السلام (1315)

❸ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السلام للتحليل من الصلاة (581)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْلِسُ بَعْدَ الصَّلَاةِ إِلَّا قَدَرَ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ . ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نماز کے بعد اس قدر بیٹھتے تھے کہ یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ملی ہے اے بزرگی اور عزت والے تو بابرکت ہے۔“

**فوائد:** ..... ثابت ہوا اسلام کے بعد اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ کلمات کہے جاتے بلکہ اس سے زیادہ بھی آپ ﷺ سے بیٹھنا ثابت ہے۔

1388- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ.....

عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ . ❷

ثوبان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہونے کا ارادہ کرتے تو تین بار ’استغفر اللہ‘ کہتے پھر کہتے: ”اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ملتی ہے اے بزرگی اور عزت والے تو بابرکت ہے۔“

1389- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبٍ.....

الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَمَلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةَ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابِ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

مغیرہ بن شعبہ کے فحشی وارد کہتے ہیں: مغیرہ نے مجھ سے خط لکھوا کر معاویہ کے پاس بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ! جسے تو دے دے اسے کوئی روکنے والا

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاة و بیان صفة (1334) والترمذی کتاب الصلاة، باب ما يقول اذا سلم من الصلاة (298)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاة و بیان صفة (1333) والنسائی، کتاب السهو، باب الاستغفار بعد التسليم (1336)



اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. ❶

نہیں اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور کسی عزت والے کی عزت اسے تجھ سے نفع نہ دے سکے گی۔“

[89]..... بَابُ عَلَىٰ أُمِّي شَقِيهِ يَنْصَرِفُ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے فارغ ہو کر کس طرف پھرنا چاہئے؟

1390- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ.....

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ نَصِيًّا مِنْ صَلَاتِهِ يَرَىٰ أَنْ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ. ❶

اسود کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا: ”تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز سے شیطان کے لئے حصہ مقرر نہ کرے وہ لازم سمجھتے ہوئے دائیں طرف نہ پھرے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر اپنے بائیں طرف پھرتے ہوئے دیکھا۔“

**فوائد:**..... (۱) نماز سے فراغت کے بعد امام دونوں طرف پھر سکتا ہے دائیں بھی اور بائیں بھی (۲) جواز والے کام میں کسی ایک کو لازم کر لینا صحابہ اسے شیطانی کام خیال کرتے تھے۔ یاد رہے! دائیں یا بائیں جانب سے مڑ کر اپنا رخ لوگوں کی جانب کرنا چاہیے، بریلویہ اور حنفی آئمہ نے نئی بدعت گھڑ رکھی ہے وہ سلام پھیر کر بائیں جانب مائل ہو کر بیٹھے ہیں جب کہ یہ عمل خلاف سنت ہے۔

1391- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَىٰ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ.....

سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے دائیں طرف پھرتے ہوئے دیکھا۔

1392- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ.....

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ يَعْنِي فِي

انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے دائیں طرف پھرتے یعنی کہ نماز میں۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب الانتقال، والا انصراف عن اليمين الشمال (852) ومسلم، کتاب صلاة

المسافرين باب جواز الانصراف من الصلاة (1636)

❷ صحيح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز الانصراف من الصلاة (1639) والنسائي، کتاب السهو، باب

الانصراف من الصلاة (1358)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

## [90].... بَابُ التَّسْبِيحِ فِي دُبْرِ الصَّلَوَاتِ

نماز کے بعد سبحان اللہ کہنا

1393- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! مال دار لوگ ثواب لے گئے۔ وہ ہماری طرح ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور ہماری طرح ہی روزے رکھتے ہیں اور ان کے پاس زائد مال ہے جسے وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس (زائد مال) نہیں ہے جو ہم صدقہ کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں کیا تمہیں ایسے کلمات نہ سکھوادوں؟ جب تم کہو گے تو اپنے سے آگے بڑھنے والوں کو پالو گے اور جو تم سے پیچھے رہ گئے ہیں وہ تمہیں نہ پہنچ سکیں گے مگر جو تمہاری طرح کرنے لگیں۔“ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ!“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہو ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہو اور اس دعا کو لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سے ختم کرو۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَصْحَابُ الدُّنْيَا بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نَصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَ لَهُمْ فَضُولٌ أَمْوَالٍ يَصَدَّقُونَ بِهَا وَيَسَسَ لَنَا مَا نَصَدَّقُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُنَّ أَذْرَكَتْ مَنْ سَبَقَكَ وَ لَمْ يَلْحَقْكَ مَنْ خَلْفَكَ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَسْبِحُ دُبْرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ تَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ تُكَبِّرُهُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ تَخْتِمُهَا بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ حْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. ②

① صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب الذکر بعد الصلاة (843) و مسلم کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد

**فوائد:** ..... سوئے دفعہ ”لا الہ الا اللہ.....“ کی بجائے 34 دفعہ اللہ اکبر کا ذکر بھی آتا ہے لہذا دونوں

ہی مسنون ہیں دیکھیے آئندہ حدیث۔

1394۔ أَخْبَرَنَا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحٍ.....

زید بن ثابت کہتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ: ”ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ ۳۳ بار اللہ اکبر کہیں۔“ ایک آدمی لایا گیا یا ایک انصاری آدمی کو خواب میں دکھلایا گیا اس سے کہا گیا: ”کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم دیا کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۳ دفعہ اللہ اکبر کہو؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“ اس آدمی نے کہا: ”اسے پچیس پچیس بار کر لو اور اس کے ساتھ لا الہ الا اللہ بھی پڑھو۔“ اس بات کی نبی ﷺ کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: ”اسی طرح کرو۔“

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَأَتَى رَجُلٌ أَوْ أَرَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَسْبِّحُوا اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوهَا مَعَهَا التَّهْلِيلَ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَفْعَلُوهَا ①

**فوائد:** ..... سچا خواب علم نبوت کا چھیلایسواں حصہ ہے ایسا خواب دیکھنے والے کے تقویٰ و طہارت پر دلالت کرتا ہے اور اگر اس پر قرآن و حدیث کے ساتھ موافقت کی مہر لگ جائے تو یہ اسی طرح قابل عمل ہوتا ہے۔

[91]..... بَابُ مَا أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس چیز کے متعلق جس کا بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے حساب لیا جائے گا

1395۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَّارَةَ ابْنِ أَوْفَى.....

① صحیح: أخرجه النسائي، كتاب المسهو، باب نوع آخر من عدد التسيب (1349)

تمیم داری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کا بندے سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر اس کی نماز پوری پائی گئی تو وہ پوری لکھی جائے گی اگر اس میں کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا میرے بندے کے نوافل دیکھو اور ان کے ساتھ اس کے فرائض کی کمی کو پورا کر دو پھر زکوٰۃ کا حساب ہو گا اسی طرح اور اعمال کا حساب ہو گا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”مجھے معلوم نہیں کہ حماد کے علاوہ اس حدیث کو اور کسی نے مرفوع نقل کیا ہو۔“ ابو محمد سے کہا گیا: ”یہ حدیث صحیح ہے؟“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“

عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ فَإِنْ وَجَدَ صَلَاتَهُ كَامِلَةً كُتِبَتْ لَهُ كَامِلَةٌ وَإِنْ كَانَ فِيهَا نُقْصَانٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ انظُرُوا أَهْلَ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَأَكْمِلُوا لَهُ مَا نَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ ثُمَّ الزَّكَاةَ ثُمَّ الْأَعْمَالَ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ حَمَادٍ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ صَحَّ هَذَا قَالَ إِي. ①

**فوائد:** ..... (۱) قیامت کو سب سے پہلا سوال نماز کے بارے ہو گا جو اس میں پاس ہو اس کا بقیہ حساب بھی آسان ہو گا ورنہ تلخیاں مقدر ٹھہریں گی (۲) فرائض کی کمی نوافل کے ذریعے پوری ہوگی اس لیے زیادہ سے زیادہ نوافل کا اہتمام کرنا چاہیے (۳) ایک حدیث میں آتا ہے پہلا سوال خون کے بارے ہو گا تو دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز جب کہ حقوق العباد میں خون کے بارے پوچھا جائے گا۔

[92]..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ

1396- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ.....

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمِيدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدَهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا لِمَ فَمَا كُنْتُ

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابو حمید ساعدی کو یہ کہتے ہوئے سنا جب کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے دس آدمی موجود تھے ان میں سے ایک ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے کہا: ”میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔“ انہوں نے کہا: ”کیوں؟ تم رسول

① صحیح ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب قول النبی ﷺ کل صلاة لا يتمها صاحبها (866) وابن ماجہ کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب ماجاء فی اول ما یحاسب (1426)

اللہ ﷺ کی صحبت میں ہم سے زیادہ نہیں بیٹھتے تھے اور نہ ہی آپ کی صحبت میں ہم سے پہلے بیٹھنے والے ہو۔“ اس نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ انہوں نے کہا: پھر ہم پر آپ کی نماز پیش کرو انہوں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے کندھوں کے برابر کر لیتے پھر اللہ اکبر کہتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر قرار پکڑتی پھر قراءت کرتے اور اللہ اکبر کہتے پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ انہیں اپنے کندھوں کے برابر کر لیتے۔ پھر رکوع کرتے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے۔ حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر واپس آ جاتی۔ اپنے سر کو نہ زیادہ جھکاتے اور نہ اونچا کرتے۔ پھر اپنے سر کو اٹھاتے تو کہتے: ”سبح اللہ لمن حمدہ اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے کندھوں کے برابر کر لیتے۔“ ابو عاصم کا خیال ہے کہ انہوں نے کہا: حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر سیدھی ہو کر پہنچ جاتی۔ پھر اللہ اکبر کہتے اور زمین کی طرف جھکتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے پھر سجدہ کرتے پھر اپنا سر اٹھاتے پھر اپنے بائیں پاؤں کو دوہرا کر کے اس پر بیٹھ جاتے اور جب سجدہ کرتے تو اپنی پاؤں کی انگلیوں کو کھول لیتے پھر دوبارہ سجدہ کرتے پھر اپنا سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے۔ اور اپنے بائیں پاؤں کو دوہرا کر کے اس پر بیٹھ جاتے اور جب سجدہ کرتے تو اپنی پاؤں کی انگلیوں کو کھول لیتے پھر دوبارہ سجدہ کر کے اس پر برابر ہو کر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی برابر اپنی جگہ پر لوٹ آتی۔ پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے۔ پھر جب دو سجدوں

أَكْفَرْنَا لَهُ تَبَعَةً وَلَا أَقْدَمْنَا لَهُ صُحْبَةً  
قَالَ بَلَى قَالُوا فَأَعْرِضْ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ  
رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِثَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ  
كَبَّرَ حَتَّى يَقْرَأَ كُلَّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ  
ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى  
يُحَادِثَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ  
رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ  
عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ وَلَا يُصَوِّبُ  
رَأْسَهُ وَلَا يُفْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ  
سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ  
حَتَّى يُحَادِثَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ يَطْنُ أَبُو  
عَاصِمٍ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ  
إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ  
أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ فَيَجَافِي  
يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَرْفَعُ  
رَأْسَهُ فَيُثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ  
عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ  
ثُمَّ يَعُودُ فَيَسْجُدُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ  
اللَّهُ أَكْبَرُ وَيُثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ  
عَلَيْهَا مُعْتَدِلًا حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ  
إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَضَعُ فِي  
الرُّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَإِذَا قَامَ  
مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى



کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو اسی طرح اٹھایا پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا پھر اپنے سر کو اٹھایا اور اپنے ہاتھوں کو اسی طرح اٹھایا پھر سجدہ کیا اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے کانوں کے برابر رکھا۔ پھر بیٹھ گئے اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور اس پر بیٹھ گئے۔ اور اپنی ہتھیلی اپنے بائیں گھٹنے پر رکھی اور اپنی دائیں کہنی دائیں ران پر رکھی۔ پھر دو انگلیاں سمیٹ کر ان کا حلقہ بنایا پھر آپ نے اپنی انگلی اٹھائی میں نے دیکھا آپ اسے حرکت دے رہے ہیں۔ اور اس سے دعا کرتے ہیں۔“ ابووائل کہتے ہیں: ”میں اس کے بعد سردی کے موسم میں آیا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ موٹے کپڑے (چادریں) اوڑھے ہوئے ہیں اور کپڑوں (چادروں) کے نیچے سے اپنے ہاتھوں کو حرکت دیتے ہیں۔“

يَرْكَعُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا وَوَضَعَ يَدَيْهِ  
عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ  
مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحَدَائِ  
أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى  
وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ  
وَرُكْبَتَيْهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ  
عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ ثُنْتَيْنِ  
فَحَلَّقَ حَلَقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ  
يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ  
ذَلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَرْدٌ فَرَأَيْتُ عَلَى  
النَّاسِ جُلَّ الشِّيَابِ يُحَرِّكُونَ أَيْدِيَهُمْ  
مِنْ تَحْتِ الشِّيَابِ ❶

**فوائد:** ..... البدایة والنہایة میں امام ابن کثیر رحمہ اللہ کی وضاحت کے مطابق حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ 9 ہجری کو اسلام لائے ان سے رکوع جاتے، رکوع سے اٹھتے رفع الیدین کا ذکر ہے یہ اگلے سال پھر دربار نبوت میں حاضر ہوتے ہیں اور پھر رفع الیدین کا ذکر کرتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخِر زندگی تک رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھتے رہے اس کو منسوخ کہنے والوں کے لیے یہ مسکت دلیل ہے (واللہ یهدی الی سبیل الرشاد)

1398- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ .....  
عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ  
صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى إِحْدَى صَلَاتَيْ  
الْعِشِيِّ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَفْرُتُ  
حِطَّانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ كَقَوْلِهِمْ هِيَ مِثْلُهَا وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحَدَائِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتَيْهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ ثُنْتَيْنِ فَحَلَّقَ حَلَقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَرْدٌ فَرَأَيْتُ عَلَى النَّاسِ جُلَّ الشِّيَابِ يُحَرِّكُونَ أَيْدِيَهُمْ مِنْ تَحْتِ الشِّيَابِ ❶

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب کیف الجلوس فی التشهد (957) والنسائی کتاب السهو، باب صفة الجلوس فی الركعة التي يقضى فيها الصلاة (1262)

الزکاة۔“ جب ابو موسیٰ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: تم میں سے کس نے فلاں فلاں کلمے کہے۔ لوگ خاموش رہے پھر انہوں نے کہا: ”اے حطان! تو نے یہ کلمے کہے ہیں۔“ اس نے کہا: ”میں نے نہیں کہے۔“ اور مجھے خوف تھا کہ ان کا الزام آپ مجھ پر ہی لگائیں گے لوگوں میں سے کسی نے کہا: ”میں نے یہ کلمے کہے ہیں اور میرا صرف بھلائی کا ارادہ تھا۔“ ابو موسیٰ نے کہا: ”کیا تم جانتے نہیں کہ تم اپنی نماز میں کیا کہتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور نماز سکھائی اور ہمارے لئے ہمارا طریقہ بیان کیا ابو موسیٰ نے کہا: میں میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم میں سے ایک تمہاری امامت کرے جب وہ اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا۔ جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اس کے بدلہ میں ہے (کہ امام جتنی دیر پہلے رکوع میں جاتا اور جلدی سر اٹھاتا ہے مقتدی اتنی دیر بعد رکوع میں جاتے اور بعد میں سر اٹھاتے ہیں) اور جب وہ ’سمع اللہ لمن حمدہ‘ کہے تو تم ’اللهم ربنا لک الحمد‘ کہو یا آپ نے فرمایا: ”ربنا و لک الحمد‘ کہو کیونکہ اللہ نے اپنے نبی کی زبان سے ’سمع اللہ لمن حمدہ‘ کہا۔ جب وہ اللہ اکبر کہے کہہ کر سجدہ کرے تم بھی اللہ اکبر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ

الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ فَلَمَّا قَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ قَالَ أَيُّكُمْ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا فَارَزَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا أَنَا قُلْتَهَا وَقَدْ خِفْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتَهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَوْ مَا تَعْلَمُونَ مَا تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَظَبْنَا فَعَلَمْنَا صَلَاتَنَا وَبَيَّنَّ لَنَا سُنَّتَنَا قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَمِّمَكُمُ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمْ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرُكِعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِتْلَتُ بَيْتِكَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَوْ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِتْلَتُ بَيْتِكَ فَإِذَا سَكَنَ عِنْدَ الْقُعُودَةِ فَلْيُكِّنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلٍ أَحَدِكُمْ



امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: یہ اس اس کے بدلہ میں ہے جب بیٹھنے کا وقت ہو تو تمہاری پہلی دعا یہ ہو کہ: ”تمام قویٰ“ بدنی اور پاکیزہ عبادات اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ  
السَّلَامُ أَوْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ  
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ أَوْ سَلَامٌ  
عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ  
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. ❶

### [93]..... بَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ نماز میں کام کرنے کے متعلق

1399- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ هُوَ النَّيْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ.....  
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
خَرَجَ يُصَلِّي وَقَدْ حَمَلَ عَلَى عُنُقِهِ أَوْ  
عَاتِقِهِ أُمَامَةً بِنْتُ زَيْنَبٍ فَإِذَا رَكَعَ  
وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا. ❷

ابوقادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے باہر تشریف لائے اور آپ نے اپنی گردن یا اپنے کندھے پر زینب کی بیٹی امامہ کو اٹھایا ہوا تھا۔ جب رکوع کرتے تو اسے رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔“

**فوائد:**..... (۱) نماز میں تھوڑی بہت حرکت جائز ہے (۲) بچے کو اٹھا کر نماز پڑھنا معیوب نہیں (۳) بیٹی کو اٹھانے کی یہ بھی حکمت تھی کہ اعراب میں بیٹیوں سے نفرت پائی جاتی تھی جیسا کہ جاہلیت میں انہیں زندہ درگور کرتے رہے ہیں تو ان کے لیے بیٹیوں سے محبت کا ایک سبق تھا جو کہ آپ ﷺ نے انہیں کے ساتھ لاڈ کر کے دیا۔ مگر صد افسوس کی بات یہ ہے کہ سچے اور خالص مسلک اہلحدیث پر گستاخی کا الزام لگانے والے بریلوی حضرات کا عشق یہ ہے کہ محمد شریف کو ٹلوی بریلوی نے اپنی کتاب فقہ الفقہیہ میں لکھا ہے کہ نماز

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التَّحِيَّاتُ فِي الصَّلَاةِ (906) و ابو داؤد کتاب الصلاة، باب التَّحِيَّاتُ (972)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الادب، باب رحمة الولد و تقبيله و معانفة (5996) و مسلم، کتاب المساجد، باب جواز

حمل الصبيان في الصلاة (1212)

میں اگر کوئی بغل میں کتیا کے بچے کو رکھ لے تو نماز ہو جائے گی کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی نواسی کو اٹھا کر نماز پڑھی ہے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) مسلمان بھائیو! لمحہ فکریہ ہے کہ بریلویت میں رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی نواسی رضی اللہ عنہا کی کس قدر توہین ہے.....؟

1400- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ الزُّرَقِيِّ.....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَّةً بِنْتُ زَيْنَبِ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا. ❶  
ابوقتادة رضی اللہ عنہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کی بیٹی امامہ کو نماز کی حالت میں اٹھایا ہوا تھا جب سجدہ کرتے تو اسے رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھالیتے۔

[94]..... بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ

نماز کی حالت میں سلام کا جواب کیسے دیا جائے

1401- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا ثَيْبُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي بِكَبِيرٍ هُوَ ابْنُ الْأَشَّجِ عَنْ نَابِلِ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.....

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَزْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً قَالَ لَيْتَ أَحْسَبُهُ قَالَ بِأَصْبَعِهِ. ❷  
صہیبؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا میں نے آپؐ کو سلام کیا آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ تو آپؐ نے مجھے اشارے سے جواب دیا لیٹ کہتے ہیں: میرا خیال ہے صہیب نے کہا کہ آپؐ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا تھا۔“

1402- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَسْجِدَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَدَخَلَ  
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنو عمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لے گئے تو لوگ آپ کے پاس جا کر

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب رد السلام فی الصلاة (925) والترمذی فی ابواب الصلاة، باب ماجاء فی الإشارة فی الصلاة (328)

النَّاسُ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ  
قَالَ فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا كَيْفَ كَانَ يَرُدُّ  
عَلَيْهِمْ قَالَ هَكَذَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ. ❶

آپ کو نماز کی حالت میں سلام کرتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے صہیب سے پوچھا آپ رضی اللہ عنہ انہیں کیسے جواب دیتے تھے؟ تو اس نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا: ”اس طرح۔“

**فوائد:** ..... دوران نماز سلام کے جواب کا یہ طریقہ ہے کہ ہاتھ ہلا دیا جائے۔ احناف کا نمازی پر سلام کو مکروہ قرار دینا روایتی حدیث دشمنی ہے۔

[95]..... بَابُ التَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقِ لِلنِّسَاءِ

جب نماز میں کوئی مسئلہ پیش آئے تو آدمیوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور عورتوں کو تالی بجانا چاہے

1403- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ  
لِلنِّسَاءِ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
”آدمیوں کے لئے سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔“

1404- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ أَبِي حَازِمٍ.....

عَنْ سُهَيْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
فَلْيَسْبِحِ الرِّجَالُ وَلْيُصْفِقِ النِّسَاءُ. ❷

سہیل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
”جب تمہیں نماز میں کوئی مسئلہ پیش آئے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجانیں۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا دوران نماز پیش آمدہ حالات کی بناء پر مرد حضرات سبحان اللہ پکاریں گے جب کہ عورتیں ہاتھ پہ ہاتھ ماریں گی۔ ہاتھ پر چند اگلیاں ماریں گی۔

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب رد السلام فی الصلاة (927) والنسائی کتاب السہو، باب رد السلام بالإشارة فی الصلاة (1186)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب التصفيق للنساء (1203) ومسلم، کتاب الصلاة، باب التسبيح الرجل وتصفيق المرأة إذا نابها شيء فی الصلاة (953)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب من دخل ليوم الناس فجاه الامام..... (648) ومسلم، کتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصل بهم..... (948)



جس وقت رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو دیکھا کہ دو آدمی کونے میں بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ تو آپ نے ان کو بلوایا وہ دونوں لائے گئے۔ ان کی حالت یہ تھی کہ ان کے بازو (خوف سے) لرز رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں نماز سے کس چیز نے روکا؟“ انہوں نے کہا: ”ہم نے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لی تھی۔“ آپ نے فرمایا: ”ایسا نہ کرنا جب تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو پھر امام کو پاؤ تو اس کے ساتھ نماز پڑھو وہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔“ یزید کہتے ہیں کہ: لوگ کھڑے ہو کر آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑتے اور اپنے چہرے پر ملتے۔ یزید کہتے ہیں: ”میں نے اپنا ہاتھ پکڑ کر چہرے پر ملا تو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ اچھی خوشبو والا تھا۔“

الصُّبْحِ قَالَ فَإِذَا رَجُلَانِ حِينَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَاعِدَانِ فِي نَاحِيَةٍ لَمْ يُصَلِّيَا قَالَ فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرَعْدُ فَرَأَيْتُهُمَا قَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا قَالَا صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا تَمُّ أَدْرِكْتُمَا الْإِمَامَ فَصَلِّيَا فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ قَالَ فَقَامَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ بِيَدِهِ يَمْسُحُونَ بِهَا وَجُوهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَمَسَحْتُ بِهَا وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ . ❶

**فوائد:** ..... (۱) آپ ﷺ باوجود اتنے نرم خو ہونے کے اس قدر ہیبت والے اور بازعب تھے کہ آدمی دیکھ کر کانپ جاتے (۲) اگر نماز پڑھ چکنے کے بعد بھی جماعت مل جائے تو اس میں شامل ہو جانا چاہیے لہذا فرداً ادا کی گئی نماز نفل ہو جائے گی۔ (۳) اپنے کردار اور رویے سے شکوک شبہات پیدا نہیں کرنے چاہئیں۔

[98]..... بَابُ فِي صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّيَ فِيهِ مَرَّةً

اس مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جس میں ایک بار پہلے جماعت ہو چکی ہو  
1408- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَسْوَدُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ .....

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلوات، باب فیمن صلی فی منزله ثم ادرك الجماعة یصلی معهم (575) والترمذی، کتاب ابواب الصلاة باب ماجاء فی الرجل یصلی وحده ثم یدرك الجماعة (219)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي وَحَدَهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّي مَعَهُ. ①

ابوسعید کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کسی آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھے؟“

**فوائد:** ..... (۱) ثابت ہوا کہ جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو اس میں دوبارہ جماعت کروانے میں کوئی حرج نہیں (۲) امام مقتدی میں اختلاف نیت درست ہے لیکن کیا کہنے مقلدوں کے کہ نصف النہار کی طرح روشن دلائل بھی ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ (اللهم اهد قومی)

1409. أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَسْوَدُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيٍّ .....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّي مَعَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَلَكِنْ يَشْفَعُ. ②

ابوسعید کہتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور نبی ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھے؟“ عبداللہ کہتے ہیں: ”عصر کی اور مغرب کی نماز پڑھے مگر جفت کرے۔“

**فوائد:** ..... عبداللہ رضی اللہ عنہ کے موقف کے مطابق عصر کی نماز کے بعد بھی صدقہ کرنا کسی دوسرے کی جماعت کروانا درست ہے اسی طرح مغرب بھی لیکن صدقہ کرنے والا اس کی بجائے ۴ رکعتیں پڑھے کیونکہ نوافل دو یا چار ہوتے ہیں۔

[99]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

1410. أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ كُنْتُ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ كُنْتُ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ كُنْتُ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ كُنْتُ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

① صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب الجمع فی المسجد مرتین (574) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی

الجماعة فی مسجد قد صلی فیہ مرة (220)

② صحیح: سابقہ میں ملاحظہ کیجئے۔

اللَّهُ أَيُّصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ  
قَالَ أَوْ كَلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ أَوْ لِكُلِّكُمْ  
ثَوْبَانِ ❶

کے رسول ﷺ! کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں؟“ یا آپ نے فرمایا: ”کیا ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟“

1411- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثُّوبِ  
الْوَّاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں ایسے نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر کچھ نہ ہو۔“

**فوائد:** ..... (۱) معلوم ہوا ستر یعنی گھٹنے سے ناف تک اور کندھے ڈھکے ہوں تو ایک کپڑے میں نماز ہو جائے گی (۲) نمازی کا سر ڈھانکنا ضروری نہیں البتہ مستحب ضرور ہے۔

[100]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ  
”صماء“ کی ممانعت

1412- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ عَنْ لِبْسَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ  
أَحَدُكُمْ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ بَيْنَ  
فَرْجِهِ وَبَيْنَ السَّمَاءِ شَيْءٌ وَعَنِ  
الصَّمَاءِ اسْتِمَالِ الْيَهُودِ ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کپڑے پہننے سے منع فرمایا ایک تو یہ کہ تم میں سے کوئی اس طرح ’احتباء‘ کرے کہ اس کی شرمگاہ کھلی ہوئی ہو اور دوسرا یہ کہ یہودیوں کی طرح ’صماء‘ کرنا، یعنی یہودیوں کی طرح سارے جسم پر کپڑا لپیٹنا (کہ ہاتھ بھی باہر نہ نکال سکے)۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحقا به (358) ومسلم، کتاب الصلاة باب

صلاة في ثوب واحد وصفة يسه (1148)

❷ صحيح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة في ثوب واحد وصفة يسه (1151) وابو داؤد کتاب الصلاة، باب جُمَاع

ابواب ما يصلی فیہ (626)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقيت الصلاة، باب، الصلاة بعد الفجر حتى ترفع الشمس (584) ومسلم، کتاب

اللبوع، باب إبطال بيع الملاسة راعنا بذة (3882)

**فوائد:** ..... (۱) "احتباء" یہ ہے کہ چوتروں کے بل زمین پر بیٹھا جائے اور گھٹنے کھڑے رکھے جائیں اور اوپر سے ایک کپڑا لپیٹ لیا جائے۔ اس میں ستر کھلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ (۲) "صماء" ابو سعید رضی اللہ عنہ بخاری میں اسے یوں بیان کرتے ہیں کہ اپنا کپڑا کندھے پر اس طرح ڈال لیا جائے کہ ایک کنارے سے شرمگاہ کھل جائے اور وہاں کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔

### [101]..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

#### چٹائی پر نماز پڑھنا

1413- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ.....

عَنْ مِيمُونََةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. ①  
میمونہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

1414- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ. ②  
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "نبی ﷺ نے چٹائی پر نماز پڑھی۔"

**فوائد:** ..... مذکورہ حدیثوں میں نگلی زمین پر نماز پڑھنے کے خیال کی تردید ہے۔

### [102]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي ثِيَابِ النِّسَاءِ

#### عورتوں کے کپڑے میں نماز پڑھنا

1415- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي  
معاویہ بن ابوسفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے ام حبیبہ سے پوچھا کہ: "جس کپڑے میں رسول اللہ ﷺ آپ کے

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب للصلاة على الخمره (381) ومسلم، کتاب الصلاة، باب الاعتراض بين يدي المصلي (1146)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة على الحضير (380) والمسلم، کتاب المساجد، باب جواز الجماعة في النافلة (1497)



فِي التَّوْبِ الَّذِي يُضَاجِعُ فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَفِيهِ أَدَى . ❶

1416- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَدِيحٍ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُخْتَيْهِ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَأَلَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي التَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَفِيهِ أَدَى . ❷

ساتھ لیتے تھے کیا اس میں نماز پڑھ لیتے تھے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں؛ جب اس میں گندگی نظر نہ آتی تھی۔“

معاویہ بن ابوسفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بہن ام حبیبہ سے پوچھا جو نبی ﷺ کی بیوی تھیں۔ ”کیا نبی ﷺ جماع والے کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں؛ جب اس میں گندگی نظر نہ آئے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا جن کپڑوں میں گھر والوں سے مباشرت کی جائے یا وقت جنابت وہ زیب تن ہو تو وہ پاک ہیں ان میں اگر گندگی نہیں لگی تو ان میں نماز کی ادائیگی میں کوئی حرج نہیں۔

[103]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ

جوئی میں نماز پڑھنا

1417- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ.....

هُوَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ . ❶

سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ كَتَبَ فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ إِذَا لَمْ يَرَفِيهِمْ أَدَى . ❷

1418- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ كَتَبَ فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ إِذَا لَمْ يَرَفِيهِمْ أَدَى . ❸

سعیذ بن یزید ازدی کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے پوچھا ”کیا نبی ﷺ اپنی جوئی میں نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

❶ صحیح بالشاهد التالي: ابو داؤد، کتاب الطہارۃ باب الصلاة فی التوب الذی یصیب أهلہ فیہ (366) والنسائی، کتاب

الطہارۃ باب المنی یصیب التوب (293)

❷ صحیح: دیکھئے العلق السابق۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی النعال (386) ومسلم، کتاب المساجد، باب جواز الصلاة فی

النعلین (1336)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے تو اپنی جوتی اتار کر اپنی بانیں طرف رکھ دی لوگوں نے بھی اپنی جوتیاں اتار دیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”تمہیں کس چیز نے جوتیاں اتارنے پر آمادہ کیا؟“ لوگوں نے کہا: ”ہم نے آپ کو اتارتے ہوئے دیکھا تو اتار دیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے پاس جبرائیل آیا اس نے مجھے بتایا کہ ان میں گندگی یا پلیدی لگی ہوئی ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو اپنی جوتی الٹ کر دیکھے اگر اس میں گندگی نظر آئے تو اسے دور کر دے اور اس میں نماز پڑھے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَخَلَعُوا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى إِنْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوا رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ آتَانِي أَوْ آتٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا أَدَى أَوْ قَدْرًا فَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقْلِبْ نَعْلَيْهِ فَإِنْ رَأَى فِيهِمَا أَدَى فَلْيَمِطْ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا . ①

**فوائد:** ..... (۱) جوتوں میں نماز درست اور باعث فضیلت ہے (۲) یہ خیال کرنا کہ مدینہ چونکہ صاف بستی تھی جب کہ ہمارے شہروں میں گندگی بہت ہے اس لیے یہ ممکن نہیں، اس خیال کی تردید ہوتی ہے البتہ موجود دور میں قالین وغیرہ کی وجہ سے جو تے کو خوب اچھی طرح صاف کر کے استعمال کرنا چاہیے۔

[104]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ السِّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سدل کی ممانعت

1419- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَسَلٍ عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَرِهَ السِّدْلَ وَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ . ②  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”سدل“ کو برا سمجھا۔“

**فوائد:** ..... ”سدل“ کہتے ہیں کہ آدمی اپنے سامنے کپڑے کے دونوں کناروں کو ملاتے بغیر لٹکائے (نیل الاوطار، تحفۃ الاحوذی، صاحب النہایہ فرماتے ہیں: السِّدْلُ هُوَ أَنْ يَلْتَحِفَ بِثَوْبِهِ وَيَدْخُلَ

① صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی النعل (650)

② حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی السدل فی الصلاة (643) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی

کراهية السدل فی الصلاة (376)

يَدِيهِ مِنْ دَاخِلِ فَيْرَكْعُ وَيَسْجُدُ وَهُوَ كَذَلِكَ) سدل یہ ہے کہ آدمی اپنے کپڑے میں لپٹ جائے اور اپنے ہاتھ بھی اندر داخل کرے اور اسی حالت میں رکوع و سجود کرے، بہر صورت یہ سبھی صورتیں نماز میں درست نہیں۔

### [105]..... بَاب فِي عَقْصِ الشَّعْرِ بالوں کی چوٹی کے متعلق

1420- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَحْوَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.....  
عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا سَاجِدٌ وَقَدْ عَقَصْتُ شَعْرِي أَوْ قَالَ عَقَدْتُ فَأُطْلَفُهُ. ❶  
البراقع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سجدہ کی حالت میں دیکھا اور میں نے اپنے بالوں کی چوٹی بنائی ہوئی تھی یا اس نے کہا: میں نے گرہ لگائی ہوئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے اسے کھول دیا۔“

1421- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ هُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب کہتے ہیں: ”ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عبد اللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور پیچھے سے ان کے سر کے بال گندھے ہوئے تھے تو وہ اسے کھولنے لگے اور دوسرے (عبد اللہ بن حارث) نے بھی اسے کھولنے دیا پھر وہ فارغ ہو کر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر کہا: ”آپ کو میرے سر سے کیا تعلق تھا؟“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ”اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی مشک باندھ کر نماز پڑھ رہا ہو۔“

أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ وَرَأْتَهُ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَأَقْرَأَهُ الْآخِرُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا كَمَثَلِ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ. ❷

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب الرجل یصل عاقصا شعره (646) والترمذی، ابواب الصلاة، باب ماجاء فی کراهیة کف شعر فی الصلاة (384)  
❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب اعضاء السجود والنهی عن کف شعر..... (1101) و ابو داؤد کتاب الصلاة، باب الرجل یصل عاقصا شعره (647)

**فوائد:** ..... (۱) نماز میں بالوں کو کھول دینا چاہیے یہی سنت ہے (۲) ”مکتوف“ کہتے ہیں جس کی مشکیں کس دی گئی ہوں یعنی ہاتھ پاؤں باندھ دیے گئے ہوں۔

[106]..... بَابُ التَّشَاؤُبِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں جمائی لینا

1422- أَخْبَرَنَا نَاعِمٌ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَنَأَّبَ  
أَحَدُكُمْ فَلْيَشَدَّ يَدَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ  
يَدْخُلُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُعْنِي عَلَى  
فِيهِ. ❶

عبدالرحمن بن ابوسعید اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو جمائی  
آئے تو وہ (منہ بند کرنے کے لیے) اپنا ہاتھ مضبوطی سے  
رکھے، کیونکہ شیطان اس میں داخل ہوتا ہے۔“ ابو محمد کہتے  
ہیں: یعنی اپنے منہ پر (ہاتھ رکھے)۔

**فوائد:** ..... جمائی کے وقت منہ کھولنے سے عجب بے وقاری صورت بن جاتی ہے آدمی ویسے ہی  
مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے لہذا مومن کو اپنے وقار کا خیال رکھتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھنا چاہیے نیز اس سے  
شیطان کے داخلے کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ جمائی کا زیادہ آنا سستی و بیماری کی علامت ہے۔

[107]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ لِلنَّاعِسِ

نیند کی حالت میں نماز کی ممانعت

1423- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدَ  
أَحَدُكُمْ النَّوْمَ وَهُوَ يَصَلِّي فَلْيَنْمِمْ حَتَّى  
يَذْهَبَ نَوْمُهُ فَإِنَّهُ عَسَى يُرِيدَ أَنْ  
يَسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم  
میں سے کسی کو نماز کی حالت میں نیند محسوس ہو تو سو جائے  
حتیٰ کہ اس کی نیند جاتی رہے کیونکہ جب وہ استغفار کرنا  
چاہے گا تو (غلبہ نیند کی وجہ سے) خود کو گالیاں دینے لگے  
گا۔“

❶ صحیح مسلم، کتاب الذہر، باب تسمیت العاطس و لکراۃ التشاؤب (7417) و ابوداؤد، کتاب الأدب، باب ماجاء فی التشاؤب (5026)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم ومن لم یرمن النعسة والنعتین أوالخففة وضوءاً (216) ومسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب، أمر من نعت فی صلاتہ..... (1833)

**فوائد:** ..... نماز محض کاروائی نہیں ہے کہ اوپر نیچے ہولیا اور نماز ہوگئی بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے پڑھی جاتی ہے اس لیے سخت نیند کے غلبے کے وقت نماز کو مؤخر کر دینا چاہیے کیونکہ یہ بھی نشے کی حالت کی طرح ہی ہے جس میں نماز سے روکا گیا ہے۔

[108]..... بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا اجر کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف ہے

1424- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى.....

عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بیٹھ کر آدمی کا نماز پڑھنا نصف نماز ہے۔“ میں نبی ﷺ کے پاس گیا تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ آپ نے فرمایا: ”آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا نصف نماز ہے اور آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں، مگر میں تم میں سے کسی کی مانند نہیں ہوں۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ جَالِسًا نِصْفُ الصَّلَاةِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ صَلَاةُ الرَّجُلِ جَالِسًا نِصْفُ الصَّلَاةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي جَالِسًا قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ. ۱

**فوائد:** ..... (۱) معلوم ہوا کہ بیٹھ کر نماز ادا کرنے سے نصف ثواب ملتا ہے ہاں اگر کھڑے ہونے کی طاقت ہی نہ ہو تو پھر دوسری بات ہے (۲) آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا پورا ثواب ہی ملتا تھا لہذا یہ آپ کا خاصہ ہونے کی بناء پر اس صورت کی پیروی درست نہیں۔

[109]..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَاعِدًا

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

1425- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ.....

① صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز النافلة قائما وقاعداً..... (1712) وابدأؤد، کتاب الصلاة، باب فی صلاة القاعد (950)

زوجة الرسول ﷺ حفصة رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بیٹھ کر نقلی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات سے ایک یا دو سال پہلے میں نے آپ کو بیٹھ کر نقلی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ سورۃ کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے۔ حتیٰ کہ وہ پہلے سے زیادہ لمبی ہو جاتی۔“

أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ حَتَّى كَانَ قَبْلَ أَنْ يُتَوَفَّى بِعَامٍ وَاحِدٍ أَوْ عَامَيْنِ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَبَرَأْتُ السُّورَةَ حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا. ❶

**فوائد:** ..... آپ کو بیٹھنے کی اجازت کے باوجود آپ کا معمول کھڑے ہو کر ہی نوافل کی ادائیگی کا تھا

اس لیے اسی کو معمول بنانا چاہیے۔

1426- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ.....

ماک ”بھی از زھری از سائب بن یزید از مطلب بن ابی وداع از حفصہ از نبی ﷺ اسی حدیث کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔“

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ. ❷

[110]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ مَسْحِ الْحَصَا

نماز میں کنکری ہٹانے کی ممانعت

1427- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

معیقب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مسجد میں کنکری ہٹانے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم نے ضرور کرنا ہے تو ایک بار کر سکتے ہو۔“ ہشام کہتے ہیں: ”میرا خیال ہے کہ آپ نے کنکری ہٹانے کے متعلق فرمایا۔“

حَدَّثَنِي مُعَيْقِبٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الْمَسْحِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بَدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً قَالَ هِشَامُ أَرَاهُ قَالَ مَسْحِ الْحَصَا. ❸

❶ صحیح کتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائماً و قاعداً (1709) و الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الرجل یتطوع جالساً (373)

❷ صحیح مالک فی صلاة الجماعة، باب ماجاء فی صلاة..... (22)

❸ متفق علیہ البخاری، کتاب العمل فی الصلاة باب مسح الحصى فی الصلاة (1307) و مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب کراهة مسح الحصى و لثوية التراب فی الصلاة (1219)

1428- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي الْأَحْوَصِ .....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ  
 تَوَاجِهَهُ فَلَا يَمْسَحُ الْحَصَا. ❶  
 ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو رحمت  
 اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے وہ کنکری ہٹانے میں مشغول نہ  
 ہو۔“

**فوائد:** ..... نماز کی درستی کے لیے حرکت میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر حرکت غفلت کا باعث بن رہی  
 ہو تو یہ قلیل بھی ہو تو قابل مذمت ہے لہذا سجدہ گاہ میں کوئی قابل اصلاح چیز نظر آئے تو اسے ایک بار ہی درست  
 کر لینا چاہیے۔

[111]..... بَابُ الْأَرْضِ كُلِّهَا طَاهِرَةٌ مَا خَلَا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَامَ

حمام اور قبرستان کے علاوہ تمام زمین پاک ہے

1429- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ الْفَقِيرِ  
 يَقُولُ .....

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُعْطِيتُ حَمْسًا لَمْ  
 يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى  
 قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً  
 وَأَحَلَّتْ لِي الْمَغَانِمُ وَحُرِّمَتْ عَلَيَّ مَنْ  
 كَانَ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَيِّبَةً  
 مَسْجِدًا وَطَهْرًا وَبُرْعَبٌ مِنَّا عَدُونَا  
 مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ. ❷  
 جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 ”مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی  
 نبی کو نہیں دی گئیں۔ مجھ سے پہلے کوئی بھی نبی خاص اپنی  
 قوم کے لیے بھیجا جاتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کے لیے بھیجا  
 گیا۔ میرے لئے مالِ غنیمت حلال کیا گیا اور وہ مجھ سے  
 پہلے لوگوں پر حرام تھا۔ اور میرے لیے تمام زمین نماز اور  
 تیمم کے لیے پاکیزہ بنائی دی گئی ہے اور ہمارا دشمن ایک ماہ  
 کی مسافت سے ہم سے ڈرتا ہے۔ اور مجھے شفاعت دی  
 گئی ہے“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب مسح الحصى فی الصلاة (945) و الترمذی، ابواب الصلاة، باب  
 ماجاء فی کراهیة مسح الحصى فی الصلاة (379)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب التیمم، باب 1- (335) و مسلم کتاب المساجد، باب جعلت لی الارض مسجداً  
 و طهوراً (1163)

**فوائد:** ..... (۱) معلوم ہوا سابقہ انبیاء و امم کے برعکس یہ ہمارے نبی ﷺ امت کے لیے خصوصی اعزازات ہیں (۲) ایک ماہ کی مسافت پر دشمن کا ڈرنا اس دور میں چونکہ سفر اونٹوں پر یا پیادہ ہوا کرتے تھے اس لیے سفر ہفتوں مہینوں پر محیط ہوتے اسی حساب سے دشمن کی دوری کو بیان کیا گیا ہے یہ خوف تبھی ممکن ہے جب مسلمان جہاد کے لیے ہر وقت تیار اور اقدام پر تلے ہوں بزدلی اسلام میں ہے نہ ہی اس سے دشمن پر خوف مسلط کیا جاسکتا ہے۔

1430- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَا سَأَلْتُهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ .....

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَامَ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تُجْزِئُ الصَّلَاةَ فِي الْمَقْبَرَةِ قَالَ إِذَا لَمْ تَكُنْ عَلَى الْقَبْرِ فَتَعَمَّ وَقَالَ الْحَدِيثُ أَكْثَرُهُمْ أُرْسَلُوهُ . ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حمام اور قبرستان کے علاوہ تمام زمین مسجد ہے۔“ ابو محمد سے کہا گیا: ”قبرستان میں نماز کفایت کرے گی؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں اگر قبر پر نہ ہو۔“ اور انہوں نے کہا: اس حدیث کو اکثر لوگوں نے مرسل بیان کیا۔

**فوائد:** ..... (۱) نماز کے لیے جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے اس لیے جہاں پر گندگی ہو وہاں نماز نہیں ہوتی اس کے علاوہ پاک جگہوں میں سے حمام و قبرستان خارج ہیں (۲) صحیح قول کے مطابق تیرہ جگہوں پر نماز ممنوع ہے (1) گندگی کا ڈھیر (۲) ذبح خانہ (۳) مقبرہ (۴) راستے کے درمیان (۵) حمام (۶) اونٹوں کا باڑہ (۷) بیت اللہ کی چھت (۸) قبرستان کے رخ پر (۹) بیت الخلاء کی دیوار کی جانب جس ہر گندگی لگی ہو (۱۰) یہودیوں عیسائیوں کے عبادت خانے (۱۱) بتوں تصویروں کی جانب رخ کر کے (۱۲) مقام عذاب (۱۳) غضب شدہ زمین (نیل الاوطار)۔ واللہ اعلم

[112]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنِ الْبَابِلِ

اونٹوں اور بکریوں کے باڑوں میں نماز

1431- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ .....

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی المواضع التي لا تجوز فيها الصلوة (492) و الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء أن الأرض كلها مسجد إلا مقبرة والحمام (317)



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَأَعْطَانَ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَانَ الْإِبِلِ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کا وقت ہو جائے اور تم بکریوں کے احاطہ اور اونٹوں کے باڑے کے علاوہ کوئی جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے احاطہ میں تو نماز پڑھو مگر اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔“

**فوائد:** ..... (۱) اونٹوں کی خلقت چونکہ شیاطین سے ہوئی ہے (ابوداؤد) اس لیے ان کے باڑوں میں نماز سے روکا گیا ہے (۲) بکریوں کے باڑے میں نماز کی ادائیگی سے معلوم ہوتا ہے ما کول لحم جانور کے گوہر و پیشاب والے نشانات وغیرہ پر نماز ہو سکتی ہے (واللہ اعلم)

[113]..... بَابُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا

اس شخص کے متعلق جو اللہ کے لئے مسجد بنائے

1356- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يُبْنِيَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ. ❷

محمود بن لبید کہتے ہیں کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا۔ تو لوگوں نے اس بات کو برا سمجھا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے۔ اللہ اس کے لئے جنت میں اس جیسا گھر بنائے گا۔“

**فوائد:** ..... یہ انتہائی فضیلت کا حامل کام ہے لہذا اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ (واللہ

الموفق)

[114]..... بَابُ الرُّكْعَتَيْنِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھنا

1433- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَقَلِيحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ

❶ صحیح: الترمذی، کتاب ابواب الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة فی مرابض الغنم وأعطان الإبل (348-349) وابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات، باب الصلاة فی أعطان الإبل (728)

❷ صحیح: کتاب المساجد، مواضع الصلاة، باب (1190)4، والترمذی کتاب الصلاة، باب ماجاء فی فضل بنیاء المسجد (318)

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ.....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابوقتاده کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم  
إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُرْكَعْ میں سے کوئی شخص مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو  
رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ . ❶ رکعت پڑھے۔“

**فوائد:** ..... (۱) انہیں تحیۃ المسجد کہا جاتا ہے ان کی ادائیگی ضروری ہے اگر تو کوئی فرائض و سنن پڑھنے ہوں تو یہ ساتھ ادا ہو جائیں گی ورنہ ان کو الگ سے ادا کرنا ضروری ہے (۲) ان رکعتوں کا تعلق مسجد میں بیٹھنے سے ہے اگر بیٹھنے کا ارادہ نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں نیز بغیر رکعتوں کی ادائیگی کے آپ ﷺ سے منبر پر بیٹھنا بھی ثابت ہے۔ اور کعب بن مالک کی غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والی حدیث جو کہ بخاری میں ہے سے بھی بلا صلاۃ بیٹھنا درست معلوم ہوتا ہے اسی بناء پر جمہور نے اسے مستحب شمار کیا ہے (تحفۃ الاحوذی) بعض شیوخ اس کی فرضیت کے قائل ہیں یہ موقف راہ اعتدال سے ہٹا ہوا ہے۔ (واللہ اعلم)

[115]..... بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

1434- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ سُؤَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ أَوْ.....

أَبَا أَسِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ ابواسید انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
اللَّهُ ﷻ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ ”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ  
فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ لِيُقَلِّ اللَّهُمَّ نبی ﷺ پر سلام کہے اور کہے: ”اے اللہ! میرے لئے  
افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“ اور جب وہ باہر  
فَلْيُقَلِّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ نکلے تو کہے: ”اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا  
فَضْلِكَ . ❷ ہوں۔“

❶ صحیح: کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب تحية المسجد بركعتين..... (1651) و ابوداؤد، کتاب الصلاة،

باب ماجاء في الصلاة عند دخول المسجد (467)

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب (118) (1649) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فيما يقوله الرجل

عند دخوله المسجد (465)

## [116].... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبِرَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تھوکنے کی ممانعت

1435- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ.....

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ أَسَمِعْتَ  
أَنْسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبِرَاقُ  
فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ قَالَ نَعَمْ  
وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ①

شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ”کیا تو نے  
انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:  
”مسجد میں تھوکننا گناہ ہے۔“ اس نے کہا: ”جی ہاں اور اس  
کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔“

1436- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ  
الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فَإِنَّمَا يَنَاجِي رَبَّهُ أَوْ رَبَّهُ  
بَيْنَهُ وَيَبِينُ الْقِبْلَةَ فَإِذَا بَرَاقَ أَحَدَكُمْ  
فَلْيُصْطَقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ أَوْ  
يَقُولُ هَكَذَا وَبَرَاقَ فِي ثَوْبِهِ وَذَلِكَ  
بَعْضُهُ بَعْضٌ ②

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ  
جب نماز پڑھتا ہے تو اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔“ یا  
فرمایا: ”اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے  
لہذا تم میں سے جب کوئی تھوکننا چاہے تو وہ اپنی بائیں  
طرف یا اپنے قدم کے نیچے تھوکے یا اس طرح کرے اور  
انہوں نے اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کے ایک حصے کو  
دوسرے سے مل دیا۔“

1437- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ  
يَخْطُبُ إِذْ رَأَى نُحَامَةً فِي قِبْلَةِ  
الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ  
وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَبْلَ أَحَدِكُمْ إِذَا كَانَ فِي  
صَلَاتِهِ فَلَا يَبْرُقَنَّ أَوْ قَالَ لَا يَتَنَحَّضَنَّ ثُمَّ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی ﷺ خطبہ دے  
رہے تھے تو اچانک انہوں نے مسجد کے قبلے کی طرف  
ریخت دیکھا تو آپ مسجد والوں پر ناراض ہوئے اور فرمایا:  
”جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی  
طرف متوجہ ہوتا ہے اس لئے ہرگز تھوکننا یا آپ نے فرمایا:

① صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن البصاق فی المسجد فی الصلاة..... (1231) و ابو داؤد کتاب  
الصلاة، باب کراهیة البراق فی المسجد (475)

② متفق علیہ البخاری، کتاب الصلاة، باب لا یبصق عن یمینہ فی الصلاة (412) و مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن  
البصاق فی المسجد فی الصلاة (1230)

ہرگز نہ کھٹکھارے (بلغم یا اینٹ نہ پھینکے) پھر آپ نے اسے کھرپنے کا حکم دیا وہ جگہ کھرچ دی گئی، یا آپ نے وہاں کچھ لگانے کا حکم دیا تو وہ لگا دیا گیا۔“ حماد کہتے ہیں: ”مجھے معلوم نہیں ہے ”مگر یہ کہ آپ نے وہاں زعفران لگانے کا حکم دیا۔“

أَمَرَ بِهَا فَحُلَّتْ مَكَانَهَا وَأَمَرَ بِهَا فَلَطِطَتْ قَالَ حَمَادٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ بِزَعْفَرَانٍ ①

1438- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر ریخت دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے نکتری پکڑ کر اسے کھرچ ڈالا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی ناک صاف کرنا چاہے تو وہ اپنے سامنے نہ صاف کرے اور نہ ہی اپنے دائیں طرف وہ اپنے بائیں طرف یا اپنے قدم کے نیچے تھوکے۔“

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى نُحَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَصَدَةً وَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا تَنَحَّمْ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَحَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَيُصِصُّ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ ②

**نوٹ:**..... (۱) مسجد میں تھوکنے کا باعث ہے البتہ اسے چھپا دینا اور پر مٹی ڈال دینا اس کے کفارے کا باعث ہے جب کہ مسجدیں کچی ہوں (۲) حالت نماز میں سامنے تھوکنے حرام ہے البتہ بائیں طرف پاؤں کے نیچے یا رومال میں تھوکا جاسکتا ہے لیکن کچی مسجد کا خیال رہے آج کل جس طرح قالین اور صفوں کا اہتمام کیا جاتا ہے ایسی صورت میں مسجد میں تھوکنے سے احتراز برتنا چاہیے۔

[117]..... بَابُ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں سونے کے متعلق

1439- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغْبِرَةِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرَبِ بْنِ أَبِي

① متفق علیہ البخاری، کتاب الأذان، باب هل يلتفت لأمر ينزل به أويرى شيئاً أو بصاق في القبلة (753) ومسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب 13 (1224)

② متفق علیہ البخاری، کتاب الصلاة، باب حَلِكِ الْمُخَاطَةَ عَالِحِصِي مِنَ الْمَسْجِدِ (408) ومسلم، كتاب المساجد وفي مواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة وغيرها (1225)

الْأَسْوَدَ الدَّبَلِيَّ عَنْ عَمِّهِ .....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَانِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ قَالَ أَلَا أَرَأَيْكَ نَائِمًا فِيهِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ غَلَبَتْنِي عَيْنِي. ①

ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس آئے اور میں مسجد میں سویا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پاؤں سے ہلا کر فرمایا: ”کیا میں تمہیں مسجد میں سویا ہوا نہیں دیکھ رہا ہوں؟“ میں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھ پر نیند غالب آگئی تھی۔“

1440- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ .....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أُبَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا انْطَلَقَ بِي إِلَى بَنِي فِيهَا رِجَالٌ مُعَلَّقُونَ فَقِيلَ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى ذَاتِ الْيَمِينِ فَذَكَرْتُ الرُّؤْيَا لِحَفْصَةَ فَقُلْتُ فَصِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَصَّتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ رَأَى هَذِهِ قَالَتْ ابْنُ عُمَرَ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ الْفَتَى أَوْ قَالَ نَعَمْ الرَّجُلُ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ وَكُنْتُ إِذَا نِمْتُ لَمْ أَقُمْ حَتَّى أَصْبِحَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي اللَّيْلَ. ②

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میری بیوی نہیں تھی اور میں مسجد میں سویا کرتا تھا۔ تو میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ مجھے کوئی ایک کنویں کے پاس لے جایا گیا۔ جس میں چند آدمی لٹکے ہوئے تھے کہا گیا: ”اسے دائیں طرف لے جاؤ۔“ میں نے یہ خواب حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا میں نے اس سے کہا: یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کرنا اس نے آپ کے پاس خواب بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ خواب کس نے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: ”ابن عمر رضی اللہ عنہما نے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا نوجوان ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا آدمی ہے اگر رات کو نماز پڑھتا ہوتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”میں سوتا تھا تو جب تک صبح نہ ہوتی اٹھتا نہیں تھا۔“ راوی کہتا تھا: ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کے بعد رات کو مسلسل نماز پڑھتے رہے۔

① اسنادہ ضعیف

② متفق علیہ: البخاری، کتاب التہجد، باب فضل قیام اللیل (1121) ومسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل

عبدلہ بن عمر رضی اللہ عنہما (6361)

**فوائد:** ..... (۱) مسجد میں سونا جائز ہے اگرچہ آدمی بالغ ہی ہو (۲) تہجد گزاری آدمی کی اچھائی کی

علامت ہے۔

[118]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِنشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَالشِّرْيِ وَالْبَيْعِ

مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے اور خرید و فروخت کی ممانعت

1441- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَتَّاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ الضَّالَّةَ فَقُولُوا لَا أَدَى اللَّهُ عَلَيْكَ. ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی کو مسجد میں کوئی چیز بیچتے یا خریدتے ہوئے دیکھو تو تم اس سے کہو: اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔“ او جب تم کسی مسجد میں کسی کو گمشدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو کہو: اللہ تمہیں یہ چیز واپس نہ کرے۔“

**فوائد:** ..... (۱) مسجد میں خرید و فروخت حرام ہے البتہ اگر باہر سودا ہوا ہے تو مسجد میں چیز پکڑنے

میں کوئی حرج نہیں (واللہ اعلم) آج کل بے توجہی کی وجہ سے مساجد میں رسالے، دینی اخبارات اور کتب فروخت ہوتی ہیں جو کہ درست نہیں۔ (۲) شرعی احکام کے مخالف کو بدعا دینی جائز ہے (۳) مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان نہیں کرنا چاہیے۔

[119]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ حَمْلِ السَّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں ہتھیار لے کر جانے کی ممانعت

1442- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ أَسْمَعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ يَحْمِلُ نَبْلًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَمْسِكْ

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ بن دینار سے کہا: ”کیا تم نے جابر بن عبد اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی تیر لے کر مسجد سے گذرا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”ان کے پھلوں کو بند کرو۔“ عمرو بن

① صحیح مسلم، کتاب المساجد مواضع الصلاة، باب 18 (1260) وابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی کراہیة إنشاء الضالة فی المسجد (473)

نُصِرَ لَهَا قَالَتْ نَعَمْ ❶ • دینار نے کہا: ”جی ہاں۔“

**فوائد:** ..... مسجد میں اسلحے کو اس طرح لے کر پھرنا کہ جس سے نقصان کا اندیشہ ہوممنوع ہے۔

[120]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

1443- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....

عبداللہ بن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہما دونوں کہتے ہیں:   
بِالنَّبِيِّ ﷺ طَفِقَ يَطْرُحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَدِّثُ مِثْلَ مَا صَنَعُوا ❷ •

نبی ﷺ کے پاس ملک الموت آیا تو آپ ﷺ اپنا کپڑا منہ پر ڈالنے لگے جب آپ کا دم گھٹتا تھا تو کپڑے کو چہرے سے دور کرتے اور فرماتے: ”یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو۔ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔“ آپ ﷺ ان جیسے کام کرنے سے اپنی امت کو ڈرا رہے تھے۔“

**فوائد:** ..... (۱) موت کے وقت شدت آدمی کی بدبختی کی علامت نہیں (۲) قبروں کو سجدہ گاہ بنانا

باعث لعنت و ملامت ہے اگرچہ انبیاء کی قبریں ہی ہوں (و اللہ یہدی)

[121]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشْتِبَاكِ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ

مسجد کی طرف جاتے ہوئے تشبیک کی ممانعت

1444- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْقُرَّاءُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ.....

عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ الْخَنَّاطِ قَالَ أَدْرَكَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ بِالْبَلَاطِ وَأَنَا مُشَبَّكٌ بَيْنَ أَصَابِعِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

ابو ثمامہ رضی اللہ عنہ حنّاط کہتے ہیں مجھے کعب بن عجرہ ”بلاط“ جگہ پر ملے۔ اور میں نے انگلیوں میں تشبیک دی ہوئی تھی انہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب یاخذ نبصول النیل اذا مرّ فی المسجد (451) ومسلم، کتاب الأدب باب أمر من مرّ بسلاح فی مسجد أو سوق..... (6604)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب (436)55 ومسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن بناء المساجد علی القیور (1187)

قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا  
إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يُشْبِكُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. ❶  
سے کوئی شخص وضو کرے پھر مسجد کی طرف جانے کا ارادہ  
کرے تو وہ اپنی انگلیوں کو تشبیک نہ دے۔“

1445- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ .....  
عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَعَمَدْتَ إِلَى  
الْمَسْجِدِ فَلَا تُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِكَ  
فَإِنَّكَ فِي صَلَاةٍ. ❷

1446- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ  
الْمُقْبِرِيِّ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ  
الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى  
بَيْتِهِ فَلَا تَقُولُوا هَكَذَا يَعْنِي يُشَبِّكُ  
بَيْنَ أَصَابِعِهِ. ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو  
کوئی وضو کرے پھر مسجد کی طرف جانے کا ارادہ کرے تو وہ  
نماز میں ہی ہوتا ہے حتیٰ کہ اپنے گھر واپس آجائے۔ لہذا تم  
اس طرح نہ کرو یعنی اپنی انگلیوں کے درمیان کنگھی نہ  
لگاؤ۔“

**فوائد:** ..... تشبیک ہوتا ہے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا جائز ہے البتہ حالت  
نماز میں منع ہے اسی طرح نماز کے لیے وضوء کر کے جاتے ہوئے چونکہ آدمی نماز میں ہوتا ہے (دیکھیے 1445  
اس لیے اس وقت یہ ممنوع ہے۔

[122]..... بَابُ فَضْلِ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ

اس آدمی کی فضیلت جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے

1447- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

- ❶ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الہدی فی المشی الی الصلاة (562) و الترمذی، کتاب المواقیت، باب  
ما جاء فی کراهیة التشبیک بین الأصابع فی الصلاة (386)
- ❷ حسن سابق ولا حق: تعلیق ملاحظہ کیجئے۔
- ❸ صحیح: ابن خزیمہ (446) و الترمذی کتاب الصلاة باب ماجاء فی کراهیة التشبیک بین الأصابع فی الصلاة (382)



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي مَضَلَّةِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ مَا لَمْ يَقُمْ أَوْ يُحَدِّثْ تَقْوَلُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمَهُ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جب تک اپنے مصلی (جائے نماز) میں۔ جہاں اس نے نماز پڑھی رہتا ہے فرشتے اس کے لئے مسلسل دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھے۔ یا وہ بے وضو نہ ہو۔ فرشتے کہتے ہیں: ”اے اللہ! اسے بخش دے اے اللہ! اس پر رحم کر۔“

**فوائد:** ..... نماز پڑھ لینے کے بعد جگہ بدلنے کی بجائے اسی جگہ بیٹھنا انتہائی فضیلت کا حامل ہے ان آسان اعمال کے ذریعے فرشتوں کی دعاؤں کا حصول باعث خیر و برکت اور نجات ہے۔ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس عظیم سعادت سے محروم رہنا یقیناً بہت بڑی محرومی ہے۔ (اللهم و ففنا لهذا)

[123]..... بَاب فِي تَزْوِيقِ الْمَسَاجِدِ

مسجدوں کو مزین کرنے کا بیان

1448- أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقْرَأُ السَّاعَةَ حَتَّى يَبْأَهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ مسجدوں کے متعلق لوگ فخر کریں۔“

**فوائد:** ..... (۱) مسجدوں کی بیجا زیب و زینت پسندیدہ نہیں ہے بلکہ سادگی اختیار کرنا اولیٰ ہے (۲) مسجدوں کی حصول تقرب کا ذریعہ بنانے کی بجائے ان پر فخر قیامت کی نشانی اور باعث نشانی ہے۔ آج کل مساجد کے ذمہ داران ان مبارک عبادت گاہوں کا اپنی جاگیر سمجھتے ہیں بابرکت مال کو فضول ڈیکوریشن پراڑا دینا اور دوسری مساجد کے مقابلہ میں اترا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

[124]..... بَاب الصَّلَاةِ إِلَى سُتْرَةٍ سترے کی طرف نماز پڑھنا

1449- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عْتِيْبَةَ قَالَ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة و انتظار الصلاة (1507) و ابو داؤد، کتاب الصلاة باب فضل القحور فی المسجد (369)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی بناء المسجد (449) و النسائی، کتاب المساجد، باب المباحة فی

المساجد (688)

سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْبَطْحَاءِ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنزَةٌ وَإِنَّ الظَّنَّ لَتَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ. ❶

ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت بطحاء کی طرف تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے لکڑی تھی عورتیں آپ ﷺ کے سامنے سے گزرتی تھیں۔

1450- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ تُرَكِّزُ لَهُ الْعَنَزَةَ يُصَلِّيُ إِلَيْهَا. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے لکڑی گاڑی جاتی تھی کہ آپ اس کی طرف نماز پڑھیں۔

**فوائد:** ..... (۱) نمازی کا اپنے سامنے کوئی چیز گاڑھ لینا یا کسی کے پیچھے ہو جانا یہ سترہ اس کا نماز میں اہتمام ضروری ہے اس کے بغیر نماز میں نقص آتا ہے (۲) اگر سترہ سامنے ہو تو سترے کے آگے سے کسی کا گزرنا نقصان دہ نہیں۔

### [125]..... بَابُ فِي دُنُوِّ الْمُصَلِّيِ إِلَى السُّتْرَةِ

نمازی کا سترے کے قریب ہونا

1451- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ. ❸

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے اگر انکار کرے تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔“

**فوائد:** ..... (۱) نمازی کے لیے اتنی حرکت جائز ہے کہ وہ گزرنے والے کو روکے (۲) یہ بھی ممکن ہے جب آگے سترہ ہو گا اور نہ تھوڑی دور سے گزرنے والے کے پیچھے بھاگنے سے تو یہ رہا اس لیے نہ تو بلا سترہ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس (186) و مسلم، کتاب الصلاة، باب سترة المصلی (1122)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب سترة المصلی (1115) و ابوداؤد کتاب الصلاة، باب ما یسترا لمصل (687)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب یرد المصلی من مرین یدیہ (509) و مسلم، کتاب الصلاة، باب منع الماریین یدی المصلی (1128)



حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن صامت کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”جس آدمی کے آگے کجاوے کی لکڑی کی مانند کوئی چیز نہ ہو تو گدھے اور سیاہ کتے اور عورت کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔“ عبداللہ بن صامت کہتے ہیں: میں نے کہا: سیاہ کتے میں کوئی بات ہے جو سرخ اور زرد میں نہیں؟ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح پوچھا جیسے تو نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”سیاہ کتا شیطان ہے۔“

أَخْبَرَنِي حَمِيدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَمَا خَرَةَ الرَّجُلِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ قَالَ قُلْتُ فَمَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَصْفَرِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ. ❶

**فوائد:** ..... (۱) اس روایت کو اس کے ظاہر پر محمول کرنا ہی اولیٰ ہے جیسا کہ امام ابن قیم رحمہ اللہ البانی رحمہ اللہ اور اکثر علماء اس جانب گئے ہیں امام البانی رحمہ اللہ (صحیح) میں ایک روایت لائے ہیں جس کے الفاظ میں ”تُعَادُ“ کے ساتھ صراحت ہے کہ نماز دوہرائی جائے گی (واللہ اعلم) (۲) ابوداؤد میں عورت کے حائض بالغ کی قید ہے۔

### [129]..... بَابُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ

#### نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

1455- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ .....  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُنْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ يَعْنِي عَلِيَّ أَتَانِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِمِنَى أَوْ بِعَرَفَةَ فَمَرَرْتُ عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ عَنْهَا وَتَرَكْتُهَا تَرَعَى وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں اور فضل گدھے پر سوار ہو کر گئے اور نبی ﷺ منیٰ یا عرفہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں ایک صف کے پاس سے گزرا اور ایک صف کے پاس اتر کر گدھے کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا میں اس صف میں داخل ہو گیا۔“

**فوائد:** ..... اس حدیث یہ استدلال کرنا کہ گدھے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹی صحیح نہیں کیونکہ امام

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب قدمایستر المصلی (1137) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب ما یقطع الصلاة

(702)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب سترۃ الإمام سترۃ عن خلفہ (493) و مسلم، کتاب الصلاة، باب سترۃ

المصلی (1124)

بخاری رحمہ اللہ نے اس پر باب باندھا ہے (سُتْرَةُ الْإِمَامِ سِتْرَةٌ مِنْ خَلْفِهِ) امام کو سترتہ پیچھے والوں کا سترتہ ہے جب نمازیوں کے آگے سترتہ موجود ہے تو سترے کے آگے گزرنے والی کوئی بھی چیز نقصان دہ نہیں جس طرح (1449) حدیث میں ہے کہ آپ کی سترے کے آگے سے عورتیں گزر رہیں تھیں لہذا سترے کے آگے سے گزرنے والی کوئی بھی چیز نماز میں خرابی کا باعث نہیں۔ مسئلہ تب بنے گا جب کوئی نمازی اور سترے کے درمیان سے گزرے گا۔

[130]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت

1456- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ.....

بسر بن سعید کہتے ہیں کہ ابو جحیم انصاری نے مجھے زید بن خالد جہنی کے پاس بھیجا کہ میں ان سے پوچھوں کہ انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے متعلق نبی ﷺ سے کیا سنا؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص چالیس... کھڑا رہے تو اس بات سے بہتر ہے کہ وہ نمازی کے سامنے سے گزرے۔“ انہوں نے کہا: ”میں نہیں جانتا چالیس سال یا مہینے یاد دن۔“

عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أُرْسِلُنِي أَبُو جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَيْنِيِّ أَسْأَلُهُ مَا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَقُومَ أَحَدُكُمْ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ قَالَ فَلَا أَذْرِي سَنَةً أَوْ شَهْرًا أَوْ يَوْمًا. ❶

1457- أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ.....

بسر بن سعید کہتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی نے انہیں ابو جحیم کے پاس بھیجا تا کہ وہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے متعلق نبی ﷺ سے کیا سنا؟ ابو جحیم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر

أَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَيْنِيِّ أُرْسِلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ

❶ صحیح: ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة، باب المرورین بیدی المصلی (944) ومسلم، کتاب الصلاة، باب منع

المرارین بیدی المصلی (507) ما بعد بدوک رقم

فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ  
يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا  
عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ  
خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو  
النَّضْرِ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا  
أَوْ سَنَةً. ❶

نمازی کے سامنے سیگورنے والا جانتا کہ اس کے متعلق  
اسے کیا عذاب ہوگا تو اس کے سامنے سے گزرنے سے یہ  
بہتر سمجھتا کہ چالیس.... تک بیٹھا رہے۔“ ابو نضر کہتے ہیں:  
”مجھے نہیں معلوم چالیس دن مہینے یا سال۔“

**فوائد:**..... نمازی کے آگے سے گزرنا نہایت معیوب فعل ہے جس پر سزا کی وعید سنائی گئی ہے۔ اس  
سے جس قدر ہو سکے احتیاط برتنی چاہیے۔

### [131]..... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

1458- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ هُوَ ابْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ  
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي سَلْمَانَ الْأَعْرَقِيُّ قَالَ .....  
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا كَأَلْفِ  
صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ  
الْحَرَامَ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ تمام  
مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار نماز سے بہتر ہوتا ہے۔“

1459- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ .....  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ  
أَلْفِ صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو  
نماز میری اس مسجد میں پڑھی جائے وہ مسجد حرام کے علاوہ  
اور مسجدوں میں پڑھنے سے ہزار درجہ افضل ہے۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب اثم المارین یدی المصلی (510) ومسلم، کتاب الصلاة، باب منع  
المارین یدی المصلی (1132)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینہ، باب فضل صلاة فی مسجد مکة والمدینہ  
(1190) ومسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلاة بمسجد لی مکة والمدینہ (3361)

## الْحُرَامُ . ❶

1460- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ .....  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي مَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحُرَامَ . ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو نماز میری اس مسجد میں پڑھی جائے وہ مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں پڑھنے سے ہزار درجہ افضل ہے۔“

**فوائد:** ..... (۱) معلوم ہوا مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار گنا زیادہ ہے البتہ یہ ثواب فرائض کے ساتھ خاص ہے نوافل گھر میں ہی افضل ہیں اگرچہ مکہ ہو یا مدینہ (۲) فی ”مسجدی هذا“ کے متعلق امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مناسب یہی ہے کہ اس سے آپ کے زمانے والی مسجد مراد ہونہ کہ جو بعد میں اضافہ کیا گیا ہے خصوصاً جو آپ ﷺ نے ”هذا“ کے لفظ سے تائید کی ہے (فتح الباری)

[132]..... بَابُ لَا تُشَدُّ الرَّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ  
 تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مقام کی طرف سفر نہیں کرنا چاہے

1461- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ .....  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُشَدُّ الرَّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْكُعْبَةِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى . ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین مساجد کے علاوہ کسی اور مقام کی طرف (ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے خانہ کعبہ میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔“

**فوائد:** ..... ان تین مساجد کے علاوہ ثواب کی نیت سے کسی مسجد یا مزار کی طرف سفر کرنا حرام ہے چاہے کوئی کتنا ہی ذی مرتبت کیوں نہ ہو۔

[133]..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلْمِ

اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے کی فضیلت

1462- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُيُسَةَ عَنْ جُنَادَةَ عَنْ

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل الصلاة، بمسجدى مكة والمدينة (3366) وابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب ماجاه فى فضل الصلاة فى المسجد الحرام ومسجد النبى ﷺ (1405) ❷ صحيح: سابقه تخریج دیکھئے۔  
 ❸ متفق عليه: البخارى، كتاب فضل الصلاة فى مسجد مكة والمدينة (1189) ومسلم، كتاب الحج، باب لانشد الرجال الا الى ثلاثة مساجد (3371)

مَكْحُولٍ عَنِ أَبِي إِدْرِيسَ .....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ  
ابودرداء کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رات  
مَشَى فِي ظُلْمَةٍ لَيْلٍ إِلَى صَلَاةِ آتَاهُ  
کے اندھیرے میں نماز (مسجد) کی طرف جائے اللہ تعالیٰ  
اللَّهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝“  
قیامت کے دن اسے روشنی دیں گے۔“

**فوائد:** ..... دنیاوی مشقت اخروی راحت کا باعث ہے فجر و عشاء ان دو نمازوں کا منافقوں پر  
بھاری ہونے کا سبب ان میں پائی جانے والی مشقت ہی ہے جب کہ انکی تاریکیاں و مشقتیں مؤمنین کے لیے  
راحت و روشنی کا باعث ہے۔

[134]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کی ممانعت

1463- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ .....

أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا  
ابودرداء کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ  
يَزَالُ اللَّهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ مَا لَمْ  
تعالیٰ (نماز کی حالت میں) مسلسل بندے کی طرف متوجہ  
يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ أَنْصَرَفَ  
رہتا ہے جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے۔ جب وہ اپنا چہرہ  
عَنْهُ ۝“  
پھیرتا ہے تو اللہ بھی اپنی توجہ پھیر لیتا ہے۔“

**فوائد:** ..... نماز میں ضرورت کی بناء پر گردن موڑے بغیر جھانکنا اگرچہ جائز ہے لیکن متوجہ رہنا  
انتہائی باعث سعادت ہے کیونکہ اللہ براہ راست بندے کے سامنے ہوتا ہے اور اس پیاری ہستی سے منہ یا  
نظریں پھیرنا اسکی بے قدری کے مترادف ہے (العیاذ باللہ)

[135]..... بَابُ أَيِّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ

کونسی نماز افضل ہے؟

1464- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي  
عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمِيرٍ اللَّيْثِيِّ .....

① صحیح بالشواہد

② اسنادہ ضعیف ولكن له شواہد احمد 5/175، و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب الالتفات فی الصلاة (909)



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ لَا  
شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ  
مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ  
طُولُ الْقِيَامِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ  
قَالَ جُهْدُ مَقْلٍ قِيلَ فَأَيُّ الْهَجْرَةِ  
أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ  
عَلَيْكَ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ  
مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ  
قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ عَقَرَ  
جَوَادُهُ وَأَهْرِيْقَ دَمُهُ. ❶

عبداللہ بن حبشی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا:  
کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”شک و  
شبہ کے بغیر اللہ پر ایمان لانا اور ایسا جہاد کرنا جس میں  
خیانت نہ ہو۔ اور ایسا حج جس میں گناہ نہ ہو۔“ پوچھا گیا  
کونسی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لمبا  
قیام۔“ کہا گیا: کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے  
فرمایا: ”جو غریب کی کمائی سے کیا گیا ہو۔“ کہا گیا: کونسی  
ہجرت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان چیزوں کو  
چھوڑ دینا جو اللہ نے تجھ پر حرام کیں۔“ کہا گیا کونسا جہاد  
افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنی جان اور مال  
کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرے۔“ کہا گیا کونسی شہادت  
افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے گھوڑے کی  
ٹانگیں کاٹ دی جائے اور خود جان سے مار دیا جائے۔“

**فوائد:** ..... (۱) مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو افضل قرار دیا گیا ہے جیسا کہ پیچھے نماز کو اس کے  
وقت پر پڑھنے کو افضل گردانا گیا ہے۔ جب کہ اس حدیث میں جہاد و حج کو افضل الاعمال کہا گیا ہے معلوم ہوتا  
ہے کہ یہ حالت اور افراد کے اعتبار سے ہے کسی حالات میں کوئی عمل افضل ہوتا ہے اور کسی بندے کے لیے  
کوئی عمل افضل ہوتا یعنی جس میں اس کی سستی جھلکتی آپ اسی کام کو اسکے لیے بہتر قرار دیتے (۲) زیادہ سجدوں  
کی بجائے لمبا قیام زیادہ فضیلت کا باعث ہے (۳) صدقے میں مال کی زیادتی نہیں بلکہ خلوص افضل ہے۔

[136]..... باب فَضْلِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ

فجر اور عصر کی نماز کی فضیلت

1465- حَدَّثَنَا عَفَّانُ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ.....

❶ صحیح: احمد 411/3، و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب ای الأعمال افضل (1449) والنسائی، کتاب الزکاة، باب

جهد المقل (2525)

أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْبُرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ مَا الْبُرْدَيْنِ قَالَ الْغَدَاةُ وَالْعَصْرُ ①

ابوموسیٰ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دونوں ٹھنڈی نمازیں پڑھے جنت میں داخل ہوگا۔“ ابو محمد کہا گیا: ”دو ٹھنڈی نمازیں کونسی ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”فجر اور عصر۔“

1466- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ عَنِ جَدِّهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي جِوَارِ اللَّهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي جَارِهِ وَمَنْ صَلَّى الْعَصْرَ فَهُوَ فِي جِوَارِ اللَّهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي جَارِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِذَا أَمِنَ وَلَمْ يَفِ فَقَدْ غَدَرَ وَأَخْفَرَ ②

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہوگا لہذا تم اللہ کی پناہ میں ہونے سے بدعہدی نہ کرو۔ اور جس نے عصر کی نماز پڑھی وہ بھی اللہ کی پناہ میں ہوگا لہذا تم اللہ کی پناہ میں ہونے سے بدعہدی نہ کرو۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”جب اللہ نے اس کو پناہ دی اور کسی نے اس کے وعدے کو پورا نہ کیا تو بے شک اس نے دھوکا دیا اور بدعہدی کی۔“

**فوائد:** ..... ابو محمد رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فجر و عصر کی ادائیگی سے بندہ جب اللہ کی پناہ میں آ گیا تو لازماً اب کسی چیز کا خوف خدشہ نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بقیہ کاموں سے اب چھٹی ہے بلکہ پناہ میں آنے کے جو عہد و پیمان ہیں انہیں پورا کرنا بھی لازم ہے مثلاً دوسرے فرائض چاہے ان کا تعلق حقوق اللہ سے یا حقوق العباد سے۔

[137]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ دَفْعِ الْأَخْبَثَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

پاخانہ اور پیشاب روک کر نماز پڑھنے کی ممانعت

1467- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَّاسَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

① متفق عليه: البخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب فضل صلاة الفجر (574) ومسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاحی الصبح والعصر والمحافظة عليهما (1436)

② اسنادہ جید: اگر ابراہیم کا جد سالم البربر ہو تو ورنہ اللہ ہی بہتر جانے بہر حال اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَأَرَادَ الرَّجُلُ الْخَلَاءَ فَاِبْدَأُ بِالْخَلَاءِ. ❶  
 عبد اللہ بن ارقم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کا وقت ہو جائے اور آدمی بیت الخلاء میں جانا چاہے تو اسے بیت الخلاء میں پہلے جانا چاہئے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا نماز میں ہر حاجت سے فارغ ہو کر اطمینان سے خالی الذہن ہو کر داخل ہونا

چاہیے۔

[138]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

1468- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سِيرِينَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا. ❷  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ آدمی کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔“

**فوائد:** ..... لہذا دوران نماز کوخوں پر ہاتھ رکھنا منع ہے۔

[139]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا

عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کی ممانعت

1469- أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ أَبِي الْمُنْهَالِ الرَّيَّاحِيِّ.....

عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا. ❸  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور بعد میں باتیں کرنے کو برا سمجھتے تھے۔“

**فوائد:** ..... (۱) عشاء سے پہلے سونے سے نماز کے فوت ہونے کا خدشہ ہے اس لیے یہ ممنوع ہے

(۲) عشاء کے بعد باتیں مکروہ ہیں البتہ علمی محافل یا خیر کی حاصل باتوں میں کوئی حرج نہیں جب کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنی خالہ کے ہاں رات گزارنے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ (فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب ایصلی الرجل وهو حاقق (88) والترمذی کتاب الطہارۃ، باب ماجاء اذا اقيمت الصلاة (142)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمل فی الصلاة (1220) ومسلم، کتاب المساجد، باب کراهۃ الاختصار فی الصلاة (1218)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال (541) ومسلم، کتاب المساجد، باب استحباب التبکیر بالصبح فی اول وقتها وهو لتغلیس (1462)

ثُمَّ رَقَدَ) آپ ﷺ نے کچھ دیر گھر والوں سے باتیں کیں اور پھر سو گئے (مندابی عوانہ) اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے رات گئے تک باتیں کرتے رہتے (احمد: صحیح)

[140]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ دُخُولِ الْمُشْرِكِ الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ

مشرك کے لئے مسجد الحرام میں داخل ہونے کی ممانعت

1470- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ نَائِبِ الْبِزَارِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

محرراپنے والد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں علی بن ابی طالب کے ساتھ تھا جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں (مکہ کی طرف) بھیجا، انہوں نے چار باتیں بلند آواز سے پکار کر کہیں حتیٰ کہ ان کی آواز بیٹھ گئی خبردار! مومن کے علاوہ کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا، اور ہرگز کوئی مشرک اس سال کے بعد حج نہ کرے، اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے، اور جس کا رسول اللہ ﷺ سے عہد تھا اس کی مدت چار مہینے ہے، جب چار مہینے گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ مشرکوں سے بری ہے۔“

عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَادَى بِأَرْبَعٍ حَتَّى صَهَلَ صَوْتُهُ أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَحْجُّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدٌ فَإِنَّ أَجَلَهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ فَإِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ. ①

**فوائد:**..... (۱) آج کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے یہ اس آیت کے موافق ہے ﴿أَنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾ کہ مشرک نجس ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آویں۔ لہذا اب مشرکوں کا کسی حال میں حرم میں داخل ہونا جائز نہیں (۲) اگر ادیان باطلہ والوں سے عہد و پیمان ہوں تو ان کو اعلانیہ اپنی جرات کا بتایا جائے گا نہ کہ اچانک ان سے براءت کا اظہار کر کے تو ان کے ساتھ محاذ کھول لیے جائے۔

[141]..... بَابُ مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ بِنَجْوَى كَوْمَازٍ كَمَا حَكَّمُ دِيَا جَائِ

1471- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ

① متفق عليه: البخاری، کتاب الصلاة، باب ما یستمر من العورة (369) ومسلم، کتاب الحج، باب لا یحج مشرک ولا یطوف بالبيت عریان (3274)

بْنِ مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ.....

عبدالمکک بن ربیع بن سمرۃ اپنے والد اور وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سات سال کے بچے کو نماز سکھاؤ اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھے تو اس کو مارو۔“

حَدَّثَنِي عَمِي عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سُبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرِ. ①

**فوائد:** ..... (۱) معلوم ہوا بچے کی تربیت کا عمل اسکی بلوغت سے قبل ہی شروع کر دیا جائے گا تاکہ بلوغت کے بعد وہ بھٹکنے نہ پائے (۲) نیک تربیت کے لیے بچوں کو مارنا بھی درست ہے اور یہ مارنا ظلم نہیں ہے بلکہ عین پیار ہے اگر آپ نے نہ مار کر ہمیشہ کے لیے بچے کو نماز چور بنا دیا تو آپ نے بہت ظلم کیا۔

[142]..... بَابُ أَيِّ سَاعَةٍ تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ

کس وقت میں نماز پڑھنی ممنوع ہے

1472- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ.....

موسیٰ بن علی کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر سے سنا انہوں نے کہا: ”تین وقت ایسے ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع کرتے تھے۔ جس وقت سورج طلوع ہوتا ہے چمکنے والا حتیٰ کہ بلند ہو جائے اور جس وقت دوپہر ہوتی ہے حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے اور جب سورج غروب ہونے کے لئے بھٹکتا ہے حتیٰ کہ غروب ہو جائے۔“

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نُقْبَرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمَ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيِّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ. ②

**فوائد:** ..... غروب و طلوع آفتاب اور زوال کے وقت نماز کا پڑھنا ممنوع ہے طلوع و غروب کے

① حسن: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب متى يؤمر العلام بالصلاة (494) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء متى يؤمر الصبی بالصلاة (407)

② صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الأوقات التي نهى عن الصلاة فيها (1926) و ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها (3192)

متعلق آتا ہے کہ اس وقت شیطان اپنے سینگ سورج کے سامنے کر دیتا ہے جیسا کہ الفاظ ہیں (فشاء نھا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنِي الشَّيْطَانِ) (متفق علیہ) اور اسی طرح زوال بارے آتا ہے (حَيْثُ تَلِدُ تَسْجُرُ جَهَنَّمَ..... مسلم) اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے لہذا ان اوقات میں نماز کے ساتھ مردوں کو دفنانا بھی منع ہے۔

1473- أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مَرْضِيٌّ فِيهِمْ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عَمْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. ①

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے اچھے لوگوں نے بیان کیا جن میں عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب بھی ہیں۔ ان سب سے اچھے میرے نزدیک عمر رضی اللہ عنہ ہی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اور نہ عصر کے بعد کوئی نماز ہوتی ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔“

**فوائد:** ..... سابقہ تین اوقات کے علاوہ ان دو وقتوں میں بھی نماز پڑھنا منع ہے ہاں فجر و عصر کے بعد اگر فرض یا سبب کی نماز ہو تو وہ پڑھی جاسکتی ہے جیسے تحیۃ المسجد سجدۃ تلاوة وغیرہ۔

[143]..... بَابُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا بیان

1474- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَمَسْرُوقًا يَشْهَدَانِ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا شَهِدَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهَا يَوْمًا إِلَّا صَلَّى هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے اسود بن یزید اور مسروق دونوں سے سنا کہ وہ دونوں عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کے متعلق گواہی دی کہ: ”کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس ہوں اور یہ دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یعنی عصر

① متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس۔ ومسلم کتاب صلاة المسافرين باب الأوقات التي نهى عن الصلاة فيها (1918)

کے بعد۔“

تَعْنِيَنَّ بَعْدَ الْعَصْرِ . ❶

**فوائد:** ..... مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ عصر کے بعد نوافل کی ادائیگی درست ہے بعض علماء نے بخاری میں ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث (لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيَّبَ الشَّمْسُ) عصر کے بعد غروب شمس تک کوئی نماز نہیں سے استدلال کرتے ہوئے اسے آپ ﷺ کا خاصہ قرار دیا ہے جب کہ راجح بات یہی ہے جو کہ اس حدیث سے ظاہر ہو رہی ہے ابوداؤد میں صحیح سند سے ہے کہ ”آپ ﷺ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا الا یہ کہ سورج ابھی بلند ہو یعنی جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا تب تک نماز جائز ہے جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ ثابت ہے (مجمع الزوائد) لہذا عصر کے بعد جب تک سورج بلند و روشن ہو کوئی بھی نماز ادا کرنا جائز ہے خواہ فوت شدہ فرض نماز ہو یا سنت ہو یا نفل ہو یا نماز جنازہ (عون المعبود)

1475- أَخْبَرَنَا قُرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَعْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ .....  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ . ❷  
بعد دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔“

1476- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَسْحَجِ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ .....

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریم کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما بن ازر اور مسور بن مخزمہ نے ان کو نبی ﷺ کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور انہوں نے کہا: کہ انہیں ہم سب کی طرف سے سلام کہنا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ عصر کے بعد کی دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أُرْسِلُوا إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلِّمْ عَلَيْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أَخْبَرْنَا أَنَّكَ تَصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الصلاة، باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت ونحوها (593) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين باب معرفة الركعتین التین کان یصلیہما (1934)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب المواقیب، باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت ونحوها (591) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين باب معرفة الركعتین اللتین کان یصلیہما النبی بعد العصر (1932)

کہتے ہیں: کہ میں عمر بن الخطابؓ کے ساتھ لوگوں کو ان (دور کعتوں کے پڑھنے) پر مارا کرتا تھا۔“ کریب کہتے ہیں: میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اور میں نے ان کو ان کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے کہا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو۔“ میں نے ان لوگوں کے پاس جا کر عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات بیان کی تو انہوں نے اسی بات کے لئے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان سے منع کرتے ہوئے سنا پھر ان کو میں نے یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ ﷺ کا ان دور کعتوں کے پڑھنے کا واقعہ یہ ہے: ”آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی پھر گھر آئے اور میرے پاس انصار قبیلہ سے بنو حرام کی چند عورتیں تھیں۔ آپ ﷺ وہ دو رکعتیں پڑھنے لگے میں نے آپ کے پاس ایک لڑکی کو بھیجا میں نے اس سے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر کھڑی ہونا اور کہنا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو ان دور کعتوں سے منع کرتے ہوئے سنا اور اب میں آپ کو وہی دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں اگر آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔“ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس لڑکی نے ایسا ہی کیا آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوامیہ کی بیٹی! تو نے مجھ سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق پوچھا میرے پاس عبدالقیس کے لوگ اپنی قوم کی طرف سے اسلام کی خبر

النَّاسَ عَلَيْهِمَا قَالَ مُرَيْبٌ فَذَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أُرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمَّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أُرْسَلُونِي إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمَّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأُرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَّةُ فَقُلْتُ قَوْمِي بِخَبِّهِ فَقَوْلِي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ أَسْمَعَكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَأَيْتَ تَصَلِّيَهُمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَقَالَتْ فَفَعَلْتِ الْجَارِيَّةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرْتُ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَنَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ سُبُلُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ أَنَا أَقُولُ بِحَدِيثِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ



الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. ①

لائے انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا یہ وہی دو رکعتیں تھیں۔“ ابو محمد سے اس حدیث کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ”میں عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کا قائل ہوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور نہ ہی فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز ہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا آپ ﷺ نے عصر کے بعد رکعات کی ابتداء قضا کی دینے سے کی پھر اپنی عادت کے مطابق اس پر دوام اختیار کر لیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے کہ عصر کے بعد قضا کی دی جاسکتی ہے جیسا کہ (باب مَا يُصَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا) سے ظاہر ہے۔

[144]..... بَاب فِي صَلَاةِ السَّنَةِ

سنت نماز کے متعلق

1477- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ. ②

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ”نبی ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے تھے اور عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے۔“

1478- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ الثَّقَفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَنَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ.....

① متفق عليه: البخاری، کتاب السہو، باب اذا كلم وهو يصلي فأشار بيده واستمع (1223) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين باب معرفة الركعتين اللتين كان (1930)

② متفق عليه: كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها (937) ومسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (2037)

نبی ﷺ کی بیوی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ”جو مسلمان آدمی فرض کے علاوہ روزانہ بارہ رکعات پڑھے گا اس کے لئے جنت میں ایک گھر ہو گا یا آپ نے فرمایا: اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔“ ام حبیبہ کہتی ہیں: ”اس کے بعد میں ہمیشہ بارہ رکعات پڑھتی رہی۔“ عمرو اور نعمان نے بھی اسی طرح کہا۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ الْفَرِيضَةِ إِلَّا لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَوْ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ مَا بَرِحْتُ أُصَلِّيَهُنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرُو مِثْلَهُ وَقَالَ النُّعْمَانُ مِثْلَهُ. ①

**فوائد:** ..... دن میں فرائض کے علاوہ یہ بارہ سنتیں جنہیں سنن رواتب بھی کہا جاتا ہے ان پر دوام دخول جنت کا سبب ہے ترمذی میں اس کی تفصیل کچھ یوں ہے 4 ظہر سے پہلے اور 2 اس کے بعد۔ پھر 2 مغرب اور 2 عشاء کے بعد اور 2 فجر سے قبل لہذا انکا انتہائی خیال رکھنا چاہیے نیز ظہر سے قبل 2 رکعتوں کا ذکر بھی آتا ہے (دیکھئے گذشتہ حدیث)

1479- أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِيِّ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ. ②

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔“

[145]..... بَابِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کا بیان

1480- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ.....

① صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب فضل السنن الراقية قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددهن (1693) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب تفریح ابواب التطوع و رکعات السنة (1250)  
② صحیح البخاری، کتاب التهجید، بال رکعتان، قبل الظهر (1182) و ابو داؤد، کتاب الصلاة باب تفریح ابواب التطوع و رکعات (1253)

عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ ہر اذان اور اقامت کے لئے جو پڑھنا چاہئے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ . ❶

1481- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ .....

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مؤذن نمازِ مغرب کیے لیے اذان کہتا تو رسول اللہ ﷺ کے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اٹھتے اور ستونوں کی طرف جلدی سے جاتے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ باہر آتے تو وہ لوگ اسی حالت میں ہوتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ کم ٹھہرتے تھے۔“

سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَقُومُ لُبَابُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتَّى يَخْرُجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ كَذَلِكَ قَالَ وَقَلَّ مَا كَانَ يَلْبَسُ . ❷

**فوائد:** ..... مغرب کی نماز کو جلدی ادا کرنے کا حکم ہے لیکن اتنی بھی جلدی نہ ہو کہ 2 رکعتیں ہی نہ پڑھی جاسکیں آپ ﷺ کے فرمان اور صحابہ کے عمل سے یہ مسئلہ بخوبی حل ہو جاتا ہے کہ مغرب کی جماعت سے قبل سنن کا اہتمام سنت نبوی ﷺ ہے۔

[146]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں میں قرأت کرنا

1482- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدٍ .....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان دو رکعتوں میں ہلکی قرأت کرتے تھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے قل یا ایہا الکفرون اور قل هو اللہ احد کا ذکر کیا۔ سعید کہتے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْفِي مَا يَقْرَأُ فِيهِمَا وَذَكَرْتُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب کم بین الأذان والإقامة ومن ينتظر الإقامة (624) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب بین کل اذانین صلاة (1937)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب کم بین الأذان والإقامة ومن ينتظر الإقامة (625) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب الركعتین قبل صلاة المغرب (1935)

سَعِيدٌ فِي رُكْعَتِي الْفَجْرِ ❶ ہیں: ”یعنی کہ فجر کی دو سنتوں میں۔“

**فوائد:** ..... (۱) فجر کی سنتوں کو ہلکا پڑھنا سنت نبوی ﷺ ہے (۲) آپ ﷺ ان میں سورۃ اخلاص اور الکافرون پڑھتے۔

1483- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ.....

حَدَّثْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا أُدْخَلُ فِيهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. ❷

حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ فجر طلوع ہونے کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے تھے اور اس وقت میں نبی ﷺ کے پاس نہیں جاتی تھی۔

1484- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.....

عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ أَدَانِ الصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحُ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ. ❸

نبی ﷺ کی بیوی حفصہ بیان کرتی ہیں: ”جب مؤذن صبح کی نماز سے فارغ ہوتا تھا اور صبح ہوتی تھی تو رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے پہلے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔“

1485- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رُكْعَتَيْنِ وَأَخْبَرْتُهُ حَفْصَةَ أَنَّهَا كَانَ يُصَلِّي إِذَا أَضَاءَ الصُّبْحُ رُكْعَتَيْنِ. ❹

سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ: ”جب صبح ہو جاتی تھی تو آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔“

❶ صحیح: شرح معانی الآثار للطحاوی 297/1، باب القراءة فی رکعتی الفجر

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب الأذان بعد الفجر (618) ومسلم کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب

رکعتی سنة الفجر (1673)

❸ صحیح: سابقہ تزخیر دیکھئے۔

❹ صحیح: سابقہ تزخیر دیکھئے۔

**فوائد:** ..... جمع کے بعد آپ ﷺ چار رکعتیں ادا کرتے تھے (صحیح ترمذی) گھر میں جا کر دو

پڑھتے جیسا کہ (1477) میں وضاحت سے گزر چکا ہے۔

[147]..... بَابُ الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا

1486- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي

النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ لَمَّا كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي بِهَا وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر سے پہلے

جب دو رکعتیں پڑھتے تھے، تو اگر آپ کو کوئی ضرورت ہوتی

تو اس کے متعلق مجھ سے بات کر لیتے۔ ورنہ نماز کے لئے

چلے جاتے۔“

[148]..... بَابُ فِي الاَضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کے بعد لیٹنا

1487- أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُخْرُجُ مَعَهُ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ عشاء سے لے کر فجر

تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام

پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ جب مؤذن

اذان سے فارغ ہوتا تو دو ہلکی سی رکعتیں پڑھتے تھے۔ پھر

لیٹتے تھے حتیٰ کہ آپ کے پاس مؤذن آتا اور آپ اس کے

ساتھ جاتے تھے۔

**فوائد:** ..... (۱) عشاء سے فجر تک کے درمیانی وقفے میں کسی وقت بھی نماز تہجد ادا کی جاسکتی ہے

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ في الليل (1721) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب في صلاة الليل (1340)

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ في الليل (1715) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب في صلاة الليل (1337)

(۲) دو، دو رکعتیں کر کے نوافل کی ادائیگی مستحب ہے (۳) فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا مستحب ہے بلکہ ترمذی میں صحیحاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حکم دیا ”فَلْيَضْطَجِعْ“ لہذا اس سنت کو اپنانا چاہیے اور بھولوں کو بتانا چاہیے۔ (واللہ الموفق)

[149]..... بَابُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھنی چاہئے  
1488- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ. ❶  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا فرض کی جماعت کھڑی ہو جائے تو اپنی نماز چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے کیونکہ جب فرمان رسول ﷺ کے مطابق نماز ہوتی ہی نہیں۔  
1489- أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷  
عطاء بن یسار ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہلی حدیث کی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

1490- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ.....

عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ  
ابن بحینہ کہتے ہیں: ”جماعت کھڑی ہوئی تو نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ تو جب نبی ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ اس آدمی کے

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب كراهة الشروع من نافلة بعد شروع المؤذن (1642) و ابوداؤد، کتاب الصلاة باب اذا ادرك الإمام لم يصل ركعتي الفجر (1266)  
❷ صحیح: سابقہ ترجمہ دیکھئے۔

لَا تَبِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: "پاس جمع ہو گئے۔" نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: "کیا تو صبح کی چار رکعتیں پڑھتا ہے؟" ❶

**فوائد:** ..... "اُتْصَلِيَ الصُّبْحَ أَرْبَعًا" کے لفظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے فجر کی جماعت کھڑے ہو جانے کے بعد سنتیں نہ چھوڑنے کو ناپسند کیا لہذا ایسے ناپسندیدہ کام کو چھوڑ دینا ہی افضل ہے خصوصاً جب فجر کے فرضوں کے بعد سنتیں پڑھنے کی اجازت موجود ہو جیسا کہ آپ ﷺ نے قیس بنی النضر و صبح کے فرائض کے بعد سنن پڑھنے کی اجازت دی (ترمذی: صحیح)

1491- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ .....  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا  
أَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا  
الْمَكْتُوبَةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِذَا كَانَ فِي  
بَيْتِهِ فَأَلْبِثْ أَهْوَنُ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرضوں کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں۔" ابو محمد کہتے ہیں: "جب اپنے گھر میں ہو تو کچھ حرج نہیں۔"

### [150]..... بَابُ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ

دن کے شروع میں چار رکعتوں کے متعلق

1492- أَخْبَرَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ بَرْدِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرَّةٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ قَيْسِ الْجَدَامِيِّ .....  
عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارِ الْعَطْفَانِيِّ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ابْنُ آدَمَ  
صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ  
أُخْفِكَ آخِرَهُ. ❸

نعیم بن حمار عطفانی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے ابن آدم میرے لئے دن کے شروع چار رکعتیں پڑھ، میں شام تک (تیر کاموں کے لئے) تجھے کفایت کر جاؤں گا۔"

**فوائد:** ..... یہ نماز چاشت کی چار رکعتوں کا بیان ہے چاشت کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سے لے کر زوال سے قبل تک رہتا ہے اور اس میں دو سے آٹھ تک رکعتیں ادا کی جاسکتی ہیں جیسا کہ آگے آرہا ہے

- ❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة (663) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن (1646)
- ❷ صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔
- ❸ حسن: ابو داؤد، کتاب التطوع، باب صلاة الضحیٰ (1289)

نیز اس کوٹھی، اشراق، اوامین مختلف ناموں سے پکارا گیا ہے معلوم ہوا کہ چاشت کی نماز اللہ سے اپنے کاموں میں مدد کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ نیز جسم انسانی پر لازم ہونے والے صدقے کی ادائیگی کا باعث بھی ہے۔ (وقفنا لله لذلك)

### [151]..... بَابُ صَلَاةِ الضَّحَى

#### چاشت کی نماز

1493- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ أَنبَأَنِي قَالَ.....

سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضَّحَى غَيْرَ أُمَّ هَانِي فَإِنَهَا ذَكَرْتُ أَنَّهُ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ قَالَتْ وَلَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتَمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. ❶

ابن ابویلی کہتے ہیں کہ ام ہانی کے علاوہ ہم سے کسی نے بیان نہیں کیا اس نے نبی ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ام ہانی نے بیان کیا: ”آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ان کے گھر غسل کر کے آٹھ رکعات پڑھیں۔“ ام ہانی کہتی ہیں: ”اس سے ہلکی نماز پڑھتے ہوئے میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ صرف رکوع و سجود پورے کرتے تھے۔“

**فوائد:** ..... (۱) ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا علی رضی اللہ عنہما کی بہن ہیں (۲) معلوم ہوا کہ صلاۃ الضحیٰ کی آٹھ رکعتیں بھی

ادا کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح بارہ کا ذکر بھی آتا ہے لیکن وہ روایت ضعیف ہے۔

1494- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ.....

سَمِعْتُ أُمَّ هَانِي بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تُحَدِّثُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ بِنْتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَذَلِكَ ضَحَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ام ہانی بنت ابوطالب بیان کرتی ہیں: ”وہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس گئیں تو آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ غسل کر رہے تھے۔ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک کپڑے سے آپ پر پرہہ کئے ہوئے تھیں۔ ام ہانی کہتی ہیں: وہ چاشت کا وقت تھا میں نے آپ کو سلام کیا رسول اللہ ﷺ نے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب نفضیر الصلاة، باب من تطوع فی السفر فی غیر دبر الصلوات و قبلها (1103) و مسلم،

کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة الضحی..... (1664)



فرمایا: ”یہ کون ہے؟“ تو میں نے کہا: ”میں ام ہانی ہوں۔“ جب آپ اپنے غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور آپ ایک کپڑا اوڑھے ہوئے تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے بھائی کا ارادہ ہے کہ وہ ہمیرہ کے فلاں لڑکے کو قتل کرے گا جسے میں نے پناہ دی ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ام ہانی! جسے تو نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔“

مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِي قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ اُيُوبَ اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجْرَتْهُ فَلَانَ بَنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ اَجْرْنَا مَنْ اَجْرْتَ يَا اُمَّ هَانِي ۱۰

1495- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ .....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب نے تین باتوں کی وصیت کی جنہیں میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا: ”سونے سے پہلے وتر پڑھنا اور ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھنا اور چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا اَدْعُهُنَّ حَتَّى اَمُوتَ الْوَتْرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ وَصَوْمَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَمِنْ الضَّحَى رَكْعَتَيْنِ ۱۰

**فوائد:** ..... اس حدیث سے مندرجہ ذیل باتوں کا ثبوت ملا (۱) اگر بیداری کا خدشہ ہو تو وتر ادا کر کے سونا بہتر ہے (۲) ہر مہینے میں تین روزے یعنی ایام بیض کے عربی مہینے کی 13، 14، 15 تاریخ کا یہ راتیں چاند کی وجہ سے چونکہ روشن ہوتی ہیں اس لیے انہیں ایام بیض سے تعبیر کیا جاتا ہے نیز نیکی کا ثواب چونکہ 10 گنا تک ملتا ہے تو گویا تین روزوں کا ثواب تیس روزوں کی صورت میں ملا ہے لہذا ان کا پابند صوم الدھر یعنی زمانے بھر کا روزے دار ٹھہرتا ہے۔ (۳) چاشت کی کم از کم دو رکعتیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ (۴) کوئی حلیل، دلی دوست اپنے دوست کو عظیم المنفعت و المرتبت کام کی ہی وصیت کرے گا لہذا ان فلاح دارین کا سبب بننے والے کام کو اپنانے کی حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے (واللہ المستعان)

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الغسل، باب التستر فی الغسل عن الناس (280) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحی ..... (1666)

② صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب صلاة الضحی فی الحضر (1178) والنسائی، کتاب قیام اللیل، باب الحث علی الوتر قبل النوم (1676)

[152]..... بَاب مَا جَاءَ فِي الْكَرَاهِيَةِ فِيهِ

### چاشت کی نماز کی ممانعت

1496- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحَى فِي سَفَرٍ وَلَا

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز سفر و حضر میں کبھی نہیں پڑھی۔“

حَضَرَ. ①

1497- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ

فَضَالَةَ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ

عبدالرحمن بن ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے

رَأَى أَنَسًا يُصَلُّونَ صَلَاةَ الضُّحَى

چند لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا انہوں نے

فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَيُصَلُّونَ صَلَاةَ مَا

کہا: ”یاد رکھو یہ لوگ وہ نماز پڑھ رہے ہیں جو نہ رسول اللہ

صَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا عَامَّةُ

ﷺ نے پڑھی اور نہ آپ کے عام صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔“

أَصْحَابِهِ. ②

**فوائد:**..... سابقہ صریح اولتہ سے معلوم ہوا کہ صلاۃ الضحیٰ آپ ﷺ کا معمول اور وصیت تھی لہذا

کسی کام سے عدم واقفیت اس کے ثبوت پر اثر انداز نہیں ہو سکتی اور شریعت میں مثبت، نافی پر مقدم ہوتا ہے لہذا اہل اثبات کو ترجیح دی جائے گی نافی کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

[153]..... بَاب فِي صَلَاةِ الْأَوَائِبِنَ

### چاشت کی نماز کا بیان

1498- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں

خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ بَعْدَ طُلُوعِ

کے پاس تشریف لائے تو وہ سورج طلوع ہونے کے بعد

① متفق علیہ: البخاری، کتاب التہجد، باب تحریص النبی ﷺ علی صلاة اللیل والنوافل من غیر ایجاب (1128)

ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحی (1659)

② صحیح: احمد/5/45، والنسائی فی الکبری (478)

الشَّمْسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمَضَتْ الْفِصَالُ. ❶  
 نماز پڑھ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اوابین کی نماز کا وقت ہے جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا چاشت کی نماز کا ایک نام صلاة الاوابین بھی ہے ”اوابین“ کہتے ہیں بہت زیادہ رجوع کرنے والے کو تو 10-11 بجے کے قریب جب دھوپ میں شدت آنا شروع ہوتی اور اونٹنی کے بچے کے پاؤں جلنے لگتے ہیں یہ وقت چونکہ غفلت کا ہوتا ہے لوگ اپنے معمولات میں مشغول ہو چکے ہوتے۔ اس لیے اس وقت نماز ادا کرنا انتہائی ہمت کا کام ہوتا ہے اسی لیے اس وقت کو ترجیح دی گئی ہے۔

[154]..... بَاب صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى

رات اور دن کی نماز میں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنا چاہئے

1499- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَعَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيِّ الْأَزْدِيِّ .....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى وَقَالَ أَحَدُهُمَا رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ. ❷  
 ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 ”رات اور دن کی نقلی نماز دو دو رکعتیں پڑھنا چاہئے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا نوافل کو دو، دو کر کے پڑھنا افضل ہے سوائے ظہر کی پہلی چار رکعتوں کے کہ ان کو اکٹھا ادا کرنا مستحب ہے جیسا کہ ترمذی میں اس کی صراحت مذکور ہے۔

[155]..... بَاب فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

تہجد کی نماز کے متعلق

1500- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ .....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
 مَثْنَى فَبَادَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ  
 ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے تہجد کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ”دو دو رکعت ہے اور جب تم میں سے کوئی شخص صبح ہونے

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الأوابین حين ترمض الموصال (1744)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة الليل مثنى مثنى (1326)



میں نے کہا: میں باہر نہیں جاؤں گا حتیٰ کہ یہ دیکھ لوں کہ آیا یہ شخص جانتا ہے کہ جنت پر ختم کرتا ہے یا طاق پر؟ جب وہ فارغ ہوا تو میں نے کہا: ”اللہ کے بندے! کیا تو جانتا ہے کہ تو نے جنت پر ختم کیا ہے یا طاق پر؟ اس نے کہا: اگر میں نہیں جانتا تو اللہ تو جانتا ہے، پھر اس نے کہا: میں نے اپنے خلیل ابو القاسم رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اللہ کی رضا کے لیے ایک سجدہ کرے گا اللہ کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا اور اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ مٹا دے گا۔“ میں نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے تو کون؟ اس نے کہا ”میں ابو ذر رضی اللہ عنہ ہوں۔“ اخف بن قیس کہتے ہیں: ”پھر میں نے اپنے آپ کو کزور سمجھنے لگا۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا بلا حصر رکعات کی ادائیگی درست ہے۔

[158]..... باب فی سجدۃ الشکر

سجدہ شکر کے متعلق

1503۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ رَجَاءٍ.....

شعناء کہتی ہیں: میں نے ابن ابی اوفیٰ کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور انہوں نے کہا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مکہ کے فتح ہو جانے یا ابو جہل کو قتل کئے جانے کی خوشخبری ملی تو آپ نے چاشت کی دو رکعات پڑھیں۔“

حَدَّثَنَا شُعْنَاءُ قَالَتْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى صَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الصُّحْحَى رَكَعَتَيْنِ جِئِنَ بُشِّرَ بِالْفَتْحِ أَوْ بِرَأْسِ أَبِي جَهْلٍ . ①

**فوائد:** ..... کسی بڑی کامیابی یا فتح پر جشن، اظہار تکبر کی بجائے ہمیں اسلام کی تعلیمات سے مزید عاجز بن جانے اللہ کا شکر بجالانے اور اس کی نعمتوں کے اقرار کرنے کا سبق ملتا ہے۔ لہذا خوشی کے موقع پر اس عظیم رب کے سامنے عجز و انکساری کی حدوں کو چھوتے ہوئے سربسجود ہو جانا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

① صحیح: احمد 5/162، و عبد الرزاق (3561)

② حسن ان شاء الله: ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة و السنۃ فیہا، باب ماجاء فی الصلاة و السجدة عند الشکر (1391)

## [159]..... بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ

غیر کے لئے سجدہ کرنے کی ممانعت

1504- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْأَزْرَقُ عَنْ شَرِيكَ عَنْ حُصَيْنِ عَنِ

الشَّعْبِيِّ.....

قیس بن سعد کہتے ہیں کہ میں حجرہ گیا تو لوگوں کو دیکھا وہ اپنے رئیس کو سجدہ کرتے ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم بھی آپ کو سجدہ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں کیونکہ اللہ نے عورتوں پر ان کے شوہروں کے بہت حقوق مقرر کئے ہیں۔“

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْجُدُ لَكَ فَقَالَ لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقِّهِنَّ. ①

**فوائد:**..... (۱) کسی کے سامنے جھکنا، سجدہ ریز ہونا خلاف اسلام ہے (۲) شوہر کو بیوی پر انتہائی

حقوق حاصل ہیں اور اس کے ذمے شوہر کی اطاعت لازم ہے۔

1505- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا جِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ.....

ابو بريدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیں تو میں آپ کو سجدہ کروں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔“

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَدْنُ لِي فَلَا سَجْدَ لَكَ قَالَ لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. ②

## [160]..... بَابُ السُّجُودِ فِي النَّجْمِ

سورہ نجم میں سجدہ کرنا

1506- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ.....

① حسن: ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی حق الزوج علی المرأة (2140)

② حسن: تقدیم، تخریجہ سابقاً

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ إِلَّا شَيْخٌ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَى فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا ①

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ نے سورہ نجم پڑھی تو اس میں سجدہ کیا تمام لوگوں نے سجدہ کیا مگر ایک بوڑھے نے نکلریوں کی مٹی لے کر اسے پیشانی سے لگا لیا اور کہا: ”مجھے یہی کافی ہے۔“

**فوائد:** ..... (۱) سورۃ نجم میں سجدہ ثابت ہوا (۲) سجدہ تلاوت کے لیے وضو ضروری نہیں کیونکہ لامحالہ مجلس میں سبھی کا با وضو ہونا ضروری نہیں۔ نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی بلا وضو سجدہ کر لیا کرتے تھے (۳) عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نکلریاں اٹھا کر پیشانی سے لگانے والا شیخ بعد میں کفر کی حالت میں مقتول ہوا۔

### [161]..... بَابُ السُّجُودِ فِي ص

#### سورة ص میں سجدہ کرنا

1507- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هَلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَرَأَ صَ فَلَمَّا مَرَّ بِالسُّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ وَقَرَأَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا بَلَغَ السُّجْدَةَ تَيَسَّرْنَا لِلْسُّجُودِ فَلَمَّا رَأَى أَنَا قَالَ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةٌ لِنَبِيِّ وَلِكِنِّي أَرَاكُمْ قَدْ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلْسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا. ②

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ”ایک دن رسول اللہ ﷺ نے انہیں خطبہ دیا تو سورۃ ص پڑھی جب سجدہ پر آئے تو اتر کر سجدہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور آپ نے اس کو دوسری بار پڑھا جب سجدہ پر پہنچے تو ہم سجدہ کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو ایک نبی کی توبہ ہے مگر میں تمہیں سجدہ کے لئے تیار دیکھتا ہوں تو آپ نے اتر کر سجدہ کیا ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔“

**فوائد:** ..... یہ سجدہ کے استحباب پر دلیل ہے کہ سورۃ ص کا سجدہ لازم نہیں۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب سجود القرآن، باب ماجاء فی سجود القرآن و سنتها (1067) و مسلم، کتاب

المساجد، باب السجود التلاوة (1297)

② صحیح بالمتابعه ابوداؤد، کتاب سجود القرآن، باب سجود فی (ص) (1410)

1508- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ.....

عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ فِي  
الشُّجُودِ فِي ص لَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ  
الشُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
سَجَدَ فِيهَا. ❶

عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۃ ص کے  
سجدے کے متعلق فرمایا: ”یہ ضروری سجدوں میں سے نہیں  
ہے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سورۃ میں سجدہ  
میں کرتے ہوئے دیکھا۔“

[162]..... بَابُ الشُّجُودِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

سورة اذا السماء انشقت میں سجدہ کرنا

1509- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ  
يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقِيلَ  
لَهُ تَسْجُدُ فِي سُورَةٍ مَا يُسْجَدُ فِيهَا  
فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يَسْجُدُ فِيهَا. ❷

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابو ہریرہ کو ”اذا السماء  
انشقت“ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے  
کہا: آپ اس سورۃ میں سجدہ کرتے ہیں جس میں سجدہ نہیں  
کیا جاتا؟ تو انہوں نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو  
اس سورۃ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔“

1510- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ  
يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ  
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرَأَيْتَ تَسْجُدُ فِي إِذَا  
السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقَالَ لَوْ لَمْ أَرِ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ سَجَدَ فِيهَا لَمْ أُسْجِدْ. ❸

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ”اذا السماء  
انشقت“ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: ابو  
ہریرہ! میں آپ کو ﴿اذا السماء انشقت﴾ میں سجدہ  
کرتے دیکھتا ہوں؟ تو انہوں نے کہا: ”اگر میں نے رسول  
اللہ ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو  
میں سجدہ نہ کرتا۔“

❶ صحیح البخاری، کتاب سجود القرآن، باب سجدة (ص) (1069) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب السجود فی  
(ص) (1409)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب سجود القرآن (1299)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب سجود القرآن، باب سجدة (اذا السماء انشقت) (1074) و مسلم، کتاب المساجد،  
باب سجود القرآن (1300)



1511- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي ابُو هريرة رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ”نبی ﷺ نے ”اِذَا السَّمَاءُ انشقت“ میں سجدہ کیا تھا۔

[163]..... بَابُ السُّجُودِ فِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

سورة اقراء باسم ربك میں سجدہ کرنا

1512- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشقتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.....

ابو هريرة کہتے ہیں: ”ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ سورۃ انشقاق اور سورۃ علق میں سجدہ کیا۔“

[164]..... بَابُ فِي الَّذِي يَسْمَعُ السُّجْدَةَ وَلَا يَسْجُدُ

اس شخص کے متعلق جو سجدہ سن کر سجدہ نہیں کرتا

1513- أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيظٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا.....

زيد بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس سورۃ نجم پڑھی تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

**فوائد:**..... مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ سجدہ تلاوت مستحب ہے جیسا کہ جمہور نے کہا ہے نیز عمر رضی اللہ عنہ سے بخاری میں آتا ہے کہ انہوں نے جمعہ میں سورۃ نحل پڑھی اور منبر سے اتر کر سجدہ کیا جبکہ اگلے جمعے

① صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

② صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب سجود التلاوة (1301) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب السجود فی (اذا السماء انشقت) و (اقراء) (1407)

③ صحیح البخاری، کتاب سجود القرآن، باب من قرأ السجدة ولم يسجد (1073) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب من لم ير السجود فی المفصل (1404)

پڑھی تو سجدہ نہ کیا اور فرمایا لوگو! ہمیں ان سجدوں کا حکم نہیں ملا لہذا جو کرے گا اس کے لیے ثواب جب کہ نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔

### [165].....بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی (تہجد کی) نماز کا طریقہ

1514- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ فِي سُبْحَتِهِ بِقَدْرِ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ لَمْ اضْطَجِعَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُخْرِجَ مَعَهُ. ①

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ عشاء اور فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ہر دو رکعت میں سلام پھیرتے تھے۔ اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ اور آپ ﷺ اپنی نقلی نماز میں اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ تم لوگ سر اٹھانے سے پہلے پچاس آیات پڑھ لو پھر جب مؤذن اذان سے فارغ ہوتا تو آپ ﷺ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے پھر لیٹ جاتے حتیٰ کہ آپ کے پاس مؤذن آتا آپ اس کے ساتھ جاتے تھے۔“

**فوائد:**..... (۱) تہجد کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر فجر تک ہے جبکہ افضل رات کا آخری وقت ہی ہے۔ جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ سے ”فَأَنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ“ آخر رات کی نماز کو حاضر ہوا گیا ہے اور یہ افضل ہے (مسلم) (۲) یہ دو، دو رکعتیں کر کے پڑھی جائے گی (۳) ایک وتر ادا کرنا درست و روا ہے (۴) تہجد کی نماز گیارہ رکعت آپ ﷺ کا معمول تھی اگر تیرہ کا بھی ذکر آتا ہے لیکن اکثر معمول گیارہ کا ہی تھا۔ (۵) تہجد میں لمبے قیام کے ساتھ ساتھ لمبا سجدہ بھی مستحب ہے۔

1515- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ ابِوَسَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كُنْتُمْ تَقْرَأُونَ فِي صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

① متفق علیہ: (1487) میں یہ گزر چکی ہے۔

اللہ ﷺ کی تہجد کی نماز کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: ”نبی ﷺ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے آٹھ رکعتیں دو، دو رکعتیں پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔ اور نماز صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے۔“

صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَبُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْبَدَايِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ. ❶

**فوائد:** ..... ثابت ہوا تہجد میں تیرہ رکعات بھی ادا کی جاسکتی ہیں اس طرح کہ دو رکعتیں وتر کے بعد ہوں فجر کی سنتوں کے علاوہ نیز عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی مروی ہے کہ تیرہ رکعتیں صبح کی سنتوں سمیت ہوں (مسلم و بخاری)

1516- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ.....

زرارہ بن اوفی کہتے ہیں کہ سعد بن ہشام اپنی بیوی کو طلاق دے کر مدینہ گئے تاکہ اپنی زمین بیچ کر گھوڑوں اور ہتھیاروں کے لئے دے دیں۔ تو وہ انصار کی ایک جماعت سے ملے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم میں سے چھ آدمیوں نے اس بات کا ارادہ کیا تو آپ نے ان کو منع کر دیا اور فرمایا: ”کیا میری پیروی تمہارے لیے بہترین نمونہ نہیں ہے؟ پھر وہ بصرہ میں آئے تو انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ وہ عبد اللہ بن عباس سے ملے اور ان سے وتر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو رسول اللہ ﷺ کے وتر کو سب سے زیادہ جانتا ہے میں نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ انہوں نے کہا: وہ ام المؤمنین عائشہ ہیں تم ان کے پاس جا کر ان سے

عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَأَتَى الْمَدِينَةَ لِبَيْعِ عَقَارِهِ فَيَجْعَلُهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ فَلَقِيَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا أَرَادَ ذَلِكَ سِتَّةً مِنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَنْعَهُمْ وَقَالَ أَمَا لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ ثُمَّ إِنَّهُ قَدِمَ الْبَصْرَةَ فَحَدَّثَنَا أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوَتْرِ فَقَالَ أَلَا أَحَدَيْتُكَ بِأَعْلَمِ النَّاسِ يُوْتِرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ بَلَى قَالَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلَهَا ثُمَّ أَرْجَعُ إِلَيَّ فَحَدَّثَنِي بِمَا تَحَدَّثْتُكَ

❶ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ في الليل (1721) و ابوداؤد، كتاب

الصلاة باب في صلاة الليل (1340)

پوچھو پھر میرے پاس لوٹ کر آنا اور وہ بیان کرنا جو وہ تیرے پاس بیان کریں۔ میں حکیم بن افرح کے پاس گیا میں نے اس سے کہا: میرے ساتھ ام المؤمنین حضرت عائشہ کے پاس جاؤ انہوں نے کہا میں ان کے پاس نہیں جاتا، میں نے دوگروہوں (معاویہ و علی رضی اللہ عنہما) میں سے کسی کے بھی تعاون سے ان کو منع کیا تھا لیکن وہ نہیں رکیں۔ میں نے کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ تم ضرور چلو۔ ہم دونوں نے جا کر سلام کیا۔ انہوں نے حکیم کی آواز پہچان لی اور انہوں نے کہا یہ کون ہے؟ میں نے کہا: ”سعد بن ہشام۔“ انہوں نے کہا: ”کون ہشام؟“ میں نے کہا: ”ہشام بن عامر“ انہوں نے کہا: ”کیسا اچھا آدمی تھا احد کے دن شہید ہو گیا۔“ میں نے کہا: ”ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق خبر دیں۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں انہوں نے کہا: ”وہی رسول اللہ ﷺ کا اخلاق ہے۔“ میں نے چاہا کہ اٹھ کر کھڑا جاؤں اور مرتے دم تک کسی سے کوئی بات نہ پوچھوں پھر مجھے تہجد یاد آگئی تو میں نے کہا: ”ہمیں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے قیام کے متعلق بتائیے انہوں نے فرمایا کیا تم نہیں ”يَأْتِيهَا الْمَزْمَلُ“ پڑھتے میں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے فرمایا تو یہ قیام رسول اللہ ﷺ کا تھا سورت کا اول حصہ نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اتنا قیام کیا حتیٰ کہ ان کے قدم پھول گئے۔ اور سورۃ کا آخر حصہ سولہ ماہ تک آسمان میں رکا رہا

فَأْتَيْتُ حَكِيمَ بْنَ أَفْلَحٍ فَقُلْتُ لَهُ انْطَلِقْ مَعِيَ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنِّي لَا آتِيهَا إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ هَذِهِ الشَّيْعَتَيْنِ فَأَبَتْ إِلَّا مُضِيًّا قُلْتُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا انْطَلَقْتُ فَانْطَلَقْنَا فَسَلَّمْنَا فَعَرَفْتُ صَوْتِ حَكِيمٍ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا قُلْتُ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نَعَمْ الْمَرْءُ قَبِلَ يَوْمَ أَحَدٍ قُلْتُ أَخْبَرِينَا عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّهُ خُلِقَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلُ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى الْحَقِّ بِاللَّهِ فَعَرَضَ لِي الْفَيَامُ فَقُلْتُ أَخْبَرِينَا عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمَزْمَلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّهَا كَانَتْ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْزَلَ أَوَّلَ السُّورَةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ وَحُبِسَ آخِرُهَا فِي السَّمَاءِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ أَنْزَلَ فَصَارَ قِيَامَ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ أَنْ كَانَ فَرِيضَةً فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلُ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى الْحَقِّ بِاللَّهِ فَعَرَضَ لِي الْوَيْتَرُ فَقُلْتُ أَخْبَرِينَا

پھر نازل ہوا تو تہجد فرض ہونے کے بعد نفل ہو گئی۔“ پھر میں نے چاہا کہ اٹھ جاؤں اور مرتے دم تک کسی سے کچھ نہ پوچھوں پھر مجھے وتر یاد آگئے تو میں نے ان سے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کے وتر کے متعلق کچھ بتائیے تو انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ جب سوتے تھے تو اپنی مسواک میرے پاس رکھ دیتے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ کو اٹھنے کی توفیق دیتا۔ آپ نو رکعت پڑھتے تھے۔ آٹھویں رکعت میں بیٹھ کر آپ اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا کرتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے تھے اور سلام نہیں پھیرتے تھے۔ حتیٰ کہ نویں رکعت میں بیٹھ کر اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا مانگتے۔ اور اس طرح سلام پھیرتے تھے کہ ہم سنتے تھے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ میرے بیٹے! یہ گیارہ رکعات ہوئیں۔ جب آپ بوڑھے ہو گئے اور فرہ ہو گئے تو سات رکعتیں پڑھتے چھٹی میں اٹھ جاتے اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا کرتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہیں پھیرتے تھے۔ پھر ساتویں میں بیٹھتے تو اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا کرتے۔ پھر سلام پھیرتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ اے میرے بیٹے! یہ نور کعتیں ہوئیں اور جب نبی ﷺ پر مرض یا نیند غالب آ جاتا تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھتے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی عبادت کو اختیار کرتے تو اس پر بیٹگی کرنا پسند کرتے۔ اور نبی ﷺ نے کبھی رات بھر آرام نہیں کیا اور نہ ہی ایک رات میں قرآن مکمل کیا اور

عَنْ وَتَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَامَ وَضَعَ سِوَاكَهُ عِنْدِي فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ فَيَصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي التَّاسِعَةِ فَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَيَلْتَكِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَمَلَ اللَّحْمَ صَلَّى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ فَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي السَّابِعَةِ فَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ تِسْعَ يَا بُنَيَّ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكَعَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ خُلُقًا أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهِ وَمَا قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً حَتَّى يُصْبِحَ وَلَا قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ فَاتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ صَدَقْتَ أَمَا إِنِّي لَوُ

كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَشَافَهَتَهَا مُشَافَهَةً  
 قَالَ فَقُلْتُ أَمَا إِنِّي لَوُ شَعَرْتُ أَنَّكَ لَا  
 تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ ❶

نہ ہی رمضان کے علاوہ کسی پورے ماہ کے روزے رکھے۔“ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ”انہوں نے آپ کو سچ بیان کیا اگر میں ان کے پاس جاتا تو میں خود ان سے مسائل پوچھتا۔“ سعد کہتے ہیں: میں نے کہا: ”اگر میں جانتا ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے تو میں آپ سے بیان نہ کرتا۔“

**فوائد:** ..... یہ دلیل ہے کہ قیام اللیل کی رکعات اکٹھی بھی ادا کی جاسکتی ہیں وہ اس طرح کہ صرف آخری سے قبل رکعت میں تشہد بیٹھا جائے پھر آخری رکعت میں (واللہ الموفق)

[166]..... بَابُ أَيِّ صَلَاةِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ

کون سے وقت میں رات کی نماز افضل ہے؟

1517- أَحْبَبْنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَشِيرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ  
 أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ الصَّلَاةُ  
 فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 فرض نماز کے بعد افضل نماز وہ ہوتی ہے جو رات کے  
 حصوں میں پڑھی جائے یا ادا کی جائے۔“

**فوائد:** ..... نوافل میں سے سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو تہجد کے نوافل ہیں کیونکہ مخلص و مقربین کے علاوہ کسی اور کے لیے ان کی ادائیگی ناممکن ہے اس لیے اللہ رات کے آخری پہران سے رابطے کے وقت خود آسمان دنیا پر آ جاتا ہے اور محبت و محبوب میں راز و نیاز شروع ہو جاتے ہیں۔ (اللسم اجعلنا منسجم)

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جامع صلاة اللیل (1736) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی صلاة اللیل (1342)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم (2748) و ابو داؤد، کتاب الصوم، باب صوم المحرم (2429)

[167]..... بَابُ إِذَا نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ

جب کوئی رات والے عمل سے سو جائے

1520. حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور ابو عبداللہ اغردونوں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں دونوں کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارا رب جس کا نام بابرکت ہے ہر رات کو جب رات کے آخری تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر اتر کر فرماتا ہے: ”کوئی ہے مجھ سے دعا کرنے والا میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے دوں؟ حتیٰ کہ فجر ہو جاتی ہے۔“

**فوائد:**..... (۱) اخیر رات کو تہجد کی ادائیگی افضل ہے (۲) اللہ تعالیٰ بذات خود عرش سے آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اسے ماننا ضروری جبکہ تاویل، انکار، یا تمثیل حرام ہے (۳) رب بزرگ و برتر اس قدر عظیم ہونے کے باوجود کس قدر رحیم ہے کہ خود آکر آوازیں لگاتا ہے جبکہ حضرت انسان کتنا غافل و بد قسمت ہے کہ قاضی الحاجات کے خود آنے پر بھی اپنی حاجات پیش حل نہیں کروا سکتا (واللہ الموفق)

1521. أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ.....

نافع بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا پر نازل ہو کر فرماتا ہے: ”کیا کوئی مانگنے والا ہے میں اسے دوں؟ کیا کوئی ہے بخشش طلب کرنے والا میں اسے بخش دوں؟“

① متفق علیہ: البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ (یریدون أن یدلوا کلام اللہ) (7494) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل والإجابة فیہ (1729)

دو؟“

فَأُغْفِرَ لَهُ. ❶

1522- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ .....

رفاعہ بن عرابہ جہنی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب رات کا نصف یا دو تہائی حصہ گزر جائے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اترتا ہے پھر فرماتا ہے: ”میں اپنے علاوہ اپنے بندوں سے کچھ نہیں چاہتا کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے دوں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے میں اسے بخش دوں؟ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اسے بخش دوں۔“ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔“

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ عَرَابَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ نِصْفُهُ أَوْ ثُلُثَاهُ هَبَطَ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَقُولُ لَا أَسْأَلُ عَنْ عِبَادِي غَيْرِي مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتُغْفِرُنِي فَأُغْفِرَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. ❷

1523- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ .....

رفاعہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔

أَنَّ رِفَاعَةَ أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. ❸

1524- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ .....

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تہائی رات یا آدھی رات ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ نازل ہوتے ہیں۔“

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفُ اللَّيْلِ فَذَكَرَ النَّزُولَ. ❹

1525- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي

❶ صحیح: الشریعہ للآجری (ص 277) وأخرجه ابن خزيمة في التوحيد 1/315 (197)

❷ صحیح: احمد 4/16 و ابن ماجه في اقامة الصلاة، باب ماجاء في أى ساعات الليل أفضل (1367)

❸ صحیح: احمد 4/16 والشريعة للآجری (ص 275)

❹ صحیح: دیکھے آئندہ (1516) نمبر حدیث۔



سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيُّ عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى أُمِّ صَبِيَّةَ .....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور میں عشاء کی نماز میں تہائی رات تک تاخیر کرتا کیونکہ جب رات کی پہلی تہائی گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور وہیں رہتا ہے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ کہنے والا کہتا ہے: ”کیا کوئی مانگنے والا نہیں ہے جسے دیا جائے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا نہیں ہے جس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی بیمار شفاء مانگنے والا نہیں ہے جسے شفا دی جائے؟ کیا کوئی گناہوں کی بخشش طلب کرنے والا نہیں جس کو بخش دیا جائے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَا أُخْرَتُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلَّا إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ إِذَا مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ هَبَطَ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمْ يَزَلْ هُنَالِكَ حَتَّى يَطَّلَعَ الْفَجْرُ يَقُولُ قَائِلٌ أَلَا سَائِلٌ يُعْطَى أَلَا ذَا عِجَابٍ أَلَا سَقِيمٌ يَسْتَشْفَى فَيُشْفَى أَلَا مُذْنِبٌ يَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرُ لَهُ. ❶

**فوائد:** ..... (۱) ”العشاء الآخرة“ صحابہ رضی اللہ عنہم چونکہ مغرب کے لیے بھی عشاء کا لفظ بولتے تھے

اس لیے آپ ﷺ نے عشاء کے ساتھ آخرتہ کی صفت بولی تاکہ عشاء کی وضاحت ہو جائے (۲) معلوم ہو عشاء کا مستحب وقت ثلث یعنی تہائی رات کے قریب ہے یعنی عشاء جتنی مؤخر ہوتی ہی بہتر ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس فضیلت کے حصول کے لیے جماعت کو چھوڑ دیا جائے (۳) تہجد کا بہترین وقت وقت داؤد علیہ السلام ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متفق علیہ مروی ہے (كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ) کہ داؤد علیہ السلام آدھی رات سوتے پھر تہائی رات قیام کرتے تو پھر چھٹا حصہ آرام کر لیتے۔

1526- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَمِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ .....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ. ❷

علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب بھی رسول اللہ ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

❶ صحیح دیکھئے سابقہ حدیث (1516)۔ (1519)

❷ صحیح

## [168]..... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ التَّهَجُّدِ

تہجد کے وقت دعا کرنا

1527- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے: ”اے اللہ تیرے لئے ہی تعریف ہے تو آسمان اور زمین اور جو ان کے اندر ہے سب کا نور ہے اور تیرے لئے تعریف ہے تو آسمانوں اور زمین اور جو ان کے اندر ہے سب کو قائم کرنے والا ہے۔ اور تیرے لئے ہی تعریف ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے سب کا بادشاہ ہے۔ تو برحق ہے اور تیری بات برحق ہے۔ اور تیرا وعدہ برحق ہے۔ اور تیری ملاقات برحق ہے اور جنت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے۔ اور دوبارہ زندہ ہونا برحق ہے۔ اور سب نبی برحق ہیں۔ اور نبی ﷺ برحق ہیں۔ اے اللہ تیرے لئے میں فرمانبردار ہوا۔ اور تجھ پر میں ایمان لایا اور تجھ پر میں نے توکل کیا اور تری طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ تیرے لئے میں نے جھگڑا کیا اور تجھے ہی حاکم مانا، میرے پچھلے اور اگلے گناہوں کو بخش دے اور جو میں نے پوشیدہ اور اعلانیہ گناہ کئے انہیں بخش دے۔ تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تیرے علاوہ نیکی کی طاقت اور توفیق نہیں۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ يَتَهَجَّدُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالْبُعْثُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسَلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ. ❶

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب التہجد، باب التہجد باللیل وقول اللہ (ومن اللیل فتہجد بہ نافلة لک) (1120) ومسلم،

کتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء فی صلاة اللیل (769)

[169]..... بَابٌ مِّنْ قُرْآنِ الْآيَاتِينَ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

اس شخص کے متعلق جو سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھے

1528- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

يَزِيدٍ.....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ      ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص  
مَنْ قُرْآنِ الْآيَاتِينَ الْآخِرَتَيْنِ مِنْ سُورَةِ      رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھے وہ اسے  
الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفْتَاهُ. ❶      کفایت کریں گی۔“

**فوائد:** ..... (۱) یہ آیات رات کو پڑھ لینے سے بندہ اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے (۲) یہ آیات

عرش کے نیچے خزانے سے ہیں (احمد وغیرہ) اور آپ ﷺ کو معراج میں حاصل ہوئی (مسلم) جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انتہائی بابرکت ہیں اور ان کی تلاوت باعث بچاؤ ہے۔

[170]..... بَابُ التَّغْنِيِ بِالْقُرْآنِ

اچھی آواز سے قرآن پڑھنا

1529- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ      ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ  
اللَّهُ ﷻ مَا أَدْنَىٰ لِلَّهِ لِسِيٍّ كَذَاذِيهِ لِنَبِيِّ      تعالیٰ کسی چیز کو ایسے نہیں سنتا جس طرح کسی نبی ﷺ کی  
يَتَغْنَىٰ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ. ❷      آواز کو سنتا ہے جب اچھی اور اونچی آواز سے قرآن  
پڑھے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہو قرآن کو حتی الوسع خوبصورت اور اونچی آواز سے پڑھنا چاہیے لیکن اس کے

لیے بیجا تکلفات سے بھی احتراز کرنا چاہیے کہ کہیں آواز کو خوبصورت کرتے کرتے قرآن کا جو اصل مقصود ہے خشیت کا حصول اور اس کا مفہوم اسے ہی پس پشت ڈال دے۔

1530- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ عَيْنَةَ أَرَاهُ.....

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة (5008) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة..... (1875)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب من لم يتغن بالقران (5024) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تحسين الصوت بالقران (1842)

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ أبا مُوسَى وَهُوَ يَقْرَأُ فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ابو موسیٰ کو پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: ”ابو موسیٰ کو آل داؤد کی اچھی آواز دی گئی ہے۔“

1531- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهْيِكَ.....

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ. ❷

سعد کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو قرآن کو اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔“

**فوائد:** ..... اس سے قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ لہذا تلاوت قرآن میں بھی سنت نبوی کا اہتمام کرنا چاہیے کہ جس طرح آپ ﷺ ترتیل کے ساتھ ہر آیت پر وقف کرتے اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے تھے ہمارے لیے بھی اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

1532- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أذنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مِمَّا أذنَ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّيْ بِالْقُرْآنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُرِيدُ بِهِ الْإِسْتِغْنَاءَ. ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کو نہیں سنتا جس طرح وہ اس نبی کی بات سنتا ہے جو قرآن کے ساتھ غنا حاصل کرتا ہے ابو محمد کہتے ہیں کہ یعنی کا معنی غنا حاصل کرنا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے پہلے کہ مسجد سے باہر نکلوں سورۃ نہ، سکھاؤں؟ جب آپ نے باہر جانا چاہا تو فرمایا:

”وہ“ الحمد لله رب العالمين “ ہے اور وہی سجع مثالی ہے، اور قرآن عظیم ہے تو تمہیں دیا گیا۔“

**فوائد:** ..... (۱) آپ ﷺ تعلیم میں نفسیات کا خیال رکھتے تھے ایسے انداز میں بات ازبر کروانے کہ سننے والے کے ذہن نشین ہو جائے۔ (۲) سورۃ فاتحہ کو بار بار پڑھے جانے والی اور قرآن عظیم سے تعبیر کرنا

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تحسین الصوت بالقران (1848)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب استحباب الترتیل فی القراءة (1470)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب التوحید، باب قول النبی ﷺ الماهر فی القرآن مع سفرة الکرام البررة..... (7544)

ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تحسین الصوت بالقران (1844)

اس کی علوشان کی دلیل ہے (۳) استاذ کا طلبہ کو ترغیب دینا انہیں شوق دلانا سنت نبوی ہے۔

[171]..... بَابُ أُمَّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي

سورة فاتحہ ہی سبع مثنائی ہے

1533- أَخْبَرَنَا يَشْرُبُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ.....

ابوسعید بن معلی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ”کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ: اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں پکاریں تو اس کا جواب دو (ان کی اطاعت کرو)۔“ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے پہلے کہ مسجد سے باہر نکلوں ایک سورۃ نہ، سکھاؤں؟ پھر جب آپ نے باہر جانا چاہا تو فرمایا: ”وہ“ الحمد لله رب العالمین“ ہے اور وہی سبع مثنائی ہے، اور قرآن عظیم ہے جو تمہیں دیا گیا۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ سُورَةَ أَكْثَرِ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُمْ. ❶

[172]..... بَابُ فِي كَيْفِ كَيْفِ يُخْتَمُ الْقُرْآنُ

کتنے عرصہ میں قرآن ختم کرنا چاہئے؟

1543- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تین دن سے پہلے قرآن ختم کرے وہ قرآن کو سمجھ کر نہیں پڑھتا۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْفَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ. ❷

❶ صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب ماجاء فی فاتحۃ الكتاب (4474) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فاتحۃ الكتاب (1458)

❷ صحیح: احمد 2/195 و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب تحزیب القرآن (1394)

**فوائد:** ..... (۱) قرآن پڑھنے سے اصل مقصود اس کی سمجھ ہے جب تک قرآن سمجھا نہیں جائے گا تب تک اس کے حقیقی فوائد سے بہرہ ور ہونا ناممکن ہے۔ (۲) لہذا اس مقصد کے حصول کے لیے قرآن کا ترجمہ سیکھنا ناگزیر ہے اور اسی طرح کم از کم تین دنوں میں پڑھنا بھی۔

[173]..... باب الرَّجُلُ لَا يَدْرِي أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا

جس شخص کو یاد نہیں کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار؟

1535- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اذان نہیں سنتا جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ دوڑتا ہے اور جب اقامت پوری کی جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے فلاں فلاں بات یاد کر حتیٰ کہ آدمی بھول جاتا ہے اسے یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی اور جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو وہ دو سجدے کرے جب کہ وہ بیٹھا ہوا ہو۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضِرَاطًا حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَأِذَا نُوبَ أَذْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّسْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ فَيَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يُعْنِي يَذْكَرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. ❶

**فوائد:** ..... (۱) شیاطین جنوں وغیرہ کی حاضرگاہوں پر اذان دینا ان کو بھگانے کا باعث ہے (۲)

شیطان دوران نماز وساوس کے ذریعے بندے کی نماز کو خراب کرتا ہے حدیث کے مطابق اس شیطان کا نام خنزب ہے (۳) نماز میں بھول چوک ہونے پر سجدہ ہو کیا جائے گا تفصیل آگے ملاحظہ کیجیے۔

1536- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ اس نے نماز تین

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ

❶ صحیح: سابقہ تخریج دیکھیے۔

رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو وہ کھڑا ہو کر ایک رکعت پڑھے پھر دو سجدے کرے اگر اس نے نماز پانچ رکعتیں پڑھی ہوئی تو اس کی نماز جفت ہو جائے گی اور اگر چار پڑھی ہوئیں تو وہ شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے ہیں۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں بھی اس کا قائل ہوں۔“

أَثَلَا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رُكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدْ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَا لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى أَرْبَعًا كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَخَذَ بِهِ . ❶

[174]..... بَاب فِي سَجْدَتِي السَّهُوِ مِنَ الزِّيَادَةِ

زیادتی کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا

1537- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج کی ڈھلنے کے بعد کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ اور مسجد کے صحن میں ایک لکڑی کے پاس اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ یزید کہتے ہیں ابن عون نے مجھے اس طرح کہا: اور اس نے اپنی ایک ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی کی پشت پر رکھا۔ اور اپنے اوپر کی انگلیوں کو نیچے والی انگلیوں میں داخل کیا۔ آپ کھڑے ہو گئے گویا کہ بہت غصہ کی حالت میں ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جلد باز لوگ نکلنے لگے اور کہنے لگے: ”نماز کم ہو گئی، نماز کم ہو گئی۔“ لوگوں میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے انہوں نے کوئی بات نہ کی لوگوں میں ایک آدمی لبے ہاتھوں والا تھا جس کا نام ذوالیدین تھا اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھی بھول گئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتِي الْعُشِيِّ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَامَ إِلَى خَشْبَةِ مُعْتَرِضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَزِيدُ وَأَرَانَا ابْنُ عَوْنٍ وَوَضَعَ كَفِّهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى ظَهْرِ الْأُخْرَى وَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ الْعُلْيَا فِي السُّفْلَى وَاصْبَعًا وَقَامَ كَأَنَّهُ غَضْبَانٌ قَالَ فَخَرَجَ السَّرْعَانُ مِنَ النَّاسِ وَجَعَلُوا يَقُولُونَ قُصِرَتْ الصَّلَاةُ قُصِرَتْ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ يَتَكَلَّمَا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ طَوِيلُ الْيَدَيْنِ يُسَمَّى ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَتْ

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السہو فی الصلاة والسجود له (1272) والنسائی، کتاب السہو، باب

اتمام المصلی علی ما ذکر اذا شک (1237)

ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اسی طرح ہے؟“ لوگوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”پھر آپ ﷺ واپس گئے اور جو دو رکعت رہتی تھیں انہیں پورا کیا۔ پھر سلام پھیرا اور اللہ اکبر کہا پھر لمبا سجدہ کیا۔ پھر اپنا سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہہ کر پہلے سجدہ کی طرح سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور اٹھ گئے۔“

الصَّلَاةُ أَمْ قُصِرَتْ فَقَالَ مَا نَسِيتُ وَلَا قُصِرَتْ الصَّلَاةُ فَقَالَ أَوْ كَذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ فَأَتَمَّ مَا بَقِيَ ثُمَّ سَلَّمَ وَكَبَّرَ فَسَجَدَ طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ مَا سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَأَنْصَرَفَ ۝

**فوائد:** ..... (۱) ”تشبيك“ ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا روا اور درست ہے۔ البتہ نماز میں اور انتظار و نماز کے دوران منع ہے (۲) ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما جیسے بھی بیعت نبی کے سامنے گنگ ہو جاتے تھے۔ (۳) کسی کو صفاتی نام دینا درست ہے بشرطیکہ اس میں اس کی تذلیل نہ ہو اور نہ ہی وہ اس سے براماناتا ہو (۴) کسی کی بیعت سے مرعوب ہو کر چپ رہنے کی بجائے دریافت کر لینا پسندیدہ ہے (۵) اس سے علم الغیب کے مسئلے کی وضاحت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ غیب دان نہ تھے ورنہ آپ ﷺ کبھی نہ بھولتے بلکہ اگر بھول بھی گئے تھے تو کبھی اس کا انکار نہ کرتے قرآن میں ہے: ﴿قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبِ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ﴾ (انعام: 50) ”کہہ دو! میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں“ یہ آیت علم غیب کی نفی پر صریح دلیل ہے۔ بہر حال اس کی عجز و انکساری پر محمول کرنے والوں کے خلاف یہ حدیث نصف النہار کی طرح روشن دلیل ہے۔ (۶) اگر نسیان کی بنا پر آدھ نماز میں ہی سلام پھیر دیا گیا ہے تو یاد آنے پر اسی پر بنیاد رکھتے ہوئے بقیہ نماز ادا کر کے تو آخر میں سجود و سہو کیے جائیں گے اگرچہ درمیان میں کلام ہی کر لیا گیا ہو۔

1537- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيْبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....



ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں میں سلام پھیر دیا۔ تو ذوالشمالین بن عبد عمرو بن نعلہ خزاعی نے آپ سے کہا جو بنی زہرہ کے حلیف تھے: ”اے اللہ کے رسول! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز کم ہوئی۔ نو ذوالشمالین نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ان میں سے کچھ تو ہوا ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟“ لوگوں نے کہا: ”جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ۔“ پھر آپ نے نماز کو پورا کیا ان میں سے کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ آپ نے بیٹھ کر دو سجدہ سہو کئے۔ اور اللہ کو زیادہ علم ہے میرا خیال ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو یقین دلایا اور آپ کو یقین آ گیا۔“

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رُكْعَتَيْنِ مِنْ إِحْدَاهُمَا فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالِيِّنِ بَنُ عَبْدِ عَمْرٍو بَنِي نَضْلَةَ الْخُزَاعِيُّ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ أَقْصَرَتْ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصِرْ فَقَالَ ذُو الشِّمَالِيِّنِ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاتَمَّ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُحَدِّثْنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ وَذَلِكَ فِيمَا يَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّاسَ يَقْنُؤُا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى اسْتَيْقَنَ . ❶

**فوائد:** ..... (۱) ذوالیدینؓ یہ ابن عمرو بن نفلہ خزاعی ہیں (۲) پچھلی حدیث میں شام کی نمازوں کا ذکر ہے جبکہ اس میں ظہر و عصر میں سے ایک بتائی گئی ہے تو ان میں جمع کی آسان صورت یہی ہے کہ انہیں (پچھلے پہر کی نمازیں ہیں) دو واقعات پر محمول کر لیا جائے۔

1539- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ عَلْقَمَةَ .....  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى

عبداللہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعتیں

الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ فَسَجَدَ  
 پڑھیں آپ سے کہا گیا تو آپ نے دو سجدے کئے۔  
 سَجَدَتَيْنِ. ❶

[175]..... بَابُ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ نُقْصَانٌ

جب نماز میں کمی ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے

1540- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
 هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولَ  
 اللّٰهِ ﷺ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَنَمَّ يَجْلِسُ  
 وَقَامَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ نَظَرْنَا  
 تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ سَجَدَتَيْنِ وَهُوَ  
 جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ. ❷

ابن بحینہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو  
 رکعت نماز پڑھائی پھر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں لوگ بھی  
 کھڑے ہو گئے جب نماز پوری ہو گئی تو ہم نے آپ کے  
 سلام پھیرنے کا انتظار کیا، آپ نے اللہ اکبر کہا اور سلام  
 پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

1541- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 الْأَعْرَجِ.....

عَنْ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ  
 اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ  
 أَوْ الْعَصْرِ فَلَمَّ يَرْجِعُ حَتَّى فَرَغَ مِنْ  
 صَلَاتِهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجَدَتَيْنِ الْوَهْمِ ثُمَّ  
 سَلَّمَ. ❸

مالک بن بحینہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا  
 عصر کی دو رکعتوں (دوہری رکعت) سے اٹھ گئے پھر لوٹ  
 کر بیٹھے نہیں حتیٰ کہ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے پھر سہو کے  
 دو سجدے کیے پھر اور سلام پھیرا۔

**فوائد:** ..... سہو والی احادیث پر غور سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے قبل از سلام بھی سجدے کیے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی القبلۃ (404) ومسلم، کتاب المساجد، باب السہو فی الصلاة  
 والسجود له (1281)

❷ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب التّشہد فی الأولى (830) وابدوداؤد، کتاب الصلاة، باب من قام من نلتین ولم  
 یتشہد (1034)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب التّشہد فی الأولى (830) ومسلم، کتاب المساجد، باب السہو فی الصلاة  
 (1269)

ہیں اور بعد از سلام بھی جہاں پر زیادتی ہوئی وہاں بعد از سلام اور کمی ہوئی وہاں قبل از سلام (واللہ اعلم) نیز رکعتوں کی تعداد کے بارے شک کی صورت میں یقین پر بنا رکھی جائے گی سو کمی والی جانب یقین پڑنی ہوتی ہے اسی حساب سے رکعتیں ادا کر کے جو دو سہو ادا کیے جائیں گے (دیکھیے سابقہ 1536)

1542- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ الْمَسْعُودِيِّ .....

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلَّى رَكَعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهِ مَنْ خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتِي الشُّهُورِ وَسَلَّمُ وَقَالَ هَكَذَا صَنَعَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ①

زیاد بن علاقہ کہتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ نے ہمیں نماز پڑھائی جب دو رکعتیں پڑھائیں تو کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں۔ جو ان کے پیچھے تھے انہوں نے سبحان اللہ کہا، انہوں نے ان کو کھڑے رہنے کا اشارہ کیا۔ جب اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرا اور دو سجدہ سہو کئے۔ اور کہا: ”اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کیا۔“

**فوائد:** ..... یہ حدیث اگرچہ سنداً ضعیف ہے لیکن امام کے بھولنے پر مقتدیوں کا سبحان اللہ پکارنا یہ

ثابت درست ہے۔

[176]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بات چیت کرنے کی ممانعت

1543- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ .....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلْمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمَكَ اللَّهُ قَالَ فَحَدَّقْتَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَائْتِكَلَاةٌ مَا لَكُمْ

معاویہ بن حکم سلمی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ تو لوگوں میں سے کسی آدمی نے چھینک ماری میں نے کہا: ”(اللہ تجھ پر رحم کرے)۔“ لوگوں نے مجھے تیر نظروں سے دیکھا میں نے کہا: ”تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں تم میری طرف کیسے

① اسنادہ ضعیف و لكن له شواهد، ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب من نسی أن يتشهد وهو جالس (1037) والترمذی، کتاب ابواب الصلاة، باب ماجاء فی الإمام ینهض فی الرکعتین تاسباً (365)

دیکھ رہے ہو۔“ معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنا شروع کر دیا میں نے ان کو دیکھا تو وہ مجھے خاموش کر رہے تھے۔ میں نے کہا: تم مجھے خاموش کیوں کر رہے ہو؟ میں خاموش ہو گیا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے۔ میرے والدین آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد اتنا اچھا معلم کسی کو نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے مارا اور نہ ڈانٹا نہ ہی گالی دی مگر آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ہماری نماز ہے۔ اس میں لوگوں سے بات چیت کرنا درست نہیں ہے۔ یہ صرف تسبیح اور اللہ کی بڑائی بیان کرنے کے لئے اور تلاوت کے لئے ہوتی ہے۔“

تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتَهُمْ يُسْكِنُونَنِي قُلْتُ مَا لَكُمْ تُسْكِنُونَنِي لَكِنِّي سَكْتُ قَالَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ وَاللَّهِ مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهْرَبِي وَلَا سَبَّيْنِي وَلَكِنْ قَالَ إِنَّ صَلَاتَنَا هَلِيهٍ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّهَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ. ❶

**فوائد:** ..... معلوم ہوا نماز میں خطاب کے صیغے سے کلام کرنا منع ہے اگرچہ وہ سلام کا جواب ہو یا چھینکنے والے کا البتہ خطاب کے بغیر تسبیح و تکبیر وغیرہ جائز و روا ہے جیسا کہ قومہ میں (حمداً کثیراً.....) والی دعا کا ذکر آتا ہے۔

1544- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى عَنْ هَلَالٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُوَيْهٍ. ❷  
عطاء کہتے ہیں: معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[177]..... بَابُ قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا

1545- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ ضَمْصَمٍ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاة و نسخ ماکان فی إباحته (1199) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب تسمیت العاطس فی الصلاة (930)

❷ صحیح: سابقہ ترجمہ ملاحظہ کیجئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ يَحْيَى وَالْأَسْوَدَيْنِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبُ ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں وہ دو سیاہ چیزوں کو مارنے کا حکم دیا۔ یحییٰ کہتے ہیں: ”وہ دو سیاہ چیزیں سانپ اور بچھو ہیں۔“

**فوائد:** ..... ثابت ہوا سانپ و بچھو وغیرہ کو مارنا جائز ہے اگرچہ اس کے لیے حرکت کثیر ہی کرنی پڑے کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لیے ہے۔

[178]..... بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نماز قصر کرنا

1546- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ .....

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ قَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَهُ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوهَا ②

یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں: میں نے عمر بن خطاب سے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر تم خوف میں ہو تو نماز قصر کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں۔“ اب تو لوگ امن میں ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے بھی اس چیز سے تعجب کیا جس سے تو نے تعجب کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے اسے قبول کرو۔“

**فوائد:** ..... (۱) سفر میں قصر کرنا رحمن کی طرف سے اپنے بندوں پر صدقہ و شفقت ہے قرآن میں جو خوف کی شرط آئی ہے۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول قرآن کے وقت درپیش حالات کی بنا پر اس لفظ کو بولا گیا ہے ورنہ قصر کے لیے صرف سفر شرط ہے۔ (۲) مسلم میں مذکور حدیث کے مطابق تین میل یا فرسخ اگر سفر درپیش ہو تو قصر کی جاسکتی ہے۔ احتیاطاً تین فرسخ تقریباً اکیس کلومیٹر کو ہی ترجیح حاصل ہے اسی طرح مدت سفر بارے بھی اختلاف ہے جس میں راجح یہی ہے کہ 3 دن تک اگر قیام کرنا ہو تو نماز قصر کی جائے گی ورنہ اول دن سے پوری ادا کی جائے گی البتہ تردد یعنی آج جاتا ہوں کل جاتا ہوں ایسی صورت چاہے سال گزر جائے تو قصر درست ہے۔ واللہ اعلم۔

① صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب العمل فی الصلاة (921) و الترمذی، کتاب ابواب الصلاة، باب ماجاء فی قتل الحیة والعقرب (390)

② صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها (1571) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر (1199)

1547- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
صَلَّى بِمَنْى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ  
وَعُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَعُثْمَانُ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا  
مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ آتَمَهَا بَعْدَ ذَلِكَ . ❶

سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منی میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے شروع میں دو رکعتیں پڑھیں پھر ان کو پورا کیا۔“

**فوائد:** ..... دوران حج ایام منی میں دو رکعتیں پڑھنا ہی سنت ہے جبکہ دو رکعتیں عثمان رضی اللہ عنہ میں چونکہ نئے نئے لوگ حج کے لیے آرہے تھے جو کہ نو مسلم تھے لہذا ان کی تربیت کے لیے انہوں نے پوری نماز ادا کی۔ (واللہ اعلم)

1548- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى الظُّهْرَ  
مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْنَا  
مَعَهُ بِدَى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ . ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ہم نے ظہر کی نماز نبی ﷺ مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں۔ اور ذوالحلیفہ میں ہم نے آپ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔

**فوائد:** ..... (۱) اس سے معلوم ہوا کہ جب سفر درپیش ہو تو اپنی بستی میں پوری نماز ادا کی جائے گی البتہ بستی سے باہر نکل کر قصر شروع کی جائے گی (۲) ذوالحلیفہ یہ مدینہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے جو کہ تقریباً چھ میل دوری پر ہے۔

1549- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ  
الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ  
أَرْبَعًا وَبِدَى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ . ❸

ابراہیم بن میسرہ اور ابن منکدر دونوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب تقصیر الصلاة، باب الصلاة یعنی (1082) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب قصر الصلاة یعنی (1588)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب تقصیر الصلاة، باب يقصر اذا خرج من موضعه (1089) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها (1580)

❸ صحیح: سابقہ متن ملاحظہ کیجئے۔

1550- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عُرْوَةَ  
بِنِ الزُّبَيْرِ .....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ الصَّلَاةَ أَوْلَ مَا  
فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأُفِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ  
وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ فَقُلْتُ مَا لَهَا  
كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنَّهَا  
تَأْوَلَتْ كَمَا تَأْوَلُ عُثْمَانُ. ❶

عائشہ کہتی ہیں: ”شروع میں نماز دو رکعتیں فرض کی گئی۔ تو وہ سفر کی قرار دی گئی اور حضر کی نماز پوری ہو گئی۔“ میں نے کہا: ”اسے کیا ہے جو سفر میں پوری نماز پڑھ لے۔ اس نے کہا: اس نے بھی اسی طرح تاویل کی تھی جس طرح عثمان رضی اللہ عنہ نے تاویل کی۔“

**فوائد:** ..... جس طرح عثمان رضی اللہ عنہ نے نومسلموں کی بنا پر نماز قصر کی تاویل کر لی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی استطاعت کی بنا پر تاویل کر کے پوری نماز ادا کرتی تھیں۔ لیکن اللہ کی تخفیف کو قبول کرنا ہی اولیٰ ہے۔ کیونکہ یہ اس کے حکم کی تعظیم کے مترادف ہے۔

[179]..... بَابُ فِيمَنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِبَلَدَةٍ كَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْضِيَ الصَّلَاةَ  
اس شخص کے متعلق جو کسی شہر میں ٹھہرنا چاہے کتنی دیر ٹھہرے تو نماز میں قصر کرے

1551- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي إِسْحَقَ .....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ  
النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ يَقْضِرُ حَتَّى قَدِمْنَا  
مَكَّةَ فَأَقَامَ بِهَا عَشْرَةَ أَيَّامٍ يَقْضِرُ حَتَّى  
رَجَعَ وَذَلِكَ فِي حَجِّهِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں: ”ہم نبی ﷺ کے ساتھ گئے تو آپ قصر کرنے لگے حتیٰ کہ مکہ میں آ گئے۔ آپ ﷺ نے اس وقت دس دن قصر کرتے ہوئے قیام کیا۔ حتیٰ کہ واپس آ گئے۔ اور یہ حجۃ الوداع میں تھا۔“

**فوائد:** ..... آپ ﷺ نے تکمیل حج کے دوران کل دس دن جبکہ خاص مکہ میں 4 دن قیام کیا ہے۔ بنا بریں امام شافعی رضی اللہ عنہ مدت قصر 4 دن قرار دیتے ہیں اور تین دن کے قائلین بھی اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے دخول و خروج مکہ کا دن نکال کر تین دن مدت قصر قرار دیتے ہیں۔ بہر حال دونوں مسلک ہی اقرب الی الصواب ہیں۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب کیف فرضت الصلوات فی الإسرائ (350) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها (1568)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب تفسیر الصلاة، باب ماجاء فی التفسیر ولم یقیم حتی یقصر (1081) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين (1584)

1552- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ.....

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمُهَاجِرِينَ أَنْ يُقِيمُوا ثَلَاثًا بَعْدَ الصَّدْرِ بِمَكَّةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثٌ ① .

علاء بن حضرمی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہاجرین اپنے حج سے فارغ ہونے کے بعد تین دن ٹھہریں۔“

1553- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ.....

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمُهَاجِرِينَ أَنْ يُقِيمُوا ثَلَاثًا بَعْدَ الصَّدْرِ بِمَكَّةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ بِهِ ② .

علاء بن حضرمی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین کو حج کے بعد تین دن مکہ میں قیام کرنے کی اجازت دی۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں بھی اس کا قائل ہوں۔“

**فوائد:** ..... آپ ﷺ نے جو مہاجرین کو مکہ میں زیادہ سے زیادہ تین دن قیام کی اجازت دی اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ زیادہ قیام کی صورت میں ان کا حکم مقیم والا ہو جاتا جبکہ مہاجر کو اپنی ہجرت گاہ میں اقامت اختیار کرنا روا نہیں لہذا تین دن سے زیادہ قیام کی صورت میں مقیم کی طرح پوری نماز ادا کی جائے گی۔ (واللہ اعلم)

### [180]..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر نماز پڑھنا

1554- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ تَوْبَانَ.....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ جب فرضی نماز پڑھنا چاہتے تو اتر کر قبلہ کی طرف منہ کر لیتے۔“

① صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز الإقامة بمكة للمهاجر (3287)

② متفق عليه: سابقہ ہی کمر آئی ہے۔



## الْقِبْلَةُ •

**فوائد:** ..... (۱) سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے (۲) آپ ﷺ ایک دفعہ سواری کو قبلہ رخ کر لیتے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے پھر سواری کے قبلہ سے پھر جانے کی کوئی پرواہ نہ کرتے، بنا بریں مسافر کو ضروری ہے کہ ٹرین یا بس میں ایک مرتبہ قبلہ کے رخ ہو جائے پھر جدھر رخ ہو نماز ادا کرتا رہے۔ (۳) فرانس کوزمین پر ادا کرنا ضروری ہے الا کہ کوئی مجبوری ہو۔

1555- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ .....

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سواری پر سنن نماز (نفلی نماز) پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کا چہرہ جس طرف بھی ہوتا آپ اپنے سر سے اشارہ کرتے۔ اور رسول ﷺ فرضی نماز میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

الَّتِي يُسَبِّحُ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَيُومِي بِرَأْسِهِ قَبْلَ آيٍ وَجِهٍ تَوَجَّهَ وَنَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ •

## [181]..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

## دو نمازوں کو جمع کرنا

1556- أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ أَخْبَرَهُ.....

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوة تبوک میں گئے اور آپ ﷺ نماز کو جمع کرتے تھے۔ آپ ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کرتے۔ پھر آپ غزوة تبوک میں گئے باہر آئے تو مغرب اور عشاء کی

أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ

① صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاة و نسخ ماکان من اباحتہ (1205) و ابو داؤد کتاب الصلاة، باب التطوع علی الراحلة و اموتر (1227)

② متفق علیہ: البخاری، باب تقصیر الصلاة، باب ینزل للمکتوبہ (1098) و مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز و اموتر صلوة النافلة علی الدابة فی السفر حیث توجهت (1616)

ذَلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ نماز کو جمع کیا۔

جَمِيعًا. ❶

**فوائد:** ..... ظہر کو آخر جبکہ عصر کو اول وقت میں پڑھتے ہوئے دونوں کو جمع کرنا یہ صورت سفر و حضر میں یکساں جائز و درست ہے البتہ سفر میں یہ تخفیف مزید ہے کہ ایک نماز کو دوسری کے وقت میں اکٹھا کیا جاسکتا ہے یعنی ظہر کے وقت ساتھ ہی عصر یا عصر کے وقت میں ساتھ ہی ظہر ادا کر لی جائے۔

1557۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْحَطْمِيِّ .....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا ❷

ابو ایوب رضی اللہ عنہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کیا۔

1558۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ .....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ ❸

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب سفر کی جلدی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کو جمع کرتے تھے۔

## [182].... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنا

1559۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ .....

أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كَهْلِيلٍ قَالَ صَلَّى بِنَا سَعِيدٍ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ

حکم اور سلمتہ بن کھیل دونوں کہتے ہیں: سعید بن جبیر نے ہمیں ایک اقامت سے مغرب کی تین رکعتیں پڑھائیں

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (1629)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب الحج، باب من جمع بينهما ولم يتطوع (1674) ومسلم کتاب الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة واستحباب..... (3092)

❸ صحیح البخاری، کتاب تقصیر الصلاة، باب الجمع في السفر بين المغرب والعشاء (1106) والترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء في الجمع بين صلاتين (555)



سے ابتداء کرتے۔

## [184]..... بَاب فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

### نماز خوف کا بیان

1562- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف غزوہ کیا ہم دشمن کے سامنے ہوئے تو ہم نے صف باندھی رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ ہم میں سے ایک جماعت آپ ﷺ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے رہی رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ رکوع کیا جو آپ کے ساتھ تھے۔ اور دو سجدے کئے پھر فارغ ہوئے تو وہ اس جماعت کی جگہ پر چلے گئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ اور وہ جماعت آگئی جس نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو مسلمانوں کے ہر آدمی نے کھڑے ہو کر اپنا اپنا ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔“

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ قَيْلٍ نَجْدٍ فَأَرَانَا الْعَدُوَّ وَصَافَفْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَ طَائِفَةٌ مَنَا مَعَهُ وَأَقْبَلَ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ وَجَاءَتْ الطَّائِفَةُ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَرَكَعَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ . ❶

**فوائد:**..... نماز کی اسلام میں کس قدر اہمیت ہے اور یہ کتنا اہم فریضہ ہے۔ صلاة الخوف کے

مطالعے سے اس کا جانا چنداں مشکل نہیں رہتا کہ جب دشمن سر پر مسلط ہو اور دل منہ کو آرہے ہوں جان جانے کا خوف ہو ایسی حالت میں نماز کو معاف یا مؤخر کرنے کی بجائے اس میں تخفیف کر دی کہ ادا لازماً کرنی ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ارکان و ایسی عمدگی سے ادا نہ کرو رکعتیں کم پڑھ لو لیکن وقت کے اندر نماز ضرور پڑھو۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ اس کے چھ طریقے ذکر کرتے ہیں اگرچہ بعض زیادہ بھی بیان کرتے ہیں بہر حال ابن حجر رحمہ اللہ بھی

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی باب غزوة ذات الرقاع (4/133) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الخوف (1939)

اسی قول کو ترجیح دیتے ہیں جن میں سے چند مذکورہ احادیث میں درج ہیں۔

1563- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يُصَلِّيُ الْإِمَامُ بِطَائِفَةٍ وَطَائِفَةٌ مُوْجِهَةٌ الْعُدُوَّ فَيُصَلِّيُ بِالَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً وَيَذْهَبُ هُوَ إِلَى مَصَافٍ أَصْحَابِهِمْ وَيَجِيءُ أَوْلَيْكَ فَيُصَلِّيُ بِهِمْ رُكْعَةً وَيَقْضُونَ رُكْعَةً لَأَنْفُسِهِمْ ①

سہل بن ابوشمہ نماز خوف کے متعلق کہتے ہیں کہ امام ایک گروہ کو نماز پڑھائے۔ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے ہو امام ان کو ایک رکعت پڑھائے جو اس کے ساتھ ہوں۔ اور یہ لوگ اپنے ساتھیوں کی صف میں چلے جائیں۔ پھر وہ لوگ آجائیں تو وہ ان کو ایک رکعت پڑھائے اور وہ اپنی اپنی ایک رکعت کو پورا کر لیں۔“

1564- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

سہل بن ختمہ کہتے ہیں: نبی ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔

مِثْلَهُ ②

### [185]..... بَابُ الْحَبْسِ عَنِ الصَّلَاةِ

نماز سے روکنا

1565- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذئْبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَبَسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى ذَهَبَ هَوِيُّ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى كُفِينَا وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ

عبدالرحمن بن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ: ”ہمیں خندق کے دن روک دیا گیا حتیٰ کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا۔ حتیٰ کہ ہمیں کفایت کر گئی۔ اور اللہ کا قول ہے: ”اور اللہ کرائی میں کافی ہے اور اللہ تعالیٰ قوی اور غالب ہے۔“ (احزاب: ۲۵) نبی ﷺ نے

① متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة ذات الرقاع (1429) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الخوف (1944)

② صحیح: سابقہ حدیث ہی تخریج کے لیے ملاحظہ کیجئے۔



”خف“ چاند گرہن کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (القاموس) جبکہ دونوں کو ایک دوسرے کے معنی پر بھی بولا جاتا ہے۔ اس دوران 2 رکعتیں پڑھنی چاہئیں ان کے حکم میں اگرچہ خلاف ہے بہر حال جمہور اس کے سنت مؤکدہ ہونے کو ہی زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ یہ دو رکعتیں 4 رکوع 2 سجدوں یا 16 رکوع 4 سجدوں یا 8 رکوع 4 سجدوں کیساتھ پڑھی جاتی ہیں۔

1567- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي كُسُوفِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: کہ نبی ﷺ نے نماز کسوف میں چار رکعتوں میں آٹھ رکوع کئے۔“

1568- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ سَأَلَتْهُ أَيْعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ. قَالَ عَائِذٌ بِاللَّهِ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ يَوْمًا مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَزَلَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَقَامِهِ الْأَدَى كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ سَجَدَتَيْنِ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک یہودیہ اس کے پاس آئی اور اس نے کہا: اللہ تجھے قبر کے عذاب سے پناہ دے۔ جب نبی ﷺ آئے تو ان سے پوچھا، کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔“ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن سواری پر سوار ہوئے کہ سورج بے نور ہو گیا نبی ﷺ اترے پھر اس جگہ کا ارادہ کیا جہاں آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے لمبا قیام کیا پھر آپ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع پھر سر اٹھا کر لمبا قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر دو رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر دو سجدے کئے۔ پھر قیام کیا تو اسی طرح کیا۔ پھر سورج صاف ہو گیا تو آپ میرے پاس آئے آپ نے فرمایا:

❶ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ذکر من قال انه رکع ثمان رکعات فی أربع سجدات (2108)

میں تمہیں دیکھتا ہوں تمہاری قبروں میں ایسی آزمائش ہوتی ہے جیسے دجال کا قتلہ ہے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اے اللہ! بے شک میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ تَحَلَّتْ الشَّمْسُ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِنِّي أُرَاكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ كَفْتِنَةِ الدَّجَالِ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ. ❶

**فوائد:** ..... ثابت ہوا عذاب قبر حق ہے اور انتہائی سخت آزمائش ہے۔ (اعاننا للہ منہ)

1569- حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ يُونُسُ بْنُ الْبُوَيْطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ هُوَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: سورج بے نور ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھائیں ہر رکعت میں دو رکوع کئے پھر لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: ”سورۃ اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ وہ کسی کی موت اور کسی کی پیدائش کے وقت بے نور نہیں ہوتے جب تم اسے دیکھو تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔“

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ صَلَاتَهُ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَطَبَهُمْ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْرَعُوا إِلَيَّ ذِكْرَ اللَّهِ. ❷

**فوائد:** ..... معلوم ہوا صلاۃ کسوف کے بعد خطبہ سنت ہے اور گریہ کا کسی واقعے سے کوئی تعلق نہیں

ہوتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو وہ اہل زمین کے لیے ظاہر کرتا رہتا ہے۔

1570- قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَالِكُ.....

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الکسوف، باب التعوذ من عذاب القبر فی الکسوف (1049) و مسلم، کتاب الکسوف،

باب ذکر عذاب القبر فی صلاة الکسوف (2095)

❷ صحیح البخاری، کتاب الکسوف، باب خطبة الإمام فی الکسوف (1046) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب من قال أربع

رکعات (1181)



عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ ح. ❶

ہشام بن عروہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ  
عائشہ رضی اللہ عنہا.....

1571- قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ  
فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَحَكَّتْ أَنَّهُ صَلَّى  
رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سورج بے نور ہو گیا۔ تو نبی ﷺ  
نے نماز پڑھی۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ: ”آپ ﷺ  
نے دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں دو رکوع کئے (تو سورج  
روشن ہو گیا)۔“

1572- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ  
فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ.....

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
أَمَرَ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ بِعَاقِفَةٍ. ❸

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”سورج کے بے نور ہونے  
کے وقت نبی ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا۔“

**فوائد:**..... صدقہ رد بلا ہے لہذا اگر اس دوران کوئی نقصان ہونا ہو تو اللہ صدقے سے اسے دور  
فرمادیتا ہے (واللہ موثق)

1573- قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حُدَيْفَةَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ  
فَاطِمَةَ.....

عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❹

اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح بیان  
کیا۔

### [187]..... بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ نَمَازِ اسْتِسْقَاءِ

1574- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب صلاة الكسوف، باب الصلاة في الكسوف (1044) ومسلم، کتاب الكسوف، باب ذکر

عذاب القير في صلاة الكسوف (903)

❷ متفق عليه: سابقہ حدیث ملاحظہ کیجئے۔

❸ صحیح البخاری، کتاب الكسوف، باب من أحب العتاقة في كسوف الشمس (1054) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب

التعق فيها (1192)

❹ صحیح: سابقہ متن دیکھئے۔

عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ.....

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
عیدگاہ میں بارش کی دعا کے لئے گئے اور قبلہ کی طرف منہ  
یَسْتَسْقِي فَاَسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوْلَ  
کر کے چادر کو پلٹا۔

رِدَائِهِ. ❶

**فوائد:**..... قحط سالی، بارش کی بندش کے وقت حصول رحمت الہی کے لیے یہ صلوة الاستسقاء مسنون  
ومنذوب ہے اس کے لیے آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو وقت دیتے سارے اس مقررہ وقت پر کھلی جگہ نکلتے  
دور کعت نماز کے بعد خطبہ اور آخر میں آپ ﷺ دعا فرماتے دعا میں ہاتھ خوب بلند کرتے اور ہاتھوں کی پشت  
کو آسمان کی جانب بلند کرتے اسی طرح اپنی چادر کو پلٹ لیتے۔

1575- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ أَخْبَرَهُ  
عبد اللہ بن زید نے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى  
لوگوں کو لے کر عیدگاہ کی طرف بارش کی دعا کے لئے گئے تو  
الْمُصَلِّي يَسْتَسْقِي لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللَّهَ  
کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کی پھر قبلہ کی طرف منہ کیا اور  
فَائِمًا تَمَّ تَوَجُّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَحَوْلَ رِدَائِهِ

فَأَسْقُوا. ❷

[188]..... بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

استسقاء میں ہاتھ اٹھانا

1576- حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا  
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ استسقاء کے علاوہ  
يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي  
کسی اور دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

الْإِسْتِسْقَاءِ. ❸

❶ صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، باب تحویل الرداء فی الاستسقاء (1012) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فی آی  
وقت یحول ردائہ إذا استسقی (1166) ❷ صحیح: سابقہ ترجمہ ملاحظہ کریں۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاستسقاء، باب رفع الامام یدہ فی الاستسقاء (1031) و مسلم، کتاب الاستسقاء، باب  
رفع البدین بالدعاء فی الاستسقاء (2074)

**فوائد:** ..... استنقاء کے علاوہ کئی مواقع پر آپ ﷺ سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہے۔ مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس قدر استنقاء کے لیے ہاتھ بلند کرتے کسی اور غرض سے اتنے بلند نہ کرتے حتیٰ کہ استنقاء میں آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی دیکھیے (ابوداؤد)

[189]..... بَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
جمعہ کے دن غسل کرنا

1577- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. ❶ جب تم میں سے کوئی جمعہ کو (نماز کے لیے) آئے تو وہ غسل کرے۔“

**فوائد:** ..... جمعہ کے دن غسل کے واجب ہونے میں علماء کا اختلاف ہے مذکورہ و آئندہ احادیث میں امر کی بنا پر کثیر علماء اس کے وجوب کی طرف ہی گئے ہیں۔ بہر حال آئندہ 1581 اور اس جیسی کئی احادیث اس کے ندب پر دلالت کرتی ہیں۔ جیسا کہ مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے جس نے عہدگی سے وضو کیا پھر جمعہ کے لیے آیا اور توجہ سے سنتا رہا اور خاموش بھی رہا تو اس کے ایک ہفتے مزید تین ایام کے گناہ صاف کر دیئے جاتے ہیں۔ لہذا اپنے دلائل کی بنا پر ابو حنیفہ، مالک و شافعی و احمد رحمہم اللہ اور جمہور نے اس کے استحباب کو ہی ترجیح دی ہے اور یہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

1578- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر فرض ہے۔“  
وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ. ❷

1579- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَيْنَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب كتاب الجمعة (1948) والترمذی، کتاب ابواب الصلاة، باب ماجاء فی الاغتسال يوم الجمعة (492)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب وضوء الصبيان ومتی يجب علیہم..... (857) ومسلم، کتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة علی کل بالغ من الرجال (1954)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَبُو سَعِيدٍ خَدْرِيُّ بْنُ النَّبِيِّ ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

1580- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَعَرَضَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ أَنْ تَوَضَّأْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْبِدَاءَ فَقَالَ وَالْوَضُوءَ أَيْضًا أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ①

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی آیا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے اشارے سے (غسل کے متعلق) پوچھا! تو اس نے کہا: ”اے امیر المؤمنین جب میں نے اذان سنی تو میں نے وضو ہی کیا تھا۔“ حضرت عمرؓ نے کہا: ”وضو ہی؟ کیا تم نے حضور ﷺ سے نہیں سنا وہ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن (نماز کے لیے) آئے تو غسل کرے۔“

1581- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ.....

عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ لِلْجُمُعَةِ فِيهَا وَنَعِمَتْ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَهِيَ أَفْضَلُ ②

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کوئی جمعہ کے لیے وضو کرے وہ بہتر اور اچھا ہے اور جو کوئی غسل کرے وہ تو غسل زیادہ فضیلت والا ہے۔“

**نوٹ:**..... مذکورہ حدیث میں ”حسن عن سمرۃ رضی اللہ عنہا“ کی سند اگرچہ مختلف فیہ ہے۔ بہر حال صاحب تخریج اور امام البانی رضی اللہ عنہما اس کے حسن ہونے کی طرف ہی گئے ہیں لہذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غسل جمعہ مستحب ہے۔

① صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الغسل يوم الجمعة (877) و مسلم، کتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة علی کل بالغ من الرجال (1953)

③ حسن لغیرہ: ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الرخصة من ترك الغسل يوم الجمعة (354) والنسائی، کتاب الجمعة، باب الرخصة فی ترك الغسل يوم الجمعة (1379)

## [190]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ وَالْغُسْلِ وَالطِّيبِ فِيهَا

جمعہ، جمعہ کے دن غسل کرنے اور خوشبو لانے کی فضیلت

1582- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ.....

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّنَبَى اللَّهُ ﷻ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ ثُمَّ أَذْهَنَ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ بَيْتِهِ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ النَّيْنِ وَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غَيْرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخَرَى . ❶

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ صاحب رسول اللہ ﷺ نقل کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اپنی طاقت کے مطابق پاکیزگی حاصل کی پھر اپنا تیل لگایا یا اپنے گھر سے خوشبو لگائی پھر چلا گیا اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالی اور جو اس کے مقدر میں ہوئی نماز پڑھی اور جب امام آیا تو وہ خاموش رہا تو آئندہ جمعہ تک اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔“

**فوائد:**..... (۱) ”مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ“ سے یہ مراد نہیں کہ غسل جمعہ کے دن کے لیے ہے بلکہ غسل کا تعلق صلاۃ الجُمُعہ سے ہے جیسا کہ بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ”إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ“ جب تم میں سے کوئی جمعہ کی طرف آئے تو غسل کرے۔ اس سے واضح ہے کہ جمعہ کو جانے سے پہلے غسل کیا جائے گا (۲) خوشبو، تیل اور آداب جمعہ کے اہتمام کے ساتھ جمعہ کی ادائیگی باعث غفران اور رحمتِ رحمن ہے (وقفنا لله لذلك)

## [191]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن فجر کی نماز میں قراءت کے متعلق

1583- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ.....

❶ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة (883) والنسائی، کتاب الجمعة، باب فضل الانصات وترك اللغو يوم الجمعة (1402)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ تَنْزِيلُ الشَّجَلَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۃ سجدہ اور سورۃ الانسان پڑھتے تھے۔

**فوائد:** ..... معلوم ہوا مذکورہ سورتیں جمعہ کی فجر میں پڑھنا مستحب و مسنون ہیں۔

[192]..... بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن صبح سویرے جانے کی فضیلت

1584- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَعَجِّلُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدَى جَزُورًا ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدَى بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدَى شَاةً فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمُنْبَرِ طَوَيْتِ الصُّحُفَ وَجَلَسُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ②

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جمعہ کے لئے جلدی گیا اور اسے اونٹ کی قربانی کے برابر ثواب ہوگا۔ پھر جو اس کے بعد آتا ہے گویا کہ اس نے گائے کی قربانی کی پھر جو اس کے بعد آتا ہے گویا کہ اس نے بکری کی قربانی کی۔ جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور فرشتے بیٹھ کر اللہ کا ذکر سنتے ہیں۔“

1585- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوا مَنْ جَاءَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازوں کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور جو جمعہ کے لئے آتا ہے وہ لکھ لیتے ہیں

① صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاة الفجر یوم الجمعة (1891)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الحمۃ (881) ومسلم، کتاب الجمعة، باب الطیب والسواک یوم

الجمعة (1961)

جب امام آتا ہے تو فرشتے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔ اور مسجد میں داخل ہو کر اللہ کا ذکر سنتے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب جمعہ کے دن صبح سویرے آتا ہے گویا کہ اس نے اونٹ کی قربانی کی۔ پھر گائے کی قربانی کی طرح ہے پھر بکری کی قربانی کی طرح۔ پھر بٹخ کی قربانی کی طرح ہے پھر مرغی کی قربانی کی طرح ہے پھر انڈے کی قربانی کی طرح ہے [ اور جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور بیٹھ کر ذکر کو غور سے سنتے ہیں ]۔“

إِلَى الْجُمُعَةِ فَبِإِذَا رَاحَ الْإِمَامُ طَوْتُ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ وَدَخَلَتْ تَسْمَعُ الذِّكْرَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَأَلْمُهْدَى بَدَنَةً ثُمَّ كَأَلْمُهْدَى بَقَرَةً ثُمَّ كَأَلْمُهْدَى شَاةً ثُمَّ كَأَلْمُهْدَى بَطَّةً ثُمَّ كَأَلْمُهْدَى دَجَاجَةً ثُمَّ كَأَلْمُهْدَى بَيْضَةً فَبِإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ ، طَوَيْتِ الصُّحُفُ ، وَجَلَسُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ . ❶

**فوائد:** ..... (۱) جمعہ والے دن جمعہ کو جلد از جلد آنا انتہائی مستحب ہے۔ (۲) جمعہ کا زائد ثواب امام کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے پہلے ملتا ہے۔ بعد میں فقط خطبہ جمعہ یا نماز کا ثواب باقی رہ جاتا ہے۔ اس لیے جلد از جلد آنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

### [193]..... بَابُ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

#### جمعہ کے وقت کے متعلق

1586- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ .....  
عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَتَبَادَرُ الظِّلَّ فِي أَطْمِ بَنِي غَنَمٍ فَمَا هُوَ إِلَّا مَوَاضِعُ أَقْدَامِنَا . ❷

زبیر بن عوام کہتے ہیں: ”ہم نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے پھر ہم واپس آتے تو بنو غنم کے مکانوں میں سایہ تلاش کرنے لگتے وہ ہمارے قدموں کی جگہ پر ہوتا۔“

1587- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ.....

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب خطبۃ (929) ومسلم، کتاب الجمعة، باب فضل التهجير يوم الجمعة (1981)

❷ منقطع، ضعيف: جگہ آئندہ حدیث اس کی شاہد ہے۔

سَمِعْتُ إِيَّاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحَيْطَانِ فَيْءٌ يُسْتَطَلُّ بِهِ .<sup>①</sup>

ایس بن سلمہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر فارغ ہوتے اور دیواروں کا اتنا سایہ نہیں ہوتا تھا کہ اس سے ہم سایہ حاصل کرتے۔“

**فوائد:**..... اس سے ثابت ہوا کہ جمعہ جلد ادا کرنا سنت ہے۔

[194]..... بَابُ فِي الْإِسْتِمَاعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ وَالْإِنْصَاتِ

جمعہ کے دن خطبہ کے وقت خطبہ سننا اور خاموش رہنا

1588- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ هُوَ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ .....

يَرُدُّهُ إِلَى أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ يَرُدُّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ غَسَلَ وَاعْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ غَدَا وَابْتَكَّرَ ثُمَّ جَلَسَ قَرِيبًا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ حَتَّى يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حُطْوَةٍ يَخْطُوهَا كَعَمَلِ سَنَةِ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا .<sup>②</sup>

اوسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جمعہ کے دن غسل کروایا اور غسل کیا پھر جمعہ کے لئے بہت صبح صبح گیا۔ پھر امام کے قریب بیٹھا اور خاموش رہا، کوئی لغوبات نہ کرے حتیٰ کہ امام فارغ ہو جائے تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے روزے اور تہجد جتنا ثواب ہوگا۔“

**فوائد:**..... جمعہ کا کامل ثواب حاصل کرنے کے لیے سکوت و سکون کو لازم پکڑنا ضروری ہے۔ اس

میں غفلت اپنا ثواب ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ حتیٰ کہ بولتے کو خاموش کروانا بھی لغو حرکت ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ اس ہفتہ وار اصلاحی پریڈ میں مکمل توجہ انہماک انتہائی ضروری ہے۔ تاکہ ہفتہ بھر ذہنوں پر چھائی گرد تو حیدری ہو چھاڑ سے صاف ہو کر ذہن تروتازہ ہو جائیں اور قبول حق، حصول ہدایت پر پھر سے آمادہ و تیار ہو جائیں۔

1589- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ .....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحديبية (4168) و مسلم، کتاب الجمعة، باب صلاة الجمعة حين نزول الشمس (1990)

② اسنادہ، صحیح



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَعَوْتُ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تو نے اپنے ساتھی سے کہا خاموش ہو جا! تو تو نے لغوبات کی۔“

1590- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَعَوْتُ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تو اپنے ساتھی سے کہے: خاموش ہو جا! تو تو نے لغوبات کی۔“

1591- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❸

سعید بن مسیب نے کہا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[195]..... بَابُ فِي مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

اس شخص کے متعلق جو جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو

1592- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ.....

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ. ❹

جابر بن عبد اللہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبہ دینے کے لئے آ رہا ہو اور تمہارا کوئی مسجد میں جائے تو وہ دو رکعتیں پڑھے۔“

**فوائد:**..... دوران خطبہ اگر کوئی مسجد آئے تو اس کے لیے دو رکعت پڑھنا ضروری ہیں البتہ اگر کوئی ابتدا خطبہ سے پہلے آجائے تو جتنی چاہے نماز ادا کر سکتا ہے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الانصات یوم الجمعة فی الخطبة (1965)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب الانصات یوم الجمعة والامام یخطب (394) ومسلم، کتاب الجمعة، باب فی الإلقات یوم الجمعة فی الخطبة (1962)

❸ صحیح: سابقہ خزائن ملاحظہ کیجئے۔

❹ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب فی من جاء والامام یخطب صلی رکتین خفیفتین (931) ومسلم، کتاب

الجمعة، باب التحية والامام یخطب (2017)

1593- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ.....

عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ أَبُو سَعِيدٍ وَمَرَوَانُ يَخْطُبُ فَمَامُ يَصَلِّي رَكَعَتَيْنِ فَاتَاهُ الْحَرَسُ يَمْنَعُونَهُ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَتْرُكُهُمَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِهِمَا ①

عیاض بن عبد اللہ کہتے ہیں: مروان خطبہ دے رہے تھے کہ ابوسعید آئے اور کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھنے لگے۔ سپاہی ان کے پاس آ کر انہیں روکنے لگے۔ تو انہوں نے کہا: ”میں ان کو نہیں چھوڑوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کا حکم دیتے ہوئے سنا۔“

1594- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ الرَّبِيعِ هُوَ ابْنُ صَبِيحِ الْبَصْرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَقَالَ الْحَسَنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ بِهِ ②

ربیع بن صبیح بصری کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور امام خطبہ دے رہا تھا۔ حسن نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس امام خطبہ دے رہا ہو اور تمہارا کوئی آئے تو وہ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں بھی اسی کا قائل ہوں۔“

[196]..... بَابُ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن خطبہ میں قرآن پڑھنے کے متعلق

1595- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ أَخْبَرَنِي خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ بَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَرَأَ مِنْهَا فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ ③

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو سورۃ ص پڑھی جب سجدہ میں آئے تو اتر کر سجدہ کیا۔

① حسن: الترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی الرکعتین اذا جاء (511)

② صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

③ صحیح: (1507) کے تحت گزر چکی ہے۔

**فوائد:** ..... (۱) یہ سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے اس سے معلوم ہوا خطبہ جمعہ میں سورۃ "ص" کی تلاوت مسنون ہے (۲) دوران خطبہ اگر آیت سجدہ آجائے تو منبر سے اتر کر سجدہ کرنا جائز ہے۔

### [197].....باب الکلام فی الخطبة

خطبہ میں بات چیت کرنا

1596- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ .....

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ  
دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ  
أَصَلَيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ قَالَ  
أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ بِهِ ❶

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: ”نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو رکعتیں نماز پڑھ۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں بھی اسی کا قائل ہوں۔“

### [198].....باب فی قصر الخطبة

خطبہ مختصر کرنے کا بیان

1597- أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَصِيمِ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبَجَرَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبَجَرَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ .....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا عَمَارُ بْنُ  
يَاسِرٍ فَأَبْلَغَ وَأَوْجَزَ فَقُلْنَا يَا أَبَا الْيُقْطَانَ  
لَوْ كُنْتَ نَفْسَتْ نَفْسًا قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلَاةِ  
الرَّجُلِ وَقِصْرَ خُطْبَتِهِ مِثْنَةٌ مِنْ فَهْمِهِ  
فَاطِيلُوا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَأَقْصُرُوا هَذِهِ  
الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا ❷

ابو وائل کہتے ہیں کہ: ہمیں عمار بن یاسر نے خطبہ دیا تو بہت اچھا اور مختصر خطبہ دیا۔ ہم نے کہا: اے ابو یقظان! کاش آپ خطبے کو کچھ لمبا کرتے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آدمی کی نماز کا لمبا ہونا اور خطبہ مختصر ہونا اس کی عقلمندی کی دلیل ہے۔ تو اس نماز کو لمبا اور ان خطبوں کو مختصر کرو کیونکہ بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب اذا رأى الامام رجلاً جاء وهو يخطب (930)، ومسلم، کتاب الجمعة، باب

التحية والامام يخطب (875)

❷ صحيح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة (2006)

**فوائد:** ..... (۱) جمع کی نماز لمبی جبکہ خطبے کا چھوٹا ہونا مستحب ہے (۲) ایسا کرنا عقلمندی جب کہ اس کے برعکس کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔ (۳) بیان کو جادو سے تشبیہ کی یہ وجہ ہے کہ جس طرح جادوگر لوگوں کے ذہن کنٹرول کر کے ان کے اپنی من چاہی چیزیں دکھاتا ہے۔ اسی طرح خطیب بھی اپنے زور سے بیان سے لوگوں کی عقول کو بہوت کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ عوام اس کے اشاروں پر چل پڑتی ہے۔

1598- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ .....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ سَمَةَ كَهْتَمُ هَيْبَةَ نَبِيِّ ﷺ كَمَا كَانَتْ صَلَاتُهُ فَصَدَّا سَاهُ نَمَازِ پڑھی تو آپ کی نماز اور خطبہ درمیانہ تھا۔

وَحُطْبَتُهُ فَصَدَّا. ❶

[199]..... بَابُ الْقُعُودِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا

1599- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ الْمُفْضِلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ .....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دونوں خطبے کھڑے ہو کر دیا کرتے تھے اور ان کے درمیان بیٹھ کر فرق (جدالی) کرتے تھے۔

1600- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ .....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ النَّاسَ. ❸

جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے، ان کے درمیان بیٹھتے تھے، قرآن پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔“

**فوائد:** ..... (۱) جمع میں دو خطبے ہوتے ہیں (۲) دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ کر فاصلہ کیا جائے گا

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفيف صلاة والخطبة (3000) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی قصد الخطبة (507)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب الخطبة قائما (920) ومسلم کتاب الجمعة، باب ذکر الخطبتین قبل الصلاة (1991)

❸ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب ذکر الخطبتین قبل الصلاة (1992) وابدوداؤد، کتاب الصلاة، باب الخطبة قائما (1094)

امام شافعی رحمہ اللہ سے واجب جبکہ جمہور کے نزدیک یہ سنت مؤکدہ ہے۔ جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر دینا سنت ہے۔ دیکھیے سابقہ حدیث ایضاً (۳) عربی کے چند مخصوص الفاظ کا نام ہی خطبہ نہیں بلکہ تذکیر و عظ و نصیحت یہ بھی خطبے میں شامل ہے۔

## [200]..... بَابُ كَيْفِ يُشِيرُ الْإِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ میں امام اشارہ کیسے کرے؟

1601- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ.....

حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ رَأَى عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ بِشَرِّ بْنِ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللَّهُ هَذِهِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَا يُشِيرُ إِلَّا بِأَصْبِعِهِ ①

حصین کہتے ہیں کہ عمارہ بن رویبہ کہتے ہیں کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا: اللہ ان ہاتھوں کو تباہ کرے میں رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا آپ صرف اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔“

**فوائد:**..... حدیث مذکورہ اشارے سے تجاوز اگرچہ ممنوع نہیں بہر حال فقط انگلی کو اشارے میں

استعمال کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔ لہذا یہی مندوب و مستحب ہے۔

1602- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ رَأَى بِشَرِّ بْنَ مَرْوَانَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ فَسَبَّهُ وَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَا يَقُولُ بِأَصْبَعِهِ إِلَّا هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ عِنْدَ الْخَاصِرَةِ ②

عمارہ بن رویبہ کہتے ہیں انہوں نے بشر بن مروان کو جمعہ کے دن منبر پر اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے دیکھا، تو انہوں نے اسے گالی دی اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا وہ اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے، اور اپنی سبابہ انگلی سے کمر کے پاس اشارہ کیا۔

① صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة (2013) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب رفع اليدين على

المنبر (1104)

② صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

## [201]..... بَاب مَقَامِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ خطبہ کے وقت امام کی جگہ کے متعلق

1603- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ إِلَى جِدْعٍ قَبْلَ أَنْ يُجْعَلَ الْمِنْبَرُ فَلَمَّا جُعِلَ الْمِنْبَرُ حَنَّ ذَلِكَ الْجِدْعُ حَتَّى سَمِعْنَا حَيْنَهُ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ ①

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ممبر بننے سے پہلے تنے کے پاس کھڑے ہوا کرتے تھے۔ جب ممبر بنایا گیا تو وہ تارودیا حتی کہ ہم نے اس کے رونے کی آواز سنی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔

**فوائد:**..... (۱) آپ ﷺ صرف جن وانس میں ہی نہیں بلکہ جمادات و حیوانات بھی میں یکساں مقبول تھے (۲) جمادات بھی حواس رکھتے ہیں (۳) دوران خطبہ ممبر پر کھڑے ہونا سنت ہے۔

1604- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِدْعٍ قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ حَنَّ الْجِدْعِ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ وَقَالَ لَوْ لَمْ أُحْتَضِنَهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ②

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ممبر بنانے سے پہلے تنے پر (ٹیک لگا کر) خطبہ دیا کرتے تھے جب ممبر بنایا گیا تو آپ ﷺ ممبر کے پاس گئے تو وہ تارونے لگا آپ ﷺ نے اسے چمٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں اسے نہ چمٹاتا تو یہ قیامت کے دن تک روتا رہتا۔“

1605- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ حَدَّثَنَا حَمَادُ عَنْ ثَابِتٍ.....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ ③

انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

1606- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

① صحیح (33)، (37) میں گزر چکی ہے۔

② صحیح (39) نمبر حدیث کے تحت گزر چکی ہے۔

③ صحیح دیکھئے سابقہ (40)

اسہل بن سعد کہتے ہیں جب مدینہ میں لوگ زیادہ ہو گئے تو آدمی آنے لگے اور لوگ آنے لگے وہ رسول اللہ ﷺ کی بات نہیں سن سکتے تھے حتیٰ کہ وہ آپ ﷺ کے پاس سے لوٹ جاتے تھے۔ لوگوں نے آپ سے کہا: ”اے اللہ کے رسول! لوگ زیادہ ہو گئے ہیں اور آنے والا آتا ہے مگر آپ ﷺ کی بات نہیں سن سکتا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کیا چاہتے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے ایک انصاری عورت کے غلام کے پاس جو بڑھی تھا پیغام بھیجا کہ وہ جا کر جنگل سے جھاؤ لائے۔“ لوگوں نے آپ ﷺ کے لئے دو تین زینے کا منبر بنا دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھتے تھے اور خطبہ دیتے تھے۔ جب لوگوں نے یہ کام کیا تو وہ لکڑی رونے لگی جس کے پاس آپ ﷺ کھڑا ہوا کرتے تھے۔ رسول اللہ اس کے پاس کھڑے ہوئے اور اس پر ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گئی۔“

### [202]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

#### جمعہ کی نماز میں قراءت کرنا

1607- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدِ الْمَازِنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ.....  
 أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثٌ

ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر انصاری سے پوچھا کہ جمعہ کے دن سورۃ جمعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کیا پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ”سورۃ عاشیہ۔“

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة، فی السطوح والمنبر (377) ومسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز الخطوة والخطوتین (1217)

## الغَاثِيَةِ ①

**فوائد:** ..... نماز جمعہ میں سورۃ الجمعہ، الغاشیہ، الاعلیٰ اور منافقون یہ چار سورتیں سنت سے ثابت ہیں (دیکھیے آئندہ اور مسلم)

1608- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدِ الْمَازِنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْتَةَ.....

عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسِ الْفَهْرِيِّ عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْنَا مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ السُّورَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ فِيهَا الْجُمُعَةُ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ مَعَهَا هَلْ أَتَاكَ ضحاک بن قیس فہری کہتے ہیں ہم نے نعمان بن بشیر انصاری سے پوچھا کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن لوگوں کے ساتھ اس سورۃ کے ساتھ جس میں جمعہ کا ذکر ہے کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: ”آپ ﷺ اس سورت کے ساتھ ”سورۃ غاشیہ“ پڑھا کرتے تھے۔“

## حَدِيثُ الْغَاثِيَةِ ②

1609- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ.....

عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ دونوں عیدوں اور جمعہ میں سورۃ اعلیٰ اور غاشیہ پڑھا کرتے ہیں۔ اگر جمعہ اور عید دونوں اکٹھے ہوں تو آپ نے ان دونوں میں انہی (سورتوں) کو پڑھا۔

[203]..... بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي تُذَكَّرُ فِي الْجُمُعَةِ

اس وقت کے متعلق جو جمعہ کے دن ذکر کیا جاتا ہے

1610- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سِيرِينَ.....

① صحیح مسلم، کتاب الجمعہ، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة (2027) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب ما یقرأ بہ فی

الجمعة (1123)

② صحیح: جب کہ یہ سابقہ ہی کر رہے۔

③ صحیح مسلم، کتاب الجمعہ، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة (2025) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب ما یقرأ بہ فی الجمعة

(1122)



ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری کعب سے ملاقات ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کرنے لگا اور وہ مجھ سے تورات کی باتیں بیان کرنے لگے حتیٰ کہ ہم جمعہ کے دن ذکر پر پہنچ گئے۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس دن میں ایک ایسا وقت نماز ہے کہ جو مسلمان بندہ ان وقت میں کوئی اچھی چیز اللہ سے مانگتا ہے تو اللہ وہ چیز اسے ضرور دیتا ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ التَّفَيْتُ أَنَا وَكَعْبٌ فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَةِ حَتَّى آتَيْنَا عَلَى ذِكْرِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَصَلِّيُ بِسَأْلِ اللَّهِ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. ❶

**فوائد:** ..... جمعہ کو ملنے والی مختلف فضیلتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس دن میں اللہ نے ایک گھڑی رکھی جس میں مانگی گئی دعا لازماً قبول ہوتی ہے۔ لیکن اس وقت کے بارے میں احادیث مختلف ہونے کی بنا پر اس کے تعین میں اختلاف ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں چالیس اقوال ذکر کیے ہیں (تفصیل کے لیے دیکھیے فتح الباری) امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمام اقوال میں سے راجح قول یہ ہے کہ یہ دن کی آخری گھڑی ہے۔ جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین اور ائمہ حنفیہ اللہ اسی کے قائل ہیں (نیل الاوطار) لیکن اس حدیث میں ہے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو تو علماء نے اس کا جواب یہی دیا ہے کہ نماز کے انتظار میں بیٹھا شخص بھی چونکہ نماز ہی کے حکم میں ہوتا ہے تو لہذا یہ اعتراض زائل ہوا۔

[204]..... بَابُ فِيْمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُدْرِ

اس شخص کے متعلق جو بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دے

1611- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِينًا.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے: ”لوگ اپنے جمعہ کو چھوڑنے کی حرکت سے باز آ جائیں یا اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا وہ غافلین سے ہو جائیں گے۔“

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى أَعْوَادِ مَنبَرِهِ لَيَسْتَهَيِّنُ أَقْوَامٌ عَنْ وُدِّهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيُخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى

❶ متفق عليه : البخاری، کتاب الجمعة، باب الساعة التي في يوم الجمعة (935) ومسلم، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة (1967)

قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لِيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ ❶

**فوائد:** ..... دلوں پر مہر کا لگ جانا، دلوں کے قبول حق سے دور ہونے کا باعث ہے جب دل قبول ہدایت کے معاملے میں ناکارہ ہو جائیں تو یہ دین و دنیا کے خسارے کا باعث ہے لہذا ترک جمعہ جیسے شنیع فعل سے حتی الوسع دور رہنا چاہیے (واللہ الموفق)

1612- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ .....

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ ❷  
ابو جعد ضمريؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جمعہ کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔“

[205]..... بَاب فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی فضیلت کے متعلق

1613- أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ .....

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَفْضَلَ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْحَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثَرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتِكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ يَعْنِي بَلَيْتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْكَلَ

اوسؒ بن اوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمام دنوں سے افضل جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم پیدا کئے گئے۔ اسی میں صور پھونکا جائے گا اسی میں لوگ بے ہوش ہوں گے۔ لہذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو۔ کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“ ایک آدمی نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ کی ہڈیاں پرانی ہو چکی ہوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے زمین پر

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب التغليظ في ترك الجمعة (1999) والنسائي، كتاب الجمعة، باب التشديد في التخلف عن الجمعة (1369)

❷ حسن: ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجمعة (1052) والترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء في ترك الجمعة من غير عند (500)

اَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ . ❶ اس بات کو حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔“

**فوائد:** ..... (۱) یوم الجمعہ کو درج ذیل امور کی بنا پر دیگر ایام پر فضیلت حاصل ہے (۲) جمعہ والے دن کثرت سے درود کا اہتمام کرنا چاہیے (۳) انبیاء ﷺ کے اجسام قبروں میں محفوظ رہتے ہیں (۴) صحابی کا آپ کی قبر میں آپ کے میت ہونے کی طرف ارشاد کرنا اس سے صحابہ کے عقائد کا پتہ چلتا ہے خصوصاً جب آپ ﷺ نے اس کا انکار بھی نہیں کیا۔

[206]..... بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے بعد نماز کے بارے میں رکعتوں کا بیان

1614- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ .....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ . ❶ گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

**فوائد:** ..... جمعہ کے بعد رکعتیں پڑھنا افضل ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے جیسا کہ آئندہ آرہا ہے۔ بہر حال گھر میں دو رکعتیں بھی ادا کی جاسکتی ہیں جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے۔

1615- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ .....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ . ❶ سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1616- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے تو چار رکعت

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الجمعة، باب تفریع ابواب الجمعة (1047) والنسائی، کتاب الجمعة، باب اکتار الصلاة علی

النبي يوم الجمعة (1373)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها (938) ومسلم، کتاب الجمعة، باب الصلاة

بعد الجمعة (2037)

❸ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (2038) والترمذی، کتاب الصلاة ۱ باب ماجاء فی الصلاة، قبل

الجمعة وبعدها (521)

بَعْدَهَا أَرْبَعًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَصَلَى بَعْدَ  
الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا . ❶  
پڑھے۔ ابو محمد کہتے ہیں ”میں جمعہ کے بعد چار رکعتیں  
پڑھتا ہوں۔“

[207].....باب فِي الْوُتْرِ

### وتر کا بیان

1617- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا كَيْثُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدِ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرَّةَ الزَّوْفِيِّ.....

عَنْ خَارِجَةَ بِنِ حُدَافَةَ الْعُدَوِيِّ قَالَ  
خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ  
اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ  
مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ جَعَلَهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ  
صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ . ❷  
خارجہ بن خدافہ عدوی رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ  
ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہیں  
ایک ایسی نماز دی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے  
بہتر ہے۔ اس کو تمہارے لئے عشاء اور طلوع فجر کے  
درمیان مقرر کیا۔“

**فوائد:** ..... (۱) نماز وتر انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ اللہ کو انتہائی محبوب ہے۔ دیکھیے آئندہ  
(1621) اسی لیے آپ ﷺ سفر و حضر میں اس کا التزام فرماتے (۲) ان کا وقت عشاء کے بعد سے لے  
کر طلوع فجر تک ہے۔

1618- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنَ  
حَبَانَ أَخْبَرَهُ.....

أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ الْقُرَشِيَّ ثُمَّ الْجُمَحِيَّ  
أَخْبَرَهُ وَكَانَ يَسْكُنُ بِالشَّامِ وَكَانَ  
أَدْرَكَ مُعَاوِيَةَ أَنَّ الْمُخَدَّجِيَّ رَجُلٌ مِنْ  
بَنِي كِنَانَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ  
وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ  
ابن محیریز قرشی پھر جمحی جو کہ شام کے رہائش پذیر تھے اور  
معاویہ کو پایا تھا۔ بیان کرتے ہیں کہ مخدجی کنانہ کا ایک فرد  
تھا۔ اس نے بیان کیا کہ شام کے پاک آدمی جو کہ صحابی  
تھے اور ان کی کنیت ابو محمد تھی اس نے ان سے بیان کیا کہ  
”وتر لازم ہے۔“ مخدجی نے عبادۃ بن صامت کے پاس

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (2034) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب الصلاة بعد  
الجمعة (1131)

❷ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب استحباب الوتر (1418) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی فضل  
الوتر (452)

جا کر اس بات کا ذکر کیا تو عبادہ نے کہا ”ابو محمد نے غلط کہا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ”اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو شخص انہیں ادا کرے اور ان کے ہتھکڑیاں سمجھتے ہوئے اس میں سے کچھ بھی ضائع نہ کرے تو اللہ کے ذمے ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے۔ اور جو شخص یہ نہ ادا کرے۔ اس کے لئے اللہ کا ذمہ نہیں ہے۔ چاہے تو اسے عذاب دے دے چاہے تو اسے (آزاد کر دے) جنت میں داخل کر دے۔“

1619- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ .....

طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی جس کے سر کے بال پرانگندہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ”اے اللہ کے رسول اللہ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”پانچ نمازیں اور روزے پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کی باتیں بتائیں تو اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت دی ہے نہ میں اس سے کچھ زیادہ پڑھوں گا اور نہ اس میں کمی کروں گا جو اللہ نے مجھ پر فرض کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے باپ کی قسم اگر اس نے سچ کہا تو کامیاب ہو گیا۔“ یا فرمایا: ”اس کے باپ کی قسم اگر اس نے سچ کہا تو جنت

أَخْبَرَهُ أَنَّ الْوُتْرَ وَاجِبٌ فَرَّاحُ الْمُخَدَّجِيُّ إِلَى عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عِبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خُمْسُ صَلَوَاتِ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ مَنْ أَتَى بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ جَاءَ وَكَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَلَيْهِ وَإِنْ شَاءَ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. ❶

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ الصَّلَوَاتِ الْخُمْسَ وَالصِّيَامَ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ وَالَّذِي أُكْرِمَكَ لَا أَتَطَوُّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ. ❶

❶ اسنادہ جید ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فیمن الم یوتر (1420) والنسائی، کتاب الصلاة، باب المحافظة علی الصلوات الخمس (460)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الإیمان، باب الزکاة من الإسلام (46) ومسلم، کتاب الإیمان، باب بیان الصلوات التي می أحد..... (100)

میں داخل ہو گیا۔“

1620- حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ.....

سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
عَلِيًّا يَقُولُ إِنَّ الْوُتْرَ لَيْسَ بِحُتْمٍ  
كَالصَّلَاةِ وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ فَلَا تَدْعُوهُ. ❶  
عاصم بن ضمیرہ کہتے ہیں کہ میں نے علیؑ سے سنا وہ کہتے تھے  
”وتر نماز کی طرح واجب نہیں ہے۔ لیکن وہ سنت ہے اس  
کو مت چھوڑو۔“

**فوائد:** ..... مذکورہ وسابقہ آثار و تروں کے سنت مؤکدہ ہونے پر دال ہیں ان سے ان کے وجوب کی

نفی ہوتی ہے۔ لہذا یہی بات راجح ہے۔

[208]..... بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوُتْرِ

وتروں کی ترغیب کا بیان

1621- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِجْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ  
اللَّهَ وَتُرُّ يُحِبُّ الْوُتْرَ. ❷  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے  
شک اللہ ایک ہے۔ اور طاق چیز کو پسند کرتا ہے۔“

[209]..... بَابُ كَمِّ الْوُتْرِ

وتر کی رکعات کا بیان

1622- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ  
صَلَاتُهُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً  
يُوتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ  
مِنَ الْخَمْسِ حَتَّى يَجْلِسَ فِي الْآخِرَةِ  
فَيَسْلِمَ. ❸  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ”نبی ﷺ تہجد کی نماز تیرہ  
رکعت پڑھتے تھے۔ ان میں سے پانچ وتر ہوتے  
تھے۔ پانچوں میں سے کسی رکعت میں نہیں بیٹھتے تھے۔ حتیٰ  
کہ آخری رکعت میں بیٹھتے اور سلام پھیرتے۔“

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب استحباب الوتر (1416) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء أن الوتر ليس بحتم (453)

❷ متفق عليه: أخرجه البخاری، کتاب الشروط، باب مايجوز من الاشرط والشنيافي الاقرار (2736) ومسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب في اسماء الله الحسنى وفضل من أحصاها (2677)

❸ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدر (1717) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب في الصلاة الليل (1338)

**فوائد:** ..... (۱) ثابت ہوا آپ ﷺ کی تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ تیرہ رکعات تھی۔ کیونکہ اس سے زیادہ آپ ﷺ سے ثابت نہیں۔ (۲) وتر میں نماز مغرب کی مشابہت سے بچا جائے گا یعنی دو رکعتوں میں تشہد نہیں بیٹھا جائے گا۔

1623- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ.....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ تَرِبَ بِخُمْسٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِنَالٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْمِ إِيمَاءً. ❶

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”پانچ وتر پڑھو! اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین پڑھو۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ایک پڑھو۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اشارے سے پڑھ لو۔“

1624- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ.....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

1625- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَنَى مَنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدَكُمْ الصُّبْحَ فَلْيَصِلْ رُكْعَةً وَاحِدَةً تَوْتِرًا مَا قَدْ صَلَّى قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ نَعَمْ. ❸

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے تہجد کی نماز کے متعلق سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ”دو دو کر کے پڑھو۔ اگر تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔ اس کی نماز طاق ہو جائے گی۔“ ابو محمد سے کہا گیا آپ بھی اسی کے قائل ہیں تو انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب کم الوتر (1422) والنسائی، کتاب قیام اللیل، باب ذکر الاختلاف علی الزہری (1712)

❷ صحیح: سابقہ ہی کمر ہے۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوتر، باب ماجاء فی الوتر (990) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة اللیل مثنی مثنی (1745)

**فوائد:** ..... (۱) رات کی نماز دو، دو رکعتیں کر کے پڑھنا افضل ہے۔ (۲) کم از کم ایک رکعت وتر

بھی ادا کیا جاسکتا ہے یہ مسنون ثابت و روا ہے۔

1626- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ .....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ

إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ

بعد سلام پھیر دیتے اور ایک وتر پڑھتے تھے۔

رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ. ①

**فوائد:** ..... مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ عموماً آپ ﷺ تہجد کی تروں سمیت 11 رکعات ہی

ادا کیا کرتے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی آتا ہے کہ آپ ﷺ رمضان وغیر رمضان میں اس سے زیادہ نہ کرتے۔

1627- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ .....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

يُوتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ

اللَّهُ أَحَدٌ. ②

**فوائد:** ..... (۱) آپ ﷺ سے 1، 3، 5، 7، 9 سبھی وتر ثابت ہیں۔ جبکہ اکثر آپ ﷺ تین ہی

ادا کیا کرتے۔ جیسا کہ (كَانَ يُوتِرُ) سے واضح ہے (۲) تروں میں سورۃ اخلاص، الکافرون، سورۃ الاعلیٰ

پڑھنا مسنون ہے۔

[210]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْوَتْرِ

اوقات وتر کا بیان

1628- أَخْبَرَنَا قَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ .....

① صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة اللیل وعدد رکعات (1714) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی صلاة

اللیل (9336)

② صحیح الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فیما یقرأ به فی الوتر (462) والنسائی، کتاب قیام اللیل، باب الاختلاف علی

أبی اسحاق (1701)



عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي كُلِّ الْوَقْتِ قَدْ  
 أَوْتِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنْتَهَى وَتَرَهُ إِلَى  
 عَائِشَةَ بْنِ النَّبِيِّ سَةَ رَوَيْتَ هِيَ كَمَا رَوَى اللَّهُ ﷺ فِي رَاتِ  
 كَمَا رَحَصَ فِي وَتِرٍ بِرُحَا هِيَ - وَأَرْأَى كَمَا وَتِرٍ كِي إِهْتِ  
 سَحَرِي كَمَا وَتِرٍ كَمَا هُوِي . ❶

**فوائد:** ..... و تزکورات کے کسی بھی حصے میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ البتہ سحری تک طلوع فجر سے پہلے تک پڑھنا لازم ہے۔ نیز صحابہ رضی اللہ عنہم سے نماز فجر سے قبل ادائیگی بھی ثابت ہے اگر نماز فجر بھی گزر جائے تو پھر طلوع آفتاب کے بعد ان کی قضائی دی جائے گی۔ ایک روایت میں (مَنْ نَامَ عَنْ وَتِرِهِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ) جو اپنے وتر سے سویا رہ جائے وہ صبح کے بعد اسے پڑھے (ترمذی صحیح)

1629- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو نُزَيْرَةَ.....

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْوَتْرِ فَقَالَ أَوْتِرُوا  
 الْبُوسَعِيدِ خُدْرِيٍّ رَوَى بِيَانِ كَرْتِي هِي كَمَا رَوَى اللَّهُ ﷺ فِي وَتِرٍ  
 كَمَا رَحَصَ فِي وَتِرٍ بِرُحَا هِيَ - وَأَرْأَى كَمَا وَتِرٍ كِي إِهْتِ  
 سَحَرِي كَمَا وَتِرٍ كَمَا هُوِي . ❷

[211]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْوَتْرِ

وتر میں قراءت کا بیان

1630- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ  
 يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبْحِ  
 اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا  
 أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ  
 أَحَدٌ . ❸

- ❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل (1734) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی وقت الوتر (1435)
- ❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل مثنی مثنی (1762) و الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی صادرة الصبح بالوتر (468)
- ❸ صحیح: (1628) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

**فوائد:** ..... سواری پروتروں کی ادائیگی ان کے سنت ہونے پر دال ہے۔

[212]..... بَابُ الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پروتر پڑھنے کا بیان

1631- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوتِرُ  
عَلَى الْبُعَيْرِ قَبْلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهِ  
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اونٹ پر وتر  
پڑھتے تھے۔ ابو محمد سے کہا گیا کہ ”آپ بھی اس کے قائل  
ہیں؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“  
قَالَ نَعَمْ. ❶

[213]..... بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْقُنُوتِ

دعائے قنوت کا بیان

1544- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرِيَمَ.....

عَنْ أَبِي الْخُوَزَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ  
لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ حَمَلَنِي عَلَى عَاتِقِهِ  
فَأَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ  
فَأَدْخَلْتُهَا فِي فَمِي فَقَالَ أَلْفَهَا أَمَا  
شَعَرْتُ أَنَا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ قَالَ  
وَكَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي  
فِي مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِي مَنْ عَافَيْتَ  
وَتَوَلَّيْنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِي مَا  
أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرًّا مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ  
تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَدُلُّ

ابو حوراء سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی سے کہا  
”تجھے رسول اللہ ﷺ کی کون سی بات یاد ہے؟“ انہوں  
نے کہا ”آپ نے مجھے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے  
صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لی۔ اور اسے اپنے  
منہ میں ڈالنا چاہا آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: ”اس کو  
پھینک دو کیا تم جانتے نہیں کہ ہمارے لئے صدقہ حلال  
نہیں ہے؟“ اور ابو حوراء کہتے ہیں حسنؓ یہ دعا پڑھا کرتے  
تھے ”اے اللہ مجھے ہدایت دے ان میں سے جنہیں تو نے  
ہدایت دی۔ اور مجھے عافیت دے ان میں سے جسے تو نے  
عافیت دی اور کارساز بن میرا ان میں سے جن کی آپ  
نے کارسازی کی: اور اس چیز میں برکت دے جو آپ نے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوتر علی الذیة (999) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز صلاة النافلة علی

مجھے دے رکھا ہے۔ اور اس شر سے بچا جس کا آپ نے میرے لئے فیصلہ کیا ہے۔ بے شک آپ جو فیصلہ کرتے ہیں۔ اس کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس سے آپ محبت کریں۔ آپ برکت والے اور بلند ہیں۔“

مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ ①

**فوائد:** ..... (۱) قنوت وتر میں یہ دعا سنت و ثابت ہے۔ سنن بیہقی میں (لا یذلل من والیت) کے بعد (ولا یعز من عادیت) کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ البتہ (تبارکت ربنا وتعالیت) کے بعد (وصلی اللہ علی النبی) کے الفاظ ثابت ہیں۔ (نسائی۔ ضعیف) (۲) آپ ﷺ کے گھر والوں پر صدقہ حلال نہیں۔

1633- أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ.....

ابو حوراء سے روایت ہے کہ حسن بن علیؑ نے کہا ”رسول ﷺ نے مجھے ایک دعا سکھائی میں اسے قنوت میں پڑھتا ہوں۔“ پھر اسی طرح بیان کیا۔

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ②

1634- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ.....

ابو حوراء سعدی بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علیؑ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دعا سکھائی جو میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں ”اے اللہ مجھے ہدایت دے۔ ان میں جنہیں تو نے ہدایت دی۔ اور مجھے عافیت دے ان میں

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي

① صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب القنوت فی الوتر (1425) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر (464)

② صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

جنہیں تو نے عافیت دی۔ اور میرا کارساز بن ان میں جن کا تو کارساز بنا۔ اور جو تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت دے۔ اور مجھے اس شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کیا کیونکہ تو فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، جس کا تو والی بن جائے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا۔ تو برکت والا اور بلند ہے۔ ابو محمد کہتے ہیں کہ ابو حوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔

فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِيْفِيْمَنْ عَافَيْتَ  
وَتَوَلَّيْتِ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتِ وَبَارِكْ لِي فِيمَا  
أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرًّا مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ  
تَقْضِي وَلَا يَقْضِي عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَدُلُّ  
مَنْ وَآلَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ قَالَ أَبُو  
مُحَمَّدٍ أَبُو الْحَوْرَاءِ اسْمُهُ رَبِيعَةُ بِنْتُ  
شَيْبَانَ ①

[214]..... بَاب فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُتْرِ

وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا

1635- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ .....

ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک رات کا جاگنا (تہجد) محنت والا اور بوجھل کام ہے۔ تم میں سے جب کوئی وتر پڑھے تو (اس کے بعد) دو رکعتیں پڑھ لے۔ پھر اس نے تہجد پڑھ لی تو ٹھیک ہے ورنہ وہی اس کی کفایت کر جائیں گی۔“ کہا جاتا ہے کہ یہ لفظ سفر ہے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ ”المسهر“ ہی ہے۔

عَنْ ثُوبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذَا  
السَّهْرَ جَهْدٌ وَثِقَلٌ فَإِذَا أُوتِرَ أَحَدُكُمْ  
فَلْيَرْكُعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ  
وَأِلَّا كَانَتْ لَهُ وَيُقَالُ: هَذَا السَّفَرُ، وَأَنَا  
أَقُولُ: السَّهْرُ. ②

**فوائد:** ..... ثابت ہوا اگر کسی تہجد گزار کو جاگ نہ آنے کا اندیشہ ہو تو وہ وتروں کے بعد دو رکعت ادا

کرے تو اللہ انہیں تہجد کے قائم مقام بنا دے گا۔ نیز یہ جو حدیث میں آتا (اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِالسَّلِيلِ وَتَرَا) (بخاری) یعنی وتر کو اپنی آخری نماز بناؤ تو یہ استحباب پر مبنی ہے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے البتہ کسی کو رکعت کی ادائیگی کے بعد جاگ آجاتی ہے تو تہجد پڑھنے کے بعد وتر نہیں دوہرائے گا کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا (لا وتران فی لیلة)۔ (ترمذی) (صحیح) ایک رات میں دو وتر نہیں

① صحیح: سابقہ دونوں روایتوں کا تکرار ہے۔

② صحیح: شرح معانی الآثار للطحاوی 1/341

ہوتے۔ امام احمد، شافعی، مالک حفظہ اللہ وغیرہم کا بھی یہی موقف ہے۔

## [215]..... بَابُ فِي الْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا

1636- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے لیے دعا یا بددعا کرنے کا ارادہ کرتے تو رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ تو کبھی جب ”سمع الله لمن حمدہ ربنا ولك الحمد“ کہہ لیتے تو پھر یوں دعا کرتے ”اے اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہم اور کمزور مومنوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر کو سخت سزا دے۔ اور ان پر قحط ڈال دے جس طرح یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑا۔ اور اسے بلند آواز سے پڑھتے۔ بعض دفعہ اپنی فجر کی نماز میں یوں کہتے ”اے اللہ! فلاں اور فلاں پر لعنت کر“ اور یہ عرب کے قبیلوں میں سے دو قبیلے تھے۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی آپ کے لیے کچھ اختیار نہیں ہے اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے بے شک وہ ظالم ہیں۔“

(آل عمران: ۱۲۸)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَرُبَمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِينَى يُوسُفَ وَيَجْهَرُ بِذَلِكَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ ائْتِنَا وَقَلَانَا لِحَيِّينَ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ. ①

**فوائد:**..... (۱) کسی کے لیے دعا یا بددعا کے موقع پر قنوت کرنا درست ہے (۲) یہ قنوت نماز میں رکوع کے بعد ہوگی (۳) یہ قنوت نازلہ کا بیان ہے اسی پر قنوت وتر کو قیاس کرتے ہوئے وہ بھی اسی طریق

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الأدب، باب تسمية الوليد (6200) ومسلم، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت فی

جميع الصلاة (1538)

پر مانگی جا سکتی ہے مزید خلفاء اربعہ کے عمل سے بھی یہ بات ثابت ہے (نیل الاوطار) البتہ راجح سنت طریقہ یہی ہے کہ یہ قبل الرکوع کی جائے جیسا کہ ابن ماجہ میں صحیحاً مروی ہے (كَانَ يُؤْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ) کہ آپ ﷺ وتر میں قبل از رکوع قنوت کیا کرتے تھے اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے قنوت میں ہاتھ اٹھانا بھی ثابت ہے (تحفة الاحوذی) (۴) (لیس لك من الامر شيء) یہ آیت اس بارے میں صریح ہے کہ مختار کل اللہ ہے وہ چاہے تو آپ ﷺ کے اشارہ انگلی پر چاند کو دو لخت کر دے اور نہ چاہے تو اپنے محبوب کی دعاؤں التجاؤں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت نہ بخشنے۔

1637- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ.....

عاصم کہتے ہیں میں نے انس بن مالک سے قنوت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا رکوع سے پہلے پڑھنی چاہئے میں نے کہا ”فلاں شخص کہتا ہے کہ آپ کہتے ہیں: رکوع کے بعد ہے۔“ تو انہوں نے کہا ”اس نے جھوٹ کہا ہے۔“ پھر بیان کیا نبی ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی تھی۔ اور بنو سلیم کے ایک قبیلے پر بددعا کرتے تھے۔“

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ فَلَانًا زَعَمَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ قَالَ كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرَّكْعَةِ يَذْعُو عَلَى حَيٍّ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ. ①

**فوائد:**..... اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ قبل الرکوع قنوت کرتے تھے البتہ قنوت نازلہ یہ بعد الرکوع کرتے۔

1638- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.....

براء بن عازب کہتے ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ. ②

1639- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ شُعْبَةَ

بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. ③

① متفق عليه: البخاری، کتاب الوتر، باب القنوت قبل الرکوع وبعده (1002) ومسلم، کتاب المساجد، باب استحباب

القنوت فی جمیع الصلاة (1548)

② صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاة (1003) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب

القنوت فی الصلوات (1441)

③ صحیح: سابقہ ہی کمر ہے۔

1640- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُوَيْبٍ.....

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَفَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتَ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ وَلَا أَرَى أَنْ أَخَذَ بِهِ إِلَّا فِي الْحَرْبِ. ❶

محمد ﷺ کہتے ہیں کہ انس بن مالک سے پوچھا گیا، کیا رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا: ”جی ہاں“ تو ان سے کہا گیا: ”رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ انہوں نے کہا: ”تھوڑا رکوع کے بعد“ ابو محمد کہتے ہیں کہ میں اس کا قائل ہوں اور اسی کو اختیار کرتا ہوں۔ میری رائے ہے کہ صرف لڑائی میں اسے اختیار کیا جائے۔



❶ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الوتر، باب القنوت قبل الركوع وبعده (1001) ومسلم، کتاب المساجد، باب

استحباب القنوت فی جمیع الصلوة (1544)

## ابواب العیدین

[216]..... بَاب فِي الْأَكْلِ قَبْلَ الْخُرُوجِ يَوْمَ الْعِيدِ

عید کے دن عید گاہ جانے سے پہلے کھانے کا بیان

1641- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الْأَصَمِ.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَطْعَمُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ وَكَانَ إِذَا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ لَمْ يَطْعَمْ حَتَّى يَرْجِعَ فَيَأْكُلَ مِنْ ذَبْحِهِ. ①

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن عید گاہ کی طرف نکلنے سے پہلے کھانا کھاتے تھے۔ قربانی کے دن نہیں کھاتے تھے۔ حتیٰ کہ لوٹتے اور اپنی قربانی کا گوشت کھاتے۔

**فوائد:**..... معلوم ہوا مسنون طریقہ یہی ہے کہ عید الفطر کے لیے گھر سے کچھ کھا کر نکلا جائے اور عید الاضحیٰ میں واپسی پر کھایا جائے۔ بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ عید الفطر میں طاق کھجوریں کھا کر گھر سے نکلتے تھے۔

1642- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. ②

انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

① صحیح : أخرجه البخاری، کتاب العیدین، باب الأکل یوم الفطر قبل الخروج (953) والترمذی، کتاب الصلاة، باب

ما جاء فی الأکل یوم الفطر (542)

② صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب الأکل یوم الفطر قبل الخروج (953) وابن ماجه کتاب الصیام، باب فی الأکل

یوم الفطر..... (1754)



[217]..... بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

عید کی نماز اذان اقامت کے بغیر پڑھنے کا بیان

1643- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ عِيدٍ قَبْدًا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ①

جابر کہتے ہیں کہ میں عیدین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھائی۔

**فوائد:**..... (۱) عید والے دن پہلا کام نماز عید ہے پھر خطبہ اور آخر میں دعا (۲) اس نماز کے لیے نہ تو اذان دی جائے گی اور نہ ہی اقامت کہی جائے گی۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اذان نہیں دینی تو آوازیں دینی شروع کر دیں کہ جلدی پہنچیں اتنے منٹ رہ گئے ہیں اسی طرح نماز سے پہلے ہی لوگوں کو نصیحت شروع کر دینا اور سمجھنا کہ یہ خطبہ نہیں حالانکہ یہ خطبے کا حصہ ہے جیسا کہ جمعہ کے بیان میں گزر چکا ہے لہذا یہ کام غیر مسنون ہیں ان سے پرہیز لازم ہے۔

1644- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ.....

سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَذَكَرَهُنَّ وَوَعظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ وَبِلَالٍ قَابِضٌ بِشُوبِهِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَجِيءُ بِالْخُرْصِ وَالشَّيْءِ ثُمَّ تَلْقِيهِ فِي ثُوبِ بِلَالٍ ②

عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی بعد میں خطبہ دیا۔ اور خیال کیا کہ عورتوں نے خطبہ نہیں سنا۔ آپ ان کے پاس آئے ان کو وعظ و نصیحت کی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ اور بلال رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کو پکڑے ہوئے تھے عورتیں اپنی بالیاں وغیرہ لاکر بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔“

① متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین، باب المشی والركوب الى العيد بغیر..... (958) ومسلم، کتاب صلاة العیدین، باب کتاب صلاة العیدین (2045)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب الفرض فی الزکاة (1449) ومسلم، کتاب صلاة العیدین، باب کتاب صلاة العیدین (2043)

**فوائد:** ..... (۱) عید والے دن ایک ہی خطبہ دیا جائے گا ہاں اگر کسی جگہ آواز نہ پہنچ سکی ہو تو ایسی جگہ دوبارہ خطبہ دیا جاسکتا ہے۔ (۲) عورتیں بھی نماز عید میں اہتمام سے حاضر ہوں گی (۳) عیدین میں صدقہ کرنا جائز ہے۔

1645- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ .....  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدِ. ❶  
ابن عباس رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ وہ عید کے دن خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

[218].... بَابُ لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهَا

عید سے پہلے اور بعد نماز کے ممنوع ہونے کا بیان

1646- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جَبْرِ يَحْدِثُ .....  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهِذَا قَالَ لِي وَأَوْمَأَ أَيُّ نَعَمْ. ❷  
ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عید کے دن نکلے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔

**فوائد:** ..... نماز عید سے قبل یا بعد کسی قسم کی رکعات درست نہیں۔ یہ تب ہے جب عید کو اس کے حکم کے مطابق باہر میدان میں ادا کیا جائے۔ واللہ اعلم

[219].... بَابُ التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

عیدین میں تکبیر کہنا

1647- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدِ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید (962) ومسلم، کتاب صلاة العیدین، باب کتاب صلاة العیدین (2041)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید (964) ومسلم، کتاب صلاة العیدین، باب ترك الصلاة قبل العید (2054)

المُؤَدِّن.....

عبداللہ بن محمد بن عمار رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے بیان کیا کہ ”نبی ﷺ عیدین میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ اور نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الْأُخْرَى خَمْسًا وَكَانَ يَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. ❶

**فوائد:**..... صلاة العیدین کی تکبیروں میں اختلاف ہے امام شوکانی رضی اللہ عنہ نے اس بارے ”نیل الاوطار“ میں دس اقوال ذکر کیے ہیں۔ جن میں سے راجح یہی ہے پہلی رکعت میں قراۃ سے قبل سات اور دوسری میں قبل از قراءت پانچ تکبیرات ہیں ”قبل القراءۃ“ کے لفظ ترمذی میں صحیح سند سے مروی ہیں۔

[220]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

عیدین کی قراءت کا بیان

1648- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ.....

نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ ”نبی ﷺ عیدین اور جمعہ میں سورت اعلیٰ اور غاشیہ پڑھتے تھے جب دونوں اکٹھے ہو جاتے تو دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔“

عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فَقَرَأَ بِهِمَا. ❷

**فوائد:**..... لہذا عیدین میں یہ دونوں سورتیں پڑھنا مسنون ہیں۔

[221]..... بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر خطبہ دینا

1649- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ نُبَيْطٍ.....

❶ قوی بالشواہد: ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة، باب ماجاء فی کم بتکبیر..... (1277)

❷ صحیح: دیکھئے سابقہ (1209)

نعیم بن ابی ہند کہتے ہیں کہ: میں نے اپنے والد اور اپنے چچا کے ساتھ حج کیا تو میرے والد نے مجھے کہا: ”کیا تو اس سرخ اونٹ والے کو دیکھ رہا ہے جو خطبہ دے رہا ہے وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔“

حَدَّثَنِي أَبِي أَوْ نَعِيمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي قَالَ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي وَعَمِّي فَقَالَ لِي أَبِي تَرَى ذَلِكَ صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ الَّذِي يَخْطُبُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . ①

**فوائد:** ..... ثابت ہوا آواز کو اونچا کرنے کے لیے کسی بھی بلند چیز کا سہارا لیا جاسکتا ہے۔ چاہے وہ کوئی سواری ہو۔

## [222]..... بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ

عورتوں کا عیدین کے لئے جانا

1650- أَخْبَرَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامِ عَنْ حَفْصَةَ.....

ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ میرے والد آپؐ پر قربان ہوں آپؐ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید قربانی کے دن (عید کی نماز کے لئے جائیں۔ اور) پردے والیوں کو بھی ساتھ لے کر جائیں لیکن حیض والی صف سے الگ رہیں۔ اور نیکی کے کام اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ ام عطیہؓ کہتی ہیں: میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی بہن اپنی چادر اس کو بھی اوڑھائے۔“

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرْنَا بِأَبِي هُوَ أَنْ نُخْرِجَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحَيْضُ فَإِنَّهُنَّ يَعْتَزِلْنَ الصَّفَّ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدَاهُنَّ الْجِلْبَابُ قَالَ تَلْبَسُهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا . ②

**فوائد:** ..... عید کے لیے سبھی افراد حتیٰ کہ پردے والی عورتیں مزید حائضہ بھی اس میں شامل ہوں گی حائضہ عورت نماز تو نہیں پڑھے گی البتہ دعا و عطا وغیرہ میں شریک ہوں گی۔

① صحیح احمد 4/305 والبخاری فی الکبیر 2/4/137

② صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب ذکر اباحة خروج النساء فی العیدین (540)

## [223]..... بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

## عید کے دن صدقہ کی رغبت

1651- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ.....

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عید کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا تو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ بلالؓ کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ عورتیں آئیں آپ نے ان کو وعظ و نصیحت کی اور انہیں اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا آپ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ کرو پھر آپ نے جہنم کا کچھ حال ذکر کیا تو ایک معمولی عورت نے جس کے رخسار سرخی مائل سیاہ تھے اس نے کھڑے ہو کر کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ایسے کیوں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیونکہ تم کثرت سے شکایات، لعن طعن اور شوہر کی نافرمانی کرتی ہو؟ تو سب عورتیں اپنے زیورات، بالیوں اور انگوٹھیوں سے صدقہ کے لیے اتار کر بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ قَالَ تَصَدَّقْنَ فذَكَرَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ جَهَنَّمَ فَقَامَتْ امْرَأَةٌ مِنْ سَفَلَةِ النِّسَاءِ سَفَعَاءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّكَ تَفُشِيْنَ الشَّكَاةَ وَاللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ فَجَعَلْنَ يَأْخُذْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ وَأَقْرَاطِهِنَّ وَخَوَاتِيمِهِنَّ يَطْرَحْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ بِهِ ①

**فوائد:**..... (۱) عید کے روز صدقہ سنت ہے (۲) دوران خطبہ اگر کوئی خطیب سے مخاطب ہونا چاہے تو اس کی اجازت ہے (۳) انسانوں میں سے اکثر جہنمی عورتیں ہوں گی (۴) عورتیں عموماً بے صبری اور لعن طعن کرنے والی ہوتی ہیں (۵) صدقہ رو بلا کا باعث ہے۔ (واللہ الموفق)

1652- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُ هَذَا ②

ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

① صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب کتاب الصلاة العیدین (2045) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب الخطبة يوم العید 1141

② متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین، باب الخطب بعد العید (964) و مسلم، کتاب صلاة العیدین، و ترك الصلاة قبل العید..... (2054)

[224]..... بَاب إِذَا اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ

جب عید اور جمعہ ایک دن میں اکٹھی ہو جائیں

1653- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ الْمُغْبِرَةَ.....

عَنْ إِيسَى بْنِ أَبِي زَمْلَةَ قَالَ شَهِدْتُ  
مَعَاوِيَةَ يُسْأَلُ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَشْهَدْتُ  
مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ  
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ صَنَعَ قَالَ صَلَّى  
الْعِيدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ مَنْ  
شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ ❶

ایسا بن زملہ کہتے ہیں میں ابو معاویہؓ کے پاس حاضر ہوا تو وہ زید بن ارقم سے پوچھ رہے تھے۔ کیا تم نبی ﷺ کے پاس کبھی ایسے دن میں حاضر ہوئے جس میں جمعہ اور عید اکٹھی ہوگی ہو؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ معاویہؓ نے کہا: پھر آپ نے کیسے کیا؟ زید بن ارقم نے کہا: آپ نے عید کی نماز پڑھی پھر آپ نے جمعہ کی رخصت دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا جمعہ والے دن عید پڑھ لینے کے بعد جمعہ میں حاضر ہونا ضروری نہیں۔ مگر ظہر

کی نماز ادا کرنا فرض ہے۔

[225]..... بَاب الرَّجُوعِ مِنَ الْمُصَلَّى مِنْ غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ

جس راستہ سے عید گاہ جائیں اس کے علاوہ اور راستہ سے واپس آنا

1654- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا  
خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ رَجَعَ فِي طَرِيقٍ  
آخَرَ. ❷

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب عید گاہ کی طرف جاتے تو دوسرے راستہ سے واپس آتے۔“

**فوائد:** ..... نماز عید کو جاتے اور آتے ہوئے راستہ بدلنا مستحب و مسنون ہے۔



❶ صحیح ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب اذا وافق يوم الجمعة يوم العيد (1070) والنسائی، کتاب صلاة العیدین، باب الرخصة فی التحلف عن الجمعة (1590)

❷ حسن الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی خروج النبی ﷺ (541)

## ۲..... من کتاب الزکاة

[1]..... بَاب فِي فَرَضِ الزَّكَاةِ

زکوة کی فرضیت کا بیان

1655- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ”تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں لہذا انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر اس کے متعلق وہ تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس کے متعلق تمہاری بات مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں ان پر زکوة فرض کی ہے ان کے دولت مندوں سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائے۔ اگر وہ اس کے متعلق تمہاری بات مان لیں تو ان کے عمدہ مالوں سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ أَطَاعُوا لَكَ فِي ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَكَيْلَةَ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ فِي ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَدُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ فِي ذَلِكَ فَابْيَاكُ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَإِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ حِجَابٌ. ①

① متفق عليه: البحاری، کتاب الزکاة، باب وجوب الزکاة (1395) ومسلم، کتاب الإیمان، باب الدعاء الى الشهادتين

**فوائد:** ..... (۱) دعوت میں حکمت عملی کو اپنانا پسندیدہ عمل ہے حکمت کا تقاضا ہے کہ اسلام کی دعوت بتدریج دی جائے نہ کہ ابتداء اسلام کے سبھی احکام ان پر واضح کر دیے جائیں لہذا اسلام کی طرف قلبی میلان رکھنے والا اس کے بعض احکام کو سخت سمجھتا ہوا متنفر ہو جائے جیسا کہ ایک بندہ آپ ﷺ کے پاس آکر اسلام میں رغبت ظاہر کرتا ہے تو آپ ﷺ اس کے سامنے اسلام کی دعوت رکھتے ہیں تو وہ چوری وغیرہ ایسے گناہوں کو چھوڑنے سے انکار کر دیتا آپ ﷺ اصرار کی بجائے مان جاتے ہیں فقط جھوٹ چھوڑنے پر اسے آمادہ کر لیتے ہیں لہذا یہی اس کے بقیہ گناہوں کو چھوڑنے کا سبب بن جاتا ہے۔ (۲) درج ذیل تین احکام کے علاوہ، حج، روزہ، ان پانچ احکام پر اسلام کی بنیاد ہے حج اور روزے کو چھوڑ کر ان تین احکام کی تخصیص اس لیے ہے کہ ان کا انسان کی ظاہری حالت سے تعلق ہے لہذا ان میں سے ایک کا بھی انکار بندے پر کفریہ احکام لاگو کرنے کا باعث ہے۔ جیسا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کی ابتداء میں مانعین زکوٰۃ سے قتال کیا تھا (۳) زکوٰۃ میں درمیانہ مال لیا جائے گا (۴) مظلوم کی دعا اللہ براہ راست قبول ہو جاتی ہے۔ کسی روک کے بغیر۔

[2]..... بَابُ عَنِ الْمُسْكِينِ الَّذِي يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ

اس مسکین کے متعلق جس کو صدقہ دینا چاہئے

1656- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ .....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک یا دو تلمے دیئے جاتے ہیں۔ اور ایک دو ٹکڑے اور ایک دو کھجوریں دی جائیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اسے کفایت کرے اور وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال کرنے سے شرماتا ہو یا فرمایا: لپٹ کر لوگوں سے سوال نہ کرتا ہو۔“

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي تُرَدُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللَّقْمَتَانِ وَالْكِسْرَةُ وَالْكِسْرَتَانِ وَالْتَّمْرَةُ وَالْتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمُسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غَنَى يُغْنِيهِ يَسْتَحْيِي أَنْ يُسْأَلَ النَّاسَ إِلْحَافًا أَوْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ إِلْحَافًا .

**فوائد:** ..... مسکین ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جس کے پاس ضروریات کے حصول کے لیے وسائل نہ ہوں یعنی جس کے اخراجات آمدن سے زیادہ ہوں نیز یہ پیشہ ور فقیر اس ذمہ میں نہیں آتے۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، بقول اللہ تعالیٰ (لا یسألون الناس إلحافاً) (1476) ومسلم، کتاب الزکاة، باب

المسکین الذی لا یجد غنی (3390)



[3]..... بَاب مَنْ لَمْ يُؤَدِّ زَكَاةَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ  
اس شخص کے متعلق جو اونٹ گائے اور بکری کی زکوٰۃ نہیں دیتا

1657- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس اونٹ، بکریاں اور گائیں ہوں اور وہ ان سے ان کا حق ادا نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن ایک صاف میدان میں بٹھا دیا جائے گا۔ کھر والے جانور اپنے کھروں سے اسے روندیں گے۔ اور سینگ والا جانور اپنے سینگوں سے اسے مارے گا۔ اس دن ان میں کوئی جانور سینگ کے بغیر نہیں ہو گا۔ اور نہ ہی کوئی ٹوٹے سینگ والا ہو گا۔“ لوگوں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ان کا کیا حق ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے ساند کو عاریتہ جفتی کے لیے دینا اور ان کا ڈول کا ادھار دینا اور بکری کا دودھ پینے کے لئے دینا اور پانی کے پاس دودھ نکال کر دینا اور انہیں اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دینا۔“

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُفْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَقَاعٌ قَرَقَرٍ تَطَوُّهُ ذَاتُ الظَّلْفِ بِظِلْفِهَا وَتُنْطَحُ ذَاتُ الْقُرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَاءٌ وَلَا مَكْسُورَةٌ الْقُرْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقٌ فَحَلِيهَا وَإِعَارَةٌ ذُلُوهَا وَمِنْحَتُهَا وَحَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ. ❶

**فوائد:**..... (۱) جانوروں میں سے اونٹ، گائے اور بکری اور جو ان کے حکم میں ہوں ان پر زکوٰۃ فرض ہے۔ (۲) ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا قیامت کو مسلسل اپنے جانوروں کی بدولت عذاب سے دوچار رہے گا (۳) زکوٰۃ کے علاوہ حدیث میں مذکورہ حقوق بھی اگر محتاج کے لیے کسی طور پر ان کا حصول ممکن نہ ہو تو صاحب وسعت پر ان کی ادائیگی لازم ہے۔ نیز پانی پر دھونے سے مراد جہاں سبھی لوگ جمع ہوں تو وہاں فقراء و مساکین کے ڈر سے دودھ نہ دھونا کہ کہیں انہیں نہ دینا پڑے ممنوع ہے۔

1658- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ.....

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَيْتَبْتُهُ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب اثم مانع الزکاة (2294)، والنسائی، کتاب الزکاة، باب مانع الزکاة البقر (2453)

کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس کے پاس اونٹ ہوں اور وہ ان کا حق ادا نہ کرتا ہو۔ تو قیامت کے دن وہ موٹے تازے ہو کر آئیں گے اور وہ ایک صاف میدان میں بٹھایا جائے گا۔ وہ اونٹ اسے اپنے پیروں اور کھروں سے روندتے ہوئے آئیں گے۔ اور جس کے پاس گائیں ہوں وہ ان میں سے ان کا حق ادا نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن موٹی تازی ہو کر آئیں گی اور وہ ایک صاف میدان میں بٹھایا جائے گا وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے پاؤں سے اسے روندیں گی جس کے پاس بکریاں ہوں وہ ان میں سے ان کا حق ادا نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن موٹی تازی ہو کر آئیں گی اسے ایک صاف میدان میں بٹھایا جائے گا وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی۔ ان میں سے کوئی سینگ کے بغیر نہیں ہوگی اور نہ ہی کسی کا سینگ ٹوٹا ہوا ہوگا۔ جس کے پاس خزانہ ہو اور وہ اس کا حق ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجا سانپ بن کر آئے گا اور اپنا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا۔ جب وہ اس کے پاس آئے گا تو آدمی اس کے خوف سے بھاگ جائے گا سانپ اس سے کہے گا: اپنا خزانہ لے جسے تو چھپاتا تھا۔ آدمی کہے گا: ”مجھے اس کی ضرورت نہیں۔“ جب وہ آدمی دیکھے گا کہ مجھے اس سے چھٹکارا نہیں تو وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دے گا وہ سانپ اسے اونٹ کی طرح چبائے گا۔“ ابن جریج کہتے ہیں: ابو زبیر نے کہا: میں نے عبید بن عمیر سے یہ قول سنا کہ ہم نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا تو انہوں نے

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ صَاحِبِ  
إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ قَطُّ وَأُقْعَدَ لَهَا  
بِقَاعٍ قَرَقِرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا  
وَأَحْقَافِهَا وَلَا صَاحِبٍ بَقِرٍ لَا يَفْعَلُ  
فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا  
كَانَتْ قَطُّ وَأُقْعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقِرٍ تَنْطَحُهُ  
بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبٍ  
غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ وَأُقْعَدَ لَهَا بِقَاعٍ  
قَرَقِرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِأُظْلَافِهَا  
لَيْسَ فِيهَا جَمَاءٌ وَلَا مَكْسُورَةٌ قَرْنُهَا  
وَلَا صَاحِبٍ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا  
جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَجَاعًا أَقْرَعُ  
يَتْبَعُهُ فَاتِّحَا فَاةً فَإِذَا آتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ  
خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَّاتَهُ قَالَ فَأَنَا عَنْهُ  
غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَّتْ  
يَدُهُ فِي قِمِّهِ فَيَقْضِيهَا قَضَمَ الْفَحْلِ  
قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ  
يَقُولُ هَذَا الْقَوْلَ ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ  
قَالَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ  
عُمَيْرٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا  
حَقُّ الْإِبِلِ قَالَ حَبْلُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةٌ

عبید بن عمیر کی طرح ہی کہا۔ ابن جریج کہتے ہیں ابو زبیر کہتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اونٹ کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پانی کے پاس اس کا دودھ نکال کر صدقہ کر دینا اور اس کے ڈول کو ادھار دینا۔ اور حمل کے لئے ساٹھ ادھار دینا۔ اور دودھ پینے کے لیے (عاریتاً) دینا اور اللہ کی راہ میں سواری دینا۔“

ذَلُّوْهَا وَإِعَارَةٌ فَحُلَيْهَا وَمَنْحُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ. ①

1659- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

معمر بن زینب بن سوید کہتے ہیں کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

#### [4]..... بَابُ فِي زَكَاةِ الْغَنَمِ بکریوں کی زکوٰۃ کے متعلق

1660- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ

حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زکوٰۃ کے متعلق اس طرح لکھا: ”چالیس سے لے کر ایک سو تیس چرنے والی بکریوں تک ہر چالیس میں ایک باہر بکری دی جائے۔ جب زیادہ ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں دی جائیں اور جب دو سو سے زائد ہو کر تین سو تک ہو جائیں تو تین بکریاں دی جائیں۔ جب اس سے بھی زیادہ ہو جائیں تو چار سو سے کم تک تین بکریاں ہی ہیں۔ جب وہ چار سو ہو جائیں

عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ الصَّدَقَةَ فَكَانَ فِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ سَائِمَةً شَاةً إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ شَاةً لَمْ يَجِبْ فِيهَا إِلَّا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعَ مِائَةٍ فَإِذَا

① صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب اثم مانع الزکاة (2293) والنسائی کتاب الزکاة، باب مانع زکاة البقر (2453)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب زکاة البقر (1460) ومسلم، کتاب الزکاة، باب یغلیظ عقوبتمن لا یودی

الزکاة (2298)

بَلَّغْتَ أَرْبَع مِائَةٍ شَاةٍ فِي كُلِّ مِائَةٍ ۝  
 تُوہر سو میں ایک بکری ہے۔ اور زکوٰۃ میں سے ہڈیاں نکلی  
 شَاةٌ وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرْمَةٌ وَلَا  
 ہوئی اور کانی اور عیب والی بکری نہ لی جائے۔“  
 ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ . ۝

**فوائد:** ..... (۱) چرنے والی بکریوں میں زکوٰۃ ہوگی وہ بکریاں جنہیں خود مشقت کر کے چارہ ڈالا جاتا ہے یا گھر میں پالا جاتا ہے۔ ان میں زکوٰۃ فرض نہیں (۲) بکریوں میں زکوٰۃ حسب ذیل 40 سے 120 تک ایک بکری 120 سے 200 تک دو 200 سے 300 تک تین پھر چار سو کے بعد ہر سو پر ایک بکری زکوٰۃ میں دینا فرض ہے۔ لہذا بکریوں کا نصاب 40 بکریاں ہوئیں۔

1661- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْخَوَلَانِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ مَعَ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ إِلَى شُرْحَيْلِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ فِي أَرْبَعِينَ شَاةً إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عَشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثَةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَمَا زَادَ فِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةً . ۝

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اس کے والد اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف عمرو بن حزم کے ہاتھ یوں لکھا تھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرحمن الرحيم رسول اللہ کی طرف سے شرجیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کو معلوم ہو کہ چالیس بکریوں سے لے کر ایک سو تیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں اور دو سو سے تین سو تک تین بکریاں ہیں۔ جب زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔“

① صحیح بالشواهد: ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب فی زکاة السالمۃ (1068) والترمذی، کتاب الزکاة، باب ماجاء فی زکاة الإبل والغنم (621)

② ضعیف: أخرجه النسائي، کتاب القسامۃ، باب المواضع (4868)

1662- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فَذَكَرَ  
نَحْوَهُ. ❶

عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم وہ اس کے والد اور  
اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو خط  
لکھ کر دیا پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

### [5]..... بَابُ زَكَاةِ الْبَقَرِ گائے کی زکوٰۃ

1663- حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ مَسْرُوقٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ.....

قَالَ مُعَاذُ بَعْنَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى  
الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخَذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ  
بَقْرَةً مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ  
تَبِيعَةً. ❷

معاذ بن نبیؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی  
طرف بھیجا تو مجھے حکم دیا کہ: ”میں ہر چالیس گائے میں  
سے دو سال کا بچھڑالوں اور ہر تیس میں ایک برس کا بچھڑایا  
بچھڑالوں۔“

**فوائد:**..... (۱) گایوں کا نصاب تیس عدد گائیں ہیں (۲) تیس گائیں پر ایک سالہ بچھڑا چالیس پر دو  
سالہ سنہ پھر آگے اسی حساب سے ہر تیس پر ایک سالہ بچھڑا جبکہ 40 پر 2 سالہ۔

1664- أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي وَإِلَى عَنْ  
مَسْرُوقٍ.....

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعْنَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخَذَ مِنَ الْبَقَرِ  
مِنْ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا حَوْلِيًّا وَمِنْ أَرْبَعِينَ  
بَقْرَةً مُسِنَّةً. ❸

معاذ بن نبیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی  
طرف بھیجا تو یہ حکم دیا کہ: ”ہر تیس گائے میں سے ایک  
سال کا بچھڑالوں اور چالیس میں سے دو دانٹالوں۔“

❶ ضعیف: سابقہ ہی کر آئی ہے۔

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الزکاة، باب فی زکاة السائمة (1576) والترمذی، کتاب الزکاة، باب ماجاء فی زکاة  
البقرة (623)

❸ حسن: سابقہ ہی کر ہے۔

1665. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ  
أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَيَّاشٍ بَنِي حَوْه . ①  
احمد بن يوسف ابو بکر بن عیاش سے پہلی حدیث کی طرح  
نقل کرتے ہیں۔

[6]..... بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ

اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

1666- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ

حُسَيْنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ.....

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زکوٰۃ  
کے متعلق ایک تحریر لکھی تھی۔ تو وہ کسی حاکم کو نہیں دی گئی حتیٰ  
کہ آپ وفات پا گئے۔ تو اسے عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا۔ اور  
آپ کے بعد اس پر عمل کیا۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے  
تو عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور ان کے بعد اس پر عمل کرنے  
لگے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تو وہ ان کی تلوار کے  
ساتھ یا وصیت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔ اور اس میں اونٹ  
کی زکوٰۃ کے بارے میں اس طرح تھا۔ ہر پانچ سے لے کر  
پچیس تک میں ایک بکری ہے جب وہ پچیس تک  
پہنچ جائیں تو اس میں ایک بنت مخاض ہے۔ اور اگر ایک  
بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون۔ اس سے زیادہ پختالیس  
تک ایک بنت لبون ہے۔ جب وہ زیادہ ہو جائیں تو ساٹھ  
تک میں ایک حصہ ہے پھر جب زیادہ ہو جائیں تو پچھتر  
تک میں ایک جذعہ ہے اور اس سے زیادہ نوے تک میں  
دو بنت لبون ہیں۔ جب زیادہ ہو جائیں ایک سو بیس تک  
میں دو حصے ہیں۔ جب اس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس  
میں ایک حصہ اور ہر چالیس میں بنت لبون ہے۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ  
الصَّدَقَةَ فَلَمْ تَخْرُجْ إِلَى عُمَالِهِ حَتَّى  
قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَبِضَ  
أَخَذَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ  
فَلَمَّا قَبِضَ أَبُو بَكْرٍ أَخَذَهَا عُمَرُ فَعَمِلَ  
بِهَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَلَقَدْ قَبِلَ عُمَرُ وَإِنَّهَا  
لَمَقْرُونَةٌ بِسَيْفِهِ أَوْ بِوَصِيَّتِهِ وَكَانَ فِي  
صَدَقَةِ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خُمْسٍ شَاةٌ إِلَى  
خُمْسٍ وَعِشْرِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا  
وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى  
خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ  
مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرْتُ فَإِذَا زَادَتْ  
فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خُمْسٍ وَأَرْبَعِينَ  
فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِينَ فَإِذَا  
زَادَتْ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خُمْسٍ  
وَسَبْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ  
إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّتَانِ

① حسن: سابقہ ہی مکرر ہے۔

إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا  
فِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ  
بُنْتُ لَبُونٍ ①

**فوائد:** ..... (۱) اونٹوں کا نصاب پانچ اونٹ ہیں (۲) ان کی زکوٰۃ حسب ذیل ہے پانچ سے چوبیس تک ایک بھری پھر پچیس سے پینتیس تک ایک سالہ اونٹنی وہ نہ ہو تو دو سالہ اونٹ پھر چھتیس سے پینتالیس تک دو سالہ اونٹنی پھر چھیالیس سے ساٹھ تک تین سالہ اونٹنی پھر اکتھ سے پچھتر تک چار سالہ پھر چھتر سے نوے تک دو دو سالہ دو اونٹیاں پھر اکانوے سے ایک سو بیس تک دو تین سالہ اونٹیاں اگر اس سے بھی بڑھ جائیں تو ہر پچاس پر تین سالہ جبکہ چالیس پر دو سالہ اونٹنی ہے۔

1667- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ      سالم کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اسی نحوۃ ②

[7]..... بَابُ فِي زَكَاةِ الْوَرِقِ  
چاندی کی زکوٰۃ کے متعلق

1668- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ.....

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ مَعَ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ إِلَى شَرْحِبِيلِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَنَعِيمِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ إِنَّ فِي كُلِّ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ خَمْسَةَ

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے ہاتھ شرجیل بن عبدالکلال اور حارث بن عبدالکلال اور نعیم بن عبدالکلال کے طرف لکھا کہ چاندی کے ہر ۵ اوقیوں میں ۵ (پانچ) درہم ہیں۔ اس سے زائد ہو تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور پانچ (۵) اوقیوں سے

① صحیح بالشواہد: دیکھئے سابقہ (1660)

② اسنادہ ضعیف: جب کہ یہ سابقہ ہی کمر ہے۔

دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ  
دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ  
أَوْاقٍ شَيْءٌ. ❶

کم میں کچھ بھی نہیں۔“

1669- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ .....  
عَنْ عَلِيٍّ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ  
عَفْوُكَ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ  
هَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ  
دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ  
شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ. ❷

علیؑ نے فرمایا: ”میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ  
معاف کر دی ہر چالیس درہم میں ایک درہم چاندی کی  
زکوٰۃ ہے اور ایک سو نوے میں کچھ نہیں ہے حتیٰ کہ ۲۰۰ تک  
پہنچ جائیں۔“

**فوائد:** ..... (۱) گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں (۲) چاندی کا نصاب پانچ اوقیہ 200 درہم  
ہے۔ (۳) چاندی میں چالیسواں حصہ ادا کیا جائے گا۔ 200 درہموں میں سے 5 درہم موجودہ وزن کے  
اعتبار سے 200 درہم تقریباً  $52\frac{1}{2}$  (ساڑھے باون) تولے بنتے ہیں اسی طرح سونے میں بھی چالیسواں  
حصہ ہے جو کہ 20 دیناروں میں سے نصف دینار ہے موجودہ وزن کے اعتبار سے 20 دیناروں کا وزن تقریباً  
 $7\frac{1}{2}$  (ساڑھے سات) تولے بنتا ہے۔

[8]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْفُرْقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ

الگ الگ جانوروں کو اکٹھا اور اکٹھے جانوروں کو الگ کرنے کی ممانعت

1670- أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي تَيْلِي هُوَ الْكِنْدِيُّ .....  
عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ  
النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقَرَأْتُ فِي  
عَهْدِهِ أَنْ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا  
يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ. ❸

سؤید بن غفلہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی طرف سے  
ہمارے پاس زکوٰۃ لینے والا آیا۔ تو میں نے اس کے ہاتھ  
سے تحریر لے کر پڑھی جس میں لکھا ہوا تھا کہ: ”زکوٰۃ کے  
ڈر سے الگ الگ جانوروں کو اکٹھا اور اکٹھے جانوروں کو  
الگ الگ نہ کیا جائے۔“

❶ ضعیف پیچھے (1661) میں گزر چکی ہے۔ ❷ اسنادہ جید ابو داؤد، کتاب الزکاة، باب فی زکاة السالمة (1574)

❸ اسنادہ حسن؛ ابی سوید ابو داؤد، کتاب الزکاة، باب فی زکاة السالمة (1579) وابن ماجہ، کتاب الزکاة، باب ما یأخذ  
المصدق من الإبل (1801)





[11]..... بَاب مَا لَا يَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحُبُوبِ وَالْوَرِقِ وَالذَّهَبِ

ان غلوں سونے اور چاندی کا بیان جن پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے

1673- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ.....

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: وسق ۶۰ صاع کا ہوتا ہے اور صاع اہل حجاز کے نزدیک اڑھائی من کا ہوتا ہے اور اہل عراق کے نزدیک ۴ من کا ہوتا ہے۔ [منا ما پ یا تول کا قدیم پیمانہ ہے جو دو رطل کے مساوی ہوتا ہے]

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ دَوْدٍ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْوَسْقُ سِتُونَ صَاعًا وَالصَّاعُ مَنَوَانٍ وَنِصْفٌ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَرْبَعَةُ أَمْنَاءٍ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ. ❶

**فوائد:**..... چاندی اور اونٹوں کے نصاب کی بات پیچھے گزر چکی ہے البتہ غلے کی اجناس میں پانچ

وسق نصاب ہے۔ پانچ وسق موجودہ اوزان کے مطابق تقریباً 630 کلوگرام بنتا ہے۔

1674- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ.....

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانچ وسق سے کم غلے اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ مِنْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ دَوْدٍ صَدَقَةٌ. ❷

**فوائد:**..... غلہ جات میں سے کھجور اور دانے کا ذکر مذکورہ حدیث میں ہے دانے سے مراد ایسی

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب ما أوى زكاته فليس يكتر (1405) ومسلم، کتاب الزکاة، باب ليس فيما دون

خمس أوسق صدقة (2260)

❷ متفق علیہ: سابقہ ہی کمر ہے۔

اجناس جو ذخیرہ ہو سکتی ہوں۔ مثلاً گندم، جو، کشمش، زیتون وغیرہ ان اجناس کے نصاب تک پہنچنے پر ان سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی جو کہ مشقت سے حاصل ہونے والی یعنی جن کو مول لے کر یا محنت سے پانی لگایا گیا ہو سے بیسواں حصہ جبکہ بغیر مشقت کے حاصل ہونے والی فصل سے 10واں حصہ ہوگا۔

(دیکھیے بخاری شریف)

1675- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ.....

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے ہاتھ شرحبیل بن عبدکلال اور حارث بن عبدکلال اور نعیم بن عبدکلال کی طرف لکھا: ”ہر پانچ اوقیہ چاندی میں پانچ درہم ہیں اور جو زیادہ ہو تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ اور پانچ اوقیوں سے کم میں کچھ نہیں ہے۔“

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ مَعَ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ إِلَى شَرْحِبِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ إِنَّ فِي كُلِّ خُمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ خُمْسَةَ دَرَاهِمٍ لِمَا زَادَ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دَرَاهِمًا دَرَاهِمٌ وَكَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوَاقٍ شَيْءٌ ۝

[12]..... بَابُ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ ادا کرنے میں جلدی کرنا

1676- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيْبَةَ بِنِ عَدِيٍّ.....

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے فرض ہونے سے پہلے زکوٰۃ میں جلدی کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے ان کو اس میں رخصت دی۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں بھی اسی کو اختیار کرتا ہوں اور میں زکوٰۃ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي النَّعْتَمِ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَحَّصَ فِي ذَلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَخَذَ بِهِ وَلَا أَرَى فِي تَعْجِيلِ

① ضعیف: (1668) کے تحت گزر چکی ہے۔



فَقَالَ وَاللَّهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ بِهَا  
فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ  
لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا زَيْدٌ وَلَكَ يَا مَعْنُ  
مَا أَخَذْتَ. ❶

کے پاس) لے کر آیا تو انہوں نے کہا: ”اللہ کی قسم! میرا  
ارادہ تجھے دینے کا نہیں تھا۔ میں وہ جھگڑا لے کر رسول  
اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: ”زید تجھے تیری  
نیت کا ثواب ملے گا اور اسے معن جو تونے لے لیا وہ تیرا  
ہی ہے۔“

**فوائد:**..... زکوٰۃ غنی کو دینا جائز ہے البتہ اگر کوشش کر کے کوئی کسی کو مستحق زکوٰۃ سمجھ کر دے دے تو  
دینے والے کی طرف سے ادا ہو جائے گی اگرچہ زکوٰۃ لینے والا اس کا حقیقی مستحق نہ ہی ہو کیونکہ اعمال کا  
دراودار نیتوں پر ہے۔

[15]..... بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

اس شخص کا بیان جس پر صدقہ حلال نہیں

1679- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رِيحَانَ بْنِ  
زَيْدٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِعَيْنِي وَلَا  
لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي  
قَوِيٍّ. ❷

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”دولت مند کے لئے زکوٰۃ حلال نہیں اور نہ ہی قوت  
والے آدمی کے لئے حلال ہے۔“

**فوائد:**..... (ذی مِرَّة سَوِيٍّ) سے مراد ایسا شخص ہے جو محنت کر کے اپنے اخراجات پورے کر سکتا ہو۔

1680- أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
مَنْ سَأَلَ عَنْ ظَهْرِ غَنِيٍّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص  
دولتمند ہونے کے باوجود سوال کرے گا وہ قیامت کے دن

❶ صحیح البخاری، کتاب الزکاة، باب اذا تصدق علی ابنه و لا یسعر (1422)

❷ صحیح: ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب من یجوز له أخذ الصدقة وهو غنی (1634) والترمذی، کتاب الزکاة، باب من لا

تحل له الصدقة (652)



عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ وَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّه لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ. ❶

عبدالرحمن بن ابولیلی کہتے ہیں کہ ابولیلی نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس تھا اور آپ کے پاس حسن بن علی رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ انہوں نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑی تو آپ ﷺ نے اس سے چھین لی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے نہیں ہو کہ صدقہ ہمارے لئے حلال نہیں ہے؟“

[17]..... بَابُ التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ سَأَلَ وَهُوَ غَنِيٌّ

اس شخص کے متعلق وعید جو دولت مند ہونے کے باوجود سوال کرے

1684- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أُخِيهِ.....

عَنْ مَعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُلْحِقُوا بِي فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ شَيْئًا فَأُعْطِيَهُ وَأَنَا كَارِهِ قَبِيْرًا لَهٗ فِيهِ. ❷

معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سوال کرنے میں لپٹنا نہ کرو جو شخص مجھ سے کچھ مانگے گا میں اسے ناخوشی سے دوں گا۔ تو اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوگی۔“

1685- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.....

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ مَسْأَلَةً وَهُوَ عَنْهَا غَنِيٌّ كَانَتْ شَيْنًا فِي وَجْهِهِ. ❸

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی دولت مند ہونے کے باوجود لوگوں سے سوال کرے گا اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔“

❶ صحیح: احمد 4/348 و شرح معانی الآثار للطحاوی 2/10 (2387) والنسائی، کتاب الزکاة، باب الإلحاف فی

المسألة (2593)

❷ صحیح دارمی منفرد ہیں۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب الاستعفاف عن المسألة (1469) ومسلم، کتاب الزکاة، باب فضل التعفف

والصبر (2421)

**فوائد:** ..... (۱) دوامتند کا سوال کرنا اس کے لیے قیامت کو زلت کا باعث ہوگا (۲) چٹ کر مانگنا

پسندیدہ ہے اگرچہ حقیقی ضرورت ہی کیوں نہ ہو۔

[18]..... بَاب فِي الْاِسْتِعْفَاةِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال سے بچنے کے متعلق

1686- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارِكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ

اللَيْثِيِّ.....

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ تو آپ نے ان کو دیا۔ پھر انہوں نے سوال کیا تو آپ نے ان کو دیا۔ حتیٰ کہ جو آپ کے پاس تھا سب ختم ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس جو کچھ مال ہوگا تم سے بچا کر ہرگز نہیں رکھوں گا اور جو کوئی سوال سے بچنا چاہے اللہ اسے بچائے گا۔ اور جو کوئی آسودہ ہونا چاہے اللہ اسے آسودہ کرے گا۔ اور جو کوئی صبر کرے اللہ اسے صبر دے گا۔ اور صبر سے بڑھ کر بہتر اور کشادہ کوئی چیز کسی کو نہیں دی گئی۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أُدْجِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَنْفِنْ يَفِنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ. ①

**فوائد:** ..... یہ قانون الہی ہے ﴿أَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى﴾ انسان کو اس کی کوشش کے

مطابق ہی ملتا ہے اگر آپ بے صبرے ہیں اگر آپ محتاج ہیں تو بالکل صبر کا مظاہرہ کرتے رہیں بالآخر اللہ آپ کو اپنی جناب سے ضروری نوازے گا آپ کو آپ کے صبر و استقلال کا انعام ضرور مل کر رہے گا جب کہ اس کے برعکس سوال اور بے صبری آپ کی زندگی کی تلخیوں میں کمی کی بجائے انہیں مزید بڑھاوا دے گی (واللہ ولی التوفیق)

[19]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الرَّدِّ الْهَدِيَّةِ

ہدیہ واپس کرنے کی ممانعت

1687- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب الاستعفاف عن المسألة (1469) ومسلم، کتاب الزکاة، باب، فضل التعمف

والصبر (2421)



سَالِمٌ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ.....

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذْهُ وَمَا آتَاكَ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ. ❶

عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی چیز دیتے تو میں کہتا: ”یہ آپ سے دے دیں جو مجھ سے اس کا زیادہ محتاج ہے۔“ تو رسول اللہ فرماتے: ”اسے لے لو اور اللہ جو کچھ تمہیں دے اور تم نے اس کا لالچ نہ کیا ہو اور نہ ہی سوال کیا ہو تو اسے لے لو وگرنہ اس کے پیچھے نہ پڑو۔“

**فوائد:** ..... بلا سوال اور عزت نفس کو ٹھیس پہنچے بغیر ملنے والا تحفہ اللہ کی دین سمجھ کر قبول کر لینا بہتر، لائق خوش بختی ہے جب کہ بلا وجہ دوسروں کے مال کو لپٹائی نگاہوں سے تکنا باعث شرمندگی عزت نفس کی بربادی کا سبب ہے نیز رزالت و مجالت الگ ہے۔

1688- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى أَخْبَرَهُ.....

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِي عُمَرَ بْنِ النَّوَّاسِ أَنَّ سَعْدِي عُمَرَ بْنَ النَّوَّاسِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِي عُمَرَ بْنِ النَّوَّاسِ أَنَّ سَعْدِي عُمَرَ بْنِ النَّوَّاسِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِي عُمَرَ بْنِ النَّوَّاسِ.....

عبداللہ بن سعدی عمر رضی اللہ عنہ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

1689- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ بَسْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ النَّوَّاسِ أَنَّ سَعْدِي عُمَرَ بْنِ النَّوَّاسِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِي عُمَرَ بْنِ النَّوَّاسِ.....

ابن سعدی کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے عامل بنایا پھر انہوں نے اسی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

[20]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال کرنے کی ممانعت

1690- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الزکاة، باب الاستغفار عن المسألة (1469) ومسلم، کتاب الزکاة، باب فضل التعفف والصبر (2421)

❷ صحیح: ما قبل ہی مکرر ہے۔

❸ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ .....

حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا۔ پھر آپ سے میں نے سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا، پھر میں نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا پھر میں نے آپ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیرین ہے جو شخص نفس کے لالچ کے بغیر لے گا اس کے لئے اس میں برکت ڈالی جائے گی اور جو کوئی اسے نفس کے لالچ سے لے اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوگی۔ اور وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔“

أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حَزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَقَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصِرٌ حُلُوٌّ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ. ❶

**فوائد:** ..... بقدر کفایت حاصل کردہ مال آدمی کے لیے حصول برکات کا سبب ہے جب کہ لالچی انسان کو موت تک کبھی آسودگی حاصل نہیں ہوتی مال کی حرص اسے مسلسل بے سکونی میں مبتلا رکھتی ہے۔

[21]..... بَابُ مَتَى يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ الصَّدَقَةُ

آدمی کے لئے کب صدقہ مستحب ہے؟

1691- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا تُصَدَّقَ بِهِ عَنْ ظَهْرِ غِنَى وَيُبْدَأُ أَحَدَكُمْ بِمَنْ يَعُولُ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”بہتر صدقہ وہ ہے جو غنی کے پیچھے کیا جائے۔ تمہارا ایک اپنے عیال سے شروع کرے۔“

**فوائد:** ..... (۱) معلوم ہوا بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد کیا جائے

(۲) صدقہ کرتے وقت سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی ضروریات کو پورا کیا جائے گا۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب الاستغفاف عن المسألة (1472) ومسلم، کتاب الزکاة، باب بیان الید العلیا خیر من الید السفلی (1035)

❷ صحیح البخاری، کتاب الزکاة، باب لا صدقة الا عن ظهر غنی ومن تصدق ..... (1426)

## [22]..... بَاب فِي فَضْلِ الْيَدِ الْعُلْيَا

دینے والے ہاتھ کی فضیلت

1692- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ وَالْيَدُ الْعُلْيَا يَدُ الْمُعْطَى وَالْيَدُ السُّفْلَى يَدُ السَّائِلِ. ①

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اوپر کا ہاتھ دینے والا ہاتھ ہے اور نیچے کا ہاتھ سوال کرنے والا ہاتھ ہے۔“

1693- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَذْكُرُ.....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غَنِيٍّ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ. ②

حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہتر صدقہ وہ ہے جو غنی کے پیچھے ہو اور اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور عیال سے شروع کرو۔“

**فوائد:**..... کائنات میں ہر ایک بہتر سے بہترین کی تلاش میں ہے ایسی حالت میں آپ ﷺ کی بات کو نظر انداز کروینا قطعی دانشمندی نہیں کہلا سکتی لہذا بہترین کی جستجو میں آپ ﷺ کے قول کو مد نظر رکھتے ہوئے ”مطحی“ کے کردار کو اپنانا ہمارے فلاح دارین کا باعث ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا (مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ (مسلم) صدقے نے کبھی کسی مال کو کم نہیں کیا۔

## [23]..... بَاب أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ

کون سا صدقہ افضل ہے؟

1694- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّبْاطَبِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ.....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب لا صدقة إلا عن ظهر غنی (1429) و مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان الید العلویا خیر من الید السفلی..... (2382)

② صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان أن الید العلویا خیر من الید السفلی..... (2383)

عبداللہ کی بیوی زینب کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں سے کرو۔“ اور عبداللہ شگدست تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ بات پوچھنے کے لئے گئی۔ تو انصار کی ایک زینب نامی عورت کو میں نے پایا وہ بھی جو وہی بات پوچھنا چاہتی تھی جو میں پوچھنا چاہتی تھی تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا آپ میرے لئے رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں کہ میں اپنا صدقہ کسے دوں؟ عبداللہ کو یا اپنے اور رشتہ داروں کو؟ بلالؓ نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کون سی زینب ہے؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ”عبداللہ کی بیوی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لئے دوہرا اجر ہے ایک رشتہ داری کا اجر اور دوسرا صدقہ کا اجر۔“

عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فَوَافَقْتُ زَيْنَبَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَسْأَلُ عَمَّا أَسْأَلُ عَنْهُ فَقُلْتُ لِبَلَالِ سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّنَ أَضْعُ صَدَقَتِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ أَوْ هِيَ قَرَابَتِي فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ الرِّبَائِبِ فَقَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ. ①

**فوائد:** ..... گھر کا خرچ یہ مرد کی ذمہ داری ہے اسی طرح بچوں کے اخراجات بھی۔ اگر بیوی اپنی ذاتی دولت سے اپنے شوہر یا بچوں پر خرچ کرتی ہے تو یہ اس کی جانب سے صدقہ اور اس کے لیے دوہرے اجر کا باعث ہوگا۔

1695- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ..... عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِي بِالْمَدِينَةِ مَا لَا نَخْلَا وَكَانَتْ أَحَبَّ أُمُورِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصاری کے پاس تمام انصار سے زیادہ مال اور کھجوروں کے درخت تھے۔ اور ان کے تمام مالوں سے انہیں زیادہ پیارا ’بیرحاء‘ تھا۔ اور وہ مسجد کے سامنے تھا۔ نبی ﷺ اس کے پاس جاتے اور اس کا صاف پانی پیتے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

① مشفق علیہ: البحاری، کتاب الزکاة، باب الزکاة علی الزوج والأیتام فی المحرم (1466) ومسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة والصدقة علی الأقربین..... (2315)

جب یہ آیت نازل ہوئی: ”تم نیکی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے حتیٰ کہ تم وہ چیز خرچ کرو جو تم پسند کرتے ہو اور تم جو چیز خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اسے جاننے والا ہے۔“ (بقرہ: ۹۲) ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مال بیروحاء نے کہا: ”میرے مالوں میں میرے نزدیک عمدہ ہے میں اسے اللہ کے لیے صدقہ کرتا ہوں اور اس سے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔ اور وہ اللہ کے پاس جمع ہوگا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ جہاں چاہیں اسے خرچ کریں۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شباباش! یہی مال فائدہ مند ہے یا آپ نے فرمایا: راحت والا ہے۔ تم نے جو کہا میں نے سن لیا۔ اور میری رائے ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں پر صرف کرو۔“ تو ابو طلحہ نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ایسا ہی کروں گا۔“ ابو طلحہ نے اسے اپنے چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

**فوائد:** ..... (۱) اپنے محبوب مالوں کو راہ اللہ خرچ کرنا پسندیدہ عمل ہے (۲) صحابہ خیر کے اعمال میں جلدی کرتے تھے (۳) اقارب پر صدقہ کرنے کا دودھرا ثواب ہے ایک صدقے کا دوسرا صلہ رحمی کا۔

## [24]..... بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ

### صدقہ کی رغبت دینا

1697- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ هِيَاجِ بْنِ عِمْرَانَ.....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَا حَاطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا أَمَرَنَا فِيهَا بِالصَّدَقَةِ وَنَهَانَا عَنِ الْمُثَلَّةِ. ❶

عمران بن حصین رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ جب بھی ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور ہمیں مٹلہ کرنے سے منع کیا۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب الزکاة علی الأقارب (1411) ومسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة والصدقة علی الأقربین..... (2312)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأدب، باب طیب الکلام (6023) ومسلم، کتاب الزکاة، باب الحث علی الصدقة..... (2346)

**فوائد:** ..... ”مُلْد“ اعضاء کے کاٹنے کو کہتے ہیں مثلاً میت کے ناک کان، ہونٹ وغیرہ کاٹ دینا

یہ ناجائز ہے۔

1698- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْةٍ قَالَ سَمِعْتُ خَيْمَةَ.....

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّ لَمْ تَجِدُوا فِيكَلِمَةَ طَيِّبَةٍ ①  
 عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا: ”لوگو! آگ سے ڈرو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی سہی اگر تم (کھجور کا ٹکڑا بھی) نہ پاؤ تو اچھی بات ہی سہی۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا کسی بھی نیکی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے حتیٰ کے کچھ بھی صدقہ کرنے کو نہ ہو تو اچھی بات کہہ دینا ہی صدقہ ہے حتیٰ کہ مسکرا کر ملنا اس کو بھی آپ ﷺ نے صدقہ قرار دیا ہے (اللہ الغنی)

[25]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّدَقَةِ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَ الرَّجُلِ

سارا مال صدقہ کر دینے کی ممانعت

1699- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا رَضِيَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجَرَ دَارَ قَوْمِي وَأَسَاكِنَكَ وَأَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً لَكَ وَلِرَسُولِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجْزِي عَنْكَ التُّلْكُ ②  
 عبدالرحمن بن ابولبابہ کہتے ہیں کہ ابولبابہ نے اسے خبر دی کہ جب رسول اللہ ﷺ اس سے راضی ہوئے تو اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میں اپنی توبہ اس طرح پوری کرتا ہوں کہ میں اپنا خاندانی مکان چھوڑ دیتا ہوں اور آپ ﷺ اس میں قیام فرمائیں۔ اور میں اپنے مال کو اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کرتا ہوں۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ کے لیے تجھے تہائی مال کافی ہے۔“

① صحیح: ابوداؤد، کتاب الأیمان والنذور، باب فیمن نذر أیتصدق بماله (3319) والنسائی، کتاب الأیمان والنذور

باب اذا أهدي ماله على وجه النذر (3833)

② ضعيف: ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب الرجل یخرج من ماله (1673)

**فوائد:** ..... واضح ہو اصدقہ کرتے ہوئے گھر والوں کی ضرورتوں کو مد نظر رکھنے کے بعد صدقہ کرنا چاہیے یہ نہ ہو کہ جوش نیکی میں سبھی کچھ صدقہ کر دینے کے بعد بندہ ہاتھ پھیلاتا پھرے جیسا کہ اگلی حدیث میں آرہا ہے۔

1700- أَخْبَرَنَا يَعْلَى وَأَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ .....

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو ایک آدمی انڈے کے برابر سونا لے کر آیا جو اسے کسی جہاد میں ملا تھا۔ اور احمد کہتے ہیں: کسی کان سے ملا تھا اور یہی درست ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اسے میری طرف سے صدقہ قبول کر لیں اللہ کی قسم! میرے پاس اس کے علاوہ اور مال نہیں ہے تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے آپ کی بائیں طرف آ کر ایسے کہا پھر اس نے آ کر آپ کے سامنے اسی طرح کہا پھر آپ ﷺ نے غصے سے فرمایا: ”لاؤ اور اس کو اس طرح پھینک دیا کہ اگر اسے لگ جاتا تو زخمی ہو جاتا۔“ یا آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بعض لوگ اپنا مال صدقہ کرنا چاہتے ہیں جس کے علاوہ ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ تو وہ صدقہ کر دیتے ہیں۔ پھر بیٹھ رہتے ہیں اور لوگوں کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلاتے ہیں صدقہ تو صرف وہ ہے جو اپنی ضرورت سے زائد ہو۔ اپنی چیز لے لو ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔“ تو وہ آدمی اپنا مال لے کر چلا گیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: امام مالک کہتے تھے: ”جب آدمی اپنا مال محتاجوں کے لئے مقرر کرے تو وہ اپنا تہائی مال صدقہ کرے۔“

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِمِغْلٍ الْبَيْضَةِ مِنْ ذَهَبٍ أَصَابَهَا فِي بَعْضِ الْمَعَادِنِ وَهُوَ الصَّوَابُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْهَا مِنِّي صَدَقَةٌ فَوَاللَّهِ مَا لِي مَالٌ غَيْرَهَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ عَنْ رُكْبِهِ الْأَيْسَرِ فَقَالَ مِغْلٌ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَالَ مِغْلٌ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ هَاتِيهَا مُغْضَبًا فَحَدَفَهُ بِهَا حَدَفَةً لَوْ أَصَابَهُ لَأَوْجَعَهُ أَوْ عَقَرَهُ ثُمَّ قَالَ يَعْجِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَالِهِ لَا يَمْلِكُ غَيْرَهُ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ ثُمَّ يَقْعُدُ يَتَكَفَّفُ النَّاسَ إِنَّمَا الصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنَى خَيْدِ الَّذِي لَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهِ فَأَخَذَ الرَّجُلُ مَالَهُ وَذَهَبَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ كَانَ مَالُكَ يَقُولُ إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِينِ يَتَصَدَّقُ بِمِغْلٍ مَالِهِ ①

① حسن: ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب فی الرخصة فی ذلك (1678) والترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر و عمر (3675)

## [26]..... بَابُ الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَهُ اس شخص کے متعلق جو اپنا سارا مال صدقہ کر دے

1701- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ.....

سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذَلِكَ مَا لَا عِنْدِي فَلَقْتُ الْيَوْمَ أُسَيْقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتَهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ قَالَ فَاتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَقُلْتُ لَا أَسْأَلُكَ إِلَّا شَيْءًا أَبَدًا. ❶

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا اس وقت میرے پاس کچھ مال تھا میں نے کہا: اگر میں کسی دن ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ سکتا ہوں تو آج ہی بڑھ سکتا ہوں میں اپنا آدھا مال لایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو نے اپنے اہل کے لئے کیا باقی رکھا ہے؟ میں نے کہا: "اتنا ہی۔" پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال لے کر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابو بکر! تو نے اپنے اہل کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں نے ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑا ہے۔" میں نے کہا: "میں کسی چیز میں کبھی ان سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔"

**فوائد:**..... ابو بکر رضی اللہ عنہ کے جمع مال صدقہ کرنے سے سبھی جاسکتی ہے کہ جمع مال کا صدقہ ایسے شخص کے حق میں درست ہے جو کہ بعد میں محتاج نہ ہو اور محنت کر کے اپنے گھر والوں کی ضروریات کا فوری پوری کر سکتا ہو ورنہ اگر یہ کسی کے لیے آزمائش کا باعث بنے تو ایسے کے لیے جمع مال کا صدقہ مکروہ ہے۔

## [27]..... بَابُ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ صدقہ فطر کے متعلق

1702- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ہر آزاد و غلام مرد و عورت پر ایک

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب صدقہ الفطر علی العبد (1504) و مسلم، کتاب الزکاة، باب زکاة الفطر علی المسلمین من الثمر والشعیر (2275)



صاع کھجور یا ایک صاع جو کا صدقہ فطر فرض کیا۔ ابو محمد سے کہا گیا: آپ بھی اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: امام مالک اسی طرح کہتے تھے۔

رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حَرْبٍ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُتَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ مَالِكٌ كَانَ يَقُولُ بِهِ ①

**فوائد:** ..... (۱) صدقہ فطر یہ رمضان کے آخر میں عید الفطر سے قبل ہر ایک فرد کی طرف سے ادا کرنا لازم ہے چاہے اس کی پیدائش عید سے ایک دن قبل ہوئی ہو نیز یہ غلام آزاد سبھی کی طرف سے ادا کیا جائے گا (۲) اس کی مقدار سبھی اجناس سے ایک صاع ہوگی جو کہ موجودہ پیمانے کے مطابق تقریباً 2<sup>1</sup>/<sub>2</sub> کلو بنتا ہے (۳) فطرانہ مسلمانوں کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ عید الفطر ادا کرنے سے ایک دو روز قبل بھی دیا جاسکتا ہے۔

1703- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ .....

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور صدقہ فطر دیا کریں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: پھر لوگوں نے اس کے برابر دو مد گندم کے مقرر کر دیئے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَعَدَلَهُ النَّاسُ بِمُدَّيْنِ مِنْ بَرٍّ ②

1704- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ .....

ابو سعید رضی اللہ عنہ خدری کہتے ہیں: ”ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہر چھوٹے اور بڑے آزاد کردہ غلام کی طرف سے ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع پنیر دیتے تھے یا ایک صاع کشمش صدقہ فطر دیتے تھے۔ پھر ہمیشہ اسی طرح جاری رہا حتیٰ کہ ہمارے پاس معاویہ رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے کہا: ”میں نے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ يَزَلْ

① متفق علیہ: سابقہ ہی کمر ہے۔

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب صدقہ الفطر صاعًا من طعام (1509) ومسلم، کتاب الزکاة، باب زکاة الفطر من الطعام والأقط والتریب (2280)

ملک شام میں دیکھا ان کے گندم کے دو مد کھجور کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔“ لوگوں نے اسی بات کو اختیار کر لیا۔ ابوسعید نے کہا: ”میں تو اسی طرح نکالتا رہوں گا جس طرح میں پہلے نکالتا تھا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میری رائے ہے کہ ہر چیز سے ایک صاع ہونا چاہئے۔“

ذَلِكَ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا  
مُعَاوِيَةَ الْمَدِينَةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَقَالَ  
إِنِّي أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمَرَاءِ الشَّامِ  
يَعْدِلُ صَاعًا مِنَ التَّمْرِ فَأَخَذَ النَّاسُ  
بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَا أَنَا فَلَا أَزَالُ  
أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ قَالَ أَبُو  
مُحَمَّدٍ أَرَى صَاعًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ①

**فوائد:** ..... گندم سے نصف صاع فطرانہ دینا یہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد تھا اسی لیے ابوسعید وابن عمر رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم تمام اجناس سے ایک صاع فطرانہ کے ہی قائل رہے ہیں اسی طرح مالک شافعی اور احمد رضی اللہ عنہما اور جمہور ائمہ ایک صاع کے ہی قائل و فاعل ہیں۔

1705- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ .....

ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری کہتے ہیں کہ ہم رمضان میں ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع منقہ یا ایک صاع پیر صدقہ فطر نکالا کرتے تھے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا  
نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا  
مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا  
مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا  
مِنْ أَقِطٍ ②

1706- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ .....

ابوسعیدؓ کہتے ہیں: کہ ہم نبی ﷺ کے زمانے میں دیا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُعْطِي عَلَى  
عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ③

① متفق علیہ: سابقہ ہی مکرر ہے۔

② متفق علیہ: سابقہ دونوں احادیث کا تکرار ہے۔

③ ضعیف: ابو داؤد، کتاب الخراج، باب فی السعایة علی الصدقہ (2937)

[28]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ عَشَارًا

آدمی کا ٹیکس وصول کرنے کی ممانعت

1708. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ .....

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي عَشَارًا. ❶

عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”صاحب ٹیکس جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یعنی کہ ٹیکس وصول کرنے والا۔“

**فوائد:**..... عشاریہ عشر سے یعنی آمدن کا دسواں حصہ جس کا اردو میں ترجمہ ٹیکس (Tax) کیا جاتا ہے جو کہ انگلش کے لفظ (Tentb) کی بگڑی ہوئی حالت ہے یعنی اس سے بھی مراد دسواں حصہ ہے لہذا کسی آدمی کی جانب سے دسواں حصہ بطور غنڈہ ٹیکس لینا حرام ہے۔

[29]..... بَابُ الْعُشْرِ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَمَا سَقَى بِالنُّضْحِ

ان درختوں اور پھلوں کی زکوٰۃ کے متعلق

جنہیں بارش کا پانی پہنچتا ہے اور کنویں سے سیراب کیا جاتا ہے

1709. أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي وَائِلٍ عَنْ

مَسْرُوقٍ .....

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخَذَ مِنَ التَّمَارِ مَا سَقَى بَعْلًا الْعُشْرَ وَمَا سَقَى بِالسَّانِيَةِ فَيُصْفُ الْعُشْرَ. ❷

معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا۔ اور مجھے حکم دیا کہ میں ان درختوں کے پھلوں میں سے دسواں حصہ لوں جو پانی کے قریب تر زمین میں تھے۔ اور ان درختوں کے پھلوں میں سے بیسواں حصہ لوں جن کو جانوروں کے ذریعہ سے کھینچ کر پانی دیا جاتا ہے۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الذیات، باب المعدن جہار (6912) ومسلم، کتاب الحدود، باب جرح العجاج والمعدن والنیر جہار (4440)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأحکام، باب ہدایا العمال (7174) ومسلم، کتاب الإمارة، باب، تحریم ہدایا العمال (5715)

**فوائد:** ..... زکوٰۃ میں وہ فصل یا باغ جو بلا مشقت سیراب ہوتا ہے اس میں سے دسواں جب کہ بالمسئتہ سیراب ہونے والے سے بیسواں حصہ لیا جائے گا۔

[30]..... بَاب فِي الرِّكَازِ

دَفِينِهِ كَمَا تَمَلَّقُ

1710- أَخْبَرَنَا جَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَرَحُ الْعَجَمَاءِ جَبَارٌ وَالْبُرِّ جَبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جَبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ. ❶

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جانور کا زخم لگایا ہوا ہے کار ہے۔ اور کنویں کا تاوان نہیں۔ اور کان کا تاوان نہیں اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔“

**فوائد:** ..... (۱) جانور، کنواں اور کان سے لگنے والا زخم یا کسی بھی قسم کا نقصان رائیگاں ہے اس کا قصاص یا دیت نہیں ہوگی (۲) اگر کسی کو کوئی دفینہ کوئی مدفون خزانہ مل جائے تو اس کا پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کروا کہ بقیہ کا وہ خود مالک ہوگا۔

[31]..... بَاب مَا يُهْدَى لِعَمَالِ الصَّدَقَةِ لِمَنْ هُوَ

زَكَوٰةَ كَمَا تَمَلَّقُ دِيَارًا

1711- أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ.....

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذَا أُهْدَى لِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَلَّا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمَّكَ فَانْظُرْتُ

ابو حمیدؓ انصاری سعدی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ملازم رکھا۔ تو وہ ملازم اپنے کام سے فارغ ہو کر آپ کے پاس آیا۔ اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو آپ کا ہے۔ اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔“ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو اپنے والدین کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہا کہ تو دیکھتا کہ تجھے تحفہ دیا جاتا ہے کہ نہیں۔“ پھر نبی ﷺ شام کو نماز کے بعد منبر پر

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب ارضاء السعاة (2295) و ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب ارضاء المصدق (1589)

کھڑے ہوئے تو اشهد الا الہ الا اللہ پڑھا اور اللہ کی تعریف میں وہ باتیں بیان کیں جو اس کے لائق ہیں۔ پھر فرمایا: ”اس کے بعد جانا چاہئے کہ لوگوں کا عجیب حال ہے۔ ہم ان کو ملازم رکھتے ہیں تو وہ ہمارے پاس آ کر کہتے ہیں۔ یہ تو آپ کی ملازمت کے متعلق ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھ گئے۔ دیکھتے تو سہی کہ ان کو تحفہ دیا جاتا ہے کہ نہیں۔ مجھے اس ذات کی کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جو کوئی اس میں سے خیانت کرے گا وہ اس کا قیامت کے دن اپنی گردنوں پر اٹھا کر لائے گا۔ اگر اونٹ ہوگا تو اس کو اس طرح لائے گا کہ وہ چلاتا ہوگا۔ اور اگر گائے ہوگی تو اس کو اس طرح لائے گا کہ وہ آواز کر رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوگی تو اس طرح لائے گا کہ وہ بھی آواز کر رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوگی تو اس طرح لائے گا کہ وہ بولتی ہوگی۔ تحقیق میں نے تم کو پہنچا دیا۔“ ابو حمیدؓ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی ہمیں نظر آئی۔ ابو حمیدؓ نے کہا کہ اس حدیث کو میرے ساتھ نبی ﷺ سے زید بن ثابت نے بھی سنا لہذا ان سے بھی پوچھ لو۔“

أَيُّهْدَى لَكَ أَمْ لَا تُمْ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَنْبَرِ فَشَهِدَ وَأْتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَهَلَّا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رِعَاءٌ وَإِنْ كَانَتْ بَقْرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خَوَارٌ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعُرٌ فَقَدْ بَلَّغْتُ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ حَتَّىٰ إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَىٰ عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعِيَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَسَلَوُهُ. ❶

**فوائد:** ..... (۱) عمال کو ملنے والے ہدیے سرکاری خزانے میں جمع ہوں گے کیونکہ ان کو ان کی ذاتی حیثیت کی بجائے عہدے کے سبب ملے ہیں (۲) کوئی پیش آمدہ مسئلہ اگر عام عوام کے فائدے کا باعث ہے سبھی کو اس سے آگاہ کرنا چاہیے نیز کسی خاص آدمی کو ہدف تنقید بنانے کی بجائے سبھی کو نصیحت کرنا مسنون ہے (۳) قیامت کو اعمال کی جنس سے سزا ہوگی (۴) خطاب کے دوران دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھانا ثابت ہوا۔

❶ صحیح: سابقہ حدیث کا تکرار ہے۔

[32]..... بَاب لِيَرْجِعَ الْمُصَدِّقُ عَنْكُمْ وَهُوَ رَاضٍ

زکوٰۃ وصول کرنے والا لوگوں کے پاس سے خوش ہو کر آئے

1712- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ وَمَجَالِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَكُمْ الْمُصَدِّقُ فَلَا يَصْذَرَنَّ عَنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ رَاضٍ. ①

جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ”جب تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو وہ تم سے خوش ہو کر لوٹے۔“

**فوائد:**..... اسلام کس قدر معتدل اور باعث سیردین ہے کہ ایک طرف عوام کو تاکید ہے صدقہ لینے والے کی پسند کا خیال رکھیں وہ جو کہے اس کے لیے حاضر کر دیں اسی طرح صدقہ لینے والے کو بھی حکم دیا کہ وہ کرائم، عمدہ اموال سے بچے اور درمیانہ مال بطور صدقہ کے لے لہذا یہ طریق طریقین کو افراط و تفریط سے بچا کر اعتدال کے راستے پر گامزن کر دیتا ہے۔

1713- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ.....

عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ②

جریر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔

[33]..... بَاب كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّائِلِ بِغَيْرِ شَيْءٍ

سائل کو خالی ہاتھ لوٹانے کی ممانعت

1714- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ جَدِّهِ يُقَالُ لَهَا.....

حَوَاءُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدَاكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كَرَأَعُ شَاةٍ مُحْرَقَةٍ. ③

حضرت حواء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی اپنی پڑوسن کی کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا جلا ہوا پایہ ہی ہو۔“

**فوائد:**..... ہمسائے کی ضروریات کا خیال کرنا اسلام میں انتہائی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے

① اسنادہ جید: ابو داؤد، کتاب الزکاة، باب حق السائل (1667) و الترمذی کتاب الزکاة باب ماجاء فی حق السائل (665)

② حسن: ابو داؤد، کتاب الخراج، باب فی إقطاع الأرض (3067)

③ مکمل تخریج کے لیے سابقہ (681) ملاحظہ کیجئے۔

لہذا اگر آپ صاحب وسعت نہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمسائے کی ضرورت کا پاس آپ کے ذمے نہیں بلکہ اگر تھوڑی سی چیز بھی ہو تو بلا ہچکچاہٹ ہمسائے کو ہبہ کر دینی چاہیے ہو سکتا ہے وہ آپ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔

[34]..... بَابُ مَنْ أَسْلَمَ عَلَيَّ شَيْءٍ

مسلمان آدمی کے متعلق جس کے پاس کوئی چیز ہو

1715- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ.....  
عَنْ صَخْرِ بْنِ الْعَيْلَةِ قَالَ أَخَذْتُ عَمَّةَ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ فَقَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَمَّتَهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائِهِمْ فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَكَانَ مَاءَ لَبْنِي سُلَيْمٍ فَاسْلُمُوا فَسَأَلُوهُ ذَلِكَ فَدَعَانِي فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائِهِمْ فَادْفَعْهَا إِلَيْهِمْ فَدَفَعْتُهُ ۝  
صحرا بن عیله کہتے ہیں کہ میں مغیرہ بن شعبہ کی پھوپھی کو پکڑ کر نبی ﷺ کے پاس لے گیا۔ تو انہوں نے نبی ﷺ سے اپنی پھوپھی کو مانگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا! ”اے صحرا! جب لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں تو ان کے مال اور ان کی جانیں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ لہذا ان کا مال ان کو دے دو۔ اور بنو سلیم کا ایک تالاب تھا۔ جب لوگ مسلمان ہوئے تو انہوں نے اس تالاب کو آپ ﷺ سے مانگا۔ تو آپ ﷺ نے مجھ کو بلا کر فرمایا: ”اے صحرا! جب لوگ مسلمان ہوتے ہیں تو ان کے مال اور جانیں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ لہذا ان کا مال ان کو واپس کر دو۔“ تو میں نے وہ تالاب ان کو لوٹا دیا۔

**فوائد:**..... ثابت ہو اسلام اہل اسلام کی اشیاء کی حفاظت کا ضامن ہے کسی مسلمان کے لیے حلال

نہیں کہ کسی دوسرے مسلمان کی شئی اس کی اجازت کے بغیر لے۔

1716- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....

حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صَخْرٍ أَطْوَلَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَثْمَانَ بْنِ ابُو حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْ وَالِدٍ مِنْ أَبِيهِ دَادَا صَخْرٍ سَعَى ابُو نَعِيمٍ فِي حَدِيثٍ مِنْ لُبِّي حَدِيثٍ نَقَلَ كَرْتَةً هِيَ۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب الصدقة من کسب طیب (1410) و مسلم، کتاب الزکاة، باب قبول الصدقة

من الکسب الطیب وتر بیتھا (2339)

## [35]..... بَاب فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ

## صدقہ کی فضیلت کا بیان

1717- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَصَدَّقَ امْرُؤٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا طَيِّبًا إِلَّا وَضَعَهَا حِينَ يَضَعُهَا فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُرِي بِي لِأَحَدِكُمْ التَّمْرَةَ كَمَا يُرِي أَحَدُكُمْ فَلَوْهُ أَوْ فَصِيلَهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ أُحُدٍ . ①

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی اپنی پاکیزہ کمائی سے صدقہ کرتا ہے۔ اور اللہ پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔ تو اللہ اس کو رکھتا ہے یہاں تک کہ اپنی ہتھیلی میں رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہاری کھجور کی اس طرح پرورش کرتا ہے۔ جس طرح تم اپنے بچھڑے یا اونٹ کے بچے کی کرتے ہو۔ یہاں تک کہ وہ احد کے برابر ہو جاتی ہے۔“

**فوائد:** ..... صدق دل خلوص نیت سے کیا گیا صدقہ اللہ کے ہاں لازماً قابل قبول ہوتا ہے اور صدقہ کی قدر خلوص کے بقدر ہوتی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال ﴿كَمْثَلِ حَبَّةِ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةٌ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضْعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (البقرة: 261) یعنی اللہ ایک دانے سے سات سو دانے نکالتا ہے اور جس کے لیے چاہے مزید بڑھا دیتا ہے۔ معلوم ہوا اللہ کا اجر بے شمار ہے نیز مذکورہ حدیث میں ایک کھجور کو بڑھا کر احد کے برابر کر دینے سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے کہ اللہ خلوص کے بقدر ایک نیکی لاکھوں کروڑوں گنا بڑھا دیتا ہے۔

1718- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ كَمْ نَمِيں ہوتا۔ اور معافی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندے کی

① صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب العفو والتواضع (6535) والترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب

ماحاء فی ال

② اسنادہ جید: ابو داؤد، کتاب الزکاة، باب زکاة السائمة (1575) والنسائی، کتاب الزکاة، باب سقوط الزکاة عن الإبل

إذا رسلا لا وحمو لتهم (2448)



عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاصَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ. ❶  
عزت بڑھا دیتا ہے اور جو اللہ سے عاجزی کرتا ہے اللہ اس کے مرتبے کو بلند کرتا ہے۔“

**فوائد:** ..... (۱) صدقے سے مال کم نہیں ہوتا (۲) اللہ کے لیے معاف کر دینے سے اللہ عزت و شرف میں اضافہ کرتا ہے (۳) جو حق پر ہونے کے باوجود اللہ کے لیے عاجزی، پسپائی اختیار کر لے تو باری تعالیٰ کی طرف سے وہ رفعتوں سے ہمکنار ہوتا ہے (۴) دینی کاموں میں بظاہر قابل نقصان نظر آتے کام حقیقت میں باعث عزت و افتخار ہوتے ہیں۔

[36]..... بَابُ لَيْسَ فِي عَوَامِلِ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ

کاروبار کے اونٹ میں زکوٰۃ نہیں

1719- أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ.....

حَدَّثَنَا بَهْرُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ لَا تَفْرُقُ إِبِلٌ عَنْ حَسَابِهَا مَنْ أُعْطَاهَا مُوتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرُ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزْمَاتِ اللَّهِ لَا يَحِلُّ لَالٍ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ. ❷

بہر بن حکیم اپنے والد اور دادا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جنگل میں چرنے والے اونٹ میں ہر چالیس پر ایک بنت لبون ہے۔ ایک اونٹ بھی جدا نہیں کیا جائے گا جو شخص ثواب سمجھ کر دے گا تو ثواب پائے گا۔ اور جو نہ دینا چاہے گا تو ہم وہ بھی لیں گے اور اس کا آدھا مال اور بھی لیں گے۔ اللہ کے قرضوں میں سے یہ بھی ایک قرض ہے۔ آل محمد ﷺ کے لئے اس میں سے کچھ بھی جائز نہیں۔“

**فوائد:** ..... (۱) جانوروں میں زکوٰۃ چرنے والوں پر ہے (۲) مانعین زکوٰۃ سے زبردستی زکوٰۃ لی

جائے گی (۳) کاروبار کے لیے رکھے گئے جانوروں میں زکوٰۃ انکی قیمت پر لاگو ہوگی جب ان کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہو اور ان پر سال گزر گیا ہو۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، ما من تحل له الصدقة (2401) و ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب کم يعطى الرجل الواحد من الزکاة (1640)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الزکاة، باب من تحل له المسألة (1044)

[37]..... بَابُ مَنْ تَحَلَّى لَهُ الصَّدَقَةُ

کس کے لئے صدقہ جائز ہے

1720- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نَعِيمٍ.....

قبیصہ بن مخارق کہتے ہیں کہ میں ایک مال کا ضامن ہو گیا تو میں نے نبی ﷺ کے پاس اس کے متعلق کچھ مانگنے کے لئے گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے قبیصہ تم ٹھہرو حتیٰ کہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آجائے۔ تو ہم اس میں سے تم کو کچھ دلوا دیں گے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے قبیصہ! صدقے کا مال صرف تین کے لئے ہے۔ وہ شخص جو کسی مال کا ضامن ہو گیا ہو تو اس کو سوال کرنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ اس کو اتنا ضمانت کا مال مل جائے تو وہ رک جائے۔ اور وہ شخص جس کو کوئی مصیبت پہنچی ہو۔ اس کی وجہ سے اس کا مال ہلاک ہو گیا ہو تو اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے۔ وہ سوال کرے حتیٰ کہ اس کو اس کی گزران کی ضرورت اور درستی کے مطابق مل جائے۔ اور وہ شخص جس کو فاقہ کشی کی نوبت پہنچی ہو حتیٰ کہ تین عقل مند آدمی اس کی قوم میں سے کہیں کہ فلاں شخص کو فاقہ کشی کی نوبت پہنچی ہے۔ ضرورت کے مطابق مل جائے پھر وہ رک جائے۔ اے قبیصہ! ان کے علاوہ سوال کرنا حرام اور سوال کرنے والے حرام کھاتے ہیں۔“

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقِ الْهَلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ بِحِمَالَةٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمِ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَتَأْمُرُ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحْمَلُ حِمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُضِيهَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَا حَتْ مَالُهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَ فَلَانًا الْفَاقَةَ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكَ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ سُحْتٌ يَا قَبِيصَةُ يَا كُلُّهَا

① صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب من تحل له الصدقة (2401) و ابو داؤد، کتاب الزکاة، باب کم يعطى الرجل الواحد من الزکاة (1640)

② صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الزکاة، باب من تحل له المسألة (1044)

## صَاحِبُهَا سَحْتًا ❶

**فوائد:** ..... (۱) آپ ﷺ کسی مانگنے والے کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے (۲) کسی کے سوال کو رد کر کے اسے نصیحت کرنا اس کے لیے ذہنی کوفت کا سبب بنتا ہے لہذا آپ ﷺ کا اسوہ ہے کہ آنے والے کی ضرورت کو پورا کر کے اسے نصیحت کی جائے تاکہ یہ حکیمانہ فعل تذکیر کا بلیغ طریقہ ثابت ہو (۳) سوال فقط تین بندوں کے لیے ثابت ہے (۱) جس پر اچانک چٹی پڑ گئی ہو (۲) جس کا مال تباہ ہو گیا ہو (۳) جس کے فاتے کی گواہی اس کے تین اہل محلہ جو کہ سمجھدار ہوں دیں لہذا مضبوط قوی والے، مستطیع لوگوں میں سے فقط ایسے تین بندے ہی اپنی ضرورت پوری ہونے تک دست سوال دراز کر سکتے ہیں۔

[38]..... بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْقَرَابَةِ

رشتہ دار کو صدقہ دینا

721- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ.....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّدَقَاتِ أَيُّهَا أَفْضَلُ قَالَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ ❶

حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے صدقات کے متعلق پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو اس رشتہ دار کو دیا جائے جو چھپا دشمن ہے۔“

1722- أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ أُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْحٍ.....

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الصَّنْبِيِّ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَإِنَّهَا عَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصَلَةٌ ❷

سلمان بن عامر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”صدقہ محتاجوں کو دینا صدقہ ہی ہے اور رشتہ دار کو دینے میں دو باتیں ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔“

❶ ضعیف: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب ما یقطر علیہ (2355) والترمذی، کتاب الزکاة، باب ماجاء فی الصدقة علی ذی القرابة (658) ❷ اسنادہ جید: سابقہ حدیث کا تکرار ہے۔

❸ صحیح البخاری، کتاب الصیام، باب قول النبی ﷺ إذا رأیتم الهلال فصوموا (تعلیقاً) و ابوداؤد، کتاب الصوم، باب کراهیة صوم یوم الشک (2334)

1723- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ .....

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ  
 الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ  
 عَلَى ذِي الرَّجْمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ  
 وَصَلَةٌ. ❶

سلمان بن عامر ضببی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:  
 ”صدقہ محتاجوں کو دینا صرف صدقہ ہی ہے اور رشتہ دار کو  
 دینے پر دو اجر ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔“

**فوائد:** ..... صدقہ کرتے ہوئے اعزاء کو ترجیح دینا مقاصد شریعت و مصلحت کے عین مطابق ہے اسی لیے شارع ﷺ نے دو گنے اجر کی بشارت دی تاکہ یہ عوام کو ترغیب دلانے کا سبب بنے، نیز اگر کسی اصول سے صدقہ و خیرات کیا جائے تو مستحقین کو دردِ دل کے دھکے نہیں کھانے پڑیں گے بلکہ ان کی ضرورتِ قریب سے عزتِ نفس کے ساتھ ہی پوری ہو جائے گی۔



❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب من قال فإن غم علیکم فصوموا ثلاثین (2327) والترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء أن الصوم لرؤية الهلال (688)

## ۴..... من کتاب الصوم

یہ صام یصوم باب نَصَرَ سے مصدر ہے اور بعض نے اس کو صوم کی جمع سمجھا ہے جب کہ یہ درست نہیں اور اس کا معنی رک جانا ہے۔ کھانے پینے سے رک جانا گناہوں اور بد اعمالیوں سے باز آجانا۔ شریعت میں یہ وقت سحر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے گناہوں اور جماع وغیرہ سے رک جانے کا نام ہے یہ روزے دو ہجری میں فرض ہوئے۔

[1]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الشَّلْتِ

شک کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

1724- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ .....

عَنْ صَلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَأَتَانِي بِشَاةٍ مَضَلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُّوْا فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَلَّتْ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ رضي الله عنه ①

صلہ کہتے ہیں ہم عمار بن یاسر کے پاس تھے تو ایک بھیجی ہوئی بکری لائی گئی۔ اس نے کہا: ”کھاؤ۔“ بعض لوگ الگ ہو گئے اور کہا: میں روزے دار ہوں، عمار بن یاسر نے کہا: ”جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابو القاسم رضي الله عنه کی نافرمانی کی۔“

**فوائد:**..... شعبان کی تیس کو چاند نظر نہ آنے کی صورت میں بعض لوگ احتیاطاً نیکی سمجھتے ہوئے اس کا روزہ رکھ لیتے تھے۔ تاکہ کہیں ہلالِ رمضان طلوع ہو جانے پر ایک روزہ ضائع نہ ہو۔ یہ نیک جذبہ اپنی جگہ، مگر

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ، اذا رأيتم الهلال فصوموا وادارأيتموه فانظروا (1906) ومسلم، کتاب الصوم، باب وجوب الصوم لرؤية الهلال (2495)

آپ ﷺ نے مکمل یقین کے بعد رمضان کا پہلا روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی، بصورت دیگر جو آپ ﷺ کی راہنمائی کے مطابق نہیں چلے گا۔ اس کے نیک اعمال بھی نافرمانی و گناہ تصور کیے جائیں گے، خوب سمجھ لیں۔

1725- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ.....

عَنْ سَمَالِكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ أَصْبَحْتُ فِي يَوْمٍ قَدْ أَشْكَلَ عَلَيَّ مِنْ شَعْبَانَ أَوْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَأَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاتَيْتُ عِكْرِمَةَ فَإِذَا هُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا وَيَقْلًا فَقَالَ هَلُمَّ إِلَيَّ الْغَدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ أَقْسِمُ بِاللَّهِ لَتُفْطِرَنَّ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ حَلَفَ وَلَا يَسْتَسْنِي تَقَدَّمْتُ فَعَدَّرْتُ وَإِنَّمَا تَسَحَّرْتُ فَبَيَّلَ ذَلِكَ ثُمَّ قُلْتُ هَاتِ الْآنَ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ فَكَمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا. ①

سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے ایک دن صبح کی توجھ پر مشکل ہوئی یہ شعبان کا مہینہ ہے یا رمضان کا میں نے صبح کو روزہ رکھا میں عکرمہ کے پاس آیا۔ وہ روٹی اور ساگ کھا رہے تھے۔ انہوں نے کہا: ”آؤ کھانا کھاؤ۔“ میں نے کہا: ”میں روزے دار ہوں۔“ انہوں نے کہا: ”میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں تم ضرور افطار کرو۔“ میں نے جب انہیں دیکھا وہ قسم کھا رہے ہیں اور ان شاء اللہ نہیں کہتے تو میں آگے بڑھا میں نے معذرت کی اور میں نے کچھ دیر پہلے ہی سحری کھائی تھی پھر میں نے کہا: ”آپ جو کچھ جانتے ہیں بیان کریں تو انہوں نے کہا: ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر ہی افطار کرو اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہوں تو تیس دن کی گنتی پوری کرو اور مہینہ سے پہلے روزے رکھا شروع نہ کرو۔“

## [2]..... بَابُ الصَّوْمِ لِرُؤْيِيهِ الْهَيْلَالِ

چاند کو دیکھ کر روزہ رکھنا

1726- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا: ”روزہ نہ رکھو حتیٰ کہ تم چاند دیکھ لو اور نہ یہ

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب قول النبی ﷺ إذا رأيتم الهلال فصوموا (1909) ومسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان (2512)

الْهَالِ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدِرُوا لَهُ ❶  
 افطار کرو۔ حتی کہ چاند دیکھ لو اگر بادل ہو جائیں تو تیس دن کا اندازہ کرلو۔“

1727۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ.....

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ❷  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر افطار کرو۔ اگر بادل ہو جائیں تو مہینے کے تیس دن کی گنتی پوری کرو۔“

**فوائد:**..... رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا روزہ رکھنے کے لیے اور عید الفطر کے لیے معیار رویت ہلال کو قرار دیا ہے۔ اس لیے چاند دیکھنے میں قطعاً کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ موسم کے ابر آلود ہونے کی صورت میں گنتی پوری کرنی چاہیے اور وہ یہی ہے کہ جب شعبان کے تیس دن مکمل ہوں اگلے دن روزہ رکھا جائے اور جس دن رمضان المبارک کا تیسواں روزہ ہوا اگلے دن عید الفطر کی نماز پڑھی جائے۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد حد درجہ یعنی بر حکمت اور امت کے لیے آسانی کا باعث ہے۔

1728۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْنَى ابْنِ دِينَارٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ عَجِبَ مِمَّنْ يَنْقَدِّمُ الشَّهْرَ وَيَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ❸  
 محمد بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص پر تعجب کرتے تھے جو مہینے سے پہلے روزہ رکھتا تھا اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ اگر بادل ہو جائیں تو تیس دن کی گنتی کو پورا کرو۔“

[3]..... بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيِيهِ الْهَالِ

چاند کو دیکھنے کی دعا

1729۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

❶ صحیح: دیکھے سابقہ (1725)

❷ اسنادہ ضعیف ولكن له شواهد

❸ اسنادہ ضعیف ولكن له شواهد الكامل لا بن عدی 1121/3 والترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول عند رؤیة

الہلال (3451)

أَبِيهِ وَعَمِّهِ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ أَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ .<sup>①</sup>

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو کہتے: ”اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن و ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال جس طرح ہمارا رب پسند کرتا ہے اور راضی ہو، میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔“

**فوائد:**..... آپ ﷺ کی اس دعا سے معلوم ہوا کہ چاند بھی دیگر مخلوقات کی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اس پر بھی امر الہی ہی غالب آتا ہے۔ آپ ﷺ چاند کو دیکھ کر اپنے جامع کلمات میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے اور ساتھ فرماتے اے مولا و مالک! اس کو امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ اور مزید اس کے ذریعہ ہر وہ خیر ہمیں نصیب فرما جس کو تو پسند فرماتا ہے۔ چاند کی بعض لوگ پوجا کرتے تھے اس لیے آپ ﷺ نے آخر میں فرمایا رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ ہمارا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

1730- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاعِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدِينِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ طَلْحَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ .<sup>②</sup>

طلحہ کہتے ہیں نبی ﷺ جب چاند دیکھتے تو کہتے: ”اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال۔ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔“

[4]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّقَدُّمِ فِي الصِّيَامِ قَبْلَ الرُّؤْيَةِ

چاند دیکھنے سے پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت

1731- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

① متفق عليه: البخاری، کتاب الصوم، باب لا يتقدم رمضان بصوم يوم ولا يومين (1914) ومسلم، کتاب الصوم، باب

لتتقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين (2514)

② متفق عليه: البخاری، کتاب الصيام، باب اذا رأيتم الهلال فصوموا (1907) ومسلم، کتاب الصيام، باب وجوب الصوم

لرؤية الهلال (2499)



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْدَمُوا قَبْلَ رَمَضَانَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ . ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھو اگر کوئی آدمی پہلے سے روزے رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ روزہ رکھے۔“

**فوائد:**..... رمضان المبارک سے ایک یا دو دن قبل روزہ رکھنے کی ممانعت ہے اور اس میں حکمت یہی معلوم ہوتی ہے کہ رمضان المبارک کا روزہ فرضی عبادت ہے اور اس سے قبل روزہ رکھنا یہ فرضی عبادت میں اضافے یا کم از کم اس کے مشابہ ہونے کا باعث ہے اور فرض و نفل کو ملا دینا بھی درست نہیں۔ آپ ﷺ کے ارشاد پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) صرف ایک صورت میں رمضان المبارک سے ایک یا دو دن قبل روزہ رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی کہ کوئی شخص معمول سے سوموار اور جمعرات سے ایک دن پہلے آجائے تو ایسے شخص کے لیے روزہ رکھنے کی اجازت ہے تاکہ اس کے معمول اور دوام میں نقص نہ ہو، ایسے روزہ کو استقبال رمضان کا روزہ نہیں کہا جائے گا۔ بلکہ اس کا شمار معمول کے روزوں میں ہوگا۔

[5]..... بَابُ الشَّهْرِ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ

اتیس دن کا مہینہ

1732- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ عُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ . ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہینہ تو اسی دن کا ہوتا ہے لہذا جب تک تم چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اور جب تک تم چاند نہ دیکھو افطار نہ کرو اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن کا اندازہ کر لو۔“

[6]..... بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ

رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی کا بیان

1733- حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب فی شہادۃ الواحد علی رؤیۃ ہلال رمضان (2342)

❷ اسنادہ ضعیف: بہر حال سابقہ حدیث اس کی تقویت کا باعث ہے۔ ابو داؤد کتاب الصوم، باب فی شہادۃ الواحد علی

رؤیۃ ہلال رمضان (2340) والترمدی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی الصوم بالشہادۃ (691)

نَافِعٌ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَأَى النَّاسَ الْهَلَالَ  
فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ  
فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِالصِّيَامِ ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگوں نے چاند دیکھا تو میں نے  
رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ میں نے بھی چاند دیکھا ہے۔  
آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم  
دیا۔

1734- حَدَّثَنِي عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ  
عِكْرِمَةَ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى  
النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهَلَالَ  
فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ  
رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ نَادِ  
فِي النَّاسِ فَلْيُصُومُوا غَدًا ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے  
پاس آیا اور اس نے کہا: ”میں نے چاند دیکھا ہے۔“ آپ  
نے فرمایا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود  
نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“  
آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے بلال رضی اللہ عنہ! لوگوں میں اعلان  
کردو کہ وہ صبح کو روزے رکھیں۔“

**فوائد:**..... روزہ رکھنے کے لیے رویت ہلال میں ایک مسلمان کی گواہی کافی ہے۔ حدیث طیبہ کی  
روشنی میں محدثین کرام کی ایک جماعت کا یہی موقف ہے۔ امام احمد، امام ابن مبارک، ایک روایت کے مطابق  
امام شافعی، امام نووی، امام شوکانی رضی اللہ عنہم اسی کے قائل ہیں۔ نیز معلوم ہوا کہ خیر واحد حجت ہے۔ اسی طرح سیدنا  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اور ماہرین فلکیات کے اتفاق کے مطابق ہلال کے طلوع ہونے کی جگہیں مختلف  
ہیں اس لیے ہر ملک میں اپنی رویت اور اپنے ماہرین کے متفقہ فیصلے کے مطابق روزہ رکھے یہی موقف درست  
اور راجح ہے۔

❶ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب قوله تعالى أحل لكم ليلة الصيام الرفث إلى نسائكم (1915) و ابو داؤد، کتاب  
الصوم، باب مبدأ فرض الصيام (2314)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب الصوم، باب قوله الله تعالى (وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط.....) (1916)  
ومسلم، کتاب الصوم، باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر (2528)

[7]..... بَاب مَتَى يُمَسِّكُ الْمُتَسَحِّرُ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

سحری کھانے والا کھانا پینا کب چھوڑے

1735- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.....

براء کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ کی یہ حالت تھی کہ جب کسی کا روزہ ہوتا اور افطار کا وقت آتا تھا وہ افطار سے پہلے سو جاتا تھا نہ رات کو کھاتا تھا نہ دن کو حتیٰ کہ شام ہو جاتی قیس بن صرمہ انصاری کا روزہ تھا کہ افطار کا وقت ہو گیا اس نے اپنی بیوی کے پاس جا کر کہا: کیا کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا: ”نہیں“ لیکن میں تمہارے لئے تلاش کرتی ہوں۔“ وہ دن کو کام کرتا تھا۔ اس پر نیند غالب آگئی اس کی بیوی آئی اس نے اسے دیکھا تو کہا: ”تمہاری ناکامی پر افسوس ہے۔“ جب دوپہر ہوئی تو وہ بے ہوش ہو گئے اس بات کا نبی ﷺ کے پاس ذکر کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ”تمہارے لئے رمضان کی رات میں بیویوں کی طرف رغبت کرنا جائز کر دیا گیا ہے۔“ (بقرہ: ۱۸۷) لوگ بہت خوش ہوئے اور کھانے پینے لگے حتیٰ کہ ان کے لئے سیاہ دھاگہ سے سفید دھاگہ ظاہر ہو گیا۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارَ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطَرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمَسِيَ وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارَ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ عِنْدَكَ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْتَ لَيْسَ بِكَ طَعَامٌ فَطَلَبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَعَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتْ امْرَأَتَهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ حَيَّةٌ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غَشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَقُ إِلَى نِسَائِكُمْ فَفَرَّحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ. ❶

1736- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عدی بن النعمان بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے کہا: ”میں نے اپنے تکیے کے نیچے سیاہ اور سفید دھاگے رکھے ہوئے ہیں میرے لئے کچھ ظاہر نہیں ہوا۔“ آپ ﷺ

عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ جَعَلْتُ تَحْتِ وَسَادَتِي خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ فَمَا تَبَيَّنَ لِي شَيْءٌ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب وقت الفجر (2528)

قَالَ إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْوَسَادِ وَإِنَّمَا ذَلِكَ  
اللَّيْلُ مِنَ النَّهَارِ فِي قَوْلِهِ وَكُلُّوْا وَأَشْرَبُوا  
حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ  
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ. ❶

نے فرمایا: ”تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے۔ وہ تو صرف رات  
اور دن ہے جو اللہ نے فرمایا ہے: ”کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ  
تمہارے لئے فجر کو سیاہ دھاگہ سے سفید دھاگہ ظاہر ہو  
جائے۔“ (بقرہ: ۱۸۷)

**فوائد:** ..... ان احادیث میں آسانی کا بیان ہے۔ ابتدائے اسلام میں حکم یہ تھا کہ روزہ افطار کرنے  
کے بعد عشاء کی نماز یا سونے تک کھانے پینے اور جماع کرنے کی اجازت تھی سونے کے بعد ان امور میں سے  
کچھ بھی حلال نہ تھا اور یہ پابندی اس قدر گراں تھی کہ اس پر عمل کرنا حد درجہ مشکل تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے  
آسانی فرماتے ہوئے افطار سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک کھانے پینے اور مباشرت کرنے کی اجازت  
دے دی۔ سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ”الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ“ سے مراد کالا اور سفید  
دھاگہ سمجھے اور اس کو تکیہ کے نیچے رکھ لیا جبکہ ”الْخَيْطِ الْأَبْيَضُ“ سے مراد سفید دھاری بوقت طلوع فجر آسمان پر پھیلتی  
ہے یعنی صبح صادق مراد ہے اور ”الْخَيْطُ الْأَسْوَدُ“ سے سیاہ دھاری یعنی رات مراد ہے۔

[8]..... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ السَّحُورِ

سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے

1737- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ  
تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ  
قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ  
الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ قَالَ قَدْرُ قِرَاءَةِ  
خَمْسِينَ آيَةً. ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت نے کہا: ہم نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کے لئے  
کھڑے ہوئے انس کہتے ہیں: میں نے کہا: ”اذان اور  
سحری کے درمیان کتنا وقفہ ہو؟“ زید بن ثابت نے کہا:  
”پچاس آیات کی تلاوت کی مقدار۔“

**فوائد:** ..... گو سحری کا کھانا طلوع فجر سے زیادہ پہلے کھالینا بھی جائز ہے لیکن مسنون اور بہتر عمل یہی  
ہے کہ طلوع فجر سے تھوڑی دیر قبل کھانا کھایا جائے اس میں ایک حکمت یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ اس سے  
روزے کا دورانیہ نہیں بڑھتا۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب المواقیب الصلاة، باب وقت الفجر (575) و مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور (2544)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصوم، باب فضل السحور (2535) و ابوداؤد، کتاب الصوم، باب فی توکید السحور (2343)

## [9]..... باب فِي فَضْلِ السَّحُورِ

## سحری کی فضیلت کے متعلق

1738- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَسٌ بْنُ مَالِكٍ كَهْتُمْ هِيَ كَمَا رَوَى اللَّهُ ﷻ فِي سَحْرِهَا: "سَحْرِي تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً." ❶

کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔"

1739- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى.....

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصْنَعَ لَهُ الطَّعَامَ يَتَسَحَّرُ بِهِ فَلَا يُصِيبُ مِنْهُ كَثِيرًا فَقُلْنَا لَهُ تَأْمُرُنَا بِهِ وَلَا تُصِيبُ مِنْهُ كَثِيرًا قَالَ إِيْنِي لَا أَمْرُكُمْ بِهِ إِنِّي أَشْتَهِيهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ يَقُولُ فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحْرِ. ❷

عمرؤ بن عاص کے غلام ابو قیس کہتے ہیں کہ عمرو بن عاص ہمیں کھانا تیار کرنے کا حکم دیتے تاکہ وہ اس سے سحری کریں۔ وہ اس میں سے زیادہ نہیں کھاتے تھے ہم نے کہا: آپ ہمیں اس کی تاکید کرتے ہیں اور خود زیادہ نہیں کھاتے۔ انہوں نے کہا: میں اس لئے اس کی تاکید نہیں کرتا کہ مجھے اس کی خواہش ہوتی ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔“

**فوائد:**..... سحری کھانا باعث برکت ہے یہ رزق، خیر اور اجر و ثواب میں اضافے کا باعث ہے، سحری کھانے سے جہاں سنت رسول پر عمل ہوتا ہے وہاں اہل کتاب سے مشابہت بھی نہیں ہوتی۔ سحری کھانے کا مبارک اور مسنون عمل اس قدر محبوب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ((إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ.)) (صحیح الترغیب والترہیب: 1066، صحیح الجامع الصغیر: 1844.....) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود نازل کرتے ہیں۔ سیر ہونے کی صورت میں ایک دو

❶ اسنادہ قوی ابو داؤد، کتاب الصوم، باب التیة فی المام (2454) والنسائی، کتاب الصوم، باب ذکر اختلاف الناقلین لتخیر خصصة فی ذلك (2330)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب تعجیل الإفطار (1957) ومسلم، کتاب الصیام، باب بیان وقت القضاء الصوم وخروج النهار (2549)

لقہ یا چند گھونٹ پانی لینے سے سحری کی سعادتیں، برکتیں، رحمتیں اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی نوازشات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

### [10]..... بَابُ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ

جو شخص رات کو روزے کی نیت نہ کرے

1740- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَرْحِبِيلَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.....

عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ هَفْصَةُ كَتَبَتْ هِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسِيتُ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي فَرْصِ الْوَجِبِ أَقُولُ بِهِ ①

ہوں۔“

**فوائد:**..... فرض روزہ کے لیے رات کو نیت کرنا لازمی ہے سنن ابن ماجہ کی صحیح روایت: 1700 میں مزید واضح الفاظ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرُضْهُ مِنَ اللَّيْلِ“ اس شخص کا کوئی روزہ نہیں جس نے رات سے اسے (نیت کر کے) پختہ نہ کیا۔

یاد رہے! صبح صادق سے قبل کسی حصہ میں بھی روزہ کی نیت کر لی جائے درست ہے۔ اور جملہ عبادات میں محل نیت دل ہے ہمارے ہاں اکثر کیلنڈروں میں روزہ رکھنے کی نیت کے مندرجہ ذیل الفاظ لکھے جاتے ہیں (وَبَصُومِ عِدَّةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ) یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں بلکہ خود ساختہ من گھڑت ہیں دین میں اس طرح کی بدعات شامل کرنے سے گریز کرنا چاہیے اور آپ ﷺ کی تعلیمات کو ہی اپنے لیے کافی سمجھنا عین ایمان اور آپ ﷺ سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ نیز نقلی روزہ کی نیت دن کو کھانا نہ ملنے کی صورت میں بھی کی جاسکتی ہے۔

### [11]..... بَابُ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

افطاری میں جلدی کرنا

1741- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب متى يحل فطر الصائم (1954) ومسلم، کتاب الصیام، باب بیان وقت انقضاء الصوم وخروج النهار (2553)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ. ❶

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے، جب تک وہ افطاری میں جلدی کریں گے۔“

**فوائد:** ..... یہودی روزہ کھولنے میں تاخیر کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے افطاری میں تعجیل کا حکم ارشاد فرمایا اور اس کو خیر سے متعلق کر دیا کہ جب تک مسلمان افطار میں تعجیل کریں گے غلبہ و کامیابی خیر و برکت اور عافیت ان کا مقدر ہوگی اور جلدی کا مطلب یہی ہے کہ سورج کی نکیہ غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر دیا جائے۔ صحیح ابن خزیمہ 275/3 میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے ”لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى سُنَّتِي مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُومَ“ میری امت ہمیشہ میری سنت پر رہے گی جب تک افطاری کے لیے ستاروں کا انتظار نہیں کرے گی۔ نیز مؤطا امام مالک میں سیدنا ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق آتا ہے کہ وہ تاخیر سے روزہ افطار کیا کرتے تھے اس اثر کی سند صحیح نہیں ہے۔

1742- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ.....

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَذْبَرَ النَّهَارَ وَعَابَتْ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْتَ. ❷

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رات آجائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو تحقیق افطاری کا وقت ہو گیا۔“

[12]..... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ الْإِفْطَارُ عَلَيْهِ

کس چیز سے افطاری کرنا بہتر ہے

1743- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ الرَّبَابِ الضَّبِّيَّةِ.....

عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ

سلمان بن عامر اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب آپ میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے کرے اگر وہ نہ پائے تو پانی سے افطار کرنا

❶ جید: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب ما يفطر عليه (2355) والترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء ما يستحب عليه الإفطار (695)

❷ صحیح: الترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في فضل من فطر صائماً (806) وابن ماجه کتاب الصيام، باب في ثواب من فطر صائماً (1746)

عَلَى مَاءٍ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ. ❶  
چاہئے کیونکہ پانی پاکیزہ چیز ہے۔“

**فوائد:**..... کھجور مکمل غذا، بابرکت اور مقوی پھل ہے اور عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ آپ ﷺ اسی سے روزہ افطار کرتے تھے اور اب بھی اسی سے روزہ افطار کرنا مسنون اور باعث اجر و ثواب ہے۔ ”تَمْر“ عربی میں خشک کھجور کو کہتے ہیں۔ کھجور نہ ہونے کی صورت میں پانی سے روزہ افطار کرنا چاہیے طبی نقطہ نظر سے بھی افطاری کے موقع پر کھجور کا کھانا اور پانی کا پینا حد درجہ مفید ہے۔

[13]..... بَابُ الْفَضْلِ لِمَنْ فَطَرَ صَائِمًا

اس کی فضیلت جو روزہ دار کی افطاری کروائے

1744- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كُنْتُ لَهُ  
مِثْلُ أُجْرِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجْرِي  
الصَّائِمِ. ❷  
زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو  
روزہ دار کی افطاری کروائے اس کے لئے روزہ دار کے  
برابر ثواب لکھا جائے گا اور روزہ دار کے ثواب سے کچھ کمی  
نہیں کی جائے گی۔“

**فوائد:**..... اپنے مسلمان بھائی کو کھانا کھلانا یا پانی پلانا بہت بڑا نیک عمل ہے اور اگر یہی کھانا کسی  
روزے دار کو کھلایا جائے یا پانی روزہ دار کو پلایا جائے تو یقیناً اجر و ثواب کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔ اس حدیث میں  
افطاری کروانے کی فضیلت کو بیان کیا جاتا ہے کہ جتنا اجر و ثواب دن بھر بھوک پیاس برداشت کرنے کا روزہ  
دار کو ملتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ثواب ہی اس کی خدمت کرنے والے یعنی افطاری کروانے والے کو دیتے ہیں۔  
افطاری کروانے کے لیے تکلفات ضروری نہیں چند کھجوروں یا پانی کے چند قطرے سے بھی یہ عظیم نیکی حاصل کی  
جاسکتی ہے۔ عرب میں آج بھی بڑے اہتمام اور شوق سے افطاری کروائی جاتی ہے۔

[14]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

روزہ میں وصال کی ممانعت

1745- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب التکلیل لمن أكثر الوصال (1966) ومسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن الوصال فی الصوم (2563)

❷ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الصیام، باب الوصال (1961) الترمذی، کتاب الصوم، باب فی کراهیة الوصال فی الصیام (778)



ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: ”وصال کرنے سے بچو۔“ لوگوں نے کہا: آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں۔ میرا رب مجھے رات کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالْوَصَالَ مَرَّتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّكَ تَوَاصِلُ قَالَ إِبْنِي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِبْنِي أَبِي تَطْعُمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي ❶

**فوائد:.....** (۱) ”وَصَالَ“ فعال کے وزن پر اسم مصدر ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ (أَنْ لَا يُفْطِرَ يَوْمَيْنِ أَوْ أَيَّامًا قَصْدًا) کہ آدمی دو یا اس سے زیادہ دن تک روزہ افطار نہ کرے اور بغیر کھائے پیے مسلسل روزہ رکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور مسند احمد 225/5 کی ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا اِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ النَّصَارَى“ یہ عیسائیوں کا فعل ہے، ویسے بھی اجر و ثواب کا تعلق محنت و مشقت سے نہیں بلکہ احکام شریعت کی پابندی سے ہے جو شخص شریعت کی مقرر کردہ حد سے تجاوز نہ کرے اس کے لیے کئی گناہ اجر اور اعلیٰ مراتب ہیں اور جو شخص اپنی طرف سے شریعت کی حد کو تجاوز کرتے ہوئے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے اس کو سوائے تھکاوٹ اور بھوک پیاس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور جہاں تک آپ ﷺ کی ذات کا معاملہ ہے اس میں عام امتی اور آپ ﷺ کے درمیان فرق ہے۔ (۱) (يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي) میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، جمہور اہل علم نے اس کو مجازاً قوت و طاقت اور عالی ہمت پر محمول کیا ہے کہ کھانے پینے سے جو قوت حاصل ہوتی ہے رب تعالیٰ مجھے وہ عطا فرماتے ہیں۔ اس کو حقیقت پر بھی محمول کیا جائے تو اس کی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں، البتہ مجازی معنی مراد لینا زیادہ بہتر ہے۔ (۲) آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے قرب اور محبت کی ایسی ٹھنڈک حاصل تھی جس کی موجودگی میں ظاہری اکل و شرب کی حاجت بہت کم محسوس ہوتی تھی جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔ آپ ﷺ اکثر لمبا عرصہ دنیوی غذا سے بے نیاز رہتے (۳) اَيْتُكُمْ مِثْلِيْ تم میں سے میرے جیسا کون ہے؟ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے روحانی غذا اور قوت و طاقت عطا فرمائی ہے یا جس طرح میں شوق و رغبت سے عبادت کرتا ہوں میری برابری کون کر سکتا ہے؟ یقیناً آپ ﷺ کی برابری کوئی نہیں کر سکتا۔

یاد رہے! بعض اہل بدعت اس حدیث سے آپ ﷺ کے بشر ہونے کی نفی یا نور ہونے کا ثبوت پیش

❶ صحیح البخاری، کتاب الصیام، باب الوصال (1963) و ابو داؤد کتاب الصوم، باب فی الوصال (2361)

کرتے ہیں جو کہ کئی وجوہ سے باطل ہے: (۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام حفظ اللہ میں سے کسی نے اس حدیث سے ایسا استدلال نہیں کیا۔ لہذا جو مومنوں کی راہ چھوڑ کر اپنے خود ساختہ عقیدہ کی طرف کسی آیت یا حدیث کا مفہوم بگاڑ کر بیان کرے اس کی گمراہی کے لیے یہی کافی ہے۔ (۲) ایسا مفہوم کئی صریح آیات قرآنی کے خلاف ہے (۳) آپ ﷺ کا بیٹا ہونا، باپ ہونا، بیمار ہونا، ہنسنا، رونا وغیرہ سینکڑوں اعمال و خصال ایسے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جنس کے اعتبار سے بشر تھے۔ لیکن مقام و مرتبہ کے لحاظ سے افضل البشر امام الانبیاء اور سید المرسلین ہیں۔

1746- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُوَاصِلُوا قَيْلَ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أُطْعِمُ وَأُسْقِي. ①  
 انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وصال نہ کرو۔“ کہا گیا: آپ تو کرتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں، میں کھلایا اور پلایا جاتا ہوں۔“

1747- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَإِنَّكُمْ بَرِيدٌ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ إِلَى السَّحْرِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ بَرَيْتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي. ②  
 ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”وصال نہ کرو۔“ اگر تمہارا کوئی وصال کرنا چاہے تو سحری تک وصال کرے۔“ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے رات کو وہ کھلانے والا کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

1748- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الصِّيَامِ (1925) ومسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن الوصال الصیام (2561)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب الصوم فی السفر والإقطار (1942) ومسلم، کتاب الصیام، باب التَّخْرِيرِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ (2621)

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيئْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَّ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُمْ كَمَا لَمْ تَكُنْ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا. ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال سے منع کیا۔ تو مسلمانوں کے ایک آدمی نے آپ سے کہا: آپ بھی تو وصال کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہاری طرح نہیں ہوں میرا رب مجھے رات کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔“ جب لوگوں نے وصال سے رکھنے کا انکار کیا تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن وصال کیا پھر ایک دن کیا پھر لوگوں نے چاند دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چاند میں تاخیر ہوتی تو میں تمہارے ساتھ اور بھی وصال کرتا۔“ اور یہ بات آپ نے ان کے ساتھ اس کی سزا کے لئے کی تھی جب وہ وصال سے باز نہ آئے۔

**فوائد:** ..... امام دارمی رحمہ اللہ نے اس باب میں اور دوسرے بات میں سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق اہم احادیث ذکر فرمائی ہیں جن کا ما حاصل یہی ہے کہ علی الاطلاق مسافر کو روزہ چھوڑنے کی رخصت مرحمت فرمائی ہے خواہ بھوک پیاس یا تھکاؤ محسوس ہو یا نہ ہو۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرة: 184) ”جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ البتہ اگر کوئی رخصت پر عمل نہیں کرتا تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔ لیکن دلائل کی رو سے زیادہ صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ روزہ تبھی رکھے اگر اس میں نبھانے کی طاقت ہے وگرنہ وہ دوران سفر دوسرے ساتھیوں کے لیے آزمائش نہ بنے بلکہ رخصت پر عمل کرے۔“

### [15]..... بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنا

1748- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْرَةَ بْنَ عَمْرِو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَائِشَةُ نَهَى النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَصُومَ فِي السَّفَرِ قَالَ نَهَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَصُومَ فِي السَّفَرِ قَالَ نَهَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَصُومَ فِي السَّفَرِ

① متفق عليه: البخاری، کتاب الصیام، باب اذا صام اہما من رمضان ثم سافر (1944) ومسلم، کتاب الصیام، باب جواز الفطر للمسافر (2599)

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ السَّفَرَ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأُفِطِرْ .

مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو چاہے تو روزہ رکھ اگر چاہے تو افطار کر۔“

1749- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ حَتَّى بَلَغَ الْكُدَيْدَ ثُمَّ أَفْطَرَ فَأُفِطَرَ النَّاسُ فَكَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْأُحْدِثِ فَالْأُحْدِثِ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . ①

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح کے ساتھ چلے تو آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا حتیٰ کہ آپ کو کدیدا جگہ پر پہنچے پھر آپ نے افطار کیا اور لوگوں نے بھی افطار کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کے کاموں سے لوگ سب سے پچھلی بات کو اختیار کرتے تھے۔

1750- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زَحَامًا وَرَجُلٌ قَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا صَائِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ . ②

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ سفر میں تھے آپ نے ایک جگہ رش دیکھا ایک آدمی پر لوگوں نے سایہ کیا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ لوگوں نے کہا: یہ روزے دار ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔“

1751- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ.....

عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ

کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔“

① متفق علیہ: البحاری، کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ لم يظلل عليه واشتد الحر (ليس من البر الصوم في السفر) (1946) ومسلم، کتاب الصيام، باب جواز الصوم والنفط في رمضان (2607)

② صحيح: النسائي، کتاب الصيام، باب ما يكره من الصيام في السفر (2254) وابن ماجه، کتاب الصيام، باب ماجاء في الإفطار في السفر (1664)

## الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ ❶

1752- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ .....

عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ  
 كعب بن عاصم اشعري رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔"

## فِي السَّفَرِ ❷

## [16]..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُسَافِرِ فِي الْإِفْطَارِ

مسافر کے لیے سفر میں روزہ افطار کرنے کی اجازت

1753- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغْبِرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ .....

عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِأَخْرُجَ قَالَ انْتَظِرِ الْعِدَاءَ يَا أبا أُمَيَّةَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ تَعَالَ أُخْبِرُكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنُصِفَ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِنَّ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ. ❸

ابو امیہ ضمیری کہتے ہیں: میں سفر سے واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ کو سلام کیا جب میں باہر جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابو امیہ! کھانے کا انتظار کرو۔" میں نے کہا: "اے اللہ کے نبی! میں روزہ دار ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "آؤ میں تمہیں مسافر کے متعلق بتاتا ہوں، بے شک اللہ نے مسافر سے روزہ اور نصف نماز ساقط کر دی ہے۔" ابو محمد کہتے ہیں: "اگر چاہے تو روزہ رکھ لے اگر چاہے تو افطار کر دے۔"

## [17]..... بَابُ مَتَى يُفْطِرُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيدُ السَّفَرَ

جب آدمی سفر کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلے تو روزہ کب موقوف کرے؟

1754- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ كَلْبَانَ بْنَ دُهْلٍ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ .....

❶ صحیح: یہ سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح: کتاب الصوم، باب اختیار الفطر (2408) والترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في الرخصة في الإفطار

للحلی والمرضع (715)

❸ صحیح: یہ سابقہ ہی مکرر ہے۔

عبید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں رمضان میں ’فسطاط‘ سے ابوبصرۃ غفاری کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا کشتی چلنے لگی تو کھانا لایا گیا انہوں نے کہا: ”قریب آ جاؤ۔“ میں نے کہا: ”آپ گھروں کو نہیں دیکھ رہے؟ ابوبصرۃ نے کہا: کیا تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اعراض کرتا ہے؟

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَكِبْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ سَفِينَةً مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ فَدَفَعَ فَقَرَّبَ عَدَائَهُ ثُمَّ قَالَ اقْتَرِبْ فَقُلْتُ أَلَسْتَ تَرَى الْيُبُوتَ فَقَالَ أَبُو بَصْرَةَ أُرْغِبْتَ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . ❶

**فوائد:** ..... اور معلوم ہوا کہ سفر کے آغاز میں ہی کھانا کھالینا معیوب نہیں۔ رمضان میں مسافر شروع سفر میں ہی کھاپی سکتا ہے یہ ضروری نہیں کہ پہلے لمبا سفر کیا جائے اور اس کے بعد اکل و شرب ہو۔

[18]..... بَابُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا

اس شخص کے متعلق جو جان بوجھ کر رمضان کا روزہ نہیں رکھتا

1755- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ ابْنَ عَمِيرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ.....

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی رخصت اور مرض کے بغیر ماہ رمضان کے ایک دن کا روزہ چھوڑ دے وہ ہمیشہ کے روزوں سے بھی اس کی قضا نہیں دے سکتا (اس کے اجر تک نہیں پہنچ سکتا)۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ فَلَنْ يَقْضِيَهُ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَلَوْ صَامَ الدَّهْرَ . ❷

**فوائد:** ..... بلاوجہ شرعی عہد رمضان المبارک کا روزہ چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے اور رمضان کا روزہ جان بوجھ کر چھوڑنے والا لمبا زمانہ نفلی روزے رکھتا رہے وہ ایک فرضی روزے کے مقام اور اجر و ثواب کو نہیں پہنچ

❶ صحیح: کتاب الصوم، باب اختیار الفطر (2408) والترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في الرخصة في الإفطار للجلبي والمرضع (715)

❷ اسنادہ جید: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب متى يفطر المسافر اذا خرج (2412)

سکتا۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ سے واضح الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔

1756- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ

عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ

أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُحْصَةٍ

رَخَّصَهُ اللَّهُ لَهُ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ

الدَّهْرِ. ①

گا۔

[19]..... بَابُ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَهَارًا

اس شخص کے متعلق جو ماہ رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے

1757- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ حُمَيْدِ ابْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا

أَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ امْرَأَتِي فِي شَهْرِ

رَمَضَانَ قَالَ فَأَعْتَقَ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ

عِنْدِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ

لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مَسْكِينًا

قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيُّنَ السَّائِلِ

تَصَدَّقْ بِهِذَا فَقَالَ أَعْلَى أَفْقَرٍ مِنْ أَهْلِي

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس

آیا اس نے کہا: ”میں ہلاک ہو گیا۔“ آپ ﷺ نے

فرمایا: کس چیز نے تجھے ہلاک کر دیا؟ اس نے کہا: ”میں

نے ماہ رمضان (روزے کے دوران میں) اپنی بیوی سے

صحبت کی ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک غلام آزاد

کر۔“ اس نے کہا: میرے پاس نہیں ہے آپ ﷺ نے

فرمایا: ”دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ۔“ اس نے کہا: ”اس

کی استطاعت نہیں رکھتا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ساتھ

مسکینوں کو کھانا کھلا۔“ اس نے کہا میرے پاس طاقت

نہیں۔ اس نے کہا: ”نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ٹوکری

① أخرجه البخاری، معلقاً، کتاب الصیام، باب اذا جامع فی رمضان، و ابو داؤد، کتاب الصوم، باب التغلیظ فی من افطر

لائی گئی جس میں کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ”سائل کہاں ہے؟ یہ کھجوریں صدقہ کر دو۔“ اس آدمی نے کہا:  
 ”اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس پر صدقہ کروں جو  
 میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج ہو؟ اللہ کی قسم! مدینہ کے  
 دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی گھر محتاج نہیں  
 ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تب تم ہی کھا لو۔“ آپ  
 ہنسے حتیٰ کہ آپ کے سامنے والے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

أَهْلِيَّتِ أَفْقَرَ مِنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 فَأَنْتُمْ إِذَا وَضَحْتَ حَتَّى بَدَتْ  
 أَنْيَابُهُ. ❶

**فوائد:** ..... مُتَّابِعِينَ اِي مُتَّالِيَيْنِ لگاتار، پے درپے، عَرَقِي زَنْبِيْلٌ عَظِيْمٌ بڑا ٹوکرا، لَا  
 بَتِّيْهَا، تَشْنِيَةٌ لَّابِيَةٌ وَهِيَ اَرْضٌ ذَاتَ حِجَارَةٍ سُوْدِيَّةٍ ، لَابَةٌ كَاشْنِيَّةٌ ہے اور سیاہ پتھروں والی  
 زمین کو کہتے ہیں اور اس سے مدینہ منورہ کے شرقی اور غربی جانب سیاہ پتھروں والی زمین مراد ہے۔ جیسے حَرَّةٌ  
 الْوَأَقْمُ اور حَرَّ الْوَبْرَةِ کہتے ہیں۔

اَنْيَابُهُ: مادہ۔ ن، ی، ب۔ نَابٌ كِي جَمْعٌ، كِجْلِي (سامنے کے چار دانتوں کے برابر والا دانت) (القاموس  
 الوحید) اس حدیث سے مسئلہ معلوم ہوا کہ جو شخص رمضان المبارک میں بحالت روزہ اپنی بیوی سے مباشرت  
 کرے اسے ایک غلام آزاد کرنا چاہیے۔ اگر اس میں اس کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے یا پھر  
 ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلائے، نیز آنے والے آدمی کا نام سلمان یا سلمہ بن صحر بیاضی تھا اور موطا امام مالک  
 اور سنن ابی داؤد کی روایت کے مطابق اس ٹوکرے میں 15 یا 20 صاع کھجوریں تھیں جو تقریباً من بنتی ہیں۔ اس  
 طرح اگر کفارہ دینے والا مفلس ہو تو اس کا بھر پور تعاون کرنا چاہیے تاکہ وہ کفارہ ادا کرے چونکہ کفارہ دینا  
 لازمی ہے۔

1758- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَطْرَلَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَتْ هِيَ كَمَا آدَمِي نَعَى رَمَضَانَ فِي رَوْزِهِ  
 رَمَضَانَ لَذَكَرَ الْحَدِيثَ. ❷  
 توڑ دیا اور پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

❶ ضعیف: المحلي 183/6، و احمد 2/386 و ابوداؤد (2396)

❷ صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب اذا جاع في رمضان ولم يكن له شيء..... (1936) و ابوداؤد، كتاب  
 الصوم، باب كفارة من أتى اهله في رمضان (2390)



1759- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا اور کہا: ”بے شک وہ جل گیا۔“ آپ ﷺ نے پوچھا: اسے کیا ہوا؟ اس نے کہا: اس نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کی تو آپ کے پاس ایک پیانہ لایا گیا جسے ’عرق‘ کہتے ہیں اس میں کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”جلنے والا کہاں ہے؟“ وہ آدمی کھڑا ہو گیا

أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ فَسَأَلَهُ مَا لَهُ فَقَالَ أَصَابَ أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ بِمَكْتَلٍ يَدْعَى الْعُرْقَ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا. ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے صدقہ کرو۔

[20]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کو نفلی روزہ کی ممانعت

1760- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا مَرْأَةَ لَا تَصُومِي إِلَّا بِإِذْنِهِ. ❷  
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک عورت سے فرمایا: ”شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھنا۔“

1761- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا تَطَوُّعًا فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَزَوْجِهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. ❸  
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے علاوہ کوئی عورت شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔“

1762- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ

❶ صحیح: سابقہ ہی کر رہے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب اذا جامع فی رمضان (1935) ومسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نهار رمضان (2596)

❸ حسن: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب المرأة تصوم بغیر اذن زوجها (2559) وابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی المرأة یصوم، بغیر اذن زوجها (1762)

أَبِيهِ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا وَرَزَّوَجَهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ مَعْنَاهُ قَالَ فِي التَّنْذِيرِ تَفِي بِهِ .<sup>①</sup>

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”شوہر کی موجودگی میں کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ فرماتے ہیں کہ: نذر میں اسے پورا کرے۔“

**فوائد:** ..... صحیح البخاری میں ”لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ“ عورت کے لیے حلال نہیں کے الفاظ ہیں (النکاح: 5195) اور بعض روایات میں لا تَصُومَنَّ نون تاکید کی زیادتی مروی ہے۔ جن کا واضح مفہوم یہی ہے کہ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت کو نفلی روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”وَدَلَّتْ رِوَايَةُ الْبَابِ عَلَى تَحْرِيمِ الصَّوْمِ الْمَذْكُورِ عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلَ الْجَمْهُورِ“ (فتح الباری 367/9) باب کی حدیث عورت پر نفلی روزہ (خاوند کی اجازت کے بغیر) رکھنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے اور یہی جمہور کا قول ہے۔ زید فرماتے ہیں کہ اگر شوہر سفر پر ہو، یا وہ مریض ہو اس میں مباشرت کی ہمت نہ ہو تو ایسی صورت میں جَوَازُ التَّطَوُّعِ لَهَا اس کے لیے نفلی روزہ رکھنا جائز ہے۔ جیسا کہ احادیث کے صریح الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ یاد رہے! جب نفلی روزہ کے لیے خاوند کی اجازت ضروری ہے تو دروس اور دینی پروگراموں میں شرکت کے لیے بھی خاوند سے اجازت لینا لازمی ہے۔

[21]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لئے بوسہ کی اجازت

1763- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ .....  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّهَا لَا تَدْعُو إِلَى خَيْرٍ .<sup>②</sup>

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ عروہ نے کہا: ”یہ ہمیشہ اچھی بات ہی بتاتی ہیں۔“

1764- أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصِ الطَّلِحِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُرْوَةَ .....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب صوم المرأة بإذن زوجها تطوعاً (5192) مسلم، کتاب الزکاة، باب ما انفق

العبد من مال مولاه (2367)

② متفق علیہ: سابقہ ہی کمر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ. ❶  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے تھے۔

1765- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ هَشِشْتُ فَقَبَلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّي صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبَلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ إِذَا لَا يَصِيرُ قَالَ فَفِيمَ. ❷  
عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نے خوشی سے بے اختیار ہو کر رونے کی حالت میں بوسہ لیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا میں نے عرض کیا: ”میں نے آج روزے کی حالت میں ایک بڑے جرم کا ارتکاب کیا اور (اپنی عورت کا) بوسہ لے لیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: بھلا بتاؤ اگر تم (اس دوران میں) کلی کر لو تو کوئی حرج ہے میں نے کہا ”اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے“ آپ نے فرمایا پھر حرج ہی کس میں ہے۔

**فوائد:** ..... احادیث کی رو سے معلوم ہوا کہ بحالت روزہ اپنی بیوی کو بوسہ دینا جائز ہے۔ اس مسئلہ میں ایک اہم فرق کیا جاتا ہے کہ یہ اجازت ایسے شخص کے لیے جو اپنے جذبات پر مکمل قابو رکھ سکتا ہو۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے قدر تفصیل سے اس اختلاف کو نقل فرمایا ہے (جامع الترمذی۔ الصوم، فی القبلة لئصائم: 723) بعض جوان اور بوڑھے کا فرق بھی کرتے ہیں لیکن امام عبدالرحمن مبارکپوری رضی اللہ عنہ اس موضوع پر سر حاصل گفتگو کرنے کے بعد ہماری رائے کے موافق فرماتے ہیں: أَعَدَلُ الْأَقْوَالِ عِنْدِي مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ مِنْ أَنَّ الصَّائِمَ إِذَا مَلَكَ نَفْسَهُ جَازَلَهُ التَّقْبِيلُ وَإِذَا لَمْ يَأْمَنْ تَرْكُهُ وَبِهِ يَحْصُلُ الْجَمْعُ وَالتَّوْفِيقُ بَيْنَ الْأَحَادِيثِ الْمُخْتَلِفَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ) ”سب سے زیادہ انصاف والا قول میرے نزدیک جس کو امام سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ نے اختیار کیا ہے کہ اگر روزہ رکھنے والا اپنے نفس کو قابو رکھ سکتا ہے (چاہے جوان ہو یا بوڑھا) اس کے (بیوی کو) بوسہ دینا

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الصیام، باب المباشرة والقبلة للصائم (1928) ومسلم، کتاب الصیام، باب بیان أن القبلة فی الصوم لیست محرمة..... (2568)

❷ متفق عليه: سابقہ ہی مکرر ہے۔

جائز ہے وگرنہ درست نہیں، تمام احادیث میں اس بات سے جمع و توفیق ہوتی ہے اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی فرمان ہے۔“ (تحفة الاحوذی - 349/3)

[22]..... بَاب فِیْمَنْ یُصْبِحُ جُنُبًا وَهُوَ یُرِیدُ الصَّوْمَ

اس شخص کے متعلق جو جنابت کی حالت میں صبح کرے اور روزہ رکھنا چاہے

1766- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ.....

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَصُومُ. ❶

ام سلمہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی سے صبح کے وقت جنابت کی حالت میں اٹھتے پھر روزہ رکھتے۔

**فوائد:** ..... کسی وجہ سے حالت جنابت میں طلوع فجر ہو جائے تو بعد میں غسل کر لینا چاہیے اس میں روزے کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ جان بوجھ کر وقت ہونے کے باوجود طلوع فجر سے قبل غسل نہ کرنا مستحسن امر نہیں ہے۔ جنسی کواول فرصت میں غسل کرنا چاہیے۔ نیز سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جسے جنابت کی حالت میں صبح ہو وہ روزہ چھوڑ دے یہ روایت منسوخ ہے اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے اس فتویٰ سے رجوع کر لیا تھا۔ (صحیح المسلم: 1109، سنن ابن ماجہ: 1702)

[23]..... بَاب فِیْمَنْ أَكَلَ نَاسِيًا

اس شخص کے متعلق جو بھول کر کھالے

1767- أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلَيْتَمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھالے اسے چاہئے کہ روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔“

1768- أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَهْرَانَ الْجَمَّالُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْحَارِثِ

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب القبلة للصائم (2385) و الترمذی، کتاب الصوم، باب القبلة للصائم (727)  
❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب الصائم یصبح جنبا (1925) و مسلم، کتاب الصیام، باب صحة الصوم من طلع الیہ الفجر و موجب (2587)

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَمِّهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ذَكَرَ فَلْيَتِمَّ صِيَامَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَهْلُ الْحِجَازِ يَقُولُونَ يَقْضَى وَأَنَا أَقُولُ لَا يَقْضَى. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سے کوئی روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھاپی لے پھر اسے یاد آئے تو اسے چاہئے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اللہ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”اہل حجاز کا قول ہے: وہ اس روزے کی قضا کرے اور میں کہتا ہوں: وہ اس کی قضا نہ دے۔“

**فوائد:** ..... دوسری صحیح میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے (رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي النَّسْيَانُ) میری امت سے بھولنے کا گناہ اٹھالیا گیا ہے۔ اور یہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر بہت بڑی شفقت ہے۔ بے خبری اور بھول کے عالم میں کچھ کھاپی لینے سے روزہ میں نقص نہیں آتا نہ ہی اجر و ثواب میں کمی واقع ہوتی ہے بلکہ اکثر ائمہ و اہل علم کہتے ہیں وَانْ جَامَعَ نَاسِيًا وَلَا يُفْطِرُ اِنْ جَامَعَ بِيْهَا تَوَوَّهَ رُزْهُ اِظْفَارُهُ كَرِهَ لِيْكَنَ چونکہ ایسی بھول نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اس لیے شریعت نے اس کا ذکر نہیں کیا، لیکن نیند کی غفلت یا بھول چوک سے آدمی مباشرت بھی کر بیٹھے تو وہ بھی اسی حکم میں شامل ہے۔ بشرطیکہ فریب اور جھوٹ سے کام نہ لے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کیونکہ اللہ دلوں کے ارادوں کا خوب جانتا ہے۔ ابو محمد سے مراد امام دارمی رحمہ اللہ ہیں اور آپ کا بھی یہی موقف تھا کہ بھول چوک کر کھاپی لینے سے روزہ کی قضا نہیں دی جائے گی۔ بخلاف اہل حجاز کے۔ اہل حجاز شاید احتیاط کے طور پر یا نص شرعی سے بے خبری کی بنیاد پر قضا کے قائل تھے۔ بہر صورت راجح اور صحیح یہی ہے کہ روزہ مکمل کیا جائے اور قضائی کی کوئی ضرورت نہیں۔

[24]..... بَابُ الْقِيَاءِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لئے قے کرنا

1769- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَعْنَسِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.....

ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قے کی تو روزہ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب اذا اكل او شرب تاسيا (1933) ومسلم، کتاب الصیام، باب اكل الناسی وشره جماعه لا یفطر (2729)

فَأَطَّرَ قَالَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ بِمَسْجِدِ  
دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ  
أَنَا صَبَبْتُ لَهُ الْوُضُوءَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا  
سُتْقَاءَ . ❶

افطار کر دیا۔ معدان کہتے ہیں: میں ثوبان کو دمشق کی مسجد  
میں ملا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: ”ابو  
درداء نے سچ کہا میں نے ہی آپ کے وضوء کا پانی ڈالا  
تھا“ عبد اللہ نے کہا: جب وہ خود تے کرے۔

[25]..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِيهِ

تے کے متعلق رخصت

1770- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ  
سَيْرِينَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَرَعَ الصَّائِمُ الْقَيْءُ وَهُوَ  
لَا يُرِيدُهُ فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَإِذَا اسْتَقَاءَ  
فَعَلَيْهِ الْقِضَاءُ قَالَ عَيْسَى زَعَمَ أَهْلُ  
الْبَصْرَةِ أَنَّ هِشَامًا أُوهِمَ فِيهِ فَمَوْضِعُ  
الْخِلَافِ هَاهُنَا . ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب روزے دار پرتے غالب  
آ جائے اور وہ تے کرنا نہ چاہتا ہو تو اس پر قضا نہیں ہے۔  
جب خود تے کرے اس پر قضا ہے۔ عیسیٰ کہتے ہیں: اہل  
بصرہ کا قول ہے: اس حدیث میں ہشام کو شک ہوا ہے لہذا  
اس جگہ اختلاف ہے۔“

**فوائد:**..... یہی روایت اس مسئلہ میں راجح ہے کہ خود بخود تے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جان  
بوجھ کرتے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ  
عَلَى حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الصَّائِمَ إِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ  
وَإِذَا اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ بِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاحْمَدٌ وَاسْحَاقُ ”اہل  
علم کے ہاں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر ہے جو نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ جب روزہ دار کو خود بخود  
تے آئے تو اس پر قضا نہیں اور اگر عمداً تے کرے تو اس پر قضا ہے یہی قول امام شافعی، سفیان ثوری امام احمد  
اور اسحاق حنظلہ کا ہے (جامع الترمذی۔ الصوم 720:) بلکہ اس مسئلہ پر تقریباً تمام اہل علم کا اجماع ہے کہ  
جو عمداً تے کرے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔“

❶ صحیح : سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح : ابو داؤد، کتاب الصوم، باب الصائم يستقي عامداً (2381) والترمذی، کتاب ابواب الطہارۃ، باب ماء فی  
الوضوء من شیء والرعاہ

## [26]..... بَابُ الْحِجَامَةِ تَفْطِرُ الصَّائِمِ

سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

1771- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ .....

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ خَلْتُ مِنْ رَمَضَانَ فَأَبْصَرَ رَجُلًا يَحْتَجِمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. ①

شداد بن اوس کہتے ہیں کہ رمضان کی آٹھویں تاریخ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جگہ سے گذر ہوا آپ نے کسی آدمی کو سینگی لگواتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”سینگی لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ چھوڑ دیا۔“

**فوائد:** ..... سینگی یا پچھنے لگوانا یہ ہے کہ مخصوص آلہ کو جسم میں چھو کر خون چوسنا، اس خاص طریقہ سے خون نکال کر مریض کا علاج بھی کیا جاتا تھا۔ اور عرب کے لوگ سینگی لگوا کر اپنی صحت کو بحال رکھتے تھے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ رمضان المبارک میں فرضی روزہ رکھا ہو تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا یا باقی رہے گا۔ امام دارمی رحمہ اللہ نے جو دو روایات نقل کی ہیں ان سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن دیگر احادیث، کثیر اہل علم کی آراء اور ہماری تحقیق سے یہی واضح ہوتا ہے کہ سینگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جن روایات میں ٹوٹنے کا ذکر ہے وہ منسوخ ہو چکی ہیں اور آپ ﷺ نے بعد میں روزہ کی حالت میں سینگی لگوانے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی۔ (۱) اجْتَجِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ ”نبی کریم ﷺ نے سینگی لگوائی اور آپ ﷺ روزہ کی حالت میں تھے (صحیح البخاری: الصوم: 1939، سنن ابوداؤد: 2372، جامع الترمذی: 775) (۲) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (أَنَّه رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ) آپ ﷺ نے روزہ دار کو سینگی لگوانے کی رخصت دی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 53/3-51) امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں رخصت چونکہ عزیمت کے بعد ہوتی ہے اس لیے سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ (ناسخ الحدیث لابن شاہین 338/334، نیل الاوطار، للشوکانی 171/3) نیز جمہور اہل علم، شیخ الاسلام علامہ البانی رحمہ اللہ، شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ انا ووط بھی منسوخیت کے قائل

① صحیح: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب الصائم یستقی عامداً (2380) و الترمذی، کتاب الصیام، باب ماجاء فیمن استسقاء عامداً (720)

ہیں (حاشیہ جامع الاصول 295/6) مختصر صحیح البخاری للالبانی (455/1)

ماضی قریب کے ممتاز عالم دین الشیخ صفی الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس مسئلہ میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (وَالْحَدِيثُ صَرِيحٌ فِي نَسْخِ مَنْعِ الْحَجَامَةِ لِلصَّائِمِ) یہ حدیث روزہ دار کے لیے سینگی کے ممنوع ہونے کی منسوخیت پر واضح دلیل ہے (اتحاف الکرام: 188) (۳) ابومتوکل ناجی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی مسئلہ کے متعلق سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (لَا بَأْسَ بِهِ) روزہ کی حالت میں سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں (ارواء الغلیل للالبانی 74/4) اسی طرح اکثر علماء و فقہاء کے اس کو مباحات روزہ میں ذکر کیا ہے۔ لہذا مذکورہ بالا قومی دلائل سے یہی راجح اور صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کہ سینگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ نیز جدید دور میں انجکشن وغیرہ سے جسم سے خون نکالنا بھی اسی کے حکم میں شامل ہے۔ واللہ اعلم۔

1772- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ.....

حَدَّثَهُ أَنَّ ثُوبَانَ حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي بِالْبُقْعِ إِذَا رَجُلٌ يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَا أَتَقِي الْحَجَامَةَ فِي الصَّوْمِ فِي رَمَضَانَ. ❶

ثوبان کہتے ہیں کہ ایک وقت رسول اللہ ﷺ بقیع جا رہے تھے کہ ایک آدمی سینگی لگوارہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سینگی لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ چھوڑ دیا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں رمضان میں روزے کی حالت میں سینگی لگوانے سے پرہیز کرتا ہوں۔“

[27]..... بَابُ الصَّائِمِ يَغْتَابُ فَيُخْرِقُ صَوْمَهُ

روزہ دار جب غیبت کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

1773- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عُطَيْفٍ.....

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الصَّوْمُ

ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”روزہ ڈھال ہے جب

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب فی الصائم یتحتجم (2369) وابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی الحجامة



جِنَّةً مَا لَمْ يَخْرِقْهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي  
تک روزہ دار اسے پھاڑ نہ دے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یعنی  
بِالْغَيْبَةِ ۰“ کہ غیبت سے۔“

**فوائد:**..... روزہ صرف فاقہ کشی اور بھوک پیاس برداشت کرنے کا نام نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر فقیر عابد اور ہر فاقہ کش کامل مومن ہوتا۔ روزہ سے اصل مقصود ذہن و قلب اور زبان کی طہارت، شہوتوں کا جس، ناپاک جذبات کا احتساب غرض کہ اخلاقی رزائل سے بچ کر ایثار و قربانی، صبر و تحمل اور روحانی فضائل و خصائل پیدا کرنا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے روزہ کی فلاسفی ایک مختصر جامع جملہ میں بیان فرمائی ہے: (لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ) تاکہ تم گناہوں سے مکمل پرہیز کرنے والے بن جاؤ۔ اس حدیث طیبہ کے علاوہ اور بہت سی احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ، غیبت، لغو، رفت اور گالی گلوچ سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا بصورت دیگر ایسے اشخاص کو سخت وعید سنائی جو باوجود روزہ کے ان حرام امور سے اجتناب نہیں کرتا۔ سنن دارمی میں دوسری جگہ ارشاد نبوی ہے: (كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَاءُ) کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں جن کو روزہ رکھنے سے سوائے پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا (سنن ابن ماجہ: 1680، مسند احمد: 9308) مزید فرمایا: (مَنْ لَمْ يَدَعْ الْخَنَا وَالْكَذِبَ فَلَا حَاجَةَ لِلَّهِ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ) جس شخص نے بدزبانی اور جھوٹ نہیں چھوڑا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

(صحيح الترغيب للالباني 1080/1)

ان نصوص کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ حقیقت میں روزہ اس کا ہے جو بھوک و پیاس سے رک کر ساری زندگی گناہوں سے رکنے کی تربیت حاصل کر لے وگرنہ صرف بھوک پیاس فائدہ مند نہیں ہے۔

[28]..... بَابُ الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا سرمہ لگانا

1774- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانَ.....

أَبُو النُّعْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ  
ابن نعمان انصاری کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد اور دادا  
جَدِّي وَكَانَ جَدِّي قَدْ أُتِيَ بِهِ  
نے بیان کیا کہ ان کو نبی ﷺ کے پاس لے جایا گیا۔  
النَّبِيِّ ﷺ فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ لَا  
آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ”دن کو

① صحيح: ابو داؤد، كتاب الصيام، باب في الصائم يحتجم (2367) وابن ماجه، كتاب الصيام، باب ماجاء في الحمامة للصائم (1681)

تَكْتَحِلُ بِالنَّهَارِ وَأَنْتَ صَائِمٌ اِكْتَحِلُ  
 لَيْلًا بِالْبَيْتِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ  
 الشَّعْرَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لَا أَرَى بِالْكُحْلِ  
 بَأْسًا ❶

روزے کی حالت میں سرمہ نہ لگاؤ اور رات کو اٹھ لگایا کرو  
 کیونکہ اس سے بینائی تیز ہوتی ہے اور یہ بالوں کو اگاتا  
 ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں سرمہ لگانے میں کچھ حرج  
 نہیں سمجھتا۔“

**فوائد:**..... روزہ کی حالت میں سرمہ لگانا تقریباً بالاتفاق جائز ہے۔ سنن ابن ماجہ میں ایک روایت  
 ہے جس کو ثقفی محققین نے صحیح قرار دیا ہے کہ (اِكْتَحَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ) رسول اکرم ﷺ  
 نے روزہ کی حالت میں سرمہ ڈالا۔ (الصيام، 1687)

حضرت امام سلیمان بن مہران الاعمش الکوفیؒ فرماتے ہیں کہ: (مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا  
 يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَرْتَحِصُ أَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالصَّبْرِ) ”میں نے اپنے  
 ساتھیوں (ائمہ و محدثین) میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ روزہ دار کے لیے سرمہ ناپسند کرتا ہو اور امام ابراہیمؒ  
 الخلی صبر (بوٹی) کا سرمہ ڈالنے کی رخصت دیا کرتے تھے۔“ متقدمین و متاخرین کی کثیر تعداد جواز ہی کی قائل  
 ہے امام ابوحنیفہ، امام مالک، شافعی، حسن بصری، امام بخاری، امام ابن تیمیہؒ سمیت سب کا یہی موقف ہے  
 کہ سرمہ سے روزہ ٹوٹتا ہے نہ ہی اس سے اجر و ثواب میں کمی ہوتی ہے۔

[29]..... بَابُ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

اللَّهُ تَعَالَى كَقَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ“ کی تفسیر

1775- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي بَكْرٌ هُوَ ابْنُ مِصْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ  
 مَوْلَى.....

سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ  
 أَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ  
 يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ قَالَ كَانَ مَنْ  
 أَرَادَ أَنْ يَفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ فَعَلَّ حَتَّى نَزَلَتْ  
 آيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَتَسَخَّرَتْهَا ❷

سلمہ بن اکوع کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی: ”اور ان  
 لوگوں میں جو اس کی طاقت رکھتے ہیں وہ ایک مسکین کو کھانا  
 فدیہ میں دیں۔“ (البقرہ: ۱۸۴) تو جو چاہتا تھا کہ روزہ نہ  
 رکھے وہ ایسا ہی کرتا تھا حتیٰ کہ اس کے بعد والی آیت نازل  
 ہوئی تو اس نے اسے منسوخ کر دیا گیا۔

❶ حسن: النسائي، كتاب الصيام، باب فضل الصائم (2232)

❷ ضعيف: ابو داؤد، كتاب الصوم، باب في الكحل، عند النوم للصائم (2377)

**فوائد:** ..... ابتدائے اسلام میں روزہ کی عادت نہ ہونے پر طاقت رکھنے والوں کو بھی رخصت تھی کہ اگر روزہ نہ رکھیں تو اس کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں لیکن بعد میں (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) کے ذریعہ پہلے حکم کو منسوخ کرتے ہوئے ہر صاحب طاقت پر بھی روزہ کو فرض کر دیا گیا، البتہ زیادہ ضعیف اور دائمی بیمار کے لیے اب بھی اجازت ہے۔

[30]..... بَابُ فِي مَنْ يُصْبِحُ صَائِمًا تَطَوُّعًا ثُمَّ يُفْطِرُ

اس شخص کے متعلق جو نفلی روزہ رکھے اور پھر توڑ دے

1776- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ

ابْنَةِ.....

ام ہانیؓ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں اس وقت روزہ دار تھی تو آپ کے پاس پانی لایا گیا آپ ﷺ نے پیا پھر آپ نے مجھے پکڑایا تو میں نے پی لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر رمضان کی قضا کا روزہ تھا تو قضا میں روزہ رکھنا اگر نفلی روزہ تھا تو چاہو تو قضا کرو چاہو تو نہ کرو۔“

أُمُّ هَانِءٍ أَوْ ابْنِ ابْنِ أُمِّ هَانِءٍ عَنْ أُمِّ هَانِءٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ فَاتَى بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَأَوَّلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ كَانَ قِضَاءَ رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا آخَرَ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتَ فَاقْضِيهِ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَقْضِيهِ ①

1777- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْحَارِثِ.....

ام ہانیؓ کہتی ہیں کہ فتح مکہ کا دن تھا فاطمہؓ بیٹھی آئیں اور رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئیں۔ اور ام ہانیؓ بیٹھی آپ ﷺ کے دائیں طرف تھی ایک لوٹدی برتن لے کر آئی اس میں پانی تھا اس نے آپ کو پکڑایا اور آپ نے پیا پھر آپ نے وہ ام ہانی کو دیا اس نے بھی اس سے پیا

عَنْ أُمِّ هَانِءٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأُمُّ هَانِءٍ عَنْ يَمِينِهِ قَالَتْ فَجَاءَتْ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَتَأَوَّلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَأَوَّلَتْهُ أُمُّ هَانِءٍ

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب قوله تعالیٰ (وعلى الذين يطبقونه فدية) تعليقا وايضا في كتاب تفسير القرآن (4507) ومسلم، كتاب الصیام، باب بيان النسخ، قوله تعالیٰ (على الذين يطبقونه فدية.....) (2680)

پھر اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا روزہ تھا میں نے افطار کر لیا ہے۔“ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”کیا قضا کا روزہ تھا؟ تو ام ہانیٰ نے کہا: ”نہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”پھر تو اس میں تمہیں کوئی نقصان نہیں۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں بھی اس کا قائل ہوں۔“

فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَصُرُّكَ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ بِهِ إِنْ شَاءَ قَضَى وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَقْضِ . ❶

**فوائد:** ..... ان احادیث سمیت دیگر احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نقلی روزہ آدمی جب چاہے افطار کر سکتا ہے۔ اس پر کوئی قضا نہیں۔ کیونکہ نقلی روزہ فرض نہیں اس لیے اس کی قضا نہیں۔

[31]..... بَابُ مَنْ دُعِيَ إِلَى الطَّعَامِ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

جس شخص کو روزے کی حالت میں کھانے کی

دعوت دی جائے وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں

1778- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ . ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص روزے کی حالت میں کھانے کے لئے بلایا جائے تو اسے چاہئے کہ کہے: ”میرا روزہ ہے۔“

**فوائد:** ..... اگر روزہ توڑنا بھی پڑے تو شریعت کی طرف سے اجازت ہے لیکن اجازت پر عمل لازمی نہیں ہے۔ اگر روزہ پورا کیا جائے تو یقیناً زیادہ مستحسن ہے۔

[32]..... بَابُ فِي الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ

روزہ دار کے متعلق جس کے پاس کھانا کھایا جائے

1779- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مَوْلَاةَ لَنَا

❶ اسنادہ ضعیف ابو داؤد، کتاب الصوم، باب النية في الصيام (2456) والترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء في إفتار الصائم المتطوع (731)

❷ اسناد ضعیف ابو داؤد، کتاب الصوم، باب النية في الصيام (2456) نیز دیکھئے تلخیص الحبير 211/2 ونیل الاوطار 346/4-348 وفتح الباری 212/4

يَقَالَ لَهَا لَيْلَى تُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهَا .....

أُمُّ عَمَارَةَ بِنْتُ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا  
كُلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ  
صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرُغُوا  
وَرَبَّمَا قَالَ حَتَّى يَقْضُوا أَكْلَهُمْ. ❶

ام عمارہ بنت کعب کہتی ہیں کہ ان کے پاس نبی ﷺ  
تشریف لے گئے انہوں نے آپ کو کھانے کی دعوت دی  
آپ نے ان سے کہا: ”تم بھی کھاؤ۔“ انہوں نے کہا:  
”میں روزہ دار ہوں۔“ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب روزہ  
دار کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے روزہ دار کے لئے  
دعا کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ کھانے سے فارغ ہو جائے۔ اور  
بعض دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حتیٰ کہ لوگ اپنے  
کھانے سے فارغ ہو جائیں۔“

**فوائد:** ..... ”صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ“ فرشتے ایسے خوش نصیب روزہ وار پر درود نازل کرتے  
ہیں فرشتوں کے درود سے مراد، دعا اور طلبِ مغفرت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے نیک بخت کے لیے گناہوں  
کی معافی کا سوال کرتے ہیں اور یہ یقیناً بہت بڑی سعادت ہے۔ شیخ امام احمد عبدالرحمن البنا رحمہ اللہ اس کی  
شرح میں فرماتے ہیں کہ کھانا حاضر ہونے کے باوجود بھوک پیاس پر صبر کرنے کی وجہ فرشتے ایسے شخص کے لیے  
خیر و برکت اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں (بلوغ الامانی: 217/9)

[33]..... بَابُ فِي وَصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

رمضان کے ساتھ شعبان کو ملا دینے کا بیان

1780- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ .....  
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ صَامَ شَهْرًا تَامًا إِلَّا شَعْبَانَ فَإِنَّهُ  
كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ لِيَكُونَ شَهْرَيْنِ  
مُتَتَابِعَيْنِ وَكَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى

ام سلمہ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو شعبان کے  
علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں  
دیکھا۔ آپ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔  
تاکہ دو مہینے برابر ہو جائیں۔ اور آپ مہینہ بھر روزے

❶ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب الصائم یدعی لطعام ما یقول إلی صائم (2696) و ابو داؤد، کتاب الصوم، باب  
ما یقول الصائم اذا دعی إلی الطعام (2461)

❷ الترمذی، کتاب الصوم، بما جاء فی فضل الصائم اذا أكل عنده (785) و ابن ماجہ کتاب الصیام باب فی الصائم اذا  
أكل عنده (1748)

نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا  
رکھتے تھے حتی کہ ہم کہتے: آپ افطار نہیں کریں گے اور  
يَصُومُ. جب آپ افطار کرتے تو ہم کہتے: اب آپ روزہ نہیں  
رکھیں گے۔“

[34]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّوْمِ بَعْدَ انْتِصَافِ شَعْبَانَ

نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی ممانعت

1781- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْحَنْفِيُّ يُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بُنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ.....  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
اللَّهُ ﷻ إِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ  
”جب نصف شعبان ہو جائے تو روزہ رکھنے سے رک  
فَأَمْسِكُوا عَنِ الصَّوْمِ. ❶  
جاؤ۔“

**فوائد:**..... رسول اللہ ﷺ ماہ شعبان میں بڑے شوق اور اہتمام سے نفلی روزے رکھا کرتے  
تھے۔ اس ضمن میں تمام احادیث کا احاطہ کرنے کے بعد جو رائج مفہوم ثابت ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ آپ ﷺ  
ماہ شعبان میں دیگر مہینوں کی نسبت زیادہ نفلی روزہ رکھا کرتے تھے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں (وکان  
صيامه في شعبان تطوعاً اكثر من صيامه فيما سواه) آپ ﷺ دیگر مہینوں کی نسبت ماہ  
شعبان میں زیادہ نفلی روزے رکھا کرتے تھے، حدیث میں وارد لفظ تام اور کل سے مراد بھی کثرت ہی ہے۔ امام  
عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں (جائز في كلام العرب إذا صام أكثر الشهر أن يقول صام  
الشهر كله) کہ کلام عرب میں جب کسی مہینہ میں کثرت سے روزے رکھے جائیں تو یہ کہنا درست ہے کہ  
اس نے سارے مہینے کے روزے رکھے وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْاَكْثَرُ ”مراد کثرت ہی ہوتی ہے۔“ (فتح الباری:  
272/4) سنن النسائی کے تحت التعليقات السلفية میں بھی یہی ہے کہ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملاتے یعنی  
عَامَةً شَعْبَانَ وَغَالِيَهُ کثرت سے شعبان کے ایام میں روزہ رکھتے۔ واللہ اعلم  
1782- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ.....

❶ ابو داؤد، کتاب الصوم، باب فیمن یصل شعبان برمضان (2336) والنسائی، کتاب الصیام، باب ذکر حدیث ابی فی  
ذلك (2174)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ هَذَا. ❶ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما قریباً پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[35]..... بَابُ الصَّوْمِ مِنْ سَرَرِ الشَّهْرِ

مہینہ کے آخر میں روزہ رکھنے کے متعلق

1783- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ مُطَرِّفٍ.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ هَذَا الشَّهْرِ فَقَالَ لَا قَالَ فإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَرَرُهُ آخِرُهُ. ❷

عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی سے فرمایا: ”کیا تو نے اس مہینہ کے سر میں روزہ رکھا۔“ اس نے کہا: ”نہیں“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو رمضان سے فارغ ہو تو دو روزے رکھنا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”مہینہ کے ”سر“ سے مراد اس کا آخر ہے۔“

[36]..... بَابُ فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے روزوں کا بیان

1784- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ وَإِنْ كَانَ لِيَصُومُ إِذَا صَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يَصُومُ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی پورے ماہ کے روزے نہیں رکھے اور جب آپ روزہ رکھتے تو مسلسل رکھتے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا: اللہ کی قسم! آپ روزہ نہیں چھوڑیں گے اور جب آپ افطار کرتے تو مسلسل کرتے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا: ”اللہ کی قسم! آپ اب روزہ نہیں رکھیں گے۔“

**فوائد:**..... یعنی آپ ﷺ کی عبادت میں اعتدال تھا آپ ﷺ غلو نہیں کیا کرتے تھے جیسا ہر

❶ صحیح ابوداؤد، کتاب الصوم، باب کراہیۃ وصال شعبان بر رمضان (2337) والترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی

کراہیۃ الصوم..... (738)

❷ صحیح سابقہ ہی کمر ہے۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب الصوم آخر الشهر (1983) ومسلم، کتاب الصیام، باب صوم سر شعبان

(2743)

تین میں میانہ روی پسند فرماتے تھے اسی طرح روزوں میں بھی اعتدال کا خیال رکھتے۔

[37]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ صِيَامِ الدَّهْرِ

ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت

1785- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ.....

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ  
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ يَصُومُ  
الدَّهْرَ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ. ❶

عبداللہ بن شخیر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جو ہمیشہ  
روزے رکھتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے نہ روزہ  
رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔“

[38]..... بَابُ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کا بیان

1786- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي  
سُلَيْمَانَ.....

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْصَانِي خَلِيلِي  
بِثَلَاثِ لُسُكٍ بِتَارِكِهِنَّ أَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى  
وَتَرٍ وَأَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ  
وَأَنْ لَا أَدْعَ رَكْعَتِي الضُّحَى. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے دوست نے تین  
باتوں کی وصیت کی جن کو میں کبھی نہیں چھوڑوں گا ایک یہ  
کہ وتر کے بغیر مت سواور یہ کہ ہر ماہ میں تین دن روزہ  
رکھو اور تیسرا یہ کہ چاشت کی دو رکعات نہ چھوڑو۔“

1787- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسِ الْجُرَيْرِيِّ.....

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
ابو عثمان رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی طرح نقل  
کرتے ہیں۔ ❸ نَحْوَهُ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب ما یذکر من الصوم النبی ﷺ وإفطارہ (1971) ومسلم، کتاب الصیام، صیام  
النبی ﷺ فی غیر رمضان (2717)

❷ صحیح: النسائی، کتاب الصیام، باب النهی عن الصیام الدهر (2379) وابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی صیام  
الدهر (1705)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب التہجد، باب صلاة الضحیٰ فی الحضر (1178) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب  
صلاة الضحیٰ وأن أقلها رکعتان (1669)



1788- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صِيَامُ الْبَيْضِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِفْطَارُهُ. ❶

معاویہ بن قرۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایام بیض میں روزہ رکھنا ایسا ہے گویا اس نے ہمیشہ روزہ رکھا اور ہمیشہ افطار کیا۔“

[39]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

1789- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ أَنَّهُ يَنْهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ. ❷

محمد بن عباد بن جعفر کہتے ہیں میں نے جابر سے کہا: کیا نبی ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا اس نے کہا: جی ہاں! ”اس خانہ کعبہ کے رب کی قسم۔“

[40]..... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ

ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

1790- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ثَوْرٍ عَنِ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ عَنْ أُخْتِهِ.....

يُقَالُ لَهَا الصَّمَاءُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا كَذَا أَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ. ❸

صماء بنت ابی بکر کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرضی روزے کے علاوہ ہفتے کے دن روزہ نہ رکھو اگر تم میں سے کسی کو اس طرح کی چیز یا درخت کی چھال کے علاوہ کوئی چیز نہ ملے تو اسے ہی چالینا چاہیے۔“

[41]..... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْمِينِ

پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنے کا بیان

1791- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ مَوْلَى

❶ صحیح: سابقہ ہی کمر ہے۔

❷ صحیح: اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم الجمعة (1984) و مسلم، کتاب الصیام، باب کراهة صیام یوم

الجمعة منفرداً (2676)

قَدَامَةَ بَنِي مَطْعُونٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى أَسَامَةَ حَدَّثَهُ قَالَ .....

كَانَ أَسَامَةُ يَرْكَبُ إِلَى مَالٍ لَهُ بِوَادِي الْقَرْيَةِ فَيَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فِي الطَّرِيقِ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فِي السَّفَرِ وَقَدْ كَبُرَتْ وَضَعْفَتْ أَوْ رَقِفَتْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ وَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ النَّاسِ تُعْرَضُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ❶

اسامہ رضی اللہ عنہ کے غلام کہتے ہیں کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر اپنے مال کے پاس جایا کرتے تھے جو کہ وادی 'قری' میں تھا تو وہ پیر اور جمعرات کا روزہ راستے میں رکھ لیتے تھے۔ میں نے انہیں پوچھا کہ آپ سفر میں پیر اور جمعرات کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ حالانکہ آپ بوڑھے اور ضعیف یا کمزور ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا: "رسول اللہ ﷺ جمعرات اور پیر کو روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے: "جمعرات اور پیر کے دن لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔"

1792- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ .....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعرات اور پیر کو روزہ رکھتے تھے میں نے آپ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جمعرات اور پیر کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔"

[42]..... بَابُ فِي صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

داؤد علیہ السلام کے روزوں کا بیان

1793- أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو وَعَيْنِي ابْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَوْسٍ .....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْفَعُهُ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک داؤد کے روزے پسندیدہ تھے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔"

❶ صحیح: احمد 6/368 و ابو داؤد، کتاب الصوم، باب النهی أن یخص یوم السبت بصوم (2421)

❷ حسن: أخرجه احمد 5/201 ابو داؤد، کتاب الصوم، باب فی صوم الاثنین والخمیس (2436)

تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو داؤد کی نماز بھی پسند تھی۔ وہ آدھی رات تک نماز پڑھتے تھے اور ایک تہائی رات سوتے تھے۔ اور چھٹے میں اللہ کی تسبیح بیان کرتے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یہ آخری فقرہ غلطی یا خطا ہے۔ اور صحیح اس طرح ہے: وہ آدھی رات سوتے تھے اور تہائی حصہ نماز پڑھتے تھے اور چھٹے حصے میں اللہ کی تسبیح بیان کرتے۔“

وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ كَمَا يُصَلِّي نَصْفًا وَيَنَامُ ثُلُثًا وَيَسْبِغُ سُدُسًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا اللَّفْظُ الْأَخِيرُ غَلَطٌ أَوْ خَطَأٌ إِنَّمَا هُوَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثُلُثَهُ وَيَسْبِغُ تَسْبِيحَةً. ❶

[43]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

1794. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَاعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ. ❷

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ نہیں ہوتا۔“

[44]..... بَابُ فِي صِيَامِ السِّتَةِ مِنْ شَوَّالٍ

شوال کے چھ روزوں کا بیان

1795. حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ تَابِتٍ.....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتَّةٌ مِنْ شَوَّالٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ. ❸

ابو ایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو اس نے پوری زندگی کے روزے رکھے۔“

❶ حسن: الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم یوم الاثینین والخمیس (747)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب التہجد، باب من نام عند السحر (1131) ومسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن صوم الدهر لم تعزیه ..... (2731)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم الفطر (1991) ومسلم، کتاب الصوم، باب النهی عن صوم یوم الفطر ویوم الأضحی (2668)

1796- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الدِّمَارِيُّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ .....

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مہینے کا روزہ دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہے اور ان کے بعد چھ دن کے روزے دو ماہ کے روزوں کے برابر ہیں تو یہ پورے سال کے روزے ہو گئے یعنی رمضان اور اس کے بعد کے چھ روزے۔“

عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صِيَامُ شَهْرٍ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ وَسِتَّةِ أَيَّامٍ بَعْدَهُنَّ بِشَهْرَيْنِ فَذَلِكَ تَمَامُ سَنَةٍ ۝ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ وَسِتَّةِ أَيَّامٍ بَعْدَهُ. ①

[45]..... بَابُ فِي صِيَامِ الْمُحْرَمِ

محرم کے روزوں کا بیان

1797- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ..... نعمان بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے ان سے رمضان کے بعد والے مہینے میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں نے ایک آدمی کو نبی ﷺ سے یہ پوچھتے ہوئے سنا: اس کے بعد مجھ سے اس بارے میں کسی نے سوال نہیں کیا ”اس نے کہا رمضان کے بعد سال کے کس مہینے میں روزے رکھے؟“ تو آپ ﷺ نے اسے محرم میں روزہ رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: ”اس میں ایک دن ہے کہ اللہ نے اس میں ایک قوم پر رجوع کیا تھا اور ایک قوم پر کرتا ہے۔“

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَيَّ عَلِيٍّ فَسَأَلَهُ عَنْ شَهْرٍ يَصُومُهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ مَا سَأَلَنِي أَحَدٌ عَنْ هَذَا بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ شَهْرٍ يَصُومُهُ مِنَ السَّنَةِ فَأَمَرَهُ بِصِيَامِ الْمُحْرَمِ وَقَالَ إِنَّ فِيهِ يَوْمًا تَابَ اللَّهُ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ. ②

1798- أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ .....

① صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستہ آیام من شوال (1164)

② صحیح: ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب صیام ستہ آیام من شوال (1715)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کے مہینہ کا روزہ ہے جسے تم محرم کہتے ہو۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُحْرَمَ. ①

1799۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَأَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمِيرِيِّ.....

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رمضان کے بعد محرم کے مہینہ کا روزہ افضل ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ الْمُحْرَمُ. ②

#### [46]..... بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

#### عاشوراء کے روزوں کا بیان

1800۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آئے اور یہودی عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔ آپ نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: ”یہ وہ دن ہے جب موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب آئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کو) فرمایا: ”تمہارا تعلق موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان سے زیادہ ہے لہذا تم اس دن کا روزہ رکھو۔“

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتُمْ أَوْلَى بِمُوسَى فَصُومُوهُ. ③

1801۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عاشوراء کے دن روزہ رکھتے تھے اور ہمیں بھی اس کا حکم دیتے تھے۔“

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَيَأْمُرُنَا بِصِيَامِهِ. ④

① ضعیف: الترمذی، کتاب الصوم، باب فی صوم المحرم (740)

② صحیح مسلم، کتاب الامام، باب فضل صوم المحرم (2747) و ابوداؤد، کتاب الصیام، باب فی صوم المحرم (3429)

③ صحیح: دیکھئے سابقہ حدیث۔

④ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب صیام یوم عاشوراء (2004) و مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء

1802- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ.....

عَنْ سَلْمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمٌ عَاشُورَاءَ فَمَنْ كَانَ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلَيْتِمَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُصِمَّهُ. ❶

سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بنو اسلم کے آدمی کو عاشوراء کے دن یہ کہلوا بھیجا کہ: ”آج کا دن عاشورا کا دن ہے جس نے کھایا پیا ہے اسے چاہئے کہ باقی دن کو روزہ پورا کرے اور جس نے کچھ کھایا پیا نہیں ہے وہ اس دن کا روزہ رکھ لے۔“

1803- أَخْبَرَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا يَوْمٌ عَاشُورَاءَ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيُصِمَّهُ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ عاشوراء کا دن ہے اور قریش جاہلیت میں اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو نہ رکھنا چاہے وہ نہ رکھے۔“ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما تب روزہ رکھتے تھے جب یہ دن ان کے روزوں کے دنوں میں آجاتا۔

1804- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمٌ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ حَتَّى إِذَا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْقَرِيبَةُ وَتُرِكَ يَوْمٌ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عاشوراء کے دن قریش جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو روزہ رکھا اور لوگوں کو روزے کا حکم دیا حتیٰ کہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو وہی فرض رہے اور عاشوراء کا روزہ چھوٹ گیا۔ پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

❶ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عاشوراء (2001) و ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء (1733)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب اذا نودی، بالنہار صومًا (1924) و مسلم، کتاب الصیام، باب من اکل فی عاشوراء فلیکف بقیة یومہ (2663)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان (1892) و مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء (2638)

**فوائد:** ..... یوم عاشوراء کے روزہ کی اہمیت اور پس منظر احادیث میں بیان ہو چکا ہے۔ جامع ترمذی میں حضرت ابوقرادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ آتَى أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ "میں امید کرتا ہوں کہ یوم عاشوراء کے دن کے روزے سے اللہ تعالیٰ اس سے پہلے سال کے گناہ معاف کر دے گا۔" بعض اہل علم کا موقف ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا آئندہ سال تک اگر میں باقی رہا تو 9 تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔ لہذا اب دس کا نہیں بلکہ 9 تاریخ کا ہی روزہ رکھنا چاہیے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے دس کونو میں تبدیل فرمادیا ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق یہ موقف جہاں فی الحقیقت غیر صحیح ہے وہاں متاخرین اور متقدمین جمہور اہل علم کی فہم کے بھی خلاف ہے بہتر، راجح اور صحیح یہی ہے کہ 9، 10 کا روزہ رکھنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں آئندہ سال 9 کا روزہ رکھوں گا اور 10 کا چھوڑ دوں گا۔ 9 کے اثبات سے 10 کی نفی کس طرح لازم آئی؟ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اور امام شوکانی رحمہ اللہ نے السیل الجرار میں اس موقف کو راجح قرار دیا ہے۔ سعودی مجلس افتا کے مطابق بھی اگر کوئی شخص صرف عاشوراء کا روزہ رکھ لیے تب بھی درست ہے۔ لیکن ایک دن پہلے بھی رکھنا افضل ہے۔ (فِيهِ خَيْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰهِ)

### [47]..... بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

#### عرفہ کے روزوں کا بیان

1805- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَيَّامِ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ ①

عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عرفہ اور ایام تشریق ہم اہل اسلام کی عید ہیں اور ہمارے کھانے پینے کے دن ہیں۔“

1806- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ.....

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ ابْنُ نَجِيحٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ عَرَفَةُ يَوْمٌ مَثَلُ يَوْمِ نَجِيحٍ عَرَفَةُ يَوْمٌ مَثَلُ يَوْمِ نَجِيحٍ

ابو نجیح اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان (1893) ومسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم

عاشوراء (2632)

نے کہا: ”میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا انہوں نے یہ روزہ نہیں رکھا میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے یہ روزہ نہ رکھا میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا اور نہ ہی میں رکھتا ہوں نہ اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔“

### [48]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

#### ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت

1807- حَدَّثَنَا أَبُو التُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ .....  
عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَحِيمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
أَمَرَهُ أَوْ أَمَرَ رَجُلًا يُنَادِي أَيَّامَ التَّشْرِيقِ  
أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَهِيَ أَيَّامٌ  
أَكْلٍ وَشُرْبٍ . ①

بشر بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یا کسی اور آدمی کو حکم دیا کہ ایام تشریق میں اعلان کر کہ: ”مومن کے علاوہ کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا اور یہ ہمارے کھانے پینے کے دن ہیں۔“

1807- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ .....  
عَقِيلَ كَآزَادِ كَرْدِهِ غَلَامِ ابْنِ مَرْثَدَةَ كَقَوْلِهِمْ  
بَنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَمْرُو بْنُ عَاصٍ كَآزَادِ كَرْدِهِ  
أَيُّ يَدُودٍ بَعْدَ كِيَابَاتٍ هِيَ عَمْرُو بْنُ كَهَانَ ان كَقَرِيبِ  
كَيَا تَوَعْبَدُ اللّٰهَ نَعَبَا : ”میں روزہ دار ہوں“ عمرو نے ان  
سے کہا: ”افطار کر دو یہ وہ دن ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے  
ان میں ہمیں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا اور اس کے روزوں  
سے منع کیا۔“ پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے افطار کر دیا اور

عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ مَوْلَى عَقِيلٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ  
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَعَلَى عَمْرِو بْنِ  
الْعَاصِ وَذَلِكَ الْعَدَاؤُ بَعْدَ الْعِدْمِ مِنْ  
يَوْمِ الْأَضْحَى فَقَرَّبَ إِلَيْهِمْ عَمْرُو  
طَعَامًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيَّ صَائِمٌ فَقَالَ  
عَمْرُو أَفْطِرُ فَإِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِفِطْرِهَا وَيَنْهَانَا

① صحیح: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب صیام ایام التشریق (2419) والترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی کراہیة الصوم فی ایام التشریق (773)

② صحیح: الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی کراہیة صوم یوم عرفة بعرفة (751)



عَنْ صِيَامِهَا فَافْطَرَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَكَلَ وَآكَلْتُ مَعَهُ. ❶  
میں نے اور انہوں نے عمرو بن العاص کے ساتھ کھانا  
کھایا۔

[49]..... بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ  
جو آدمی مر جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں

1809- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ  
تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَجَاءَ أَخُوهَا إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ  
أَكُنْتُ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا اللَّهَ  
اللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ قَالَ فَصَامَ عَنْهَا. ❷  
ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے روزوں  
کی نذر مانی اور وہ مر گئی اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کے  
پاس آیا اور اس کے متعلق سوال کیا رسول اللہ ﷺ نے  
اس سے کہا: ”اگر اس کے ذمے قرض ہوتا تو تم ادا  
کرتے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں“ آپ ﷺ نے فرمایا:  
”اللہ زیادہ مستحق ہے کہ اس کے قرض کو ادا کیا جائے۔“  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”پھر اس نے اپنی بہن کی طرف  
سے روزے رکھے۔“

[50]..... بَابُ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ  
روزوں کی فضیلت

1810- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
خُلُوفٌ فِي الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ  
رِيحِ الْمِسْكِ وَاللِّصَائِمِ فَرَحَتَانِ فَرَحَةٌ  
عِنْدَ فَطْرِهِ وَفَرَحَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❸  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ستوری کی  
خوشبو سے بڑھ کر ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں  
ایک افطاری کے وقت اور ایک قیامت کے دن ہوگی۔“

❶ صحیح: النسائی، کتاب الإیمانک و شرائعہ، باب تأویل قولہ تعالیٰ قالت الاعراب آمناء قل لم تؤمنوا ولكن قولوا اسلمنا (5009)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب صیام آیام التشریق (2418)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب من مات وعليه الصوم (1953) ومسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام (2688)

1811- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ فَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَّا الصَّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ إِنَّهُ يَتْرُكُ الطَّعَامَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي وَيَتْرُكُ الشَّرَابَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي فَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا کیونکہ وہ کھانا اور خواہشات کو میرے لیے چھوڑتا ہے اور پینا اور خواہشات کو میرے لیے چھوڑتا ہے لہذا وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔“

1812- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّوْمُ جُنَّةٌ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ ڈھال ہے۔“

**فوائد:**..... رسول اللہ ﷺ حکمت و دانائی کے عظیم پیکر تھے۔ بات سمجھانا اور مسئلہ کی حقیقت کو مثالوں سے آشکار کرنا آپ ﷺ پر بس تھا۔ اس حدیث میں روزہ کو ڈھال کہا گیا ہے یعنی جس طرح چمڑے یا لوہے کی ڈھال، زرہ انسان کو دشمن کے وار سے بچاتی ہے اسی طرح روزہ ازلی وابدی دشمن کے وسوسات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگر کوئی غلط خیال پیدا بھی ہو تو روزہ کی برکت سے وہ برا خیال ختم ہو جاتا ہے۔ گوکہ روزہ گناہوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

[51]..... بَابُ دُعَاءِ الصَّائِمِ لِمَنْ يُفْطِرُ عِنْدَهُ

روزہ دار کی دعا اس شخص کے لیے جس کے پاس وہ افطار کرے

1813- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ عِنْدَ أَنَسٍ قَالَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کے پاس افطار کرتے تو کہتے: ”روزے دار

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الصیام، باب هل يقول إني صائم إذا شتم (1904) ومسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام (2700)

❷ البخاری، کتاب الصیام، باب فضل الصوم (1894) ومسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصوم (2700)

الصَّائِمُونَ وَأَكْمَلُ طَعَامِكُمُ الْأَبْرَارُ تمہارے پاس افطار کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا  
وَتَزَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ ۱ کھائیں اور فرشتے تم پر نازل ہوں۔“

[52]..... بَاب فِي فَضْلِ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ

عشرة (ذی الحجہ) کی فضیلت کا بیان

1814- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِينِ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ .....

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
”عشرہ ذی الحجہ کی عبادت سے کسی اور دن کی عبادت افضل  
نہیں ہے۔“ کسی نے کہا: اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ جہاد اللہ کے راستہ میں مگر وہ  
آدمی جو اپنا مال و جان لے کر نکلے اور پھر کچھ لے کر واپس  
نہ آئے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا  
الْعَمَلُ فِي أَيَّامِ أَفْضَلِ مِنَ الْعَمَلِ فِي  
عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ قِيلَ وَلَا الْجِهَادُ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ  
يَرْجِعْ بِشَيْءٍ ۲

1815- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَصْبَغُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ .....

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
”اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی عمل اس عمل سے زیادہ پاکیزہ  
اور بڑا نہیں ہے جو عشرہ ذی الحجہ میں کیا جائے۔“ کہا گیا:  
اللہ کے راستہ میں جہاد بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
”اللہ کے راستہ میں جہاد بھی نہیں مگر وہ آدمی جو اپنی مال و  
جان کو لے کر نکلے اور پھر کسی شے کے ساتھ واپس نہ لوٹے۔“  
قاسم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سعید بن جبیر جب اس عشرہ میں داخل  
ہوتے تو اس قدر کوشش کرتے کہ اپنی طاقت سے بڑھ کر  
عمل کرتے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا  
مِنْ عَمَلٍ أَرْكَمَى عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا  
أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ خَيْرِ تَعْمَلُهُ فِي عَشْرِ  
الْأَضْحَى قِيلَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ  
بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ  
بِشَيْءٍ قَالَ وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ إِذَا  
دَخَلَ أَيَّامَ الْعَشْرِ اجْتَهَدَ اجْتِهَادًا

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب فضل الصوم (1894) ومسلم، کتاب الصوم، باب فضل الصوم (2700)

② صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 3/100 باب فی الصائم اذا أظفر

شَدِيدًا حَتَّى مَا يَكَادُ يَقْدِرُ عَلَيْهِ ❶

[53]..... بَاب فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان کی فضیلت

1816- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ .....  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ نَبِيٌّ قَالَ  
 إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَعُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِدَتِ الشَّيَاطِينُ ❷  
 فرمایا: ”جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔“

[54]..... بَاب فِي قِيَامِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان میں قیام کی فضیلت

1817- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ .....  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ❸  
 ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ نَبِيٌّ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ❸  
 فرمایا: ”جو شخص ایمان کی حالت اور ثواب کی امید میں رمضان میں قیام کرے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جو لیلۃ القدر میں قیام کرے اس کے بھی پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

1818- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ .....

❶ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول الإمام ومن خلفه اذا رفع رأسه من الركوع (795) و ابو داؤد کتاب الصوم

باب فی صوم العشر (2438)

❷ صحیح : مشکل الآئ، للطحاوی 113/4 والشعب لبیہقی (3702)

❸ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب هل یقال رمضان أو شهر رمضان (1898) والترمذی، کتاب الصوم، باب فضل

شهر رمضان (282)

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رمضان کے مہینہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ ابو ذر کہتے ہیں: انہوں نے ہمیں مہینہ سے کچھ بھی قیام نہ کروایا حتیٰ کہ سات دن باقی رہ گئے۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام کیا حتیٰ کہ ایک تہائی رات گزر گئی۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب چھبیسویں رات تھی آپ نے ہمیں قیام نہیں کروایا، جب پچیسویں رات تھی تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ رات کا آخر نصف گزرنے لگا تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کاش آپ رات کے باقی حصہ میں بھی ایسا کرتے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی جب امام کے ساتھ ہوتا ہے حتیٰ کہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے لئے تمام رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔“ جب چوبیسویں رات ہوئی تو آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام نہ کیا جب تیسویں رات ہوئی تو آپ کے گھر والے اور عورتیں اور لوگ جمع ہوئے آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھانے لگے حتیٰ کہ ہم ڈر گئے کہ ہماری فلاح رہ جائے گا۔ ہم نے کہا: فلاح کیا ہے؟ کہا: سحری کے کھانے کو کہتے ہیں۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر باقی نماز نہیں پڑھائی۔“

**فوائد:** ..... قیام رمضان کے متعلق چند مفید اور اہم نکات کا مطالعہ فرمائیں:

(۱) قیام اللیل، صلاۃ اللیل، صلاۃ التہجد، صلوٰۃ الوتر ایک ہی نماز کے کئی نام ہیں اور اسی نماز کو رمضان شریف کے بابرکت مہینہ میں قیام شہر رمضان، قیام رمضان، صلوٰۃ رمضان اور صلاۃ التراويح کہا جاتا ہے۔ بعض احباب نماز تراویح اور نماز تہجد کو علیحدہ علیحدہ ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں جبکہ اہل علم کے

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَهْرَ رَمَضَانَ قَالَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا مِنَ الشَّهْرِ شَيْئًا حَتَّى بَقِيَ سَبْعُ قَالَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُكُ اللَّيْلِ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ الْآخِرِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَلْتَنَا بِقِيَّةِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ حُسِبَ لَهُ قِيَامٌ لَيْلَتِهِ فَلَمَّا كَانَتْ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَقُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْنَا وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُورُ قَالَ لَمْ لَمْ يَقُمْ بِنَا بِقِيَّةِ الشَّهْرِ. ❶

❶ صحيح البخاری، کتاب الصیام، باب من صام رمضان ايمانا واحتسايًا وینة (1901) والترمذی، کتاب الصوم، باب





## [56]..... بَابُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

## شب قدر کا بیان

1822- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ.....

عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَنَا بَلِيَّةَ الْقَدْرِ فَتَلَاخِي رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي خَرَجْتُ إِلَيْكُمْ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بَلِيَّةَ الْقَدْرِ وَكَانَ بَيْنَ قُلَانٍ وَقُلَانٍ لِحَاءٍ فَرَفَعْتُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا فَالْتَمَسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْخَامِسَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالتَّاسِعَةِ. ❶

عبادۃ بن الصامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ ہمیں شب قدر کا وقت بتانا چاہتے تھے۔ تو مسلمانوں کے دو شخص لڑنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہاری طرف آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کا وقت بتاؤں پھر فلاں اور فلاں میں جھگڑا ہو گیا اور میں وقت بھول گیا شاید اسی میں بہتری ہو لہذا تم آخری عشرے کی پانچویں ساتویں اور نویں رات میں اسے تلاش کرو۔“

1823- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُبْقِطُنِي بَعْضُ أَهْلِي فَانْسَيْتُهَا فَالْتَمَسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ. ❷

”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے شب قدر کو خواب میں دیکھا پھر مجھے میری کسی بیوی نے جگا دیا تو میں اسے بھول گیا لہذا تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو۔“

1824- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاعتکاف، باب هل يخرج المعتكف لحوالجه الى باب المسجد؟ (3035) ومسلم، کتاب السلام، باب بیان أنه يستحب لم رؤى خالیا با مرأة (5643)

❷ صحیح البخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب رفع معرفۃ لیلۃ القدر لیلۃ الحی الناس (2023)



أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ "شَبَّ قَدْرُكَوَأَخْرَى سَاتِ رَاتُونَ مِثْلَ تَلَّاشِ كُرُو" فرمایا:۔ "شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔"

السَّبْعُ الْأَوَاخِرِ . ❶



## ہ..... من کتاب المناسک

مَنَاسِكُ یہ مَنَسِك کی جمع ہے اس سے مراد حج کی عبادت ہے (مجد) حج زندگی میں مستطیع پر ایک دفعہ فرض ہے اور یہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے جیسا کہ بخاری و مسلم میں حدیث ہے ”بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ“ اس میں الفاظ ہیں ”وَحَجَّ الْبَيْتِ“ اور بیت اللہ کا حج کرنا۔ (وَفَقْنَا لِلَّهِ لِذَلِكَ)

[1]..... بَابُ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ

جو حج کرنا چاہتا ہو وہ جلدی کرے

1825- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو الْقُيَمِيُّ عَنْ مِهْرَانَ أَبِي صَفْوَانَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ. ❶ فرمایا: ”جو حج کرنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ جلدی کرے۔“

**فوائد:**..... حج چونکہ فرض ہے جیسا کہ وضاحت ہو چکی ہے لہذا فریضے کی ادائیگی میں تاخیر خسارے کا باعث ہے کیونکہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں اور آپ ﷺ کا حکم بھی جلدی کے مستحب و مندوب ہونے پر دل ہے۔

[2]..... بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحْجْ

جو شخص حج کے بغیر مر گیا

1826- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ.....

❶ صحیح البخاری، کتاب فضل لیلة القدر، باب الناسی، لیلة القدر فی سبع الأواخر (2010)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کوچ کے لئے ظاہری حاجت یا جاہر بادشاہ یا روکنے والی بیماری کی رکاوٹ نہ ہو اور وہ حج کے بغیر مر جائے تو چاہے وہ یہودی مرے چاہے عیسائی مرے۔“

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ عَنِ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَسَتْ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَيْمَتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا . ❶

**فوائد:** ..... مذکورہ حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے بہر حال فریضے کی ادائیگی میں بلاوجہ کوتاہی کسی بھی طور پر پسند کی نگاہ سے نہیں دیکھی جاتی بلکہ یہ صاحب تاخیر کے لیے شقاوت و رذالت کا باعث ہے۔

[3]..... بَابُ فِي حَجِّ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةً وَاحِدَةً

نبی ﷺ نے ایک ہی حج کیا تھا

1827- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ.....

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم سے سنا وہ کہتے تھے: ”نبی ﷺ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا تھا۔“ زہیر کہتے ہیں: ابو اسحاق نے کہا: ”آپ نے ایک حج ہجرت سے پہلے کیا تھا۔“

عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ هِجْرَتِهِ حَجَّةً قَالَ وَقَالَ أَبُو إِسْحَقَ حَجَّ قَبْلَ هِجْرَتِهِ حَجَّةً . ❷

**فوائد:** ..... آپ ﷺ سے صرف ایک حج حجۃ الوداع ہی ثابت ہے جیسا کہ فقہارہ رحمہ اللہ انس رضی اللہ عنہ

سے پوچھتے ہیں (کَمْ حَجَّ؟ قَالَ وَاحِدَةً .) (بخاری) آپ ﷺ نے کتنے حج کیے وہ جواب دیتے ہیں ایک۔ (واللہ اعلم) مزید آئندہ حدیث میں ملاحظہ کیجیے۔

البتہ قبل از ہجرت آپ ﷺ کے حج بارے مختلف اقوال ہیں جیسا کہ مستدرک میں صحیح روایت ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے ہجرت سے قبل کئی حج کیے امام ابن جوزی رحمہ اللہ وابن کثیر رحمہ اللہ سے بھی اس بارے اقوال مروی ہیں (مرقاۃ)

1828- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ.....

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الحج، باب من اراد الحج فليتعجل (1732) وابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الخروج إلى الحج (2883)

❷ ضعیف: الحلیۃ 251/9 والالی للسیوطی 118/2 والموضوعات لابن جوزی 210/2

قادة ﷺ کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی ﷺ نے کتنے حج کئے تھے؟ انہوں نے کہا: ”ایک حج اور چار عمرے کئے تھے۔ پہلا عمرہ وہ جب آپ کو مشرکین نے خانہ کعبہ سے روکا تھا۔ اور دوسرا عمرہ وہ تھا جب انہوں نے آپ سے صلح کی تھی اور آپ اگلے سال لوٹے تھے۔ اور پھر ایک عمرہ ہجرانہ سے تھا جب آپ نے ذیقعد میں غزوہ حنین کا مال تقسیم کیا تھا۔ اور ایک آپ کا عمرہ حج کے ساتھ تھا۔“

حَدَّثَنَا قَنَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعًا عُمَرَتُهُ الْأُولَى الَّتِي صَدَّهَ الْمُشْرِكُونَ عَنِ الْبَيْتِ وَعُمَرَتُهُ الثَّانِيَةُ حِينَ صَالَحُوهُ فَرَجَعَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعُمَرَتُهُ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حِينَ قَسَمَ غَنِيمَةَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَتُهُ مَعَ حَجَّتِهِ. ①

**فوائد:** ..... نبی ﷺ سے یہ چار عمرے ثابت ہیں (۱) جس سال مشرکین نے آپ ﷺ کو روکا (۲) اس سے اگلے سال (۳) غزوہ حنین سے واپسی پر (۴) حج کے ساتھ۔ نیز حج کے علاوہ سبھی عمرے آپ ﷺ نے ذی القعدہ میں ادا کیے۔ (دیکھیے مصنف عبدالرزاق، عن ابی ہریرۃ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رجب میں ایک عمرے کا ذکر آتا ہے۔ جبکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا رد کیا اور اسی طرح عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال میں عمرے کا ذکر آتا ہے۔ اس میں محدثین نے یہ تطبیق دی ہے کہ وہ شوال کے آخر اور ذیقعدہ کے شروع میں ہونے کی وجہ سے یہ غلط نہیں ہو سکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

#### [4]..... بَابُ كَيْفِ وَجُوبِ الْحَجِّ حَجَّ كَيْسَ فَرَضَ هُوَ؟

1829- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سِنَانِ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے۔“ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! ہر سال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، اور اگر میں کہہ دیتا تو فرض ہو جاتا۔ حج فرض ایک ہی دفعہ ہے اور جو زیادہ کرے وہ نفل ہے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُمْ لَوَجَبَتْ - الْحَجُّ مَرَّةً فَمَا زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ. ②

① متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب المغازی، باب حجة الوداع (4404) ومسلم، کتاب الحج، باب بیان عدد عمر

النبي ﷺ وز ما نهی (1254)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب کم اعتمر النبي ﷺ (1778) ومسلم، کتاب الحج، باب بیان عدد عمر

النبي ﷺ (3024)

**فوائد:** ..... (۱) حج فرض ہے (۲) صحابی رضی اللہ عنہ کے سوال کرنے کی یہی وجہ سمجھ آتی ہے کہ نماز روزے کی طرح اس کو بھی بار بار ادا کرنا ضروری خیال کیا تو وہ سوال پر مجبور ہو گیا (۳) مسلم میں یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں ہے کہ آپ ﷺ جواب میں کچھ دیر خاموش رہے پھر جب دیکھا کہ وہ باز نہیں آ رہا تو تب آپ ﷺ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے (۴) (لَوْ قُلْتُمْهَا لَوَجَبَتْ) جیسے الفاظ سونے گئے تھے کہ آپ ﷺ ان کے بارے میں فیصلہ کر سکیں جبکہ ظاہر یہی ہے کہ آپ ﷺ ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ کے تحت وحی الہی سے ہی کلام کرتے اور ایسے امور میں بھی آپ ﷺ کا فیصلہ حکم الہی کے تابع ہی ہوتا تھا۔ (واللہ اعلم) (۵) حج زندگی میں ایک دفعہ ہی فرض جبکہ بقیہ نفل ہوں گے۔ ہاں البتہ اگر بلوغت سے قبل یا حالت غلامی میں حج کیا ہو تو دوبارہ حج کرنا لازم ہے۔

1830- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَىٰ عَنْ شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ.....

عَنْ عِكْرِمَةَ. ① عكرمه رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح نقل کرتے

ہیں۔

[5]..... بَابُ الْمَوَاقِيتِ فِي الْحَجِّ

حج کے مواقیت کا بیان

1831- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَا قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَا هَذِهِ الثَّلَاثُ فَإِنِّي سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَلَّغَنِي أَنَّهُ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ. ②

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو اور اہل شام کے لئے جحہ کو مقرر کیا۔ اور اہل نجد کے لئے قرن کو مقرر کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ان تینوں کو تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور مجھے پتہ چلا کہ اہل یمن کے لئے آپ ﷺ نے یلملم کو مقرر کیا۔

① صحیح بالشواہد : ابوداؤد، کتاب المناسک، باب فرض الحج (1721) والنسائی، کتاب الحج، باب وجوب الحج

(2619)

② صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

**فوائد:** ..... (۱) باہر سے آنے والوں کے لیے حج کے میقات مقرر کیے گئے ہیں جہاں سے حاجی یا معتمر احرام باندھ کر تلبیہ پکارتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں جو کہ اہل مدینہ یا اس جانب سے آنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ جسے آج کل بمرعلیٰ کے نام سے پکارا جاتا ہے (۲) شام، مصر، یورپ وغیرہ سے آنے والوں کے لیے الجحہ یہ رابغ نامی بستی کے قریب ایک جگہ ہے (۳) اہل نجف اور عرفات وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات قرن منازل ہے جسے آج کل السیل کہتے ہیں (۴) عراق وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کے لیے ذات عرق جو کہ الضریبہ نامی بستی کے قریب مقام ہے کا نام ہے اس کا ذکر نسائی میں آتا ہے (۵) اہل یمن، پاکستان وغیرہ کی طرف سے جانے والوں کے لیے یلمم جسے آج کل السعدیہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

1832- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
عبد اللہ بن دینار کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔  
مثلاً. ❶

1833- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَفَ  
لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ  
الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدِ قَرْنِ  
الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ الْمَلَمَّ هُنَّ  
لِأَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ  
غَيْرِهِنَّ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ  
كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ  
حَتَّى أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لئے الجحہ اور اہل نجد کے لئے قرن منازل کو مقرر کیا اور اہل یمن کے لئے یلمم کو مقرر کیا۔ یہ میقات ان مقامات والوں کے لئے ہے۔ اور ان کے علاوہ حج یا عمرے کے ارادہ سے یہاں سے گزرنے والوں کے لیے ہیں اور جو لوگ ان مقامات کے اندر ہیں وہ وہاں سے احرام باندھیں جہاں سے اپنے سفر کا آغاز کرتے ہیں حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے شروع کریں۔“

**فوائد:** ..... میقات کے اندر رہنے والے لوگ اپنے مقام سے ہی احرام باندھ کر روانہ ہوں گے البتہ حدود حرم میں عارضی رہائشی وہ حدود حرم سے باہر جا کر تنعم و جعرانہ وغیرہ مقام سے احرام باندھ کر مکہ میں

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب میقات اهل المدينة (1525) ومسلم، کتاب الحج، باب مواقيت الحج والعمرة (2797)

❷ متفق علیہ: سابقہ تعلق دیکھئے۔

داخل ہوں گے نیز مکہ میں رہنے والے اپنے گھر سے ہی احرام باندھیں گے۔

[6]..... بَاب فِي الْاِغْتِسَالِ فِي الْاِحْرَامِ

احرام میں غسل کرنے کا بیان

1834- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ.....

ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ مسور بن مخرمہ اور ابن عباسؓ کا محرم کے سر دھونے کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ تو انہوں نے مجھے ابو ایوبؓ انصاری کی طرف پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کی حالت میں کیسے غسل کرتے دیکھا میں ایوبؓ کے پاس گیا تو وہ کنویں کے دو ستونوں کے درمیان تھے اور ان پر کپڑے کا پردہ تھا۔ میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کپڑا سمیٹ لیا۔ میں نے کہا: مجھے آپ کی طرف آپ کے بھائی ابن عباسؓ نے بھیجا ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کس طرح اپنا سر دھوتے ہوئے دیکھا۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے سر کے آگے اور پیچھے پھیرے۔

عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ امْتَرَى الْمِسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ فَأَرْسَلُونِي إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَتَيْتُ أَبَا أَيُّوبَ وَهُوَ بَيْنَ قَرْنَيْ الْبُئْرِ وَقَدْ سَتَرَ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَصَمَّ الثَّوْبَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ ابْنُ أَخِيكَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَأَمَرَ يَدِيهِ عَلَى رَأْسِهِ مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا. ❶

**فوائد:**..... (۱) محرم کے لیے سر دھونا اور غسل کرنا جائز ہے (۲) اہل علم کا کسی بات میں اختلاف ہو جانا کوئی اچھے کی بات نہیں بلکہ مذموم یہ ہے کہ غلطی کا علم ہو جانے کے بعد غلطی پر اصرار کیا جائے (۳) باہمی اختلاف کے وقت زیادہ علم والے کی طرف رجوع کیا جائے گا (۴) ستر ڈھانپنے کے باوجود غسل کے لیے پردہ کرنا اچھی عادت ہے۔

1835- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَدَنِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ.....

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب مهل أهل مكة للحج والعمرة (1524) ومسلم، کتاب الحج، باب مواقيت الحج والعمرة (2796)

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زید بن ثابتؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اِحرام کے لئے کپڑے اتار کر غسل کیا۔  
تَجَرَّدَ لِلْأَهْلَالِ وَاعْتَسَلَ. ❶

**فوائد:** ..... معلوم ہوا احرام کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔ جمہور اسے مستحب بتاتے ہیں (بداية المجتهد) لہذا بلا غسل بھی احرام باندھا جاسکتا ہے۔

[7]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ کی فضیلت

1836- أَخْبَرَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بُسْمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ لَيْسَ لَهَا ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حج مبرور کا بدلہ جنت ہی ہے اور ”دو عمرے اپنے درمیان کے وعمرتان تَكْفِرَانِ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الذُّنُوبِ. ❷“ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔“

**فوائد:** ..... (۱) حج مبرور سے مراد حج مقبول ہے یہ ایسا حج ہے جس میں لڑائی جھگڑے اور نافرمانی سے مکمل پرہیز کیا گیا ہے۔ نیز اس کے لیے ضروری ہے کہ آدمی اپنے پاکیزہ مال کو اس سعادت کے حصول کا ذریعہ بنائے ورنہ اتنی مشقت کا راجح حاصل کی وجہ بھی بن سکتی ہے۔ (۲) عمروں کا درمیانی وقت گناہوں سے معافی والا ہوتا ہے اس سے عمرے پے درپے کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

1837- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّلَبِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَنصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ كَوْنِي بَرَأَى كِي اور نہ ہی جھگڑا کیا، وہ اس طرح واپس آیا رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. ❸  
فرمایا: ”جس نے حج کیا اور عورت کی طرف مائل نہ ہوا نہ کوئی برائی کی اور نہ ہی جھگڑا کیا، وہ اس طرح واپس آیا گویا کہ وہ اپنی ماں سے پیدا ہوا۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب جزء الصيد، باب الاغتسال للمحرم (1840) ومسلم، کتاب الحج، باب جواز غسل

المحرم یدیہ ورأسه (2881)

❷ اسنادہ ولکن له شواهد، الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الاغتسال عند الاحرام (830) نیز دیکھئے تلخیص

الخبیر 2/275 وتصب الرأیة 3/17-18

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمرة، باب العمرة و حوب العمرة و فضلها (1773) ومسلم، کتاب الحج، باب فی فضل

الحج والعمرة و یوم عرفة (3276)



**فوائد:** ..... (۱) ”رفٹ“ سے مراد نخب حرکات وکلمات ہیں دوران حج میں بیوی سے کسی قسم کی بے تکلفی قطعاً ناروا ہے چہ جائیکہ بیگانی عورت سے ایسی حرکت کی جائے یا اس کو بغور دیکھا جائے (۲) بچہ پیدائش کے وقت بالکل پاک صاف اور گناہوں سے مبرا ہوتا ہے یہود و نصاریٰ کے برعکس کیونکہ ان کے نزدیک نومولود گنہگار پیدا ہوتا ہے۔

[8]..... بَابُ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ

کون سا حج افضل ہے؟

1838- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي قُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عَثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ.....

عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعُمْرُ وَالشَّجُّ الْعَجُّ  
يُعْنَى التَّلْبِيَّةُ وَالشَّجُّ يُعْنَى إِهْرَاقَةَ  
الدم. ❶

ابو بکر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا  
کون سا حج افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عج اور  
شج“ عج یعنی تلبیہ اور شج یعنی قربانی۔

**فوائد:** ..... عج باب نصر اس کا معنی اونچی آواز سے پکارنا اور ”شج“ سے یہ بھی نصر باب سے ہے اس کا معنی خون بہانا ہے اس میں یعنی حج کی ابتدا اور مراد تلبیہ پکارنا اور انتہا قربانی کرنے کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ نے ابتدا و انتہاء میں اچھائی کا ذکر فرمایا کہ گویا سبھی حج کو اچھی طرح ادا کرنے کو افضل حج قرار دیا ہے۔ بہر حال اس کی سند صحت کے معیار تک نہیں پہنچتی لیکن افعال حج کی عمدگی سے ادائیگی اس کے افضل ہونے پر بذات خود دال ہے۔

[9]..... بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

محرم کیسے کپڑے پہنے؟

1839- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ.....  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ  
مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا  
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے  
پوچھا کہ جب ہم احرام باندھیں تو کس طرح کپڑے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب المحصر، باب قوله الله تعالى (فلا رفٹ) (1819) و مسلم، کتاب الحج، باب فی فضل الحج والعمرة و یوم عرفة (3378)

پہنیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کرتے اور شلواریں اور پگڑیاں اور ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے انہیں ٹخنوں تک کاٹ لے۔ اور اس طرح کا کپڑا نہ پہنو جسے ورس اور زعفران لگا ہوا ہو۔“

تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيَالَتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْحِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْحُقَيْنِ وَلْيَجْعَلْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعُفِيِّنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الْبِيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ وَرَسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ. ❶

**فوائد:** ..... (۱) مرد کے لیے دوران حج سلا ہوا کپڑا پہننا، سر ڈھانپنا اور ٹخنے ڈھانپنے والا جوتا پہننا منع ہے۔ (۲) اگر ایسا جوتا میسر نہ ہو تو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لیا جائے گا (۳) ورس اور زعفران یہ رنگدار بوٹیاں ہیں ان کے ساتھ رنگے ہوئے کپڑوں میں مخصوص خوشبوسی بھی پیدا ہو جاتی ہے لہذا ان کا استعمال بھی منع ہے۔

1840- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ .....  
 أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِذَا رَأَى فَلْيَلْبَسِ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ حُقَيْنِ قَالَ قُلْتُ أَوْ قِيلَ أَيْقُطَهُمَا قَالَ لَا. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جس کے پاس تہہ بند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”کیا ان کو کاٹ لے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“

**فوائد:** ..... (۱) بوجہ اضطراب یا جامہ یا شلوار پہنی جاسکتی ہے (۲) ابو شعثاء کے دریافت کرنے پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے موزوں کو کاٹنے کا حکم نہیں دیا اس بناء پر البانی رضی اللہ عنہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مدینے میں کاٹنے کا حکم دیا تھا جبکہ دوران سفر اس کا حکم نہیں دیا حالانکہ اس وقت بہت سے افراد ایسے بھی تھے جو کہ کاٹنے کے حکم سے ناواقف تھے لہذا موزے کاٹ کر پہننا ضروری نہیں (فتاویٰ اسلامیہ) بہر حال سابقہ و آئندہ حدیث کے مطابق وہ کاٹ لیے جائیں یہی محتاط عمل ہے۔ (واللہ اعلم)

❶ اسنادہ منقطع ولكن له شواهد الترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء في فضل التلبية والحير (827) وابن ماجه كتاب المناسك، باب رفع الصوت بالتلبية (2924)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب الحج، باب ما لبس المحرم من الثياب (1542) ومسلم، کتاب الحج، باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة (2783)

1841- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَمَّا يَلْبَسُ الْمُعْرَمُ قَالَ لَا يَلْبَسُ  
الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ  
وَلَا الْبِرَانِسَ وَلَا الْحِخْفَافَ إِلَّا أَنْ لَا  
يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خَفَيْنِ وَيَقْطَعُهُمَا  
أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا  
کہ معمرم کیسے کپڑے پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قمیض،  
پگڑیاں، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنے اگر اس کے  
پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے  
نیچے سے کاٹ دے۔“

**فوائد:** ..... (۱) احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگائی جاسکتی ہے اگرچہ اس کا اثر بعد میں بھی ہو۔ البتہ  
حالت احرام میں یہ منع ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے ایک معتمر سے خوشبو محسوس کر کے تو اسے تین دفعہ دھونے  
کا حکم دیا (بخاری) اور حالت احرام میں فوت ہونے والے کے لیے (لَا تَمَسُّوهُ بِطَيْبٍ) (صحیح: النسائی)  
اسے خوشبو نہ لگانا۔ (۲) 10 ذوالحجہ کوری ہمارا اور بال منڈوانے کے بعد آدمی کے لیے سوائے جماع کے سبھی  
کچھ حلال ہو جاتا ہے۔ چنانچہ طواف افاضہ سے قبل خوشبو لگانا درست ہے۔

[10]..... بَابُ الطَّيِّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام کے وقت خوشبو لگانا

1842- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطِيبُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرَمَ بِأَطِيبِ  
الطَّيِّبِ قَالَ وَكَانَ عُرْوَةُ يَقُولُ لَنَا  
تَطَيُّبُوا قَبْلَ أَنْ تُحْرِمُوا وَقَبْلَ أَنْ  
تُفِيضُوا يَوْمَ النَّحْرِ . ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام  
باندھنے سے پہلے عمدہ خوشبو لگاتی تھی۔ ہشام کہتے ہیں:  
عروہ ہمیں کہتے تھے کہ احرام باندھنے سے پہلے اور طواف  
افاضہ کرنے سے پہلے خوشبو لگایا کرو۔“

1843- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ.....

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب لبس الخفين للمعمر اذا لم يجد النعلين (1841) ومسلم، کتاب

الحج، باب ما يباح للمعمر بحج أو عمرة (2786)

❷ متفق عليه: یہ (1839) حدیث کمر آئی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَطِيبُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ كَيْتِي هِيَ فِي مِثْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَوَاحِرَامِ كَوَاحِرَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطِيبٍ مَا أَجْدُهُ. ❶

1844- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.....

أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِحُرْمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمَنِي قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ. ❷

عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”میں نے احرام کے وقت رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی۔ اور منیٰ میں جانے سے پہلے خوشبو لگائی تھی۔“

**فوائد:** ..... پیچھے مذکورہ عروہ کا قول اسی مرفوع اثر کی بنا پر ہی ہے جس میں ہے کہ آپ ﷺ کو

عائشہ رضی اللہ عنہا نے طوافِ افاضہ سے قبل خوشبو لگائی۔

[11]..... بَابُ النُّفْسَاءِ وَالْحَائِضِ إِذَا أَرَادَتَا الْحَجَّ وَبَلَّغَتَا الْمِيقَاتَ

حیض اور نفاس والی عورتوں کے متعلق

جب ان کا حج کا ارادہ ہو اور وہ میقات تک پہنچ جائیں

1845- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَفَسْتُ أَسْمَاءَ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهَلَّ. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اسماءؓ کو محمد بن ابوبکر کی پیدائش کے وقت شجرہ کے مقام پر نفاس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کو حکم دیا کہ اسے کہیں وہ غسل کرے اور تلبیہ کہے۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب الطیب عند الاحرام (1539) ومسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عند الاحرام (2821)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب الطیب عند الاحرام (1539) ومسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عند الاحرام (2822)

❸ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عند الاحرام (2818) وابو داؤد، کتاب المناسک، باب الطیب عند الاحرام (1745)

**فوائد:**..... (۱) حیض و نفاس والی عورت بھی میقات سے غسل کر کے احرام باندھے گی (۲) ”الشجرة“ سے مراد ذوالحلیفہ ہے جو کہ اہل مدینہ کا میقات ہے۔ اس وقت چونکہ وہاں درخت تھا لہذا اسے ”الشجرة“ کے نام سے موسوم کر دیا گیا (۳) اسماء بنت ابیہامیہ پہلے جعفر بن ابیطالب کے نکاح میں تھیں جنگ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آگئیں اور محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ انہی کے زیر پرورش رہے۔

1846- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ جَابِرٍ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءِ بِنْتِ  
عُمَيْسٍ حِينَ نَفَسَتْ بِذِي الْحَلِيفَةِ  
فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَأْمُرَهَا  
أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهَلَّ. ❶

جاہر، اسماء بنت عمیس کی حدیث میں نقل کرتے ہیں کہ  
جب انہیں ذی الحلیفہ میں نفاس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے  
ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ اسے کہے: کہ غسل کر کے تلبیہ  
کہے۔

[12]..... بَابُ فِي أَيِّ وَقْتٍ يُسْتَحَبُّ الْإِحْرَامُ

کس وقت احرام باندھنا مستحب ہے؟

1847- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ أَحْرَمَ دُبُرَ الصَّلَاةِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز کے بعد  
احرام باندھا تھا۔

**فوائد:**..... فرض نماز کے بعد احرام باندھنا مستحب ہے جیسا کہ مسلم میں ہے آپ ﷺ نے  
ذوالحلیفہ میں نماز ظہر ادا کر کے اپنی ہدی کا اشعار کیا اور پھر اونٹنی پر سوار ہو کر بیداء مقام سے تلبیہ پکارا۔  
1848- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ هُوَ ابْنُ شَمِيلٍ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب احرام النفاہ واستحباب اغتسالها للإحرام و کذا الحاضر (2900) و ابوداؤد، کتاب المناسک، باب الحاضر تہل للحج (1743)

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب احرام النفاہ (1210) و النسائی، کتاب الطہارۃ، باب الاغتسال من النفاہ (214)



خلاد بن سائب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبرائیل نے میرے پاس آ کر کہا: اپنے صحابہ کو یا ان کو جو آپ کے ساتھ ہیں حکم دو کہ وہ تلبیہ کہتے وقت اپنی آوازوں کو بلند کریں۔“

عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَانِي جِبْرَائِيلُ فَقَالَ مَرُّ أَصْحَابِكَ أَوْ مَنْ مَعَكَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ أَوْ بِالْأَهْلَالِ. ❶

**فوائد:** ..... (۱) معلوم ہوا تلبیہ کو اونچا پکارنا سنت ہے (۲) اونچی آواز سے تلبیہ پکارنا ایک تو آپس میں ہم آہنگی اور اجتماعیت کا احساس ہوتا ہے دوسرا یہ مسلمانوں کی باہمی یگانگت کے فروغ کا باعث بھی ہوتا ہے۔

1851- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِإِسْنَادِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ابُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْ اسْتَدَّ كَمَا سَأَلْتَهُ فِي طَرَحِ بَيَانِ نَحْوَهُ. ❷ کرتے ہیں۔

[15]..... بَابِ الْإِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

حج میں شرط لگانا

1852- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ عِكْرِمَةَ فَحَدَّثَنِي.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ صُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُمِّ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُحَجَّ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي تَبَيَّنَ اللَّهُمَّ تَبَيَّنَ وَمَحَلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي فَإِنَّ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ صباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب نبی ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حج کرنا چاہتی ہوں میں کس طرح کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تیری

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الحج، باب من أهل ملبداً (1540) ومسلم، کتاب الحج، باب التلبیة وصفتها و وقتها (2806)

❷ صحیح: ابوداؤد، کتاب المناسک، باب کیف التلبیة (1814) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی رفع الصوت بالتلبیة (829)

لَنْتِ عَلَى رَبِّكَ مَا اسْتَشَيْتِ. ❶ طرف سے رکاوٹ ہوگی۔“ کیونکہ تو جس چیز کی شرط لگائے گی اس کی تیرے رب کی طرف سے تجھے رخصت ہوگی۔

**فوائد:**.....(۱) ضباعۃ بنی شیبہ بیمار و بوجھل ہونے کی بنا پر حج پر نہ جا رہی تھیں۔ آپ ﷺ کے دریافت کرنے پر انہوں نے اپنا عذر بیان کیا (بخاری و مسلم) (۲) اگر سفر حج میں کسی رکاوٹ کا خدشہ ہو تو حج میں شرط لگائی جاسکتی ہے اس سے حج کے ثواب میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آئے گی۔ ان شاء اللہ (۳) اگر حج و عمرہ کا قصد کر کے احرام باندھ لینے کے بعد احرام کھولنا پڑ گیا کسی تکلیف یا رکاوٹ کی بنا پر تو کسی قسم کا کوئی جرمانہ یا فدیہ نہیں دینا پڑے گا جبکہ شرط لگائی گئی ہو بصورت دیگر کسی رکاوٹ کی بنا پر احرام کھولنے کے لیے ایک جانور ذبح کرنا ہوگا (دیکھیے بخاری۔ کتاب المغازی، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

### [16]..... بَابُ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ

#### حج افراد کا بیان

1853- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ.....  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ. ❶  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج افراد کیا۔

**فوائد:**.....(۱) راجح مذہب کے مطابق آپ ﷺ نے حج قرآن کیا ہے، مذکورہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی معنی کی جو حدیث آتی ہے تو ان کا یہ فرمان اس بنا پر ہے کہ آپ ﷺ مدینہ سے حج مفرد کی نیت سے چلے تھے۔ پھر وادی عقیق ذوالحلیفہ کے قریب آپ ﷺ نے قرآن کی نیت کر کے اس کا تلبیہ پکارا جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجَّةً- ابن ماجہ) پکارا تھا۔ نیز آپ ﷺ قربانیاں چونکہ پیچھے سے لے کر آئے تھے اس لیے آپ ﷺ نے قرآن کیا کیونکہ تمتع میں قربانی مکہ سے ہی لینی ہوتی ہے (۲) ”حج مفرد“ حج کی تین اقسام میں سے ایک ہے اس کا مختصر طریقہ کاریہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر اگر وقت ہو تو مکہ پہنچ کر طواف تہیہ کرنا ورنہ سیدھے منی چلے جانا منی میں آٹھ تاریخ

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز اشتراط المحرم فی الحج (2899) و ابو داؤد، کتاب المناسک، باب الاشتراط

فی الحج (1776)



کی ظہر سے لے کر 9 تاریخ کی فجر تک ادھر رہنا ہے۔ پھر عرفات روانہ ہو جانا ہے۔ وہاں سے ظہر و عصر اکٹھی ادا کر کے خطبہ سن کر بعد از غروب آفتاب مزدلفہ چلے آنا ہے اور ادھر مغرب عشاء اکٹھی ادا کر کے آرام کرنا اور پھر فجر ادا کر کے 10 تاریخ کو منیٰ واپس چلے آنا ہے اور ان دنوں کے مسنون افعال ادا کرنے ہیں جن کا تذکرہ مفصل طور پر حج تمتع کے بیان میں آ رہا ہے۔ (ان شاء اللہ)

نیز حج مفرد میں حاجی کے ذمے دو طواف واجب ہیں (۱) طواف افاضہ (۲) طواف وداع۔ اور حج مفرد والوں پر ایک سعی واجب ہے جو کہ قربانی والے دن طواف زیارت کے بعد کی جائے گی جبکہ سہولت کے لیے سعی 8 ذوالحجہ کو منیٰ جانے سے قبل کرنا جائز ہے۔ (واللہ الموفق)

### [17]..... بَابُ فِي الْقِرَانِ

#### قران کا بیان

1854- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ.....

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ نَعَلَهُ اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ بَعْدَ أَنْ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ وَإِنَّ ابْنَ زِيَادٍ أَمَرَنِي فَأَكْتُوَيْتُ فَأَحْبَسَ عَنِّي حَتَّى ذَهَبَ أَثَرُ الْمَكَاوِي وَاعْلَمْ أَنَّ الْمُنْعَةَ حَلَالٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيٌّ وَلَمْ يَنْزَلْ فِيهَا كِتَابٌ قَالَ رَجُلٌ بَرَأَيْهِ مَا بَدَأَ لَهُ ۝

مطرف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں تم سے ایک بات کہتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ بعد میں تجھے اس سے نفع دے مجھ کو فرشتے سلام کہا کرتے تھے۔ ابن زیاد نے مجھے رائے دی تو میں نے داغ لگوائے اور داغوں کے نشان جانے تک سلام مجھ سے روک دیا گیا اور یاد رکھو تمتع قرآن میں حلال ہے نبی ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا۔ اور نہ ہی ممانعت کے متعلق کوئی آیت اتری۔ ایک شخص نے جو کہا اپنی رائے سے کہا۔“

**نوٹ:**..... (۱) داغ کے ذریعے علاج اگرچہ جائز ہے بہر حال اس سے بچنا اولیٰ ہے۔ زیادہ فضیلت کا باعث ہے (۲) ”متعہ“ مراد حج کے ساتھ عمرے سے فائدہ اٹھانا ہے۔ (۳) تحقیق و تفتیش کے بعد دین میں اپنی رائے کا اظہار معیوب نہیں (۴) حج قرآن یہ حج کی دوسری قسم ہے اس کا طریقہ کار تمتع ہی کی طرح ہے البتہ اس میں حاجی قربانی گھریا میقات سے ساتھ لے کر آتا ہے اور عمرہ کرنے کے بعد حج تک احرام

① صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوہ الاحرام (2013) والترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی افراد الحج (820)

میں ہی ٹھہرتا ہے حلال نہیں ہوتا۔

[18].... باب فِي التَّمَتُّعِ

تمتع کا بیان

1855- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامَ حَجِّ مَعَاوِيَةَ يُسْأَلُ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ كَيْفَ تَقُولُ بِالتَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ قَالَ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ فَقَالَ قَدْ كَانَ عُمَرُ يُنْهَى عَنْهَا فَأَنْتَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ خَيْرٌ مِنِّي وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ. ①

محمد بن عبد اللہ بن نوفل کہتے ہیں کہ جس سال معاویہ رضی اللہ عنہ حج کو آئے میں نے سنا کہ وہ سعد بن مالک سے پوچھتے تھے کہ آپ تمتع کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ”بہت اچھی نیکی ہے۔“ انہوں نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ تو اس سے منع کرتے تھے۔ کیا آپ عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں؟ انہوں نے کہا: ”عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر ہیں، تمتع تو نبی ﷺ نے کیا تھا اور آپ عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے۔“

**فوائد:**..... (۱) حج تمتع یہ حج کی تیسری قسم ہے اور یہ سب سے افضل ہے آپ ﷺ نے اسی کی خواہش ظاہر کی تھی (۲) حج تمتع وقرآن میں چونکہ آدمی عمرہ بھی ساتھ ہی کر لیتا ہے اس لیے اسے عمرے کے لیے دوبارہ آنے کی حاجت نہیں رہتی۔ لہذا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے روک دیا تاکہ لوگ بعد میں بھی عمرے کے لیے آتے رہیں اور کعبہ کی رونقیں بحال رہیں (۳) منع عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہوا کہ حالات کے موافق فتویٰ بدل سکتا ہے جب کہ دین نہیں بدلتا (۴) حج تمتع کا طریقہ درج ذیل ہے:

میقات سے احرام باندھ کر مکہ میں آکر عمرہ کر کے احرام کھول دینا اور حلال ہو جانا۔ پھر یوم ترویہ 8 ذوالحجہ کو مکہ میں اپنی رہائش سے ہی احرام باندھ لینا ہے احرام کے بعد منیٰ پہنچ کر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اگلے دن 9 ذوالحجہ کو فجر ادا کرنی ہے پھر 9 ذوالحجہ کو یوم عرفہ کو تکبیر و تہلیل میں مصروف رہنا ہے۔ پھر غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کے لیے روانہ ہونا ہے وہاں پہنچ کر مغرب اور عشاء اکٹھی ادا کرنی ہیں اور آرام کرنا ہے پھر 10 ذوالحجہ یوم النحر کی فجر ادا کر کے مشعر الحرام کے قریب تکبیر و تہلیل اور دعائیں مانگنی ہیں حتیٰ کہ روشنی ہو

① متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الحج، باب التمتع علی عهد النبی ﷺ (1571) ومسلم، کتاب الحج، باب جواز التمتع (1226)

جائے پھر طلوع شمس سے قبل روانہ ہو کر منیٰ آ جانا ہے اور راستے میں وادی محسر کو تیزی سے عبور کرنا ہے پھر منیٰ پہنچ کر تلبیہ ختم کر دینا ہے اور بالترتیب یہ کام کرنے ہیں:

جرمہ عقبہ کی رمی کرنا، قربانی کرنا، حلق یا تقصیر کروانا، طواف افاضہ کرنا، ان میں اگر ترتیب برقرار نہ بھی رہے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر صفا و مروۃ کی سعی کر کے منیٰ واپس آنا ہے۔ پھر ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳) ذوالحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارنی ہیں اور روزانہ بالترتیب جرمہ اولیٰ، جرمہ وسطیٰ اور جرمہ عقبہ کی زوال شمس کے بعد رمی کرنا ہے۔ ہاں اگر تیرہ ذوالحجہ کو واپسی کا ارادہ ہو تو غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے نکلنا ہوگا۔ واپس پر مکہ سے رخصتی پر طواف وداع کرنا ہے نیز حج تمتع و قرآن میں قربانی لازم ہے یا تین روزے حج اور 7 گھر میں رکھنے ہوں گے۔ (واللہ الموفق)

1856- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ.....

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَجَّ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبُطْحَاءِ فَقَالَ لِي أَحْجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهَلَّتْ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالِ كِبَاهِلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَحْسَنْتَ أَذْهَبُ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ جَلَّ قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَجَعَلَتْ تَفْلِيئِي رَأْسِي فَجَعَلَتْ أَفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ فَقَالَ لِي رَجُلٌ يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنَ قَيْسٍ رُوَيْدًا بَعْضُ فُنْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدَكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النَّسْلِ بَعْدَكَ فَقُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتِيَانَاهُ فُنْيَا فُلَيْتِيذُ فَإِنَّ أَمِيرَ

ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا جس وقت آپ حج کو گئے۔ اور آپ بطنحاء کے پاس اونٹ کو بٹھائے ہوئے تھے آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: کیا تم حج کو جا رہے ہو؟ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے تلبیہ کیسے کہا؟“ ابوموسیٰ نے کہا: میں نے کہا: ”نبی ﷺ کے تلبیہ کی طرح تلبیہ کے ساتھ میں حاضر ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اچھا کیا جاؤ اور بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو پھر احرام کھول دینا۔“ ابوموسیٰ کہتے ہیں: میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا پھر میں بنی قیس کی عورتوں میں سے ایک عورت کے پاس گیا، وہ میرے سر سے جوئیں نکالنے لگی میں لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا ایک آدمی نے کہا: ”اے عبد اللہ بن قیس اپنے فتویٰ سے دست بردار ہو جاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد امیر المؤمنین نے حج میں کیا فتویٰ جاری کیا ہے۔“ میں نے کہا: ”اے لوگو! میں

نے جس کو فتویٰ دیا ہے وہ ابھی ٹھہر جائے کیونکہ امیر المؤمنین حج کے لئے تمہارے پاس آرہے ہیں ان کے قول پر عمل کرنا۔ ”اگر ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب لیں تو اللہ کی کتاب پورا کام کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت کو اختیار کریں تو جب تک قربانی اپنی جگہ کو نہ پہنچے آپ ﷺ نے احرام نہیں کھولا۔“

الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فِيهِ فَاتَمُوا فَلَمَّا قَدِمَ أَتَيْنَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ نَأْخِذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللَّهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخِذُ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَجْلَهُ. ①

[19]..... بَاب مَا يَقْتُلُ الْمُحْرَمُ فِي إِحْرَامِهِ

محرم کے لئے احرام کی حالت میں کون سا جانور مارنا جائز ہے؟

1857- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ چیزیں قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کوا، چوہا، چیل اور بچھو اور کالا کتا۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَنْ قُتِلَ مِنْهُنَّ الْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْحِدَاةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ. ②

**فوائد:**..... معلوم ہوا احرام میں درج ذیل چیزوں کو مارا جاسکتا ہے۔ نیز مسلم میں سانپ

کا ذکر بھی آتا ہے۔ (مسلم۔ کتاب الحج، عن عائشہ رضی اللہ عنہا) اسی طرح کبھی، مچھر، بچوں وغیرہ کو بھی مارا جاسکتا ہے۔ ان میں علت چونکہ ادنیٰ کی ہے لہذا جس میں یہ علت ہو وہ اس حکم میں آجائے گی مثلاً چھچھکی زہریلے کیڑے کوڑے۔

1858- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پانچ خبیث چیزوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ حرم اور غیر حرم میں جہاں کہیں بھی ہوں مار دی جائیں۔ چیل، کوا، چوہا، بچھو اور باؤلا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقٌ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَاةُ وَالْغُرَابُ

① اسنادہ، جيد

② صحيح البخارى، كتاب الحج، باب من اهل في زمن النبي ﷺ كما هلال النبي ﷺ (1559) والنسائي، كتاب مناسك

الحج، باب التمتع (2737)

وَالْفَارَةَ وَالْعُقْرَبِ وَالْكَلْبِ الْعُقُورِ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ الْكَلْبُ الْعُقُورُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ  
الْأَسْوَدُ. ❶

کتاب۔“ عبد اللہ کہتے ہیں: ”باؤ لے کتے کی جگہ بعض  
نے سیاہ کتا کہا ہے۔“

1859- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا إِنَّ مَعْمَرًا كَانَ يَذْكُرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ  
عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ  
عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل  
کرتی ہیں۔

### [20]..... بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرَمِ

#### محرم کا سینگی لگوانا

1860- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جَبْرِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرَمٌ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی  
حالت میں سینگی لگوائی۔

**فوائد:**..... (۱) سینگی جسم سے فاسد خون نکالنے کے لیے یہ طریقہ علاج استعمال کیا جاتا ہے جس میں  
متاثرہ حصے پر پچھنے لگا کر سینگ نما آلے سے خون کھینچا جاتا ہے یا جو تکلیں وغیرہ استعمال میں لائی جاتی ہیں اور یہ  
انتہائی مجرب طریق علاج ہے (۲) بغرض علاج جسم سے خون نکلوانا اور مرہم پٹی وغیرہ کرنا جائز ہے۔

1861- حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا عُلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عُلْقَمَةَ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَحْيِي جَمَلٍ وَهُوَ

عبد اللہ بن بھینہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام  
کی حالت میں اونٹ کے جڑے کی ہڈی سے سینگی لگوائی۔

❶ صحیح مسلم، کتاب المناسک، باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم (2864)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم..... (3314) ومسلم، کتاب الحج، باب  
ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب..... (2858)

❸ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔



قَالَ نَعَمْ ❶ کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

**فوائد:** ..... حالت احرام میں چونکہ ”رفٹ“ کہ جس کی وضاحت ہو چکی ہے ایسے امور منع ہیں حتیٰ کہ بیوی سے بے تکلفی کی بھی اجازت نہیں ایسے موقع نکاح کرنا، کروانا، منگنی کا پیغام بھیجنا بھی غیر مشروع ہے تاکہ انسان زندگی کے ایک اہم فریضے کو جو کہ فقط ایک دفعہ ہی فرض ہے مکمل یکسوئی کامل انہماک کے ساتھ سرانجام دے سکے اور اس دوران اسے فقط تعلق باللہ کی فکر ہو اور بس۔

1865- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ ابْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ.....

میسونہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے لوٹنے کے بعد ’سرف‘ میں مجھ سے نکاح کیا۔ اور ہم دونوں احرام کھولے ہوئے تھے۔

1866- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطْرِ بْنِ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.....

ابورافعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کھول کر میسونہ سے نکاح کیا۔ اور احرام کھول کر ان سے صحبت کی اور میں ہی ان کے درمیان پیغام دینے والا تھا۔

**فوائد:** ..... میسونہ رضی اللہ عنہا یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں ان کی شادی متعلق انہیں غلط فہمی ہوئی کہ ان کی شادی حالت احرام میں ہوئی ہے جبکہ سابقہ روایت کے مطابق خود میسونہ رضی اللہ عنہا اور ابورافع رضی اللہ عنہما اس کے شاہد ہیں کہ ان کی شادی حالت حلت میں ہی ہوئی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے کئی ایک اُجوبہ ہو سکتے ہیں (۱) آپ رضی اللہ عنہما کی شادی بحالت حلت ہوئی ہو (۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما فعل بیان کرتے ہیں تو قول و فعل کے تعارض کے وقت ترجیح قول کو ہی ہوگی (۳) یہ آپ کا خاصہ تھا جبکہ بعض محدثین کے مطابق آپ کی شادی

❶ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب عمرة القضاء (4258)

❷ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح المحرم (3432) و ابو داؤد، کتاب المناسک، باب المحرم یتزوج (1841)

❸ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح المحرم و کراہة خطبة (3439) و ابو داؤد، کتاب المناسک، باب المحرم یتزوج (1843)

اور تعلقات کا قیام بحالت حلال ہی ہوا تھا۔ البتہ یہ معاملہ ظاہر احرام کی حالت میں ہوا۔ (تحفة الاحوذی واللہ اعلم)

[22].... بَاب فِي أَكْلِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَصِدْ هُوَ

محرم کا شکار کا گوشت کھانا جبکہ اس نے خود شکار نہ کیا ہو

1867- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى.....

عبداللہ بن ابوقنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد حدیبیہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ لوگوں کو ایک وحشی گدھا ملا انہوں نے اس کا شکار کیا اور گوشت کھایا میں نے کہا: کھاؤ اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ الْحَدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَأَصَابَ حِمَارًا وَحَشٍ فَطَعَنَهُ وَأَكَلَ مِنْ لَحْمِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حِمَارًا وَحَشٍ فَطَعَنَهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ . ①

1869- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ.....

ابوقنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جا رہے تھے اور لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں احرام باندھے ہوئے نہیں تھا۔ میں نے ایک گدھا دیکھا میں گھوڑے پر سوار ہوا اور اس کا شکار کیا تو لوگوں نے احرام کی حالت میں اس کا گوشت کھایا۔ اور میں نے نہیں کھایا۔ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے اس سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اشارہ کیا تھا تم نے مار ڈالا تھا؟ یا آپ نے فرمایا: تم نے مارا تھا؟ لوگوں نے کہا: ”نہیں“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر کھاؤ۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَبُو قَتَادَةَ حَلَالٌ إِذْ رَأَيْتُ حِمَارًا فَرَكِبْتُهُ فَرَسًا فَأَصَبْتُهُ فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَلَمْ أَكُلْ فَأَتَا النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ أَشْرُتُمْ قَتَلْتُمْ أَوْ قَالَ ضَرَبْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا . ②

① حسن: أخرجه الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی کراهیة تزویج المحرم (841)

② متفق علیه: البخاری، کتاب جزاء الصيد باب لا یشیر المحرم الی الصيد لکی یصطاد الحلال (1824) ومسلم، کتاب الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (2847)



**فوائد:** ..... حالت احرام میں نہ صرف شکار و ذبح حتی کہ شکار کی جانب اشارہ تک کرنا شکار میں معاونت کرنا بھی ممنوع ہیں۔ البتہ محرم کے لیے سمندر کا شکار حلال ہے۔ قرآن میں ہے:

﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيْرَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا﴾ (93:5) تمہارے لیے سمندر کا شکار و کھانا حلال ہے اور وہ تمہارے اور قافلے کے لیے سامان ہے اور محرم ہونے تک بڑی شکار تمہارے لیے حرام ہے۔

1870- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .....

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَنَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
أَتَى بِلَحْمِ جِمَارٍ وَخُشٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ إِنَّا  
حُرْمٌ لَا نَأْكُلُ الصَّيْدَ. ❶  
صعب بن جنامہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس جنگلی  
گدھے کا گوشت لایا گیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا۔  
اور فرمایا: ”ہم محرم ہیں ہم شکار نہیں کھاتے۔“

1871- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ الْمُثَنَّى عَنِ مَعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ .....

عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ  
طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي سَفَرٍ فَأَهْدَى  
لَهُ طَيْرٌ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ رَاقِدٌ فَمِنَّا  
مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَاسْتَيْقَظَ  
طَلْحَةُ فَأَخْبَرُوهُ فَوَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ  
أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷  
عثمان بن تیمیہ تمہاری اپنی والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر  
میں طلحہ بن عبد اللہ کے ساتھ تھے ان کو پرندے کا تحفہ  
دیا گیا۔ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔ اور وہ سوئے  
ہوئے تھے۔ ہم میں سے بعض نے کھایا اور بعض نے پرہیز  
کیا۔ جب طلحہ بن عبد اللہ بیدار ہوئے تو لوگوں نے ان سے  
بیان کیا تو انہوں نے اس کے کھانے سے موافقت کی اور  
انہوں نے کہا: ”ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا  
تھا۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب اذا ما هدى للمحرم جماراً وحشياً حياكم يقبل (1825) ومسلم، کتاب الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (2837)

❷ صحيح مسلم، کتاب الحج، باب، تحريم الصيد للمحرم (2852) والنسائي، کتاب المناسک، باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد (2816)

1872- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ.....

حَدَّثَنِي الصُّعْبُ بْنُ جَنَامَةَ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ فَأَهْدَيْتُ لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ وَحَيْثُ فَرَدَّهُ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِسَارٍ رَدُّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرْمٌ. ①

صعب بن جنامہ کہتے ہیں کہ میں 'ابوہاء یا' ودان' مقام پر تھا تو رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گذر ہوا تو میں نے آپ کو جنگلی گدھے کے گوشت کا تحفہ دیا تو آپ نے وہ مجھے واپس کر دیا جب آپ ﷺ نے میرے چہرے پر ناخوشی دیکھی تو فرمایا: ”ہم تمہیں واپس نہ کرتے مگر اب ہم احرام کی حالت میں ہیں۔“

**فوائد:**..... محرم کے لیے شکار کا گوشت کھانا جائز و درست ہے جیسا کہ وضاحت سے بیان گزر چکا ہے۔ بہر حال بعض اہل علم مذکورہ حدیث کی بنا پر اس کی کراہت کے قائل جب کہ امام شافعی کے مطابق آپ ﷺ کے چھوڑنے کا سبب یہ تھا کہ ”أَنَّهُ صَيِّدًا مِنْ أَجْلِهِ وَتَرَكَهُ عَلَى التَّنْزِهِ.“ (ترمذی) آپ ﷺ نے سمجھا کہ یہ شکار آپ کے لیے کیا گیا ہے لہذا اس سے بچتے ہوئے آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا سو جو شکار محرم کی معاونت یا اس کی وجہ سے کیا گیا ہو اس کا کھانا اس کے لیے حلال نہیں۔

[23]..... بَابُ فِي الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ

زندہ کی طرف سے حج کرنا

1873- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.....

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ حَنْعَمَ فَقَالَتْ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَيَّ رَأْسِي وَكَمْ يَحُجُّ فَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

فضل بن عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھے قبیلہ 'حَنْعَم' کی ایک عورت نے آ کر کہا: حج اللہ کی طرف سے اس کے بندوں پر فرض ہے میرے والد پر فرض ہو گیا ہے جو بہت بوڑھے ہیں وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتے اور نہ ہی وہ حج کر سکتے ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی

سُبُلَ أَبُو مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ. ① ہاں۔“ ابو محمد سے پوچھا گیا: کیا آپ اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

**فوائد:** ..... (۱) استطاعت سبیل یعنی فرض حج کا تعلق صحت و جسمانی حالت سے نہیں بلکہ زاویراہ اور سفری اخراجات وغیرہ سے ہے۔ (۲) زندہ کی طرف سے حج میں اس کی نیابت کی جاسکتی ہے بشرطیکہ نیابت کرنے والا اپنا حج ادا کرچکا۔ حدیث میں آپ ﷺ نے کسی آدمی کو کہا (حج عن نفسك ثم انج عن شبرمة - صحیح ابن خزیمہ) پہلے اپنا حج کر پھر شبرمہ کی جانب سے کرنا۔ لہذا جمہور کا یہی موقف ہے دیکھیے۔ الفتح

1874- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ هُوَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ  
فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ لَا يَسْتَوِي عَلَى  
الْبُعِيرِ أَدْرَكْتُهُ فَرِيضَةَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ حُجِّي عَنْهُ. ②

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ میرے والد بوڑھے ہیں وہ اونٹ پر سوار نہیں ہو سکتے۔ حج جو اللہ کا فریضہ ہے وہ ان پر فرض ہو گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس کی طرف سے حج کرو۔“

1875- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَتَمِ  
اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ  
الْوُدَاعِ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَدِيفُ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ  
أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ  
يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضَى أَنْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ختم، قبیلے کی ایک عورت نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج جو بندوں پر لازم ہے وہ میرے باپ پر بھی لازم ہو گیا ہے مگر وہ بہت بوڑھے ہیں۔ وہ سواری پر سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کروں؟

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب وجوب الحج وفضله (1513) ومسلم، کتاب الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوهما أول للموت (3238)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب الحج عن من لا يستطيع الثبوت علی الراحلة (1853) ومسلم، کتاب الحج، باب الحج عن العاجز..... (3239)

أُحِجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ ①. فریضہ ادا ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“

1876- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَبِي ﷺ سے اور اسی کی حدیث کی طرح قریباً نقل کرتے ہیں۔

1877- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

يَسَارٍ.....

فضل بن عباس رضی اللہ عنہما یا عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میرے والد یا اس نے کہا: میری والدہ بہت بوڑھی ہے اگر میں اس کو سوار کروں تو وہ سواری پر جم کر نہیں سکتی اگر میں اسے باندھوں تو خطرہ ہے کہ کہیں میں اسے مار نہ ڈالوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہارے والد یا تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو تمہارا کیا خیال ہے تم اسے ادا کرتے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے والد یا اپنی والدہ کی طرف سے حج کرو۔“

حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَوْ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَوْ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرٌ إِنْ أَنَا حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ أَنْ أَقْتُلَهَا قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ أَوْ أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحِجَّ عَنْ أَبِيكَ أَوْ أُمِّكَ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ الْحَجُّ عَنِ الْحَجِي قَالَ إِذَا لَزِمَهُ قِيلَ لَهُ تَقُولُ بِحَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ ②.

**فوائد:**..... (۱) معلوم ہوا قرہبی وارث جس کے ذمے میت کا قرض ادا کرنا ہو وہی حج میں اس کی

نیابت بھی کرے گا (۲) ترمذی میں (واعتمر) کے الفاظ بھی آتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمرے میں بھی نیابت درست ہے۔

## [24]..... بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ مرده کی طرف سے حج کرنا

1878- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ يُوسُفَ بْنِ الزُّبَيْرِ

① متفق علیہ: البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب الحج عن من لا يستطيع الثبوت علی الزاحلة (1853) ومسلم، کتاب

الحج، باب الحج عن المعاجز لزمانة..... (1335)

② صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

③ صحیح: سابقہ دونوں احادیث ملاحظہ کیجئے۔

مَوْلَى لَّالِ الزُّبَيْرِ .....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ  
مِنْ خَثْعَمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ  
أَبِي أَدْرَكَةَ الْإِسْلَامَ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا  
يَسْتَطِيعُ رُكُوبَ الرَّحْلِ وَالْحَجَّ  
مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ أَنْتَ  
أَكْبَرُ وَلَدِيهِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ  
كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ  
أَمَكَانَ ذَلِكَ يُحْزِرُهُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ  
فَأَحُجُّ عَنْهُ . ❶

عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ خثعم قبیلہ سے ایک آدمی

رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: ”میرے  
والد مسلمان ہیں اور وہ بہت بوڑھے ہیں۔ وہ سواری پر  
سوار نہیں ہو سکتے۔ اور حج ان پر فرض ہے کیا میں ان کی  
طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم  
اپنے والد کے بڑے بیٹے ہو؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“  
آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا تم  
ان کی طرف سے ادا کرتے تو کیا ان کی طرف سے ادا ہو  
جاتا؟ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا:  
”اللہ بہت مہربان ہے تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔“

**فوائد:** ..... مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی جانب سے حج کرنا جائز ہے۔ اگرچہ وہ زندہ  
ہوں یا فوت ہو چکے ہوں۔ ترمذی میں فوت شدہ کی جانب سے ادائیگی حج کے بارے میں صریح حدیث آتی  
ہے۔ ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آ کر دریافت کرتی ہے ”إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ ، أَفَأَحُجُّ  
عَنْهَا؟“ میری ماں فوت ہو گئی ہے کیا میں اس کی جانب سے حج کروں؟ تو آپ ﷺ جواب میں (نعم)  
فرماتے ہیں کہ ہاں کرو۔ نیز اس کو مسلم نے بھی نکالا ہے (دیکھیے تحفۃ الاحوزی)

1879- أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ  
مُجَاهِدٍ عَنْ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ يُقَالُ لَهُ يُوسُفُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَوْ الزُّبَيْرُ بْنُ يُوسُفَ.....  
عَنْ سُوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ  
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ  
لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحُجَّ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ  
كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ قَبْلَ  
مِنَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَرْحَمُ حُجَّ عَنْ

سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کے  
پاس آیا اس نے کہا: ”میرے والد بوڑھے ہیں وہ حج نہیں  
کر سکتے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہارے والد پر  
قرض ہوتا تم اس کی طرف سے ادا کرتے تو تمہارا کیا خیال  
ہے وہ قبول کر لیا جاتا؟ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“

أَيْبِكَ. ① آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ بہت مہربان ہے تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔“

[25]..... بَاب فِي اسْتِئْذَانِ الْحَجَرِ

حجر اسود کو چھونا

1880- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ.....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو رکنوں کو چھوتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان کو چھونا نہ سختی میں چھوڑا اور نہ نرمی۔“ میں نے نافع سے کہا: کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما دو رکنوں کے درمیان نرمی سے چلتے تھے؟ انہوں نے کہا: ”ہاں وہ نرمی سے چلتے تھے تاکہ ان کو چھونے میں آسانی ہو۔“

**فوائد:** ..... (۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما سنت سے انتہائی محبت کرنے والے تھے یہ نبی ﷺ کا کوئی بھی فعل دیکھ لیتے تو بالکل اسے سرانجام دیتے۔ اگرچہ اس کی حاجت و ضرورت نہ بھی ہوتی (۲) کعبہ کے چار کونے ہیں (۱) حجر اسود والا (۲) رکن یمانی (۳) رکن شامی (۴) رکن عراقی۔ ان میں سے حجر اسود والا کونا اور رکن یمانی والا یہ ابراہیمی بنیادوں پر ہیں جبکہ رکن شامی و عراقی یہ قریش مکہ کے پاس تعمیر کعبہ کے موقع پر فنڈز کی کمی کی بنا پر ادھورے رہ گئے یہ اپنی اصل بنیادوں پر تعمیر نہ ہو سکے اس لیے یہ حصے بلا تعمیر ہی چھوڑ دیے گئے اور یہ آج بھی اسی طرح باقی ہیں جسے حلیم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ لہذا دوران طواف حجر اسود اور رکن یمانی والے کونے کا استلام کرنا ضروری ہے (۳) استلام کا طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کو بوسہ دیا جائے گا اگر ممکن ہو تو ورنہ چھڑی لگا کر اسے بوسہ دے لیا جائے گا (ابن ماجہ) اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کر دیا جائے گا۔ اور رکن یمانی کو فقط چھوا جائے گا اگر ممکن نہ ہو تو ویسے ہی گزر جائیں۔ ان کے علاوہ ملتزم، مقام ابراہیم وغیرہ کو بوسہ دینا، چھونا وغیرہ غیر شرعی خلاف سنت ہے۔

① صحیح: أخرجه النسائي، كتاب المناسك، باب تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين (2637)

② اسنادہ جيد: مشكل الآثار، للطحاوی 3/221

## [26]..... بَابُ الْفَضْلِ فِي اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ

## حجر اسود کو چھونے کی فضیلت

1881- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيُعَذَّبَنَّ اللَّهُ الْحَجَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَيَّ مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقِّ قَالَ سُلَيْمَانُ لِمَنْ اسْتَلَمَهُ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حجر اسود کو اٹھائے گا اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور وہ اپنے چھونے والوں پر گواہی دے گا۔“

**فوائد:** ..... (۱) حجر اسود کی مذکورہ فضیلت اس کے استلام کے ثبوت و تخصیص پر مبنی ہے (۲) اللہ اگر زبان جیسے گوشت کے ٹوٹنے کو تھڑے کو قوت گویائی دے سکتا ہے تو یہی صفت کسی اور شے کے اندر پیدا کرنا اس قدر ہستی کے لیے قطعی ممکن ہے۔

## [27]..... بَابُ مَنْ رَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا

## اس شخص کے متعلق جو تین بار رمل کرتا ہے اور چار بار چلتا ہے

1882- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پتھر سے دو پتھر تک تین چکروں میں رمل کیا۔

**فوائد:** ..... (۱) ”رمل“ کہتے ہیں اکڑتے ہوئے کندھے ہلا کر چھوٹے قدموں کے ساتھ تیز چلنا۔ 7ھ عمرہ القضاء کے موقع پر مسلمان چونکہ مدینہ کے بخاری کی بنا پر لاغر ہو گئے تھے لہذا مشرکین مسلمانوں کو دیکھنے کے لیے کعبہ کے پاس آ بیٹھے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کفار پر رعب طاری کرنے کے لیے ان کو رمل کا حکم دیا۔ مشرکین چونکہ کعبہ سے بجانب شمال جبل قریعہ پر بیٹھے تھے اس لیے ان کی نظریں کعبہ کے تین اطراف

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب الرمل فی الحج والعمرة (1606) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب

الرمل، إمامنا سیدنا محمد بن عبد الوہاب، شرح منہج السنن، (3053)

پڑتی تھیں جبکہ رکن یمانی سے حجر اسود تک کا حصہ ان سے اوجھل تھا۔ لہذا ان تین اطراف میں رمل مشروع قرار پایا اور بعد میں اسی طرح جاری رہا۔ دیکھیے (بخاری: عن ابن عباس رضی اللہ عنہما) (۲) ”الحجر سے الحجر تک“ سے مراد طواف کا چکر ہے کہ طواف حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر منتہی ہوتا ہے نہ کہ یہ مراد کہ پورے مطاف میں رمل کیا جائے گا۔ (۳) رمل پہلے تین چکروں میں ہوگا اگر وہ جائے تو کوئی کفارہ نہیں نیز رمل صرف طواف قدوم یا طواف عمرہ میں ہوگا۔ جیسا کہ بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔

1883- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بیت اللہ کا پہلا طواف کیا تو تین بار تیز چلے اور چار بار آہستہ چلے۔ جب صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے تو نشیب بطن المسیل پر دوڑتے تھے۔ میں نے نافع سے کہا: کیا عبد اللہ جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے تھے تو معمولی طور پر چلتے تھے؟ انہوں نے کہا: ”نہیں“ مگر جب رکن پر ہجوم ہوتا تھا کیونکہ وہ جب تک اسے چھو نہیں لیتے تھے اسے چھوڑتے نہیں تھے۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَّافِ الْأَوَّلِ حَبَّ ثَلَاثَةً وَمَشَى أَرْبَعَةً وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِي قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ ①

**فوائد:**..... (۱) پہلے طواف میں رمل ہوگا تین چکر دوڑ کر جبکہ چار چلتے ہوئے لگائے جائیں گے (۲) اگر حجر پر رش ہو تو استلام بالتعمیل یا بائجن ضروری نہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مذکورہ فعل سنت کی حرص کی بنا پر تھا (۳) صفا مروہ کی سعی کے دوران درمیان میں ہموار زمین میں دوڑا جائے گا۔

1884- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے رکن یمانی تک تین بار رمل کیا اور چار بار چلے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ②

① صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما جاء العرفة كلها موقف (150) والترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء في كيف الطواف (856)

② متفق عليه: البخاری، کتاب الحج، باب ما جاء في السعي بين الصفا والمروة (1644) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب الرمل في الطواف والعمرة (1261)



## [28]..... بَابُ الْإِضْطِبَاعِ فِي الرَّمْلِ

## رمل میں اضطباع کرنا

1885- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ابْنِ يَعْلَى اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اَنَّهُ طَافَ مُضْطَبِعًا ❶ اضطباع کر کے طواف کیا۔

**فوائد:**..... مذکورہ حدیث سنداً اگرچہ ضعیف ہے بہر حال اس معنی کی صحیح روایات بھی مروی ہیں

اضطباع یہ ہوتا ہے کہ اوپری چادر دائیں کندھے کے نیچے سے لاتے ہوئے بائیں پر ڈال لی جائے تاکہ دائیں کندھا ننگا رہے۔ یہ بھی اولین طواف کے ساتھ خاص ہے پہلے طواف کے بعد نقلی طواف کندھا ڈنپ کر ہی کرتے ہیں اگر احرام کی حالت میں ہوں۔ (واللہ اعلم)

## [29]..... بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ

## قارن کا طواف

1886- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ لُهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا ❷ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے حج اور عمرے کا احرام باندھا اسے دونوں کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے۔ جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو احرام نہ کھولے۔“

**فوائد:**..... (۱) حج قرآن کرنے والا حج و عمرہ کا ایک طواف ہی کرے گا اسی طرح دونوں کی سعی بھی ایک

ہی ہوگی۔ یہی حکم حج تمتع کا بھی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے (یسعک طوافک لحجک و عمرتک۔ مسلم) تیرے حج اور عمرے کے ایک ہی طواف کافی ہے۔ (۲) قارن عمرے کے بعد حلال نہیں ہوگا حتیٰ کہ وہ حج بھی کر لے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف والعمرة (1262)

❷ صحیح بالشواهد: ابوداؤد، کتاب الحج، باب ماجاء إن التی طاف مضطبعاً (859) وابن ماجہ، کتاب المناسک، باب

الاضطباع (2954) مزید دیکھئے نبل الاوطار 5/110-111

## [30]..... بَابُ الطَّوَافِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

## سواری پر طواف کرنا

1887- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كَلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشِئِيءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ. ❶

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب رکن کے پاس آئے تو جو چیز آپ کے ہاتھ میں ہوتی تھی اس سے اس کی طرف اشارہ کر کے تکبیر کہتے۔

**فوائد:**..... (۱) ایسے معذور افراد جو چلنے پھرنے کی سکت نہ رکھتے ہوں تو ان کے لیے دوران طواف

سواری کا استعمال جائز و درست ہے۔ آج کل اس کے متبادل کے طور پر مزدور کام کرتے ہیں جو کہ اپنے کندھوں پر لوگوں کو طواف کرواتے ہیں (۲) سوار کے لیے حجر اسود کا بوسہ چونکہ مشکل ہے اس لیے وہ اشارہ ہی پر اکتفا کرے گا اور تکبیر بھی پکارے گا۔

## [31]..... بَابُ مَا تَصْنَعُ الْحَاجَّةُ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا

## حج کرتے ہوئے عورت کو حیض آ جائے تو کیا کرے؟

1888- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَكَمْ أَطْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَّوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب میں مکہ پہنچی تو میں حائضہ ہو گئی اور میں نے صفا و مروۃ کے درمیان سعی نہیں کی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیت اللہ کے طواف کے علاوہ جو کچھ حاجی کرتا ہے وہ کرو۔“

**فوائد:**..... کعبہ چونکہ مسجد حرام کے اندر ہے اور طواف یہ نماز ہی کی طرح اس پر نماز کی شرائط ہی

لاگو ہوتی ہیں۔ حدیث میں ہے (الطواف حول البیت مثل الصلاة - صحیح ترمذی) بیت اللہ کے گرد طواف نماز ہی

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحديبية (4184)، ومسلم، کتاب الحج، باب بيان حوازل التحلل

بالاحصاء وجواز القرآن (2981)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحيض، باب الأمر بالنساء اذا نفسن (294)، ومسلم، کتاب الحج، باب، بيان وجوه

الإحرام وإنه يجوز..... (2910)

کی مانند ہے۔ اسی بنا پر حائضہ عورت کو طواف سے روک دیا گیا۔ بقیہ ارکان چونکہ بلا طہارت بھی ممکن ہیں مثلاً عرفات و مزدلفہ جانا ذکر اذکار کرنا وغیرہ تو ان کی حائضہ کو اجازت دے دی گئی ہے۔ (واللہ اعلم)

### [32]..... بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں بات چیت کرنا

1889- أَخْبَرَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ .....  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ إِلَّا أَنْ  
اللَّهُ أَحَلَّ فِيهِ الْمَنْطِقَ فَمَنْ نَطَقَ فِيهِ  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیت اللہ کا طواف نماز ہی ہے۔ مگر اللہ نے اس میں بات چیت کو جائز قرار دیا ہے جو کوئی طواف کے دوران بات کرے وہ اچھی بات کرے۔“

**فوائد:** ..... (۱) یہ حدیث واضح ہے کہ طواف پر نماز کی شرائط لاگو ہوں گی سوائے ان کے جن کا استثناء کر دیا گیا یعنی کلام کرنا ادھر ادھر دیکھنا، حرکت کرنا وغیرہ نیز جس طرح حائضہ نماز کے قریب نہیں آسکتی اسی طرح طواف بھی نہیں کرے گی (۲) دوران طواف کلام کیا جاسکتا ہے

1890- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ .....  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .  
ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے پہلی حدیث سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

### [33]..... بَابُ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْمَقَامِ

مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنا

1891- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ .....  
عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
وَأَفَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ  
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: ”مجھے میرے رب کے ساتھ تین باتوں میں موافقت ہو گئی میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کاش آپ مقام

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب اذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت (1757) ومسلم، کتاب الحج، باب بیان

وجوه الإحرام (1211)

② اسنادہ ضعیف ولكن حدیث صحیح

مُصَلِّي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَاتَّخِذُوا مِنْ  
 ابراهيم کو نماز کے لئے مقرر کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل  
 کی: ”مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کرنا۔“ (سورۃ البقرۃ: ۱۲۵)

**فوائد:** ..... (۱) طواف کے بعد دو رکعتیں ادا کرنا اس کا حکم مختلف فیہ ہے۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اسے واجب جبکہ مالک رضی اللہ عنہ وشافعی رضی اللہ عنہ اسے سنت قرار دیتے ہیں اور امام ابن حجر رضی اللہ عنہ بھی (الفتح) میں اسے سنت ہونے کو ہی جمہور کا مذہب قرار دیتے ہیں (۲) یہ رکعات مقام ابراہیم علیہ السلام جو کہ اس پتھر کا نام ہے جس پر کھڑے ہو کر انہوں نے کعبہ کی تعمیر کی تھی کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے۔ اگرچہ میسر نہ ہو تو مسجد حرام میں کہیں بھی ادا کی جاسکتی ہیں (۳) عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت رب کے تین مقام ہیں ایک مذکورہ حدیث میں مذکور ہے دوسرا آیتہ حجاب تیسرا جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی گھروالیوں کو مخاطب کیا تھا کہ اللہ کے رسول کو تنگ نہ کریں ورنہ اللہ ان کی جگہ دوسری بیویاں آپ کو عطا کر دے گا۔

[34]..... بَاب فِي سُنَّةِ الْحَجِّ

حج کا طریقہ

1892- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ.....

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ  
 بِنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ دَخَلْنَا عَلَى  
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ  
 حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
 عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَأَهْوَى  
 بِيَدِهِ إِلَى زِرِّي الْأَعْلَى وَزِرِّي الْأَسْفَلِ  
 ثُمَّ وَضَعَ فَمَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ  
 غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرَّجَا بِكَ يَا ابْنَ  
 أَخِي سَلْ عَمَّا سَأَلْتَهُ فَسَأَلْتَهُ وَهُوَ  
 أَعْمَى وَجَاءَ وَقَفْتُ الصَّلَاةَ فَقَامَ فِي  
 سَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى

جعفر بن محمد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم جابر بن  
 عبد اللہ کے پاس آئے انہوں نے ہمارے متعلق تعارف  
 حاصل کیا حتیٰ کہ وہ مجھ تک پہنچے میں نے کہا: میں محمد بن علی  
 بن حسین بن علی ہوں انہوں نے میرے اوپر اور نیچے کے  
 تنگے پر ہاتھ ڈالا اور میرے سینہ کو بوسہ دیا میں ان دنوں نو  
 جوان تھا۔ پھر انہوں نے کہا: خوش آمدید اے میرے بھتیجے  
 جو پوچھنا چاہو پوچھو میں نے ان سے کچھ باتیں پوچھیں  
 اور وہ نابینا تھے۔ نماز کا وقت آیا تو وہ کمر لپیٹ کر اٹھ  
 کھڑے ہوئے جب اسے اپنے کندھے پر ڈالتے تھے تو  
 چھوٹا ہونے کی وجہ سے اس کا کنارہ گر پڑتا تھا اور ان کی  
 چادر ان کے پہلو میں کھوٹی پڑتی۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی

① صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الکلام فی الطواف (960)

تو میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے متعلق بتائیے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے نو (9) کی گرہ لگا کر کہا: رسول اللہ ﷺ نو برس تک ٹھہرے رہے اور حج نہ کیا پھر دسویں سال لوگوں میں حج کا اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حج کرنا چاہتے ہیں تو مدینہ میں بہت زیادہ لوگ آگئے سب یہی چاہتے تھے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر وہی کام کریں جو آپ کریں۔ ہم لوگ آپ کے ساتھ نکل کر ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابوبکر کو جنم دیا اس نے رسول اللہ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ میں کس طرح کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”غسل کرو اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھو۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی پھر ’قصواء پر سوار ہوئے حتیٰ کہ آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر ’بیداء‘ مقام پر کھڑی ہوگئی حتیٰ کہ میں نے اپنی نظر کی انتہا تک آپ کے آگے اور آپ کے دائیں آپ کے بائیں اور آپ کے پیچھے پیدال اور سوار لوگ ہی لوگ دیکھے۔ اور آپ ﷺ پر قرآن نازل ہو رہا تھا اور آپ ﷺ ہم سب کے درمیان میں تھے۔ اور آپ ﷺ قرآن کے مطلب کو خوب جانتے تھے پھر آپ ﷺ نے توحید کے کلمات کے ساتھ تلبیہ کہا: ”میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بے شک تعریف اور بادشاہی تیرے لئے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ لوگ بھی اس کو بلند آواز سے کہنے لگے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں کچھ نہ کہا۔ اور رسول

مُنْكِيهِ رَجَعَ طَرَفُهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا  
وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمَشْجَبِ  
فَصَلَّى فَقُلْتُ أُخْبِرُنِي عَنْ حَجَّةِ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ تَسْعًا  
فَقَالَ مَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ  
سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أُذِنَ فِي النَّاسِ  
بِالْحُجِّ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشْرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ  
يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَنَحَرْنَا مَعَهُ حَتَّى  
أْتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ  
عَمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَضْنَعُ فَقَالَ  
اعْتَسِلِي وَاسْتَفِرِّي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي  
فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ  
رَكِبَ الْقِصْوَاءَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ  
عَلَى الْبَيْدَاءِ فَنظَرْتُ إِلَى مَدْيَنَ بَصْرِي  
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ  
يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ  
ذَلِكَ وَخَلْفَهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَرَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يُنْزَلُ  
الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ فَأَهْلَلُ  
بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ  
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ

اللہ ﷺ تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے۔ جابر کہتے ہیں: ہماری صرف حج کی نیت تھی۔ اور عمرے کو ہم جانتے بھی نہ تھے۔ حتیٰ کہ جب ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے تو آپ نے رکن کو چھوا، تین بار مل گیا اور چار بار معمولی چال سے چلے پھر مقام ابراہیم کی طرف گئے اور نماز پڑھی۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ”مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔“ (البقرہ: ۱۲۵) انہوں نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا، میرے والد کہتے تھے: آپ ﷺ نے دونوں رکعتوں میں ”قل هو اللہ احد“ اور ”قل یا ایہا الکفرون“ پڑھی۔ پھر رکن کی طرف واپس آئے تو اسے چھوا پھر دروازے سے نکل کر صفا کی طرف گئے جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی: ”بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں۔“ (البقرہ: ۱۵۸) میں بھی اس چیز سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے شروع کیا۔ پھر اس پر چڑھے حتیٰ کہ آپ نے بیت اللہ کو دیکھا تو اللہ کی توحید بیان کی اور اس کے لئے تکبیر پڑھی۔ اور کہا: ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اس اکیلے نے کئی گروہوں کو شکست دی۔“ پھر آپ ﷺ نے اس کے درمیان دعا کی تو تین بار اس طرح فرمایا: پھر آپ ﷺ مروہ کی طرف اترے حتیٰ کہ آپ کے قدم وادی کے

وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَأَهْلَ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهْلُونَ بِهِ فَلَمْ يَزِدْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا وَلَبَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَلْبِيَتَهُ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَسْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَصَلَّى فَقَرَأَ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا أَتَى الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أبدأُ بِمَا بدأَ اللَّهُ بِهِ فبدأُ بالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَوَحَّدَ اللَّهُ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ

ذَلِكَ فَقَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ يَعْنِي فَرَمَلَ حَتَّى إِذَا صَعِدْنَا مَشَى حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةَ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرَ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوْ اسْتَقْبَلْتُكَ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحِلَّ وَيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِعَامِنَا هَذَا أَوْ لِأَبَدٍ أَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرَى فَقَالَ دَخَلْتَ الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ هَكَذَا مَرَّتَيْنِ لَا بَلَّ لِأَبَدٍ أَبَدًا لَا بَلَّ لِأَبَدٍ أَبَدًا وَقَدِمَ عَلَيَّ بُدْنٍ مِنَ الْيَمَنِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ وَلَبَسَتْ ثِيَابَ صَبِيغٍ وَاسْتَحَلَّتْ فَأَنْكَرَ عَلَيَّ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَبِي أَمَرَنِي فَكَانَ عَلَيَّ يَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحْرَشُهُ عَلَيَّ فَاطِمَةَ فِي الذِّى صَنَعْتُ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا ذَكَرْتُ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقْتُ

درمیان میں پہنچ گئے۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری کہتے ہیں: پھر آپ نے رمل کیا۔ حتیٰ کہ جب اوپر چڑھے تو چلنے لگے۔ جب ہم مروہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے مروہ پر اسی طرح کیا جس طرح صفا پر کیا۔ حتیٰ کہ جب مروہ کا آخری چکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگر پہلے معلوم ہو جاتی تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا۔ اور میں اس کو عمرہ بنا لیتا۔ لہذا تم میں سے جس کسی کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اسے چاہے کہ وہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنا لے۔“ پھر سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! اس سال کے لئے یا ہمیشہ کے لئے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو تشبیک دی پھر فرمایا: ”عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔ اس سال کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے۔“ آپ ﷺ نے ایسے دوبار فرمایا۔ اور علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی ﷺ کے لئے قربانی کے اونٹ لے کر آئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان لوگوں میں پایا جنہوں نے احرام نہیں باندھا تھا اور وہ رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔ اور سرمہ لگائے ہوئے تھیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق اس بات کا انکار کیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”میرے والد نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔“ علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں گا تو میں نے اس کا ذکر آپ سے کیا اور اس کا انکار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے سچ کہا ہے جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو تم نے کیا کہا تھا؟ علی نے کہا: ”میں نے کہا تھا: اے اللہ! میرا وہی تلبیہ ہے جو

تیرے رسول ﷺ نے تلبیہ کہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس تو قربانی ہے تم احرام نہ کھولو۔“ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قربانی کے جو جانور علی بن ابی سلمیٰ سے لائے تھے اور جو نبی ﷺ لائے تھے۔ وہ کُل سو جانور تھے۔ نبی ﷺ اور ان لوگوں کے علاوہ جن کے پاس قربانی نہیں تھی سب لوگوں سے احرام کھول دیا اور بال کتروائے۔ جب تلبیہ کا دن ہوا تو آپ ﷺ منیٰ کی طرف آئے، ہم نے حج کا تلبیہ کہا۔ اور رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز منیٰ میں پڑھی۔ پھر تھوڑی دیر ٹھہرے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوا اور آپ ﷺ نے حکم دیا: ”نمرہ میں آپ کے لئے چمڑے کا خیمہ بنایا جائے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر چلے تو قریش کو اس بات پر شک نہیں تھا کہ آپ ﷺ مشر حرام شہر کے پاس ٹھہریں گے جس طرح قریش جاہلیت میں مزدلفہ میں کیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ چلے حتیٰ کہ سورج جب ڈھل گیا آپ ﷺ نے ’قصویٰ‘ کے لئے حکم دیا تو اس پر پالان رکھی گئی آپ وادی کے درمیان آئے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: ”تمہارے خون اور تمہارے مال اس طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن میں تمہارے اس مہینہ میں تمہارے اس شہر میں خبردار! جاہلیت کے زمانہ کی ہر چیز میرے قدموں میں رکھی گئی ہے۔ اور جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے اور پہلا خون جو معاف کیا جاتا ہے وہ ربیعہ بن حارث کا خون ہے جو بنو سعد کے قبیلہ میں دودھ پیتا تھا اسے قبیلہ بنو ہذیل نے

مَا فَعَلْتُمْ حِينَ فَرَضْتُ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلٌ بِمَا أَهْلٌ بِهِ رَسُولُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهُدَى فَلَا تَحْلِلْ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهُدَى الَّتِي قَدِمَ بِهَا عَلِيُّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِائَةَ بَدْنَةٍ فَحَلَّ النَّاسُ كُلَّهُمْ وَقَصَرُوا إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هُدًى فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْبُرُؤِيَّةِ وَجَّهَ إِلَى مِنَى فَأَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِقَبَّةٍ مِنْ شَعْرِ تَضْرِبُ لَهُ بِنَمْرَةٍ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَارَ لَا تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي الْمَزْدَلِفَةِ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقَبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ بِنَمْرَةٍ فَتَزَلَّهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتْ يَعْنِي الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَانَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي



قتل کر ڈالا اور جاہلیت کا سود ساقط کر دیا گیا اور پہلا سود جسے میں معاف کرتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے وہ تمام معاف کیا جاتا ہے۔ عورتوں کے متعلق اللہ سے ڈرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے طور پر لیا ہے اور اللہ کے کلمہ کے ذریعے سے تم نے ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔ اور تمہارا بھی ان پر حق ہے کہ وہ کسی ایسے آدمی کو جسے تم برا سمجھتے ہو تمہارے بستروں پر آنے کی اجازت نہ دیں اگر ایسا کریں تو انہیں مارو مگر سختی کے ساتھ نہیں۔ اور تمہارے ذمہ ان کو کھلانا اور انہیں اچھے طریقہ سے پلانا ہے اور تم لوگوں سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ لوگوں نے کہا: ”ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے پہنچا دیا اور پہنچانے کا حق ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی کی۔“ پھر آپ نے اپنی سبابہ انگلی کو آسمان کی طرف اٹھا کر پھر اسے لوگوں کی طرف جھکایا۔ اور کہا: ”اے اللہ گواہ ہو جا، اے اللہ! گواہ ہو جا۔“ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے ایک ہی اذان اور اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے تکبیر کہی تو انہوں نے عصر کی نماز پڑھی۔ دونوں نمازوں کے درمیان میں کچھ نہیں پڑھا۔ پھر آپ ﷺ نے سوار ہو کر وقوف کیا۔ اور اپنی اونٹنی ’قصواء‘ کا پیٹ پہاڑی کی طرف کیا اور اسماعیل نے کہا: درختوں کی طرف کیا۔ اور ”حبل المشاة“ کو اپنے آگے کیا۔ پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر برابر کھڑے رہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور زردی جاتی رہی۔ حتیٰ کہ آفتاب کے کنارے بھی غروب ہو گئے۔ اور آپ ﷺ اپنے پیچھے اسامہ کو بٹھا کر

بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَّا كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِي مَوْضِعُ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضِعَةٌ وَأَوَّلُ دَمٍ وَضِعَ دِمَاؤُنَا دَمُ رَبِيعَةَ بِنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرَضِعًا فِي بَيْتِي سَعْدٍ فَقَتَلْتُهُ هَذَا يُلُ وَرَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضِعٌ وَأَوَّلُ رَبَا أَضَعُهُ رَبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضِعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّمَا أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ وَاسْتَحَلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئَنَّ فَرْشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنِ فَعَلَنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مَبْرَحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْتُمْ مُسْتَوْثِقُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِأُصْبِعِهِ السَّبَابَةَ فَرَفَعَهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ أَدْنَى بِلَالٍ بِنْدَاءٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَةٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى العَصْرَ لَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى وَقَفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقِصْوَاءِ إِلَى الصُّخَيْرَاتِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ إِلَى

چلے اور 'قصواء' کی لگام کھینچے ہوئے تھے اس کا سر پالان سے لگا ہوا تھا اور اپنے دائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے کہ ٹھہرو اور جب کسی پہاڑ کے پیچھے پہنچتے تھے۔ تو اس کی لگام کس قدر ڈھیلی کر دیتے۔ حتیٰ کہ وہ چڑھ جاتی حتیٰ کہ آپ ﷺ مزدلفہ پر پہنچے تو آپ نے مغرب و عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھی پھر آپ ﷺ لیٹ گئے۔ حتیٰ کہ جب فجر طلوع ہوئی تو آپ نے فجر کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت سے ادا کی پھر آپ ﷺ 'قصواء' پر سوار ہوئے اور مشعر حرام میں وقوف کیا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ سے دعا کی اور اس کی بڑائی بیان کی اور اس کی تہلیل کی اور اس کی توحید بیان کی حتیٰ کہ خوب روشنی ہو گئی۔ پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی چل دیئے۔ اور فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ خوبصورت بالوں والے آدمی تھے۔ اور سفید اور چوڑے چہرے والے تھے۔ جب نبی ﷺ کا گذر عورتوں کے پاس سے ہوا تو فضل ان کی طرف دیکھنے لگے۔ تو نبی ﷺ نے فضل کا ہاتھ پکڑ کر ان کے منہ پر رکھ دیا۔ حتیٰ کہ جب آپ 'محرر' پر پہنچے تو سواری کو ذرا تیز چلایا پھر آپ ﷺ درمیانے راستے کو چلے جن سے تم 'جمرة کبریٰ' کو جاتے ہو حتیٰ کہ آپ اس جمرة تک پہنچے جس کے پاس درخت ہے تو سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے۔ پھر بطن وادی سے کنکری ماری پھر قربانی کی جگہ پر گئے تو تریسٹھ قربانیاں انہوں نے ذبح کیں اور جو باقی رہ گئے وہ آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو دے دیے تو ان کی قربانی

الشَّجِيرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقْفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ فَأَرْدَفَ أَسَامَةَ خَلْفَهُ ثُمَّ دَفَعَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقُصَوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّهُ لَيَصِيبُ رَأْسَهَا مَوْرِدَ رَجُلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ كَلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْجِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى الْفَجْرَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقُصَوَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ حَتَّى أَسْفَرَ جَدًّا ثُمَّ دَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفُضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا فَلَمَّا دَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّ بِالظُّعْنِ يَجْرِيْنَ فَطَفِقَ الْفُضْلُ يُنْظِرُ إِلَيْهِنَّ فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَوَضَعَهَا عَلَى وَجْهِ الْفُضْلِ فَحَوَّلَ الْفُضْلُ رَأْسَهُ مِنْ الشِّقِّ الْأَخْرِي فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ مِنْ الشِّقِّ الْأَخْرِي حَتَّى إِذَا أَتَى مُحَسِّرَ

انہوں نے کی اور آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانیوں میں شریک کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ تمام قربانیوں سے ایک ایک ٹکڑا لے کر ہنڈیا میں پکایا جائے۔ پھر دونوں نے ان کا گوشت کھایا اور اس کا شور بہ پیا۔ پھر سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف واپس گئے۔ بیت اللہ پہنچے اور مکہ میں ظہر کی نماز ادا کی۔ اور بنو عبد اللہ کے لوگوں کے پاس پہنچے اور وہ زمزم پر پانی کھینچ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے بنو عبد المطلب! پانی نکالو اگر اس بات کا خطرہ نہ ہوتا کہ پانی نکالنے میں لوگ تم پر غالب آجائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا انہوں نے آپ ﷺ کو ڈول دیا اور آپ نے پانی پیا۔

حَرَكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى  
الَّتِي تُخْرِجُكَ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى  
حَتَّى إِذَا آتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَهَا  
الشَّجَرَةُ فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى  
كُلِّ حَصَاةٍ مِنْ حَصَى الْخُذْفِ ثُمَّ  
رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى  
الْمُنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ  
ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ  
فِي بُدْنِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبِضْعَةٍ  
فَجُمِعَتْ فِي قِدْرِ فَطَبَخَتْ فَأَكَلَا مِنْ  
لُحُومِهَا وَشَرَبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ  
فَأَفَاحَ إِلَى الْبَيْتِ فَآتَى الْبَيْتَ فَصَلَّى  
الظُّهْرَ بِمَكَّةَ وَآتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
وَهُمْ يَسْتَقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا  
بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا يَعْلِبُكُمُ النَّاسُ  
عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ  
ذَلُّوا فَشَرِبَ . ①

**فوائد:** ..... (۱) اہل منزلت سے برکت کا حصول جائز ہے (۲) اہل علم کے پاس حصول علم کے لیے خود حاضر ہونا چاہیے (۳) کپڑا ہونے کے باوجود فقط ستر ڈھانپ کر نماز پڑھنا درست ہے (۴) ننگے سر نماز پڑھنا بلا حرج جائز و درست ہے البتہ ننگے سر رہنے کو معمول بنانا اسوۃ رسول ﷺ کے خلاف ہے (۵) آپ ﷺ کے دس ہجری کو حج کرنے کو دلیل بناتے ہوئے بعض ائمہ و محدثین حج کو مؤخر کرنا جائز خیال کرتے ہیں ان کے نزدیک حج ۶ ہجری کو فرض ہوا جب کہ یہ اتنی چکی دلیل نہیں کیونکہ فرضیت حج بارے

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی القبلة (402) ومسلم، کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل

اختلاف ہے بعض نے ۹ ہجری قرار دیا ہے لہذا حج کے فرض ہو جانے کے بعد اسے جلد ادا کر لینا ہی بہتر ہے کیونکہ حج کو مؤخر کرنا اگرچہ جائز ہے لیکن بلا حج فوت ہو جانا گناہ کا باعث ہے موت کا چونکہ پتہ نہیں اس لیے اس کی جلد ادائیگی ہی بہتر ہے (۶) حیض و نفاس والی عورت حج کے جمیع افعال سرانجام دے گی سوائے طواف کے (۷) فرض نماز کے بعد احرام باندھنا مستحب ہے (۸) طواف حجر اسود کے استلام سے شروع کیا جائے گا (۹) مقام ابراہیم کو اپنے اور قبلے کے درمیان رکھتے ہوئے (۲) رکعتوں کی ادائیگی مستحب ہے (۱۰) طواف کی دو رکعتوں میں سورۃ اخلاص والکافرون پڑھنا مسنون ہے (۱۱) صفا مروہ کی سعی، صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کی جائے گی (۱۲) (لو استقبلت امری ما استدرت لم آسق الھدی) یہ الفاظ صریح الدلالة ہیں کہ آپ ﷺ آخر عمر تک غیب نہیں جانتے تھے نہ ہی کوئی ایسی دلیل ملتی ہے کہ فوت ہو جانے کے بعد آپ ﷺ اس صفت کے حامل ہو گئے تھے (واللہ بھدی) (۱۳) حج کی نیت بدل کر عمرے کی نیت کرنا جائز و درست ہے (۱۴) حج و عمرہ یہ قیامت تک کے لیے اکٹھے ہو چکے ہیں لہذا عمرہ فی اللہ کا اس سے منع کرنا انتظامی امور کی بناء پر تھا (۱۵) حج تمتع افضل ہے آپ ﷺ کا خواہش کرنا اس کی دلیل ہے (۱۶) اگر حدی ساتھ لے کر آیا ہو تو ایسا حاجی حج قرآن کرے گا۔ (۱۷) داعی کو دعوت میں اپنے عمل کی دعوت کو بھی شامل کرنا چاہیے (۱۸) حج کے اس اہم خطبے میں اہم باتوں میں سے ایک عورتوں کے حقوق سے لوگوں کو آگاہ کرنا جس سے اسلام میں عورت کے شرف و منزلت سے آگاہی حاصل حاصل ہوتی ہے (۱۹) زمزم کا پانی پلانا انتہائی فضیلت کا باعث ہے (۲۰) قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا لازم نہیں البتہ اپنی قربانی کا گوشت کھانا سنت ہے۔

1893- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ.....

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا. ❶ جعفر اپنے والد سے جابرؓ کی حدیث کی طرح نقل کرتے

ہیں۔

[35]..... بَابُ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ مَا يُصْنَعُ بِهِ

جب محرم مر جائے تو اس کے ساتھ کیا کرنا چاہیے

1894- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جَبْرِ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ (2941) و ابوداؤد، کتاب المناسک، باب صفة حجة النبی ﷺ

(1905)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی عرفہ میں نبی ﷺ کے ساتھ قوف میں تھا۔ تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا۔ یا انہوں نے کہا: اس کی سواری نے اسے مار ڈالا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگانا اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن لبیک کہتے ہوئے اٹھائے گا۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحْبِطُوهُ وَلَا تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْبِيًا . ❶

**فوائد:** ..... (۱) ارکان حج کی ادائیگی میں سواری کا استعمال جائز ہے (۲) بیری کے پتوں سے غسل دینا مستحب ہے کیونکہ یہ زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ (۳) محرم اگر فوت ہو جائے تو اس پر احرام کے احکام لاگور ہیں گے۔ (۴) آدمی جس حال میں فوت ہوگا قیامت کو اسی حالت پر اٹھایا جائے گا۔

1895- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ.....

إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَرَمَى الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِبِاقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ كَانَ يَرْفَعُهُ . ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بیت اللہ کا طواف کرنا اور جمرہ کو کنگری مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا اللہ کے ذکر کے لئے مقرر کر لیا گیا ہے۔ ابو عاصم کہتے ہیں: عبد اللہ سے مرفوع بیان کرتے تھے۔

**فوائد:** ..... طواف رمی و سعی جیسے افعال و مناسک اگرچہ بطور عبادت یا ذکر کے انکا وقوع نہ ہوا تھا لیکن ان افعال میں چونکہ اللہ کی یاد پنہاں تھی اس لیے انکو مناسک کے طور پر مقرر کر کے ذکر اللہ کو دوام بخش دیا گیا۔

1896- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ (2941) و ابو داؤد، کتاب المناسک، باب صفة حجة النبي ﷺ (1905)

❷ متفق علیہ: البیہاری، کتاب الجنائز، باب کیف یکفن المحرم (1268) و مسلم، کتاب الحج، باب ما یفعل المحرم اذا مات؟ (3883)

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ❶ قاسم کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

### [37]..... بَابُ فِي فُسْخِ الْحَجِّ حج توڑنے کے متعلق

1897- أَخْبَرَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رِبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حارث بن بلال بن حارث اپنے والد سے بیان کرتے قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فُسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةٌ ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا حَجٌّ تُوْرْنَا صَرْفَ هَمَارِے لَے جَائِزَ هِے يَا هَمَّ سَے بَعْدَ وَالِے آهَمَّ لَمَنْ بَعْدَنَا قَالَ بَلْ لَنَا خَاصَّةٌ ❷ لوگوں کے لئے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ خاص ہمارے لئے۔“

**فوائد:**..... نیت حج کو منسوخ کر کے عمرے کی نیت بنانا جائز و درست ہے جیسا کہ حدیث (1893) کے تحت گزر چکا ہے یہ سبھی کے لیے عام ہے اس کو خاص بتانے والی مذکورہ حدیث چونکہ منکر ہے اس لیے قابل حجت نہیں۔

### [38]..... بَابُ مَنِ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ اس شخص کے متعلق جو حج کے مہینہ میں عمرہ کرے

1898- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هَذِهِ عَنْ عُمَرَةَ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَلَيَحِلَّ الْحِلُّ كُلُّهُ فَقَدْ دَخَلَتْ الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ❶ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ عمرہ ہے جس سے ہم لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ جس کے پاس قربانی نہ ہو اسے چاہئے کہ وہ بالکل احرام کھول دے۔ کیونکہ قیامت کے دن تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔“

❶ حسن : ابوداؤد، کتاب المناسک، باب فی الرمل (1888) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء کیف ترمی الجمار (902)

❷ حسن : احمد 6/64، سابقہ تلمیح ملاحظہ کریں۔

❸ منکر، ضعیف : احمد 3/469، ابوداؤد، کتاب المناسک، باب الرجل یهل بالہج ثم یجعلها عمرہ (1808)

**فوائد:**..... اشہر حج میں عمرے کی ادائیگی بلا اختلاف جائز و درست بلکہ حج تمتع کی صورت میں افضل ہے۔

1899- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.....

ربیع بن سمرہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے۔ حتیٰ کہ وہ عسفان میں پہنچے۔ تو قبیلہ بنی مدلج کے ایک آدمی نے آپ سے کہا جس کو مالک بن سراقہ کہتے ہیں۔ یا سراقہ بن مالک کہتے ہیں: آپ ہمارے حق میں ان لوگوں جیسا فیصلہ کریں جو آج ہی پیدا ہوئے ہوں (بالکل جاہل اور بے علم ہوں) تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس حج میں عمرہ کو داخل کر دیا، جب تم آؤ تو جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کی سعی کرے تو بے شک اس کا احرام پورا ہو گیا۔ اس شخص کے علاوہ جس کے پاس قربانی ہو۔“

عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى بَلَغُوا عُسْفَانَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مُدَلِجٍ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ سُرَاقَةَ أَوْ سُرَاقَةَ بْنُ مَالِكِ الْقَضَاءِ لَنَا قَضَاءٌ قَوْمٍ وَلِدُوا الْيَوْمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدْخَلَ عَلَيْكُمْ فِي حَجِّكُمْ هَذَا عُمْرَةً فَإِذَا أَنْتُمْ قَدِمْتُمْ فَمَنْ تَطَوَّفَ بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ. ①

[39]..... بَابُ كَيْفِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

نبی ﷺ نے کتنے عمرے کئے؟

1900- أَخْبَرَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے۔ ایک عمرہ حدیبیہ اور ایک عمرہ قضا یا تقاص کے طور پر کیا تھا۔ شہاب بن عباد کو شک ہوا ہے۔ اور تیسرا عمرہ ہجرانہ اور چوتھا عمرہ جو آپ کے حج کے ساتھ تھا۔“

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحَدَيْبِيَّةِ وَعُمْرَةَ الْقَضَاءِ أَوْ قَالَ عُمْرَةَ الْقِصَاصِ شَكََّ شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ مِنْ قَابِلٍ وَالثَّلَاثَةَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ. ②

① صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز العمرة في أشهر الحج (3004) والنسائي، كتاب المناسك، باب اباحة فسح الحج بعمرة من لم يسق الهدى (2814)

② صحیح: احمد 3/404 ابو داؤد، کتاب الحج، باب في الإقرا (1801)

**فوائد:** ..... آپ ﷺ سے مذکورہ چار عمرے ہی ثابت ہیں پہلا حدیبیہ والا یہ عمرہ اگرچہ کفار کے روکنے کی وجہ سے انجام تک نہ پہنچ سکا لیکن قربانی بھیجے، بال منڈوانے احرام کھولنے جیسے افعال سرانجام دینے کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے عمرہ ہی شمار کیا ہے دوسرا آئندہ سال جو کہ قضاء یا قصاص کہلاتا ہے کیونکہ وہ حدیبیہ کے عمرے کے بدلے میں تھا۔ تیسرا جنگ حنین سے واپسی پر عمرہ جہرانہ تھا جو کہ آپ ﷺ نے جہرانہ مقام سے احرام باندھ کر ادا کیا تھا یہ تینوں عمرے صحیح قول کے مطابق ذی القعدہ میں ادا ہوئے اور ایک حجۃ الوداع کے ساتھ۔

[40]..... بَاب فِي فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

رمضان میں عمرہ کی فضیلت

1901- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَهْتَبْتُمْ هُنَّ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ فِي رَمَضَانَ فِي رَمَضَانَ فَبَانَ عُمْرَةٌ عُمَرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً. ❶  
عمرہ حج کے برابر ہوتا ہے۔“

**فوائد:** ..... رمضان جیسے بابرکت مہینے میں جہاں ایک نفل ایک فرض کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے وہیں اللہ کی بیکراں رحمت سے وہ ذات باری تعالیٰ اپنے بندوں پر شفقت کرتے ہوئے عمرے کا ثواب بھی حج جتنا بڑھا دیتی ہے (وقفنا لله لنلذك )

1902- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْقِلٍ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ أَسَدُ حُزَيْمَةَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّتِهِ.....  
أُمُّ مَعْقِلٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ام مَعْقِلٍ كَهْتَبْتُمْ هُنَّ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ فِي رَمَضَانَ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً. ❷  
میں عمرہ حج کے برابر ہوتا ہے۔“

[41]..... بَاب الْمِيقَاتِ فِي الْعُمْرَةِ

عمرہ کے لئے میقات

1903- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُرَاحِمٌ

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الحج، باب کم اعتمر النبی؟! (1993) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء کم اعتمر النبی (816)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمرة، باب عمرة فی رمضان (1782) ومسلم، کتاب الحج، باب فضل العمرة فی

رمضان (3028)



بُنْ أَبِي مُزَاحِمٍ عَنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ مُحَرَّرِشِ الْكُعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَشَأَ مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضَى عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ. ❶

محشر کعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بھرانہ سے نکل کر رات کو مکہ میں داخل ہو کر اپنا عمرہ پورا کیا۔ پھر اسی رات نکل پڑے اور صبح کو بھرانہ میں موجود تھے۔ گویا کہ رات وہیں گذاری۔

**فوائد:** ..... مکہ میں رہنے والے مستقل رہائشی اور غیر ملکی ملازمین وغیرہ اپنے گھروں سے ہی احرام باندھیں گے البتہ میقات کے اندر آنے والے یا حرم میں عارضی رہائش اختیار کیے ہوؤں میں سے اگر کوئی احرام باندھنا چاہے تو اسے حرم سے باہر کسی حل کے مقام پر جا کر احرام باندھنا پڑے گا جیسا کہ آپ ﷺ نے بھرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ ادا فرمایا۔

1904- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيْنَةَ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ يَقُولُ.....

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ يَقُولُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّعْمِيمِ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ شُعْبَةُ يُعْجِبُهُ مِثْلُ هَذَا الْإِسْنَادِ. ❷

عبدالرحمن بن ابی بکر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیچھے بٹھا کر لے جاؤں اور تعمیم سے عمرہ کرواؤں۔ سفیان کہتے ہیں کہ شعبہ اس حدیث کی اسناد کو بہت پسند کرتے تھے۔

1905- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الْعَطَّارُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ.....

عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا:

❶ صحیح : احمد 406/6 و ابوداؤد، کتاب المناسک، باب العمرہ (1988)

❷ صحیح : ابوداؤد، کتاب المناسک، باب المہلۃ بالعمرۃ باب تحیض فیدرکہا الحج ..... (935) والنسائی، کتاب المناسک، باب دخول مکة لیلاً (2863)

”اپنی بہن یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھا کر لے جاؤ اور تعظیم سے عمرہ کرواؤ۔ جب ٹیلے سے اتر تو اس سے کہنا کہ احرام باندھ لے۔ عمرہ قبول ہو جائے گا۔“

قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَرَدْتُ  
أُحْتَلِكَ يَعْني عَائِشَةَ وَأَعْمَرَهَا مِنْ  
التَّعْظِيمِ فَإِذَا هَبَطْتَ مِنَ الْأَكْمَةِ فَمُرَّهَا  
فَلْتُحْرِمَ فَإِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ. ❶

**فوائد:** ..... (۱) یہ حرم میں عارضی رہائشی کی مثال ہے کہ وہ حل میں جا کر احرام باندھے گا تعظیم یہ جدہ کی سمت جبکہ جعرانہ طائف کی جانب مقام حل ہیں (۲) حیض یا کسی بنا پر عمرہ رہ جائے تو وہ حج کے بعد دوبارہ کیا جاسکتا ہے البتہ حج سے فراغت کے بعد بار بار ایسا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

[42]..... بَابُ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

حجر اسود کو بوسہ دینا

1906- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِنِّي لَأَقْبِلُكَ  
وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْبِلُكَ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا۔“

1907- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ.....

رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَسْتَلِمُ  
الْحَجَرَ ثُمَّ يَقْبِلُهُ وَيَسْجُدُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ  
لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ رَأَيْتُ خَالَكَ عَبْدَ  
اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَفْعَلُهُ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ  
عُمَرَ فَعَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ  
حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يَفْعَلُ هَذَا. ❸

جعفر بن عبد اللہ بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن عباد بن جعفر کو حجر اسود کو چھوتے ہوئے دیکھا۔ پھر اس کو بوسہ دیتے اور اس پر سجدہ کرتے۔ ”تو میں نے ان سے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے حیرے ماموں عبد اللہ بن عباس کو دیکھا وہ اس طرح کرتے تھے۔ پھر انہوں نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے بھی اس طرح کیا پھر انہوں نے کہا: ”میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے مگر میں نے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمرة، باب عمرة التمتع (1784) ومسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوه الإحرام وأنه

يجوز لفراد الحج..... (2928)

❷ صحیح: سابقہ خرین ملاحظہ کیجئے۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب، تقبيل الحجر الأسود في الطواف (3057)

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اس طرح کرتے تھے۔

**فوائد:** ..... (۱) حجر اسود کو بوسہ دینا مسنون ہے (۲) سجدہ سے مراد اس کے ساتھ ماتھا لگانا ہے (۳)

قول عمر رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوتا کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی متبرک و معزز شئی و ہستی کو نافع و ضار شمار نہیں کرتے تھے انکے نزدیک کسی کی شرف و منزلت کا معیار ثبوت از سنت رسول تھا۔

### [43]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

کعبہ میں نماز پڑھنا

1908۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ وَرَدِيْفُهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَنَاحَ فِي أُصْلِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَعَى النَّاسُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ مِنْ وِرَاءِ الْبَابِ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَيْنَ السَّارِيَيْنِ .<sup>①</sup>

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے پیچھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ تھے آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کعبہ کی جڑ میں بٹھائی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: لوگوں نے سعی کر لی تو نبی ﷺ بلال رضی اللہ عنہ اور اسامہ رضی اللہ عنہ کعبہ میں داخل ہوئے میں نے پردے کے پیچھے سے بلال رضی اللہ عنہ کو کہا: رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا: ”دوستوں کے درمیان۔“

**فوائد:** ..... (۱) کعبہ میں نماز پڑھنا جائز ہے (۲) کعبہ ان دنوں 6 ستونوں پر تھا جن کی دوسطریں

تھیں تین اگلی اور تین پچھلی سطر میں آپ ﷺ نے دروازے سے داخل ہو کر اگلی سطر کے ستونوں کے درمیان دو دائیں اور ایک بائیں وہاں نماز پڑھی (۳) دخول کعبہ چونکہ ہر کسی کے بس میں نہیں اس لیے اللہ نے اپنی خاص رحمت سے عوام کے لیے یہ سہولت رکھی ہے کہ جو کوئی بیت اللہ میں نماز کی ادائیگی کا شائق ہو وہ حطیم میں نماز ادا کر لے کیونکہ وہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے جو کہ قریش کے تعمیر کعبہ کے وقت فنڈ کی کمی کی بناء پر تعمیر ہونے سے رہ گیا۔

1909۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ .

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید اور بلال رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بن طلحہ جی بیت اللہ

① صحیح : أخرجه ابن خزيمة (2714) والحاكم (400/1)

وَبَلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ  
میں داخل ہوئے پھر پہلی حدیث کی طرح نقل کیا۔  
فَذَكَرَ نَحْوَهُ. ❶

[44]..... بَابُ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ

حجر بیت اللہ میں داخل ہے

1910۔ حَدَّثَنِي قُرُوبَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَنَقَضْتُ الْكُعْبَةَ ثُمَّ لَبَيْتُهَا عَلَى أَسِّ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا حِينَ بَنَتْ اسْتَفْضَرَتْ ثُمَّ جَعَلَتْ لَهَا خَلْفًا. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہاری قوم نئی مسلمان نہ ہوتی تو میں کعبہ کو توڑ کر اس کی بنیاد کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر بناتا۔ اور میں اس کی پچھلی طرف ایک دروازہ بھی بناتا کیونکہ قریش نے جب بنایا تھا تو خرچ کم ہو گیا تھا۔“

1911۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمِ بْنِ الْأَسْوَدِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَضَرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلْ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيُدْخِلُوا مِنْ شَاءَ وَارْتَمَعُوا مِنْ شَأْنِهَا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَأَخَافُ أَنْ تُنَكِرَ قُلُوبُهُمْ لَعَمَدْتُ إِلَى الْحِجْرِ فَجَعَلْتُهُ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی ﷺ سے دیوار کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ بیت اللہ سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ میں نے کہا: پھر لوگوں نے اس کو بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا۔“ میں نے کہا: یہ کیا بات ہے کہ اس کا دروازہ اونچا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بات تمہاری قوم نے ارادہ سے کی ہے۔ تاکہ جس کو چاہیں جانے دیں جس کو چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم نئی مسلمان نہ ہوتی اور مجھے ان کے دل بدل

❶ متفق علیہ : البخاری، کتاب المغازی، باب دخول النبی ﷺ الكعبة للحاج وغيره والصلاة..... (3317)

❷ متفق علیہ : سابقہ ہی مکرر ہے۔

فِيَالْيَيْتِ وَالزُّقْتِ بَابُهُ بِالْأَرْضِ. ❶  
جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں حجر کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا۔ اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔“

**فوائد:** ..... (۱) حطیم یا حجر یہ بیت اللہ کا حصہ ہے (۲) دروازے کا اونچا رکھنا یہ قریش کا فعل تھا اس کا مقصد ان کی چودھراہٹ کا قیام تھا (۳) فقہ کا مذکورہ اصول ثابت ہوتا ہے (دفع الضرر اولیٰ من جلب النفع) فائدے کے حصول کی بجائے نقصان کو دور کرنا زیادہ اولیٰ ہے۔

[45]..... بَابُ فِي التَّحْصِيبِ

مَحْصَبٌ فِي التَّحْصِيبِ

1912- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو.....

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ التَّحْصِيبُ لَيْسَ بِشَيْءٍ إِلَّا مَا هُوَ مَنزُولٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ التَّحْصِيبُ مَوْضِعٌ بِمَكَّةَ وَهُوَ مَوْضِعٌ بِيَطْحَاءَ. ❷

عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تحصیب میں اترنا کچھ نہیں ہے وہ تو ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ اترے تھے۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”تحصیب مکہ میں نشیبی زمین میں ایک مقام ہے۔“

**فوائد:** ..... تحصیب یعنی محصب میں قیام کرنا (یہ مکہ و منیٰ کا درمیانی میدان ہے) یہ آپ ﷺ سے ثابت ہے اور آپ کے بعد ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی مکہ سے نکلتے ہوئے یہاں قیام کرتے تھے آپ ﷺ نے یہاں ظہر سے لیکر آئندہ فجر تک نمازیں ادا کیں اور یہیں طواف و داع کر کے لوٹے۔ لیکن یہ قیام مناسک حج میں سے نہیں تھا بلکہ ادھر سے نکلنا چونکہ آسان تھا اس لیے آپ ﷺ یہاں ٹھہرے جیسا کہ حدیث میں (لِيَكُونَ اسْمَحَ لَخُرُوجِهِ - ابن ماجہ: صحیح) کیونکہ اس میں نکلنے میں آسانی تھی۔

[46]..... بَابُ كَمْ صَلَاةٌ يُصَلِّي بِمَنَى حَتَّى يُغْدَى إِلَى عَرَفَاتٍ

منیٰ سے عرفات جانے تک کتنی نمازیں پڑھی جائیں؟

1913- أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْبَةَ هُوَ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الحج، باب فضل مكة وبنائها (1585) ومسلم، کتاب الحج، باب نقص الكعبة وبنائها (3667)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب الحج، باب فضل مكة وبنائها (1584) ومسلم، کتاب الحج، باب جدر الكعبة وبنائها (3236)

الْحَكَمِ عَنِ مِقْسَمٍ .....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِنَى خَمْسَ صَلَوَاتٍ ❶ . پانچ نمازیں پڑھیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں

**فوائد:** ..... (۱) آٹھ ذوالحجہ یوم الترویہ کی نماز ظہر منیٰ میں ادا کی جائے گی (۲) نبی ﷺ نے یوم النفر یعنی مکہ سے نکلنے والے دن عصر بطح میں ادا کی ”ابطح“ یہ لفظ ہموار اور وسیع زمین پر بولتے ہیں یہ وادی محصب کا نام ہے نیز ابطح میں ضروری نہیں اس لیے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امراء کی پیروی کرنی ہے اگر وہ یہاں ٹھہریں تو ٹھہر جاؤ۔

1914. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبْلٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ .....

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنِي بِشَىْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيَّنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنَى قَالَ قُلْتُ فَأَيَّنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ اصْنَعْ مَا يَصْنَعُ أُمَّرَاؤُكَ ❷ . عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے کہا: مجھے کوئی ایسی بات بتائیں جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد رکھا۔ ترویہ کے دن آپ ﷺ نے ظہر کی نماز کہاں ادا کی؟ انہوں نے کہا: ”منیٰ میں۔“ میں نے کہا: ”نفر کے دن آپ ﷺ نے عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟“ انہوں نے کہا: ”ابطح میں۔“ پھر انہوں نے کہا: ”تم اس طرح کرو جس طرح تمہارے امیر کرتے ہیں۔“

1915. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ .....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اور منیٰ میں کچھ دیر سو گئے پھر

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب المحصب (1766) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب النزول بالمحصب يوم..... (1312)

❷ صحیح بالشواہد: ابو داؤد، کتاب المناسک، باب الخروج الی منی (1911) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الخروج الی منی والمقام بها (880)

وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِيَمْنِي ثُمَّ رَكِبَ  
بیت اللہ کی طرف سوار ہو کر گئے اور اس کا طواف کیا۔  
إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ. ❶

### [47]..... بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ بِمِنَى منی میں نماز قصر کرنا

1916- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ.....

عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ عبداللہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے  
ساتھ منی میں چار رکعتیں پڑھ کر کہا: ”میں نے رسول  
اللہ ﷺ کے ساتھ اس مقام میں دو دو رکعت ادا کیں اور  
ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تم لوگوں  
کے طریقے متفرق ہو گئے۔ کاش چار رکعتوں میں سے میرا  
حصہ دو ہی مقبول رکعتیں ہوتیں۔“

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى مَعَ عُثْمَانَ بِمِنَى أَرْبَعَ  
رَكَعَاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ رَكَعَتَيْنِ  
رَكَعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكَعَتَيْنِ  
رَكَعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ  
تَفَرَّقَتْ بِكُمْ الطَّرِيقُ فَلَيْتَ حِظِّي مِنْ  
أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكَعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ. ❷

1917- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ ﷺ نے منی میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما  
نے بھی دو رکعت پڑھی اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی شروع  
خلاف میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر پوری پڑھنے لگے۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
صَلَّى بِمِنَى رَكَعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ رَكَعَتَيْنِ  
وَعُمَرَ رَكَعَتَيْنِ وَعُثْمَانَ رَكَعَتَيْنِ  
صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدَ. ❸

**فوائد:** ..... ثابت ہو منی میں قصر نماز ہی ادا کی جائے گی جیسا کہ نبی ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب أين يصلى الظهر يوم التروية (1653) ومسلم، كتاب الحج، باب استحباب طواف الإفاضة يوم النحر (3153)

❷ صحيح البخاری، كتاب الحج، باب طواف الوداع (1756)

❸ متفق علیہ: البخاری، كتاب تقصير الصلاة، باب الصلاة بمنى (1083) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب قصر الصلاة بمنى (1596)

اور عثمان رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کی ابتداء میں کرتے رہے ہیں پھر بعد میں انہوں نے نو مسلم حجاج کرام کی تربیت کے لیے پوری نماز پڑھانی شروع کر دی۔ واللہ اعلم بالصواب

[48]..... بَابُ كَيْفِ الْعَمَلِ فِي الْقُدُومِ مِنْ مَنِيٍّ إِلَى عَرَفَةَ

منی سے عرفہ جاتے ہوئے کیا کرنا چاہئے؟

1918- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونِ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَنِيٍّ فَمِنَّا مَنْ يُكَبِّرُ وَمِنَّا مَنْ يَلْبِئِي ①.

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ کو چلے تو ہم میں سے بعض تکبیر کہتے اور بعض تلبیہ کہتے۔

**فوائد:**..... نو ذوالحجہ کو منی سے عرفات روانگی کے دوران ذکر اللہ کا التزام کیا جائے گا چاہے تو تلبیہ

کی صورت میں ہو یا تکبیر وغیرہ کی صورت میں۔

1919- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.....

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مَنِيٍّ إِلَى عَرَفَاتٍ عَنِ النَّبِيِّ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ يَلْبِئِي الْمَلْبِئِي فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ ②.

محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہما ثقفی کہتے ہیں کہ ہم لوگ منی سے عرفات کو جا رہے تھے میں نے انس بن مالک سے تلبیہ کے متعلق پوچھا کہ آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کس طرح کہتے تھے؟ انہوں نے کہا: ”تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا تو اسے برا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو اسے برا نہیں سمجھا جاتا تھا۔“

[49]..... بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

عرفہ میں ٹھہرنا

1920- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِيَّةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ.....

① صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب قصر الصلاة بمني (1589)

② صحیح : النسائي، کتاب المناسک، باب الغدو من منى إلى عرفة (2998) واحمد 3/2



جبیر بن النبیؓ بن مطعم کہتے ہیں کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا میں اسے تلاش کرنے گیا تو رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ شخص تو قریش سے ہے اس کا یہاں کیا کام؟

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ أَضَلَّتْ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لِمِنْ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَاهُنَا . ❶

**فوائد:** ..... (۱) نوزد الحج کو عرفات میں وقوف اختیار کیا جائے گا نہ کہ اردگرد (۲) قریشی لوگ جو کہ اپنے آپ کو حمس کہلاتے تھے وہ عام حاجیوں کے ساتھ عرفات میں قیام نہیں کرتے کیونکہ عرفات حرم کی حدود سے باہر ہے تو ان کا کہنا کہ ہم حدود حرم سے نہیں نکلیں گے جس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ (البقرة: 199) ”پھر تم بھی وہی سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں“ یعنی میدان عرفات جایا کرو۔ لہذا جبیر بن النبیؓ عدم واقفیت اور پرانے رواج کے مطابق اظہار تعجب کر رہے ہیں۔

[50]..... بَابُ عَرَفَةَ كُلِّهَا مَوْقِفٌ

تمام عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے

1921- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ.....

جابر بن النبیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنکری مار کر لوگوں کے پاس بیٹھے تو ایک آدمی آیا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ پھر دوسرا آیا اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف کر لیا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ جابر بن النبیؓ کہتے ہیں: جو بات بھی آپ سے پوچھی گئی آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمام عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور تمام

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى ثُمَّ قَعَدَ لِلنَّاسِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ لَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ لَا حَرَجَ ثُمَّ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مُزْدَلِفَةَ مَوْقِفٌ وَمِنَى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَكُلُّ فِجَاجٍ مَكَّةَ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب العبدین، باب التکبیر آیام منی..... (970) ومسلم، کتاب الحج، باب التلبیة والتکبیر فی

طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ ①۔ مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ اور تمام منیٰ قربانی کی جگہ اور مکہ

کی تمام گلیاں اور راستے قربانی کی جگہ ہیں۔“

**فوائد:** ..... (۱) دس ذوالحجہ کے مناسک کی ادائیگی میں اگر ترتیب خراب ہو جائے تو کوئی حرج نہیں (۲) میدان عرفات سارے کا سارا موقف ہے کہیں بھی قیام کیا جاسکتا ہے اسی طرف مزدلفہ بھی (۳) منیٰ کا سارا میدان اور مکہ کے سارے راستے کہیں بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔

[51]..... بَابُ كَيْفِ السَّيْرِ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَةَ

عرفہ سے واپس ہوتے وقت کیسے چلنا چاہئے؟

1922۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ

أَبِيهِ.....

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَكَانَ يَسِيرُ الْعَقَّ فَإِذَا أَتَى عَلَى فُجْوَةِ نَصٍّ ②۔ اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر تھے۔ آپ عرفہ سے واپس چلے اور درمیانی چال چلتے تھے۔ اور جب کھلی جگہ میں آتے تو تیز چلتے تھے۔

**فوائد:** ..... معلوم ہوا عرفہ سے واپسی پر تیز چال کو اپنانا جائے گا لیکن بھیرورش وغیرہ میں درمیانی چال چلی جائے گی۔

[52]..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ

مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا

1923۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ.....

أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَشِيَّةَ رَدِفْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ فَعَلْتُمْ أَوْ صَنَعْتُمْ قَالَ جِئْنَا الشَّعْبَ الَّذِي يُبْعَثُ فِيهِ لِلْمُعَرَّسِ اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید نے انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: ”مجھے اس شام کا حال بتائیے جب آپ حضور ﷺ کے پیچھے سواری پر تھے۔ آپ نے کیا کیا تھا یا کونسا کام کیا تھا؟ اس نے کہا: ہم گھائی میں پہنچے جہاں لوگوں کے اونٹ

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب الوقوف بعرفة (1664) ومسلم، کتاب الحج، باب فی الوقوف وقولہ تعالیٰ (ثم افيضوا من حيث افاض الناس) (2947)

② صحيح: ابو داؤد، کتاب الحج، باب الصلاة بجمع (1937) وابن ماجه کتاب المناسک، باب الذبح (3048)

فَأَنَّا خَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاقَتَهُ ثُمَّ بَالَ وَمَا قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءِ ثُمَّ دَعَا بِالْوُضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَوَضُّوْنَا لَيْسَ بِالسَّابِغِ جِدًّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَرَكِبَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ وَالنَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَصَلَّى ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ قَالَ قُلْتُ أَخْبِرْنِي كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصَبَحْتُمْ قَالَ رَدَفَهُ الْفَصْلُ بْنُ عَبَّاسٍ فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رَجُلَيْ ①.

رہتے ہیں یعنی معرس میں تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی بٹھائی پھر پیشاب کیا اور پانی نہ مانگا پھر پانی منگوا کر معمولی سا وضو کیا۔ میں نے کہا: ”یا رسول اللہ نماز؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نماز آگے پڑھیں گے۔“ اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر ہم سوار ہوئے حتیٰ کہ مزدلفہ آئے اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اونٹنی بٹھائی اور لوگ اپنی جگہ پر تھے۔ انہوں نے احرام نہیں کھولے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی پھر لوگوں نے احرام کھولے۔ کریب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: مجھے بتائیے کہ آپ لوگوں نے صبح کے وقت کیا کیا؟ انہوں نے کہا: ”آپ ﷺ کے پیچھے فضل بن عباس سوار ہوئے۔ اور میں پیدل قریش کے لوگوں کے ساتھ چلا گیا جو آگے گئے تھے۔“

**فوائد:** ..... نوزوالحج کو غروب آفتاب تک عرفہ میں وقوف کرنا ہے پھر بغیر نماز ادا کیے وہاں سے چل پڑنا ہے اور مزدلفہ پہنچ کر مغرب و عشاء اکٹھی ادا کرنی ہیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مسلم میں ”فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَقَامَتَيْنِ وَلَمْ يَسْبِحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا“ آپ ﷺ نے انہیں مغرب و عشاء ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھائی اور ان کے درمیان نوافل ادا نہیں کیے۔ اس کے بعد یعنی مغرب اور عشاء کی نماز جمعاً و قسراً ادا کرنے کے بعد سو جانا ہے اور صبح فجر پڑھ کر مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرنا ہے اور طلوع شمس سے قبل روشنی ہونے پر منیٰ کی طرف چل پڑنا ہے (دیکھیے مسلم کتاب الحج عن جابر رضی اللہ عنہ)

1924- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ.....

عَنْ كُرَيْبِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أُسَامَةَ نَحْوَهُ ②. کریب رضی اللہ عنہ ابو مسلم، اسامہ رضی اللہ عنہ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب السير اذا دفع من عرفة (1666) ومسلم، کتاب الحج، باب الإفاضة من عرفات الی المزدلفة..... (3094)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب اسباغ الوضوء (139) ومسلم، کتاب الحج، باب الإفاضة من عرفات الی المزدلفة واستحباب صلاتی..... (3087)

1925۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَلِيٌّ بْنُ نَابِتٍ أَنَّنِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ.....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يَعْصِي بِجَمْعٍ ①.

ابوایوبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی اکٹھی نماز پڑھی یعنی مزدلفہ میں۔

1926۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمَزْدَلِفَةِ لَمْ يَنَادِ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِالْإِقَامَةِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ②.

سالمؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں پڑھی۔ دونوں میں ایک اقامت کہی نہ دونوں کے درمیان میں نفل نماز پڑھی اور نہ دونوں کے بعد۔

[53]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النَّفْرِ مِنْ جَمْعِ بَلِيلٍ

مزدلفہ سے رات کے وقت واپس چلنے کی رخصت

1927۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ شَوَالٍ أَخْبَرَهُ.....

أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَنْفِرَ مِنْ جَمْعِ بَلِيلٍ ③.

ام حبیبہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ مزدلفہ سے رات کے وقت ہی چلے جائیں۔

1928۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ بِنْتُ زَمْعَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْذَنَ

عائشہؓ کہتی ہیں کہ سودةؓ بنت زمعہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ واپس جانے سے پہلے

① صحیح: سابقہ حدیث دیکھئے۔

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب من جمع بینہما ولم يتطوع (1674) ومسلم، کتاب الحج، باب الإفاضة من عرفات..... (3096)

③ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب من جمع بینہما ولم يتطوع (1673) وابوداؤد، کتاب المناسک، باب الصلاة بجمع (1927)

واپس چلی جائیں تو آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی۔ قاسمؓ کہتے ہیں: وہ 'مہبط' عورت تھی قاسمؓ کہتے ہیں: 'مہبط' کے معنی 'بھاری' ہے۔ وہ واپس چلی گئیں اور ہم آپ کے ساتھ ٹھہرے رہے۔ حتیٰ کہ آپ کے ساتھ ہم بھی چلے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: "اگر میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہتی جس طرح سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت چاہی تھی اور لوگوں سے پہلے واپس آ جاتی تو یہ بات میرے نزدیک بہت خوشی کی ہوتی۔"

لَهَا فَتَدْفَعُ قَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَأَذِنَ لَهَا قَالَتْ  
الْقَاسِمُ وَكَانَتْ امْرَأَةً نَبِيَّةً قَالَتْ  
الْقَاسِمُ النَّبِيَّةُ الْفَقِيلَةُ فَدَفَعَتْ وَحُبْسَنَا  
مَعَهُ حَتَّى دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ  
فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
كَمَا اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ فَأَدْفَعُ قَبْلَ النَّاسِ  
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ. ❶

**فوائد:** ..... "نَبِيَّةٌ" کمزور کو کہتے ہیں۔ لہذا کمزور افراد بچے بوڑھے ان کو رات میں ہی مزدلفہ سے روانہ کیا جاسکتا ہے تاکہ وہ لوگوں کے پہنچنے سے پہلے رمی وغیرہ کر لیں اور رش سے بچ جائیں۔

[54]..... بَابُ بِمَا يَتِيمُ الْحَجِّ

کن چیزوں سے حج پورا ہوتا ہے؟

1929۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بَكِيرُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ.....

عبدالرحمن بن بھرم دلی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے حج کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "حج عرفات یا آپ ﷺ نے فرمایا: عرفہ ہے۔ اور جس نے صبح کی نماز سے پہلے مزدلفہ کی رات پالی تو اس نے حج کو پال لیا۔ اور فرمایا: "منیٰ کے تین دن ہیں۔" جو کوئی دو دن میں جلدی کرے اس پر گناہ نہیں ہ اور جو تاخیر کرے اس پر بھی گناہ نہیں ہے۔" (البقرہ: ۲۰۳)

سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَعْمَرَ الدَّبَلِيِّ  
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ  
الْحَجُّ عَرَفَاتٌ أَوْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَمَنْ  
أَذْرَكَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ  
فَقَدْ أَذْرَكَ وَقَالَ أَيَّامٌ مِنْى ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ  
فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِلْمَ عَلَيْهِ  
وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِلْمَ عَلَيْهِ. ❶

**فوائد:** ..... (۱) جو بندہ عرفہ میں پہنچ جائے تو اس کا حج ہو جائے گا اگرچہ اس نے طوافِ قدوم و سعی

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب رفع الضعفة من النساء..... (3111)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب من قدم ضعفة أهله لبلى..... (1681) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب،

تقديم دفع الضعفة..... (3106)

اور آٹھ ذوالحجہ کا دن منیٰ میں نہ ہی گزارا ہو (۲) دس ذوالحجہ کے بعد تین دن منیٰ میں قیام کرنا ہے اگر کوئی صرف گیارہ اور بارہ تاریخ کا ہی قیام کرے تو اس کے لیے جائز ہے بشرطیکہ وہ مغرب سے قبل مکہ سے نکل جائے ورنہ تیرہ تاریخ کی رمی کر کے اس کو جانے کی اجازت ہوگی۔

1930- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَامِرٍ.....

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْمَوْقِفِ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ مِنْ جَبَلِي طَيِّبٍ أَكَلْتُ مَطْيَبِي وَأَتَيْتُ نَفْسِي وَاللَّهِ إِنْ بَقِيَ جَبَلٌ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ قَالَ مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَقَدَّ أُنِيَ عَرَافَاتٍ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ قَضَى تَفَنَّهُ وَتَمَّ حَجُّهُ. ①

عروہ بن مضرس کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے لوگوں کے سامنے موقف میں آ کر رسول اللہ ﷺ کو کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر میں ٹھہرا نہ ہوں تو کیا میرا حج ہو گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص میرے ساتھ اس نماز میں حاضر ہوا اور اس سے پہلے رات یا دن کو عرفات پر جا چکا ہو تو اس کا احرام اور حج پورا ہو گیا۔“

1931- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ نَحْوَهُ. ②

عروہ بن مضرس بن حارثہ بن لام کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

## [55]..... بَابُ وَقْتِ الدَّفْعِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ سے لوٹنے کا وقت

1932- أَخْبَرَنَا أَبُو عَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ.....

① صحیح : ابوداؤد، کتاب المناسک، باب من لم يدرك عرفة (1949) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فیمن ادرك الإمام بجمع..... (889)

② صحیح : ابوداؤد، کتاب المناسک، باب من لم يدرك عرفة (1950) والنسائی، کتاب المناسک، باب فیمن لم يدرك صلاة الصبح مع الإمام بمزدلفة (3039)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جاہلیت والے سورج طلوع ہونے کے بعد مزدلفہ سے چلتے تھے اور وہ کہتے تھے: اے شیر! روشن ہو جا شاید ہم سواریاں ہانک دیں۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے اس وقت کے بعد چلے جب لوگ صبح کی نماز روشنی میں پڑھتے یا انہوں نے کہا: آپ دن چڑھے صبح کی نماز کے بعد چلے۔“

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَشْرَفُ ثَبِيرٍ لَعَلَّنَا نَغِيْرُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَالَفَهُمْ فَدَفَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ بِقَدْرِ صَلَاةِ الْمُسْفِرِينَ أَوْ قَالَ الْمُسْرِقِينَ بِصَلَاةِ الْعَدَاةِ ①

**فوائد:** ..... (۱) مزدلفہ میں قیام کرنے والے طلوع شمس سے قبل روشنی ہونے پر چل پڑیں گے (۲) اہل کفر کی حتی الوسع مخالفت پسندیدہ ہے۔

### [56]..... بَابُ الْوَضْعِ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ

وادی محسر میں تیر چلنا

1933- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .....

عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ دَفَعُوا عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَأَنَّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا أَوْضَعَ ②

فضل کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عرفہ کے دن شام کو اور مزدلفہ کے دن صبح کو جب لوگ چلے آپ نے فرمایا: ”آہستہ چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے۔ حتی کہ جب آپ وادی محسر میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنی سواری کو تیز کر دیا۔“

**فوائد:** ..... (۱) تفلول مزدلفہ یعنی واپسی کے وقت پرسکون باوقار چال سے چلا جائے گا (۲) وادی محسر کو تیزی سے عبور کیا جائے گا وادی محسر وہ وادی ہے جہاں ابرہہ یمن کے بادشاہ کے لشکر کو اللہ تعالیٰ نے پرندوں سے تباہ کروایا تھا یہ جگہ چونکہ عذاب والی ہے اس لیے آپ ﷺ نے یہاں سے تیزی سے گزرنے کی ہدایت فرمائی۔

① صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

② صحیح البخاری، کتاب الحج، باب متى يدفع من جمع (1684) و ابوداؤد، کتاب المناسک، باب الصلاة بجمع (1938)

1934- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....

لیث بن سعد، ابو زبیر رضی اللہ عنہما سے اپنی سند سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ عبد اللہ کہتے ہیں: ایضاً کے معنی 'اونٹ کو تیز چلانا' ہے اور 'ایضاً' کے معنی 'گھوڑے کو تیز چلانا' ہے۔

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِإِسْنَادِهِ  
نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْإِيضَاعُ لِلإِبِلِ  
وَالإِيضَاعُ لِلخَيْلِ. ①

[57]..... بَاب فِي الْمُحْضَرِ بَعْدُ  
اس شخص کے متعلق جسے دشمن کی وجہ سے روکا گیا ہو

1935- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ.....

نافع کہتے ہیں جن دنوں حجاج، ابن زبیر پر چڑھ کر آیا تھا..... تو عبد اللہ بن عبد اللہ اور سالم جو کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں دونوں نے قتل ہو جانے سے پہلے ان سے کہا: آپ کا اس سال حج نہ کرنے میں کوئی نقصان نہیں ہمیں اس بات کا خطرہ ہے کہ آپ کو بیت اللہ سے روکا جائے گا۔ تو انہوں نے کہا: ”ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ کے لئے نکلے تھے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روک دیا، رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کو ذبح کیا اور سر منڈوایا پھر واپس آ گئے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کی نیت کر لی ہے اگر میرے لئے بیت اللہ کا راستہ چھوڑ دیا گیا تو بیت اللہ کا طواف کروں گا اور اگر مجھے بیت اللہ سے روک دیا گیا تو میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کیا تھا جب میں آپ کے ساتھ تھا۔“ تو آپ ذوالحلیفہ سے عمرے کا تلبیہ کہہ کر چلے

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
وَسَالِمًا كَلَّمَا ابْنَ عُمَرَ لِيَأْتِيَ نَزَلَ  
الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ  
فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ  
نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ  
فَقَالَ قَدْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
مُعْتَمِرِينَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ  
الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَدْيَهُ  
وَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي  
قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خَلَى بَيْنِي وَبَيْنَ  
الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ  
فَعَلْتُ كَمَا كَانَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
وَأَنَا مَعَهُ فَأَهْلٌ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي  
الْحَلِيفَةِ ثُمَّ سَارَ فَقَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا

① صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب اداۃ الحاج التلبیہ حتی یشرع فی رمی..... (3078) والنسائی، کتاب

المناسک، باب الأمر بالسکینة فی الافاضة من عرفة (3020)



پھر کہا: ”حج اور عمرے کی ایک ہی حالت ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں۔ کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے۔“ نافع کہتے ہیں: ”انہوں نے دونوں کے لئے ایک ہی طواف کیا۔ اور دونوں کے لئے ایک ہی سعی کی۔ پھر احرام نہیں کھولا حتیٰ کہ قربانی کا دن آیا تو قربانی کی اور وہ عمرہ اور حج کے لئے اکٹھا آنے کا قائل تھے۔ تو انہوں نے ان دونوں کا اکٹھا ہی تلبیہ کہا۔ انہوں نے احرام نہیں کھولا حتیٰ کہ قربانی کے دن اکٹھا ہی دونوں کا احرام کھولا۔“

وَاحِدًا أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي قَالَ نَافِعٌ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى جَاءَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَهْدَى وَكَانَ يَقُولُ مَنْ جَمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَأَهْلًا بِهِمَا جَمِيعًا فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا يَوْمَ النَّحْرِ. ❶

**فوائد:** ..... (۱) جو کوئی شخص حج یا عمرے کا احرام باندھ لینے سے روک دیا جائے تو وہ اپنی قربانی وہیں ذبح کر دے اور سر منڈو ادے جس طرح آپ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر کیا تھا البتہ اگر کوئی پہلے شرط لگا لے (مُحَلِّي حَيْثُ جَسْتَعْنَى۔ ابن ماجہ) کہ میری حلال گاہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے روک لے۔ ایسی صورت میں معتمر یا حاجی پر کوئی فدیہ نہیں ہوگا اور حج پورا ہونے کے صورت میں اجر میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی (۲) حج و عمرے کا اکٹھا احرام باندھا ہو تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا جائے گا اور سعی بھی ایک۔ (۳) حج قرآن کرنے والا عمرہ کر کے حلال نہیں ہوگا حتیٰ کہ دس ذوالحجہ یوم النحر کو قربانی کر لے۔

1936- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ .....

حجاج بن عمرو انصاری کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص زخمی ہو گیا یا لنگڑا ہو گیا۔ اس کا احرام اتر گیا۔ اس کے ذمہ دوسرا حج ہے۔“ حجاج بن عمرو نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَسِرَ أَوْ عُرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ رَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ❷

❶ صحیح : سابقہ حدیث ہی تکرر ہے۔

❷ منفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحديبية (4184) و مسلم، کتاب الحج، باب بیان جواز التحلل بالإحصاء و جواز القران (2980)

**فوائد:** ..... جو شخص حج فرض ہونے کے بعد حج کے لیے چل پڑتا ہے تو کسی رکاوٹ کی بناء پر اگر وہ رہ جائے تو اس کا حج نہیں ہوگا بلکہ آئندہ دوبارہ حج ادا کرنا پڑے گا۔

[58]..... بَابُ فِي جَمْرَةِ الْعُقَبَةِ أَيُّ سَاعَةٍ تُرْمَى

جمرہ عقبی پر کنکری کب ماری جائے؟

1937- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي قِرْبَانِي فِي دُنِ الْجَمْرَةِ يَوْمَ النَّحْرِ الضُّحَى وَبَعْدَ ذَلِكَ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ. ①

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن صبح کے وقت جمرة کو کنکری ماری اور اس کے بعد سورج ڈھلتے وقت کنکری ماری۔

**فوائد:** ..... (۱) دس ذوالحجہ یوم النحر والے دن ضحیٰ، چاشت کے وقت رمی کرنا افضل ہے لیکن اگر

کسی عذر کی بناء پر مؤخر ہو جائے تو گیارہ ذوالحجہ کی طلوع فجر تک کنکریاں ماری جاسکتی ہیں نسائی میں ہے (نقل رجل رمیت بعد ما مسیت؟ قال لا حرج۔ صحیح) کسی آدمی نے کہا کہ میں نے شام کے بعد رمی کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (۲) آیام تشریق میں یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو ذوال شمس سے غروب شمس تک کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

1938- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.....

عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُوا الْغَدَاؤَ مِنْ بَعْدِ الْغَدَاؤِ ثُمَّ يَرْمُوا يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ ②

بداح بن عاصم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو اجازت دی کہ وہ قربانی کے دن کنکری ماریں پھر دوسرے یا تیسرے دن دو دن کنکری ماریں پھر نفر کے دن کنکری ماریں۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”بعض لوگ ایسے سند نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابوبکر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور وہ ابوبداح سے۔“

① ابوداؤد، کتاب المناسک، باب الإحصار (1862) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الذی یهل بالحج فیکسر

أویعرج (940)

② صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وقت استحباب الرمی (3128) و ابوداؤد، کتاب المناسک، باب فی رمی الحمار

(1971)

**فوائد:** ..... معلوم ہوا چرواہے یا کوئی حاجت مند گیارہ ذوالحجہ یا بارہ کو دو دن اکٹھی رمی کرے تو اسے رخصت ہے لیکن ایسے کو یوم النفر تیرہ کو پھر آ کر رمی کرنا پڑے گی۔ تین دن رمی کر کے پھر یہ پلٹ سکتا ہے۔

[59].....باب فِي الرَّمْيِ بِمِثْلِ حَصَى الخَذْفِ

کنکری ایسے ماری چاہئے جیسے انگلی سے کنکری ماری جاتی ہے

1939- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَرَّةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ النَّيْمِيِّ  
عبد الرحمن بن عثمان نیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ  
قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ  
رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حجۃ الوداع میں حکم دیا: ”کہ ہم  
الْوَدَاعِ أَنْ نَرْمِيَ الْجُمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى  
جرمہ کو ایسے کنکری ماریں جیسے انگلی سے ماری جاتی ہے۔“

الخَذْفِ ۱

**فوائد:** ..... ”خذف“ کہتے ہیں انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے پورے سے کنکری پھینکنے کو جیسا کہ

ابن ہمام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (مرقاۃ) لہذا رمی کے لیے چھوٹے چھوٹے کنکروں کا اہتمام ہی درست ہے اس میں غلو کرنا بڑے پتھر یا جوتے رمی میں استعمال کرنا یہ خلاف سنت ہے اسی طرح جمروں کو رمی کرتے ہوئے شیطان کا تصور کر کے رمی کرنا یہ بھی خلاف سنت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر آپ کے لیے انگلیوں پر رکھ کر مارنے جتنی کنکریاں اکٹھی کر کے دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا ”بأمثال هؤلاء و آياكم والغلو في الدين.“ (نسائی: صحیح) اس جیسی کنکریاں ہونی چاہئیں دین میں غلو سے بچو۔

1940- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ  
فَرَمَوْا بِمِثْلِ حَصَى الخَذْفِ وَأَوْضَعَ  
ایسے کنکری ماریں جیسے انگلی سے کنکری ماری جاتی ہے اور  
فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَقَالَ عَلَيْكُمْ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں تیز چلے اور فرمایا: ”تم اطمینان  
السَّكِينَةَ ۲  
سے چلو۔“

1941- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.....

① صحیح: ابو داؤد، کتاب المناسک، باب فی رمی الجمار (1985) والنسائی، کتاب المناسک، باب رمی الدعاء (3069)

② اسنادہ صحیح: آئندہ حدیث دیکھئے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ رَسُولٍ  
 اللَّهُ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَرْمِيَ الْجِمَارَ  
 بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ  
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ  
 نَعَمْ. ❶

عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ”ہم ایسے کنکری ماریں جیسے انگلی سے کنکری ماری جاتی ہے۔“ ابو محمد رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ عبدالرحمن بن معاذ صحابی تھے؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

[60]..... بَابُ فِي رَمِي الْجِمَارِ يَرْمِيهَا رَاكِبًا  
 سوار ہو کر کنکری مارنے کے متعلق

1942. أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَالْمُؤَمَّلُ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ.....

عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ  
 الْكِلَابِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
 يَرْمِي الْجِمَارَ عَلَى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ  
 نَمَّ صَرَبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا إِلَيْكَ  
 إِلَيْكَ. ❷

قدامہ بن عبداللہ بن عمار کلابی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ سرخ اونٹنی پر سوار ہو کر جمروں کی رمی کر رہے تھے کر رہے تھے وہاں نہ مارتھی اور نہ ڈانٹ اور نہ ہٹو بچو تھی۔

**فوائد:** ..... (۱) نبی کریم ﷺ عاجزی و انکساری کے پیکر تھے کبھی بھی آپ ﷺ اپنے ساتھیوں سے تمیز رہنا پسند نہ کرتے بلکہ ہمیشہ ان میں گھل مل کر رہتے آپ ﷺ عام مجالس، کسی ذیشان کام پر ایک عام فرد کی حیثیت سے ہی سامنے آتے لہذا ہمیں لیڈری کے زعم میں ایسی متمیزانہ حرکات سے پرہیز و احتیاط کرنی چاہیے (۲) سوار شخص رمی کر سکتا ہے۔

1943. أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ هُوَ الْجَزْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.....

عَنِ الْفَضْلِ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ رَسُولِ  
 اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّسِي حَتَّى رَمَى

فضل کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر تھا آپ مسلسل تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ آپ نے حجرے کو

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب كون الجمار يقدر حمى الخذف (1299)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب المناسک، باب ما يذكر الإمام في خطبته بمنى (1957) والنسائي، کتاب المناسک، باب ما ذكر في منى (2996)

کنکری ماری۔

الْجَمْرَةَ ❶.

**فوائد:** ..... تلبیہ کو ختم کرنے کا وقت جمہرہ عقبہ پر مری کا وقت ہے جب دس ذوالحجہ کو حاجی مزدلفہ سے واپسی پر طلوع شمس کے بعد مذکورہ جمرے پر مری کرتا ہے۔

[61]..... بَابُ الرَّمِيِّ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَالتَّكْبِيرِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

بطن وادی سے کنکری مارنا اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا

1944۔ أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ.....

زہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس جمرہ کو کنکری مارتے تھے جو مسجد منیٰ کے قریب ہے تو اسے سات کنکریاں مارتے تھے اور ہر کنکری کے ساتھ 'اللہ اکبر' کہتے تھے۔ پھر اس کے سامنے سے آگے بڑھتے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے وقوف کرتے اور اپنے ہاتھ اٹھاتے اور لمبا وقوف کرتے۔ پھر دوسرے جمرے کے پاس جاتے تو اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر فارغ ہو جاتے۔ تو بائیں طرف اترتے جو نہر کے قریب ہے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے۔ پھر اس جمرہ کی طرف جاتے جو عقبہ کے پاس ہے اور اس پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ 'اللہ اکبر' کہتے۔ پھر فارغ ہوتے تو اس کے پاس ٹھہرتے نہیں تھے۔ 'زہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبد اللہ سے سنا کہ وہ اس حدیث کو اپنے والد کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلَى الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ مِنَى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ تَقْدَمُ أَمَامَهَا فَوْقَ مُسْتَقْبَلِ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ مِنْ ذَاتِ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِي رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعُقْبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ❷.

❶ صحیح: الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی کراہیۃ طرد..... (903) وابن ماجہ کتاب المناسک، باب الرمی الجمار، راکباً (3035)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب التلبیۃ والتکبیر غداۃ النحر حین یرمی..... (1685) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب اذمۃ الحاج التلبیۃ..... (3077)

**فوائد:**..... جمرات پرری کا طریقہ کاریہ ہے کہ زوالِ شمس کے بعد جمرہ اولیٰ جو کہ منیٰ کے قریب ہے اس کے پاس آیا جائے وہاں قبلہ کو اپنے بائیں اور منیٰ کو دائیں رکھتے ہوئے (بخاری: عن ابن عمر رضی اللہ عنہما) سات کنکریاں ماری جائیں کہ ہر کنکر پر تکبیر پکاری جائے گی پھر آگے جا کر قبلہ رخ ہو کر لمبا وقوف کرنا ہے اور دعا کرنی ہے۔ اس کے بعد جمرہ وسطیٰ پر آنا ہے اور تکبیر پکارتے ہوئے سات کنکریاں ماری ہیں اس کے بعد بائیں ہٹ کر قبلہ رخ کافی دیر دعا کرنی ہے اور آخر میں جمرہ عقبہ پر ری کر کے بغیر رکے واپس آنا ہے۔ واللہ الموفق

[62]..... بَابُ الْبَقْرَةِ تُجْزِئُ عَنِ الْبَدَنَةِ

قربانی کے لئے اونٹ کی بجائے گائے کافی ہے

1945. أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جُنْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهَّرْتُ فَأَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَفْضَتْ فَأَتَيْتُ بِلَحْمِ بَقْرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقْرَ. ۱

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہم صرف حج کا ذکر کرتے تھے۔ جب ہم 'سرف' پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ اور قربانی کے دن میں پاک ہو گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا میں نے طواف 'افاضہ' کر لیا۔ میرے پاس گوشت لایا گیا تو میں نے کہا: "یہ کیا ہے؟" تو لوگوں نے کہا: "رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کے لئے گائے کی قربانی کی ہے۔"

**فوائد:**..... (۱) حج میں گائے کی قربانی کی جاسکتی ہے (۲) آدمی کا اپنی بیویوں کی جانب سے الگ

قربانی کرنا جائز ہے۔

[63]..... بَابُ مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَيَّ النَّسَاءُ حَلَقٌ

اس شخص کے متعلق جو کہے: عورتوں کو سر نہیں منڈوانا چاہئے

1946. أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرْتَنِي أُمُّ عَثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ.....

① صحیح البخاری، کتاب الحج، باب اذارمی الحمرتین يقوم مستقیل القبلة وبهل (1751) والنسائی، کتاب المناسک، باب الدعاء بعد رمی الجمار (3083)

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 نَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ إِنَّمَا عَلَى  
 ابْنِ عَبَّاسٍ يَقْتَضِي ❶  
 ”عورتوں کو سر نہیں منڈانا چاہئے“ انہیں صرف سر کے بال  
 کٹوانے چاہیں۔“

**فوائد:** ..... دس ذوالحجہ کو سر منڈوانا یا بال کٹوانا واجب ہے لیکن عورتوں کے حق میں فقط تقصیر یعنی بال  
 کٹوانا ہیں ابن حجر رحمہ اللہ نے اس پر اجماع نقل فرمایا ہے (فتح الباری)

[64]..... بَابُ فَضْلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ

بال کتروانے پر سر منڈوانے کی فضیلت

1947. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ  
 رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قِيلَ وَالْمَقْصِرِينَ  
 قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالَ فِي  
 الرَّابِعَةِ وَالْمَقْصِرِينَ ❷  
 ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سر  
 منڈوانے والوں پر اللہ رحم کرے۔“ کہا گیا: کتروانے  
 والوں پر بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سر منڈوانے  
 والوں پر اللہ رحم کرے۔“ چوتھی بار آپ نے فرمایا: ”بال  
 کتروانے والوں پر بھی۔“

**فوائد:** ..... مرووں کے حق میں سر منڈوانے والے کے لیے تین دفعہ رحمت کی دعا کی دس ذوالحجہ کو  
 بال منڈوانے یا کٹانے کو شرعی اصطلاح میں تحلل اول کہتے ہیں کیونکہ اس کے بعد احرام اتار دیا جاتا ہے اور  
 سوائے بیوی کے پاس جانے کے بقیہ کبھی کبھی حلال ہو جاتا ہے جب کہ تحلل ثانی طواف زیارت کے بعد ہوتا  
 ہے جس کے بعد آدمی مکمل حلال ہو جاتا ہے۔

[65]..... بَابُ فِيمَنْ قَدَّمَ نُسْكَهُ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ

اس شخص کے متعلق جو اپنے حج میں کسی چیز کو کسی چیز سے پہلے کر لے

1948. أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ  
 عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ.....

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الحج، باب فی حدی البقر (1750) وابن ماجہ، کتاب الأضاحی، باب البدنة عن سبع والبقرة  
 عن سبعة (3135)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب المناسک، باب الحلق والتقصیر (1985)

عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجرہ کے پاس دیکھا اور آپ ﷺ سے پوچھا جا رہا تھا ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے ری سے پہلے قربانی کر لی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب رمی کر لو“ کوئی حرج نہیں۔“ دوسرے نے کہا: ”میں نے قربانی سے پہلے سرمنڈوا لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب قربانی کرو کوئی حرج نہیں۔“ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں: آپ ﷺ سے جس چیز کے متعلق پوچھا گیا جو اپنے وقت سے پہلے یا بعد میں کی گئی تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا: ”اب کر لو کوئی حرج نہیں۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ أَنْحِرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ ①

**فوائد:** ..... یوم النحر دس ذوالحجہ کو چار کام کرنے ہوتے ہیں جو کہ بالترتیب یہ ہیں (۱) جمرات کو نکلریا مارنا (۲) قربانی کرنا (۳) بال منڈوانا (۴) طواف افاضہ کرنا (مسلم) لیکن اگر یہ ترتیب برقرار نہ رہے تو کوئی حرج نہیں۔

1949۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ.....

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں لوگوں کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سرمنڈوا لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قربانی کرو کوئی حرج نہیں۔“ کسی نے کہا: مجھے معلوم نہ تھا میں نے نکلری پھینکنے سے پہلے قربانی کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ حرج نہیں ہے۔“ اس دن آپ ﷺ سے جس چیز کے متعلق

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ لِلنَّاسِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ لَمْ أَشْعُرْ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى قَالَ لَا حَرَجَ فَلَمْ يُسْأَلْ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ أَوْ أُخِّرَ إِلَّا قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب الحلق، والتقصير عند الإحلال (1727) ومسلم، کتاب الحج، باب تفصیل الحلق علی التقصير وجواز التقصير (3131)



اَنَا أَقُولُ بِهَذَا وَأَهْلُ الْكُوفَةِ  
بھی پوچھا گیا جو اپنے وقت سے پہلے یا بعد میں کی گئی  
آپ ﷺ نے یہی فرمایا: ”کچھ حرج نہیں۔“ عبداللہ  
کہتے ہیں: ”میں بھی اس کا قائل ہوں اور کوفہ والے سختی  
کرتے ہیں۔“

### [66]..... بَابُ سُنَّةِ الْبَدَنَةِ إِذَا عَطِبَتْ

قربانی کے اونٹ کا شرعی طریقہ جب وہ تھک جائے

1950- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ  
أَبِيهِ.....

عَنْ نَاجِيَةَ الْأَسْلَمِيِّ صَاحِبِ هَذِي  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنْ  
الْهُدْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ بَدَنَةٍ  
عَطِبَتْ فَانْحَرُهَا ثُمَّ أَلْقِ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا  
ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ فَلْيَأْكُلُوهَا. ❶

ناجیہ اسلمی رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں  
کے ساتھ تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا  
کہ میں اس قربانی کے اونٹ کا کیا کروں جو تھک جائے؟  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اونٹ تھک جائے اسے  
ذبح کر دو اور اس کی نعلیں اس کے خون میں ڈال دو اور  
اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دو تا کہ وہ اسے کھالیں۔“

**فوائد:**..... (۱) ”بَدَنَةٌ“ کہتے ہیں وہ قربانی کا اونٹ یا گائے جو مکہ معظمہ میں ذبح کی جائے  
(المجد) (۲) ”نحر“ یہ ذبح کا مخصوص طریقہ ہے جو کہ اونٹ کے لیے استعمال ہوتا ہے اونٹ کو کھڑا کر کے اس  
کی بائیں ٹانگ باندھ دی جائے اور گردن کے آخر پر چھاتی کے قریب پڑنے والے گڑھے میں چھری وغیرہ  
مار کر اس کو دونوں طرف سے کاٹ دیا جائے۔ گائے کے لیے بھی طریقہ آتا ہے بہر حال گائے کو ذبح کرنا بہتر  
ہے (۳) جو جانور مکہ قربانی کے لیے بھیجا یا لے جایا جائے اگر وہ راستے میں چلنے سے عاجز آجائے تو اس کا  
طریقہ کاریہ ہے کہ اسے ذبح کر کے اس کے گلے کے جوتے جو کہ قلا دے ہار کے طور پر بطور نشانی قربانی کے  
جانور کو پہنایا جاتا ہے اس کو خون سے رنگ کر اس پر رکھ دیا جائے گا تا کہ یہ نشانی رہے کہ یہ قربانی کا جانور تھا

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العلم، باب الفتیاء وهو واقف علی الدابة وغیرها (83) ومسلم، کتاب الحج، باب من حلق  
قبل النحر أو نحر قبل الرمی (3143)  
❷ متفق علیہ: سابقہ خرّج ملاحظہ کیجئے۔



دیں۔ پھر آپ کی سواری لائی گئی جب آپ ﷺ اس پر بیٹھے اور وہ بیداء میں کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے حج کا تلبیہ کہا۔

بِالْحَجِّ ۝

**فوائد:** ..... (۱) اشعار کے معنی اعلام یعنی نشان زدہ کرنا ہے شرعی طور پر اشعار کہتے ہیں اونٹ کی کہان پر زخم کر کے اس سے نکلنے والے خون کو اس پر مل دیا جائے یہ ہدی کی نشانی ہوتی ہے (۲) قربانی کے جانوروں کو جوتے کا ہار پہنانا یہ سنت ہے (۳) ذوالحلیفہ جو کہ اہل مدینہ کا میقات ہے وہاں نماز ظہر ادا کر کے احرام باندھ کر تلبیہ پکارا جائے گا۔

[69]..... بَابُ فِي رُكُوبِ الْبَدْنَةِ  
قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق

1954- أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي قَالَ.....

سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَنْتَهَى إِلَى رَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَتَهُ قَالَ ارْكُبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكُبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكُبْهَا وَيُحَكُّ ۝

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس پہنچے جو قربانی کے اونٹ کو ہانک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ۔“ اس نے کہا: ”یہ قربانی کا اونٹ ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے کہا: ”یہ قربانی کا اونٹ ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جا۔“

**فوائد:** ..... قربانی کے لیے مخصوص جانور چونکہ اللہ کے لیے وقف ہو چکا ہوتا ہے لہذا اس کو ذاتی استعمال میں لانے سے احتراز برتنا چاہیے لیکن مجبوری کی بناء پر اس پر سوار ہونا اسے استعمال کرنا بھی درست ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب تلبیہ الغنم (1703) ومسلم، کتاب الحج، باستحباب بعث الہدی الی الحرم..... (1321)

② صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تلبیہ الہدی، و اشعارہ عند الإحرام (3002)

[70]..... بَاب فِي نَحْرِ الْبَدْنِ قِيَامًا

قربانی کے جانوروں کو کھڑا کر کے ذبح کرنا

1955- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عُبَيْدٍ.....

عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا قَدْ أَنَاخَ بَدَنَةً فَقَالَ ابْتُعِنَهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سَنَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ .

زیاد بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی آدمی کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو بٹھائے ہوئے تھا۔ تو انہوں نے کہا: ”اسے اٹھا کر کھڑا کر کے باندھ دے محمد ﷺ کی سنت اسی طرح ہے۔“

**فوائد:**..... ”بَدَنَةٌ“ یہ قربانی کے اونٹ یا گائے کو کہتے ہیں (المعجم) مذکورہ حدیث کے مطابق اونٹ کو کھڑا کر کے باندھ کر نحر کیا جائے گا جس کا طریقہ (1950) کے تحت گزر چکا ہے گائے کے بارے میں نحر کا لفظ آتا ہے لیکن اسے ذبح کرنا افضل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں ﴿فَاذْبَحُوا بَقَرَةً﴾ (البقرة) لہذا مذکورہ حدیث کا اونٹ کے بارے میں ہونا واضح ہے۔ (واللہ اعلم)

[71]..... بَاب فِي خُطْبَةِ الْمَوْسِمِ

موسم حج کے خطبہ کے متعلق

1956- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَبِي قُرَّةٍ هُوَ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعْفَرَانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرَجِ نُوبِّ بِالصُّبْحِ فَلَمَّا اسْتَوَى لِيُكَبِّرَ سَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَوَقَّفَ عَنِ التَّكْبِيرِ فَقَالَ هَلِدِهِ

جاہز بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جس وقت عمرہ بھرانہ سے واپس آئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حج کے لئے بھیجا۔ ہم بھی ان کے ساتھ گئے حتیٰ کہ جب ہم لوگ ’عرج‘ میں تھے تو صبح کی اذان کہی جب تکبیر کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو اپنے پیچھے اونٹ کی آواز سنی اور انہوں نے کہا: ”یہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ’جدعاء‘ کی آواز ہے۔ لگتا

① صحیح البخاری، کتاب الحج، باب رکوب البدن (1690) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی رکوب البدن

ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حج کے متعلق کوئی اور رائے قائم ہوگئی، شاید کہ رسول اللہ ﷺ ہی ہوں۔ تو ہم آپ کے ساتھ ہی نماز پڑھیں گے اچانک اسی وقت اس پر علی بن ابی طالبؓ سوار سامنے آگئے۔ ابو بکرؓ نے کہا: آپ امیر بن کر آئے ہیں یا قاصد؟ انہوں نے کہا: ”نہیں“ بلکہ قاصد بن کے آیا ہوں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے کہ میں حج کے مقامات میں لوگوں کو سورہ برأت پڑھ کر سناؤں۔“ پھر ہم مکہ پہنچے تو زدویہ کے ایک دن پہلے ابو بکرؓ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور لوگوں کو ان کے حج کے طریقے سکھائے۔ حتیٰ کہ جب فارغ ہو گئے تو علیؓ کھڑے ہوئے۔ سورہ برأت پڑھ کر لوگوں کو سنائی۔ حتیٰ کہ اسے ختم کیا۔ پھر ’یوم النحر‘ ہوا تو ہم واپس آئے۔ ابو بکرؓ نے ان لوگوں کو خطبہ دے کر ان کی واپسی ان کی قربانی اور ان کے حج کے طریقوں کے متعلق بتا کر واپس آئے جب فارغ ہوئے تو حضرت علیؓ نے کھڑے ہوئے اور لوگوں کو سورہ برأت سنائی حتیٰ کہ اسے ختم کیا۔ جب پہلے نفر کا دن ہوا ابو بکرؓ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا۔ اور ان کو بتایا کہ وہ منیٰ سے کس طرح روانہ ہوں گے اور کس طرح کنکری ماریں گے اور ان کو حج کے مناسک سکھلائے جب فارغ ہوئے تو علیؓ نے لوگوں کو مکمل سورہ برأت پڑھ کر سنائی۔

رَعْوَةَ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجَدْعَاءِ لَقَدْ بَدَأَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّيَ مَعَهُ فَبَادَا عَلِيٌّ عَلَيْهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرٌ أَمْ رَسُولٌ قَالَ لَا بَلْ رَسُولٌ أُرْسِلَنِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِبِرَائَةِ أَقْرُوَهَا عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بِرَائَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بِرَائَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَفْضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بِرَائَةَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّفْرِ الْأَوَّلِ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ وَكَيْفَ يَرْمُونَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بِرَائَةَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى

خَتَمَهَا . ۱

**فوائد:** ..... مذکورہ حدیث کو امام لبانی رحمہ اللہ نے نسائی میں ضعیف قرار دیا ہے جب کہ ہمارے فاضل محقق رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اس کی سند میں ابن خثیم راوی مختلف فیہ ہے چونکہ بعض نے اسے منکر الحدیث کہا۔ جب کہ امام ابن حجر رحمہ اللہ اس بارے میں مختلف وارد احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہونے والے الفاظ جنہیں اسحاق نے اپنی سند میں جب کہ نسائی و دارمی نے اسی کی سند سے جو الفاظ بیان کیے ہیں ابن خزیمہ و ابن حبان نے انہیں ”ابن صریح حدثنی عبد اللہ عثمان بن خشیم“ کے طریق سے صحیح قرار دیا ہے۔ ان روایات میں جمع کی یہ صورت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے آیت براءۃ تین جگہوں پر تلاوت کی جب کہ بقیہ جگہوں پر صرف ان امور کے اعلان پر ہی اکتفا کیا کہ اس سال بعد کوئی مشرک حج نہ کرے وغیرہ۔ واللہ اعلم

[72]..... بَابُ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

قربانی کے دن خطبہ کے متعلق

1957- أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ أَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعِيرٍ لَا أُدْرِي جَمَلٌ أَوْ نَاقَةٌ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِخَطَامِهِ أَوْ قَالَ بِزِمَامِهِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالَ فَسَكَّنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالَ فَسَكَّنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا

عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: جب وہ دن ہوا تو نبی ﷺ اونٹ پر بیٹھے مجھے یاد نہیں کہ وہ اونٹ تھا یا اونٹنی اور ایک آدمی نے اس کی لگام پکڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کونسا دن ہے؟ ابوبکرؓ کہتے ہیں: ہم خاموش رہے۔ حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ اب آپ اس دن کے اصل نام کے علاوہ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟“ ہم نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ابوبکرؓ کہتے ہیں: ہم خاموش رہے حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپ اس کے اصل

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب نحر الابل مقبدة (1713) ومسلم، کتاب الحج، باب نحر البدن قیاماً عقیدة

نام کے علاوہ کوئی اور نام لیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ ابو بکرؓ کہتے ہیں: ہم خاموش رہے جب ہمیں گمان ہوا کہ آپ اس کے اصل نام کے علاوہ کوئی اور نام لیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے خون تمہارے مال تمہاری عزتوں سے آپس میں تعرض کرنا اسی طرح حرام ہے جس طرح اس دن اس مہینہ میں اور اس شہر میں تمہاری مال و جان سے تعرض کرنا حرام ہے۔ خرددار! یہاں موجود لوگوں کو چاہئے کہ غائب کو پہنچا دے کیونکہ شاید حاضر ہونے والا جسے بتائے وہ اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔“

قَالَ فَسَكُنْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ  
سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ الْبُلْدَةُ قُلْنَا بَلَى  
قَالَ فَإِنَّ دِمَانَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ  
بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي  
شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا لِيُبَلِّغُ  
الشَّاهِدَ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ  
يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى مِنْهُ. ❶

**فوائد:** ..... (۱) یوم النحر کو خطبہ دینا سنت ہے (۲) عالم کے سوال کے جواب میں علم کے باوجود خاموش رہنا جائز ہے خصوصاً جب حصول علم کی توقع ہو (۳) کسی مسلمان کا مال و خون کسی بھی طور پر دوسرے کے لیے حلال نہیں سوائے اسلام کے حق یا اجازت کے ساتھ (۴) علم کو آگے پہنچانا آپ ﷺ کی وصیت ہے۔

[73]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضٌ بَعْدَ الزِّيَارَةِ

اس عورت کے متعلق جسے طواف زیارت کے بعد حیض آئے

1957- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ صفیہؓ حائضہ ہوئیں؛ جب منی سے روانہ ہونے کی رات آئی تو انہوں نے اسے انہی کی زبان میں کہا: اے سرمندی، گھوڑی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے قربانی کے دن طواف نہیں کیا؟ اس نے کہا:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ فَلَمَّا  
كَانَتْ لَيْلَةَ النَّحْرِ قَالَتْ أَيْ حَلَقْتِي أَيْ  
عَقَرْتِي بَلَّغْتِي لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
أَلَسْتَ لَقَدْ طُفِّتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى

❶ صحیح: النسائی، کتاب المناسک، باب الحطبة قبل یوم الترویة (2993)

قَالَ فَارْتَجِبِي. ❶ "کیوں نہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر سوار ہو جا۔"

**فوائد:** ..... (۱) طواف زیارة کو طواف الصدر اور طواف الرکن بھی کہا جاتا ہے (الفتح) ایسی عورت جو طواف زیارة کے بعد حائضہ ہو جائے اس کے لیے طواف وداع ضروری نہیں اگرچہ عمر رضی اللہ عنہا وغیرہ ایسی عورت کو رکنے کا حکم دیتے ہیں اور طواف وداع اس کے لیے ضروری خیال کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع حدیث اس کے برعکس صحیح و صریح ہے (۲) کسی رنج کے موقع پر کسی کو تنبیہ کرنا جائز ہے۔ اگرچہ یہ دلی مقصود نہ ہو۔

1959- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ. ❷ اسود رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے

ہیں۔

[74]..... بَابُ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرنا چاہئے

1960- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.....

زید بن شیح کہتے ہیں ہم نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کس بات کے لئے بھیجے گئے ہیں انہوں نے کہا: "میں چار باتوں کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ایک یہ کہ مؤمن کے علاوہ جنت میں کوئی نہیں جائے گا۔ اور برہنہ ہو کر کوئی بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا اور یہ کہ اس سال کے بعد مسلم اور کافر حج میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔ اور یہ کہ جس شخص اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ ہے اس کا معاہدہ اس کی مدت تک رہے گا اور جس کا معاہدہ نہیں ہے اس کے لئے چار مہینہ کی مہلت ہے۔ یعنی قربانی کے دن کے بعد ذوالحجہ

عَنْ زَيْدِ بْنِ يَسَعٍ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا بَأْتِي شَيْءٍ بَعَثْتُ قَالَ بَعَثْتُ بِأَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ مُسْلِمٌ وَكَافِرٌ فِي الْحَجِّ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَهِيَ أَرْبَعَةٌ أَشْهُرٌ يَقُولُ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ أَجَلُهُمْ عَشْرِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الحج، باب العطية أيام منى (1741) ومسلم، کتاب القسامة، باب تغليظ تحريم الدعاء

والاعراض والا موال (3460)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب الحج، باب اذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت (1757) ومسلم، کتاب الحج، باب وجوب

طواف الوداع وسقوطه عن الحائض (3209)



کی تیسری تاریخ کو ان کے لئے مدت مقرر کی۔ پھر چار ماہ کے بعد ان سے لڑو۔“

فَأَقْتَلُوهُمْ بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ ①

**فوائد:** ..... (۱) یہ نو ہجری کا واقعہ جب آپ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر کر کے روانہ کیا تھا پھر مذکورہ اعلانات کے لیے علی رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے روانہ کیا اس سے پہلے تک مشرکین حج سے روکے نہیں گئے تھے ان کی یہ عادت تھی کہ اگر کسی کے پاس حلال مال کا لباس نہ ہوتا اور اہل مکہ بھی فراہم نہ کر سکتے تو وہ ننگے ہی طواف کرنے لگتے تو اس موقع پر علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے ایلچی کی حیثیت سے مذکورہ اعلانات کر کے مشرکین کو طواف سے روکتے ہوئے بیت اللہ سے ہمیشہ کے لیے دفع کر دیا (۲) اسلام میں اہل کفر سے بھی عہدوں کی پاسداری مطلوب ہے۔

[75]..... بَابُ إِذَا وَدَّعَ الْبَيْتَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ

جب کوئی بیت اللہ سے رخصت ہو تو اپنے ہاتھ نہ اٹھائے

1961- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو قَرْعَةَ قَالَ.....

سَمِعْتُ مُهَاجِرًا يَقُولُ سَأَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الْبَيْتِ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ الْيَهُودُ حَاجِبْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَعْنَا

مہاجر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ سے بیت اللہ کے پاس ہاتھ اٹھانے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: اس طرح تو یہودی کیا کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو اس طرح نہیں کیا۔

ذَلِكَ ②

**فوائد:** ..... کعبہ کے ہاں یا اس کے دیکھنے پر جیسا کہ ترمذی میں الفاظ ہیں (اذا رای البیت) ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اس کا استحباب یا منع صحیح سند سے ثابت نہیں کیونکہ مذکورہ روایت میں ”مہاجر“ راوی مختلف فیہ بعض اسے مجہول اور بعض نے ثقہ قرار دیا ہے جیسا کہ ابن حبان وغیرہ امام خطابی رضی اللہ عنہ اس حدیث کی (معالم السنن) میں تعلق پر فرماتے ہیں ”لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانے والوں میں سے سفیان نوری، عبد اللہ بن مبارک، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ ہیں اور انہوں نے مہاجر کی حدیث کو اس کے مجہول ہونے کی بناء پر ضعیف قرار دیا ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ اپنی سند میں نبی ﷺ سے اس

① صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

② صحیح: (1470) کے تحت گزر چکی ہے۔

کے اثبات میں حدیث بیان کر کے فرماتے ہیں ”لیس فی رفع الیدین عند رؤیة البیت شیئی فلا اکرهه ولا استحبہ“ (تحفہ الاحوذی) بیت اللہ کی رؤیت کے وقت ہاتھ اٹھانے کو نہ میں پسند کرتا ہوں اور نہ ناپسند، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کرنے یا چھوڑنے پر کوئی صحیح صریح دلیل وارد نہیں لہذا یہ عمل آدمی کی اپنی ذات پر محمول ہے سنت سے اس کا تعلق نہیں (واللہ اعلم)

[76]..... بَابُ فِي حُرْمَةِ الْمُسْلِمِ

مسلمان کی حرمت کے متعلق

1962- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ.....

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ فِي حِجَّةِ النَّاسِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۝

جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خاموش کروایا پھر فرمایا: ”میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔“

**فوائد:**..... اسلام نے ایک آدمی کی جان کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ اس کو مکہ بلد حرام، شہر الحرام کی طرح قرار دیا ہے یہیں تک نہیں بلکہ اس کا ارتکاب مسلمان سے اس کی سلامیت تک چھین لیتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”میرے بعد کافر نہ ہو جانا“ اور اور کفر کی وجہ اسی قتل و غارت کو قرار دیا ہے جو کہ کوئی مسلمان ناحق کسی کا خون بہاتا ہے لہذا سلام اپنے مادے ”سلم“ سلامتی کے مطابق ہر ایک کے لیے سلامتی کا ضامن ہے۔

[77]..... بَابُ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے متعلق

1963- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ.....

وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ سَعَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

ابن ابی اوفی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور ہم آپ کو اہل مکہ سے اس خوف کی

① صحیح: الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی کراهیة رفع الیدین عند رؤیة البیت (855) نیز دیکھئے نصب الرأیة

وَنَحْنُ نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يُصِيبَهُ أَحَدٌ بِحَجَرٍ أَوْ بِرَمِيَةٍ ❶  
وجہ سے چھپائے ہوئے تھے کہ کوئی آپ ﷺ کو پتھر نہ مارے۔

**فوائد:** ..... (۱) صفا و مردہ کی سعی حج کارکن ہے (۲) اپنی حفاظت یا پھرے کا انتظام توکل کے منافی نہیں (۳) آپ ﷺ بشر تھے اور اپنے نقصانات سے پہلے آگاہ نہیں ہوتے تھے۔

[78]..... باب فِي الْقِرَانِ

قران کے متعلق

1964- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ .....

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتَمَتِّعِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيُّ أَهْلًا بِهِمَا جَمِيعًا فَقَالَ لَبَيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ تَرَانِي أَنَّهُى عَنْهُ وَتَفَعَّلَهُ فَقَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَدْعَ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقَوْلِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ❷  
مروان بن الحکم بن حکم کہتے ہیں کہ وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان علی بن ابی طالب اور عثمان بن ابی طالب کے پاس حاضر ہوئے۔ اور عثمان بن ابی طالب تمتع سے منع کرتے تھے۔ علی بن ابی طالب نے جب یہ بات دیکھی تو دونوں کا تلبیہ کہا اور کہا: ”حج وہ عمرہ کے ساتھ میں حاضر ہوں۔“ عثمان نے کہا: تم مجھے دیکھتے ہو میں اس سے منع کرتا ہوں اور تم پھر یہی کام کرتے ہو تو علی بن ابی طالب نے کہا: میں کسی کے کہنے پر رسول اللہ ﷺ کی سنت کو نہیں چھوڑوں گا۔

**فوائد:** ..... (۱) ”تمتع“ سے مراد حج کے ساتھ عمرے سے فائدہ اٹھانا ہے چاہے تمتع کی صورت میں ہو یا قرآن کی صورت میں (۲) حج و عمرہ اٹھا کرنا درست ہے اور سنت رسول ﷺ ہے (۳) سنت رسول کے مقابلے میں بڑے بڑے امام کا قول و فعل مردود و ناقابل عمل ہے اس سے معلوم ہوا کہ ”حق اور صحیح بات امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے جب کہ ہم مقلد ہیں اور ہم پر اپنے امام کی تقلید واجب ہے“ جیسے اقوال غیر شرعی اور منہج سلف کے خلاف ہیں (اللهم اهدنا الی سواء السبیل)  
1965- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ .....

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العلم، باب الانصاف للعلماء (121) و مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان معنی قولہ

تعالیٰ (لا ترجعوا بعدی کفاراً یضرب بعضکم رقاب بعض) (220)

❷ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب من لم یدخل الکعبة (1600)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ  
لَيْلِكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ ①  
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”حج اور عمرہ کے ساتھ میں حاضر ہو۔“

1966۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ.....

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهَلَ بِهِمَا جَمِيعًا  
فَلَقِيَتْ ابْنُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتَهُ بِقَوْلِ أَنَسٍ  
فَقَالَ إِنَّمَا أَهَلَ بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلَى  
أَنَسٍ فَأَخْبَرْتَهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ مَا  
يُعْدُونَا إِلَّا صَبِيَانًا ②  
بکر بن عبد اللہ بن عبد اللہ انس سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہا، میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا تو انہوں نے کہا: ”آپ ﷺ نے صرف حج کا تلبیہ کہا تھا۔ میں انس رضی اللہ عنہ کی طرف واپس آیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بیان کیا انہوں نے کہا: ”وہ ہم کو بچے سمجھتے ہیں۔“

**فوائد:** ..... انس رضی اللہ عنہ کی بات ہی راجح ہے کہ آپ ﷺ نے حج و عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا تھا اور تلبیہ پکارا تھا جیسا کہ اس کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

### [79]..... بَابُ الطَّوَّافِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ

نماز کے وقت کے علاوہ اور وقت میں طواف کرنا

1867۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ.....

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا  
بَنِيَّ عَبْدُ مَنَافٍ إِنْ وَلِيْتُمْ هَذَا الْأَمْرَ  
فَلَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ أَوْ صَلَّى أَيَّ  
سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ ③  
جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے بنو عبد مناف! اگر تم اس کام کے نگران بن جاؤ تو کسی کو منع نہ کرنا کہ وہ رات یا دن میں جس وقت چاہے طواف کرے یا نماز پڑھے۔“

**فوائد:** ..... ممنوعہ اوقات میں طواف کے بعد والی دو رکعتوں کی ادائیگی میں اگرچہ کثیر اختلاف ہے بہر حال مذکورہ حدیث اور دیگر دلائل کی بناء پر راجح یہی ہے کہ طواف کی رکعتیں کسی بھی وقت ادا کی جاسکتی ہیں

① صحیح البخاری، کتاب الحج، باب التمتع والقران والافراد بالحج وفسخ الحج لم یکن معہ ہدی (1563)

② صحیح: پیچھے تحریر گزر چکی ہے۔

③ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب اهللال النبی ﷺ وھدیہ (3018) و ابو داؤد، کتاب المناسک، باب القران (1795)

ابن المنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طواف کے بعد کسی بھی وقت 2 رکعتوں کی ادائیگی کی جمہور صحابہ اور ان کے بعد کثیر ائمہ نے اس کی اجازت دی ہے (الفتح) جب کہ امام ثوری رحمہ اللہ، مالک و ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس کو ناپسند خیال کرتے ہیں ان کی دلیل فجر و عصر کے بعد نماز سے روکنے کا عموم ہے جب کہ صحیح بات یہی ہے کہ ان اوقات میں بھی سبھی نمازیں مثلاً تحیۃ المسجد یا سنن کی قضا کی جاسکتی ہے تو ان رکعات کی ادائیگی میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

[80]..... بَابُ فِي دُخُولِ الْبَيْتِ نَهَارًا

دن کے وقت بیت اللہ میں داخل ہونا

1968- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاتَ بِيَدِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ. ❶  
ابن عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے 'نزی طوی' میں رات گزاری حتیٰ کہ صبح ہو گئی پھر مکہ میں داخل ہوئے اور ابن عمر رحمہ اللہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

**فوائد:**..... نبی کریم ﷺ سے صرف عمرہ جمرانہ کے موقع پر ہی مکہ میں رات کو داخل ہونا ثابت ہے اسکے علاوہ آپ ﷺ دن کو ہی مکہ داخل ہوتے ان کے اس فعل کی وجہ بیان کرتے ہوئے عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ چونکہ امام تھے لہذا لوگوں کو (طریقہ دخول) بتانے کے لیے دن کو داخل ہوتے لہذا آپ رات کو بھی داخل ہو سکتے ہو کیونکہ تم اللہ کے رسول کی طرح نہیں ہو (فتح الباری)

[81]..... بَابُ فِي أَيِّ طَرِيقٍ يَدْخُلُ مَكَّةَ

کس راستہ سے مکہ میں داخل ہونا چاہئے؟

1969- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ النَّبِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ النَّبِيَّةِ السُّفْلَى. ❷  
ابن عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اونچے ٹیلے سے مکہ میں داخل ہوتے تھے اور نیچے والے ٹیلے سے نکلتے تھے۔

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب المناسک، باب الطواف بعد العصر (1894) والنسائی، کتاب المناسک، باب اباحة الطواف

فی کل الاوقات (2924)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب دخول فكة نهاراً أو ليلاً (1574) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب المبيت

بذي طوفى..... (3034)

**فوائد:**.....الثنية العليا و الثنية السفلى کے لیے کراء کا لفظ بھی روایات میں آیا ہے ثنية العليا وہ مقام ہے جدر سے اہل مکہ اپنے قبرستان المعلىٰ کی جانب اترتے ہیں اسے حجون بھی کہا جاتا ہے جب کہ ثنية لفظی طور پر پہاڑ گھائی یا اس میں پائے جانے والے بلند راستے کو کہتے ہیں۔ اور ثنية سفلىٰ یہ شعب شامیین کے قریب قعیقحان کی جانب ہے (فتح الباری)

لہذا دخول مکہ اور خروج میں ان راستوں کو اپنانا سنت ہے حتمی نہیں کیونکہ آپ ﷺ اسے تیسیر آسانی کے لیے اپناتے تھے۔ (واللہ اعلم)

### [82]..... بَاب مَتَى يُهْلُ الرَّجُلُ

آدمی کب تلبیہ کہے؟

1970- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....  
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رِجْلَهُ فِي الْعُرْوِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ أَهْلًا مِنْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ. ❶  
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکاب میں اپنا پاؤں رکھتے اور اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوتی تھی تو آپ مسجد ذوالحلیفہ سے تلبیہ کہتے۔

**فوائد:**..... معلوم ہوا میقات سے احرام باندھ لینے کے بعد سواری پر سوار کر مکہ کی جانب نکلتے ہوئے تلبیہ پکارنا شروع کیا جائے گا۔

### [83]..... بَاب مَا يَصْنَعُ الْمُحْرِمُ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ

جب محرم کی آنکھیں دکھ جائیں تو وہ کیا کرے؟

1971- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ.....  
عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ يَضْمِدُهَا بِالصَّبْرِ. ❷  
ابان بن عثمان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے محرم کے متعلق فرمایا: ”جب اس کی آنکھیں دکھ جائیں تو وہ ان پر ایلوے کا لیپ کرے۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب من أين يخرج من مكة (1576) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب دخول

مكة من ثنية العليا (3030)

❷ صحيح مسلم، کتاب الحج، باب الاهلل من حيث تبيعت الراحلة (1187) وابن ماجه، کتاب المناسک، باب دار حرام



**فوائد:**..... مکہ سے نکلنے ہوئے یوم النفر والے دن سب سے آخری کام طواف وداع ہے یہ ہر ایک کے حق میں لازم ہے اس کے بعد پھر مکہ سے نکل جانا چاہیے البتہ ایسی عورت جسے حیض کا خون آیا ہو اور وہ طواف زیارت کر چکی ہو تو وہ طواف وداع کے بغیر نکل سکتی ہے دیکھیے آئندہ حدیث۔

1975- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُحِصٌ لِلْحَائِضِ  
أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ. ❶

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حیض والی عورت کو رخصت دی گئی کہ جب وہ طواف افاضہ کر لے تو چلی جائے۔

1976. قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَامَ  
أَوَّلِ أَنَّهُ لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَنْفِرُ  
إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَحِصَ لَهُنَّ. ❷

اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ: میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے سال سنا کہ وہ نہ جائے۔ پھر میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: ”وہ چلی جائے نبی ﷺ نے اسے رخصت دی ہے۔“

**فوائد:**..... اہل علم کی یہی شان ہے کہ حق معلوم ہوتے ہی فوراً اپنی رائے سے رجوع کر لیتے ہیں اور اس کو قبول حق کی راہ میں رکاوٹ نہیں بناتے جیسا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اگلے سال سنت معلوم ہونے پر اپنے سابقہ قول کو چھوڑ دیتے ہیں۔

1977- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ.....

قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسُ الْيَمَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ  
حَبْسِ النِّسَاءِ عَنِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ إِذَا  
حِضْنَ قَبْلَ النَّفْرِ وَقَدْ أَفْضَنَ يَوْمَ النَّحْرِ  
فَقَالَ إِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَذْكُرُ رُحِصَةَ  
لِلنِّسَاءِ وَذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ بِعَامٍ. ❸

طاووس یمانی کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ان سے پوچھا جا رہا تھا کہ اگر عورتوں کو منیٰ جانے سے پہلے حیض آجائے اور قربانی کے دن انہوں نے طواف افاضہ کر لیا ہو تو کیا وہ بیت اللہ کے طواف سے رک جائے؟ انہوں نے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے لئے رخصت کا ذکر کیا تھا اور یہ عبداللہ بن عمر کی وفات سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض (3206) وابوداؤد، کتاب المناسک،

باب الوداع (2002)

❷ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب اذا حاضت المرأة بعد ما افاضت (1761)

❸ صحیح: سابقہ سند کی بناء پر موصول ہے۔



[86]..... بَاب فِي الَّذِي يَبْعَثُ بِهِدِيَهُ وَهُوَ مَقِيمٌ فِي بَلَدِهِ

اس شخص کے متعلق جو قربانی کا جانور بھیج دے اور خود اپنے شہر میں مقیم رہے

1978- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ.....

مسروق کہتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ”اے ام المؤمنین! بعض لوگ قربانی کا جانور کسی کے ساتھ بھیج دیتے اور کہتے ہیں کہ جب فلاں مقام پر پہنچو تو اسے قلاذہ باندھ دینا پھر جب تک وہ آدمی اس مقام پر پہنچتا ہے یہ آدمی محرم ہی رہتا ہے حتیٰ کہ لوگ احرام کھول دیں۔ مسروق کہتے ہیں: میں نے پروے کی اوٹ سے ان کی تالی کی آواز سنی اور انہوں نے کہا: ”میں رسول اللہ ﷺ کے لئے قلاذہ بنا کرتی تھی۔ اور کعبہ کی طرف قربانی کا جانور بھیجا کرتے تھے۔ آپ پر ان باتوں میں سے کوئی بات حرام نہیں ہوتی تھی جو آدمی کو اپنی بیوی سے حلال ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ لوگ واپس آ جاتے تھے۔“

عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ أَحَدَهُمْ بِالْهَدْيِ مَعَ الرَّجُلِ فَيَقُولُ إِذَا بَلَغْتَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَقَلِّدْهُ فَإِذَا بَلَغَ ذَلِكَ الْمَكَانَ لَمْ يَزَلْ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ قَالَ فَسَمِعْتُ صَفْقَتَهَا بِيَدَيْهَا مِنْ وِزَاءِ الْحِجَابِ وَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَقْبَلُ الْقَلَابِدَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكُعْبَةِ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِيهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ . ❶

**فوائد:**..... جو شخص مکہ ہدی روانہ کرے صحیح بات یہی ہے کہ وہ حلال ہی رہے گا اسے محرم شمار نہیں

کیا جائے گا امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”من بعث هدية لا يصير محرما ولا يحرم عليه شيئا مما يحرم على المحرم وهذا مذهبنا و مذهب العلماء كافة.“ (تحفة الاحوذی) جس نے اپنی ہدی روانہ کی وہ محرم نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر کوئی محرم والی شئی حرام ہوگی یہ ہمارا سبھی علماء کا مذہب ہے جیسا کہ موقف عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا راجح ہونا واضح ہے جب کہ اس کے برعکس ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ اور دیگر صحابہ کا موقف مرجوح ہے تفصیل کے لیے دیکھیے (فتح الباری)

1979- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

❶ صحیح: أخرجه النسائي في الكبرى (4198) مزید دیکھئے حدیث (1958)

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے لئے قلا دے بنا کرتی تھی۔ اور وہ اپنے قربانی کے جانور کو قلا دہ باندھ کر بھیجا کرتے تھے۔ اور خود مدینہ میں مقیم ہوتے تھے۔ اور کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کے جانوروں کی قربانی کی جاتی تھی۔

أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَقْبِلُ قَلَادَةً هَدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبِعْتُ بِهَدْيِهِ مَقْلَدَةً وَيُقِيمُ بِالْمَدِينَةِ وَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ. ❶

### [87]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبُنْيَانِ بِمَنَى

منی میں عمارت بنانے کی کراہت

1980- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أُمِّهِ مُسَيِّكَةَ وَأَثْنَى عَلَيْهَا خَيْرًا.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا بُنِيَ لَكَ بِمَنَى بِنَاءٌ يُطْلَلُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا مَنَى مَنَاخَ مَنْ سَبَقَ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے لئے منی میں مکان نہ بنا دیں جو آپ کو سایہ دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، منی اس شخص کے اونٹ باندھنے کی جگہ ہے جو پہلے آئے۔“

**فوائد:**..... مذکورہ حدیث سے واضح ہو کہ ایسی جگہیں جو مسلمانوں کی مشترکہ عبادت گاہ ہیں وہاں پر اپنے لیے ایک جگہ کو خاص کر لینا خلاف شریعت ہے اسی طرح مساجد وغیرہ میں جو بعض لوگوں نے وطیرہ بنایا ہوا ہے کہ پہلی صف میں اپنی جگہ روک لیتے ہیں حالانکہ انہوں نے وضوء بھی نہیں بنایا ہوتا ایسا کرنے سے بچنا چاہیے۔

### [88]..... بَابُ فِي دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ بِغَيْرِ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ

حج اور عمرہ کے علاوہ بغیر احرام باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہونا

1981- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ.....

❶ منفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب قتل القلائد والبقرة (1698) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب بعث الہدیٰ إلی الحرم..... (3181)

❷ منفق علیہ: سابقہ حدیث کی ایک طرف ہے۔

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح کے سال مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک آدمی نے آپ سے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ابن حنظل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو۔“ عبداللہ بن خالد کہتے ہیں: مالک کے پاس پڑھا گیا کہ ابن شہاب نے کہا: ”اس دن رسول اللہ ﷺ محرم نہیں تھے۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِعْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ حَنْظَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْتُلُوهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدٍ وَقُرَّاءُ عَلَى مَالِكٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا. ①

**فوائد:** ..... (۱) دفاع کے لیے حفاظتی لباس پہننا جائز و درست ہے (۲) فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کے لیے حرم کچھ دیر کے لیے حلال ہوا تھا اس کے بعد اس کی حرمت پھر پلٹ آئی اسی دوران آپ ﷺ نے ابن حنظل کو کعبہ کے اندر قتل کی سزا سنائی (۳) مکہ میں بلا احرام یعنی حج و عمرہ کی نیت کے بغیر داخل ہونا درست ہے۔

1982- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ .....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ حِينَ افْتَتَحَهَا وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بَغِيرِ إِحْرَامٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ كَانَ مَعَ أَبِيهِ. ②

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو اس میں داخل ہوئے آپ کے سر پر احرام کے بغیر سیاہ چوڑی تھی۔

**فوائد:** ..... (۱) مذکورہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا یہ آپ کے حلال ہونے کی علامت ہے کیونکہ احرام میں سر نہیں ڈھانپا جاتا (۲) کالی چوڑی پہننا سنت رسول ہے جب کہ اس کو علامت بنا لینا خلاف سنت ہے اسی طرح کسی اور رنگ کو اپنالینا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔

① حسن: ابو داؤد، کتاب المناسک، باب تحریم مکہ (2019) وابن ماجہ، کتاب المناسک، باب النزول بمسئ (3006)

② منفق علیہ: البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب دخول الحرم و مکة بغیر احرام (1846) و مسلم، کتاب الحج، باب جواز دخول مکة بغیر احرام (3295)



والے فیصلہ کریں گے یا تو کعبہ میں کی جانے والی قربانی یا کفارے کے طور پر مساکین کو کھانا دینا یا اس کے برابر روزے، (المائدہ: 95) (۲) گوہ کے بدلے مینڈھا ذبح کیا جائے گا۔

1985۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ الضَّبْعِ أَكَلُهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هُوَ  
صَيْدٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ مَا  
تَقُولُ فِي الضَّبْعِ تَأْكُلُهُ قَالَ أَنَا أَكْرَهُهُ  
أَكْلَهُ. ①

عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابوعمار کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا: میں گوہ کھا لوں؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ میں نے کہا ”وہ شکار ہے؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ میں نے کہا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ ابو محمد سے کہا گیا: آپ گوہ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ کیا آپ اسے کھاتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ”میں اسے کھانا ناپسند کرتا ہوں۔“

**فوائد:** ..... معلوم ہوا حلال چیز کھائی جاسکتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر بندہ اسے پسند کرے

اور کھائے کیونکہ حلت و حرمت، پسند و ناپسند سے الگ چیز ہے ضروری نہیں کہ ہر حلال چیز کھائی جائے۔

[91]..... بَابُ فِي مَنْ يَبِيتُ بِمَكَّةَ لَيْلِي مَنِيٍّ مِنْ عِلَّةٍ

اس شخص کے متعلق جو کسی وجہ سے منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارے

1986۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ  
الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيْلِي مَنِيٍّ مِنْ أَجْلِ  
سِقَايَتِهِ فَأُذِنَ لَهُ. ②

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہما بن عبدالطلب نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ زمزم کا پانی نکالنے کی وجہ سے وہ منیٰ کی راتوں میں مکہ رہے تو آپ نے اسے اجازت دے دی۔

**فوائد:** ..... گیارہ، بارہ اور تیرہ یہ تین دن رمی کے لیے منیٰ میں قیام کرنا واجب ہے لیکن اگر کوئی مجبوری کی بنا پر منیٰ میں قیام نہ کر سکتا ہو تو ایسے شخص کو اجازت ہے کہ مکہ میں کہیں بھی قیام کر لے۔ جبکہ بلا عذر ایسا کرنے

① صحیح: ابو داؤد، کتاب الأطعمة، باب فی اکل الضبع (3801) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الضبع بصیہا المحرم (851)

② الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الضبع بصیہا المحرم (851) وابن ماجہ کتاب الصيد، باب الضبع (3236)

والے پردم، قربانی لازم ہے۔

1987. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُعِيرَةَ عَنْ  
عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
نَقَلَ كَرْتِي هِي۔

نَحْوَهُ. ❶



❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الحج، باب سقاية الحاج (1634) ومسلم، کتاب الحج، باب وجوب المبيت بمنى ليالى  
أيام التشريق (3164) وابن ماجه، كتاب المناسك، باب البيوتة بحكة ليالى منى (3065)

# ۶..... من كتاب الأضاحی

## قربانیوں کا بیان

### [1] بَابُ السُّنَّةِ فِي الْأُضْحِيَّةِ قربانی کا شرعی طریقہ

1988- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
بِكَبْشَيْنِ أُمَّلَحَيْنِ أَقْرَبَيْنِ وَيُسَمَّى  
وَيُكَبَّرُ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبُحُهُمَا بِيَدِهِ  
وَإِضْعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ  
أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ ①

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو خاستری  
رنگ کے سیٹلوں والے مینڈھوں کی قربانی کی آپ بسم  
اللہ اللہ اکبر کہتے تھے۔ میں نے دیکھا آپ اپنے ہاتھ سے  
انہیں ذبح کر رہے تھے۔ اور آپ ان کے پہلو پر اپنے قدم  
رکھے ہوئے تھے۔ راوی کہتا ہے: میں نے کہا: آپ نے  
ان سے سنا؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

**فوائد:** ..... گھروں میں ہونے والی قربانی کے لیے عربی زبان اور احادیث نبویہ میں متعدد الفاظ  
استعمال ہیں۔ (۱) اُضْحِيَّةٌ اس کی جمع اضاحی، امام دارمی رضی اللہ عنہ نے یہی لفظ ترجمتہ الباب میں ذکر کیا ہے (۲)  
ضَحِيَّةٌ اس کی جمع ضحایا (۳) اُضْحَاةٌ جمع اُضْحَى، اسی مناسبت سے بڑی عید کو عید الاضحیٰ کہتے ہیں کیونکہ  
لوگ قربانیاں کرتے ہیں۔ یاد رہے! حاجی اور عمرہ کرنے والے جو مکہ مکرمہ میں قربانیاں کرتے ہیں ان کے  
لیے یہ الفاظ نہیں آتے بلکہ ان قربانیوں کے لیے ہدی، بدن وغیرہ بولے جاتے ہیں۔ نیز اس حدیث سے  
معلوم ہوا کہ آپ ﷺ بڑے اہتمام و شوق سے دو خوبصورت مینڈھے بکیر پڑھ کر خود ذبح کیا کرتے تھے۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الاضاحی، باب التکبیر عند الذبح (5565) ومسلم، کتاب الاضاحی، باب استحباب  
الأضحة وذبحها..... (5060)

1989- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ .....

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھوں کی قربانی کی۔ جب ان کو قبلہ رو کیا تو یہ دعا پڑھی: ”میں نے اپنے چہرے کو یک سو ہو کر اس ذات کے لئے متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔ میری نماز میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! یہ تجھ سے ہے اور تیرے لئے ہے محمد ﷺ اور اس کی امت کی طرف سے۔ پھر اللہ کا نام لے کر اسے ذبح کیا۔“

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ فِي يَوْمِ الْعِيدِ فَقَالَ حِينَ وَجَّهَهُمَا إِلَيَّ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّةٍ ثُمَّ سَمَى اللَّهَ وَكَبَّرَ وَذَبَحَ. ❶

**فوائد:** ..... امام ابن خزيمة رضى الله عنه، امام حاکم رضى الله عنه اور امام ذھبی رضى الله عنه نے بھی اس کو صحیح قرار دیا ہے ہر صورت اس دعا کا پڑھنا لازمی نہیں مستحب ہے البتہ ذبح کرتے مسنون مشہور تکبیر پڑھنا فرض ہے۔

[2]..... بَاب مَا يُسْتَدَلُّ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْأُضْحِيَّةَ لَيْسَ بِوَاجِبٍ

نبی ﷺ کی ان حدیثوں کے متعلق جن سے

اس بات کا استدلال کیا جاتا ہے کہ قربانی فرض نہیں ہے

1990- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ .....

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ

فخص قربانی کرنا چاہے وہ ذی الحجہ کے پہلے عشرے میں نہ

اللَّهُ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضْحِيَ

❶ صحیح بالشواهد: ابوداؤد، کتاب الضحایا، باب ما يستحب من الضحایا (2795) والترمذی، کتاب الاضاحی، باب حدثنا قتيبة (2521)



فَلَا يُقَلِّمُ أَطْفَارَهُ وَلَا يَحْلِقُ شَيْئًا مِنْ  
شَعْرِهِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ ذِي  
الْحِجَّةِ. ❶

1991- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ .....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا  
دَخَلْتَ الْعَشْرَ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ  
يُصْحَجِيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا أَطْفَارِهِ  
شَيْئًا. ❷

**فوائد:** ..... امام دارمی رحمہ اللہ اس حدیث سے استدلال فرماتے ہیں کہ جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ ناخن وغیرہ نہ تراشے، یعنی جس کا قربانی کا ارادہ نہیں ہے اس پر یہ پابندی عائد نہیں ہوتی، آپ ﷺ کے الفاظ کا مزاج بتلانا ہے کہ قربانی ہر ایک پر فرض نہیں اور فی الحقیقت بھی راجح اور صحیح موقف یہی ہے کہ قربانی فرض نہیں، بعض اہل علم جن نصوص سے اس کی فرضیت پر استدلال کرتے ہیں وہ استدلال باطل و مردود ہیں۔ مثلاً بعض اہل علم گھروں میں کی جانے والی قربانی کی فرضیت پر قرآن پاک کی یہ آیت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو اللہ نے حکم دیا ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ﴾ اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ چونکہ وَأَنْحَرْ امر کا صیغہ ہے اور امر و وجوب کے لیے آتا ہے لہذا قربانی فرض ہے جب کہ اس آیت سے گھریلو قربانی کی فرضیت پر استدلال کرنا درست نہیں۔

(۱) یہاں آپ ﷺ کو مطلق فرمایا جا رہا ہے کہ مشرکین اپنے بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی خوشنودی کے لیے جانور ذبح کرتے ہیں مگر آپ نے نماز بھی اللہ کے لیے پڑھنی ہے اور جانور بھی اپنے رب کے نام پر نحر کرنا ہے۔ یعنی جانور اور بالخصوص اونٹ اپنے رب کے لیے نحر کریں۔ (۲) جو مخصوص قربانی گھروں میں کی جاتی ہے اس کے لیے شروع کے مخصوص الفاظ کیے ہیں جب کہ اس آیت میں ایسا اشارہ تک نہیں۔ اور

❶ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب من دخل علیہ عشر ذی الحجہ وهو مرید التضحیة ..... (5089) والنسائی، کتاب الضحایا، باب أخبرنا سلیمان بن سلم (4373)

❷ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب من دخل علیہ عشر ذی الحجہ وهو مرید التضحیة ..... (5089) والنسائی، کتاب الضحایا، باب أخبرنا سلیمان بن سلم (4373)

اصول فقہ کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب تک دلائل قطعی نہ ہو کسی حکم کی فرضیت ثابت نہیں ہوتی ہے۔ (۳) نحر صرف اونٹ کے لیے خاص ہے، جب کہ گھریلو قربانی میں اونٹ کی قربانی بہت قلیل تعداد میں ہوتی ہے۔ ” دوسری دلیل، بعض اہل علم قربانی کی فرضیت پر صحیح بخاری کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے قربانی کا جانور عید کی نماز سے پہلے ذبح کر دیا وہ اس کی جگہ اور جانور ذبح کرے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ حکم دے رہے ہیں لہذا کوئی گنجائش نہیں، قربانی کرنا فرض ہے یہ استدلال بھی باطل ہے، کیونکہ سنت عمل بھی جب متعین وقت اور مخصوص طریقہ کے مطابق نہ ہوگا وہ قابل قبول نہیں ہوگا مسنون قربانی کے لیے جہاں وقت تعین ہے وہاں طریقہ بھی واضح کیا گیا لہذا جو اس کے خلاف کرے گا اس کو دوبارہ صحیح کرنے کا کہا جائے۔ دوبارہ صحیح کرنے کا حکم یہ معنی ہرگز نہیں رکھتا کہ اب یہ عمل اس کے ذمہ فرض ہو گیا ہے۔ یاد رہے! سنت یا نفل کی ادائیگی جب مسنون طریقہ سے نہ ہوگی تو اس کے اعادہ کے حکم پر وہ سنت یا نفل فرض نہیں ہوتے (بات کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کریں) تیسری دلیل: سیدنا ابو ہریرہ کا قول ہے ”مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُصَحَّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَصَلَاتَنَا“ جو باوجود استطاعت کے قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ معلوم ہوا قربانی کی بڑی اہمیت ہے لہذا یہ فرض ہے لازمی ہے حیرت کی بات ہے کہ حافظ عبد المنان پوری صاحب حفظہ اللہ ایک طرف قول صحابی کو ذرا اہمیت نہیں دیتے بلکہ قول صحابی اور قول عامی کو برابر سمجھتے ہیں مگر حافظ صاحب حفظہ اللہ نے اپنے موقف کی تائید یعنی قربانی کی فرضیت ثابت کرنے کے لیے قول ابو ہریرہ کو اپنی کتاب میں نقل فرما دیا ہے اور بڑی شرح و بسط سے قول صحابی سے حکم شرعی بلکہ فرضیت ثابت فرما رہے ہیں۔ حالانکہ قول صحابی وعید پر مشتمل ہے اس وعید سے فرضیت ثابت کرنا حقائق کا خون کرنے کے مترادف ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد (شیخین) کریمین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کا رتبہ ہے اور ان دونوں بزرگوں سے ثابت ہے کہ وہ اس خدشہ کے پیش نظر قربانی چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں لوگ اس کو واجب نہ سمجھ بیٹھیں۔ (دیکھیں: مصنف عبد الرزاق 4/381، السنن الکبریٰ 9/259۔ المجلد 7/357) مفسر قرآن حضرت عباس رضی اللہ عنہ قربانی کے فرض ہونے کے قائل نہیں تھے (مصنف عبد الرزاق حدیث 8146 السنن الکبریٰ 9/265، المجلد 7/358) مؤذن رسول سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی فرضیت کے قائل نہیں تھے (مصنف عبد الرزاق: 8156، المجلد 7/357) مزید برآں حضرت ابو سعید بدری انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدَعَ الْأُضْحِيَّةَ وَأَنْتَى لِمَنْ أَيْسَرَكُمْ بِهَا مَخَافَةَ أَنْ يُحْسَبَ أَنَّهَا حَتْمٌ“

وَاجِبٌ“ میں باوجود استطاعت و آسانی کے قربانی چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ کہیں لوگ اس کو حتی واجب نہ سمجھ لیں۔ (مصنف عبدالرزاق 4/383، السنن الکبریٰ 9/295، المحلی 7/358) اسی طرح حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد محترم امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ مفتی مکہ سے سوال کیا گیا کہ کیا قربانی لوگوں پر واجب ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں، لیکن نبی اکرم نے قربانی کی ہے۔ (مصنف عبدالرزاق: 8134) علماء احناف بھی قربانی کے وجوب کے قائل ہے وہ صحیح سند کے ساتھ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت کرے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قربانی کے وجوب کے قائل تھے۔ کیونکہ احناف کے ہاں دین صرف قول امام ہے جب تک امام صاحب نہ فرمادیں ان کے ہاں کوئی چیز نہیں دین نہیں بنتی۔ جس طرح کہ حنفی ائمہ کے اقوال سے واضح ہوتا ہے۔ محض اپنی طرف سے مسائل بنا کر امام صاحب کی طرف منسوب کرتے رہنا کہاں کی دیانت داری ہے۔

[3]..... بَاب مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ

ان جانوروں کے متعلق جن کی قربانی کرنا جائز نہیں

1992- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزٍ.....

عَنِ الْبُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُنِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يُتَّقَى مِنَ الضَّحَايَا قَالَ الْعَوْرَاءُ الْبَيْنُ عَوْرُهَا وَالْعَرَجَاءُ الْبَيْنُ ظَلْعُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيْنُ مَرَضُهَا وَالْعُجْفَاءُ الْبَيْنُ لَا تُنْقَى ❶

براء بن عازب رضی اللہ عنہ بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔ قربانی کے کن جانوروں سے پرہیز کیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بھینگا جس کا بھینگا پن ظاہر ہو لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو، دبلا جس میں گوشت نہ ہو۔“

**فوائد:**..... صدقہ میں عام اصول ہے ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ﴾ جب تک اللہ کی راہ میں پسندیدہ و عمدہ چیز نہ دی جائے مکمل نیکی حاصل نہیں ہوتی ہے تو قربانی میں بھی اسوہ رسولؐ سامنے رکھتے ہوئے، خوبصورت، صحت مند اور ہر قسم کے عیب سے پاک جانور ہی قربان کرنا چاہیے۔

1993- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

❶ صحیح: مؤطا امام مالک، کتاب الضحایا، باب ما یبہی عنہ فی الضحایا (1) و ابو داؤد، کتاب الضحایا، باب ما یکرہ من الضحایا (2803)

عبید بن فیروز کہتے ہیں کہ میں نے براء سے ان جانوروں کے متعلق پوچھا جن کی قربانی سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا انہوں نے کہا: ”وہ چار قسم کے جانور ہیں۔ جو کفایت نہیں کرتے۔ بھینگا جس کا بھینگا پن ظاہر ہو۔ اور لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ اور مریض جس کا مرض ظاہر ہو۔ اور بوڑھا انتہائی لاغر۔“ عبید بن اللہؓ کہتے ہیں: میں نے براء سے کہا: میں اس بات کو برا جانتا ہوں کہ دانت کان اور سینگ میں کوئی نقص ہو۔ انہوں نے کہا: ”جیسے تم برا سمجھو اسے چھوڑ دو اور کسی کے لئے اسے حرام مت کرو۔“

عَنْ عَبِيدِ بْنِ فَيْرُوزَ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ عَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا يُجْزِئُنَّ الْعَوْرَاءَ الْبَيْنَ عَوْرَهَا وَالْعَرَجَاءُ الْبَيْنَ ظَلْعُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيْنَ مَرَضُهَا وَالْكَاسِيرُ الَّتِي لَا تَنْقِي قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ وَفِي الْأُذُنِ نَقْصٌ وَفِي الْقَرْنِ نَقْصٌ قَالَ فَمَا كَبَّرْهُتُ فَدَعُهُ وَلَا تُحَرِّمُهُ عَلَى أَحَدٍ. ❶

1994- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ.....

جحیم بن عدی کہتے ہیں۔ میں نے سنا علی بن اللہؓ سے کوئی آدمی پوچھ رہا تھا۔ گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے کافی ہے؟ انہوں نے کہا: سات آدمیوں کی طرف سے۔ میں نے کہا: اگر سینگ میں کوئی نقص ہو؟ انہوں نے کہا: اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے۔ جحیم کہتے ہیں: میں نے کہا: اگر لنگڑا پن ہو؟ انہوں نے کہا: قربانی کی جگہ تک پہنچ جائے تو کچھ حرج نہیں۔ پھر انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ کان آنکھ اور ناک اچھی طرح دیکھ لیں۔“

سَمِعْتُ حُجَّيَّةَ بْنَ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْبَقْرَةَ فَقَالَ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ الْقَرْنَ قَالَ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ الْعَرَجُ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْمُنْسَكَ ثُمَّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ. ❷

1995- أَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانَ الصَّائِدِيِّ.....

❶ صحیح: سابقہ ہی کمر ہے۔

❷ صحیح: الترمذی، کتاب الاضاحی، باب ما یکره من الاضاحی، والنسائی کتاب الاضاحی، باب الشرفاء وہی

مشفوقۃ الأذن (4388)

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم کان آنکھ اور ناک اچھی طرح دیکھ لیں۔ اور مقابلہ مدابرة، خرقاء اور شرقاء کی قربانی نہ کریں۔ مقابلہ وہ جانور ہے جس کا کان آگے سے کٹا ہوا ہو۔ اور مدابرة وہ ہے جس کا کان پیچھے سے کٹا ہو۔ اور خرقاء وہ ہے جس کا کان چرا ہوا ہو۔ اور شرقاء وہ ہے جس کا کان پھٹا ہوا ہو۔

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نَضْحِيَ بِمُقَابِلَةٍ وَلَا مُدَابِرَةٍ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ فَإِذَا مُقَابِلَةٌ مَا قُطِعَ طَرَفُ أُذُنِهَا وَالْمُدَابِرَةُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْأُذُنِ وَالْخَرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ. ❶

#### [4]..... بَاب مَا يُجْزِئُ مِنَ الضَّحَايَا

قربانی کے لئے کون سے جانور کفایت کرتے ہیں

1996- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ.....

عقبہ بن عامر جہنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے جانور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم پر تقسیم کئے مجھے ایک جذعہ دیا۔ میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے جذعہ ملا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی قربانی کرو۔“

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَأَصَابَنِي جَذْعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا صَارَتْ لِي جَذْعَةً فَقَالَ ضَحَّ بِهَا. ❷

1997- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ.....

عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ بکریاں دیں تاکہ میں انہیں آپ کے صحابہ میں تقسیم کر دوں میں نے ان کو تقسیم کیا تو ایک ’عتود‘ باقی رہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی قربانی تم کر لو۔“ ابو محمد کہتے ہیں: عتود بکری کے ایک

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَمًا أَقْسَمَهَا عَلَيَّ أَصْحَابِي فَقَسَمْتُهَا وَبَقِيَ مِنْهَا عَتُودٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ضَحَّ بِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَتُودُ الْجَذْعُ مِنَ

❶ رجالہ ثقات: کہا گیا ہے کہ ابواسحاق نے شرح سے نہیں سنا۔ ابوداؤد، کتاب الضحایا، باب ما یکرہ من الضحایا (2804)

والترمذی، کتاب الاضاحی، باب ما یکرہ من الاضاحی (1498)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاضاحی، باب قسمة الاضاحی بین الناس (5547) ومسلم، کتاب الاضاحی، باب

سنن الاضحیة (5058) ومسلم، کتاب الاضاحی، باب سنن الاضحیة (5058)

برس کے بچے کو کہتے ہیں۔

المَعزِ ۱.

**فوائد:** ..... یاد رہے یہ عام نہیں ہے کہ ہر شخص بکری کا ایک سالہ بچہ قربانی کرے بلکہ یہ اجازت سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے اور ایک حدیث میں خصوصیت کے واضح الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ضَحَّ بِهَا أَنْتَ وَلَا أَرْخُصُّهُ لِأَحَدٍ فِيهَا بَعْدُ“ تو اس کی قربانی دے تیرے بعد اور اس میں کسی کے لیے میں رخصت نہیں دیتا ہوں (السنن الکبریٰ 9/270) شارح صحیح البخاری حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ الْجَذْعَ مِنَ الْمَعزِ لَا يَجزِي وَهُوَ قَوْلُ الْجَمْهُورِ (70/15 فتح الباری) حدیث اور جمہور اہل علم کے قول کے مطابق بکری کا (کھیرا) قربانی کے لیے کفایت نہیں کرتا۔ نیز صحیح مسلم میں تنگی کے وقت بھیڑ کا کھیرا کرنے کی اجازت موجود ہے البتہ مطلق اجازت درست نہیں۔

[5]..... بَابُ الْبَدَنَةِ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

اونٹ اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے

1998۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ .....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ جَابِرُ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے دن ستر اونٹوں کی  
سَبْعِينَ بَدَنَةً الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ قَرْبَانِي کی اور ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے  
اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم اشْتَرِكُوا فِي الْهَدْيِ ۲. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ لوگ قربانی میں شریک ہو گئے۔“

**فوائد:** ..... احادیث مبارکہ کی واضح دلالت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حالتِ اقامت میں اونٹ،

گائے میں سات سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور سفر میں گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد کی شراکت درست ہے جیسا کہ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 3131، میں ہے۔ بعض اہل علم مطلق طور پر سفر و حضر کا فرق کیے بغیر اونٹ میں دس افراد کی شراکت کے قائل ہیں اور وہ دلیل میں سفر والی حدیث ہی پیش کرتے ہیں ہمارے علم کے مطابق یہ موقف راجح نہیں ہے احتیاط اسی میں ہے کہ حضر میں سات حصوں پر ہی اکتفا کیا جائے یاد رہے! دس والی روایت کو امام بیہقی رحمہ اللہ اور امام البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل میں شاذ قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

۲ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الاشتراك فی الهدی (3172)

1999- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ .....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ سَبْعَةِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ نَعَمْ ❶

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات آدمیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ ابو محمد سے کہا گیا: آپ اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

### [6]..... بَابُ فِي لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قربانی کے گوشت کے متعلق

2000- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ .....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَوْ قَالَ لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے گوشت سے منع کیا۔ یا انہوں نے کہا: آپ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا۔

2001- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّحَّانُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ .....

عَنْ نُبَيْشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ كُنِيَ تَسْعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُّوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ اتَّجِرُوا أَطْلُبُوا فِيهِ الْأَجْرَ ❸

نبیؐ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں تاکہ تمہارے لئے کافی ہو جائیں۔ اب تمہیں اللہ نے کشادگی دے دی ہے۔ لہذا کھاؤ، ذخیرہ کرو اور استجار کرو۔ ابو محمد کہتے ہیں: یعنی اس میں اجر تلاش کرو۔“

2002- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ

❶ صحیح: مؤطا امام مالک، کتاب الضحایا، باب الشركة فی الضحایا (9) ومسلم، کتاب الحج، باب الاشتراك فی الهدی (1318)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاضاحی، باب وما یؤکل من لحوم الاضاحی (5574) ومسلم، کتاب الاضاحی، باب بیان ماکان من النهی ..... (5073)

❸ صحیح: ابوداؤد، کتاب الضحایا، باب فی حبس لحوم الاضاحی (2813) واحمد 75/5-76

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ .....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔ جب اگلا سال آیا لوگوں نے قربانی کی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! ان قربانیوں سے لوگ فائدہ اٹھاتے تھے ان کے گوشت اور چربیوں کو ذخیرہ کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آج ان کو اس بات سے کیا چیز منع کرتی ہے؟“ میں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی ﷺ کیا آپ ﷺ نے ان کو پہلے سال تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے ان کو اس لئے منع کیا تھا کہ جو لوگ ان کے پاس گاؤں سے آئے تھے یہ لوگ انہیں قربانی کا گوشت کھلائیں۔ لیکن اب وہ کھالیں اور ذخیرہ بھی کر لیں۔“

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْقَابِلُ وَضَحَى النَّاسُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ تَلْتَرَفُقُ بِالنَّاسِ كَمَا نُوَادُّ يَدَّخِرُونَ مِنْ لُحُومِهَا وَوَدَّ كَيْهَا قَالَ فَمَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْ لَمْ تَنْهَهُمْ عَامَ أَوَّلٍ عَنْ أَنْ يَأْكُلُوا لُحُومَهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَقَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُ عَنْ ذَلِكَ لِلْحَاضِرَةِ الَّتِي حَضَرْتُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ لِيَبْشُرُوا لُحُومَهَا فِيهِمْ فَأَمَّا الْآنَ فَلْيَأْكُلُوا وَلْيَدَّخِرُوا. ①

2003- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزَّيْدِيُّ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ .....

ثعبان رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہا اور ہم منیٰ میں تھے۔ ”میرے لئے اس گوشت کو بناؤ۔“ میں نے آپ کے لئے اسے بنایا آپ ﷺ مدینہ پہنچنے تک اسے کھاتے رہے۔

حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمِنَى أَصْلِحْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ فَأَصْلَحْتُ لَهُ مِنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتَّى بَلَغْنَا الْمَدِينَةَ. ②

① صحيح البخارى، كتاب الاضاحى، باب ما يؤكل من لحوم الاضاحى وما يتروذ منها (5570)

② صحيح مسلم، كتاب الاضاحى، باب بيان ما كان من النهى عن اكل لحوم الاضاحى (5083) ابو داؤد، كتاب

الضحايا، باب فى المسافر يضحى (2714)



2004۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ قَالَ.....

سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ كُنَّا لَنَتَزَوَّدُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي لِحُومِ الْأَضَاحِيِّ ❶

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مکہ سے مدینہ تک رکھ لیتے تھے ابو محمد کہتے ہیں یعنی قربانی کے گوشت کو۔

**فوائد:** ..... بہر صورت افضل و اعلیٰ یہی ہے کہ فقراء و مساکین میں زیادہ سے زیادہ تقسیم کیا جائے اور اچھا گوشت تقسیم کیا جائے۔ گو زیادہ دنوں تک گوشت ذخیرہ کرنے کی اجازت ہے مگر اولیٰ یہی ہے یوم النحر اور ایام التشریق میں ہی مستحقین تک ان کا حصہ پہنچا دیا جائے۔

### [7]..... بَابُ فِي الذَّبْحِ قَبْلَ الْإِمَامِ

#### امام سے پہلے قربانی کرنا

2005۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَزَبِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ أَبَا بَرْدَةَ بْنَ نِيَّارٍ ضَحَى قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ دَعَاهُ فَذَكَرَ لَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا شَأْنُكَ شَأْنُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي عَنَاقُ لِي جَذَعَةٌ مِنَ الْمُغْزِ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَأْنَيْنِ قَالَ فَصَحَّ بِهَا وَلَا تُجْزِءُ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ قَرِءْ عَلَى مُحَمَّدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ

براء بن عازب کہتے ہیں کہ ابو بردہ بن نیار نے نماز سے پہلے قربانی کر لی۔ نماز پڑھنے کے بعد نبی ﷺ نے انہیں بلایا۔ اور انہوں نے آپ کو اس کام کی خبر دی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”بے شک تیری تو صرف گوشت کی بکری ہے۔“ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک برس کا بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی قربانی کر لو۔ مگر تیرے بعد یہ قربانی کسی کو کفایت نہیں کرے گی۔“ ابو محمد کہتے ہیں کہ محمد کے پاس سفیان کی طرف سے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاضاحی، باب مایؤکل من لحوم الاضاحی وما یتزود منها (5567) و مسلم، کتاب

الاضاحی باب بیان ماکان من النہی عن اکل لحوم ..... 5080

الصَّلَاةُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَجْرًا. ❶  
 بیان کیا گیا کہ جو نماز پڑھنے کے بعد ذبح کرے اور امام  
 خطبہ دے رہا ہو۔ تو اس کی قربانی ہو جائے گی۔

2006- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ.....  
 عَنْ أَبِي بُرْقَةَ بْنِ نِيَارٍ أَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ ابورده بن نیار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ کی نماز سے  
 قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمْرَهُ أَنْ واپس آنے سے پہلے ایک شخص نے قربانی کر لی تو  
 يُعِيدُ. ❷ آپ ﷺ نے اسے دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا۔

**فوائد:**..... اعلیٰ سے اعلیٰ عمل جتنے مرضی عظیم جذبہ سے کیا جائے جب تک وہ سنت مطہرہ کے مطابق  
 نہ ہوگا نیک عمل بن کر شرف قبولیت حاصل نہیں کرے گا۔ آپ غور فرمائیں کہ صحابی رسول ہیں، جذبہ نیک تھا  
 کہ فقراء مساکین تک گوشت جلد پہنچ جائے لیکن سب کچھ کے باوجود آپ ﷺ نے فرمایا اس پر کوئی اجر و  
 ثواب نہیں صرف یہ بکری کا گوشت ہے۔ اجر و ثواب اور قربانی کے لیے دوبارہ جانور ذبح کرو۔ اہل بدعت کو  
 اپنے بدعتی اعمال پر غور کرنا چاہیے کہ دین میں صرف ثواب کی نیت اور صرف نیک جذبہ نہیں چلتا۔ بلکہ دیکھا  
 جاتا ہے کہ یہ عمل حضرت محمد ﷺ کے طریقہ کے مطابق بھی ہے یا نہیں؟ رسم ختم، قیل، چالیسواں سمیت دیگر  
 بدعات کو فروغ دینے کے لیے قرآن و حدیث کی نصوص کا حلیہ نہ بگاڑیں بلکہ ان خرافات و بدعات سے توبہ  
 کریں یہ تمام اعمال طریقہ نبوی کے مطابق ہیں نہ ہی ان پر کوئی اجر و ثواب ہے۔ واللہ اعلم۔

[8]..... بَابُ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

فرع اور عتیرہ کا بیان

2007- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ.....  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ ابوريرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ  
 اللَّهُ ﷻ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ. ❸ فرع اور عتیرہ کچھ نہیں ہیں۔

**فوائد:**..... فرع اور عتیرہ کے متعلق صحیح البخاری میں حدیث نمبر 5474 کے تحت ہے کہ ”وَالْفَرَعُ  
 أَوَّلُ النَّتَاجِ كَأَنَّ يَنْتَجُ لَهُمْ كَأَنَّهُ يَذْبَحُونَهُ لَطْوًا غَيْبَتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ“ فرع سب سے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین، باب النحر والذبح يوم النحر بالمصلى (983) و مسلم، کتاب الاضاحی، باب

وقتها (5046)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین، باب الأكل يوم النحر (955) و مسلم، کتاب الاضاحی، باب وفتها (1961)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب العقیقة، باب العتيرة (5474) مسلم، کتاب الاضاحی، باب الفرع والعتيرة (5088)

پہلے بچہ کو کہتے تھے جو ان کے یہاں (اوثنی سے) پیدا ہوتا، وہ اس کو اپنے بتوں کے لیے ذبح کرتے تھے اور عتیرہ رجب میں قربانی کرتے تھے۔ امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نقل کر کے اپنے معروف استاد حضرت جلیل امام ہشام بن عمار رضی اللہ عنہ سے ان کا معنی و مفہوم یوں تحریر فرماتے ہیں ”وَالْفَرْعَةُ أَوَّلُ التَّيْسِجِ وَالْعَيْتِيرَةُ الشَّاةُ يَذْبَحُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ فِي رَجَبٍ“ فرعہ جانور کا پہلا بچہ تھا (جس کو اہل جاہلیت ذبح کرتے تھے) اور عتیرہ اس کو بکری کو کہتے ہیں جس کو گھروالے رجب میں ذبح کرتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ: 3168) یعنی فرع جانور کے پہلے بچہ، اور عتیرہ ماہ رجب میں قربانی کرنے کو کہتے ہیں فتح الباری، نیل الاوطار اور دیگر کتب احادیث اور شروحات میں اس کے متعلق تمام روایات و اقوال پڑھ کر یہی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو فرع اور عتیرہ کے متعلق نفی وارد ہوئی ہے اس کا تعلق دو باتوں سے ہے (۱) غیر اللہ کے لیے فرع و عتیرہ ہرگز جائز نہیں حرام ہے۔ (۲) اور مسلمانوں کے لیے اللہ کی راہ میں فرع و عتیرہ واجب نہیں۔ یعنی جانور کے پہلے بچہ کو اور رجب میں جانور کو ذبح کرنا واجب نہیں۔ البتہ یہ عمل مستحسن و مستحب ہے اگر کوئی اپنی اوثنی، گائے، بھینس یا دیگر حلال جانوروں کے پہلے بچہ کو اللہ کے لیے وقف کر دے اور اس کو اللہ کی راہ میں قربان کر دے تو یقیناً اس پر اجر و ثواب ہوگا۔ اسی طرح رجب میں جانور ذبح کرنا واجب نہیں رجب یا غیر رجب میں جب اللہ کی راہ میں جانور ذبح کیا جائے تو یہ عمل حد درجہ اجر و ثواب کا باعث ہے، کئی تابعین کرام سے ماہ رجب میں جانور ذبح کرنا ثابت ہے بلکہ امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”ان الفَرْعَ وَالْعَيْتِيرَةَ مُسْتَحَبَّانِ بِلَا شَبَهٍ فَرَعٌ وَعَيْتِيرَةٌ مُسْتَحَبَّانِ“ نیز اس کے متعلق کئی روایات امام ابن حجر رضی اللہ عنہ نے فتح الباری کتاب العقیدۃ باب العتیرہ کے تحت نقل فرمائی ہیں اسی طرح مشی شرح السنۃ، امام شوکانی رضی اللہ عنہ اور امام البانی رضی اللہ عنہ سمیت کئی اہل علم اس کے قائل ہیں، بالخصوص رجب میں جانور ذبح کرنا قطعاً درست ہے بعض علماء نے اس کو منسوخ قرار دیا ہے جب کہ ان کے پاس نسخ کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

2008- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ حُدْسٍ.....

عَنْ أَبِي رَزِينِ الْعَقِيلِيِّ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ  
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَذْبَحُ  
فِي رَجَبٍ فَمَا تَرَى قَالَ لَا بَأْسَ  
بِذَلِكَ قَالَ وَكَيْعٌ لَا أَدْعُهُ أَبَدًا. ❶

ابورزین عقیلی لقیط بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم رجب میں جانور ذبح کیا کرتے تھے آپ کا کیا خیال ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس میں کوئی حرج نہیں۔“ وکیع کہتے ہیں کہ میں اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔“

❶ اسنادہ حیث: النسائی، کتاب الفرع، باب تفسیر الفرع (4244)

## [9]..... بَابُ السُّنَّةِ فِي الْعَقِيْقَةِ

## عَقِيْقَةُ كَاشِرِ طَرِيْقَةٍ

2009- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ بْنِ أَبِي

خُنَيْمٍ.....

عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي  
الْعَقِيْقَةِ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ  
وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ. ❶

ام کرز بنو لہو بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لڑکے  
کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی ہونی چاہیں اور لڑکی کی  
طرف سے ایک بکری۔“

**فوائد:**..... دین اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں ولادت سے لے کر وفات تک تمام شعبہ  
ہائے زندگی پر مکمل راہنمائی موجود ہے ولادت کے موقع پر بچہ کے کان میں اذان کہنا حضرت محمد ﷺ کی  
سنت مبارکہ ہے اور آج تک اہل اسلام کا اس حد تک تواتر سے اس پر عمل ہے کہ یہ شعائر اسلام میں شامل ہے  
اسی طرح ساتویں دن نام رکھنا، ہمرنڈوانا، بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنا جہاں باعث برکت ہے وہاں  
اسی روز لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا آنجناب ﷺ کی پاکیزہ و  
مبارک سنت ہے۔ امام دارمی رحمہ اللہ نے اس سلسلہ میں کئی روایات ماضی میں فقہ حنفی کا عقیدہ کو مکروہ کہنا اور  
جدید مفکرین کا اس کی مشروعیت سے انکار کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ عقیدہ کی مشروعیت پر وارد احادیث  
طیبہ تواتر کی حد تک ہیں جن کا انکار کوئی درست نہیں۔ سچے محب رسول کی یہ شان نہیں ہو سکتی۔ احادیث طیبہ  
کی روشنی میں سنت عقیدہ کے متعلق چند اہم مسائل ملاحظہ فرمائیں۔ (۱) صرف بھیڑ یا بکری ذبح کرنا مسنون  
ہے عقیدہ میں گائے، اونٹ وغیرہ ذبح کرنا خلاف سنت ہے اس ضمن میں پیش کی جانے والی روایت ناقابل  
عمل ہے بلکہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس متعلق دریافت کیا گیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہا سخت ناراض ہوئیں۔  
(مسند احمد) (۲) عقیدہ ساتویں دن کرنا مسنون اور زیادہ اجر و ثواب کا حامل ہے چودھویں اور اکیسویں دن  
عقیدہ والی روایت ضعیف ناقابل عمل ہے (۳) عقیدہ کے جانور کے لیے مسنہ ”دودانتا“ ہونا کوئی ضروری  
نہیں اسی طرح دیگر شروط و قیود جو قربانی کے جانور کے لیے شریعت نے مقرر فرمائی ہیں وہ عقیدہ کے جانور  
کے لیے ضروری نہیں ہیں البتہ حتی الوسع موٹا تازہ نفیس جانور ہی اللہ کی راہ میں ذبح کرنا

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الاضاحی، باب فی العقیقة (2834) والترمذی، کتاب الاضاحی، باب الأذان فی اذن

المولود (1516)

چاہیے۔ (۴) کوئی دوسرا بچے کے والد کی طرف سے عقیدہ کر سکتا ہے۔ (۵) ساتویں دن اگر استطاعت نہ ہو تو بعد میں بھی کسی دن کیا جاسکتا ہے (۶) عقیدہ کا گوشت اپنے رشتہ داروں کو کھلانا درست ہے اگرچہ وہ صاحب حیثیت ہی کیوں نہ ہوں، البتہ غرباء مساکین کا خیال رکھنا خیر کثیر کا باعث ہے

2010- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيِّرِينَ.....

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الصَّبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةً فَأَهْرِيْقُوا عَنْهُ الدَّمَ وَأَمِيْطُوا عَنْهُ الْأَذَى . ❶  
 سلمان بن عامر صبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لڑکے کے عقیدہ پر جانور ذبح کرو اور اپنی ناپاکی دور کرو۔“

2011- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سَبَّاحِ بْنِ نَابِتٍ.....

عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مِثْلَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ . ❷  
 ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی ہونی چاہئیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہونی چاہئے۔“

2012- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ.....

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنَةٌ بِعَقِيْقَتِهِ يُدْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُدْمَى وَكَانَ قَتَادَةُ يَصِفُ الدَّمَ فَيَقُولُ إِذَا ذُبِحَتِ الْعَقِيْقَةُ تُوْخِذُ صَوْفَةً فَيُسْتَقْبَلُ بِهَا أَوْدَاجُ اللَّذْبِيْحَةِ ثُمَّ تُوَضَعُ عَلَى يَأْفُوخِ الصَّبِيِّ حَتَّى إِذَا سَالَ شَبَهُ الْخَيْطِ غَسِلَ رَأْسُهُ ثُمَّ حُلِقَ بَعْدُ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ

سمرۃ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہر لڑکا عقیدہ کے بدلے میں گروی ہے اس کی طرف سے ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے اور اس کا سر منڈوایا جائے۔ اور اسے خون آلودہ کیا جائے۔ اور قتادہ خون آلودہ کرنے کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جب عقیدہ کا جانور ذبح کیا جائے تو جانور سے تھوڑے سے بال لے کر ذبیحہ کی رگوں میں لگا کر بچے کے سر پر رکھ دینا چاہئے حتیٰ کہ جب دھاگے کی طرح خون بہہ جائے تو اس کے سر کو دھو دینا چاہئے پھر اس کا سر

❶ صحیح البخاری، کتاب العقیدہ، باب اماطة الأذى عن الصبي (5472)

❷ صحیح: (2009) میں گزر چکی ہے۔

بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَيُسَمَّى قَالَ عَبْدُ  
اللَّهِ وَلَا أَرَاهُ وَاجِبًا. ❶

منڈوا دینا چاہئے۔ عفان کہتے ہیں کہ ہم سے ابان نے یہ  
حدیث بیان کی اور خون آلودہ کرنے کی بجائے (کہا: اور  
اس کا نام رکھا جائے۔ عبد اللہ کہتے ہیں: ”بچے کا سرخون  
آلودہ کرنا میرے نزدیک ضروری نہیں ہے۔“

### [10]..... بَاب فِي حُسْنِ الذَّبِيحَةِ

ذبیحہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

2013۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي  
الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ.....

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ائْتَيْنِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ  
كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا  
قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ  
فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحَدِّثْ أَحَدُكُمْ  
شَفْرَتَهُ ثُمَّ لِيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ. ❷

شداذ بن اوس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے  
دو باتیں یاد رکھی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر  
چیز پر احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہذا جب تم قتل کرو تو  
اچھے طریقے سے قتل کرو۔ اور جب تم ذبح کرو تو اچھے  
طریقے سے ذبح کرو۔ اور اپنی چھری کو تیز کر کے ذبیحہ کو  
راحت پہنچاؤ۔“

**فوائد:**..... دین اسلام پیار و محبت اور نرمی کا دین ہے اس میں کسی کو دکھ دینا اور تکلیف پہنچانا ہرگز  
جائز نہیں، انسان کی عظمت تو بہت بلند ہے دین میں جانور کو اذیت پہنچانا حرام قرار دیا گیا ہے اور اس  
حدیث میں بھی آپ ﷺ نے نہایت بلیغ انداز میں حکم ارشاد فرمایا کہ جانور ذبح کرتے وقت اپنے  
اوزار کو تیز رکھو، جانور سے چھپا کر رکھو اور بغیر تکلیف دیے اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ مگر افسوس کہ آج  
ہم اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا خون اس قدر بے دردی سے کرتے ہیں کہ اس سے زندگی کی ساری  
راحتیں چھن جاتی ہیں۔

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الاضاحی، باب فی العقیقۃ (2838) والترمدی، کتاب الاضاحی، باب من العقیقۃ (1522)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصيد والذبائح، باب الأمر باحسان الذبیح والقتل (5028) و ابوداؤد، کتاب الاضاحی، باب

فی النهی أن تصبر البهائم (2815)

[11]..... بَاب مَا يَجُوزُ بِهِ الذَّبْحُ

جانور کو کس چیز سے ذبح کیا جائے؟

2014- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَرْعَى  
لَالٍ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ غَنَمًا بِسَلْعٍ  
فَخَافَتْ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا أَنْ تَمُوتَ  
فَأَخَذَتْ حَجْرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ وَإِنَّ  
ذَلِكَ ذِكْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُمْ  
بِأَكْلِهَا. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ایک عورت 'سَلْع' پر کعب بن مالک کے خاندان کی بکریاں چرایا کرتی تھیں، ان میں سے ایک بکری کے متعلق اسے مر جانے کا خوف ہوا اس نے ایک پتھر لے کر اسے ذبح کر دیا۔ اس بات کا رسول اللہ ﷺ کے پاس ذکر کیا گیا تو آپ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم دیا۔

**فوائد:**..... جہاں تیز دار پتھر سے ذبح کرنا جائز ہے وہاں عورت کا ذبیحہ حلال ہے۔ اسی طرح مال

مگر ان شخص حتی الوسع مال کی نگہبانی کرے، زیادہ نقصان سے بچنے کے لیے مالک کی اجازت کے بغیر فی الفور کوئی تدبیر کرنا پڑے تو تاخیر نہ کرے۔

[12]..... بَاب فِي ذَبِيحَةِ الْمُتَرَدِّي فِي الْبِئْرِ

کنویں کے گرے ہوئے جانور کو ذبح کرنا

2015- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَعَفَّانُ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي الْعَشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاءُ إِلَّا فِي  
الْحَلْقِ وَالْبَبَةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي  
فَخِذِّهَا لَأَجْزَأُ عَنْكَ قَالَ حَمَادُ  
حَمَلْنَا عَلَى الْمُتَرَدِّي. ❶

ابو عشاء اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ذبح حلق اور سینے کے اوپر والے حصے میں ہی ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تم اس کی ران میں نیزہ مارو تو پھر بھی تمہارے لئے کافی ہو گا۔“ حماد کہتے ہیں: ہم نے اس حدیث کو گرے ہوئے جانور پر محمول کیا۔

❶ صحیح البخاری، کتاب الذبائح، باب ذبیحۃ المرأة والأمة (5505)

❷ ضعیف : ابوداؤد، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی ذبیحۃ المتردیة (2825) و الترمذی، کتاب الاطعمۃ باب ماجاء

فی الزکاة فی الحلق والیة (1481)

## [13].... بَابُ النَّهْيِ عَنِ مُثَلَّةِ الْحَيَوَانِ

جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے کی ممانعت کا بیان

2016- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرِو قَالَ.....

سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا غُلْمَةٌ يَوْمُونَ دَجَاجَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا فَتَفَرَّقُوا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ يُمْتَلِّ بِالْحَيَوَانِ ❶

سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں ابن عمرؓ کے ساتھ مدینہ کے کسی راستے میں جا رہا تھا۔ ہم نے دیکھا چند لڑکے مرغی کو تیر مار رہے ہیں۔ ابن عمرؓ نے کہا: ایسا کس نے کیا ہے؟ وہ لڑکے الگ الگ ہو گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو نشانہ بنانے والے پر لعنت کی ہے۔“

**فوائد:**..... ایذا رسائی کبیرہ گناہ ہے انسان ہو یا حیوان باندھ کر نشانہ بازی کرنا یا بعد میں مثلہ کرنا،

جسم کے اجزاء کا ثنا حرام ہے، دین اسلام اپنے ماننے والوں کو ہر ایک سے نرمی سے پیش آنے کا درس دیتا ہے۔

2017- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّحِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَعْلَى.....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَبْرِ الدَّائِيَةِ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا ❷

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو نشانہ بنانے سے منع کیا۔ ابو ایوبؓ نے کہا: میں مرغی کو بھی نشانہ نہیں بناؤں گا۔

**فوائد:**..... بلاوجہ کسی جان کو ضائع کرنا درست نہیں، موذی حشرات کو مارنے کی اجازت ہے اس

کے علاوہ کسی پرندے وغیرہ کو ناجائز مارنا جائز نہیں۔

2018- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَهَى عَنِ الْمُجْثَمَةِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُجْثَمَةُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ’مجثمہ‘ سے منع فرمایا، ابو محمد کہتے ہیں: ’مجثمہ‘ وہ جانور ہے جسے نشانہ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة (5515) ومسلم، کتاب الصيد

والذبائح باب النهی عن صبر البهائم (5034)

❷ صحيح: ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب من قتل الأسير بالنبل



المصبورة ❶

بنایا گیا ہو۔

[14]..... بَابُ اللَّحْمِ يُوجَدُ فَلَا يُدْرَى أَذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا

اس گوشت کے متعلق جس پر بسم اللہ پڑھے جانے کا علم نہ ہو

2019- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرَى أَذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوْا أَنْتُمْ وَكُلُّوْا وَكَانُوا حَدِيثَ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ❷

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ”کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں ہوتا کہ اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے کہ نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ۔“ وہ لوگ نئے مسلمان تھے۔

[15]..... بَابُ فِي الْبَهِيْمَةِ إِذَا نَدَّتْ

اس جانور کے متعلق جو بھاگ جائے

2020- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّائَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعَ عَنْ جَدِّهِ.....

رَافِعُ بْنُ خَدِجٍ كَقَتِّهِ هَيْنَ كَمَا أَنَّ بَعِيْرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا ❸

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ ایک اونٹ بھاگ گیا لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے ایک آدمی نے اسے تیر مار کر روک لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”جانوروں سے ایسے جانور بھی ہوتے ہیں جو وحشی جانوروں کی طرح بھاگتے ہیں۔ لہذا جب کوئی جانور تم پر غالب آ جائے تو اس کے ساتھ اسی طرح کرو۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب ما یکره من المثلثة والمصبورة والمحمثة (5515) ومسلم، کتاب

الصيد والذبائح، باب النهی عن صبر البهائم (1957)

❷ صحیح البخاری، کتاب الذبائح الصيد، باب ذبیحة الأعراب (5507) والنسائی، کتاب الضحایا، باب ذبیحة من لم یعرف (4448)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الشریکة، باب قسمة الغنم (2488) ومسلم، کتاب الاضاحی، باب جواز الذبح بکل ما انهر الدم (5065)

[16]..... بَابٌ مِّنْ قَتْلِ شَيْئًا مِّنَ الدَّوَابِّ عَبَثًا

اس شخص کے متعلق جو کسی جانور کو بے فائدہ مار دے

2021- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو هُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ

صُهَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ قَالَ .....

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ

شخص چڑیا کو ناحق مار ڈالے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِّنْ قَتْلِ عَصْفُورًا بِغَيْرِ

اس سے اس کے متعلق پوچھے گا۔“ کہا گیا: اس کا کیا حق

حَقَّهُ سَأَلَهُ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ وَمَا

ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اسے ذبح کر کے کھایا جائے۔“

حَقَّهُ قَالَ أَنْ تَذْبَحَهُ فَتَأْكُلَهُ. ❶

[17]..... بَابٌ فِي ذِكَاةِ الْجَنِينِ ذِكَاةُ أُمِّهِ

پیٹ کے بچے کا ذبح وہی ہے جو اس کی ماں کا ہے

2022- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي

الزُّبَيْرِ .....

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پیٹ کے

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ذِكَاةُ

بچے کا ذبح وہی ہے جو اس کی ماں کا ہے۔“ ابو محمد سے کہا

الْجَنِينِ ذِكَاةُ أُمِّهِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ

گیا: وہ کھایا جائے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

يُؤْكَلُ قَالَ نَعَمْ. ❷

**فوائد:**..... ”الْجَنِينُ“ هُوَ الْوَلَدُ مَا دَامَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، جنین وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں

ہو، یعنی ولادت کے بعد اس کو جنین نہیں کہا جائے گا (تحفۃ لاجوزی ابواب الصيد 40/5/1503) ماں کو ذبح

کرنا اس کے حلال ہونے کے لیے کافی ہے۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ یہی حدیث نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں:

وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ

وَأَبْنِ الْمُبَارِكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَاقَ وَأَبُو الْوَدَّكَ۔ اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رضی اللہ عنہم، امام

سفیان، امام ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق امام ابووداک رحمہم اللہ عنہم اجمعین کا عمل اسی حدیث

پر ہے اور یہی موقف درست ہے۔

❶ اسنادہ جید: النسائی، کتاب الصيد، باب إباحة أكل العصافير (4360)

❷ حسن: ابوداؤد، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی ذکاة الجنین (2828)

فقہ حنفی جنین کو مکروہ قرار دیتی ہے وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا يُؤْكَلُ مُطْلَقًا وَبِهِ قَالَ زُفْرٌ وَالْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ، امام ابوحنیفہ، زفر، حسن بن زیاد مطلق طور پر اس کے کھانے کے قائل نہیں۔ جب کہ یہ موقف صریح صحیح حدیث کے خلاف ہے اور حنفی محقق صاحب التعلیق المجد لکھتے ہیں کہ یہ موقف محض ایک رائے ہے صحیح نص کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ امام ابوحنیفہ کے بلا واسطہ شاگرد امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی امام صاحب سے متفق نہیں۔ عافیت صرف اسی میں ہے کہ صحیح حدیث پڑھ کر اس کو ہدایت کے لیے کافی سمجھا جائے اور اندھی تقلید سے توبہ کی جائے۔

[18]..... بَاب مَا لَا يُؤْكَلُ مِنَ السَّبَاعِ

ان درندوں کے متعلق جن کا کھانا جائز نہیں

2023- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ.....

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنْ السَّبْعِ ①

ابو ثعلبہ حشئی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ناخن والا درندہ کھانے سے منع کیا۔

2024- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ ابْنُ عَمِّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ.....

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَطْفَةِ وَالْمُجْتَمَةِ وَالنَّهْبَةِ وَعَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ ②

ابو ثعلبہ حشئی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطفہ، مجتمہ اور نہبہ اور ہر کچلیوں والا درندہ کھانے سے منع کیا۔

**فوائد:**..... ”خطفہ“ کا لغوی معنی ہے جھپٹنا، وہ گوشت کا ٹکڑا جو کسی زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے گوشت کے کھانے سے منع فرمایا ہے جو کسی زندہ حلال جانور سے کاٹ کر نکالا جائے

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب أكل كل ذي ناب من السباع (5530) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب تحريم أكل كل ذي ناب (4965)

② حسن: الطبرانی، 22/209، نیز سابقہ حدیث دیکھئے۔

”مجثمہ“ ہی کُلُّ حَيَوَانٍ يَنْصَبُ وَيُرْمَى لِيُقْتَلَ۔ وہ جانور جس کو باندھ کر قتل کرنے کے لیے مارا جائے۔ ایسا فعل بھی ملعون ہے اور اسی مرجانے والا پرندہ یا جانور حرام ہے۔ ”نُھبۃ“ لوٹ مار کو کہتے ہیں اس میں ہر وہ جانور وغیرہ آجاتا ہے جو ناجائز ذرائع سے حاصل کیا ہو۔ اس کا کھانا حرام ہے۔

2025۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ.....  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. ①  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تمام کچلی والے درندے اور پنچوں کے ساتھ شکار کرنے والے پرندے کھانے سے منع کیا۔

[19]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ لُبْسِ جُلُودِ السَّبَاعِ

درندوں کی کھال پہننے کی ممانعت

2026۔ أَخْبَرَنَا يَعْمَرُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ.....  
عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ أَنْ تَفْتَرَسَ. ②  
ابوالمح اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندے کی کھال بچھانے سے منع کیا۔

2027۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ.....  
عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ ابْنَ الْمَلِيحِ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ أَنْ تَفْتَرَسَ. ③  
ابوالمح اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔

[20]..... بَابُ الْإِسْتِمْتَاعِ بِجُلُودِ الْمَيِّتَةِ

مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانا

2028۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.....

① صحیح مسلم، کتاب الصيد والذباح، باب تحریم اکل کل ذی ناب (4970) و ابو داؤد، کتاب الأضعمه، باب النهی عن اکل السباع (3803)

② صحیح: ابو داؤد، کتاب اللباس، باب فی جلور النمرور والسباع (4132) والترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی النهی عن جلور السباع (1770)

③ صحیح سابقہ: حاشیہ ملاحظہ کیجئے۔

عبدالرحمن بن وعلتہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مشکیزوں کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: مجھے علم نہیں البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ہر کھال جسے دباغت دی گئی وہ پاک ہے۔“

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْأُسْقِيَةِ فَقَالَ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَيَّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهَّرَ. ❶

2029- حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ.....

عبدالرحمن بن وعلتہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے مردار کے چمڑے کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چمڑے کو رنگ دینا ہی اسے پاک کرنا ہے۔“ ابو محمد عبداللہ سے کہا گیا: کیا آپ اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں جب اس کا گوشت حلال ہو۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَبَاغُهَا طَهُّورٌ هَا قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ يُؤْكَلُ لِحُمِهِ. ❷

2030- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ تَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مردار کے چمڑے سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا جب وہ رنگ دیا گیا ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْمَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ. ❸

2031- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک بکری مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس کے چمڑے سے فائدہ اٹھا لیتے (تو درست تھا)۔“ لوگوں نے کہا: یا رسول

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ

❶ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ (810) و ابو داؤد، کتاب اللباس، باب في أهاب الميتة (4133)

❷ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❸ حسن: مالک، کتاب الصيد، باب ماجاء في جلد الميتة (18) ابو داؤد، کتاب اللباس، باب في أهاب الميتة (4124)

اللہ! یہ تو مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”صرف اسے کھانا حرام ہے۔“

قَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا ❶

2032- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ .....  
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا  
 الْحَدِيثِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ مَا تَقُولُ فِي  
 النَّعَالِبِ إِذَا دُبِعَتْ قَالَ أَكْرَهَهَا ❷  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابو محمد سے کہا گیا: آپ لومڑی کی رگی ہوئی کھال کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔

**فوائد:** ..... زیادہ محتاط رائے یہی ہے کہ اس عموم سے مراد بھی ما کول اللحم (ایسے جانور جن کا

گوشت کھانا حلال ہے) ہی ہیں۔

[21]..... بَابُ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

گھریلو گدھے کے گوشت کا بیان

2033- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِي.....

مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ عَلِيًّا  
 قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ  
 الْحُمُرِ الْأَنْسِيَّةِ ❸  
 مہر کہتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے فائدہ اٹھانے اور گھریلو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کیا۔

2034- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سِيرِينَ.....

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الزکاة، باب الصدقة علی موالی أزواج النبی ﷺ (1492) ومسلم، کتاب الحيض، باب

طهارة جلود الميتة بالدباغ (804)

❷ صحيح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❸ متفق عليه: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خيبر (4216) ومسلم، کتاب النکاح، باب نکاح المتعة وبيان أنه

ايصح ثم نسخ (3418)

”انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک آدمی خیبر کے دن کھڑا ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! گدھے کھائے گئے یا گدھے فنا کئے گئے، پھر اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ: گدھے فنا کئے گئے یا کھائے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم کیا، اس نے اعلان کیا: ”اللہ اور اس کا رسول تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہے۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلَتِ الْحُمْرُ أَوْ أُفْنِيَتْ الْحُمْرُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْنِيَتْ الْحُمْرُ أَوْ أَكَلَتِ الْحُمْرُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا فَنَادَى إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِيكُمُ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ. ❶

## [22]..... بَابُ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

### گھوڑے کا گوشت کھانا

2035- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ .....  
عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَكَلْنَا لَحْمَ فَرَسٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
اسماء بنت ابو بکر کہتی ہیں ہم لوگوں نے مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں گھوڑے کا گوشت کھایا۔  
بِالْمَدِينَةِ. ❷

2036- أَخْبَرَنَا أَبُو الشُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذْنِ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ. ❸  
جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھے کے گوشت سے منع کیا اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت دی۔

**فوائد:** ..... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ گھوڑے کے گوشت کی حلت کی بجائے کراہت کے قائل ہیں، اور

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خيبر (4199) ومسلم، کتاب الصيد والذبايح، باب تحريم اكل اللحم الحمر الإنسية (4996)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الذبايح والصيد، باب النحر والذبح (5510) ومسلم، کتاب الصيد والذبايح، باب في اكل لحوم الخيل (4999)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خيبر (4219) ومسلم، کتاب الصيد والذبايح، باب في اكل لحوم الخيل (4997)

امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ و امام زفر رضی اللہ عنہ نے ہی امام صاحب کی اسی رائے کو رد کر دیا ہے کیونکہ بے شمار روایات اس کی حلت پر دال ہیں۔ امام عبد الرحمن مبارکپوری رضی اللہ عنہ نے تحفۃ الاحوذی میں طحالی حنفی سے نقل کیا ہے۔ کہ ”الْأَمْرُ كَمَا قَالَ الطَّحَاوِيُّ وَلَا شَكَّ أَنَّ الْقَوْلَ بِحِلِّ أَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ مِنْ دُونِ كَرَاهَةِ هُوَ الْحَقُّ لِأَحَادِيثِ الْبَابِ الَّتِي هِيَ صَحِيحَةٌ صَرِيحَةٌ فِي الْحِلِّ وَهُوَ قَوْلُ جَمْهُورِ أَهْلِ الْعِلْمِ“ معاملہ ایسے ہی ہے جس طرح طحاوی نے کہا ہے کہ گھوڑے کا گوشت بلا کراہت حلال ہے یہی موقف برحق ہے اور اسی پر باب کی صریح صحیح احادیث دلالت کرتی ہیں اور جمہور اہل علم کو قول بھی کہا ہے۔ اللہ ہم سب کو حدیث کا احترام نصیب فرمائے۔

### [23]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّهْبَةِ

#### لوٹ کی ممانعت

2037- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کوئی بڑی چیز لوٹے گا اور مومن اس کی طرف دیکھ رہے ہوں گے تو وہ اس لوٹ کے وقت مومن نہیں ہوگا“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ حِينَ يَنْتَهَبُهَا مُؤْمِنٌ. ①

2038- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي لَيْدٍ.....

عبد الرحمن بن سمرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ سے منع کیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: یہ جہاد کے متعلق ہے جب مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے لوگ لوٹتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّهْبَةِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا فِي الْغَزْوِ إِذَا غَنِمُوا قَبْلَ أَنْ يُقَسَّمِ. ②

① متفق علیہ: کتاب المظالم، باب النهی لغیر اذن صاحبه (2475) ومسلم، کتاب الايمان، باب بيان نقصان الايمان بالمعاصی (200)

② متفق علیہ: کتاب المظالم، باب النهی لغیر اذن صاحبه (2474)



## [24]..... بَابُ فِي أَكْلِ الْمَيْتَةِ لِلْمُضْطَّرِّ

بے بس کا مردار کھانا

2039- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ.....

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا  
بَارِضٌ تَكُونُ بِهَا الْمُحْمَصَةُ فَمَا يَحِلُّ  
لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ إِذَا لَمْ تَضْطَبِحُوا  
وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَخْتَفِنُوا بِقَلَا  
فَسَأَلْنَاكُمْ بِهَا قَالَ النَّاسُ يَقُولُونَ بِالْحَاءِ  
وَهَذَا قَالَ بِالْحَاءِ ❶

ابو واقد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم ایسے  
علاقہ میں ہیں جس میں بھوک ہے کیا ہمارے لئے مردار  
حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جب تمہیں صبح وشام کا کھانا  
اور ساگ کھانے کو نہ ملے تو تمہیں اختیار ہے۔“ راوی کہتا  
ہے: تَخْتَفِنُوا، کولوگ ”حاء“ سے نقل کرتے ہیں حالانکہ  
یہ ”حاء“ ہے۔

## [25]..... بَابُ فِي الْحَالِبِ يَجْهَدُ الْحَلَبَ

دودھ دوہنے والے کا بیان جو سارا دودھ دوہ لے

2040- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ بَجِيرٍ.....

عَنْ ضِرَارِ بْنِ الْأَزْوَري قَالَ أَهْدَيْتُ  
لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِفَحْةً فَأَمَرَنِي أَنْ  
أَحْلِبَهَا فَحَلَبْتُهَا فَجَهَدْتُ فِي حَلِبِهَا  
فَقَالَ دَعْ دَاعِيَ اللَّبَنِ ❷

ضرار بن ازور کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو ایک گا بھن  
اونٹنی تحفہ دی گئی۔ آپ نے مجھے اس کا دودھ دھنے کا حکم دیا  
میں نے اس کا سارا دودھ دوہ لیا آپ نے فرمایا: ”کچھ  
دودھ چھوڑ دیا کرو تا کہ دودھ جلدی نکل آئے۔“

## [26]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ الضَّفْدَعِ وَالنَّحْلَةِ

مینڈک اور شہد کی مکھی مارنے کی ممانعت

2041- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدِ الْقَارِظِيِّ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الضَّفْدَعِ ❸

عبدالرحمن بن عثمان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے  
مینڈک مارنے سے منع کیا۔

❶ منقطع، ضعيف: احمد 217/5، والطبرانی فی الكبير 251/3 (3316، 3315)

❷ حسن: معجم الصحابة لابن قانع الترجمة (470)

❸ صحيح: مسند احمد 499/5، ابوداؤد، كتاب الطب، باب فی الأدوية المكروهة (3871)

2042۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعَةٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالْحَلَّةِ وَالْهُدْهِدِ وَالصَّرَدِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار جانور مارنے سے منع کیا: چوٹی، شہد کی مکھی، ہد ہد اور لٹورا۔

### [27]..... بَابُ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ چھپکلی مارنا

2043۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَوْزَاعِ. ❷

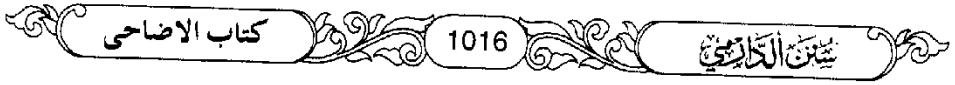
ام شریک رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے چھپکیوں کو مارنے کا حکم دیا۔

**فوائد:**..... بعض نے اس کا معنی گرگٹ کیا ہے لیکن اس کا صحیح چھپکلی ہی ہے چھپکلی انتہائی موذی ہے اسکا زہر حد درجہ تیز اور جان لیوا ہوتا ہے آئے دن اس کی وجہ سے ہلاکتوں کا سنتے رہتے ہیں آپ ﷺ نے اس کو مارنے کا حکم دیا اور ترغیب بھی دلائی۔ صحیح مسلم 2240 میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا ”مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ الْأُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّلَاثَةِ فَلَهُ كَذَا حَسَنَةً اذْنَى مِنَ الَّذِي ذَكَرَهُ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ“ جس نے اپنی ضرب میں چھپکلی کا مارا اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے دوسری ضرب میں اس کو مارا اس کے لیے بھی کافی نیکیاں ہیں لیکن پہلی ضرب میں مرنے سے کم اس طرح جس نے تیسری ضرب میں مارا اس کے لیے بھی نیکیاں ہیں مگر دوسری ضرب میں مرنے سے کم۔ پہلی ضرب میں مارنے پر زیادہ نیکیاں اس لیے ہیں کہ یہ قتل کرنے کا بہتر طریقہ ہے کیونکہ اس سے تکلیف بھی کم ہوتی ہے یا درہے بعض صحیح روایات کے مطابق اس موذی چھپکلی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آگ بھجانے کی بجائے پھولیں مار کر اس کو تیز کیا تھا یعنی یہ طبعاً شریر اور خبیث ہے (نوٹکہ) جس کمرے میں مور کے پرگلاس وغیرہ میں رکھ دیے جائیں اس کمرہ میں چھپکلی نہیں رہتی۔

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی قتل الذر (5267) وابن ماجہ، کتاب الصيد، باب ما یبھی عن قتله (3224)  
❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم یتبع (3307) ومسلم، کتاب السلام، باب استحباب قتل الوزغ (5803)







1016

كتاب الاضاحی

بين الكافي



# انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور



اسلامی اکادمی > ۱۔ الفضل مارکیٹ اتر دُوب کا نرار لاہور

042-37357587

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ